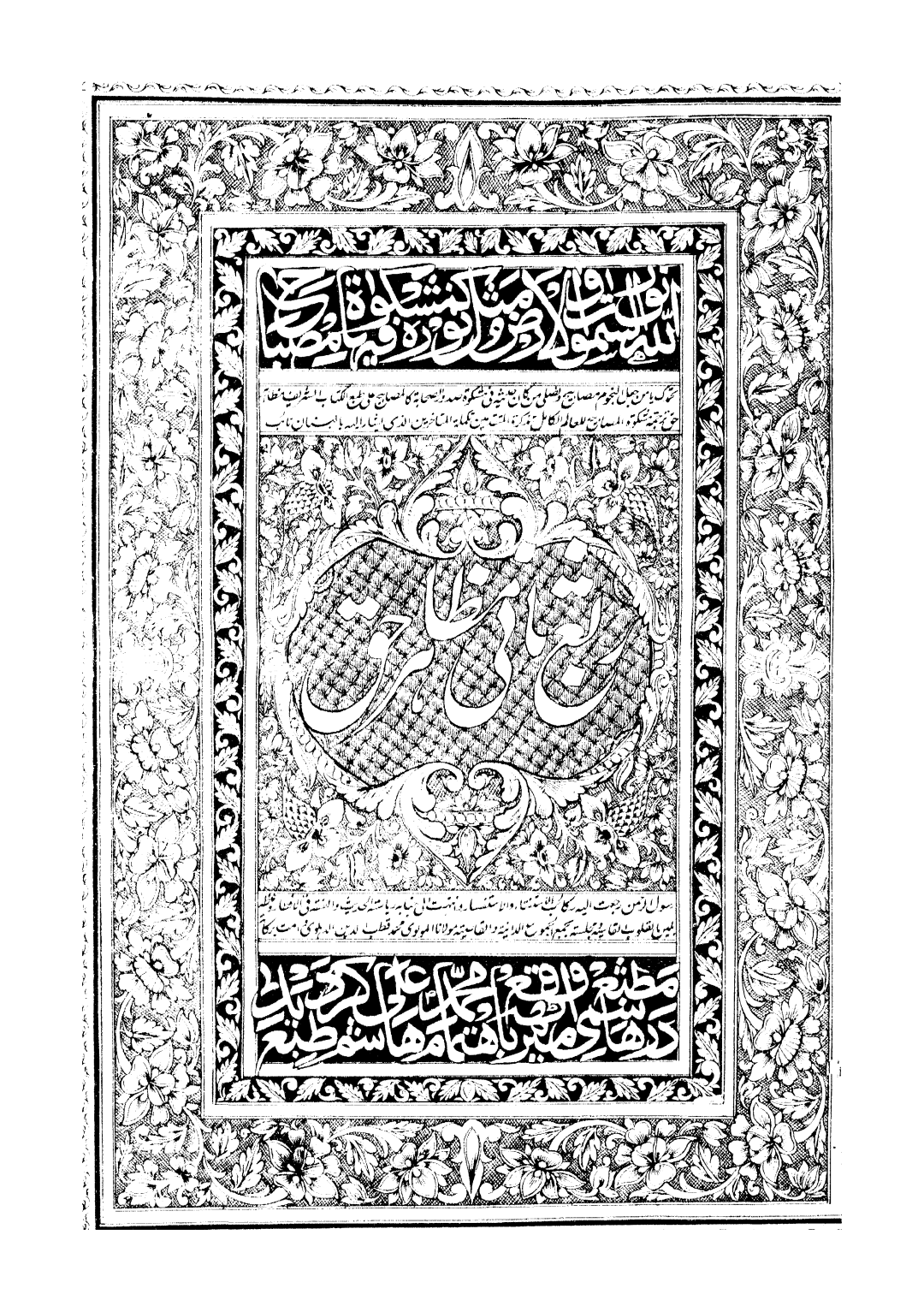
UNIVERSAL
LIBRARY
OU-234397
UNIVERSAL
LIBRARY

فہرست جلد دوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

۲	**کتاب** جنازون کا	۱۵۳	**باب** دیکھنی چاند رمضان کا	۲۰۷	**باب** استغفار و توبہ کا
ایضاً	**باب** پوچھنی بیمار کا اور ثواب بیمار کیا	۱۵۷	**باب** سائل متفرق روزہ کا اور بیان جنسی کا	۳۰۰	**باب** بیچ بیان اون چیزونکی کہ متعلق ہیں اس باب کے بیچ
۲۳	**باب** آرزو کرنی موت کا اور فضیلت یاد کرنی اوسکی کا	۱۶۱	**باب** پاک کرنی روزہ کا غیبت اور غیرہ سے	۳۰۵	**باب** اون دعاؤنکا کہ بیچ وقت صبح شام اور ہونی چاہئے
۳۰	**باب** لے جانیکا کہ کہی جاتی ہی نزدیک اوسکی کہ حاضر ہوی اوسکو موت	۱۶۱	**فصل** فاسد ہوی روزہ کی و قضا کفارہ لازم آنی کے	۳۱۷	**باب** اعاون مختلف بیچ وقتون مختلف کی
۳۰	**باب** بیچ بیان غسل میت کے اور کفن او سکیلی	۱۶۴	**فصل** بیچ بیان کفارہ واجب ہونے کفارہ کے	۳۲۸	**باب** پناہ مانگنی کا
۴۵	**باب** چلنی کا ساتھ جنازہ ہی کی و نماز پڑھنے کا اوسپر	۱۶۵	**فصل** بیچ بیان چیزون جو نہیں توڑتی روزہ کی و فقط قضا آتی ہے	۳۳۴	**باب** اون دعاؤنکا کہ جامع ہین
۵۸	**باب** دفن کرنی مردون کا	۱۶۶	**فصل** مکروہات اور غیر مکروہات روزہ کی	۳۴۲	**کتاب** حج کا
۶۶	**باب** رونی کا میت پر	۱۶۷	**فصل** او بیچزونکی کہ روزہ توڑتا درست ہی اون کی سبب سی	۳۵۱	**باب** حرام باندہنی تلبیہ اور لبیک کہنی کا
۸۱	**باب** زیارت کرنی قبرون کا	۱۷۴	**باب** روزہ مسافر کا	۳۵۵	**باب** قصہ حجۃ الوداع کا
۹۴	**کتاب** زکوٰۃ کا	۱۷۶	**باب** بیچ بیان قضا روزہ کی	۳۶۵	**باب** داخل ہونیکا مکہ مین طواف کرنی کا
۹۷	**باب** او بیچزکا کہ واجب ہوتی ہی اوسمین زکوٰۃ	۱۷۸	**باب** روزہ نفل کا	۳۷۳	**باب** بیچ ٹھیرنی کی مکہ و مدینہ مین
۱۰۶	**باب** صدقہ فطر کا	۱۸۷	**باب** بیچ بیان تیمم اور لواحق اون چیلی کی	۳۷۶	**باب** بیچ رفتی کلوخات و مزدلفہ سی
۱۰۸	**باب** او شخص کا کہ نہین حلال ہی اوسکو زکوٰۃ کہانی اور لینی	۱۹۰	**باب** لیلۃ القدر کا	۳۸۰	**باب** چیلی کنکریون کا مناره ون پر
۱۱۳	**باب** او شخص کا کہ نہین درست سوال کرنا اوسکو اور او شخص کا کہ درست ہی اوسکو	۱۹۴	**باب** اعتکاف کا	۳۸۲	**باب** ہدی کا
۱۱۹	**باب** فضیلت خرچ کرنی اکا اور برای خیل کا	۱۹۹	**کتاب** بفضیلت قرآن کا	۳۸۷	**باب** سر منڈانی کا
۱۲۹	**باب** فضیلت صدقہ کا	۲۰۹	**باب** بیچ بیان متعلقات چیلی باب کی	۳۸۸	**باب** حدیثون متعلقات چیلی باب کی کا
۱۴۰	**باب** بہترین صدقہ کا	۲۳۶	**باب** اختلافات قرآن کا	۳۹۰	**باب** خطبہ کا دن نحر کی اور بیان منا و نحر کا اور ترک کے
۱۴۴	**باب** بیچ کہ خرچ کرنی عجز رائے خلق کے و مدد کے حال مین سے	۲۴۴	**کتاب** دعاؤن کا	۳۹۷	**باب** اون چیزونکا کہ بچیلی اون سی محرم
۱۴۶	**باب** او شخص کا کہ لیوی صدقہ دی ہوی اپنی کو	۲۵۲	**باب** ذکر خدا کا اور نزدیکی حاصل کرنیکا طرف خدا کی	۴۰۲	**باب** اسکا کہ بچی محرم شکار سی
۱۴۷	**کتاب** روزہ کا	۲۶۲	**کتاب** بیچہان اسمون اللہ تعالیٰ کی	۴۰۶	**باب** روکنی محرم او رفوت ہوجانی حج کا
		۲۷۹	**باب** ثواب کہنی سبحان اللہ اور الحمد للہ	۴۰۹	**باب** بیچ بیان حرم مکہ کی
			اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا	۴۱۴	**فصل** بیچ بیان مسائل متفرقہ حجی کی و اسمین فصل ہی تلبیہ
				۴۱۶	**فصل** دعا مین حج کی
				۴۲۰	**باب** حرم مدینہ کا
				۴۲۶	**فصل** فضائل مدینہ منورہ کا


مصباح
مشکوٰۃ
مصابیح

استعمال کرنا اور دیبہ چیزین جو مذکور ہوئین مرد و نکو منع ہین سوا می باس چاندی کی کہ مردون اور عورتون کو دونون کو استعمال اونکا درست
ہین اور نہ پیوی گا اوسمین آخرت مین نظاہر ترجمہ ہی کہ کہا جاوی کہ دنیا مین کافرون نے نہین آخرت مین مت خداب اپنی کہانے پینے اور حساب
کی بابت ہین ایک مدت تک نہین پینی کا پہر پیوی گا اور ایسی ہی مراد نہ پہنی ریشم سی ہی اس حدیث مین من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ
اور ایسی ہی نہ پینی شراب سی اس حدیث مین من شربہا فی الدنیا لم یشربہا فی الآخرۃ ۱۲ ع وعن ثوبان قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع رواہ مسلم
اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مسلمان جو وقت پوچہنا ہی بہائی اپنی مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہی
چنے میوہ خورسی جنت کی یہانتک کہ پہری روایت کی یہ مسلم نی ف یعنی سبب سی کرنیکی طرف عیادۃ بیمار کی لائق جنت اور میوی خورسی
اوسکی کی مرتا ہی ۱۲ ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول یوم القیمۃ یا ابن آدم مرضت
فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العلمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ
لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العلمین قال اما علمت انہ استطعمک
عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف
اسقیک وانت رب العلمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ لوجدت ذلک عندی رواہ مسلم اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی فرماوی گا دن قیامت کی اے بیٹی
آدم کی بیمار ہوا مین پس نہ پوچہا تو نی مجکو کہا ہیگا اے رب میری کسطرح پوچہتا مین تجکو اور تو پالنی والا ہی عالمون کا یعنی
اور پالکہ ہی ہمارسی سی فرماوی گا اللہ تعالی کیا نجانا تو نی کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس پوچہا تو نی اوسکو کیسا نہ
جانا تو نی وہ کہ اگر پوچہتا تو اوسکو البتہ پاتا مجکو نزدیک اوسکی یعنی رضامندی سی اے بیٹی آدم کی کہانا مانگا مینی تجسی پس نہ کہلایا تو نی مجکو کہ یا
اے رب میری کسطرح کہلاتا مین تجکو اور تو ہی پالنی والا عالمون کا یعنی اور تو کسیکا محتاج نہین فرماویگا اللہ تعالی کیا نہ جانا تو نی یہ کہ
کہانا مانگا تجسی بندی میری فلانی نی پس نہ کہلایا تو نی اوسکو کیا نہ جانا تو نی یہہ کہ اگر کہلاتا تو اوسکو البتہ پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک
میری اے بیٹی آدم کی پانی مانگا مینی تجسی پس نہ پلایا تو نی مجکو اے رب میری کسطرح پلاتا مین تجکو اور تو پالنی والا عالمون کا ہی یعنی
تجکو کسی چیز کی احتیاج نہین نہ پانی کی اور کسی چیز کی فرماویگا اللہ تعالی کیا نہ جانا تو نی بندی میری فلانی نی پس نہ پلایا تو نی اوسکو کیا نہ جانا تو نی یہہ کہ اگر پلاتا
اوسکو پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میری روایت کرے یہہ مسلم نی ف عیادۃ مراد ہے عیادۃ کے کرنیسے اللہ تعالی نی فرمایا کہ اگر عیادۃ بیمار کی کرتا پاتا تجکو نزدیک اوسکی اور پلانیکی تعبیر فرمایا پاتا ثواب اوسکا نزدیک میری سے اس سے معلوم ہوا کہ عیادۃ فضل اعمالہانی و پلانی سی ۱۲ ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم دخل علی اعرابی یعودہ وکان اذا دخل علی مریض یعودہ قال لا باس طہور ان شاء اللہ فقال لہ لا باس طہور ان
شاء اللہ قال کلا بل حمی تفور علی شیخ کبیر تزیرہ القبور فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنعم اذا رواہ البخاری
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت ایکدن ایک گنوار کی پاس اسکی پوچہنی حال بیماری اوسکی اور تہی حضرت جب جاتے بیمار کہ
پوچہنے اوسکو فرماتی نہین کچھ ڈر یعنی غم کہا اس بیماری سے کہ پاک کرنیوالی ہی بیمار کو یعنی گناہونسی اگر چاہی اللہ پس فرمایا حضرت نی واسطی اعرابی کی نہین
کچھ ڈر پاک کرنیوالی ہی یہہ بیماری اگر چاہی اللہ کہا گنوارنی ہرگز نہین یون بلکہ جوش مارتی ہی بڑہی بڑی پر بلاویگی یہہ تپ اسکو قبر تک پہنچا

یعنے ماتو دیگی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ان سے حیا نہ کی ہو گا اب دایت کی یہ بخاری نے ف اس حدیث سے کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوتی ہے کہ گنوار کی خبر کو نشریف لیگئی تعلیم ہی امت کی ہی کہ ادنی ادنی کی خبر پرسی کیا کریں اور ان سے حیا نہ کی یعنی غصی ہوئی حضرت اوسپر کہ جنی ایسا تو اب ہمارا بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی بتائی اور باوجود اسکی تو فی انتکا راس نعمت کا کیا تو اب یوں ہی ہو یگی جسطرح تو کہتا ہی اسلیے کہ نہیں ہی نزدیک ان نعمت کی گلہ محروم ہونا اوس نعمت سی اور احتمال ہی کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علمائی کہا ہی کہ ظاہر یہ ہے کہ مسلمان تہا لیکن بیوقوف اوجہلہ گنوار تہا بسبب شدت درد کی بیتاب ہو کر اسطرح کہہ بیٹہا ع وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی منا انسان مسحہ بیمینہ ثم قال اذہب البأس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک لا یغادر سقما متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ بیمار ہوتا ہم میں سی کوئی آدمی یہ پیرتی اوپر داہنا ہاتہہ اپنا پہر دعا کرتی دور کر بیمار کو ای پروردگار آدمیونکی اور شفا دیدو الا تمہیں شفا کو شفا ئیسی وہ شفا کہ نچہوڑی کسی بیماری کو پوری کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنہا قالت کان اذا اشتکی الانسان الشیء منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم باصبعہ ہکذا ووضع سفیان سبابتہ بالارض ثم رفعہا بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا متفق علیہ اور روایت ہی اوسمیں عائشہ سی کہ کہا ہی وقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی یعنی کسی عضو کی یا اپنی سی یعنی جب کو لے معصوم کہنا کیسکا یا ہوتا اوپر اسکے زخم کہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کر کر ساتہہ اوانگلی نبی کی برکت حاصل کرتا ہوں ساتہہ نام اللہ کی ہیئت ٹی زمین ہمارے ملے ہوئی تہی ساتہہ لعاب بعضی ہمارے کی کہتی ہیں ہم یہ تاکہ شفا دیا جاوی بیمار ہمارا ساتہہ حکم پروردگار ہمارے کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آگاہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک انگلی پر لگاتی اور کہتی اوسکو خاک پر پہر کہتی اوسکی خاک آلودہ اوپر جگہہ درد کی اور پہیرتی جاتی اوسکو اوس جگہہ اور پڑہتی بسم اللہ آخر تک اور یہ ایک سے اسرار الٰہی سی ہیچ علاج ہیوں اور زمینوں کی اس سے کو حضرت ہی جانتی ہونگی ہماری عقلیں قاصر ہیں اسکی معلوم کرنی سی لیکن قاضی بیضاوی نے از راہ احتمال کی بیان کیا ہی کہ طب سے معلوم ہوتا ہی کہ لعاب دہن کو تاثیر ہی ہیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بہی تاثیر ہی ہیچ حفظ مزاج کی تہی کہ لکہا ہی حکما نی کہ مسافر کو چاہی کہ یہ خاک اپنی وطن کی ساتہہ رکہی اور تو ڑی سی پانیکی پاس میں ڈالدی اور وہ پانی پیتا رہی تا امن میں رہی تغیر مزاج سی پس اسلیے حضرت یہ فعل کرتی ہوں اور اور بہی شارحین نے وجہیں اسکی بیان کی ہیں یہ سب احتمالات ہیں حقیقت وہی ہی جو پہلی مذکور ہوئی اور کہا اشرف نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر جاری ہوئی تعویذ یعنی منتر کے جبتک کہ اوسمیں کوئی حرام چیز نہو مانند سحر اور کلمہ کفر کی اور نہ کہ کسی زبانکا ہو جو ندہی ہو یا ترکی یا عبری جب تک نہی اوسکی معلوم نہوں تو بہتر دست نہیں کہ شاید الفاظ کفر کی ہوں مگر ایک منتر بچہو کا حدیث میں آیا ہی بسم اللہ تخبۃ ثم تقول ہذا آخر تک پڑہنا اوسکا درست ہی اگرچہ معنی اوسکی معلوم نہیں ع ہیچ ع وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی نفث علی نفسہ بالمعوذات ومسح عنہ بیدہ فلما اشتکی وجعہ الذی توفی فیہ کنت انفث علیہ بالمعوذات التی کان ینفث وامسح بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قالت کان اذا مرض احد من اہل بیتہ نفث علیہ بالمعوذات اور روایت ہی اوسمیں عائشہ سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتی دم کرتی اپنی پر معوذات اور پہیرتی اپنی پر ہاتہہ اپنا یعنے جہانتک پہنچ سکتا ہاتہہ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوتی اوس بیماری میں کہ وفات کیہی گئی اوسمیں نہی میں دم کرتی حضرت پر معوذات کہ نہی حضرت دم کرتی اور پہیرتی میں ہاتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی بطرح کہ میں پڑہتی معوذات اور حضرت کی ناتوں پر دم کرتی اور دونو ہاتہہ اوسکی بدن

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الجنائز کتاب ہے بیچ بیان جنازوں کی **ف** جنائز جمع جنازہ کی اور جنازہ ساتھہ زبر جیم کی اور زبر جیم کی بعنی میت کی کہ تخت پر ہو اور ساتھہ زیر کی فصیحتر ہی اور بعضون نی کہا کہ جنازہ ساتھہ زبر جیم کی بعنی میت کی اور زیر سی بعنی تخت کی کہ جسپر میت کو رکھکر لیجاتی ہین اور بعضون نی بالعکس کہا ہی یعنی جنازہ جیم کی زیر سی میت کو کہتی ہین اور جیم کی زبر سی تخت کو کہتی ہین ع ع ح **باب عيادة المريض وثواب المرض** باب ہی بیچ بیان پوچھنی بیمار کی اور ثواب بیماری کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی موسی **قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم** اطعموا الجائع وعودوا المريض **فكل العاني رواه البخاري** روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہلا و یعنی کو یعنی مضطر اور مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیمار کو اور چھڑاؤ قیدی کو یعنی دشمن کی ہاتھہ سی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ سب اوامر واسطے وجوب علی الکفایہ کی ہین پس اگر ایک بجالاوی ساقط ہوتا ہی گناہ اور نہ کی ورنہ سی لیکن تاہم سنت اور باعث ثواب ہے اور اگر کوئی ہی بجا نہ لاوی سب گنہگار ہونگی کذا ذکر علی آو حضرت شیخ رحمہ اللہ نی لکھا ہی کہ یہو کیونکہ کہلانا سنت ہی اگرچہ مضطر یعنی ہلاکت کو پہنچی اور فرض ہی اگر مضطر کو پہنچی اور فرض کفایہ ہی اگر متعین نہو کوئی یعنی مثلاً ایک شہر مین کئی آدمی ذی مقدور ہون اور فرض عین ہی اگر متعین ہو یعنی مثلاً ایک شہر مین ایک ہی شخص مقدور رہتا ہو اور اور مفلس ہون اور بیمار پرسی ہی سنت ہی اگر کوئی خبر گیران بیمار کا ہو اور واجب ہے اگر کوئی خبر گیران او سکا نہو + **وعن** ابی هريرة **قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم** حق المسلم على المسلم خمس رد السلام وعيادة المريض واتباع الجنائز واجابة الدعوة وتشميت العاطس **متفق عليه** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق مسلمان کی مسلمان پر پانچ ہین جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بیمار کا اور ساتھہ جانا جنازہ کی اور قبول کرنا دعوتکا اور جواب دینا چھینک والیکا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ پانچون باتین فرض کفایہ ہین اور کرنا سلام کا سنت ہی وہ بھی حقوق اسلام سی ہی چنانچہ آگی حدیث مین آویگا لیکن یہہ سنت افضل فرض ہی ہی اس لیی کہ آمین تواضع ہی اور سبب ہے ادا واجب کا اور پوچھنا بیمار کا اور ساتھہ جانا جنازہ کی اور اہل بدعت مستثنی ہین الا نی یعنی رد افضل غیرہ کی نہ خبر پوچھی نہ اونکی جنازہ کی ساتھہ جاوی اور قبول کرنا دعوتکا اگر کوئی بلاوے در کنیکی یعنی تو قبول کر آو رجاوی اور بعضون نی کہا کہ ضیافت کی یعنی بلاوی تو حاضر ہو دی بشرطیکہ اوسمین گناہ نہو اور امام غزالی نی کہا کہ جو کہانا اور زرہ مخاصمت اور نام ونمود کی پکاوین نہ قبول کری اور سلف یعنی صحابہ اور اگلی علما مکروہ رکھتی تہی اوسکو اور جواب دینا چھینک والیکا یعنی اگر وہ الحمد للہ کہے

تو اوسکی جواب مین کہی یرحمک اللہ لکہا ہی شرح السنہ مین کہ یہہ سب حق اسلام کی ہین برابر ہین انمین سب مسلمان نیک ہی اور بدہی یعنی کہ نگاہ غیر مستبدع گمراہ خاص کیا جاوی نیک ساتہہ نشاہ اور مصافحہ کی نہ فاجر علی الاعلان گنہ کرنیوالا اتباع شرح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حق مسلمان کی مسلمان پر چہہ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ ای رسول خدا کی فرمایا جسوقت کہ ملاقات کرے مسلمان سی پس سلام کرا وسپر اور جسوقت بلاوی تجکو یعنی مدد کرنیکی لیی یا ضیافت کی لیی پس قبول کرا اور جسوقت خیر خواہی چاہی تجسی پس خیر خواہی کرو اسطی اوسکی اور جسوقت چھینکے پہر الحمد اللہ کہی پس جواب دے اوسکو یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار ہو پس پوچہہ اوسکو اور جسوقت مرجاوی ساتہہ جاو اوسکی یعنی نماز و دفن کی لیی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اور جب بیمار ہو پس پوچہہ اگرچہ ایکبار ہو اور یہہ چہ شہور ہی کہ بعض اوقاتین عیادت بیمار کی نیکیوی کی یہہ اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہی اور اس حدیث مین بیان خیر خواہی کا زیادہی اور اسمین حقوق مسلمان کی مسلمان پر چہہ فرمائی اور یہ کی حدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہی حقوق مسلمانکی بہت ہین ہر مقام مین کچہہ کچہہ اونمین سی بیان فرمائی ہین اور یہہ ہی ہو سکتا ہی کہ یہہ احکام وحی مین بتدریج لیئے یہ بہر بہر کر نازل ہوی ہون یعنی پہلی پانچ نازل ہوئی ہون پہر چہہ چ شرح **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَہَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَۃِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَہَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّہَبِ وَعَنِ الْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْمِیْثَرَۃِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّیِّ وَاٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّۃِ فَاِنَّہٗ مَنْ شَرِبَ فِیْہَا فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْ فِیْہَا فِی الْاٰخِرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی برا بن عازب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ چیزونکا اور منع فرمایا ساتہہ چیزونسی حکم کیا ہمکو ساتہہ عیادت بیمار کی اور جانیکی ہمراہ جنازہ کی اور جواب دینی چھینکنیوالیکی اور جواب دینی سلام کی اور قبول کرنی بلانیوالیکی اور سچا کرنی قسم کہانیوالیکی اور مدد کرنی مظلوم کی اور منع فرمایا ہمکو پہننی انگوٹہی سونیکی اور پہننی ریشم کیسی اور اطلس کی سی اور لاہی کیسی اور استعمال کرنی زین پوش سرخ کیسی اور کپڑی قسی کیسی اور منع فرمایا استعمال کرنی باسن چاندی کیسی اور ایک روایت مین ہی یعنی سی چاندیکی باسن مین اسلیی کہ تحقیق جو شخص پیویگا اونمین دنیا مین نہ پیویگا اونمین بچ آخرتکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سچا کرنی قسم کہانیوالیکی یعنی اگر کوئی شخص قسم کہاوی ایک امر آیندہ پر اور تو قادر ہو اوپر پوری کرنی قسم اوسیکی اور اوسمین گناہ نہو مثلاً اگر قسم کہاوی کہ مین بچسی جدا نہونگا یہان تک کہ کرتو اسکا کام اور تو قادر ہو اوسکی کرنی پر پس کرنا کہ اوسکی قسم ٹوٹی نہین اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ اگر کوئی کسیکو قسم دلاوی کہ بحق خدا کی قسم یہہ کام کر تو مستحب ہے اوسکو کہ کری وہ کام واسطی تعظیم نام پروردگار کی اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنی مظلوم کی واجب ہی داخل ہی اسمین مسلمان اور ذمی اور کبہی ہوتی ہی مدد ساتہہ قول کی اور کبہی ساتہہ فعل کی اور ہمیشہ اوس زین پوش کو کہتی ہین کہ روئی ہی ہوتی ہے اونمین اور اوسکو زین پر ڈالکر بیٹہتی ہین اوسکو نذر زین کہتی ہین عادات عجم سے ہی کہ وہ ازراہ تکبہ کی حریر و دیباوغیرہ سی بناتی ہین پس وہ اگرچہ کاہو مہر رنگ کا حرام ہی اور اگر حریر کا نہو اور ہو سرخ تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین اور قسی نام ایک کپڑا یکا ہی کہ ریشم اور کتان سی بنا جاتا ہی منسوب طرف قس کی کہ وہ ایک قریہ ہی مصر کا اور استعمال کرنی چاندیکی باسن سی منع فرمایا اور یہی حکم سونیکی باسن کا ہی بلکہ اس سی بہی زیادہ گناہ ہی اوسکا

استعمال کرنا اور دیبا چیزیں جو مرد کو زینت مین مرد وعورت مین منع ہین سوای اس چاندی کے مردون اور عورتون کو دونون کو استعمال اونکا درست ہین اور نہ پیوی گا اوسمین آخرت مین نظایر ترجمہ ہی کہ کہا جاوی کہ دنیا مین کافر نے اپنی نیکیان دنیا مین اور حساب کی بابت مین ایک مدت تک نہین پہنی گا پہر ہوی گا اور ایسی ہی مراد نہ پہنی ریشم سی ہی اس حدیث مین من لبس فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ اور ایسی ہی نہ پینی شراب سی اسحدیث مین من شرب فی الدنیا لم یشربہا فی الآخرۃ ع ۲ ع وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع رواہ مسلم

اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مسلمان جو وقت پوچہتا ہی بہائی اپنی مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہی بیچ میوہ خورسی بہشت کی یہانتک کہ پہری روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی بسبب سی رزیکی طرف عیادۃ بیمار کی لائق جنت اور میوی خورسی اوسکی کی مونہا ہی ع ۲ ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول یوم القیمۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العلمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العلمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک وانت رب العلمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ لوجدت ذلک عندی رواہ مسلم اور روایت

ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی قیامت کی اسی بیٹی آدم کی بیمار ہوا مین پس نہ پوچہا تونی مجکو کہ پھیرا سی رب پھیری کسطرح پوچہتا مین تجکو اور تو پالنی والا ہی عالمون کا یعنی اور پالکہ ہی ہمارا سی فرماوی گا اللہ تعالی کیا نجانا تونی کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس پوچہا تونی اوسکو کیا نہ جانا تونی یہہ کہ اگر پوچہتا تو اوسکو البتہ پاتا مجکو نزدیک اوسکی یعنی رضامندی اوسکی آدم کی کہانا مانگا مینی تسی پس نہ کہلایا تونی مجکو کہ پھیرا سی رب پھیری کسطرح کہلاتا مین تجکو اور تو ہی پالنی والا عالمون کا یعنی اور تو کسیکا محتاج نہین فرماویگا اللہ تعالی کیا نہ جانا تونی یہہ کہ کہانا مانگا تہا تجسی بندی میری فلانی نی پس نہ کہلایا تونی اوسکو کیا نہ جانا تونی یہہ کہ اگر کہلاتا تو اوسکو البتہ پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میری اسی بیٹی آدم کی پانی مانگا مینی تسی پس نہ پلایا تونی مجکو کہ پھیرا سی رب پھیری کسطرح پلاتا مین تجکو اور تو پالنی والا عالمون کا ہی یعنی تجکو کسی چیز کی حاجت نہین نہ پانی کی اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجسی بندی میری فلانی نی پس نہ پلایا تونی اوسکو کیا نہ جانا تونی یہہ کہ اگر پلاتا اوسکو پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میری روایت کے یہہ سلم نی ف عیادۃ مراض کے کرنیہ اللہ تعالی نی فرمایا کہ اگر عیادۃ کرنا پاتا نزدیک اوسکی ثواب اور پلانیکی تعریف فرمایا پاتا ثواب کا نزدیک میرے اس سے معلوم ہوا کہ عیادۃ فضل ہے کہلانی اور پلانی ہی ع ۲ ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی اعرابی یعودہ وکان اذا دخل علی مریض یعودہ قال لا باس طہور ان شاء اللہ فقال لہ لا باس طہور ان شاء اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنعم اذا ترداہ البخاری

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت لیگئی ایک گنوار کی پاس اسطی پوچہنی حال بیماری اوسکی اور نہی حضرت جب لیتے بیمار کو پوچہنی اوسکو فرماتی تہین کچھ ڈر یعنی غم کہا اس بیماری سے کہ پاک کرنیوالی ہی بیمار کو یعنی گناہونسی اگر چاہی اللہ پس فرمایا حضرت نی واسطی اعرابی کی نہین یعنی کچھ ڈر پاک کرنیوالی ہی یہہ بیماری اگر چاہی اللہ کہا گنوار نی ہرگز نہین یون بلکہ تپے گی کہ جوش مارتی ہی بوڑہی بڑی پر لاویگی یہہ تپ اوسکو قبر تک

لینے مارڈالیگی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ان آیۃ حسی ہوگا اب روایت کی یہ بخاری نے ف اس حدیث سے کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوتی ہے کہ گنوار کی خبر کو تشریف لیگئی تعلیم ہی امت کی لیے کہ ادنی ادنی کی خبر پرسی کیا کریں اور ان آیۃ حسی ہوگا یعنی غصی ہوئی حضرت اوسپر کہ یعنی ایسا تو اب بیمار کیا بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی بتائی اور باوجود اسکی تو فی انکار اس نعمت کا کیا تو اب یوں ہی ہوویگا جسطرح تو کہتا ہی ایسی کہ نہیں ہی ذرا کم ان نعمت کی مگر محروم ہونا اوس نعمت سی اور احتمال ہی کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علامتی کہا ہی کہ ظاہر ہے کہ مسلمان تھا لیکن ہو توقف اوپہ گنوار تھا بسبب شدت درد کی بیتاب ہوکر اسطرح کہہ بیٹھا ہوگا وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی منا انسان مسحہ بیمینہ ثم قال اذھب البأس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ بیمار ہوتا ہم میں سی کوئی آدمی پھیرتی اوپر داہنا ہاتھہ اپنا پھر فرماتی دور کر بیمار کو اے پروردگار آدمیوں کی اور شفا دی تو ہی شفا دینیوالا نہیں شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نہ چھوڑی کسی بیماری کو ہوتو کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنہا قالت کان اذا اشتکی الانسان الشیء منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم باصبعہ ہکذا ووضع سفیان باصبعہ ثم رفعہا بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا متفق علیہ اور روایت ہی اوسمیں عائشہ سی کہ کہا ہی وقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی یعنی کسی عضو کی یا ان اپنی سی یعنی جب کوئے عضو کو کہنا کسیکا یا ہوتا ہے اوپر اسکے زخم کہتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کر کر ساتھہ انگلی نبی کی برکت حاصل کرتا ہوں ساتھہ نام اللہ کی بیمار ہمیں زمین ہمارے ملے ہوئی تھی ساتھہ لعاب بعضی ہمارے کی کہتی ہیں ہم یہہ تاکہ شفا دیوے ہمارے بیمار ہمارا ساتھہ حکم پروردگار ہمارے کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک انگلی پر لگاتی اور رکھتی اوسکو خاک پر پھر کہتی اوسکی خاک آلودہ اوپر بھیجدو کی اور پھیرتی جاتی اوسکو اوس جگہہ اور پڑھتی بسم اللہ آخر تک اور یہہ ایک سے اسرار الٰہی سی ہیچ علاج ہوتا دن اور زمانوں کی اس سے کہ حقیقت میں جانتی ہوگی ہماری عقلیں قاصر ہیں اسکی معلوم کرنی سی لیکن قاضی بیضاوی نے ازراہ احتمال کی بیان کیا ہی کہ طبیعت معلوم ہوتا ہی کہ لعاب دہن کو تاثیر ہی ہیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بھی تاثیر ہی ہیچ حفظ مزاج کی حتی کہ لکھا ہی حکماء نے کہ مسافر کو چاہی کہ کوچہ خاک نئی وطن کی ساتھہ رکھی اور تھوڑی پانیکی پاس میں اوسکے ڈالدی اور وہ پانی بتیا رہی تا امن میں رہی تغیر مزاج سی پس اسلیے حضرت یہ فعل کرتی ہوں اور اور بھی تاثیرہیں فی وجہیں اسکی بیان کی ہیں یہہ سب احتمالات ہیں تقویت وہی ہی جو پہلی مذکور ہوئی اور کہا اشرف نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر جواز ہونی رقیہ یعنی منتر کے جبتک کہ اوسمیں کوئی حرام چیز نہو مانند سحر اور کلمہ کفر کی اور نہ کسی زبان کا ہو جنکا ہونا ہی ہو بلا تر کی باعربی جب تک معنی اوسکے معلوم نہوں تو بہتر نہیں کہ شاید اوسمیں الفاظ کفر کی ہوں مگر ایک مسئلہ ہو کا حدیث میں آیا ہی بسم اللہ تخیۃ قریۃ آخر تک پڑھنا اور اسکا درست ہی اگرچہ معنی اوسکی معلوم نہیں شرح شرح وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی نفث علی نفسہ بالمعوذات ومسح عنہ بیدہ فلما اشتکی وجعہ الذی توفی فیہ کنت انفث علیہ بالمعوذات التی کان ینفث وامسح بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قالت کان اذا مرض احد من اہل بیتہ نفث علیہ بالمعوذات اور روایت ہی اوسمیں عائشہ سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتی دم کرتی اپنی پر معوذات اور پھیرتی اپنی پر ہاتھہ اپنا یعنے جہانتک پہنچ سکتا ہاتھہ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوئی اوس بیماری میں کہ وفات کیہی گئی اوسمیں بھی دم کرتی حضرت پر معوذات اور پھیرتی ہاتھہ اوپر اسکے اور پھیرتی میں ہاتھہ بھی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اسطرح کہ میں پڑھتی معوذات اور حضرت کی ہاتھوں پر دم کرتی اور دونو ہاتھہ اوسکی بدن

مبارک پر پھیرتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک پیلے کی مین ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے ہی حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گھر والون مین سے دم کرتی اوپر پھیرتی دست

ف معوذات سے مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین لفظ جمع کا باعتبار آیتون کی کہا یا اقل جمع کی دو مین یا دو سورتین مین یہ اور تیسری قل ہو اللہ ان تینون کو معوذات کہا تغلیبا اور معتمد یہی بات ہی اور بعضون نے کہا قل یا ہی آیہ مین داخل ہی اور مسلم کی دوسری روایت مین ذکر کیا تھا پھیرنیکا نہین ہے پس احتمال ہی کہ پھیرتی ہونگی حضرت لیکن ذکر اس لیے نکیا کہ دم کرنی سے پھیرنا آپ ہی سمجھا جاویگا اور احتمال یہ بھی ہی کہ حضرت ترک کرتی ہون اوسکو کبھی اور کفایت کرتی ہون دم کرنی پر اور ظاہر تر اول ہی ہی اور اولی یہی ہی کہ دونون باتین کرتی اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ کلام اللہ کی تین پڑھکر دم کرنا سنت ہی ۔ ع **وعن** عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ شَكَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ فَقَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے یہ کہ اونہون نے شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک درد کی کہ پاتی تہی اوسکو اپنی بدنمین پس فرمایا اوسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکھ تا ہتھ اپنا اوس جگہہ پر کہ درد کہتی ہی بدن تیرا پس اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ عزت اللہ کی اور قدرت اوسکی بُرائی اوس چیز کی سی یعنی درد کیسی کہ پاتا ہو نمین اب اور ڈرتا ہون مین یعنی زیادتی اوسکی سی آیندہ کو کہا عثمان نے پس کیا مینے پس دور کی اللہ نے وہ بیماری کہ تہی مجھی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ جبرئیل آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا ای محمد کیا بیمار ہی تو پس فرمایا حضرت نے کہ ہان کہا جبرئیل نے ساتھہ نام خدا کی افسون پڑہتا ہون تجھپر ہر چیز سی کہ ایذا دیتی تجھکو بُرائی ہر شخص کی سی یا آنکھہ حسد کرنیوالیکی سی اللہ شفا دیوے تجھکو ساتھہ نام اللہ کی منتر پڑہتا ہون تجھپر نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ بِهِمَا عَلَى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مین دیتی حضرت حسن اور حضرت حسین رضہ کو ساتھہ اس دعا کی پناہ مین دیتا ہون مین تمکو ساتھہ کلمات اللہ تعالی کی کہ پوری ہین بُرائی ہر شیطانکی سے اور ہر جانور زہریلی مارڈالنی والی کیسی اور ہر آنکھہ نظر لگانیوالی کیسی اور فرماتی حضرت کہ تحقیق باپ تمہاری یعنی حضرت ابراہیم پناہ مین دیتی تہی ساتھہ ان کلمات کی اسمعیل و اسحق کو روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ اکثر نسخون مصابیح کی لفظ ہما کا ساتھہ ضمیر تثنیہ کی ہی ف مراد کلمات اللہ تعالی کیسے یا معلومات اوسکی ہین یا نام پاک اوسکی یا کتابین اوسکی اور ہر شیطان سی یعنی ہر سرکش اور حد سی بڑہ جانیوالیکی بُرائی سی خواہ وہ حیوانات مین سی ہو یا آدمیون مین سے یا جانورون مین سے اور ہامہ اوس جانور زہریلی کو کہتی ہین کہ جسکی کاٹی سی آدمی مرجاوے مانند سانپ وغیرہ کی اور جس زہریلی کی کاٹیسی مری نہیں اوسکو سامہ کہتی ہین مانند بچھو اور زنبور کی اور کبھی حشرات الارض کو بھی ہوام کہتی ہین اور ساتھہ ضمیر تثنیہ کی کہ پھرتی ہی طرف دو کلمون کی کہ جسپر مین داخل ہوا ہی لیکن یہ تکلف ہی سہلی کہا ہی طیبی نے کہ یہ بسبب ہونیکی والی کی ہی صحیح ساتھہ ضمیر مفرد ہی کی ہی ۔ ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ اوسکی بھلائیکا ہو جاتا ہی وہ مصیبت زدہ واسطی حصول بھلائی کی نقل کی ہہ بخاری نی ف مصیبت کہتی ہین ہر امر ناخوش کو پس پہنچنا مصیبت کا ہمیشہ از راہ قہری کی نہین ہی بلکہ کبھی بسبب مہربانی کی بھی ہوتی ہی کہ گناہ بہرتے ہین اوس سے اگر صبر کری اور راضی رہی اوسپر علامت مہر کی ہی اور اگر جزع فزع کری اور خفا ہو وی علامت قہر کی ہی بدح ہ وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ہم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکہا الا کفر اللہ بہا من خطایاہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری کی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین پہنچتا مسلمانکو کوئی رنج اور نہ کوئی دکہہ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا بہی پاجاتا ہی سکو مگر جہاڑتا ہی اللہ تعالی بسبب اسکے گناہ اوسکی نقل کی ہہ بخاری اور مسلم نی ف معانی لفظ ہم وغیرہ کی ابسین قریب قریب ہین اور فرق ہم وغم مین یہہ ہے کہ ہم امر آیندہ مین ہوتا ہی کہ کوئی امر مشکل درپیش رکہتا ہو اور بقصد کرنی اوسکی رنج کہینچی اور غم امر گذشتہ مین ہوتا ہی حاصل یہہ کہ سیطرحکا رنج مسلمان کو پہنچی باعث جہڑنی گناہ صغیرہ کا ہوتا ہی ع وعن عبد اللہ بن مسعود قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یوعک فمسستہ بیدی فقلت یا رسول اللہ انک لتوعک وعکا شدیدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجل انی اوعک کما یوعک رجلان منکم قال فقلت ذلک لان لک اجرین قال اجل ثم قال ما من مسلم یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط اللہ بہ سیاتہ کما تحط الشجرۃ ورقہا متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا گیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور حضرت بخار مین تہی پس لگایا مینی اوسکو ہاتہ اپنا پہر کہا مینی ہاتہ سی رسول خدا کی اوسکو ہوتا ہی بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان تحقیق مجہی بخار ہوتا ہی مانند بخار دو شخصون کی تم مین سی کہا ابن مسعود نی پس کہا مینی یہہ اسواسطی کہ ہو واسطی تہاری دگنا ثواب پس فرمایا کہ ہان پہر فرمایا نہین کوئی مسلمان کو پہنچی اوسکو ایذا مرض سے اور وہ چیز کہ علاوہ اوسکی گرد و کر تا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی گناہ اوسکی جیسیکہ جہاڑتا ہی درخت پتی اپنی نقل کی ہہ بخاری اور مسلم نی وعن عائشۃ قالت ما رایت احدا اوجع علیہ الوحی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی کسیکو کہ بیماری اوسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سی روایت کی ہہ بخاری اور مسلم نی وعنہا قالت ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسلین حافتی وذاقنی فلا اکرہ شدۃ الموت لاحد ابدا بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی اوہنین عائشہ سے کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان جگنی میری کی اور تہوڑی میرے کی پس نہین مکروہ جانتی مین سختی موتکی واسطی کسیکی کبہی بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی ہہ بخاری نی ف یعنی وفات ہوئی حضرت کی اوس حالمین کہ تکیہ کئی ہوئی تہی مجہپر پس مین خوب جانتی ہون شدت موت اوسکیلیے پس نہین مکروہ جانتی مین الخ یعنی مین گمان کرتی تہی پہلی کہ سختی موت کی ہوتی ہی بسبب کثرت گناہون کی پس جب دیکہی مینی سختی حضرت کی وفات کی جانا مینے کہ سختی موت کی نہین ہی علامت بری ہونی خاتمہ کی بلکہ وہ ہوتی ہی واسطی بلند ہونی درجات کی اور آسانی موت کی نہین ہے بزرگی والا حضرت کو بلطریق اولی ہوتی ع وعن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الخامۃ من الزرع تفیئہا الریاح تصرعہا مرۃ وتعدلہا اخری حتی یاتیہ اجلہ ومثل المنافق کمثل الارزۃ المجذیۃ التی لا یصیبہا شیء حتی یکون انجعافہا مرۃ واحدۃ متفق علیہ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل مومن کی مانند مثل پتہی نرم تازہ کہیتی کی ہی جہکاتی ہین اوسکو بادین گرا دیتی ہین اوسکو کبہی اور سیدہا کر دیتی ہین کبہی یہانتک کہ آتی ہی اوسکو موت یعنی اسیطرح مسلمان کو کبہی

کرادیتا ہی حاذقہ ضعف اور بیماری کا اور کبھی سیدھا اور درست کردیتی ہی تندرستی اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کی ہی کہ محکم اور ثابت ہوتا ہی کہ نہیں پہنچتے اوسکو کوئی چیز یعنی بسبب باؤ دکی نہ جھکتا ہی نہ گرتا ہی یہان تک کہ ہوتا ہی آخیر زمانہ اوسکا ایکدفع یعنی اسیطرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہی بغیر ضعف اور بیماری کی ایکبارگی ہی گر پڑتا ہی اور مرتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ مومن نہیں خالی ہوتا بیماری سی یا کمی مال سے یا ذلت سے اور یہہ سب علامتین سعادت کی ہین لیکن شرط صبر اور رضا اور شکر کی اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہین بیماریان صیبتین تاکہ حاصل ہو اوسکو کفارہ اور ثواب ؛ ع ؛

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن كمثل الزرع لا تزال الريح تميله ولا يزال المؤمن يصيبه البلاء ومثل المنافق كمثل شجرة الأرزة لا تهتز حتى تستحصد متفق عليه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل کھیتی کے ہمیشہ ہتی ہین باوین جھکاتی اوسکو اور ہمیشہ رہتا ہی مومن پہنچے ہے اوسکو بلا اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کی ہی کہ نہین ہلتا یہانتک کہ اوکہا جاتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی اسیطرح منافق کو بلا کہ ہمیشہ ہی دنیا مین تاکہ ہلکا ہو عذاب سے عقبی مین ؛ ع ؛

وعن جابر قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على أم السائب فقال مالك تزفزفين قالت الحمى لا بارك الله فيها فقال لا تسبي الحمى فإنها تذهب خطايا بني آدم كما يذهب الكير خبث الحديد رواه مسلم

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آنحضرت لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کی پاس پھر فرمایا کیا ہی واسطے تیری کانپتی ہی کہا اوسنی تپ ہی نہ برکت دی اللہ اوسمین پس فرمایا حضرت نے مت برا کہہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہی گناہ بنی آدم کی جیسی دور کرتی ہی بھٹی میل لوہی کا نقل کی یہہ مسلم فی **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دور کرتا ہی مومن سی تمام خطاؤن اوسکی بسبب تپ ایک شب کی آور ابوداؤد سی آیا ہی کہ تپ ایک رات کی جھاڑتی ہی گناہ ایک برس کی ؛ ع ؛

وعن أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا مرض العبد أو سافر كتب له مثل ما كان يعمل مقيما صحيحا رواه البخاري

اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی یعنی اور قوت ہوتی ہی اوس ہی بسبب اوسکی نوافل واوراد لکہا جاتا ہی واسطے اوسکی مانند اوس چیز کی کہ عمل کرتا تہا گہر مین تندرست نقل کی یہہ بخاری فی

وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون شهادة لكل مسلم متفق عليه

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی جو کوئی طاعون مین صبر کرتا ہی اور بہاگتا نہین اور اوسمین مرجاتا ہی ثواب شہید کا سا پاتا ہی اور طاعون کہتی ہین مرض عام اور وبا کو کہ فاسد ہوجاتی ہی بسبب اوسکی ہوا اور مزاج اور بدن اور بعضون نے کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتی ہین کہ جسمین بھر جاتی ہین بدن پر زخم جگہون مین مانند غلیون وغیرہ کی اور گرداون کی سیاہی ہوتی ہی یا سبزی یا سرخی ؛ ع ؛

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغريق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله متفق عليه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا پانچ ہین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سی مرے تیسرے دبنون اور استسقا وغیرہا سی تیسرا ڈوبنی والا چوتھا دیوار یا چھت کی نیچی دبنی والا پانچوان شہید راہ خدا کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** ڈوبنی والا ظاہر یہہ ہی کہ درجہ شہادت کا اوس ڈوبنی والی کو ہوگا کہ بارادہ گناہ کی کشتی پر نہ بیٹہا ہوگا اور حقیقی شہید اخیر ہی کا ہی اور اور حکمی ہین یعنی اونکو ہی ثواب شہید ونکا سا ملتا ہی جانا چاہیے کہ شہدا حکمی کو وارد ہوئی ہین حدیثون مشہورہ مین بہت مین جمع کیا ہی اونکو سیوطی وغیرہ فی

مری حمل سی جنی تک یا دو چٹانی تک اور سیل والا یعنی دق والا اور مسافر و مسافر گر گر پڑی سواری پر سی اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور مرالبطن یعنی گہبانی
کرنیوالا سرحد اسلام پر اور گر پڑنی والا گاہی ہین اور جسکو کہا جاوین درندی یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوی واسطی مال اپنی کی یا اہل یا دین یا خون
اپنی کی یا مظلمہ کی یعنی حق کی اور شہید اللہ کی راہ مین یعنی جو جہاد مین اپنی موت سی مرجاوی اور رغبت کرنیوالا شہادت مین کہ مرجاوی پچھونون پر اور حضرت
علی سی روایت ہی کہ جسکو قید کری بادشاہ از راہ ظلم کی پھر مرجاوی قیدخانہ مین پس وہ شہید ہی اور جو مارا جاوی ظلم سی پھر مرجاوی اوسی مارنی مین پس وہ
شہید ہی اور جو کوئی مری گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہی اور انس سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ تپ شہادت ہی اور عبدۃ بن الجراح سی روایت
ہی کہ کہا اونہون نی کہا یعنی یا رسول اللہ کونسا شہیدون مین بزرگ تر ہی اللہ کی نزدیک فرمایا وہ شخص کہ کپڑا ہو طرف امام ظالم کی پس کری اوسکو امر بالمعروف
اور منع کری اوسکو منکر سی پس مار ڈالی وہ امیر اوسکو اور ابی موسی سی ہی کہ جسکو کچل ڈالی گہوڑا یا اونٹ یا مری کانٹی سی زہریلے جانور کی پس وہ شہید ہے
اور ابن عباس سی ہی کہ جو کوئی عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا اور چھپایا محبت کو پھر مرگیا پس وہ شہید ہی اور روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جسکو دورانی
سر ہو کشی مین اور قی آدمی اوسکو اجر شہید کا ہی اور ابن مسعود سی ہی بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی نی لازم کی غیرت عورتون پر اور جہاد مردون پر پس جنہی
صبر کیا اون عورتون مین سی یعنی سوکن کی ہونی پر ہوگا اوسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جنہی کہی دفعہ پچیس بار
یہہ دعا رالفہم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت پھر مرا بچھونی اپنی پر دیتا ہی اوسکو اللہ ثواب شہید کا اور روایت ہی ابن عمر سی بطریق مرفوع کی کہ جنہی نماز پڑہی
ضحے کی اور روزی رکہی تین دن کی مہینی مین اور نہ چہوڑی وتر سفر مین اور نہ حضر مین لکہا جاتا ہی اوسکو ثواب شہید کا اور شہید بہہ مین پچھل مارنی والا
ساتہہ سنت کی نزدیک فساد امت کی اور جو کہ مری طلب علم مین اور مراد طلب علم سی یہہ ہی کہ مشغول ہو علم کی حاصل کرنی اور تعلیم کرنی مین
اور حاضر ہو مجلس علم مین اور جو کوئی جیتا رہی اس حالت مین کہ مدارات کرنیوالا ہو لوگون کی پس وہ شہید ہی اور جو لاوی غلہ طرف مسلمانون کی اور جو کوئی
کماوی اپنی بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنی کی لہی پس وہ شہید ہی اور مرنث یعنی جو کہ بعد زخمی ہونیکی فائدہ اوہا وی شہید ہی اور ایسی ہی جنہی اگر
مارڈالین اوسکو کافر لڑائی مین اور شرق یعنی جس کے گلی مین پانی بہنس گیا اور دم گہٹ کر مرگیا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو مسلمان اپنی مرض مین پڑہی
دعا ربولنس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پہر مری اپنی اوسی مرض مین دیا جاتا ہی ثواب شہید کا اور اگر اچہا ہوتا ہی اچہا ہوتا ہے
اسحال مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اوسکی اور آیا ہی کہ ناجر سچا امانت دار شہدا کی ساتہہ ہوگا دن قیامت کی اور جو کوئی مری شب جمعہ مین شہید ہی اور آیا ہی جو
کہ موذن لمدا ذان دینی والا مانند شہید کی ہی کہ لوٹتا ہو اپنے خون مین اور جب مرتا ہی تو نہین کیڑی پڑتی اوسکی قبر مین اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جنہی درود
بہیجا مجہپر ایکبار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہی مجہپر دس بار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر سو بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہی مجہپر
سو بار کہتا ہی اللہ درمیان دونو انکہون اوسکی کی براءۃ یعنی خلاصی نفاق سی اور خلاصی آگ سی اور رکہیگا اوسکو اللہ دن قیامت کی ساتہہ شہدا
کی اور آیا ہی کہ جو کوئی کہی صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑہی تین آیتین اخیر سورہ حشر کی متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی
ستر ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی ہین اوسپر شام تک پہر اگر مر جاتا ہی اوس دن مین شہید مرتا ہی اور جو کوئی پڑہتا ہی شام کو ہی ثواب پاتا ہی
اور آیا ہی کہ وصیت کی حضرت نی ایک شخص کو کہ جب پکڑی خوابگاہ اپنی پڑہی اخیر سورہ حشر کا اور فرمایا اگر مری گی تو شہید مری گی اور جو کوئی مرتا ہی ڈوب
سے شہید ہوتا ہی اور جو کوئی مرتا ہی حج یا عمرہ مین شہید ہی اور جو کوئی مرتا ہی باوضو شہید ہے اور ایسی ہی رمضان کی مہینہ مین یا مری بیت المقدس
یا گانی یا مدینہ مین شہید ہی یا مری دبلا پٹ کی بیماری سی اور جسکو پہنچی آفت اور مری وہ صبر کرنیوالا ضرر اور بری بلا پر شہید ہی اور وہ عارف مقالید السموات
والارض آخیتک کہ فضیلت اوسکی حد بیت مین بہت آئی ہی جو کوئی پڑہی صبح شام شہید ہی یا مری نوی برس کا ہو کر یا بہیب زدہ یا مری اور یا باپ

اوسکی اوس سے راضی ہون اور ہوئی نکبخت کہ مرجاوی اور خاوند اوسی راضی ہوا اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کری حق اور جو کوئی مدد کری سا تہہ ایک کلمہ کی یا جلنی کی واسطی مسلمان ضعیف کی شہید ہی ش ۹ وطوالع الانوار حاشیہ درمختار **وعن** عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الطاعون فاخبرنی انہ عذاب یبعثہ اللہ علی من یشاء وان اللہ جعلہ رحمۃ للمؤمنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پوچہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حقیقت طاعون کیسی پس خبر دی مجہکو یہہ کہ عذاب ہے بہیجتا ہی اوسکو اللہ اپنی بندون پر جسپر چاہی اور تحقیق اللہ نی گرداناہی اوسکو رحمت واسطی مومنونکی یعنی جو کہ صبر کرتی ہین وسپر نہین کوئی کہ ہو وی طاعون یعنی اوسکی ٹہر مین پہر ٹہرا رہی بیچ شہر اپنی کی صبر کرنیوالا اور طلب کرنیوالا ثواب کا یعنی ثواب سمجہی کہ لیئی ٹہہرا رہا نہ اور غرض کی لیی جانا ہے یہہ کہ نہین جہنچی گی اوسکو مگر وہ چیز کہ لکہی ہی اللہ نی واسطی اوسکی مگر کہ ہوتا ہی واسطی اوسکی مانند ثواب شہید کی روایت کی یہہ بخاری نی **وعن** اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون رجز ارسل علی طائفۃ من بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا فرارا منہ متفق علیہ اور روایت ہی اسامہ بن زیدسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طاعون عذاب ہی بہیجا گیا تہا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا اون لوگون پر کہ پہلی تمسی تہی یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلی بات کہی یا دوسری پس جسوقت کہ سنو تم طاعون ایک زمین مین پس نجاؤ اوسمین اور جسوقت کہ ہوا ایک زمین مین اور ہو تم اوسمین پس نہ نکلو بہاگ کر اوس سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک جماعت بنی اسرائیل سی مراد وہ ہین کہ بنکو کہا گیا تہا ادخلوا الباب سجدا پس مخالفت کی اونہون نی فرمایا اللہ تعالی نی فانزلنا علیہم رجزا من السماء کہا ابن مالک نی پس بہیجا اللہ نی اون پر طاعون پس مرگئی ایک ساعت مین اون مین سی چوبیس ہزار بشری بوزہی اون کی تفسیرون مین بیان اسکا مفصل لکہا ہی اور جانا وہان اسلیی منع ہی کہ نفس کو ہلاکت مین ڈالنا لازم آتا ہی اور بہاگنے نہین اس لیئی کہ قدریسی بہاگنا ہی پس ضابطہ وبا مین یہی ہی کہ جہان ہو وی وان جاوی نہین اور اگر کہین پہلی سی تہا اور وہان وبا گئی بہاگی نہین جو کوئی بہاگی گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور مرد وہی وہ اور سوائی وبا کی اور بعضی جگہون مین بہاگنا آیا ہی جیسی کوئی ایک گہر مین ہو اور زد زد آدمی یا آگ لگ جاوی یا دیوار ٹیڑہی کی نیچی بیٹہا ہو اور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہی بہاگنا وان سی ش ۹ ح ۱۲ **وعن** انس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ سبحانہ وتعالی اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ فصبر عوضتہ منہما الجنۃ یرید عینیہ رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ پاک ہی وہ اور بلند ہی جو وقت کہ مبتلا کرتا ہون مین بندی اپنی کو ساتہہ دو پیاریون اوسکی کی پہر صبر کرتا ہی دیتا ہون مین اوسکو عوض اون دونون کی بہشت ارادہ کرتی تہی حضرت دو پیاریون سی آنکہین اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی جسکو اندہا کرتا ہون اوسکو اوسکی عوض مین بہشت دیتا ہون یعنی داخل کرون گا بہشت مین ساتہہ نجات پائی ہوونگی یا منازل مخصوصہ دونگا اوسمین پس جو مبتلا ہو وی اسمین اوسکو چاہیی کہ صبر کری اور ظاہر و باطن مین برا نجانی اوسکو اور جانی کہ اندہا ہونا از راہ غضب الہی کی نہین ہے بلکہ واسطہ ذکر کرونگا ہون کی اور بلند ہونی درجات کی اور بچائیکی بدنظری ہی ایک بزرگ جب آخر عمر مین اندہے ہوگئی تو فرماتی تہی کہ جو خلوت کہ تمام عمر مین چاہتا تہا اب حاصل ہوئی ہی ش ۹ **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما غدوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنۃ رواہ

المنذر ین و ابو داؤد رواہ ابو ہریرہ ہی حضرت علی رضہ سے کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں نہیں کوئی مسلمان کو عیادت کرتی مسلمان کی اول دن یعنی دوپہر کے پہلے پہلے مگر کہ دعا کرتی ہیں اوسکی لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتی یہانتک کہ شام کرے اور نہیں عیادت کرتا اوسکی آخر دن یعنی بعد زوال کے مگر کہ دعا کرتی ہیں اوسکے لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتی یہانتک کہ صبح ہوا ہو ہوتا ہے اور اوسکی باغ بہشت میں نخل کے یہہ ترمذی اور ابو داود نی **وعن** زید بن ارقم قال عادنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرض فجئہ کان یعلی رواہ احمد و ابو داؤد اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا عیادت کیا میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بسبب دکھ کی کہ تہا انکو میں سیر میں نقلی کے یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سنت ہے عیادۃ کرنی اوسکو کے دکھنی میں اور ایک اور روایت میں آیا ہی کہ تین جا یاں میں کہ عیادت کیا جاوے صاحب ابو داؤد نی کہا رمد والا یعنی جسکی آنکہہ دکھی اور ذات الجنب والا اور دنبل الا انتہی یہہ حدیث جامع صغیر میں لکھی ہی پس ان دونو حدیثون میں تعارض ہوا تطبیق ان میں یون ہو سکتی ہی کہ رمد والا یعنی جسکی آنکہہ دکھی اور ذات الجنب والا اور دنبل الا انتہی یہہ حدیث جامع صغیر میں لکھی ہی پس ان دونو حدیثون میں تعارض ہوا تطبیق ان میں یون ہو سکتی ہی کہ عیادۃ کرنی ان کی وہ شخص کہ تکلف کرتی واسطے اوسکی بیمار اور گران ہوا و سہ کا اوسکا پس محتاج ہوگا طرف کہولنی انکہہ کے رمد میں اور محتاج ہوگا طرف کلام کرنی کی ذات الجنب کی درد میں اور اسی بہت ضرر ہوگا اوسکو اور محتاج ہوگا طرف بیٹہنی کی جہی ہیات پر ساتہہ تکلف کے دنبل والا اور جس صورت میں کہ گران نہوا و سکو پس نہیں مضائقہ عیادۃ کا حاصل یہہ کہ روایت متن کے محمول ہی صورت خیر پر اور روایت جامع صغیر کی محمول ہی پہلی صورت پر ؛ مولانا عبد الغنی رح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء وعاد اخاہ المسلم محتسبا بوعد من جہنم مسیرۃ سبعین خریفا رواہ ابو داود اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ وضو کرتی پس اچہا وضو کرتی یعنی پورا اور عیادۃ کرتی بہائی اپنی مسلمان کے قصد ثواب کے دور کیا جاتا ہے دوزخ سی مقدار ساتہہ برس کہ مسافت کے یہہ ابو داود نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ وضو کرنا عیادۃ کی لیی سنت ہی اور حکم وضو کا شاید سلیمی فرمایا کہ عیادۃ عبادۃ ہی اور وضو سی عبادۃ کا ملا و افضل ہوتی ہیں اور احوال میں عمل کرتی گا تو خوب قبول ہوگی بزع ؛ **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یعود مسلما یقول سبع مرات اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا شفی الا ان یکون قد حضر اجلہ رواہ ابو داود و الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی مسلمان کی پوچہی بیمار مسلمان کو پہر کہی سات بار سوال کرتا ہوں میں اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑی کرسی یہہ کہ شفا دی جاوے گا مگر کہ شفا دیا جاتا ہی وہ مگر یہہ کہ حاضر ہوا جل اوسکی یعنی یہہ مرض لا علاج ہے روایت کیا یہہ ابو داود اور ترمذی نی **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمہم من الحمی و من الاوجاع کلہا ان یقولوا بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار و من شر حر النار رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث غریب لا یعرف الا من حدیث ابراہیم بن اسمعیل و ہو ضعیف فی الحدیث اور روایت ہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی سکہلاتے صحابہ کو و اہل بیت کے بلکہ و اہل رنج و دکہ کے کہ یعنی بیمار ساتہہ نام اللہ بڑی کی پناہ مانگتا ہوں میں ساتہہ اللہ بڑی کی بڑائی ہر رگ جوش مارنی والی کی یعنی بڑائی گرمی آگ کی سی نعل کے یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانی جاتی مگر حدیث ابراہیم بن اسمعیل کی اور وہ ضعیف گنا جاتا ہی حدیث میں **ف** رگ جوش مارنیوالی کہ بہی جاتا ہی خون جو جوش مار کر رگون میں پیدا ہوتا ہی اسلیی کہ جب خون غالب ہوتا ہی ایذا دیتا ہی کہ تپ اور امراض پیدا ہوتے ہیں اور یہہ حدیث ابن سنی نے بسند ضعیف اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نی روایت کی ہے اور تصحیح کے بی اسکی بہیقی نی دعوات میں **وعن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اشتکی منکم شیئا او اشتکاہ اخ لہ فلیقل ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء و الارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا و خطایانا انت رب الطیبین انزل رحمۃ من رحمتک و شفاء من شفائک علی ہذا الوجع فیبرأ رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہی جو کوئی بیمار ہو تم میں سے کچہہ یا بیمار ہو بہائی اوسکا پس چاہیے کہ کہی سب ہمارا اللہ ہے ایسا اللہ کہ آسمان میں ہے یعنی حکم اوسکی یا امر اوسکا یا بڑی سلطنت اوسکی آسمان میں ہی یا وہ ایسا ہے کہ عبادت کیا جاتا ہی آسمان میں جیسا کہ وہ عبادت کیا جاتا ہی زمین میں پاک ہے نام تیرا یعنی سب نقصانون سے حکم تیرا مانا گیا ہی آسمان میں اور زمین میں جیسیکہ رحمت تیری آسمان میں ہے پس گردان رحمت اپنی زمین میں بخش ہماری لی گناہ ہماری بڑی اور چہوٹی تو ہے

پروردگار پاکیزہ ونکا یعنی محبت اور کارسازاونکا نازل کر رحمت یعنی رحمت خلیہ اپنی رحمت مین سی یعنی جو کہ پہیل رہی ہی ہر چیز پر اور شفا اپنی شفا مین سی اس بیماری پر پس اچھا ہو جاوی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** جیسیکہ رحمت تیری آسمان مین ہی یعنی سب جگہہ اور سب وہان کی رہنی والون پر ہے بخلاف زمین اور زمین والون کی کہ رحمت خاص بعضون پر ہوتی ہی اور بعضون پر نہین یعنی مومنون پر ہوتی ہی نہ کافرون پر اگرچہ رحمت عام سب پر ہی بحسب قول اللہ تعالی کی رحمتی وسعت کل شئی اور مراد پاکیزون سی مومن ہین پاک شرک سی یا متقی جو کہ بچتی ہین بری افعال واقوال سی ؛

ع ؛ **وعن** عبد اللہ بن عمر و قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل اللہم اشف عبدک ینکا لک عدوا او یمشی لک الی جنازۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر وی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آوی آدمی عیادۃ کری مریض کی پس چاہیی کہ کہی یا الہی شفا دی بندی اپنی کو اذیا پہنچاوی واسطی تیری دشمن کو یعنی دشمنان دین کو زخمی کری اور قتل کری یا چلی واسطی خوشی تیری کی طرف جنازہ کی یعنی نماز کی نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** علی بن زید بن جدعان عن امیۃ انہا سالت عائشۃ عن قول اللہ عز وجل ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ وعن قولہ ومن یعمل سوءا یجز بہ فقالت ما سالنی عنہا احد منذ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہذہ معاتبۃ اللہ العبد بما یصیبہ من الحمی والشوکۃ حتی البضاعۃ یضعہا فی ید قمیصہ فیفقدہا فیفزع لہا حتی ان العبد لیخرج من ذنوبہ کما یخرج التبر الاحمر من الکیر رواہ الترمذی اور روایت ہی علی بن زید تابعی سی کہ نقل کی امیہ سی یہہ کہ اوسنی پوچہی عائشہ سی معنی قول اللہ عز وجل کی کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ اسہا دلون مین ہی یا چہپاؤ اوسکو حساب کریگا تمسی ساتہہ اوسکی اللہ اور پوچہی معنی قول اللہ تعالی کی اور جو شخص کہ عمل کری برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ بلاد یا جاویگا ساتہہ اوسکی یعنی دنیا مین یا عقبی مین پس کہا حضرت عائشہ نی نہین پوچہا مجہی اس مسئلہ کو کسی نی جیسیکہ پوچہا تہا مجہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا یہہ محاسبہ اور خلکہ مذکور مین ان دونو آیتون مین عتاب کرنا خدا کا ہی بندی پر سا تہہ اوس چیز کی کہ پہنچتی ہی اوسکو تپ سی اور رنج سی یہانتک کہ کوئی خبر مال مین سی رکہتا ہی اوسکو جو آستین کرتی اپنی کی پس نہین پاتا اوسکو پر غمگین ہوتا ہی بسبب نہ پانی اوسکی کی دور کیی جاتی ہین اوس سی گناہ اوسکی ہمیشہ ہی حال ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ بندہ البتہ نکلتا ہی اپنی گناہون سی جیسا کہ نکلتا ہی بہٹی سی سونا اور چاندی سرخ یعنی بسبب پڑنیکی آگ مین نقل کیے یہہ ترمذی نی **ف** باعث پوچہنی معنی دونو آیتون کا یہہ تہا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہی کہ بندی حساب کیی جاتی ہین دلون کی خطرون اور جسکے اندیشون پر اور دوسرے آیت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ لوگ سزا دیی جاتی ہین ہر عمل پر ہوڑا ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہہ امر صحابہ پر اور متحیر ہوئی کہ کیا کرین اسلیئی کہ ممکن نہین پرہیز کرنا اوس سی پس امینی حضرت عائشہ سی مطلب ان آیاتکا پوچہا اونہون نی جواب دیا حاصل اوسکا یہہ ہی کہ معنی آیتون کی یہہ نہین ہی کہ حساب لیگا اللہ مومنون سی تمام دلکی باتون پر اور عذاب کریگا بسبب تمام گناہون اونکی کی دن قیامت کی بلکہ اس محاسبہ اور جنسہ سی مراد یہہ ہی کہ بسبب گناہ کی مواخذہ ازراہ عتاب کی دنیا مین کرتا ہی کہ بخار اور رنج مین گرفتار کرتا ہی تا پاک ہو گناہون سی اور معنی عتاب کی یہہ ہین کہ ایک شخص اپنی دوست پر غصہ کری ظاہر مین بسبب کسی بی ادبی کی کہ ہو جاوی اوس سی اور دل مین اوسکی محبت ہو ؛ ع ؛ ح **وعن** ابی موسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصیب عبدا نکبۃ فما فوقہا او دونہا الا بذنب وما یعفو اللہ عنہ اکثر وقرا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی موسی سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین پہنچتی بندی کو ہتوڑی اذیا اور وہ چیز کہ زیادہ ہی اوس سی یا کم اوس سی

کر بسبب گناہ کی اور وہ گناہ کہ بخشتا ہی اللہ اون سی یعنی بغیر سزا دینی کی اون پر دنیا اور آخرت مین زیادہ ہین اون گناہونسی کہ سزا دیتا ہی اون پر اور پرسے
حضرت نی یہہ آیت اور جو چیز کہ پہنچتی ہی تمکو مصیبت سی پس بسبب اوچیز کی کہ کمایا ہتون تمہاری نی یعنی ذاتون تمہاری نی اور معاف کرتا ہی بہت
سے یعنی بہت گناہون سی یا بہت گنہگارون سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مصیبت سی یعنی مرض اور سختی وغیرہا بسبب اعمال بد تمہاری کی ہے
یہہ خاص ہی گنہگارون کی یہی اور غیر گنہگارون کو پہنچتی ہی مصیبت داعلی بلند ہونی درجون اوکی کی لیکن وہ بسبب شامت گناہون ہی کی جانتی ہین
نقل ہی کہ ایک بزرگ کی تسمہ جوتی کو چوہا کتر گیا وہ روتی ہتی اور کہتی ہتی آہ کیا گناہ کیا ہی مینی کہ سزا اوس کی یہہ پائی مینی شرح ۔ **وعن**
عبد اللہ بن عمر و قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا کان علی طریقۃ حسنۃ من العبادۃ
ثم مرض قیل للملک الموکل بہ اکتب لہ مثل عملہ اذا کان طلیقا حتی اطلقہ او اکفتہ الی اور روایت ہی
عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہی راہ نیک پر عبادۃ سی پہر بیمار ہوتا ہی یعنی اور نہین قادر ہوتا اون
عبادۃ پر کہا جاتا ہی یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی واسطی فرشتی کی کہ متعین ہی ساتہہ اوسکی یعنی نیکی لکہنی کی لیی لکہہ واسطی اوسکی مانند عمل اوسکی کی جسوقت
کہ تہا تندرست یہانتک کہ تندرست کردون اوسکو یا ملالون اوسکی اپنی طرف یعنی مری **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا ابتلی المسلم ببلاء فی جسدہ قیل للملک اکتب لہ صالح عملہ الذی کان یعمل
فان شفاہ غسلہ وطہرہ وان قبضہ غفر لہ ورحمہ رزین وہما فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسوقت کہ
مبتلا کیا جاتا ہی مسلمان ساتہہ بیماری کی بیچ بدن اپنی کی کہا جاتا ہی واسطی فرشتی نیکی لکہنی والی کی لکہہ واسطی اوسکی اچہا عمل اوسکا جو کہ تہا کرتا یعنی
پہلے اس بیماری کی پس اگر شفا دی اوسکو اللہ نی دہوتا ہی اوسکو پاک کرتا ہی اوسکو یعنی گناہون سی اور اگر مارتا ہی اوسکو بخشتا ہی واسطی اوسکی اور
رحم کرتا ہی اوسکو نقل کی یہہ دونو حدیثین نووی نی شرح السنۃ مین **وعن** جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الشہادۃ سبع سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون شہید والغریق شہید وصاحب ذات الجنب شہید
والمبطون شہید وصاحب الہدم شہید والذی یموت تحت الہدم شہید والمرأۃ تموت بجمع شہیدۃ رواہ مالک
وابو داود والنسائی اور روایت ہی جابر بن عتیک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شہادتین ساتہ ہین سوای ماری جانیکی راہ خدا
مین جو دباہین مری شہید ہی اور جو ڈوبی شہید ہی اور ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سی مری شہید ہی یعنی استسقا رہوا دست آوے
وغیرہ ذالک اور جل کر مری شہید ہی اور وہ شخص کہ مری دب کر دیوار وغیرہ کی نیچی شہید ہی اور وہ عورت کہ مری پیٹ سی یا بکارہ شہید ہی روایت
کی یہہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نی **ف** شہادتین یعنی حکمیہ سات ہین بلکہ زیادہ ہین جیسکہ اور حدیثون مین مذکور ہین اور ذات الجنب بیمار
مشہور ہی کہ ہنسلیان اندر پہلو کی نزدیک دل وسینہ کی ہوتی ہین اور علامت اوسکی یہہ ہوتی ہی کہ دم رکتا ہی اور تپ اور کہانسی ہتی ہی ۔
ع ۔ **وعن** سعد قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اشد بلاء قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی الرجل
علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاؤہ وان کان فی دینہ رقۃ ہون علیہ فما زال کذلک حتی
یمشی علی الارض ما لہ ذنب رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا
حدیث حسن صحیح اور روایت ہی سعد سی کہ کہا پوچہی گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمیون مین سخت تر ہی اور بلا
کی یعنی محنت و صیبت کی فرمایا انبیا پہر جو بہت مشابہ ہوا انبیا کی پہر وہ کہ بہت مشابہ ہوا انبیا کی مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنی کی پس

آزمودہ ہی اپنی دین مین سخت سخت ہوتی ہی بلا اوسکی اور اگر پڑتی ہی اوسکی دین مین نرمی ہلکی اور کم کیجاتی ہی اوسپر بلا رہیں ہمیشہ رہتا ہی یعنی سخت دین والا اسیطرح سی یعنی گرفتار بلا اور مغفرت ہوتی ہی اوسکی بسبب اوسکے یہانتک کہ چلتا ہی زمین پر نہین ہوتا واسطی اوسکی کوئی گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف انبیا بہت مبتلا بلا ہوتی ہین اس لیی کہ وہ لذت باقی ہین ساتھہ بلا کی جیسیکہ اور لوگ لذت باقی ہین ساتھہ نعمتون کی اور پہر بہت مشابہ اون کی یعنی اولیا اور صلحا بلا مین گرفتار ہوتی ہین لیکن اون سی کم تاکہ ثواب بہت پاوین پہر جو کم ہوتی ہین اون سی درجہین بلا رہین ہی کم گرفتار ہوتی ہین اور سخت دین والیکی بلا بہی سخت ہوتی ہی اس لیی کہ یقین والا ہوتا ہی پس صبر کرتا ہی اوسپر اور جانتا ہی کہ مین لائق اسکی ہون بسبب گناہون کی پس کامل ہوتا ہی ایمان اوسکا اور قوی ہوتی ہی محبت اوسکی اور دور ہوتی ہین گناہ اوسکی اور بلند ہوتی ہین درجات اوسکی اور نرم دین والی پر بلا کم ہوتی ہی تادہی صبر کی اور دین سی نکل جاوی بسبب نہ قوی ہونی ایمان کی ۔ ع ۔ وعن عائشة قالت ما اغبط احدا بهون موت بعد الذی رایت من شدة موت رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه الترمذی و النسائی اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین آرزو کرتی مین کسیکو ساتھہ آسانی موت کی بعد اسکی کہ دیکہی مینی سختی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف یعنی اول آرزو کرتی تہی مین آسانی موت کی جیسی کہ حضرت کی موت کی سختی دیکہی وہ آرزو نہی اور اعتقاد کیا مینی کہ بہلائی سختی موت مین ہی نہ آسانی مین ۔ ع ۔ وعنها قالت رایت النبی صلی الله علیه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فیه ماء وهو یدخل یده فی القدح ثم یمسح وجهه ثم یقول اللهم اعنی علی سکرات الموت او سکرات الموت رواه الترمذی وابن ماجة اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ ہی حالت وفات مین اور نزدیک اونکی پیالہ تہا کہ اوسمین تہا پانی اور وہ ڈالتی تہی اپنا ہاتہہ پیالہ مین پہر پہیرتی اپنی مونہہ پر پہر فرماتی یا الہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنی سختی موت کی یا فرمایا شدت موت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف پانی ی ہاتہہ بہگو کر پہیرتی تہی واسطی دفع کرنی گرمی موت کے اور حضرت کو جو ایسی سکرات موتکی ہوتی اسکی بہت سی وجہین شارحین نی لکہی ہین ایک اون مین سے یہہ ہی کہ یہہ سختی واسطی امت کی تہی کہ جب دیکہین گی نقل ہوتی روح پاک حضرت کی مین یہہ صورت ہوئی تو صبر کرین گی اور آسانی ہو گی جان کنی مین ۔ ع ۔ وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اراد الله بعبد الخیر عجل له العقوبة فی الدنیا واذا اراد الله بعبد الشر امسک عنه بذنبه حتی یوافی به یوم القیمة رواه الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتھہ بندی اپنی کی بہلائیکا جلدی دیتا ہی واسطی اوسکی سزا گناہون کی دنیا مین اور جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھہ بندی اپنی کی بُرائیکا بند رکہتا ہی اوسسے یعنی سزا کو بسبب گناہ اوسکی کی یہانتک کہ پوری سزا دی گا اوسکو بسبب گناہ کی دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلیے کو دنیا مین سزا دیتا ہی اسلیی کہ عذاب دنیا سہل ہے اور مدت دنیا کم پہر نوع گذر جاتی ہی اور دوسری کی سزا وہین پر موقوف رکہتا ہی اسلیی کہ عذاب وہانکا شدید ہی ۔ ع ۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان الله عز وجل اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضی فله الرضا ومن سخط فله السخط رواه الترمذی وابن ماجة اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بڑی جزا ساتھہ بڑی بلا کی اور تحقیق اللہ عزوجل جسوقت کہ دوست رکہتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی اونکو پس جو شخص کہ راضی ہوا یعنی ساتھہ بلا کی پس واسطی اوسکی رضا ہی یعنی اللہ کی اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سی پس واسطی اوسکی غصہ ہی اللہ کیطرف سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف جب دوست رکہتا ہی مبتلا کرتا ہی

ایک قوم کو اسیطرح جب دشمن رکھتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی اونکو یہہ حق نہین ذکر کی اس لیے کہ سمجھی جاتی ہی سیاق ہی کہ کہا فمن رضی آخر تک حال اسکا یہہ کہ رضا اور غصہ بندیکا علامت رضا اور غصہ پروردگار کی ہی صحابہ رضی اللہ عنہم اُس مین سوال کرتی تہی کہ کسطرح معلوم ہو رضا اور غصہ اللہ تعالی کا بندی سی جواب دیتی تہی کہ اگر بندہ خدا سی راضی ہی خدا ہی اوسسے راضی ہی اور اگر ناراض ہی خدا ہی اوس سی ناراض ہی شرح ❊ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال البلاء بالمؤمن والمؤمنۃ فی نفسہ ومالہ وولدہ حتی یلقی اللہ وما علیہ من خطیئۃ رواہ الترمذی وروی مالک نحوہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح ❊ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتی ہی بلا پہنچتی مرد مسلمان کو یا عورت مسلمہ کو بیچ ذات اوسکی کی اور مال اوسکی کی اور اولاد اوسکی کی یہانتک کہ ملاقات کرتا ہی اللہ تعالی سی یعنی بعد مرنی کی اور نہین ہوتی اوسپر کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہین سب خطائین بسبب بلاؤنکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی مالک نی مانند اسکی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ❊ **وعن** محمد بن خالد السلمی عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا سبقت لہ من اللہ منزلۃ لم یبلغھا بعملہ ابتلاہ اللہ فی جسدہ او فی مالہ او فی ولدہ ثم صبرہ علی ذلک حتی یبلغہ المنزلۃ التی سبقت لہ من اللہ رواہ احمد وابو داؤد ❊ اور روایت ہی محمد بن خالد سلمی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسکی باپ نی نقل کی اوسکی دادا سی یعنی اپنی باپ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بتحقیق بندہ جسوقت کہ مقدر ہوتا ہی واسطی اوسکی اللہ کی طرف سی ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت مین کہ نہین پہنچ سکتا اوس مرتبہ کو اپنی عمل سی مبتلا کرتا ہی اوسکو اللہ بدن اوسکی مین یا مال اوس کی مین یا اولاد اوسکی مین پہر عطا کرتا ہی اوسکو صبر اوسپر یہانتک کہ پہنچا تا ہے اوسکو اوس مرتبہ مین کہ مقدر تہا واسطی اوس کی اللہ کی طرف سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نی ف اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر کرنی کی بلا پر اوس مرتبہ اور مقام کو پہنچتا ہی کہ بسبب طاعت اور عبادت کی نہین پہنچتا ❊ **وعن** عبد اللہ ابن شخیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل ابن آدم واِلی جنبہ تسعۃ وتسعون منیۃ ان احطأتہ المنایا وقع فی الھرم حتی یموت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ❊ اور روایت ہی عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا گیا ابن آدم اوس حال مین کہ طرف پہلو اوسکی کی یعنی قریب اوسکی ننانوین بلائین مہلکہ ہین اگر چوک گئین اوس سی یعنی نہ پہنچین اوسکو بلائین واقع ہوتا ہے بڑہاپی مین یہانتک کہ مرتا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف یعنی آدمی گہرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون بی اندازہ مین ہے کہ خلاصی نہین اون سی اور اگر نادر خلاصی پائی اون سی پڑتا ہی بڑہاپی مین کہ درد بی دوا اور بلا بی انتہا ہی اور آخر کو اوس مین مرنی سے نہین بچتا حاصل یہہ کہ دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کی پس لائق ہی مومن کو یہہ کہ ہو صابر اللہ کی حکم پر اور راضی اوسپر کہ مقدر کیا ہی اللہ نی اوس کی لیئی حدیث قدسی مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جو نہ صبر کری میری بلا پر اور نہ شکر کری میری نعمتون پر اور نہ راضی ہو ساتہہ قضا میری کی پس ڈہونڈہی رب سوے میری خیال کرنا چاہیی کہ کیا غصہ ہی بی صبر اور ناشکر پر اور اوسپر کہ راضی بقضا ہوا للہم احفظنا منہ ووفقنا للصبر والشکر والرضاء شرح ❊ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یود اھل العافیۃ یوم القیامۃ حین یعطی اھل البلاء الثواب لو ان جلودھم کانت قرضت فی الدنیا بالمقاریض رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ❊ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آرزو کرین گی اہل عافیت کی یعنی جو کہ دنیا مین سلامت رہتی ہی بلاؤن سے وہ آرزو کرین گی دن قیامت کی اوسوقت کہ دیی جاوین گی مستحقان بلا ثواب بہت کا شکی تحقیق چمڑی اون کی کاٹی جاتی دنیا مین ساتہہ

قیمتیوں کی یعنی تو اُسکو اب ملتا اور ہمکو سا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وعن** عامر الرام قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابہ السقم ثم عافاہ اللہ عز وجل منہ کان کفارۃ لما مضی من ذنوبہ وموعظۃ لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم عوفی کان کالبعیر عقلہ اھلہ ثم ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم ارسلوہ فقال رجل یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قط فقال قوموا عنا فلست منا رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عامر رام سی کہ کہا ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیماریون کا پس فرمایا تحقیق مومن جسوقت بیمار ہوتا ہی پھر عافیت دیتا ہی اوسکو ہماری پھر عافیت دیتا ہی اوسکو اللہ عزوجل اوس ہماری ہوتی ہی ہمارے کفارہ واسطے گذری ہوئی گناہون اوسکی کی اور نصیحت ہوتی ہی واسطے اوسکی یعنی تنبیہ ہوتی ہی پس توبہ کرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی زمانۂ آیندہ مین اور تحقیق منافق جسوقت بیمار ہوتا ہی پھر عافیت دیا جاتا ہی ہوتا ہی مانند اونٹ کی کہ باندھا اوسکو مالک اوس کی نی پھر چھوڑ دیا اوسکو پس نہ جانا اونٹ نی کہ کسواسطے باندھا اوسکو اور کیون چھوڑا اوسکو پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ ہماری کیا پیزہی نہین ہمارہوا مین کبھی پس فرمایا حضرت نی اوٹھہ کیخبر ہوہم مین ہی پس نہین تو ہم مین ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** تحقیق مومن ملے الخ یعنی جب مومن بیمار ہی اپیا ہوتا ہی متنبہ ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیماری بسبب گناہ ہوئی ہی پس اہم ہوتا ہی اور آیندہ کو بچتا ہی گناہ سی اور منافق کا حال بلکہ صحت کی ایسا ہوتا ہی جیسی اونٹ کو باندھا اور پھر چھوڑ دیا وہ نہین جانتا کہ کیون باندھا اوسکو اور کیون چھوڑا یعنی منافق متنبہ نہین ہوتا اور نہ نصیحت پکڑتا ہی اور نہ توبہ کرتا ہی پس نہین مفید ہوتی اوسکو بیماری نہ گذشتہ گناہونکا کفارہ ہوتی ہی اور نہ زمانۂ آیندہ مین نصیحت ہوتی ہی فاؤلئک کالانعام بل ہم اضل اولئک ہم الغافلون اور نہین توہم مین ہی یعنی اہل طریق ہماری سی نہین ہی اسلیی کہ نہین مبتلا ہوا ہماری سی بلاؤن مین بدع ح **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم علی المریض فنفسوا لہ فی اجلہ فان ذلک لا یرد شیئا ویطیب بنفسہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہو تم ہمارے یعنی خبر پوچھنی کے لیی پس دور کرو غم اوسکا بیچ مدت زندگانی اوسکے یعنی کہو کہ غم کیا کچھہ بڑہ نہین شفا پاویگا تو دراز ہوگی عمر تیری اس لیی کہ یہہ نہین پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہی اور خوش ہو جاتا ہی دل اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** کہا ہی بعضون نی کہ اس سی سہل ہوتا ہی نکلنا روح کا اور اسیطرح مستحب ہے لگانا خوشبو کا واسطی ملائکہ کی اور اسیطرح مستحب ہے پہنا پاکیزہ کپڑونکا اور اسیطرح پڑہنا نماز کا اور اسیطرح نہانا مستحب ہے ع **وعن** سلیمان بن صرد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فقاہ بصقۃ ثم یعذب فی قبرہ رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی سلیمان بن صرد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسکو کہ مارا پیٹ اوس کی نی یعنی پیٹ کی ہماری سی مر گیا مثل استسقا کی اور دستون وغیرہماری کی نہین عذاب کیا جاویگا بیچ قبر اسکے یہہ روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** اس لیی کہ بسبب سختی اس مرض کی ٹہہر جاتی ہین گناہ اور یہہ شہید مرتا ہی جیسیکہ اوپر گذر رہی چکا ہی اور شہید کی حق مین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہی کہ شہید کی بھی بخشی جاتی ہی ہر چیز یعنی سب گناہ سوای دین کی یعنی حقوق آدمیون کی واللہ تعالی اعلم بدع ع **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** انس قال کان غلام یھودی یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند راسہ

فقال له اسلم فنظر الى ابيه وهو عنده فقال اطع ابا القاسم فاسلم فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقول الحمد لله الذي انقذه من النار رواه البخاري

روایت ہی انس سے کہ کہا تہا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی اوس کی پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادۃ کرتی ہی اوسکی پاس بیٹہی نزدیک سر اوسکی کی پہر کہا اوسکی اوسکی مسلمان ہو تو پس دیکہا لڑکی نے طرف باپ اپنی کی اور وہ تہا پاس اوسکی پس کہا باپ اوسکی نے اطاعت کر ابا القاسم کی یعنی حضرت کی پس اسلام لایا پہر نکلی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتی ہی تعریف ہی واسطے اللہ کی ایسا اللہ کہ نجات دے اسکو آگ سی یعنی بسبب اسلام لانی کی نقل کی یہہ بخاری نے ف بیٹہنی نزدیک سر اوسکی کی سر کی پاس بیٹہنا مستحب ہے عیادت مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی خدمت کروانی کافر ذمی سی اور جائز ہی عیادۃ اوسکی اور کرنا تحریض اوسکی کو اسلام پر بشرطیکہ نہین مضائقہ ساتہہ عیادۃ ہونے کے اور اختلاف کیا ہی علمارنی بیچ عیادۃ مجوسی کے اور خاسق کی یہی عیادۃ کرنی مین اختلاف کیا ہی اور صحیح تر یہہ ہے کہ یہہ مضائقہ نہین اور مظاہر اس حدیث کا مؤید ہے مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ کہتی ہین اسلام لانا لڑکی کا صحیح ہی اور کہا ہے علمارنی کہ زمانہ اوس لڑکی کا عبد مقدس تہا

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا لم يزل يخوض الرحمة حتى يرجع رواه مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عیادۃ کرے بیمار کی پکا رتا ہی پکارنی والا یعنی فرشتہ آسمان سی خوشی ہو جیو تجکو دنیا مین اور آخرت مین اور اچہا ہو وہی چلنا تیرا آخرت مین یا دنیا مین اور پکڑی تو بہشت سی ایک مرتبہ بڑا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف اسمین اشارہ ہی اوسکی طرف کہ عیادت کی لیی پیادہ پا جانا افضل ہی

وعن ابن عباس قال ان عليا خرج من عند النبي صلى الله عليه وسلم وجعه الذي توفي فيه فقال الناس يا ابا الحسن كيف اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اصبح بحمد الله بارئا رواه البخاري

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق حضرت علی نکلی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی بیچ اوس بیماری کے کہ وفات پائی اوسمین پس کہا لوگون نی اے ابو الحسن کیونکر ہی حضرت صبح کی ہی کسطرح صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا صبح کی شکر خدا کا اچہی ہونیوالی بیماری سی یعنی شکر ہی کہ آج اچہی ہین نقل کے یہہ بخاری نی ف معنی یہہ ہین کہ قریب بصحت ہین یہہ اونہون نی موافق گمان اپنی کی کہا یا بطریق فال نیک کی ادب یہی ہی کہ جو کوئی حال بیمار کا پوچہی اسیطرح جواب نیک دی ش ش

وعن عطاء بن ابي رباح قال قال لي ابن عباس الا اريك امرأة من اهل الجنة قلت بلى قال هذه المرأة السوداء اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت اني اصرع واني اتكشف فادع الله لي قال ان شئت صبرت ولك الجنة وان شئت دعوت الله ان يعافيك فقالت اصبر فقالت اني اتكشف فادع الله لي ان لا اتكشف فدعا لها متفق عليه

اور روایت ہی عطا بن ابی رباح سی کہ کہا کہا واسطے میری ابن عباس نی آیا نہ دکہلاؤن مین تجکو ایک عورت اہل بہشت مین سی کہا مینی ہان کہا یہہ عورت کالی آئی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا ای رسول خدا اکی تحقیق مین مرگی کی بیماری مین مبتلا ہوتی ہون اور مین ڈرتی ہون ستر کہل جانی سی حالت بیخودی مین پس دعا کرو اللہ سے میرے لیی پس فرمایا اگر چاہی تو صبر کر اور میری لیی بہشت اور اگر چاہی تو دعا کرون مین اللہ سی یہہ کہ شفا دی تجکو پس کہا عورت نی صبر کرونگی پہر کہا عورت نے کہ تحقیق مین ڈرتی ہون ستر کہل جانی سی پس دعا کیجی اللہ سی یہہ کہ نہ کہلے مین پس دعا کی حضرت نی واسطے اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نام اوس عورت کا سعیرہ تہا یا سقیرہ یا سکیرہ ساتہہ پیش سین مہملہ کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ کنگہی کرنیوالی حضرت خدیجہ کی تہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتہہ صبر کرنیکی بلا پر اور راضی ہونی کی قضا پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہی کہ ہمیشہ رہنا مرض کا

ساتھ صبر کی فضیلت ہے عافیت سی لیکن بہ نسبت بعض افراد کی معنی اوسکی لیی کہ نہ معطل کری مرض نفع رسانی مسلمانون کیسی اور دلالت کرتا ہی اسپر کہ چھوڑ دینا دوا کا افضل ہی اگرچہ دوا کرنی سنت ہی ساتھ حدیث ابی داؤد کی کہ کہا صحابہ نی کیا دوا کرین ہم فرمایا دوا کرو اس لیی کہ اللہ تعالی نی نہین پیدا کی ہی کوئی بیماری مگر کہ رکھی ہی اوسکی دوا سوا بڑاپا کی اور دوا کرنی منافی توکل کی نہین اس لیی کہ اسمین کرنا اسباب کا ہی اور حضرت نی ہی دوا کی ہے حال کہ حضرت سردار ہین متوکلون کی اور باوجود اس کی ترک کرنا دوا کا ازراہ توکل کی جیسیکہ کیا حضرت ابوبکر رضؓ نی فضیلت ہی ۔ ع ۔ **وعن** یحیی بن سعید قال ان رجلا جاء ۃ الموت فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل ھنیئا لہ مات ولم یبتل بمرض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحک ما یدریک لو ان اللہ ابتلاہ ببرض یکفر عنہ من سیاتہ رواہ مالک مرسلا اور روایت ہی یحیی بن سعید سی کہ کہا یہہ کہ ایک شخص آئی اوسکو موت یعنے اچانک بیچ نا فی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ایک شخص نی مبارک ہو واسطے اسکی مرگ کے مرا اور نہین گرفتار ہوا ساتھہ کسی مرض کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وای تجکو کس چیز نی معلوم کروایا تجکو یعنی نہ تعریف کرنی بیمار ہونیکی اگر تحقیق اللہ تعالی مارنا اوسکو ساتھہ بیماری کی پس دور کرتا برائیان اوسکی نقل کی یہہ مالک نی بطریق ارسال کی **وعن** شداد بن اوس والصنابحی رضی انھما دخلا علی رجل مریض یعودانہ فقالا لہ کیف اصبحت قال اصبحت بنعمۃ قال شداد ابشر بکفارات السیئات وحط الخطایا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل یقول اذا ابتلیت عبدا من عبادی مؤمنا فحمدنی علی ما ابتلیتہ فانہ یقوم من مضجعہ ذلک کیوم ولدتہ امہ من الخطایا ویقول الرب تبارک وتعالی انا قیدت عبدی وابتلیتہ فاجروا لہ ما کنتم تجرون لہ وھو صحیح رواہ احمد

اور روایت ہی شداد بن اوس اور صنابحی سی یہہ کہ دخل ہوئی دونو ایک شخص بیمار پر عیادۃ کرتی تہی اوسکی پس کہا دونو نی اوسکو کسطرح صبح کی تونی کہا صبح کی مینی ساتھہ نعمت کی یعنی نعمت رضا و تسلیم و قضا کی اور حال خوش رکھتا ہون کہا شداد نی خوشوقت ہو ساتھہ جھڑنی گناہونکی اور دور ہونی خطاؤن کے اسلیی کہ تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اللہ عز وجل فرماتا ہی جسوقت کہ مین مبتلا کرتا ہون بندہ مومن کو اپنی بندون مین سی پس تعریف کرتا ہی میری اوپر مبتلا کرنی میرکی اوسکو پس تحقیق وہ کھڑا ہوتا ہی اوس خوابگاہ اپنی سی کہ جہان بیمار پڑا تہا پاک ہو کر گناہ ہونسی مانند اوسدن کی کہ جنا تہا اوسکو مان اوسکی نی پاک گنا ہونسی اور فرماتا ہی پروردگار برکت والا اور بلند مینی قید کیا بندی اپنی کو اور آزمایا اوسکو پس جاری رکھو اور لکھو واسطے اوسکی وہ عمل کہ تہی تم جاری کرتی اور لکھتی واسطے اوسکی اوس حالت مین کہ وہ تندرست تہا نقل کی یہہ احمد **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کثرت ذنوب العبد ولم یکن لہ ما یکفرھا من العمل ابتلاہ اللہ بالحزن لیکفرھا رواہ احمد اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت بہت ہوتی ہین گناہ بندے کے اور نہین ہوتی واسطے اوسکی کوئی چیز اعمال نیک سی کہ جھاڑی اوسکو مبتلا کرتا ہی اللہ اوسکو ساتھہ غم کی تاکہ جھاڑی گناہونکو اوس بندی سی بسبب غم کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی ہر قلب غمگین کو روایت کی یہہ طبرانی اور حاکم نی ۔ ع ۔ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا لم یزل یخوض الرحمۃ حتی یجلس فاذا جلس اغمسس فیھا رواہ مالک واحمد

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عیادۃ کرتا ہی بیمار کی ہمیشہ میٹہا رہتا ہی دریای رحمت مین یہانتک کہ بیٹہے پاس بیمار کی پس جسوقت بیٹہتا ہی ڈوب جاتا ہی دریای رحمت مین نقل کی یہہ مالک واحمد نی **وعن** ثوبان ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فاذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی فورۃ من النار فاطفئوھا عنکم بالماء فلیستنقع فی نھر جار و لیستقبل جریتہ فیقول بسم اللہ اللھم اشف عبدک وصدق رسولک بعد صلوۃ الصبح قبل طلوع الشمس وبعد غروبھا ثلث غمسات ثلثۃ ایام فان لم یبرأ ففی خمس فان لم یبرأ ففی سبع فان لم یبرأ ففی تسع فانھا لا تکاد تجاوز تسعا باذن اللہ عزوجل رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ف اور روایت ہی تو بان سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبوقت کہ بھیجی ایک تمہاری کو تپ پس تحقیق تپ جو ہی گروہی آگ کا پس جاہیی کہ بجھاوے اوسکو اپنی سی ساتھہ پانی کی پس چاہیی کہ داخل ہووے نہر جاری مین اور کھڑا ہووے سامنی بہاؤ پانی کی پس کہی شفا طلب کرتا ہوون ساتھہ نام اللہ کی یا الٰہی شفا دی بندی اپنی کو اور سچا کر رسول اپنی کو یعنی کرا وے کی اس قول کو سچا اسطرح کر شفا دی بحکو کری یہہ فعل بعد نماز صبح کی پہلی نکلی آفتاب کی اور ماری اوس مہ تین غوطی تین دن پس گزرے اچھا ہوا تین دفعین پھر پانچ دن پس گزرے اچھا ہوا پانچ دفعین پھر سات دن پس گزرے اچھا ہوا سات دن مین پس نو دن پس نہجا ذکری گی تپ نو دن سی ساتھہ حکم اللہ عزوجل کی یعنی بعد اس عمل کی جاتی رہیگی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف لفظ ولینغمس بیان ہی غلبہ تنفع کا اور یہہ عبارت احتمال رکہتی ہی کہ تین غوطی تین روز مین ہون اور یہہ بہی احتمال ہی کہ ہر روز تین ہون اور یہہ علاج مخصوص ہی ساتھہ بعض انواع تپ صفر اوی کی کہ اہل حجاز کو ہوتی ہی اسلیی کہ بعض تپوں کو پانی مضر ہوتا ہی اور باعث ہلاکت ہوتا ہی پس نہین لائق ہی مراض کو اسکی لیے نہانا مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کی اور کہا خطابی نی کہ غلطی کی ایک شخص نی پس غوطہ مارا پانی مین بسبب موذی تپ کی پس مر گئی حرارت اندر بدن اوسکی کی پس سخت بیمار ہوا قریب تہا کہ ہلاک ہووے جاوی پس جب اچھا ہوا ئری ایک بات نہہ سی نکالی کہ اوسکا ذکر کرنا خوب نہین اور یہہ نہ سمجہا کہ اس مہلکہ مین بسبب نہ جاننی معنی حدیث کی پڑا یعنی یہہ نہ جانا کہ یہہ حکم مر طرح کی تپ کی لیی نہین ہی شرح ہ **وعن ابی ھریرۃ قال ذکرت الحمی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبحھا رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبھا فانھا تنفی الذنوب کما تنفی النار خبث الحدید رواہ ابن ماجۃ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ذکر کی گئی تپ نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس برا کہا اوسکو ایک شخص نی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مت برا کہہ اوسکو اس لیی کہ یہہ تپ دور کرتی ہی گناہونکو جیسی کہ دور کرتی ہی آگ میل لوہی کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف پس شکر گزاری چاہیی نہ کہ ناشکری لکہا ہی مشائخ رحمہم اللہ نی کہ بلا مین ہی شکر کرنا چاہیی جیسکہ نعمت مین سلیی کہ بلا نازل کرنی مین ہی حکمہا نی غفیہ ہی شرح ہ **وعنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد مریضا فقال ابشر فان اللہ تعالی یقول ھی ناری اسلطھا علی عبدی المؤمن فی الدنیا لتکون حظہ من النار یوم القیمۃ رواہ احمد وابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان** اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوشخبری ہو تجہکو کہ اللہ تعالے فرماتا ہی تپ آگ ہی میری غالب کرتا ہون اوسکو اپنی بندی مومن پر دنیا مین تا کہ ہووے بدلا اور حصہ دوسکا آگ دوزخ سی قیامت کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی یہہ جو فرمایا ہی اللہ تعالی نی وان منکم الا واردہا یعنی نہین کوئی تم مین ہی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین یعنی قیامت کو پس مومن کو تپ ہوتی ہی دنیا مین بدلی اوس داخل ہونیکی یہہ حصہ دوسکا ہی اوس سی یعنی عذاب جو بسبب داخل ہونیکے ہوگا اوس سی امن مین رہیگا اوسکی بدلی بیمان تپ ہوتی ہی اور داخل ہونا مناسب کو ہوگا اس لیی کہ بلیصراط دوزخ پر کھڑا ہوگا اوپر سی سب گذرین گے لیکن مومن کی ساتھہ قید کامل کی لگانی چاہیی یعنی یہہ بات مومن کامل کی لیی ہوتی ہی یہہ اس لیی کہا کہ بعضی گنہگار مومن عذاب دیی جاوینگے ساتھہ آگ کی پس وہ اس قید سی نکل جاوین گی شرح ومولانا ہ **وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرب سبحانہ وتعالی یقول وعزتی وجلالی لا اخرج احدا من الدنیا اریدان اغفر لہ حتی استوفی کل خطیئتہ**

فِي عُنُقِهِ يَسْتَقِيمُ فِي بَدَنِهِ وَافْتِقَارٍ فِي رِزْقِهِ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق رب یا ک وبرتر فرماتا ہی قسم ہی عزۃ اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہین بناؤنگا مین کسیکو دنیا مین سی کہ ارادہ کرتا ہو نمین کہ بخشون مین اوسکو یہانتک کہ پورا دون مین بدلا ہر گناہ کا کہ اوسکی گردن پر ہی بسبب بیماری کی پیچ بدن اوسکی کی اور تنگی کی ہیچ رزق اوسکی کی نقل کی یہہ رزین نی **ف** یعنی گناہ جو اوسکی ذمہ ہوتی ہین بدلا اوسکا دنیا مین دیدیتا ہون کہ بیمار اور محتاج کرتا ہون پس بخشتا جاتا ہی اور عذاب آخرت سی نجات پاتا ہی معصود یہہ کہ فقر اور بیماری اور بلا دور کرتی ہین گناہون کو ۔ح۔ **وعن** شَقِيقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَادَهُ فَجَعَلَ يَبْكِي فَعُوتِبَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَبْكِي لِأَجْلِ الْمَرَضِ لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ وَإِنَّمَا أَبْكِي أَنَّهُ أَصَابَنِي عَلَى حَالِ فَتْرَةٍ وَلَهُ يُصِبْنِي فِي حَالِ اجْتِهَادٍ لِأَنَّهُ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْأَجْرِ إِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْرَضَ فَمَنَعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی شقیق سی کہ کہا بیمار ہوی عبد اللہ بن مسعود پس عیادۃ کی نمی اوسکی پس شروع کیا رونا پس غصہ کیا لوگون نی اوپر یعنی اس گمان پر کہ وہ رنج بیماری اور محبت حیات سی روتی ہین پس کہا نہین رونا اوسطی بیماری کی اس لیی کہ مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بیماری سبب ہے بہتر ہی گناہ کا اور سوای اسکی نہین کہ روتا ہون مین اسلیی کہ پہنچی مجکو بیماری بیچ حالت سستی یعنی بڑہاپی کی اور نہین پہنچی مجکو حالت قوۃ یعنی جوانی مین اسواسطی کہ لکہا جاتا ہی واسطی بندیکی ثواب جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی جیسا کہ لکہا جاتا تہا اوسکی لیی پہلی بیمار ہونیکی پس باز رکہا اوس بندیکو اوس عمل سی بیماری فی نقل کی یہہ رزین نی **ف** یعنی ایام جوانی کے حالت صحت مین عمل بہت ہوتی ہین بیمارین ہی بہت لکہتی ہین اور بڑہاپی کی حالت سحت مین عمل کم ہوتی ہین بیماری مین ہی کم لکہی ہوتی تہے جوانی مین بیمار ہوتا کہ عمل بہت لکہتی ۔ح۔ **وعن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُودُ مَرِيضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین عیادۃ کرتی تہی کسی مریض کی مگر بعد تین دن کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** جمہور علماء اسپر ہین کہ عیادۃ مقید ساتہہ کسی زمانی کی نہین جب چاہے کری خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حدیث موضوع ہی ۔ح۔ **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرْهُ يَدْعُ لَكَ فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ اوسکو دعا کری تیری لیی ہو اسطی کہ دعا اوسکی مانند دعا ملائکہ کی ہی اسلیی کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کی ساتہہ بہت ہوتی ہی بسبب بچنی کی گناہ سے یا بسبب ہمیشہ یاد کرنی کی اللہ کو اور دعا و زاری اور التجا کرنی کی ۔ح۔ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيفُ الْجُلُوسِ عِنْدَ الْمَرِيضِ قَلَّلَهُ الصَّحَّانُ فِي الْعِبَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيضِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ قُومُوا عَنِّي رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنت سی ہی کم بیٹہنا اور کم غل کرنی عیادت مین نزدیک بیمار کی کہا ابن عباس نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب بہت ہوئی غل اور اختلاف صحابہ مین اوسہکہڑی ہو میری پاس سے نقل کی یہہ رزین نی **ف** یعنی اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیمار کی پاس مکروہ ہی اولیٰ فضیل اسکی یہہ ہی کہ روایت ہی ابن عباس سے کہ جب حضرت کی انتقال کا وقت قریب پہنچا اور لوگ گہر مین بہت تہی چنانچہ اونمین حضرت عمر بہی تہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لاؤ یعنی دوات وغیرہ لکہوں مین تمہاری لیی خط یعنی وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد اوسکے پس کہا حضرت عمر رضی نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری غالب ہی اور تمہاری پاس قرآن موجود ہی کافی ہی تمکو کتاب اللہ پس اختلاف

کیا اہل بیت نی اور اور لوگون نی کہ بعضا کہتا تہا لاؤ حضرت کی پاس یعنی دوات وغیرہ لکہا ین واسطی تمہاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا اونمین سے کہتا تہا جو کچہہ کہ حضرت عمر نی کہا پس جب بہت ہوئی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوٹہہ کہڑی ہو میری پاس سی یہہ روایت بخاری و مسلم مین ہی راضی اس سے یہہ نکالتی ہین کہ حضرت خلافت کی متعلق مین کچہہ لکہنی حضرت عمر رض نی منع کیا جواب اسکا ابن حجر نی یہہ لکہا ہی کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ارادہ کیا لکہنی کا پس واقع ہوا اختلاف دلمین آپ حضرت کے کہ مصلحت ہیچ نہ لکہنی کی ہی پس چہوڑ دیا حضرت نی لکہنا اپنی اختیار سی کیونکہ حضرت اگر مصمم ارادہ کرتی ایک چیز کی لکہنی کا تو مقدور نہ تہا حضرت عمر وغیرہ کا کہ دم مارتی اوسمین اور بعد اس قصہ کی حضرت زندہ رہی قریب تین دنکی کہ نہی حضرت پاس عمر اور نہ اور صحابہ رض کہ اہل بیت مثل حضرت علی رض اور عباس کے حاضر رہتی تہی پس اگر مصلحت لکہنی کی ہوتی حضرت ہیچ لکہنی کی خلافت وغیرہ کی مقدمہ مین تو ضرور لکہتی اوسکو علاوہ اسکی اکتفا کیا حضرت نی خلافت کی متعلق مین سانہہ اور چیز کی کہ قریب نص جلی کی تہی یعنی امام کرنا حضرت ابوبکر کا لوگونکی لیی اپنی بیماری مین اور اسی سبب سے کہا حضرت علی رض نی سہونکی سامنی جبکہ خطبہ پڑہا واسطی بیعت کرنیکی ابی بکر رض کی پسند کیا حضرت ابوبکر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی دین ہمارکی کیا نہ اپنکدین ہم انکو واسطی دنیا اپنی کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہچا کیسکو حضرت ابوبکر کی پاس کہ نماز پڑہا لوگونکو اور مین بیٹہا ہوا تہا اونکی پاس دیکہتی ہی مجہی یعنی اور باوجود اسکی مجہی امام کیا اور ابوبکر اونمین سی مین کہ فرمایا ہی اللہ تعالی فی حقی مین لا یخافون لومۃ لائم اور کہا ابوسفیان بن حرب نی حضرت علی سی اگر چاہی تو تو البتہ بہر دون میدان مدینہ کا ابوبکر کی لڑائی کی لیی گہوڑون اور پیادون سے پس غصہ ہوئی اوسپر حضرت علی رض اور برا کہا اوڈانٹا اوسکو جان لیوی وہ اور اور لوگ یہہ کہ ابوبکر ایسی خلیفہ مین کہ نہین شک ہیچ حقیہ خلافت اونکو کے بع ۔ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیادۃ فواق ناقۃ وفی روایۃ سعید بن المسیب مرسلا افضل العیادۃ کثرۃ القیام رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ افضل زمانہ عیادت کا مقدار اوس زمانیکی ہی کہ درمیان دو دوہ دو بنی اونٹنی کی اور بیچ روایت سعید بن مسیب کے بطریق ارسال کی بہترین عیادت کی وہ عیادت ہی کہ اوسمین جلدی اوٹہہ کہڑا رہی نقل کی یہہ بیہقی فی شعب الایمان مین **ف** مثل پہلی روایت کا ہی ہے کہ اونٹنی کا دوہ دوہا یا تین بار کر کر دوہتی ہین ایکبار دوہا پہر ذرا ٹہیر گئی اور بچہ کو تہنون سی لگا دیا تا دوہ خوب اوتری پہر دوہا پس اس دوبار دوہنی کی درمیان مین زمانہ تہوڑا سا ہوتا ہی پس فرمایا کہ افضل یہہ ہی کہ عیادۃ کی لیی جاوی تو اسقدر ٹہیری تا ہیار تکلیف نپاوی ایک شخص کہتی ہین کہ ہمسر سے تلے کی عیادۃ کو گئی اونکی مرض الموت مین پس بہت بیٹہے ہم اونکی پاس دراونکی پیٹہ مین درد تہا پہر کہا اہنی اونکو دعا کرو ہماری لیی اونہون نی کہا یا الہی سکہا اونکو کہ نیت عیادۃ کرنی مریض کی غرض کہ اونہون نے اشارہ کیا کہ کم بیٹہنا چاہیی بیمار کی پاس جب اوسکی عیادۃ کی لیی جاوی اور جس صورت مین جاتی کہ بیمار زیادہ بیٹہنی کو دوست کہتا ہی سبب بیماری کی یا تبرک کی یا خدمت کرنیکی تو وہ مستثنی ہی یعنی اوس صورت مین جلدی اوٹہنا افضل نہین بع ۔ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا فقال لہ ما تشتہی قال اشتہی خبز بر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ خبز بر فلیبعث الی اخیہ ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتہی مریض احدکم شیئا فلیطعمہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس کی ہیہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادۃ کی ایک شخص کی پس فرمایا اوسکی کس چیز کی کہا نیکو دل چاہتا ہی تیرا کہا اونی دل چاہتا ہی میدہ گیہون کی روٹی کہانی کی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکی پاس ہو روٹی گیہون کی پس چاہیی کہ بہیج دیوی طرف بہائی اپنی کی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ خواہش کری بیمار ایک تم مین سے کسی چیز کی پس چاہیی کہ کہلاوی اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ سے **ف** مراد خواہش سی خواہش صادق ہی اور دانشمانی صحت کی ہی اور یہہ

بہی ہی کہ کبھی نقصان نہین کرتا بعضی بیمار ونکو کہانا اوس چیزکا کہ دل چاہی اگر تھوڑی ہو بلکہ تقویت اور صحت ہوتی ہی ولیکن یہہ بات اوس چیز مین ہی کہ ضرر اوسکا غالب نہو حاصل کلام کا یہہ کہ یہہ حکم جو فرمایا کلی نہین ہے بعضون کی لیی ہی اور طبیبی نے کہا کہ یہہ مینی ہی توکل پر یا امیدی پر حیات سی یعنی جسکی جینی کی توقع نہو وی اوسکی لیی فرمایا کہ جو مانگی کہلا دو اوسکو یا رخ ؛ **وعن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال توفی رجل بالمدینۃ ممن ولد بہا صلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا لیتہ مات بغیر مولدہ قالوا ولم ذاک یا رسول اللہ قال ان الرجل اذا مات بغیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ رواہ النسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر وسی کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص کے مدینہ مین اون شخصون مین سی کہ پیدا کیا گیا تہا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑہی اوسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا کاشکی مرا ہوتا بغیر جگہہ پیدایش اپنی کی عرض کیا صحابہ نی اور کسواسطی یہہ ای رسول خدا کی فرمایا بتحقیق آدمی جسوقت مرتا ہی غیر وطن اپنی مین لیا جاتا ہی واسطی اوسکی وطن اوسکی سی تا منقطع ہونی نقش قدم اوسکی جنت مین نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی جب آدمی سفر مین مرتا ہی تو جتنی مسافت اوسکی وطن مین اور اوس جگہہ مین کہ مرا ہی ہوتی ہی اوسقدر جنت مین جگہہ اوسکو ملتی ہی اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد سفر سی سفر طاعت ہی یعنی جہاد وغیرہ بدع ؛ ومولانا ؛ **وعن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت غربۃ شہادۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مرنا مسافرۃ مین شہادۃ ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات مریضا مات شہیدا ووقی فتنۃ القبر وغدی وریح علیہ برزقہ من الجنۃ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مری بیمار ہو کر مرتا ہی شہید اور بچایا جاتا ہی فتنہ قبر سی اور دیا جاتا ہی وقت صبح کی اور وقت شام کی یعنی ہمیشہ روزی اپنی بہشت مین سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** صحیح نسخون مین لفظ مرضیا ہی کا واقع ہوا ہی اور بعضی نسخون مین متعمدا کر کر غریبا لکہد یا ہی یعنی مرضیا کی لیکن واقع ہوا ہی صحیح ابن ماجہ مین مرالطاعون یعنی کہا ہی میرک نی بابنی نسخہ کی حاشیہ مین صواب مرالطا یعنی صواب لفظ مرالطا کا ہی پہر اوسکی نیچے لکہا ہی کذا فی سنن ابن ماجہ فی باب ماجاء من مات مرالطاعون شہید اپہر بعضون نی مرض سی مرض عام مراد لیا ہی اور بعضون نی مرض خاص یعنی استسقا مراد لیا ہی اور بعضون نی اسہال وکہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ ان قیدون کی کچہہ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہی راوی نی ساتہہ اتفاق حفاظ کی کہ حدیث من مات مرالطاعون نہ من مات مرضیا ؛ **وعن** العرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یختصم الشہداء والمتوفون علی فرشہم الی ربنا عز وجل فی الذین یتوفون من الطاعون فیقول الشہداء اخواننا قتلوا کما قتلنا ویقول المتوفون اخواننا ماتوا علی فرشہم کما متنا فیقول ربنا انظروا الی جراحہم فان اشبہت جراحہم جراح المقتولین فانہم منہم ومعہم فاذا جراحہم قد اشبہت جراحہم رواہ احمد والنسائی اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جہگڑین گی شہید اور وہ لوگ کہ مری ہین اپنی بچھونون پر یعنی گہر ون ہین مری ہین اور شہید حقیقی نہین ہوسی طرف اپنی پروردگار عزوجل کی بیچ حق اون لوگونکی کہ مری ہین طاعون یعنی وبا سی پس کہین گی شہید یہہ یعنی جو کہ طاعون سی مری ہین بہائی ہماری ہین یعنی مشابہ ہماری ہین پس ہون دین ساتہہ ہمارے ساتہہ مرتبہ ہماری مین بیان مشابہت کا یہہ ہی کہ قتل کیی گئی جیسی قتل کیی گئی ہم اور کہین گی وہ کہ وفات دیی گئی بہائی ہماری ہین

یعنی مانند بیماری ہین مگر اپنی بیچونون پر جیسی مری ہم پس فرما دیگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخمون اونکی پس اگر مشابہ ہون زخم اون کی زخم ہماری گویا کہ پس تحقیق وہ اون مین سی ہین یعنی ملحق ساتھ اونکی ہین ثواب مین اور ساتھ اونکی ہین یعنی حشر و مرتبہ مین پس دیکھین گی تو ناگہان زخم اونکی مشابہ ہونگے زخمون انکی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے **ف** قتل کیی گئی ہین جیسی ہم قتل کیی گئی یعنی جیسی ہم زخمی ہو کر کفار کی ہاتھہ سی مری ویسہی یہہ ہی جہات کی ہاتھہ سی زخمی ہو کر مری لکھا ہی علمارنی کہ اہل طاعون کو بھی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کسی نے اون کو بیڑی سی ماراسی لیی طاعون نام ہوا طعن سے یعنی نیزہ مارنی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ جو طاعون سی مرشہید ون مین سی ہی اور ساتھہ ہی اونکی ۵ ح ۵ **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِیْہِ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہاگنی والا ہماری طاعون یعنی وبا کی سی مانند بہاگنی والی کی ہی لڑائی کفار کے سے اور صبر کرنیوالا اوس مین واسطی اوسکی ہی ثواب شہید کا نقل کی یہہ احمد نی **ف** کہا طیبی نی کہ مشابہ تہ دی گناہ کبیرہ ہونی مین انتہی اور اگر اعتقاد کری کہ اگر رہیگا گون گا تو ضرور مرجاؤن گا اور اگر بہاگون گا تو سلامت رہون گا تو ہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ صبر کرنی والی کو طاعون سے ثواب شہید کا ہوتا ہی اگرچہ نمری ۵ ح ۵ **بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِکْرِہٖ** باب ہی بیچ حکم آرزو کرنی موت کی اور فضیلت یاد کرنی اوسکی کی **ف** آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کی مانند مرض یا مصائب کی وغیرہا کی مکروہ ہی اس لیی کہ علامت بی صبری کی اور نہ راضی ہونیکے ساتھہ تقدیر الہی کی ہی اور واسطی محبت اور شوق دیدار الہی کی اور خلاص ہونی کی اس سرائے فانی اور محبت اسکی سی اور پہنچی کی ملک آخرۃ اور نعمتون اوسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہی اور اسیطرح مکروہ نہین واسطی خوف ضرر دین کی اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہی اس سی کہ خوف الہی رکھیے اور عمل کری مقتضای اوسکی اور توبہ اور استغفار کری اور مقدم رکھی نفع آخرۃ کو والا یاد کرنا اور یاد کہنا موت کا بغیر عمل کی کچھہ مفید نہین بلکہ سبب قساوۃ قلب کا ہوتا ہی جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ کا ساتھہ غفلت کی نشان اللہ العافیۃ ۵ ح ۵ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّزْدَادَ خَیْرًا وَاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعْتِبَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنی کی اگر نیک کار ہی تو پس شاید کہ زیادہ کری نیکی یعنی بسبب درازگی عمر کی اور اگر ہی بدکار تو پس شاید کہ وہ رضامندی چاہے اللہ تعالی سی یعنی ساتھہ توبہ کرنیکی اور ادای حقوق لوگون کی نقل کی یہہ بخاری نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ وَلَا یَدْعُ بِہٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَہٗ اِنَّہٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ انْقَطَعَ عَمَلُہٗ وَاِنَّہٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُہٗ اِلَّا خَیْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنی کی یعنی دل سی اور نہ دعا کری ساتھہ موت کی یعنی زبان سی پہلی اس سی کہ آوی اوسکو موت تحقیق جبوقت مرا ہی منقطع ہوتی ہی امید اوسکی یعنی زیادہ بہلائی کرنیکی اور تحقیق نہین زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر اوسکی کی مگر بہلائی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی بسبب صبر کرنی کی بلا پر اور شکر کرنی کی نعمتون پر اور راضی ہونی کی تقدیر پر اور فرمان برداری کرنی امر مولی کی ثواب بڑہتا ہی جاتا ہی ۵ ح ۵ **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَہٗ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنی کی بسبب ضرر کی کہ پہونچی اوسکو یعنی مالی ہو یا بدنی پس اگر

ہے ضرور آرزو کرنی والا موت کی پس چاہیے کہ کہی یا الہی زندہ رکھہ مجکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میری لیی یعنی مرنی سی اور ماریمجکو جبوقت کہ ہو مرنا بہتر میرے
لیے یعنی جینی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فتوی دیا نووی نی کہ نہین کروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کی بلکہ مستحب ہے
اور نقل کی ہی اس لیی آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہ جماسی اور اسیطرح مستحب ہے آرزو کرنی شہادت کی راہ خدا مین اس لیی کہ
ثابت ہوئی ہی حضرت عمر وغیرہ سی بلکہ ثابت ہوا ہی معاذ سی کہ اونہون نی آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کی پس اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے
آرزو کرنی شہادت کی اگرچہ ساتھہ مانند طاعون کی ہو اور مسلم مین ہی کہ جسنی مانگی شہادت صدق دل سی دیا جاتا ہی شہادت معنی ثواب اوسکا اگرچہ نہ پہونچے
شہادت کو اوسکو اور مستحب ہے آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ مین اس لیی کہ بخاری مین ہے کہ حضرت عمر نی دعا کی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَجَعَلَ
مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ اور زندگی مرنی سی بہتر جب تک ہی کہ طاعت زیادہ ہو گناہ سی اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سی اور جب امر بالعکس ہو یعنی گناہ
زیادہ ہون طاعت سی اور زمانہ خالی نہو فتنہ اور محنت سی تو مرنا بہتر ہی جینی سے ۞ **وعن** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ
اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِہٖ اِنَّا لَنَکْرَہُ الْمَوْتَ قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰہِ وَکَرَامَتِہٖ
فَلَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا اَمَامَہٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ وَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ بُشِّرَ
بِعَذَابِ اللّٰہِ وَعُقُوْبَتِہٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَہَ اِلَیْہِ مِمَّا اَمَامَہٗ فَکَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ وَکَرِہَ اللّٰہُ
لِقَاءَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَائِشَۃَ وَالْمَوْتَ
قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰہِ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دوست رکہی اللہ
کی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اللہ تعالی اوسکی ملاقات کو اور جو ناخوش رکہتا ہی اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکہتا ہی اللہ ملاقات اوسکی کو پس کہا حضرت
عائشہ نی یا کسی اور نی حضرت کی بیبیون مین سی کہ تحقیق ہم ناخوش رکہتی ہین مرنیکو فرمایا نہین ہے یہہ ولیکن مومن جبوقت آتی ہی اوسکو موت خوش خبری
دیا جاتا ہی ساتھہ راضی ہونی خدا کی اوس سے اور بزرگ رکہنی اللہ تعالی کی اوسکو پس نہین کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دنیا سی بہت پیاری طرف
اوسکی اوس چیز سی کہ آگے اوسکی ہی یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کی پس دوست رکہتا ہی مؤمن ملاقات اللہ کی اور دوست رکہتا ہی اللہ ملاقات
اوسکی اور تحقیق کافر جبوقت کہ حاضر ہوتی ہی اوسکو موت خبر دیا جاتا ہی ساتھہ عذاب خدا کی یعنی قہر اون اور سزا اوسکی کی یعنی عذاب دوزخ کے
پس نہین کوئی چیز ناخوش تر طرف اوسکی اوس چیز سی کہ آگی اوسکی ہی پس ناخوش رکہتا ہی کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکہتا ہی اللہ اوسکے
ملاقات کو یعنی دور کرتا ہی اپنی رحمت سی اور مزید لعنت سی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت عائشہ کی اور موت پہلی ملاقات اللہ کے
ف مشہور یہہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت نہین ہی بلکہ یہہ نطرف دار آخرت کے
اور طلب کرنا اوس چیز کا کہ اوسکی پاس ہے اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کی اور نہ راضی ہونا ساتھہ حیات دنیا کی پس جسنی ترک کی دنیا اور منبوض رکہا اوسکو
دوست رکہا ملاقات خدا کو اور جسنی اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اوسکی مکروہ رکہا ملاقات خدا کو یہہ محبت ملاقات خدا کی لازم کرنی والی محبت
موت کی ہی کہ وسیلہ اوسکا ہی اور حضرت عائشہ ہی سمجہین نہین کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت ہی حضرت نی اوسکو بیان فرمایا ساتھہ لفظ لعمر
الامر کذلک کی یعنی نہین مراد ملاقات خدا سی موت اور یہہ کہ بحکم جبلت طبعی کے محجوب ہوا اور بالفعل آرزو اوسکی کرنی چاہیے بلکہ جو کوئی طالب
رضا سی حق کا اور مشتاق اوسکی ملاقات کا ہوتا ہی ہمیشہ ملحاظ وسیلہ ہونی اور محبت ارادی جہت یاری کی محبت موت کی رکہتا ہی اور اثر

اور سکا آخر وقت میں بحکم طبیعت کی پیدا ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا ولکن لموت آخر تک و موت پہلی ملاقات اللہ کی ہی یعنی نہیں ممکن دیکھنا اللہ تعالی کا پہلے موت کی بلکہ بعد اوسکی بامراد وہہی ہی کہ جو کوئی دوست رکہتا ہی ملاقات خدا کو دوست رکہتا ہی موت کو اس لیی کہ پہونچتا ہی بسبب اوسکی طرف ملاقات خدا کی اور نہیں متصور ہی وجود ملاقات کا پہلی موت کی اور اسمیں دلالت ہی اسپر کہ ملاقات غیر ہی موت کی بشرح بشرح **وعن** ابی قتادۃ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح او مستراح منہ فقالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا وآذاھا الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب متفق علیہ

اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ وہ حدیث کرتی تہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لائی جنازہ پس فرمایا یہہ راحت پانی والا ہی یا اس سے اور یون کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کون ہی راحت پانی والا اور کون ہی جس سی اور کو راحت ہوتی ہی پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہی بسبب مرنی کی رنج دنیا کی سی اور ایذا اوسکی سی اور جاتا ہی طرف رحمت خدا کی اور بندہ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتی ہین شہر اوسکی سی بندی اور شہر اور درخت اور جانور نقل کی یہہ بیچاری اور مسلم فی **ف** بیچ دنیا کی سی یعنی نعمت جو بسبب اعمال واحوال کی اوٹہاتا ہی مرنی سی اوس سی راحت پاتا ہی اور ایذا دینا کی سی یعنی گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کی سے اسی لیی کہا مسروق نی کہ نہین شک بیچاتا مین کسی چیز پر بسبب کسی چیز کی مانند رشک لیجانی کی مومن پر کہ کہا جاتا ہی قبر مین امن مین ہوتا ہی عذاب اللہ کی سی اور راحت پاتا ہی دنیا سی اور کہا ابو داود نی دوست رکہتا ہون مین موت کو واسطی اشتیاق جانی کی طرف رب اپنی کی اور دوست رکہتا ہون مرض کو واسطے کفارہ گناہون کی اور دوست رکہتا ہون فقر کو قوانع کی لیی واسطی رب اپنی کی اور راحت پاتی ہین بندی یون کہ جب وہ خلاف شرع باتین کرتا تہا اگر لوگ منع کرتی ایذا دیتا وہ اذنکو اور اگر سکوت کرتی ضرر پہونچاتی اپنی دین و دنیا کو اب جو مرا اس سی چہٹکارا پایا اور راحت پائی شہرون وغیرہ کا یون ہی کہ بسبب ہونی گناہ وظلم کی حامل ہوتا ہی فساد عالم مین اور خلل پڑتا ہی ارکان دین مین اور دشمن رکہتا ہی اوسکو خدا تعالی پس ایذا اوٹہاتی ہی بسبب اوسکی زمین اور جو کچہہ زمین پر ہی اور بسبب شومی گناہ اوسکی کی مہینہ نہین برستا جب مراعیہ پر سا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت پاتی ہون فی بشرح بشرح **وعن** عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر کی کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مونڈہا میرا یعنی واسطی اہتمام اور آگاہ کرنی کی پیر فرمایا ہو تو دنیا مین گویا کہ تو مسافر ہی یا گذرنی والا راہ کا اور رہی ابن عمر کہتی جب وقت کہ شام کری تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جب وقت کہ صبح کری تو پس نہ انتظار کر شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطی بیماری اپنی کی اور زندگی اپنی کو واسطی موت اپنی کی نقل کی یہہ بیچاری فی **ف** لفظ بمنکبی ساتہہ سکون حرف ی کی ہی مفرد اور ایک نسخہ مین ساتہہ تشدید حرف ی کی ہی تثنیہ اور گویا کہ تو مسافر ہی یعنی غربت کر طرف دنیا کی اس لیی کہ تو سفر کرنی والا ہی اوس سے طرف آخرت کے پس نہ ہیرا اوسکو وطن بنا اور نہ الفت پکڑ ساتہہ لذتون اوسکی کی اور یکجہتی لوگون سی اور خلط ہونی سی ساتہہ اونکی اس لیی کہ تو جدا ہو وی گا اون سی اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اوسمین اور نہ تعلق پکڑ ساتہہ دوسچیز کی کہ نہین تعلق پکڑتا ساتہہ اوسکی مسافر غیر وطن اپنی مین اور نہ مشغول ہو اوسمین ساتہہ دوسچیز کی کہ نہین مشغول ہوتا ساتہہ اوسکی مسافر جو کہ ارادہ رکہتا ہی جانیکا طرف اہل و وطن اپنی کی اور بلکہ گذرنی والا راہ کا امین

زیادہ مبالغہ ہی اس لیی کہ مسافر تو کبھی سکونت ہی اختیار کر لیتا ہی شہرون سفر کی مین بخلاف گذرنی والی راہ کی کہ وہ نہین سکونت کرتا اور جبوقت کہ شام کری تو آخر یعنی ہووی موت شام صبح سامنی تیری اور کم کر از واور جلدی کر عمل کرنی مین نہ تاخیر کر دن کی عمل کو رات تک اور نہ رات کی عمل کو دن تک ع غنیمتے شمر ای شمع وصل پروانہ یکہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند اور ظاہر یہہی کہ یہہ اور ما بعد اوسکا کلام ابن عمر کا ہے موقوف لیکن ذکر کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین مرفوعا اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی مین جسقدر عمل ہوسکی کرتا ہماری مین ویسا ہی ثواب پاوی گا اگرچہ وہ عمل نہ کر سکی گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کر اوسمین جو ہوسکی تا توانائی اب بعد موت کی پاوی ع غنیمت دان جوانا دولت حسن و جوانی را چو نپنداری کہ ایام جوانی جاودان باشد ۔ع ۔ ح ۔ وعن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل موتہ بثلثۃ ایام یقول لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر کی یہہ کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی تین دن پہلی وفات اوسکی سی کہ فرماتی تہی نہ مری کوئی تمہارا مگر کہ وہ نیک رکہتا ہو گمان سانہہ اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی امید وار کرم اور مغفرۃ اوسکی کا ہو اور اعتماد کری وعدی کریم کی پر لکھا ہی علمانی کہ نشان سعادت کا یہہی کہ چیرہ رت حیات کی خوف غالب ہو اور جب مرگ کی قریب ہو نچی امید غالب ہو اور یہہی لکھا ہی کہ مراد ساتہہ نیک رکہنی گمان کی نیک کرنا اعمال کا ہی یعنی اچہی کرو اعمال اپنی حیات مین تا اچہا ہو گمان تمہارا ساتہہ خدا کی نزدیک موت کی اس لیی کہ جسکی عمل بری ہون گی پہلی موت سے برا ہو گا گمان اوسکا نزدیک موت کی اور یہہی لکھا ہی کہ حقیقت امید کی یہہی کہ عمل کری اور آہستہ رکہی اور خدمت مولی کری اور نظر اوسکی عطا پر رکہی نہ امید جھوٹی کہ باز رکہی عمل سی اور باعث ہووی گمانہون پر وہ امید نہین ہی بلکہ آرزو اور غرور ہی کہا حسن البصری نی کہ کہتا ہی ایک تمہارا ایمار کہتا ہون گمان اپنا ساتہہ پروردگار اپنی کی جھوٹہ کہتا ہی اگر گمان اپنا ایمار کہتا ساتہہ پروردگار کی راہی کرتا عمل کری ۔ح ۔ الفصل الثانی فصل دوسری عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئتم اخبرتکم ما اول ما یقول اللہ للمؤمن یوم القیمۃ وما اول ما یقولون لہ قلنا نعم یا رسول اللہ قال ان اللہ یقول للمؤمن ھل احببتم لقائی فیقولون نعم یا ربنا فیقول لم فیقولون رجونا عفوک ومغفرتک فیقول قد وجبت لکم مغفرتی رواہ فی شرح السنۃ وابو نعیم فی الحلیۃ روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر چاہو تم خبر دون مین تمکو اول چیز کی کہ اول فرماوی گا اللہ واسطی مومنون کی دن قیامت کی اور اول چیز کی کہ بولینگے مومن واسطی اللہ کی عرض کیا ہمنی کہ ہان ای رسول خدا کی فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماوی گا مومنون کو کیا دوست رکہتی تہی تم ملاقات میری کو کہینگی ہان ای رب ہماری پس فرماویگا اللہ کیون دوست رکہتی ملاقات میری کو پس کہینگے امید رکہتی تہی ہم درگذر کرنی تیری کی اور بخشش چیہے کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطی تمہاری بخشش میری نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور ابو نعیم فی حلیہ مین ف احتمال ہی یہہ کہ ہو مراد ملاقات سی رجوع کرنا طرف دار آخرت کی اور یہہی احتمال ہے کہ مراد ملاقات سی رویۃ ہو اور بعد لفظ لم کی کہا ابن ملک فی لای سبب ذلک یعنی کیون گناہ کیا تمنی اور صحیح یہہی لم احببتم بقای یعنے کیون دوست رکہا تمنی ملنا میرا ۔ع ۔ ح ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت کرو یاد کہو دینے والے لذتون کی کہ موت ہی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف صحیح یہہی ہی کہ لفظ ہاذم ذال معجمہ سی یعنی قطع کرنی والیکی اور

بعضون نی دال ہملہ سی بعنی ڈانی والیکی جو نقل کیا ہی صحیح نہین کسی راوی کو غلطی ہوگئی ہی اور موت کی یاد کرنی سی غفلت دور ہوتی ہی اور دنیا مین مشغول ہونی سی باز رہتا ہی اور رجوع کرتا ہی طرف طاعت کی کر توشہ آخرۃ ہی اور زیادہ کہی نسائی نی یہہ الفاظ زائد کرنی کثیرا لا قلیلا ولا تقلیل الا کثرۃ یعنی نہین یاد کی جاتی موت بیچ بہت مال کی مگر کم کر دیتی ہی اوسکو یعنی بہت مال تھوڑا معلوم ہونی لگتا ہی بسبب بے رغبتی اور فانی جانی اوسکی کی اور نہین یاد کی جاتی کمی مال مین مگر زیادہ کر دیتی ہی اوسکو یعنی جسنے فانا کو فانی جانا قناعت کرتا ہی تھوڑی مال پر اور بہت جانتا ہی اوسکو ۱۲ ع ۔ **وعن** ابن مسعود قال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم لاصحابہ استحیوا من اللہ حق الحیاء قالوا انا نستحیی من اللہ یا نبی اللہ والحمد للہ قال لیس ذاک ولکن من استحیی من اللہ حق الحیاء فلیحفظ الراس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموتی والبلی ومن اراد الاخرۃ ترک زینۃ الدنیا فمن فعل ذلک فقد استحیی من اللہ حق الحیاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک روز اپنی صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سی حق حیا کا یعنی جو سیکہ واجب اور لایق ہے حیا کرنی یعنی ڈرو اللہ سی جیسا کہ چاہی ڈرنا اوس سی کہا صحابہ نی تحقیق ہم حیا کرتی ہین اللہ سی ای نبی خدا کی یعنی کہ بجا لاتی ہین ہم اوامر اوسکی نی اجملہ اور تعریف ہی واسطے اللہ کی یعنی اوپر توفیق دینی اوسکی کی ہمکو اوسپہ فرمایا حضرت نی نہین حق حیا کا یہہ کہ کہتی ہو تم ہم حیا کرتی ہین جیسکو جو کوئی حیا کری اللہ تعالی سی حق حیا کا پس چاہی کہ محافظت کری سر کی اور اوسچیز کی کہ سر مین ہی اور چاہی کہ محافظت کری پیٹ کی اور اوسچیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نی اور چاہی کہ یاد رکہی موت کو اور ٹہدیون کی بوسیدہ ہونی کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی آخرۃ کا چہوڑتا ہی زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیا کری اللہ سی حق حیا کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** محافظت کری سر کے بیجے نہ استعمال کری اوسکو ہیچ غیر خدمت خدا کی کہ نہ سجدہ کری بت کو اور نہ اوسکی کو اور نہ نماز پڑہی لوگون کی دکہانی کی لیی اور نہ جہکاوی سر کو سوا خدائی اور کسکی لیی پس جیسی جہان جہک جہک کر سلام کرتی ہین برہمی اور نہ بلند کری سر کو ازراہ تکبر کی اور اوسچیز کی کہ سر مین ہی یعنی زبان اور آنکہ اور کان کو گناہ سی بچا دی کہ زبان سی غیبت اور جہوٹ وغیرہ نہ بولی اور آنکہ سی نامحرم اور گناہ کی چیزین نہ دیکہی اور کان سے کسی کی غیبت اور جہوٹ مثل کہانی وغیرہ کی نہ سنی اور محافظت کری پیٹ کی یعنی حرام اور شبہ کی چیزین نہ کہاوی اور اوسچیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نی یعنی جو چیزین کہ متصل پیٹ کی ہین مانند ستر اور پاؤن اور ٹہدا اور دل کی اون کو بہی گناہ سی بچاوی کہ سر سی حرام کاری نکری اور پاؤن سی گنہ کی جگہہ مین مانند میلے اور تماشی اور ناچ بانک کی نجاوی اور نہ تو اونسی کسی کو ماری نہین اور نہ کسی کا مال چوری وغیرہ کر کر لی اور نہ ناجائز اوسی نامحرم کو اور دل مین عبرت پکڑا اور بری خطری اور یاد غیر خدا کی نرکہی اور تبدیون کی بوسیدہ ہونی کو کہ ایک دن ہوگا کہ قبر مین ہڈیان ہماری بوسیدہ اور خاک ہونگی اور جو کوئی جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی زہد کرتا ہی اوسمین اور چہوڑ دیتا ہی لذات وشہوات اوسکی جیسیکہ اگی فرمایا ومن اراد الاخرۃ اوتنک یعنی جو کوئی آخرۃ کی ثواب کو اور نعمتون اوسکیکو چاہتا ہی تو چہوڑ دیتا ہی زینت دنیا کو اس لیی کہ یہہ دونون چیزین جمع نہین ہوتین اوپر وجہ کمال کی ہان تک کہ قرار کی لیی ہے بعضے اولیا کی لیی اور کہا نووی نی کہ سحب ہے بہت ذکر کرنا اسحدیث کا ۱۲ ع ۔ **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ المؤمن الموت رواہ البیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی تحفہ مومن کا موت ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی مومن کی حق مین مزا بمنزل تحفہ کی ہی اللہ تعالی کی طرف سے کہ اسکی سبب سے ثواب اور درجات آخرۃ کو پہنچتا ہی ۱۲ ع ۔ **وعن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن

یموت بعرق الجبین رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مومن مرتا ہی ساتھ پسینی پیشانی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور نسائی نی **ف** بعضون نی کہا کہ یہہ کنایہ ہی جان کنی کی شدت سی کہ اوسکے سبب سے گناہ جھڑتی ہین اور درجی بلند ہوتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ کنایہ ہی اس سے کہ مشقت اوٹھاتا ہی مومن طلب حلال مین اور ریاضت کرتا ہی عبادت مین تا دم مرگ اور بعضون نی کہا ہی کہ پسینا آجانا پیشانی پر وقت موت کی علامت بھلائی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ مومن پر شدت اور سختی نہین ہی بسبب موت کی سوای عرق پیشانی کی واللہ علم باصح ۔ **وعن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ اَسَفٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ اَخْذَةُ اَسَفٍ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ اور روایت ہی عبد اللہ بن خالد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مرنا ناگہان پکڑنا غضب کا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی اور زیادہ کیا بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی کتاب اپنی مین کہ پکڑنا غضب کا واسطی کافر کی ہی اور رحمت ہی مومن کی لیی **ف** پکڑنا غضب کا ہی یعنی مرنا ناگہانی نشانیون غضب الہی سی ہی بندی پر اسلیی کہ نہ مہلت دی اوسکو کہ سامان درست کرنا سفر آخرۃ کا یعنی توبہ اور عمل صالح کرنا لکھا ہی علمارنی کہ یہہ بات کافر کے لیے ہی اور اونکی لیی کہ اچھی طرح یقین پر نہین ہین جیسا کہ آگی کی روایت مین آیا ہی حاصل یہہ کہ ناگہان مرنا نیکون کی لیی نیک ہی اور بدون کی لیے برا باصح ۔ **وعن** اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّا يَخَافُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا داخل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پر اور وہ تہا حالت جانکنی مین پس فرمایا حضرت نی کس طرح پاتا ہی تو اپنی کو یعنی کس طرح اپنی دل کو پاتا ہی اسوقت ایا امیدوار رحمت خدا کا یا ترسناک اوسکی غضب سی کہا امید رکہتا ہون اللہ تعالی سی ای رسول خدا کی یعنی پاتا ہون اپنی کو امیدوار اوسکی رحمت کا اور باوجود اسکے تحقیق مین ڈرتا ہون اپنی گناہونسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جمع ہوتی خوف و امید بندی کی دل مین ہیچ مانند اسوقت کے مگر کر دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی وہ چیز کہ امید رکہتا ہی یعنی رحمت اپنی اور امن مین رکہتا ہی اوسکو اوس چیز سی کہ ڈرتا ہی یعنی عذاب سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** ہیچ مانند اسوقت کی مراد یہہ ہی کہ اسوقت مین یا مانند اسکی مین ہیچ مراد اسوقت سی وقت سکرات موت کا ہی اور مانند اسوقت کی وہ اوقات ہین کہ آدمی کنارہ موت پر ہوا اون مین حکماً جیسی وقت ایذائی کا اور قصاص کا اور مانند انکیکی باصح ۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّهٗ هَوْلُ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِنَابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کرو مرنی کی اسلیی کہ ہول جان کنی کا سخت ہی اور تحقیق نیک بختی سی ہی یہہ کہ دراز ہو عمر بندی کی اور نصیب کریی اوسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** مطلع کہتی ہین بلند جگہہ کو کہ اوپر چڑہ کر کسی چیز کو دیکہتی ہین اور مراد مطلع سی یہان سکرات موت اور شدائد اوسکی ہین کہ اول اوس مین آدمی گرفتار ہوتا ہی جب مرتا ہی حاصل حدیث کا یہہ کہ فائدہ آرزوئی موت مین کچہہ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہی موت کی بسبب قلت صبر و غم اور دل تنگی کی

کرتا ہی پس مرتی وقت تو غم اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الہی کا ہی ہوگا کیون اسکی آرزو کرتا ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ اور سے موت کی بسبب بی صبری اور تنگ دلی کی منع ہی اور وہ جو بسبب شوق دیدار الہی کی اور محبت اوس عالم کی ہو جائز ہی اور نیک بختی سی الخ منع جو فرمایا آرزو کرنی موت کی سی بیہودہ دوسری علت اوسکی ہی یعنی آرزو موت کی مکروہ اسلیے کہ وہ خواہ نخواہ الی ہی چند روز دنیا مین رہنا اور توشہ راہ آخرۃ کا تیار کرنا غنیمت ہی کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی دنیا کھیتی آخرت کی ہی یہان عمل کریگا تو وہان کام آویگی ۱۲ ح ۔ **وعن ابی امامۃ** قال جلسنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا وارققنا فبکی سعد بن ابی وقاص فاکثر البکاء فقال یلیتنی مت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سعد اعندی تتمنی الموت فردد ذلک ثلث مرات ثم قال یا سعد ان کنت خلقت للجنۃ فما طال عمرک وحسن من عملک فھو خیر لک رواہ احمد ۔ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا ہمنے ہی ہم متوجہ ہوکر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نصیحت کی ہمکو حضرت نی اور نرم کیی دل ہمارے یعنی بسبب یاد دلانی احوال آخرۃ کی پس روتی سعد بن ابی وقاص اور بہت روئی پھر کہا اسی کا تمنی مین مرجانا یعنی لڑکپنی مین تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرۃ سی نجاۃ پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی سعد کیا نزدیک میری آرزو کرتا ہی مرنیکی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا اسی سعد اگر ہی تو پیدا کیا گیا بہشت کی لیی پس جسقدر کہ دراز ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہی تیری لیی نقل کی بیہقی احمد نی ف کیا نزدیک یہ آرزو کرتا ہی یعنی بعد ہونے آرزو کرنی موت کی کچھ وجہ ہی ہوسکتی ہی میری ہوتی ہوئی کیونکر مرنا چاہتا ہی کہ دیکھنا جمال باکمال میری کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہی ہر نعمت سی اگرچہ حاصل ہو وہین بعد مرنی کی درجات اور نعمتین رضوان کی غرض کہ میری چہرہ مبارک پر نظر کرنی کو کوئی چیز نہین پہونچ سکتی کہ یہ دنیا مین بہشت نقد ہی ایک دانہ بہشت سے ہو چاہا کہ مومن کو جسنا بہتر یا مرنا کہا ہے زمانہ نبوت کی جینا بہتر تھا اور بعد اوسکی مرنا بہتر اور آخر جملہ کی بعد دوسرے شق تردید کی محذوف ہی وہ یہ ہی وان کنت خلقت لنا فلا شی فی مونک ولا یحسن الاستراح الیہ یعنی اور اگر ہی تو پیدا کیا گیا آگ کی لیی پس نہین ہمکو پرواہ مرنی مین اور نہین اچھی ہی جلدی کرنی طرف اوسکی ۱۲ ع ۔ **وعن** حارثۃ بن مضرب قال دخلت علی خباب فرایت علی سبعۃ اکواء فقال لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یتمنین احدکم الموت لتمنیتہ ولقد رایتنی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما املک درھما وان فی جانب بیتی لاربعین الف درھم قال ثم انی یکفنہ فلما راہ بکی وقال ولکن حمزۃ لم یوجد لہ کفن الا بردۃ ملحاء اذا جعلت علی راسہ قلصت عن قدمیہ واذا جعلت علی قدمیہ قلصت عن راسہ حتی مدت علی راسہ وجعل علی قدمیہ الاذخر رواہ احمد والترمذی الا انہ لم یذکر ثم انی یکفنہ الی الخرہ ۔ اور روایت ہی حارثہ بن مضرب سی کہ کہا گیا مین خباب کی پاس اوس حال مین کہ داغ لیی تھی اوسنی سات جگہہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہا آرزو کرتی کوئی تمنا امر کی البتہ آرزو کرتا مین اوسکی اور تحقیق دیکھا مینی اپنی تئین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین مالک تہا مین ایک درہم کا اور تحقیق ہیچ کونہ گہر میری کی اب چالیس ہزار درہم مین کہا ترک نی پھر لایا گیا خباب کی پاس کفن اون کا کہ نفیس تہا پس جب دیکھا اوسکو رویی اور کہا اگرچہ جائز تھی بہہ ولیکن حمزہ نہین پیدا ہوا واسطی اوسکی کفن مگر چادر سفید و سیاہ خطون کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کو ناہی کرتی اور کہل جاتی قدمون سی اور جسوقت ڈالی جاتی پاونپر کو ناہی کرتی سر اونکی سی یہانتک کہ کھینچے گئی اونکی سر پر اور کہی گئی اونکی پاونپر اذخر فنقل کی بیہقی احمد اور ترمذی نے

لیکن ترمذی نے نہیں ذکر کیا تم آنی گمنہ آخر تک **ف** خباب بن ارت صحابی قدیم الاسلام ہین اور بسبب مظاہر کرنی اسلام کی اول ہی اذیار دیی گئی ہین اور حاضر ہوی بدر مین اور اور جہا دون مین اور بدن پر ذخ یعنی سی منج ہی فرمایا ہی پس کہا بعضون نی کہ منج اسلیی فرمایا تہا کہ وہ اعتقاد کرتی تہی کہ شفا اس سی ہوتی ہی اور جس صورت مین اعتقاد کری کہ یہہ سبب ہی اور شافی اللہ ہی پس کچھہ مضایقہ نہین اسکا باتہی محمول ہی اسپر کہ نہو اوسکی ضرورۃ اور آرزو موت کی کی خباب نی باتو بیقراری مین بسبب شدت مرض کی کہ جسکی لیی داغ کہا ہی تہی یا بسبب خوف تونگری کی کہ اسکی سبب سے آخر کو گنہ مین گرفتار ہو جاون اور ظاہر دوسری ہی بات ہی چنانچہ مویدہی اسکا جملہ بالعد کا والقدر اتینی آخر تک اور حضرت حمزہ مٹیی عبد المطلب کے سید الشہدا چچا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اوخر وناں ایک گہماس ہی خوشبو دار چیتون کی تختون پر ہی پہچاتی ہین اور اور بہت کام آتی ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سی اسلیی کہ تاسف کیا ایسی بڑی صحابی فی اپنی حال پر ۱۲ ع ۱۰

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

باب ہی بیچ بیان اوسچیز کی کہ کہی جاتی ہی نزدیک اوسکی کہ حاضر ہوئی اوسکو موت **ف** یعنی علامت موت کی کہا ہی علمانی کہ علامت موت کی یہہ ہی کہ پاون سست ہو جاتی ہین کہ اگر کہڑی کرین تو کہڑی نہو سکین و ناک کا بانسٹیڑا ہو جاتا ہی اور کن پٹیان بیٹہہ جاتی ہین اور پوست خصیتین کا لٹک جاتا ہی اور مراد ساتہہ اوسچیز کی کہ کہی جاوی تلقین لا الہ الا اللہ کی اور انا للہ پڑہنا اور دعا خیر کرنی اور پڑہنا پس کا اور مانند انکی کی ہی جیسکہ حدیثون مین مذکور ہین ۱۲ ع ۱۰

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا** قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تلقین کرو اون شخصون کو کہ قریب مرنی کی ہین کلمہ لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تلقین کی معنی ہین سمجہانا اور یہان مراد پڑہنا اس کلمہ کا ہی روبرو قریب المرگ کی تاوہ یہی سنکر پڑہی حکم نہ کری اوسکو پڑہنی کا اسلیی کہ شاید انکار کر بیٹہے اور جمہور علما کی نزدیک یہہ تلقین مستحب ہے ۱۲ ع ۱۰

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ حاضر ہو تم مریض کی پاس یا قریب المرگ کی پاس پس کہو بہلائی اسلیی کہ فرشتی کہتی ہین آمین اوسچیز پر کہ تم کہتی ہو یعنی دعا بہلی کرتی ہو باری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد میت سی یا تو میت حکمی ہے یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی پس اگر میت حکمی مراد ہی تو اوشک راویکا ہی اور اگر میت حقیقی مراد ہی تو امو تو بہر کی لیی ہی اور کہو بہلائی یعنی دعا کرو اپنی لیی اپنی اور ہمارے کی لیی شفا کی اور میت کی لیی مغفرۃ کی ۱۲ ع ۱۰

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللّٰهُ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اوہنین ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ پہونچی اوسکو مصیبت یعنی تہوڑی ہو یا بہت پس کہے وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نی یعنی انا للہ و انا الیہ راجعون یا الہی دی ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کی اور بدلا دی واسطی میری بہتر اوس سے لیے اوسچیز سی کہ مبتلا ہوا ہے سی گئی اس مصیبت مین گر دیتا ہی اللہ تعالی بدلا واسطی اوسکی بہتر اوس سے پس جبکہ مری ابوسلمہ کہا مینی کون مسلمان

بہتر ہوگا ابو سلمہ سی اول صاحب خانہ کہ ہجرۃ کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر پہنچی کہی پہر کلمی پس وہ باللہ تعالی فی مجہی عوض مین ابو سلمہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کی نکاح مین آئی نقل کی یہہ مسلم فی **ف** معنی انا للہ آخرتک کی یہہ ہین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہی ملک اور پید الیش خدا کی ہین اور ہم اوسکی طرف رجوع کرنوالی ہین پس اس آیۃ مین تسلیم اور اقرار ہی اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک مین ہماری ہی اور جو چیز منسوب ہے طرف ہماری عاریۃ ہین مالک وہی ہی اور اوسی سی ابتدا ہماری ہی اور اوسکی طرف انتہا پس جب آدمی اپنی دل مین یہہ مضمون جمالی اور صبر کری مصیبت پر کہ پہونچی اوسکو آسان ہوتی ہی اوسپر مصیبت اور نری الفاظ اسکی پڑہنی ساتہہ جزع وفزع کی کچہہ مفید نہین اور اگر کوئی کہی کہ حکم اسکی پڑہنی کا کہان ہے کہا کہی وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نی جواب یہہ کہ اسکی پڑہنی والی کی فضیلت بیان فرمائی ہی گویا حکم ہی کیا ہی اور لفظ اجرنی ساتہہ جزم ہمزہ کو اور پیش جیم کی اور ساتہہ مدہمزہ کی اور زیر جیم کی ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین اور جب کہی ابو سلمہ الخ ام سلمہ کہتی ہین کہ یعنی یہہ حدیث حضرت سی سنے ہی جب ابو سلمہ خاوند سے حضرت کی سامنی مری تو مقصد بجالائی امر حضرت کی اور حاصل کرنی اس فضیلت کی جا ہینی کہ ہی کلمات پڑہون پہر اپنی دل مین خیال کیا ہینی کہ ابو سلمہ سی کونسا شخص بہتر ہی کہ جسکو اللہ تعالی بدلی اوسکی خاوند میرا کرکجا بعد از ان ابو سلمہ کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب خانہ الخ یعنی عیال سمیت جو لوگ ہجرت کرکر کی سی مدینہ مین گئی ہی اون مین سی سب سے پہلی ابو سلمہ ہی عیال سمیت ہجرت کرکر حضرت پاس حاضر ہوئی تہی اور یہہ حضرت کی ہمائی نہی رضاعی یعنی دودہ شریک اور حضرت کی پہوپی کی بیٹی ہی تہی پہر ام سلمہ کہتی ہین کہ باوجود اس خلجان کی ہینی ہی کلمات پڑہے اوسکی سبب سی حضرت کی نکاح مین آئی کہ افضل شہر ہین ۔ ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهٗ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا داخل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ پاوس حال مین کہ شق ہوا تہا آنکہین اوسکی پس بند کیا آنکہون اوسکی کو پہر فرمایا بتحقیق روح جسوقت قبض کی جاتی ہی جاتی رہتی ہی ساتہہ اوسکی بینائی پس چلائی لوگ اہل اوسکی سی یعنی اسلیی کہ سمجہی کہ وہ مر گیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنی نفسون پر مگر ساتہہ بہلائی کی یعنی دعا وہ اور بد دعا نکرو اسلیی کہ بتحقیق فرشتی آمین کہتی ہین اوپر سچیز پر کہ کہتی ہو تم یعنی اپنہی دعا پر خواہ بہلی ہو خواہ بری پہر فرمایا حضرت نی یا الہی بخش واسطی ابی سلمہ کی اور بلند کر درجہ اوسکا بیچ اونکی کہ سیدہی راہ دکہائی گئی ہین اور جانشین یعنی کارساز ہو اوسکا بیچ پس ماندون اوسکی کی کہ باقی ہین بیچ باقی رہی ہوتی لوگون کی اور بخش واسطی ہماری اور واسطی اوسکی اے پروردگار عالمون کی اور کشادگی کر قبر اوسکی مین اور روشنی کر اوسکی لیی اوسمین نقل کی یہہ مسلم فی **ف** بتحقیق روح الخ یہہ علۃ ہی اغماض یعنی آنکہین بند کرنی یعنی بند کیا مینی آنکہون کو اسلیی کہ روح جب قبض کی جاتی ہی بینائی ہی اوسکے ساتہہ جاتی رہتی ہی پس نہین فائدہ آنکہین کہلے رکہنی مین ۔ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا بتحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کیی گئی ڈہانکی گئی ساتہہ چادر یمن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکا ہو وی آخری کلام لا الہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ ابو داود ف مراد یہہ ہی کہ جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سمیت کہی وقت اخیر مین داخل ہوگا بہشت مین یا تو پہلی عذاب کی دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دنیٰ جانیکی تقدیر گنا ہون کی اور اول ظاہر تر ہی تا کہ امتیاز ہو اوسکو بسبب اسکی اور مومنین سے کہ جنکا اخری کلام یہہ کلمہ نہا اور ظاہر یہہ ہی کہ کلام شامل ہے لسانی اور نفسانی کو یعنی خواہ اس کلمہ کو زبان سی کہی یا دلسی ہی تو اب پاویگا اور اسمین شک نہین کہ زبان و دلسی دونو لسی کہنا افضل ہی ۱۲ ع

وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا سورۃ یٰسٓ علی موتاکم رواہ احمد و ابو داود و ابن ماجۃ

اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو سورۂ یٰس اپنی مردون پر نقل کی یہہ احمد و ابو داود و ابن ماجہ نی ف مراد مردون سی قریب المرگ ہین شاید حکمت اسکی پڑہنی مین یہہ ہی کہ تا قریب المرگ لذت اوٹہاوی ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہی یعنی ذکر اللہ اور احوال قیامت اور بعث اور سوای انکی عجیب عجیب مضمون ہین اسمین اور احتمال ہی کہ مردون سی مراد متحقق مردی ہون پہر اونکی گہر مین پڑہی پہلی دفن کی یا سرہانی قبر کی بعد دفن کی اور ابن مردویہ وغیرہ نی ایک حدیث روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی میت یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑہی جاوی نزدیک سلو سکیکی پس مگر کہ آسانی کرتا ہی اللہ اوسپر اور نقل کی ہی حدیث ابن عدی وغیرہ نی کہ جو کوئی زیارت کری قبر والدین اپنی کی یا ایک کی یعنی مانکی یا باپ کی ہر جمعہ مین پہر پڑہی نزدیک اون کی سورہ یٰس مغفرت کیجاتی ہی واسطی اوسکی بقدر گنتی تمام حروف اوسکیکے ۱۲ ع مراد جمعہ سی دن جمعہ کا ہی یا سارا ہفتہ مولانا

وعن عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل عثمان بن مظعون وھو میت وھو یبکی حتی سال دموع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی وجہ عثمان رواہ الترمذی و ابو داود و ابن ماجۃ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اوسحالت مین کہ وہ میت تہی اور حضرت روتی تہی یہانتک کہ بہی آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر چہرہ عثمان کی نقل کی یہہ ترمذی سے اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف مہاجرین مین سی اول انتقال نیہ منورہ مین عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہی اور اول تبع مین ہی دفن کئی گئی بعد انکی دفن کی وہ مقبرہ ٹہیرا اور حضرت نے دست مبارک سی پہر اوٹہا کر انکی قبر پر کہا نشان کی لیی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان پر بعد مرنیکی یعنی پہلی دفن سے اور رونا اوسپر آنسو دلسی جائز ہی ۱۲ ع

وعنہا قالت ان ابا بکر قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو میت رواہ الترمذی و ابن ماجۃ

اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہا تحقیق ابو بکر صدیق نی بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوسوقت کہ اونکی وفات ہوچکی تہی نقل کیے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی

وعن حصین بن وحوح ان طلحۃ بن البراء مرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقال انی لا اری طلحۃ الا قد حدث بہ الموت فاذنونی بہ وعجلوا فانہ لا ینبغی لجیفۃ مسلم ان تحبس بین ظہرانی اہلہ رواہ ابو داود

اور روایت ہی حصین بن وحوح سی کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئی پس آئی اونکی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادۃ کرتی تہی اونکی پس فرمایا تحقیق مین نہین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اوسکو موت پس خبر کردینا تم مجکو ساتہہ مرنی انکیکے یعنے بلاؤنگا اور نماز پر پڑہونگا اور جلدی کرو یعنی بہ تجہیز و تکفین و دفن کی پس تحقیق نہین لائق واسطی مردی مسلمان کی یہہ کہ روک کہا جاوی درمیان لوگون اوسکیکے نقل کی یہہ ابو داود نی ف اگر دیر کرو دفن کرین تو خوف ہی سڑ جانیکا اور سڑ جاویگا تو لوگ نفرت کہاوینگی اسمین حقارت اور بے عزتی اوسکی ہی اور مومن کو اللہ تعالی نی معظم و مکرم کیا ہی پس سلبی فرمایا کہ جلد دفن کرین ۱۲ ع

الفصل الثالث

فصل تیسرے

عن عبد اللہ بن جعفر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان

اللّٰہ رب العرش العظیم الحمد للّٰہ رب العٰلمین قالوا یا رسول اللّٰہ کیف للاحیاء قال الجود والجود رواہ ابن ماجۃ روایت ہی عبداللہ
بن جعفر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تلقین کرو تم اپنی قریب المرگ کو یہ کلمہ نہین کہ نی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ پروردگار
عرش بڑی بکا سب تعریف واسطی اللہ کی پروردگار عالمونکا عرض کیا صحابہ نی ای رسول خدا کی کیسا سکھلانا اسکا تندرستونکو فرمایا ہیہ اور ہیہ نقل کی یہہ ابن ابی
ف روایت کی ہی ابن عساکر نی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا سنی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کتنی کلمی جو کہی اونکو نزدیک
وفات اپنی کی داخل ہوگا جنت مین وہ یہہ ہین لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار بعد ازان تبارک الذی بیدہ الملک
پورے دو بیت وہو علی کل شئ قدیر ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا حضر المیت حضرہ الملٰئکۃ فاذا کان
الرجل صالحا قالوا اخرجی ایتہا النفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب اخرجی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان
فلا تزال یقال لہا ذلک حتی تخرج ثم یعرج بہا الی السماء فیفتح لہا فیقال من ہذا فیقولون فلان فیقال مرحبا
بالنفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لہا ذلک
حتی تنتہی الی السماء التی فیہا اللّٰہ واذا کان الرجل السوء قال اخرجی ایتہا النفس الخبیثۃ کانت فی الجسد
الخبیث اخرجی ذمیمۃ وابشری بحمیم وغساق واخر من شکلہ ازواج فلا تزال یقال لہا ذلک حتی تخرج ثم یعرج بہا الی السماء فیفتح لہا فیقال من ہذا فیقال فلان فیقال لا مرحبا بالنفس الخبیثۃ کانت فی الجسد
الخبیث ارجعی ذمیمۃ فانہا لا تفتح لک ابواب السماء فترسل من السماء ثم تصیر الی القبر رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی قریب المرگ ہوتا ہی آتی ہی اوسکی پاس فرشتی پس جبوقت کہ مومن ہی
مرد نیک کہتی ہین یعنی ملائکہ رحمت کی نکل ای جان پاک کہ تہی بدن پاک مین نکل اوسحالت مین کہ تعریف کی گئی ہی یعنی نزدیک خدا اور خلق کے
اور خوشوقت ہو ساتہہ راحت کی اور رزق پاک کی اور بہشت مین اور ساتہہ ملاقات رب غیرغضبناک کی پس ہمیشہ رہتی ہی وہ جان کہ کہا جاتا ہی
اوسکو یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا یہانتک کہ باہر نکلتی ہی یعنی خوش پھر بہیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کی پھر کہولا جاتا ہی دروازہ آسمان کا واسطی اوسکے
یعنے بعد کہلوانی دوشتون کی پاہلی ہی پس کہا جاتا ہی یعنی دربان آسمان کی کہتی ہین کون ہی یہہ پس کہتی ہین فرشتی جو کہ اوسکو لیجاتی ہین فلانا
شخص ہی یعنی روح فلانیکی ہی کہ نام وانشان اوسکا ذکر کرتی ہین پس کہا جاتا ہی خوشوقتی ہو جان پاک کو کہ تہی بدن پاک مین داخل ہوا وہ حالت
مین کہ تعریف کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتہہ راحت اور رزق پاک کی اور ساتہہ ملاقات پروردگار کی کہ نہین غصہی پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہ کہا
جاتا ہی واسطی اوسکی یہہ یہانتک کہ پہنچتی ہی اوس آسمان تک کہ اوسمین ہی رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہی آدمی برا یعنی کافر کہتا
ہے ملک الموت نکل توای جان بدکہ تہی بدن بدمین نکل تو درحالیکہ برائی کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتہہ باتی گرم کی اور سیب کی اور ساتہہ
اور عذابون طرح طرح کی مانند اسکی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہا جاتا ہی واسطی اوسکی یہہ یہان تک کہ نکلتی ہی یعنی ساتہہ کراہت
کے پہر لیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کی یعنی واسطی ظاہر کرنی ذلت اوسکی پس کہولائی جاتی ہین واسطی اوسکی دروازی آسمان کی پس کہا
جاتا ہی کون ہی یہہ پس کہا جاتا ہی فلانا شخص پھر کہا جاتا ہی نہ خوشوقتی ہو جان ناپاک کو کہ تہی بدن ناپاک مین پھر جابڑای کی گئی پس تحقیق
نہین کہولی جاوینگی تیری لیی دروازی آسمان کی پھر ڈالی جاتی ہی آسمان سی پھر پھر آتی ہی طرف قبر کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف**
آتی ہین اوسکی پاس فرشتی ظاہر تر یہہ ہی کہ فرشتی رحمت کی اور عذاب کی حاضر دونون ہوتی ہین پھر اگر نیک دیکہتی ہین فرشتی رحمت کے

اپنا کام کرتی ہین اور اگر بدکار دیکھتی ہین فرشتی عذاب کی اپنا کام کرتی ہین اور مراد صالح سی یا تو مؤمن ہے یا وہ شخص کہ ادا کری حقوق اللہ تعالی کی اور حقوق اوسکی بندون کی اور مفاسق سکوت عنہ ہی یعنی اسکا ذکر نہین کیا جیسا کہ طریقہ کرنا بے سنت کا ہی تا کہ رہی وہ درمیان خوف و رجا کی اور پہر آتی ہی طرف قبر کی اور ہوتی ہی ہمیشہ قید کی گئی اہل السافلین مین بخلاف روح مؤمن کی کہ وہ سیر کرتی ہی آسمان و زمین مین اور میوی کہاتی ہی جنت مین جہان چاہے ہے اور جگہہ پکڑاتی ہی طرف قندیلونکی نیچی عرش کی اور اوسکو تعلق رہتا ہی اپنی بدن کی ساتہہ بہی تعلق کلی اسطرح کہ پڑہتا ہی وہ قرآن اپنی قبر مین اور نماز پڑہتا ہی اور جین کرتا ہی اور سوتا ہی مانند سونی دولہا کی اور دیکہتا ہی طرف منازل اپنی کی جنت مین بسبب مقام اور مرتبی اپنی پس امر دیکہا اور احوال برزخ کا اور آخرۃ کا تمام خوارق عادات یعنی خلاف عادات سی ہی پس مؤمن مشکل نجاتی اونکو ہی ع **وعنہ** انّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال اذا خرجت روح المؤمن تلقّاہا ملکان یصعدانہا قال حمّاد فذکر من طیب ریحہا وذکر المسک قال ویقول اہل السماء روح طیبۃ جاءت من قبل الارض صلّی اللہ علیک وعلی جسد کنت تعمرینہ فینطلق بہ الی ربہ ثمّ یقول انطلقوا بہ الی اخر الاجل قال وانّ الکافر اذا خرجت روحہ قال حمّاد وذکر من نتنہا وذکر لعنا ویقول اہل السماء روح خبیثۃ جاءت من قبل الارض فیقال انطلقوا بہ الی اخر الاجل قال ابو ہریرۃ فردّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ریطۃ کانت علیہ علی انفہ ہکذا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ نکلتی ہی روح مؤمن کی لیتی ہین اوسکو دو فرشتی پہر چڑہتی ہین اوسکو کہا حمادنی کہ راوی حدیث کا ہی ابی ہریرہ سی پس ذکر کیا حضرت نی یا ابو ہریرہ نی خوشبوئی اوس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنی کہا کہ آتی ہی اوس سی بو مشک کی اسطرح آسمانی کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعینہ سنی تہی یاد نہی فرمایا حضرت نی اور کہتی ہین اہل آسمان روح پاک آئی ہے زمین کیطرف سی بعد ازان روح کو خطاب کرکر کہتی ہین رحمت ہو تجہہ اور تیری بدن پر کہ ایسا دیکہتی ہی تو اوسکو پس لیجاتی ہین اوسکو طرف پروردگار اوسکیکی یعنی عرش پروردگار اوسکیکی پہر فرماتا ہی پروردگار لیجاؤ اسکو دہیل دیجاوی قیامت تک فرمایا حضرت نے اور تحقیق کافر جسوقت کہ نکلتی ہی روح اوسکی کہا حمادنی اور ذکر کیا حضرت نی یا ابو ہریرہ نی بدبو اور سیکیا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتی ہین اہل آسمان روح ناپاک آئی ہے زمین کیطرف پس کہا جاتا ہی لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوی قیامت تک کہا ابو ہریرہ نی پس کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چادر اپنے کو نہ چادر کا کہ ہی حضرت پر اوپر ناک اپنی کی اسطرح سی نقل کی مسلم نی **ف** لیجاؤ اسکو یعنی تا کہ ہری جنت مین یا نزدیک اوسکی آخر اجل تک پہر ہماری پاس آتا ہی اور مراد اجل سی ہان وقت برزخ ہی در برزخ اوس عالم کو کہتی ہین کہ درمیان ہین موتی اور قیامت کی ہی اور اسطر حسی یعنی الوٹہ نے چادر ناک پر کہکر بتائی کہ اسطرحسی حضرت رکہی ہی اور حضرت کو گویا از راہ مکاشفہ کی روح کافر کی معلوم ہوئی اور بدبو اوسکی آئی اسلی کو نہ چادر کا کہا ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا حضر المؤمن اتتہ ملیکۃ الرحمۃ بحریرۃ بیضاء فیقول اخرجی راضیۃ مرضیا عنک الی روح اللہ وریحان ورب غیر غضبان فتخرج کاطیب ریح المسک حتی انّہ لیناولہ بعضہم بعضا حتی یاتوا بہ ابواب السماء فیقولون ما اطیب ہذہ الریح التی جاءتکم من الارض فیاتون بہ ارواح المؤمنین فلہم اشدّ فرحا بہ من احدکم بغائبہ یقدم علیہ فیسألونہ ماذا فعل فلان ماذا فعل فلان فیقولون دعوہ فانّہ کان فی غم الدنیا فیقولون قد مات ما اتاکم فیقولون قد ذہب بہ الی امّہ الہاویۃ وانّ الکافر اذا حضر اتتہ ملیکۃ العذاب برسیم فیقولون اخرجی ساخطۃ مسخوطا علیک الی عذاب اللہ عزّ وجلّ فتخرج کانتن ریح جیفۃ حتی یاتون بہ الی باب الارض فیقولون ما انتن ہذہ الریح حتی یاتون بہ ارواح

الکفار رواہ احمد والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آتی ہی مومن کو موت لاتی ہین فرشتی رحمت کی سفید ریشمی کپڑا پھر کہتی ہین رو حکو نکل تو اوسکی نکل تو راضی ہی تو اللہ سی اللہ راضی کیا گیا بھی طرف رحمت خدا کی اور رزق خوب کی اور طرف پروردگار کی کہ نہین غضب پس نکلتی ہی روح مانند بہترین خوشبو مشک کی یہانتک کہ تحقیق لیتے ہین اوس رو حکو بعضی فرشتی بعضونسی یعنی ہاتھون ہاتھہ لیجاتی ہین ازراہ تعظیم وتکریم کی یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو دروازون آسمان پر پس کہتے ہین فرشتی آسپر کیا خوب ہے یہہ خوشبو کہ آئی ہمکو زمین کیطرف سی پھر لاتی ہین اوسکو طرف ارواح مومنون کی یعنی جہان اونکی ارواحین رہتی ہین علیین مین یا جنت مین یا دروازہ جنت پر یا نیچی عرش کی بسبب مرتبہ اپنی کی پس وہ بہت خوش ہوتی ہین بسبب آنی اوس رو حکی ایک تنہا بیساتھہ غایب اپنی کی کہ آتا ہی اوسکی پاس یعنی جیسا کوئی سفر سی آتا ہی اور اوسکی گہر کی لوگ اوس سی نہایت خوش ہوتی ہین بیطرح سی اس مومن کی روح جانی سی اور روحین خوش ہوتی ہی پھر پوچہتی ہین ارواحین مومنونکی اس روح سی کہ کیا کیا فلانی فی یعنی کیا حال ہی فلانی فلانی شخصونکا یعنی نام لیکر پوچہتی ہین احوال اون شیاؤنکا کہ دنیا مین اونکو چہوڑ کر مری ہی پس کہتی ہین ارواحین اوس مین چہوڑدو اسکو اس لیی کہ یہہ ہی غم دنیا مین یعنی جب راحت پاوگی تب پوچہنا پس کہتی ہی یہہ روح یعنی بعد راحت پانیکی کہ تحقیق مرگیا یعنی فلانا کہ تم احوال پوچہتی ہو کیا نہین آیا تمہاری پاس پس کہتی ہین وہ روحین کہ تحقیق لی گئی اوسکو طرف مان اوسکیکی کہ آگ دوزخ ہی اور تحقیق کہ بہت بری ہی جسوقت کہ آتی ہی اوسکو موت لاتی ہین اوسکی پاس فرشتی عذاب کی ٹاٹ پہر کہتی ہین فرشتی روح کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کی ناخوش اور ناخوشی کی گئی بتحقیق پس نکلتی ہی روح بدبو دار مانند نہایت بدبو مردار کی یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو طرف دروازی زمین کی پس کہتی ہین فرشتے کیا بری ہی یہہ بو یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو طرف ارواح کفار کی نقل کی یہہ احمد ونسائی فی **ف** ریشمی کپڑی جو لاتی ہین شاید رو حکو اوسمین لیپٹ کر لیجاتی ہین اور کیا حال ہی فلانی فلانی شخصونکا یعنی طاعت کرتی ہین ناخوش ہو دین اسکو اور دعا کرین اونکی لیی ساتہہ استقامت کی یا گناہ کرتی ہین تاکہ غمگین ہو دین اوسپر اور بخشش مانگین اوسکی لیی اور طرف دروازی زمین کی کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہی طرف دروازی آسمان زمین واسکی کہ پہلا آسمان ہی جیسکیہ دلالت کرتی ہی اسپر اوپر کی حدیث ثم یعرج الی السماء اور احتمال ہی کہ مراد ہو ساتہہ دروازی زمین پس روکیجاتی ہی طرف اسفل السافلین کے کہتا ہو نحن یعنی ملاعلی کہتی ہین کہ ہی صواب یعنے بہتر ہی اور طرف ارواح کفار کی کہ جگہ اونکی سجین ہے اور سجین نام ایک جگہہ کا ہی بیچ گہراو ہمسنکی ۱۲ ع **وعن** البراء بن عازب قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار فانتہینا الی القبر ولما یلحد فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلسنا حولہ کان علی رؤسنا الطیر وفی یدہ عود ینکت بہ فی الارض فرفع رأسہ فقال استعیذوا باللہ من عذاب القبر مرتین او ثلثا ثم قال ان العبد المؤمن اذا کان فی انقطاع من الدنیا واقبال من الاخرۃ نزل الیہ ملائکۃ من السماء بیض الوجوہ کان وجوہہم الشمس معہم کفن من اکفان الجنۃ وحنوط من حنوط الجنۃ حتی یجلسوا منہ مد البصر ثم یجیء ملک الموت علیہ السلام حتی یجلس عند راسہ فیقول ایتہا النفس الطیبۃ اخرجی الی مغفرۃ من اللہ ورضوان قال فتخرج تسیل کما تسیل القطرۃ من السقاء فیاخذہا فاذا اخذہا لم یدعوہا فی یدہ طرفۃ عین حتی یاخذوہا فیجعلوہا فی ذلک الکفن وفی ذلک الحنوط ویخرج منہا کاطیب نفحۃ مسک وجدت علی وجہ الارض ورواہ ابی برارن عازب سے کہا نکلے ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمجنازی ایک شخص کی انصارین سی پس پہنچی ہم طرف قبر کی اور ہنوز نہین دفن کیا گیا تہا وہ پس بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹہی ہم گرد حضرت کی گویا کہ ہماری سرون پر جانور ہی پرندہ بیٹہی

سر جھکا کر چپکی بیٹھی اور دائیں بائیں نہ دیکھتی تھی اور حضرت کی ہاتھ میں ایک لکڑی تھی کہ کریدتی تھی اور خط کھینچتی تھی ساتھ اوسکی زمین میں یعنی سیدھی متفکر کرتی ہیں پھر اوٹھایا سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کی عذاب قبر کیسی دو بار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا تحقیق بندہ مومن جسوقت کہ ہوتا ہی پانچ منقطع ہونیکی دنیا سی اور متوجہ ہونیکی طرف آخرۃ کی یعنی قریب مرنی کی پہنچتا ہی تو اوترتی ہیں طرف اوسکی فرشتی آسمان سی نہایت روشن ہوتی ہیں منہ اونکی مثل آفتاب کے ساتھ اونکی کفن ہوتا ہی کفنوں یعنی رنیمی کپڑون بہشت کی سی اور خوشبو ہوتی ہی خوشبویون بہشت کیسی یعنی مشک و عنبر و ناکہانتک کہ بیٹھتی ہیں سامنی اوسکی جہانتک کہ پہنچی نگاہ یعنی اسطرح بیٹھتی ہیں بسبب کمال ادب کی منتظر ہوتی ہیں روح نکلنی کی پھر آتی ہیں ملک الموت علیہ السلام جہانتک کہ بیٹھتی ہیں نزدیک سر اوسکی پس کہتی ہیں اے جان پاک نکل طرف بخشش کی اللہ کیطرف سی اور خوشنودی اوسکی فرمایا حضرت نی پس نکلتی ہی جان جیسی ہوتی ہی جیسا بہتا ہی قطرہ پانی کا مشک مین سی یعنی بسہولت و نرمی پس لیتی ہی اوسکو ملک الموت پس جسوقت لیتی ہیں اوسکو ملک الموت نہین چھوڑتی اور فرشتی اوس جانکو ملک الموت کی ہاتھ مین ایک پلک اڑتی یعنی بسبب شتیاق کی جلد سی اوسکو لیلیتی ہیں یہانتک کہ لیتی ہیں اوسکو وہ فرشتی اور رکھتی ہیں اوسکو اوس کفن مین اور اوس خوشبو مین اور نکلتی ہی اوس روحسی خوشبو مانند بہترین خوشبویون مشک کی کہ پائی جاوین روی زمین پر یعنی تمام زمین پر ابتدای پیدائش دنیا سی فنا ہونی اوسکی تک **ف** اس سی معلوم ہوا کہ مومن کی جان سہل نکلتی ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ مومن پر بھی بڑی سختی ہوتی ہی اسوقت تطبیق نہین یون دی گئی ہی کہ سختی روح مومن پر نکلنے سی پہلی ہوتی ہی اور وقت نکلنی کی سہل نکلتی ہی بخلاف روح کافر کی کہ اوسکی روح نکلتی بھی دشوار ایسی ہی واللہ علم ؛ مولانا ؛ **قال** فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانُوا يُسَمُّونَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُونَ لَهُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ ؛ فرمایا حضرت نی پس لے جاتی ہین فرشتی اوس جانکو پس نہین گذرتی فرشتی یعنی ساتھ اوس جانکی کسی جماعت پر فرشتون کسی یعنی وہ فرشتی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہین مگر کہتی ہین کون ہی یہہ روح پاک پس کہتی ہین فرشتی لانیوالی فلانا بیٹا فلانیکا یعنی اوسکی روح ہی بیان کرتی ہین اوسکو ساتھ بہترین ناموں یعنی وصفون اور لقبون اوسکیکہ تھی اہل دنیا ذکر کرتی اوسکو ساتھ اونکی دنیا مین یہانتک کہ پہنچتی ہین آسمان دنیا تک پس کھولا جاتا ہی واسطے اوسکی پس کھولا جاتا ہی آسمان یعنی دروازہ اوسکا اونکی لیی پس ساتھ ہوتی ہین اوسکی ہر آسمان سی مقربان خدا کی کہ اوس آسمان مین ہین اوس آسمان تک کہ متصل ہے اوسکی یہان تک کہ پہنچایا جاتا ہی اوسکو ساتوین آسمان تک پس فرماتا ہی اللہ تعالی عزوجل لکھو یعنی ثابت رکھو نامہ اعمال بندے میرا علیین مین اور پھیری جاوا اوسکو طرف زمین کی یعنی بدن اوسکیکی کہ مدفون ہی زمین مین تا متعلق ہو ساتھ بدن کی خوب طرح اور مستعد ہو واسطے سوال و جواب کے اسلیے کہ تحقیق پیدا کیا ہی اونکو یعنی بدنون بنی آدم کیکو اور اسمین

پھر پہنچتا ہون اوسکو یعنی بدنون اور ارواحون اون کیلئے اور اوسی سی نکالونگا اوسکو دوسری بار فرمایا حضرت نی پس پھر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی اوسکی بدن مین پھر آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتی یعنی منکر نکیر پس بٹھلاتی ہین اوسکو پھر کہتی ہین اوسکو کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی رب میرا اللہ ہی پھر کہتی ہین اوسکو کیا ہی دین تیرا پس کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پھر کہتی ہین اوسکو کون ہی یہ شخص کہ بہیجا گیا تم مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہی وہ رسول اللہ کی ہین صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہتی ہین فرشتی اوسکو کس سبب سے جانا تو نی یعنی رسول ہونا اونکا پس کہتا ہی پڑہی ہینی کتاب اللہ اور ایمان لایا مین اوسپر تہہ اوسکی اور سچ جانا مینی یعنی دل سی پس وس سی رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پھر پکارتا ہی پکارنیوالا آسمان سی یعنی زبانی اللہ تعالی کی یہہ کہ سچا ہی بندہ میرا پس بچھاؤ اوسکی لیے بچھونی بہشت کی اور پہناؤ اوسکو لباس بہشت کی اور کہولدو اوسکی لیی دروازہ طرف بہشت کی فرمایا حضرت نی پس آتی ہی اوسکو ہوا اوسکی اور خوشبو پھر کشادگی کیجاتی ہی اوسکی لیی قبر اوسکی مین بقدر پہنچی نگاہ اوسکیکی **ف** اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عرش تک روحکو لیجاتی ہین اور اسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک لیجاتی ہین پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی ہون اور بعضی ساتوین آسمان تک علیین نام ایک جگہ کا ہی ساتوین آسمان پر کہ اوسمین نامہ اعمال نیکون کی رہتی ہین اور کون ہی یہ شخص شاید کہ بعضون سی یون پوچہتی ہون اور بعضون سی اسطرح کہ کون ہی نبی تیرا جسپر ایمان لایا تو اور روایت مین آیا ہی یا مولانا شرع ؛ **قال** وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنٌ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ وَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي فرمایا حضرت نی اور آتا ہی اوسکی پاس ایک شخص خوبرو اچہی کپڑی پہنی خوشبو دار پس کہتا ہی خوشوقت ہو ساتھہ اوس چیز کی کہ خوش کری تجکو یعنی وہ نعمتین تیری لیی مہیا ہین کہ نہ کسی آنکہہ نی دیکہین نہ کسی کان نی سنین یہہ وہ دن ہی کہ وعدہ دیا جاتا تہا تو یعنی دنیا مین پس کہتا ہی میت اوسکو کون ہی تو پس چہرہ تیرا کامل ہی حسن و جمال مین لاتا ہی بھلائیکو اور خوشخبری دیتا ہی اوسکے پس کہتا ہی وہ شخص کہ مین ہون عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑ آیا ہون پس کہتا ہی میت ای پروردگار میری قایم کر قیامت ای پروردگار میرے قایم کر قیامت تاکہ جاؤن مین طرف اہل و مال اپنی کی **ف** مراد اہل سی حورعین اور خادم ہین اور مال سی محل اور باغ جنت کی اور اور چیزین ہائی کہ قسم مال سی ہین یا مراد اہل سی قرابتی مؤمن ہین اور مال سی حور و قصور وغیرہ ؛ **قال** وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ مَعَهُمُ الْمُسُوحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اخْرُجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُ لَهُ فَلَا يُفْتَحُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سِجِّينٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى فَتُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا ثُمَّ قَرَأَ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَوْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ

فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ

فرمایا حضرت نی اور تحقیق بندہ کافر جسوقت کہ ہوتا ہی بیچ منقطع ہونیکی دنیا سی اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت کی اوترتی ہین اوسکی طرف آسمان سی فرشتی یعنی خدا کی کلموہی ساتہہ اونکی ہوتی ہین ٹاٹ پس مٹہتی ہین روبرو اوسکی ہہانتک کہ پہنچی نگاہ پہر آتا ہی ملک الموت پہانتک کہ بیٹہتا ہی نزدیک سر اوسکیکی پس کہتا ہی ای جان خبیث نکل طرف عذاب کی اللہ کی طرف سی فرمایا حضرت نی پس پراگندہ ہوتی ہی جان بیچ بدن کافر کے یعنی چہیتی پہرتی ہی خوش کہینچی ہی نکلنی کو بسبب خفت عذاب کی کہینچی ہی ٹاٹ کے بخلاف روح مومن کے کہ وہ جلد نکل آتی ہی خوشی سے بسبب کہینچنے نور اور اکرام کی پس لیتا ہی ملک الموت اوس سے جلد یعنی نکالتا ہی اوسکو جسقدر کہ نکلتی ہی اوسکو بیچ اون ٹاٹون کی اور پہیلتی ہی اوس روحسی نہایت بوی بدمانند بوی مردار کی کہ پائی جاوی روئی زمین پر پس لی چڑہتی ہین اوسکو پس نہین گذرتی ساتہہ اوسکی کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ کہتی ہین فرشتی کون ہی یہہ روح ناپاک پس کہتی ہین فرشتی لانی والی یہہ فلانا بیٹا فلانیکا ہی ذکر کرتی ہین ساتہہ بدترین صفتون اوسکیکی جو کہ نہا ذکر کیا جاتا ساتہہ اونکی دنیا مین یہانتک کہ پہنچا یا جاتا ہی اوسکو طرف آسمان دنیا کی پس کہلوایا جاتا ہی اوسکی لیی دروازہ آسمان کا پس نہین کہولا جاتا واسطی اوسکی پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یعنی سند کی لیی یہہ آیت نہین کہولی جاتے واسطی کافرون کی دروازی آسمان کی یعنی کوئی دروازہ دروازون سی اور نہ داخل ہونگی بہشت مین یہانتک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکی سوئی کی یعنے جسیی یہہ امر نہین ہوسکتا ہی دشوار ہی ویسی ہی داخل ہونا کافرکا جنت مین ہی نہین ہوسکیگا محال ہی اسکو تعلیق بالمحال کہتی ہین پس فرمایا اللہ عزوجل لکھونا مہ اعمال اسکا سجین مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی نیچی ساتوین آسمان کی کہ نیچی کی زمین ہی پس پہینکی جاتی ہی روح اوسکی پہینکنی کر پہر پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور جو شخص کہ شریک کری ساتہہ اللہ کی پس گویا کہ آسمان سی منہہ کی بل یعنی بلندی ایمان و توحید سی پستی کفر و شرک مین پڑا پس اوچک لیتے ہین اوسکو پرندی یعنی ہلاک ہوتا ہی یا پہینک بتی ہی اوسکو باد بیچ مکان دور کی یعنی دور ہوتا ہی رحمت خدا سی پہر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی بدن اوسکیطرف اور آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتی پس بٹہاتی ہین اوسکو پہر کہتی ہین اوسکو کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی وہ ہاہا نہین جانتا ہون پہر کہتی ہین اوسکو کیا ہی دین تیرا پس کہتا ہی وہ ہاہا نہین جانتا ہون پہر کہتی ہین واسطی اوسکی کون ہی یہہ شخص کہ بہیجا گیا تم مین پس کہتا ہی ہاہا نہین جانتا ہون پہر پکارتا ہی پکارنیوالا آسمانکی طرفسی یہہ کہ جہوٹا ہی پس بچہاؤ اوسکی لیی بچہونا آگ کا اور کہولدو اسکی لیی دروازہ طرف دوزخکی پس آتی ہی اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی اور تنگ لیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ ملکر اوہر اوادہر نکل آتی ہین قبر مین پسلیان اوسکے

ف سجین ایک جگہہ ہی گہراؤ دوزخ مین ساتوین زمین کی نیچی اوسمین نامہ اعمال دوزخیونکی رکہی جاتی ہین اور اسمین شارہ ہی اسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کی نیچی ہی بیچ مکان دور کی اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ڈالا شیطان نی اوسکو گہراہی مین اور دور پڑا مقام قرب سے اور یہہ آیۃ یعنے دوسرے سند ہی نرمی اس قول حضرت کی فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا نہ یہہ کہ بیان ہی حال کافر کا اور ہاہا ایک کلمہ ہی تحیر بولتا ہی اور قبر کافر ونکو تو اسطرح پہینچتی ہی جیسیکہ مذکور ہوا اور بعض مومنون کی لیی بلکہ اکابر موحدین کی لیی یعنی اولیاء اللہ کی لیی ضغطہ قبر کا یعنی بہیچنا یون ہوتا ہی کہ زمین ملتی ہی جیسی مان شہتاق والی اپنی بچہلو کو گلی لگاتی ہی ۔ ع ۔ ش ۔ ح ۔ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالشَّرِّ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ فَيَقُولُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ اور آتا ہی اوسکی پاس ایک شخص بدشکل بری

کڑی بہنی بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہی خوشوقت ہو ساتھ ہو چیز کی کہ ناخوش کری تجکو یہہ وہ دن ہی جو وعدہ دیا جاتا تہا تو پس کہتا ہی مردہ کون ہے تو پس چہرہ تیرا نہایت بڑا ہی لاتا ہی برائی پس کہتا ہی میں ہوں عمل تیرا یہہ کہتا ہی مردہ ای پروردگار میرے نہ قایم کر تو قیامت کو ؛ وفی روایۃ نحوہ وزاد فیہ اذا خرج روحہ صلی علیہ کل ملک بین السماء والارض وکل ملک فی السماء وفتحت لہ ابواب السماء لیس من اہل باب الا وہم یدعون اللہ ان یعرج روحہ من قبلہم وتنزع نفسہ بعوا کافر مع العروق فیلعنہ کل ملک بین السماء والارض وکل ملک فی السماء وتغلق ابواب السماء لیس من اہل باب الا وہم یدعون اللہ ان لا یعرج روحہ من قبلہم رواہ احمد اور بیچ ایک روایت کی مانند اسکی اور زیادہ ہی اوسمین جسوقت کہ نکلتی ہے روح مومن کی رحمت بہیجتا ہی اوسپر ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان وزمین کی ہی اور ہر فرشتہ کہ آسمان مین ہی اور کہولی جاتی ہین اوسکی لیی دروازے آسمان کی اور نہین کوئی دروازی والی یعنی ہر آسمان کی دروازی والی مگر کہ وہ دعا مانگتی ہین اللہ تعالی سی یہہ کہ چڑہائی جاوی روح اوسکی اونکی طرف سی یعنی تاکہ مشرف ہون بسبب ساتھ چلنی وغیرہ کی اور نکالی جاتی ہی جان اوسکی یعنی کافر کی ساتھ رگونکی پس لعنت کرتی ہین اوسکو سب شئے درمیان آسمان وزمین کی اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنی آسمان دنیا مین اور بند کیی جاتی ہین دروازی آسمان کی نہین کوئی دروازی والی یعنی آسمان دنیا کی دروازون مین سی مگر کہ وہ دعا کرتی ہین اللہ تعالی سی یہہ کہ نہ چڑہائی جاوی روح اوسکی ہماری طرفسی نقل کے یہہ احمد فی ف ساتھ گونکی یہہ اخیر وہی اوپر کہ نا خوشی سی نکلتی ہی جان اوسکی اور بہت کہینچکر نکالی ہین اوسکو اور کمال تعلق ہوتا ہی اوسکو بدن کی ساتھ ؛ ع ؛ وعن عبد الرحمن بن کعب عن ابیہ قال لما حضرت کعبا الوفاۃ اتتہ ام بشر بنت البراء بن معرور فقالت یا ابا عبد الرحمن ان لقیت فلانا فاقرء علیہ منی السلام فقال غفر اللہ لک یا ام بشر نحن اشغل من ذلک فقالت یا ابا عبد الرحمن اما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ارواح المومنین فی طیر یعلق بشجر الجنۃ قال بلی قالت فہو ذاک رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی عبد الرحمن بن کعب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی کعب سے کہا جبکہ آئی کعب کو موت آئی اونکی پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا ای ابا عبد الرحمن کہ کیہنت ہی کعب کی اگر ملی تو یعنی بعد مرنیکی فلانی سی پس کہہ اوسکو میری طرف سی سلام پس کہا کعب نے مخبشی اللہ تجکو ای ام بشر ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگی اوس سے کہا ام بشر فی ای ابا عبد الرحمن کیا نہین سنا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق روحین مومنونکی بیچ قالب جانورون سبز کی کہاوین گی میوی درختون بہشت کیسی کہا ہان کہا ام بشر فی پس یہہ وہی یعنی وہ یہہ فضل وکرامت ہی کہ امید رکہی جاتی ہی تیری لیی نقل کی یہہ ابن ماجہ فی اور بیہقی فی کتاب البعث والنشور مین ف عبد الرحمن بزرگ تابعین سے تہی اور انکی باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی تہی اور برا ابن معرور بہی صحابی ہین انصار مین سے ام بشر انکی بیٹے تہین اونہون فی کعب سے وقت انتقال کی کہا کہ فلانیکو میری طرفسی سلام کہنا اگر ملی تو اوس سے ظاہر یہہ ہے کہ نام لیا ہو اوسنی برا رکا یا بشر کا پس کعب نے کہا مخبشی تجکو اللہ یہہ عبارت وہان بولتی ہین کہ جہان کسی سی ایسی بات سنتی ہین کہ نہ چاہیی تہی یعنی یہہ کیا کہتی ہی تو ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگی اوس سے کو وہان کسیکو پہچانین اور سلام وپیام کیسکا پہنچانین یعنی مین اپنی ہی حالمین گرفتار ہون گا اپنی ہی خبر ہو گی چہ جای خبر اور ونکی اوسیطرح سب شئے اپنے حالت مین گرفتار ہونگی حاصل یہہ کہ وہان کون آپمین ہو گا کہ کسیکو سلام پہنچا وی اور وہ پہر جواب دیوی آگی اس عذر کا جواب دیا ام بشر فی کہ تو اونمین سی نہین ہی کہ گرفتار ہونگی بلکہ تو مومنون مین سی ہی کہ جن کی حق مین حضرت فی ایسا اوسیسا فرمایا ہی یعنی نہایت خوش حالی مین ہو گا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ارواح مومنونکی بیچ قالبون جانور سبز کی ہون گی چرتی

جنت مین اور کہا وین گی میوی وٹا کی اور پیوین گی پانی وٹا کی اور جگہہ پکڑینگی سونیکی قندیلونمین نیچی عرش کی ۱۲ شرح ۞ **وعنه** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَیْرٌ یَعْلُقُ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَرْجِعَهُ اللّٰهُ اِلٰی جَسَدِهٖ یَوْمَ یَبْعَثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی عبدالرحمن سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ وہ حدیث کرتی تہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوای اسکی نہین کہ روح مؤمن کی چڑیہ پرندہ جانور کی مہوہ کہاتی ہی بیچ درختون بہشت کی یہان تک کہ پہر لاویگا اسکو اللہ بیچ بدن اوسکیکی اوسدن کہ اوٹہاویگا اوسکو یعنی قیامت کو نقل کی یہہ مالک ورنسائی نی اور بیہقی نی کتاب بعث ونشور مین ف اگر کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو جب بدن جانور کا ملا تو اسکا رتبہ گہٹ گیا کہ آدمی سی جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہہ کہ روحکو جانور کی بدن کے ساتہہ ایسا تعلق نہین ہوتا ہی کہ جیسا اس بدن کی ساتہہ ہوتا ہی اور تصرف اسمین کرتی ہی بلکہ ایسا ہوتا ہی کہ جیسی جواہر صندوق مین رکہدیتی ہین احتیاط کی لئی پس اسمین یہی اوسکی تعظیم وتکریم ہی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ بات خاص شہدا کی لئی ہی اور بعضی کہتی ہین مومنون کی لئی ہی ظاہر حدیث سی یہی معلوم ہوتا ہی ۱۲ شرح **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ یَمُوْتُ فَقُلْتُ اَقْرَأَ عَلَیْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی محمد بن منکدر سی کہ کہا گیا مین جابر بن عبداللہ کی پاس اور وہ ہتی قریب مرنیکی پس کہا مینے کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سلام پہنچا نقل کرے یہہ ابن ماجہ نی **باب غسل الميت وتكفينه** باب ہے بیچ بیان غسل میت کی اور کفن اوسکیکی ف یعنی اس باب مین آداب نہلانی اور کفنانی میت کی مذکور ہین اور نہلانا میت کا فرض کفایہ ہی سب علما کی نزدیک یعنی اگر بعضی نہلا وین گی سبکی ذمہ سی فرضیت اوتر جاویگی والا سب گنہگار رہونگی اور باخلاف ہی اسمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہی یا نہین ظاہر یہہ ہے کہ شرط ہی کہا یہہ شیخ ابن ہمام نی شرح ۞ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَیْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَةِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰی اِلَیْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِیَّاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَاْنَ بِمَیَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعَرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَیْنَاهَا خَلْفَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ام عطیہ صحابیہ سی کہ کہا آئی ہماری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تہین بیٹی اونکیکو یعنی حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ اونکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سی اگر دیکہو تم یہہ مناسب یعنے اگر احتیاج ہو اسکی ساتہہ پانیکی اور پہتی بیر کی یعنی پانی مین پتی جوش کرو اور اوس سے نہلاؤ کہ اس سی پاکی اور ستہرائی خوب ہوتی ہی اور ڈالو آخر بار مین کافور یا کچہہ کافور سی پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجکو پس جبکہ فارغ ہوئین ہم خبر کی ہمنی اونکو پس ڈالا طرف ہمارے حضرت نی تہہ بند اپنا پہر فرمایا بدن سی لگا دو اوسکی اس تہہ بند کو یعنی کفن کی نیچی رکہہ و اسطرح کہ بدنی لگا رہی اور ایک روایت مین ہی غسل دو اوسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات سے شروع کرو اوسکی داہنی طرف سی اور اعضا وضو اوسکیسی اور کہا ام عطیہ نے پس گوندہین ہمنی بالون اونکی کی تین چوٹیان پہر ڈالا ہمنی اونکو اونکی پیچہے لفظ کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لفظ اوکا اسمین ترتیب کی لیی نہ تخییر کی لیی اسلیی کہ اگر پاک ہو جاوی پہلی غسل مین تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہی تجاوز کرنا اس سی اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار مین سحب ہے پانچ بار والا سات بار اور زیادہ سات بار سی نہین آیا اگر زیادتی کرین اسپر تو مکروہ ہی کذا ذکر القاضی وابن ملک وغیرہما اولی یہہ ہی کہ دو بار۔ تو ہر بکی بتون کی پانیسی نہلاوی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی کتاب ہدایہ سی اور ازواد مین سے ابن سیرین سے کہ انہون نی غسل سیکہا تہا ام عطیہ سی وہ نہلاتی تہی ہر بکی بتون سی دو بار اور تیسری بار ساتہہ پانی کافور کی اور کہا شیخ ابن حجر

کرمراد یہہی احسد یث مین کہ کافور پانی مین ملاؤ چنانچہ جمہور یہی کہتی ہین اور کوئی کہتی ہین کہ کافور حنوط مین یعنی میت کی نوشبو مین ڈالی اور بعد نہلانے اور خشک کرنی بدنکی بدنکو لگا دی اور لکھا ہی علمار نی کہ اگر کافور نہ ملے تو مشک قائم مقام اوسکی ہوتا ہی اور یہ کہی ہوئی ہی کہ خوب دور ہوتی ہی اور جلدی مردہ بگڑتا نہین اور دفع ہوتی ہین اس سے اور کافور سی جانور موذی اور نہ بد حضرت نی صاحبزادی کی لی عنایت کیا تا برکت اوسکی اونکو پہنچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈہونڈہنی ساتہہ لباس صالحین کے بعد موت کی جیسیکہ پہلی موت کی ہی لیکن یہہ چاہیی کہ وہ کپڑا کفن کی کپڑو نسی زیادہ نہو اور شروع کرو اوسکی دائین طرفسی یعنی دائین ناتہہ اور پہلو اور پاونسی ابتدا کرو اور واو مواضع الوضو مین مطلق جمع کی لی ہی بس اعضاء وضو کی پہلی دہونی چاہئین گی پہر اور اعضا اور مراد اعضار وضو سی وہ ہین کہ جنکا دہونا فرض ہی پس کلی اور ناک مین پانی دینا ہماری نزدیک نہین ہی اور مستحب کہا ہی بعضی علمار نی یہہ کہ نہلا نیوالا اونگلی پر کپڑا لپیٹی اور ملی اوس سے دانتو نکو اور نتہنو کو اور دونو نکلو نکو اندر سی اور نتہنون کو اور اسپر عمل ہی لوگو نکا اب اور مختار یہہ ہی کہ مسح کری سر پر اور پاؤن بعد غسل کی نہ دہوئی جاوین بلکہ پہلی جب اور اعضا وضو کی دہوئے پانون ہی دہوی اور نہ دہوی پہلی ناتہہ سے بلکہ شروع کری منہہ سی بخلاف جنبی کی اس لیی کہ جنبی ناتہہ پاک کرتا ہی اور اعضا دہونیکی لیی اور میت نہلا یا جاتا ہی اور کی ناتہہ سی اوسکی تو زکے دہونیکی حاجت نہین اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک بال اور ناخونکی کہلی ہی رہنی دی گوندہی نہین ۔ ع **وعن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في ثلثة اثواب يمانية بيض سحولية من كرسف ليس فيها قميص ولا عمامة** متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیی گئی ہیچ تین کپڑون سفید مین سے اور سحول کی نہی ہوئی روئی کی نہ تہا اونمین کرتا سیا ہوا اور نہ پگڑی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور نہ تہا اونمین کرتا اور نہ پگڑی معنی اوسکی یہہ ہین کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرت کی کفن مین نہ تہی اور بعضون نی یہہ معنی کیے ہین کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑونمین نہ تہی بلکہ سوا تین کپڑونکی نہی اس صورت مین لازم آیا کہ کپڑی کفن کے پانچ ہی لیکن صحیح اول ہی معنی ہین اسیی کرنا ثابت ہوا ہی کہ نہی حضرت کی کفن مین کپڑی اور اوسے پر مترتب ہوتا ہی اختلاف علما کا اسمین کہ آیا مستحب ہے یہہ کہ ہون کفن مین قمیص اور عمامہ یا نہ ہون کہا امام مالک اور شافعی اور احمد نی کہ مستحب ہے کہ نہ ہون نہ ہون اونمین قمیص اور نہ عمامہ اور کہا حنیفہ نی کہ تین کپڑی ہون ازار یعنی لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفافہ یعنی پوٹ کی چادر اس حدیث مین جو نفی قمیص کی ہی وہ اسمین یہہ تاویل کرتی ہین کہ سیا ہوا قمیص نہ تہا بغیر سیا تہا جسکو یہان کفنی کہتی ہین انہی اور سحولیہ منسوب ہے سحول نام ایک بستی کا ہی ہین ۔ ع **وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كفن احدكم اخاه فليحسن كفنه** رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کفن دیوی ایک تمہارا اپنی بہائی کو پس چاہیی کہ اچہا دی کفن اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** روایت کی ابن عدی نی کہ اچہی دو کفن مومنا اپنی کو اسلیی کہ وہ ملاقات کرتی ہین فرشتے اپنی مین اور کفن اچہا یہہ ہی کہ پوتا ہوا اور لطیف و سفید ہو نہیں اسراف کی پس اچہی سی تمہ مراد نہین ہے کہ جو اسراف والی کفن دیتی ہین از راہ ناموری اور تکبر کی کہ وہ اشد حرام ہی اور نیا کپڑا اور دہویا ہوا دونون برابر ہین اوسمین اور کہا تورپشتی نی کہ مسرفون نی جو اختیار کیا ہی کہ کپڑی بہت بہاری قیمت کی کفن مین دیتی ہین وہ شرع مین منع ہی واسطی ضایع ہونی مال کے ۔ ع **وعن عبد الله بن عباس ان رجلا كان مع النبي صلى الله عليه وسلم فوقصته ناقته وهو محرم فمات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تمسوه بطيب ولا تخمروا راسه فانه يبعث يوم القيمة ملبيا** متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گردن توڑی اوسکی اونٹنی اوسکی نی اور وہ تہا محرم یعنی حج کی نیت کیی ہوئی پس مرگیا یہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی غسل دو اسکو ساتہہ پانے

اور بہتر کپڑا اور کفناؤ اوسکو دو کپڑون اوسکیمین اور نہ لگاؤ اور سکو خوشبو اور نہ ڈالو اوسکا سر پس تحقیق وہ اوٹھایا جاویگا دن قیامت کی لبیک کہتا ہوا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف احدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ محرم اگر مجاؤ تو کفن ہی اوسکی لباس ہین لیطور لباس محرم مونکی دی اور خوشبوئی
نہ لگاوی چنانچہ مذہب شافعی اور احمد ہی ہی اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرت نے کہ اس محرم کو دو کپڑو نمین
کفنایا بسبب ضرورت کی تہا کہ وہ سوے اون کپڑو نکی اور کپڑا نہ کہتا تہا اور خوشبو لگانی اور سر ڈھکنی کو جو منع فرمایا خاص اوسکی لیئی تہا نہ سبکی لیی
واللہ اعلم ع وسکذا کل حدیث ختبار فیہ مصعب بن عمیر وباب جامع المناقب ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرین گے ہم حدیث جناب کے
کہ سرا اوسکا یہہ ہی فضل مصعب بن عمیر ہی باب جامع مناقب کے اگر چاہی اللہ تعالی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن**
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم ومن خیر اکحالکم الاثمد فانہ
ینبت الشعر ویجلو البصر رواہ ابوداؤد والترمذی وروی ابن ماجۃ الی موتاکم روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑی اسواسطے کہ وہ بہتر ہون کپڑون تمہارے مین کفناؤ سفید کپڑو مین اپنی مردونکو اور بہتر ہی سرمون تمہاری مین اثمد اسلیے
کہ تحقیق وہ جماتا ہی پلکون کی بالون کو اور روشن کرتا ہی بینائیکو نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ موتاکم تک ف
کفناؤ سفید کپڑون مین یہہ امر استحباب کے لیی ہی کہا ابن ہمام نے کہ اولی سفید ہی اور مضائقہ نہین یہ یعنی پاڑمین کا اور کتان کا واسطی کفن مردونکے
کے اور جائز ہی عورتونکی لیی ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کیونکہ جو چیز زندگی مین پہننی جائز ہی کفن ہی اوسکا بعد مرنیکی جائز ہی اور احمد
کہتے ہین سے سرمہ کو کہ جسکو یہان لوگ لگاتی ہین اور افضل یہہ ہی کہ اسکو سوئی وقت لگاوی واسطی اتباع حضرت کی اور اسوقت خوب تاثیر کرتا ہے
ع وعن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغالوا فی الکفن فانہ یسلب سلبا سریعا رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی حضرت علی رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت منہگا کپڑا لگاؤ کفن مین پس تحقیق وہ چہینا جاتا ہی چہینا جانا
نقل کے یہہ ابوداؤد نے ف یعنی جلدی پڑانا اور خراب ہوجاتا ہی پس کیا حاجت ہی نفیس اور بہاری قیمت کی غرضکہ منع ہی اسراف کرنا کفن
مین اور مستحب اور خوب ہی اوسطکی درجہ کا ع وعن ابی سعید الخدری انہ لما حضرہ الموت دعا بثیاب جدد فلبسہا ثم قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المیت یبعث فی ثیابہ التی یموت فیہا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی سعید خدری
سے یہہ کہ جب آئی اوسکو موت منگوائی نئی کپڑی پہر پہنا اونکو پہر کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی میت اوٹھایا جاتا ہی اون کپڑو نمین
کہ مرتا ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف ظاہر اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ ابوسعید نی جو کپڑی پہنی واسطی عمل کرنیکی اسحدیث پر پہنی اور مراد اسے
سے ظاہر معنی اوسکی ہین کہ مردہ کپڑون مین اوٹہیگا لیکن یہہ ہی مثل اس لیی کہ حدیث صحیحہ مین وارد ہوا ہی کہ اوٹہین گی لوگ ننگی بدن اونکے
پاؤن پس معنی اوسکی علمانی یہہ لکہی ہین کہ مراد کپڑون سے حدیث مین وہ اعمال ہین کہ مرتا ہی اونپر آدمی عرب اعمال کو کبہی کپڑی بہی کہتی ہین
اسلیے کہ جیسیکہ کپڑی بدن سی لگی رہتی ہین ویسیہی عمل بہی متعلق بدن سے ہوتی ہین چنانچہ تاویل آیۃ ثیابک فطہر کے بہی بعضون نی یہہ کی ہی کہ اعمال
اپنی پس درست کر اور ابوسعید نی جو نئی کپڑی پہنی واسطی ستہرائی اور طہارت کی پہنی نہی اوسوقت مین اتفاقا یہہ حدیث یہی حضرت کی اونکو یاد
آگئے بیان کردی نہ یہہ کہ نئی کپڑی پہنی کی سند کی لیی بیان کی اور یا یہہ کہ قبر و نسی اوٹہین کی کپڑی پہنی ہوئی اور محشر مین ننگی ہون کی ع
وعن عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الکفن الحلۃ وخیر الاضحیۃ الکبش رواہ ابوداؤد ورواہ
الترمذی وابن ماجۃ عن ابی ملیکۃ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہتر کفن

کفن حلہ ہی اور بہترین قربانی دنبہ سینگون والا نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ابی امامہ سے **ف** حلہ ہی یعنی بہترین کفن لنگی اور چادر ہی اوپر قمیص یعنی کفنی کی اور یہہ کفن سنت ہی یا یہہ کہ بدون قمیص کی مراد ہون اس صورتمین معنی یہہ ہونگی کہ ایک کپڑی پر کفنہا نگری بلکہ دو کپڑی بہتر ہین کہ کفن کفایہ اور ادنی درجہ ہین اور اگر تین دین سنت اور مرتبہ کمال کا ہی اور دنبہ سینگونگا اکثر فربہ اور قیمتی ہوتا ہی اسلیے اسکو بہتر فرمایا ۱۲ ع ش ح **وعن ابن عباس قال امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتلی احد ان ینزع عنهم الحدید والجلود ان یدفنوا بدمائهم وثیابهم** رواه ابوداؤد وابن ماجه اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حق شہداء احد کی یہہ کہ اونکا ہتیار اجادی اونسی لوٹا یعنی زرہین اور ہتیار اور چمڑی یعنی پوستین وغیرہ بغیر بہری ہوئین خون کی اور یہہ کہ دفن کرین جاوین خون سمیت اور کپڑون سمیت یعنی جو کپڑی کہ خون مین بہری ہون نقل کی یہہ ابوداود نی اور ابن ماجہ نی **ف** امام شافعی کی نزدیک غسل ہے شہید کی لیی اور نہ نماز اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک غسل نہین لیکن نماز ہی ۱۲ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن سعید بن ابراهیم عن ابیه ان عبد الرحمن بن عوف اتی بطعام وکان صائما فقال قتل مصعب بن عمیر وهو خیر منی کفن فی بردة ان غطی رأسه بدت رجلاه وان غطی رجلاه بدا رأسه او قال وقتل حمزة وهو خیر منی ثم بسط لنا من الدنیا ما بسط او قال اعطینا من الدنیا ما اعطینا ولقد خشینا ان تکون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل یبکی حتی ترک الطعام** رواه البخاری **ف** سعد بن ابراہیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ عبدالرحمن صحابی کی پاس لائی کہانا یعنی وقت افطار کی اور وہ ہی روزہ سی تہا کہا ماری گئو مصعب بن عمیر اور وہ ہی بہتر مجسی کفنائی گئی ایک چادر مین اگر ڈانکا جاتا تہا سر اونکا کہل جاتی تہی پانون اونکی اور اگر ڈانکی جاتی تہی پانون کہل جاتا تہا سر اونکا یعنی پورا سر ڈانک دیا اور پاؤن پر اذخر کہدی چنانچہ باب جامع المناقب مین حدیث اس مضمون کی آئی ہی اور کہا ابراہیم راوی نی کہ گمان کرتا ہون مین عبدالرحمن کو کہ یہہ بھی کہا اور ماری گئی حمزہ اور وہ ہی بہتر مجسی یعنی اونکا کفن بھی ایسا ہی تہا جیسیکہ اوپر مذکور ہوا پھر کشادہ کی گئی واسطی ہمارے دنیا اوسقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی ہمکو دنیا اوسقدر کہ دی گئی اور تحقیق ڈرتی ہین ہم یہہ کہ ہوی ثواب نیکیون ہماری کا جلدی دیا گیا واسطی ہماری پھر شروع کیا رونا یعنی بسبب یاد کرنی جو مذکور ہوا یہانتک کہ چھوڑ دیا کہانا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** عبدالرحمن عشرہ مبشرہ سی ہین اور مصعب بڑی جلیل القدر اور فضلای صحابہ اور اہل بدر سی ہین اور احد مین شہید ہوئی اور حالت کفر مین بڑی فراغت سی تہی جب مسلمان ہوئی نہایت زہد و فقر اختیار کیا منقول ہی کہ ایکبار یہہ حضرت پاس حاضر ہوئی تسمہ کمر مین باندہی ہوئی فرمایا حضرت نی صحابہ کو کہ دیکھو اس شخص کو کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نی دل اسکا ساتھ ایمان کی دیکھا مینی اسکو کمر مین کہ مان باپ اسکی اسکو اچھی سی اچھا کہانا کہلاتی تہے اور دیکھا ہین نی کہ دو سو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا اور رسول کمین اسنے تئین اس حال کو پہنچا یا اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی کہ حضرت نی اونکو سید الشہداء فرمایا اور اہل بدر و شہداء احد مین ہین ۱۲ ع ش ح **وقیل** یعنی ہم نی سنا ہی **ان منکم** یعنی ہم مین سی **الا واردها** یعنی اس آگ پر داخل ہوجاوین اون لوگون مین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی **ان الذین سبقت لهم منا الحسنی اولئک عنها مبعدون** یعنی جو کوئی ارادہ کرتا ہی دنیا کا جلدی دیتی ہین ہم واسطی دنیا کی دو چیز کہ چاہتی ہین ہم واسطی اوسکی کہ چاہتی ہین ہم ہیگر دانی ہین ہم اوسکی لیی دوزخ داخل ہوگا اوسمین برا سے کیا گیا راندہ ہوا ازبسکہ اونپر خوف غالب تہا یہہ خیال آیا کہ مبادا انمین داخل ہوجاؤن والا معنی آیت کی یہہ ہین کہ جو ارادہ کرتا ہی دنیا ہی کا اور نہین ارادہ کرتا سوا سے اسکی کہچہ اوسپر انعام کرتی ہین دنیا مین جو کچہہ کہ چاہتی ہین ہم نہ جو کچہہ کہ وہ چاہتا ہی واسطے اوسکے کہ چاہتی ہین نہ واسطے ہر چاہنی والیکی حاصل یہہ کہ آیت بیچ حق بڑی طالب دنیا وغیرہ کی فرمائی ہی عبدالرحمن ایسے نہ تہی لیکن خوف

غالب نہاڈری کہ سبب اس فراغت کی ہم ہی کہین انہین مین ہون اور چھوڑدیا کہنا باوجود شدہ احتیاج کی کہ روزی سی ہی اسلیے کہ جب خوف غالب ہوتا ہی باز رکہتا ہی مایل مونسی طرف لذتون کی اور اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ وقت ضرورت کی جسقدر کفن میسر ہو ودی سنت ہے

شرح ۞ **وعن** جابر قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی بعد ما ادخل حفرتہ فامر بہ فاخرج فوضعہ علی رکبتیہ ونفث فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ قال وکان کسا عباسا قمیصا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کی پاس بعد اسکی کہ رکہا گیا تہا اپنی قبر مین پہر حکم فرمایا اوسکی نکالنیکی یعنی قبر سی پس نکالا گیا پہر رکہا اوسکو حضرت نی اپنی گہٹنون پر پس ڈالا منہہ اوسکی مین آب دہن اپنا اور پہنایا اسکو اپنا کرتا کہا جابر نی اور تہا عبد اللہ بن ابی پہنا یا تہا عباس کو کرتا نقل کی ہہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عبد اللہ بن ابی رئیس تہا منافقون کا اور نفاق ظاہر کہتا تہا جب حضرت عباس کو کہ چچا حضرت کی تہی روز بدر کے بندی کر کر لائی تہی تو وہ ننگی تہی اور پیراہن کسیکا اونکی ٹہیک آتا نہا بسبب دراز قد ہونی اونکیکے عبد اللہ بن ابی نی کہ یہہ ہی دراز قد تہا کرتا اپنا اونکو پہنایا پس حضرت نی کرتا اپنا اوسکو پہنایا اوسی کرتی کی بدلا وتارنیکی لیی تا منافق کا احسان اونپر نہ جاوی اور اوسمین ایک نکال وارد ہوتا ہی کہ قرآن مجید مین اللہ تعالی نی فرمایا ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ یعنی دعا مگر کسی پر منافقون مین سی کہ مر گیا ہی اور مت کہڑا ہو اوسکی قبر پر اور یا وجود اسکی حضرت عبد اللہ کی گور پر تشریف لیگئی اور کرتا پہنایا اور آب دہن اوسکی منہہ مین ڈالا جواب اسکا علمای یہہ لکہا ہے کہ یہہ واقعہ پہلی اوترنی آیہ کی تہا اور حضرت کو غرض اس سے بدلا اوتارنا تہا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور تالیف اور خاطرداری اوسکی بیٹی کی کہ وہ مومنہ تہا پاک نفاق سی اور بہت سی اسکی جواب لکہی ہین جو چاہی اور سر خوہین دیکہہ لی ح **ف** جب آدمی مرنی لگی تو قبلہ رخ کردی اسطرح کہ چت لٹادی اور پاؤن قبلہ کی طرف کری اور سرا اونچا کردی تا قبلہ رخ ہو جاوی اور تلقین کری شہادت یعنی اوسکی پاس پہرہی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس جب مری تو باندہ دی کلا اوسکا تا منہہ بند ہو جاوی اور کوئی جانور منہہ مین نگہس جاوی اور بند کردی آنکہین اوسکی اور مستحب ہے جلدی دفن کرنا اوسکو اور جب ارادہ کرین نہلانی کا تو تختہ کو دہونی اگر وغیرہ کی طاق دیکر اوسپر اوسکو لٹادی اور کپڑی اوتاری اور ستر اوسکا ڈانک دی ایک کپڑی سی کہ لنبا ڈیڑہ ہاتہہ کا ہو اور چوڑا دو ہاتہہ کا اور وضو کروادی بغیر کلی اور ناک مین پانی دینی کی اور نہلادی ایسی پانی سی کہ جوش کئی ہون اوسمین بیری کی پتی یا اشنان اگر ہم پہنچین والا خالص پانی سی اور دو ہو دی سر اور ڈاڑہی اوسکی ساہ خطمی کی اور اگر وہ نہ ملی تو صابون وغیرہ سی دہوئے اور لٹادی پہلی بائین کروٹ پہر نہلادی یہانتک کہ پہنچی پانی اوس کروٹ تک کہ تختنی سی لگی ہی پہر دائین کروٹ لٹا کر نہلادی اسیطرح سی کہ پانی بائین کروٹ تک پہنچی پہر بٹہادی مردکو اور ملی پیٹ اوسکا آہستہ پہر اگر نکلی پیٹ سی کچہہ تو دہو ڈالی اور پہر کر غسل اور وضو نکروادی اور پونچہی اوسکی بدن کو کپڑا سی اور لگادی حنوط یعنی خوشبوی مرکب سر اور ڈاڑہی کو اور رکاوٹ اچہا کو لگادی کہ سجدہ مین زمین کو لگتی ہین یعنی پیشانی وغیرہ اور کنگہی نگری بالون اور ڈاڑہی کو اور نہ کتری ناخون اور بال اوسکی اور نہ ختنہ کری جسکا ختنہ نہوا ہو پہر کفنا دی اور کفن مسنون مرد کی لئی یہہ ہی کہ کفنی ہو مونڈہون سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادرین سر سی قدم تک اور کفن کفایہ ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہہ ہی کہ کفنی اور اوڑہنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اور اوڑہنی یعنی ہو دو ہاتہہ کی اور چوڑی ایک بالشت کی اور سعینہ بند تین ہاتہہ کا لنبا اور چوڑا دو اوسکا بغلون کی نیچی سی گہٹنی تک اور باقی تین کپڑی ویسہی ہون جیسی مرد کو کفن مین مذکور ہوئی پس جو کوئی زیادہ کری اسپر یا کم کری اور سنی ظلم کیا اور کفن کفایہ عورت کا ازار اور اوڑہنی اور لفافہ اور ضرورت کیوقت ایک ہی کپڑا کافی ہی اور نہ افضل کری یک پر بلا ضرورت اور دہونی دی کفن کو خوشبوئی کی طاق پہلی پہنانی کی اور کفنا دی یون کہ اول لفافہ

سینے پوٹ کی چادر پہلاوی پہراو سپر ازار یعنی اندر کی چادر پہر کفنی پہنا کر ازار پر لٹا دی اور باندھ دونوں طرف پہلاوی سینہ پر نہ کہی پہر لپیٹی ازار باہر طرف اوسکیسی پہر داہنی طرف سے پہر لفافہ کو یوں ہی لپیٹی اور عورت کو پہنا دی کفنی اور اوسکی بالونکو دو حصی کر کر اوسکی سینہ پر اور پر کفنی کی ڈالی پہر اوڑہنی اوڑہا دی پہر ازار لپیٹی پہر لفافہ پہر سینہ بند سکی اوپر لپیٹی اور سر کی اور پانون کی طرف سی کفن باندہ دیا جاوی اگر خوف ہو کہل جانیکا مقام

الاجر اور بحر شرح ملتقی اور چلپی **باب المشی بالجنازۃ والصلوٰۃ علیہا** باب ہی بیچ بیان چلنی کی ساتھہ جنازہ کی اور نماز پڑہنی اوسکیلی **ف** سنازکی ساتھہ پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونون جائز ہین لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہی اور سوار کو چاہی کہ جنازہ کی پیچھی چلی و پیادہ کو اگی بہی چلنا روا ہی اوپر پیچھی ہی لیکن پیچھی چلنا افضل ہے اور نماز جنازہ کی فرض کفایہ ہی یعنی اگر بعض پڑہ لین کی سبکی ذمہ سی فرضیت ساقط ہو جائیگے والا سب گنہگار ہونگی اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہی اور طہارت اوسکی اور رکہنا جنازہ کا اگی مصلی کی پس اس قید سی جائز نہین ہی غایب پر اور نہ اوسپر کہ جانور کی پیٹہہ پر تو یا لوگون کی کندہون پر اور نہ اوسپر کہ مصلی کہ پیٹہہ کی پیچھی رکہا ہو اور اگر بغیر نہلائی دفن کر دیا جاوی اور ممکن نہو باہر نکالنا اوسکو بغیر قبر کہودنی کی تو فقط ہو جاتی ہی شرط طہارت کی اور نماز ادا کیجاوی قبر پر بغیر غسل کی اور اگر ممکن ہو نکالنا نکال کر غسل دیز

اور نماز پڑہین اور اگر نماز دالسہ بغیر غسل کی نماز پڑہی اور بغیر قبر کہودنیکی نکالکر غسل دیا پہر کر پڑہین نماز ہو ؛ **الفصل الاول** فصل پہلے **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونہا الیہ وان تک سوی ذلک فشر تضعونہ عن رقابکم **متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کرو ساتھہ جنازہ کی پس اگر ہی وہ جنازہ یعنی میت نیک پس بہلائی ہی یعنی بہلائی ہی اوسکی لیی بہیجاؤ اوسکو طرف بہلائی کی اور اگر ہی غیر اسکی پس بدہی رکہو اوسکو اپنی گردنون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جلدی کرو ساتھہ جنازہ کی یعنی جنازہ دفن کی لیجاؤ تو جلدی چلو اور جلد سی دوڑنا نہین مراد ہی بیچ کی چال چلی کہ جلد جلد قدم اوٹہاوی اور پاس پاس قدم رکہی حاصل یہہ کہ چال معمولی سی زیادہ ہو اور دوڑنے سے کم اگی جلدی چلنی کا فایدہ بیان فرمایا کہ اگر وہ نیک ہے یعنی اگر ہی حال اوس میت کا اچہا پس جلدی لیجاؤ اوسکو تاکہ پہنچی ثواب آخرت کو جلدی اور اگر حال اوسکا برا ہی تو ہی جلدی لیجاؤ تاکہ پہنکو بر کو اپنی گردنون سی ؛ ع ؛ **وعن ابی سعید** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازۃ فاحتملہا الرجال علی اعناقہم فان کانت صالحۃ قالت قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت لاہلہا یا ویلہا این تذہبون بہا یسمع صوتہا کل شیء الا الانسان ولو سمعہ الانسان لصعق رواہ البخاری ؛

اور روایت ہی ابی سعید کی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تیار کیا جاتا ہی جنازہ پس دو نہانی ہین اوسکو لوگ اپنی گردنون پر پس اگر ہوتا ہی نیکبخت کہتا ہی جلدی لیچلو مجکو یعنی طرف منزل میری کی اور اگر ہوتا ہی بدبخت کہتا ہی اپنی لوگون کو ای مصیبت کہان لیجاتے ہو اوسکو یعنی مجکو سنتی ہی آواز اوسکی ہر چیز سوا آدمی کی اور اگر سنی آدمی کی البتہ مر جاوی یا بیہوش ہو جاوی **ف** مومن جلدی چلنی کو کہتا ہے اسلیی کہ نعمتین جنت کی دیکہتا ہی اور بدبخت بسبب دیکہنی عذاب کے ویلا کرتا ہی اور میت کلام حقیقۃ کرتا ہی اگرچہ روح نکل جاتی ہی اللہ تعالی قادر ہی اسپر یہہ ایسا ہی ہے جیسی قبر مین زندہ کیا جاتا ہی سوال کی لیی ؛ ع ؛ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ازلتم الجنازۃ فقوموا حتی تجاوزکم او توضع **متفق علیہ** اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جب دیکہو تم جنازہ کو پس کہڑی ہو جاؤ پس جو تخصص کہ ساتھہ ہو اوسکی یعنی بعد نماز کی پس نہ بیٹہی جا تنک کہ رکہا جاوی جنازہ یعنی لوگونکی کندہونسی زمین پر کہا جاوی یا قبر مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے جب جنازہ گہر مین سی نکلی تو دیکہکر کہڑے

ہو جاؤ اسلئے کہ ہم میت اور تعظیم ایمان اوسکیلئے بالسبب ہول موات کی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ اسوقت بی پروا نہونا چاہیے بلکہ ہشیار ہوکر اور ڈر کر اوٹھہ کھڑا رہی اور جب تک رکھا نہ جاوی زمین پر بیٹھی نہین بلکہ کندھا دینی کی لیے ساتھہ رہی اور کہا بعض علما ہماری نی کہ جب ارادہ کری جنازیکی ساتھہ جانیکا تو اوٹھہ کر کھڑی رہنا مکروہ ہی اکثر وں کی نزدیک اور بعضون نی کہا کہ اختیار رکھتا ہی چاہیے کھڑا رہی چاہی بیٹھا رہی اور بعضون نی کہا دونو سحب ہین اور کہا جمہور نی کہ یہہ حدیثین منسوخ ہین ساتھہ حدیث حضرت علی رضی کہ آگی آتی ہی ع: **وعن جابر** قال مرت جنازۃ فقام لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقمنا معہ فقلنا یا رسول اللہ انھا یھودیۃ فقال ان للموت فزعا فاذا رایتم الجنازۃ فقوموا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اوٹھہ کھڑی ہوئی اوسکی لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوئے ہم ساتھہ اوسکی پس کہا ہمنی اسی رسول خدا کی یہہ ہی جنازہ یہود یکا یعنی نہ مسلمان کا کہ جسکی تکریم اور تعظیم ایمان کی لیے اوٹھین پس فرمایا حضرت نے تحقیق موت جاہی گھبراہٹ اور ڈر کی ہی پس جب دیکھو جنازہ اوٹھہ کھڑی ہو یعنی اگرچہ کافر ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن علی** رض قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فقمنا وقعد فقعدنا یعنی فی الجنازۃ رواہ مسلم وفی روایۃ لابی داود قام فی الجنازۃ ثم قعد بعد اور روایت ہی حضرت علی رضی سے کہ کہا دیکھا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑی ہوئی پس کھڑی ہوئی ہم اور بیٹھی پس بیٹھی ہم یعنی بیچ دیکھنی جنازیکی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت مالک کی اور ابی داود کی یہہ ہی کہ کھڑی ہوئی جنازیکے لیے پھر بیٹھی پیچھی اسکی **ف** پہلی روایت کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ کھڑی ہوئی حضرت جنازیکو دیکھکر ہم بھی کھڑی ہوئی اور جب گذر گیا اور غایب ہوا نظر سی بیٹھی حضرت اور ہم بھی بیٹھی دوسرے یہہ کہ چند مدت جنازہ کو دیکھکر کھڑی ہوا کئی پھر بیٹھی رہتی اور نہ اوٹھتی پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہوا کھڑی ہو جانا ساتھہ فعل خیر کی یعنی یہہ حکم پہلی نہا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کی بھی یہی دونو معنی ہین اور دوسرے معنے ظاہر ہین ع: **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبع جنازۃ مسلم ایمانا واحتسابا وکان معہ حتی یصلی علیھا ویفرغ من دفنھا فانہ یرجع من الاجر بقیراطین کل قیراط مثل احد ومن صلی علیھا ثم رجع قبل ان تدفن فانہ یرجع بقیراط متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جاوی ساتھہ جنازہ مسلمانکی بسبب لانی ایمان کی یعنی فرمودہ شرع پر اور واسطے طلب کرنی ثواب کی اور رہی ساتھہ اوسکی یہانتک کہ نماز پڑہی اوسپر اور فراغت پاوی دفن اوسکیسی پس تحقیق وہ پھرتا ہی اجر لیکر برابر دو قیراط کی ہر قیراط مانند احد کی اور جو شخص کہ نماز پڑہی جنازہ پر پھر پھر جاوی پہلی دفن سی پس وہ پھرتا ہی ثواب لیکر برابر ایک قیراط کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** قیراط کہتی ہین دینار کی بارہوین حصہ کو اور یہان قیراط سی مراد حصہ عظیم ہی یعنی ڈھیر بڑا ہو ع: **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی الیوم الذی مات فیہ وخرج بھم الی المصلی فصف بھم وکبر اربع تکبیرات متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنچائی خبر نجاشیکے مرنیکی لوگونکو جسدن کہ وہ مرا اور نکلی ساتھہ صحابہ کی طرف عیدگاہ کی پھر صف باندہی ساتھہ اوسکی اور تکبیرین کہین چار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرت نی جسپر نماز پڑہی اصحمہ تہا اول دین نصاری پر تہا پھر ایمان لایا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کر کر وہان گئی تو خوب خدمتگذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرت نی وہ خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر نماز پڑہی اوسکی جنازیکی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ نماز پڑہی جاوی میت پر مسجد جماعت مین اسلیے کہ فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی نماز پڑہی میت پر مسجد مین نہ پس نہین ثواب واسطے اوسکی اور کہا ابن ہمام نی کہ خلاصہ مین لکھا ہی کہ

کہ مکروہ ہی نماز برابر ہی کہ میت اور قوم ہون مسجد مین یا ہو میت خارج مسجد کی اور قوم سب یا بعض مسجد مین ہون ابنی اور بعضون نی کہا کہ نہین مکروہ ہی جب ہو میت خارج مسجد کی پر بعضون نی کہا ہی کہ کراہت تحریمی ہی اور بعضون نی کہا تنزیہی ہی اور اسحد یث سی شافعی یہہ نکالتی ہین کہ نماز جنازہ کی غایب پر جائز ہی اور حنیفہ کی نزدیک نہین جائز وہ کہتی ہین کہ احتمال ہی کہ جنازہ نجاشی کا سامنی حضرت کی آگیا ہو اسلیی کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوار و پہاڑ وغیرہ جو درمیان مین حایل تہی ہٹا دئی ہون اور حضرت کو جنازہ معلوم ہوتا ہو پس یہہ خصوصیت حضرت کے ہوئی اور کو نہین درست چنانچہ منقول ہی حضرت ابن عباس سے بغیر اسناد کی کہ کہا ابن عباس نی کہ کہو لاگیا سر یعنی جنازہ نجاشی کا یہان تک کہ دیکہا اوسکو اور نماز پڑہی اوسپر ع ح ؛ **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ یُکَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاَنَّهٗ کَبَّرَ عَلٰی جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہا ہی زید بن ارقم صحابی تکبیر بن کہتی ہماری جنازون پر چار اور اونہون نی تکبیرین کہین ایک جنازہ پر پانچ پس پوچہا ہمنے اونسی کہ ہمیشہ چار تکبیرین کہتی تہی آج پانچ کیون کہین پس کہا اونہون نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہتی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پانچ تکبیرین کہتی یعنی کہبی کہبی یا ابتدا مین اجماع ہی سب علماء کا اسپر کہ چار تکبیرین ہین نماز جنازہ مین اور حضرت سی اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم سی زیادہ ہی منقول ہین لیکن لکہا ہی علماء نی کہ اخر الامر حضرت سی چار ہی ثابت ہوئی ہین پس سوائی چار کی جو منقول ہین منسوخ ہین اور زید رضی اللہ عنہ اگر نسخ کی قایل نہون تو کچہہ ضرر اجماع مین نہین آتا ع ح ؛ **وعن** طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَاَ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی طلحہ بن عبد اللہ بن عوف تابعی سی کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی ابن عباس کی جنازی پر پس پڑہی سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کی اور کہا پڑہی مینے سورہ فاتحہ تا کہ جانو تم کہ یہہ سنت ہی نفل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا امام ابو حنیفہ نی کہ مراد سنت سی یہہ ہی کہ پڑہنا فاتحہ کا نماز جنازہ مین واجب نہین انہی یعنی فاتحہ اگر پڑہی جاوی مکان ثنا کی تو قایم ہوتی ہی مقام سنت کی اور کہا ابن ہمام نی کہ نہ پڑہی سورہ فاتحہ مگر یہہ کہ پڑہے ساتہہ نیت ثنا کی اور نہین ثابت ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پڑہنا اسکا اور موطا مین ہی کہ ابن عمر رضہ نہ پڑہتی تہی اسکو نماز جنازہ مین انتہی اور امام شافعی کی نزدیک پڑہنا اسکا واجب ہی پس مراد سنت سی اونکی نزدیک یہہ ہی کہ طریقہ روایت کیا گیا دین مین ہی پس اس تاویل سی نفی وجوب کی ہوئی ع ؛ **وعن** عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَیْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ذٰلِکَ الْمَیِّتَ وَهُوَ لَهٗ اور روایت ہی عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جنازی پر پس یاد رکہی مینی دعا پڑہتی تہی حضرت کی کہ وہ فرماتی تہی یعنی بعد تیسری تکبیر کی یا الہی بخش گناہ اسکی اور رحمت کر اسپر یعنی قبول کر طاعتین اسکی اور خلاص کر اسکو مکروہات سی اور معاف کر اس سے یعنے تقصیرات اسکی اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنی جنت مین اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتہہ پانی کی اور برف کی اور اولی کی یعنی پاک کر گناہون سی ساتہہ طرح طرح کی مغفرتون کی اور پاکیزہ کر اسکو گناہون سی جیسیکہ پاکیزہ کرتا ہی تو کپڑی سفید کو میل سی اور بدلدی اسکو گہر یعنی اوس عالم مین بہتر گہر اسکیسے یعنی اس عالم مین اور اہل یعنی خادم بہتر اہل اسکیسے

اور بی بی ہیبہ بی اسکیسی اور داخل کرا سکو جنت مین یعنی ابتدا اور پناہ دی اسکو عذاب قبر کیسی یا کہا عذاب دوزخ کی سی اور ایک روایت مین ہے کہ بچا اسکو فتنہ قبر کیسی یعنی سخیر منکر نکیسی خوشنودگی جواب مین اور عذاب آگ سی کہا عوف نی کہ جب یعنی یہہ دعا حضرت سی اوس میت کی لیی سنے تو رشک لیگیا مین یہانتک کہ آرزو کی یعنی کہ ہوتا مین یہہ میت یعنی تو کہ حضرت میری لیی یہہ دعا کرتی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** بی بی ہیبہ بی اسکیسے یعنی حوعین اور عورتون دنیا مین سی بہی پرتے اشکال رہا کہ عورتین دنیا کی ہونگی جنت مین افضل حور وانسی بسبب نماز روزی اپنی کی جب اگر وارد ہوا ہی یہہ حدیث مین اور فقہ مین لکھا ہی کہ مستحب ہے اس دعا کو آہستہ پڑہنا اور حضرت نی پکار کر پڑہی تعلیم کی لیی اور یہہ دعا سی نسائی اور ترمذی نی بہی روایت کی ہی اور بخاری نی لکھا ہی کہ دعا مین جو میت کی لیی وارد ہوئی ہین یہہ سب ہونسی صحیح تر ہی بڑع ؛ **وعن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان عائشۃ لما توفی سعد بن ابی وقاص قالت ادخلوا بہ المسجد حتی اصلی علیہ فانکر ذلک علیہا فقالت واللہ لقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنی بیضاء فی المسجد سہیل واخیہ رواہ مسلم ؛ اور روایت ہے ابی سلمۃ بن عبد الرحمن سی یہہ کہ جب فات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ نی داخل کرو انکو مسجد مین تا کہ نماز پڑہون مین اوپر اوس انکار کیا گیا یہہ حضرت عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نی قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑہی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر دونون بیٹون بیضا کی مسجد مین یعنی سہیل اور بہائی اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نام سہیل کی بہا بکا سہیل تہا اور بیضا انکی مانکتا نام ہی اور نماز جنازہ کی مسجد مین پڑہنی نزدیک امام شافعی کے درست ہی بموجب حدیث کی اور نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی بموجب حدیث کی کہ اسمین ذکر ہی انکار کا کہ حضرت عائشہ پر انکار کیا صحابہ نی ہوا سطی کہ معمول نہ تہا حضرت کا کہ نماز جنازہ مسجد مین پڑہین چنانچہ قریب مسجد کی ایک جگہہ مقرر تہی کہ وہان نماز جنازہ پڑہتی تہی اور ابو داود مین منع کی حدیث بہی موجود ہی مضمون اوسکا یہہ ہی کہ جو کوئی پڑہی نماز جنازہ کی مسجد مین پس نہین اوسکے واسطے اوسکی اور حضرت عائشہ نی جو یہہ حدیث ذکر کی کہ حضرت نی نماز پڑہی تو یہہ بسبب عذر کی تہا کہ مینہ برستا تہا یا معتکف تہی چنانچہ ایک روایت مین یہہ صریح آیا ہی کہ حضرت معتکف تہی اوسکی مسجد مین پڑہی ؛ ع ح ؛ **وعن** سمرۃ بن جندب قال صلیت وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ ماتت فی نفاسہا فقام وسطہا متفق علیہ ؛ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر جنازہ ایک عورت کی کہ مرگئی تہی بیچ نفاس اپنی کی پس کہڑی ہوئی بیچمین اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** شافعی کہتی ہین کہ عورت کی کولون کی سامنی کہڑا ہووی نماز پڑہنی کی لیی اور مرد کی سر کی سامنی پس یہہ حدیث سند اونکی ہی بیچ حق نماز عورت تو نکلی اور دوسری بات اور حدیث سی ثابت کی ہی اور ہماری مذہب مین یہہ ہی کہ کہڑا ہووی سامنی سینہ کی خواہ مرد ہو خواہ عورت کہا شیخ ابن ہمام نی کہ یہہ حدیث منافی سینہ کی سامنی کہڑی ہونکی نہین اس لیی کہ سینہ وسط ہی یعنی درمیان مین پڑا ہی اعضا کی اسلیی کہ اوپر اوسکی سر اور ناف نہین اور نیچی اوسکی پیٹ اور پانون اور احتمال ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ کی سامنی کہڑی ہوئی ہون بایں طرف کولون کی راوی نی بسبب نزدیک ہونی دونو چیزونکی آپسمین گمان کیا کہ درمیان مین اوسکی سامنی کولون کی کہڑی ہوئی اور منجملہ نی کہا کہ روایت ہی ابی حنیفہ اور ابی یوسف سی یہی کہ کہڑا ہووی امام عورت کی کولونکی سامنی بڑع ؛ ح ؛ **وعن** ابی عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبرین لیلا فقال صلیتم ہذین فقالوا لا قال فلعلہ اذنتموہ قالوا نعم قال فلا اذنتموہ قالوا دفناہ وظلمۃ اللیل فکرہنا ان نوقظک فقام فصففنا خلفہ فصلی علیہما متفق علیہ ؛ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تہا مردہ اوسمین رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہی یہہ عوض کیا صحابی نی کہ آج کی رات فرمایا پس کیون نہ خبر کی مجہکو عوض کیا

صحابی کو دفن کیا بعضی اسکو بیچ اندھیری رات کی بس مکروہ جانا بعضی جگانا آیکا پھر کہتی ہوئی حضرت پس صبح باندھی بعضی پچھی حضرت کی پس نماز پڑھی اور پھر تل کے بیٹھا ری اور مسلم نی ف نام اس مردہ کا طلحہ بن براء بن معرور تھا ع وعن ابی ھریرۃ ان امراۃ سوداء کانت تقم المسجد او شابا ففقدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسال عنھا او عنہ فقالوا مات قال افلا کنتم اذنتمونی قال فکانھم صغروا امرھا او امرہ فقال دلونی علی قبرہ فدلوہ فصلی علیھا ثم قال ان ھذہ القبور مملوۃ ظلمۃ علی اھلھا وان اللہ ینورھا لھم بصلاتی علیھم متفق علیہ ولفظہ لمسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک عورت ہی کالی جھاڑو دینی تھی مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین یا نہا ایک جوان یعنی جھاڑو دیتا تھا پس نہ پایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس پوچھا حال اوس عورت کیسی یا مرد جوان کیسی کہ کیا ہوا اور کہان گیا عرض کیا صحابہ نی کہ مر گیا یا مر گئی فرمایا پس کیون نہ خبر کی مجکو یعنی نماز پڑہنا اوسکی کہا ابو ہریرہ نی نہیں گویا کہ صحابہ نی حقیر جانا حال اوس عورت کا یا اوس شخص کا یعنی یہہ خیال کیا کہ کیا ہی یہہ کہ جسکی لیی حضرت کو تکلیف دین پس حقیقت مین تعظیم حضرت کی منظور تھی پس فرمایا بتلادو مجکو قبر اوسکی پس بتلائی اونکو پس نماز پڑہی اوسپر پھر فرمایا تحقیق یہہ قبرین بھری ہوئی ہین تاریکی سی مردون پر اور تحقیق اللہ تعالی روشن کرتا ہی قبرونکو واسطے مردونکی بسبب نماز میری کی اونپر متفق علیہ اور لفظ اسکی واسطے مسلم کی ف یا نہا ایک جوان یہہ شک راوی ہی کہ عورت جھاڑو دیتی تھی یا جوان دیتا تھا اور یہہ قبرین مراد انسی وہ قبرین ہین کہ جنپر ممکن تھا نماز پڑہنا حضرت کا اور اختلاف ہی اسمین کہ نماز پڑہنی قبر پر جایز ہی یا نہین جمہور علما اسپر ہین کہ مکروہ ہے خواہ پہلی پڑہ چکی ہون یا نہ پڑہ چکی ہون اور ابراہیم نخعی اور ابو حنیفہ اور مالک اسپر ہین کہ اگر پہلی نہ پڑہ چکی ہون تو درست ہی اور اگر پڑہ چکی ہون تو نہین درست لیکن ابو حنیفہ کی نزدیک ایک شرط یہہ ہی کہ اگر پھٹ نگیا ہو میت قبر مین تو درست ہی اور پھٹ گیا ہو تو نہین درست بعضون نے اندازہ اسکا تین دن کا کیا ہی کہ تین دن سی کم کا ہو تو جایز ہی کہ نہین پھٹا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جایز ہی کہ پھٹ گیا اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ حد مہینون مین جو نماز پڑہنا حضرت کا قبرون پر آپ ہی کی خصوصیات حضرت کیسی ہے کہ حضرت قبرونکی نورانی ہونیکی لیی پڑہتی تھی اور کو مطلق نہین درست ع ع ع وعن کریب مولی ابن عباس عن عبد اللہ بن عباس انہ مات لہ ابن بقدید او بعسفان فقال یا کریب انظر ما اجتمع لہ من الناس قال فخرجت فاذا ناس قد اجتمعوا لہ فاخبرتہ فقال تقول ھم اربعون قال نعم قال اخرجوہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیئا الا شفعھم اللہ فیہ رواہ مسلم اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس کیسی کہ نقل کی عبد اللہ ابن عباس سی یہہ کہ مرا اونکا بیٹا قدید مین یا عسفانین کہ نام جگہون کا ہی قریب مکی کی پس کہا ابن عباس نی اسی کریب دیکھیہ کس قدر جمع ہوئی ہین لوگ اسکی نماز کی لیی کہا کریب نی پھر نکلا مین پس ناگہان لوگ بہت جمع ہوگئی تھی اوسکی لیی پس خبر دی مینی اونکو پھر کہا کیا کہتا ہی تو یعنی گمان کرتا ہی کہ ہونگی وہ چالیس کہا کریب نی کہا ابن عباس نی کہ نکالو جنازہ کو پس تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی نہین کوئی شخص مسلمان کہ مری پس پڑہین جنازی اوسکی پر چالیس آدمی کہ نہ شریک کرتی ہون ساتھہ اللہ کی کسیکو مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ شفاعت اونکی میت کی حق مین نقل کی یہہ مسلم نی وعن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من میت یصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون ان اللہ یشفعھم لہ الا شفعوا فیہ رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین کوئی میت کہ نماز پڑہے اوسپر ایک جماعت مسلمانونسی کہ پہنچین سو کو سب شفاعت کرین واسطے اوسکی مگر کہ قبول کیجاتی ہی شفاعت اونکی میت کی حق مین نقل کی یہہ مسلم نی ف پہلی حدیث مین چالیس آدمی فرمائی اور اسمین سو ظاہر یہہ ہی کہ اول سو کی جمع ہونیکی فضیلت اونثری ہو وی پھر از راہ

فضل وکرم کی اپنی بندوں کی حال پر چالیس کی جمع ہونیکی ہی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہی کہ مراد دونوں عدد وسنی کثرت ہو وہی زیادہ خاص

شرح ۔ **وعن** انس قال مروا بجنازة فاثنوا علیها خیرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم وجبت ثم مروا بأخری فاثنوا علیها شرا فقال وجبت فقال عمر ما وجبت فقال هذا اثنیتم علیه خیرا فوجبت له الجنة وهذا اثنیتم علیه شرا فوجبت له النار انتم شهداء الله فی الارض متفق علیه وفی روایة للمؤمنون شهداء الله فی الارض ۔ اور روایت ہی انس سے کہ کہا گذری صحابہ ایک جنازی پر پس تعریف کی اوسپر پھر ایکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واجب ہوئی پھر گذری ایک اور جنازی پر پس ذکر کیا اوسپر برائی کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمر نی کیا واجب ہوئی فرمایا حضرت نی وہ شخص کہ تعریف کی تمنی اوسپر پھر ایکی پس واجب ہوئی اوسکی لیی بہشت اور یہہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تمنی برای کا پس واجب ہوئی اوسکی لیی دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ مومن گواہ ہین اللہ کی زمین مین **ف** واجب ہوئی جنت یعنی ثابت ہوئی جنت برتقدیر صحیح ہونی اوس چیزکی کہ تعریف کی اوسپر یا اگر مراد حالت تعریف پر اور واجب ہوئی دوزخ یعنی برتقدیر صحیح ہونی برائی کی کہ ذکر کی یا اگر مراد اوس حالت پر اور کہا منهل نی کہ یہہ حکم عام نہین ہی ہر شخص کی حق مین کہ گواہی دین اوسکی حق مین ایک جماعت صالحہ خیر و شر کی بلکہ امید جنت کی ہی یہ پہلی کی لیی اور نہ خوف دوزخ کا دوسری کی لیی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو حکم واجب ہونی جنت اور دوزخ کا کیا تو بسبب اسکے کہ مطلع کر دیا ہو اونکو اللہ تعالی نی اسپر اور کہا زین عوب نی ذکر کرنا کسیکو ساتھہ بھلائی اور برائی کی واجب نہین کرتا جنت اور نار کو بلکہ علامت ہی اونکی جنتی اور دوزخی ہونیکی اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیکبختون اور بدبختونکا ہی کہ وہ بضمیمہ دخلت نفسانیہ کی کہتی ہین وہ علامت جنتی اور دوزخی کی ہی والا اگر کوئی فاسق کسی سبب سے اہل فسق کی تعریف کری یا ایک نیکبخت کی برے بیان کری کچھہ اعتبار نہین اور تم گواہ اللہ کی ہو یہہ بات باعتبار اکثر کی فرمائی کہ اکثر آدمی جیسا ہوتا ہی ویسا ہی اللہ تعالی لوگونکو کہواتا ہی پس کہنا اونکا علامت واقع ہین ہونیکی ہی اور یہہ معنی نہین ہین کہ جو کچھہ کہین صحابہ اور مومن سچ حق ایک شخص کی کہ یہہ مستحق جنت یا دوزخکا ہی تو یون مین ہوتا ہی جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہی نہین ہوتا دوزخی بسبب کہنے اونکے اور جو کوئی مستحق دوزخکا ہوتا ہی اوسکی کہنی سی جنتی نہین ہو جاتا کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ نہین جائز ہی کسیکو قطعی جنتی کہنا یا قطعی دوزخی کہنا اگرچہ گواہی دین اوسکی لیی جماعت کثیرہ بلکہ امید کیجاوے جنت کی اوسکی لیی کہ گواہی دین جماعت صالحہ ساتھہ بھلائی کی اور خوف کیا جاوے دوزخکا اوسکی لیی کہ گواہی دین جماعت ساتھہ برائی کی

شرح ۔ **وعن** عمر رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما مسلم شهد له اربعة بخیر ادخله الله الجنة فقلنا وثلثة فقال وثلثة فقلنا واثنان فقال واثنان ثم لم نسئله عن الواحد رواه البخاری ۔ اور روایت ہی حضرت عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو مسلمان کہ گواہی دین واسطے اوسکی چار شخص ساتھہ بھلائیکی داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین کہا ہمنی اور اگر تین شخص گواہی دین یعنی تو بھی داخل کریگا بہشت مین فرمایا اور اگر تین ہی گواہی دین تو بھی داخل کریگا کہا ہمنے اور اگر دو گواہی دین فرمایا اور دو بھی پر نہ پوچھا ہمنی اوسنی حال ایک کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** داخل کریگا جنت مین یعنی بسبب فضل نبی کی اور بھلائی اوسیکی اور کبھی یہہ بھی ہوتا ہی کہ بخشش دیتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی اور داخل کرتا ہی اوسکو جنت مین واسطے صحیح کرنی گمان مومنون کی پیچ ہونی اوسیکی صالح چنانچہ اسلیی کہا گیا ہی السنة تخلق اقلام الحق یعنی زبانین خلق کی قلم حق کی ہین

شرح ۔ **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الی ما قدموا رواه البخاری ۔ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہو مردونکو اسلیی کہ تحقیق وہ پہونچی ساتھہ جزا اوسچیزکی کہ آگی

پہنچی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف نہ برا کہو یعنی لعن وطعن اور گالیان وغیرہ مندو مردونکو اگرچہ ہون فاجر و کافر مگر جسکا مرنا کفر پر یقیناً معلوم ہو تو قطعاً نہین مانند فرعون اور ابوجہل اور ابولہب کی اسلیے کہ جیسا اونہون نی کیا اوسکا بدلا پایا اگر نیک کا تہی تو اب ملا اونکو برا کہنا نیچا سہی اور اگر بدکار تہے شاید کہ اللہ تعالی نی بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو تو تمہین اونکی برا کہنی مین کیا فائدہ ؛ ع ؛ ح ؛ **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ اِحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِى اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہی جمع کرتی دو شخصو کو شہداء احد مین سی پس ایک کپڑی مین پہر فرماتی تہی کونسی کو انمین سی زیادہ قران یاد ہی پس جب اشارہ کیا جاتا واسطے حضرت کی طرف ایک کی اونمین سی آگی کرتی اوسکو قبر مین مینی تہا قبلہ کی گویا وہ امام ہونا بسبب قاری ہونیکی اور فرماتی کہ مین گواہی دونگا اونپر دن قیامت کی کہ یہ راہ خدا مین ماری گئی ہین اور حکم فرمایا ساتہہ دفن کرنی اونکیطی خون سمیت اور نہ نماز پڑہی اونپر اور نہ نہلائی گئی نقل کی یہہ بخاری نی ف کپڑی مین قلت تہے واسطے ضرورت کی ایک ایک کپڑہ مین دو دو دفن کئی اور احدیث سی معلوم ہوا شہید کی لئی غسل ہی نہ نماز پہر غسل دینی پر تو اتفاق ہی سب امامونکا اور نماز نہ پڑہنی مین اختلاف ہی امام شافعی کہتی ہین کہ نہ پڑہی اور امام ابوحنیفہ کہتی ہین کہ پڑہی سنداونکی بہت حدیثین ہین ؛ ح ؛ **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ فَرَكِبَهٗ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ بْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس گہوڑا بغیر زین کا پس سوار ہوئی اوسپر او سوقت کہ پہری جنازی ابن دحداح کیسی اور ہم چلتی تہی گرد حضرت کی نقل کی یہہ مسلم نی ف جاتی وقت سوار ہوئی اور فرمایا کہ ملائکہ پیادہ چلتی ہین سوار ہونا مناسب نہین اور پہرتی ہوئی سوار ہوئی پس اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ پہرتی ہوئی سوار ہونا مکروہ نہین ؛ ع ؛ ح ؛ **الفصل الثانی** فصل دوسرا **عن** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ حَيْثُ شَاءَ خَلْفَهَا وَاَمَامَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيْبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِى الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ سوار چلی پیچہی جنازی کی اور پیادہ چلی پیچہے جنازی کی اور آگے اوسکی اور داہنی اوسکی اور بائین اوسکی پاس پاس اوسکی اور کچا بچا نماز پڑہی جاوی اوسپر اور دفن کیجاوی واسطے ان باپ کیلیے سانہہ بخشش اور رحمت کی یعنی اگر ہون دونون مسلمان نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیچ روایت احمد اور ترمذی اور نسائے اور ابن ماجہ کی یون ہی کہ فرمایا سوار چلی پیچہی جنازی کی اور پیادہ جطرف چاہی جنازی کی چلی اور لڑکا کہ مرجاوی نماز جنازی کی پڑہی جاوی اوسپر اور مصابیح مین یہہ روایت مغیرہ بن زیاد سی ہی ف سوار چلی پیچہی جنازی کی یہہ باوجود معمول ہی مذہب پر یا بیان جواز پر اور پیادہ کیلیے پیچہی چلنا افضل ہمارے نزدیک ہے اور آگی چلنا افضل ہی شافعی کی نزدیک اور داہنی بائین چلنا جائز ہی اور چارون طرف چلنی مین افضل یہہ ہی کہ پاس رہی نماز گاہ رہی اوٹہانی مین جنازی کی اور کچا بچا جو نکل پڑی تو ہماری نزدیک اور شافعی کی نزدیک نماز جب اوسپر پڑہی آتی ہی کہ علامت حیات کی پائے جاتی ہو وقت پیدا ہونیکی مانند ڈکرنیکی یا حرکت کرنی عضو کی اور پہر مرجاوی اور امام احمد کی نزدیک نماز پڑہی جاوی اوسپر جبکہ چار مہینے اور دس دن کی بعد پیدا ہوا اگرچہ وقت نکلنی کی آواز وغیرہ نہ معلوم ہوا اور کہا ابن ہمام نی کہ معتبر اسمین یہہ ہی کہ اکثر اوسکا نکل چکی اور وہ

زندہ ہو یعنی اگر ادھی سی زیادہ نکلا اور وہ حرکت کرتا ہو تو نماز پڑہی جاوی اور کم ہین نہین اور دعا کیجاوی واسطی ان باپ کی انجو مسلمان ہے ہمارے نزدیک کہ بعد تکبیر اولی کی پڑہی جاوی الہم مالک الہم وبحمدک آخر تک اور بعد دوسری تکبیر کی درود پڑہی جو کہ التحیات مین پڑہتی ہین اور بعد تیسری تکبیر کے پڑہی اللہم اغفر لحینا آخر تک اور اوکیکی جنازی پر پڑہی اللہم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا ذخرا واجعلہ لنا شافعا وشفعا اور دوسری روایت مین مجاہد سقط کی لفظ طفل کا واقع ہوا ہی ظاہر امراد وہی سقط یعنی کچا بچا ہی والا لڑکی پر نماز پڑہنی مین کیا کلام ہی اور مصابیح مین مغیرہ بن زیاد ہی لکہا ہی کہ یہہ تحریف ہی معلوم نہین کیونکر یہہ تحریف واقع ہوئی اسلیی کہ پایا نہین گیا ہی مغیرہ بن زیاد اصلا صحابہ مین اور نہ تابعین مین اور یہہ حدیث روایت کی گئی ہی مغیرہ بن شعبہ سی ع ش ع ش **وعن** الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ يَرَوْنَهُ مُرْسَلًا اور روایت ہی زہری سی کہ نقل کی سالم نی اور اسنی اپنی باپ سی نقل کی یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا عبد اللہ نی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو بکر اور عمر کو چلتی ہی آگی جنازہ کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور نسائے اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی اور اہل حدیث کی گو یا جاتی ہین احدیث کو مرسل **ف** یہہ حدیث دلیل شافعی اور احمد کی ہی کہ اونکی نزدیک آگی چلنا افضل ہی اور امام ابو حنیفہ نی حدیث مابعد پر عمل کر کر کہا ہی کہ پیچہی چلنا افضل ہی اوپر پیچہی چلنی مین فائدہ یہہ ہی کہ عبرۃ پکڑتی ہین لوگ جنازی کو دیکہہ کر اور متعد رہتی ہین کندنا دنی کی لیی اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنی والونکی ہین اور مکروہ ہی جنازی کی ساتہہ چلنی والیکو کلام کرنا اور بلند آواز سی ذکر کرنا اور قرآن پڑہنا بلکہ یاد کری اللہ کو اپنی دلمین اور اہل حدیث احدیث کو مرسل جانتی ہین کہ راوی نے اسکا زہری سے یا سالم کا تابعین سے ہین اور واقع مین یہہ حدیث مرفوع ہی کہ ابن عمر سی ہی اور وہ صحابی ہین ع ش ع ش **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَقَدَّمَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ مَاجِدٍ الرَّاوِيُ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جنازہ تابع کیا گیا ہی کہ لوگ پیچہی اوسکی چلین اور نہین تابع کردہ پیچہی لوگونکی رہی نہین ہو نا سا نہا وسکی وہ شخص کہ آگی بڑہ گیا اوس سے لیے نو نہیں ہی کا نہین پایا پورا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ کہا ترمذی نی ابو ماجد راوی مرد مجہول ہی **ف** حدیث مرفوع یہی ہماری مذہب کے کہ پیچہی چلنا جنازی کی افضل ہے اور پہلی حدیث جو گذری استعمال ہی کردہ بیان جواز کی لیی کرتی ہون اور ابو ماجد راوی مجہول ہی مجہول ہونا راوی متاخر کا نہین ضرر کرتا مجتہد کو یعنی ابو ماجد امام اعظم رحمہ پیچہی ہی اسکا مجہول ہونا مضر نہین سلیی کہ اون تک راوی اچہی ہین ع ش ع ش **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ تَرْكِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص ساتہہ ہووی جنازی کی اور اٹہاوی اوسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اوسکا کہ اسپر تہا روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنۃ مین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوٹہایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیون جنازی کی **ف** تین بار یعنی مدد کری اوٹہانی والون جنازی کی راہ مین پہر چہوڑ دی تا راحت پکڑی پہر اوٹہاوے تہوڑی دور راہ مین اسیطرح کری تین بار ادا کیا حق اوسکا یعنی مؤمن کا جو مؤمن پر حق ہی کہ ساتہہ جنازی کی جاوی اور مدد گار رہی

اور اپنے تئیں جس طرح اوٹھانی مین دا ہو جاتا ہے کہ لیکر جنازہ کی اور دفن وغیرہ کی ادا ہو جاتی ہین اور درمیان دو لکڑیون جنازہ کی یہہ مذہب شافعی ہی کہ اوٹھانا جنازہ کا تین آدمی اسطرح کہ کھڑا ہو ایک تو اگی جنازہ کی درمیان دونون لکڑیون کی یعنی دونون ڈنڈون کی اور دو آدمی پیچھے اوسکی ہر ایک دونون لکڑیون سے رکھی لکڑی کندہی پر یہہ بات وقت اوٹھانی جنازہ کی کری یہہ مضایقہ نہین اسکا کہ مدد کری اوسکی جو چاہی جسطرح چاہی اور افضل نزدیک ابو حنیفہ کی تربیع ہی یعنی اوٹھاوین اوسکو چار آدمی اور رکھین لکڑیان اوسکی کندہون پر روایت کیا گیا ہی یہہ ابن مسعود سے اور احتمال ہی کہ اوٹھانا تین آدمیونکا جو روایت کیا گیا یہہ کسی وقت خاص مین کسی سبب سے ہوا ہو مانند تنگی مکان کی یا قلت اوٹھانیوالونکی ؛

ع شرح ؛ **وعن** ثوبان قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرای ناسا رکبانا فقال الا تستحیون ان ملائکۃ اللہ علی اقدامھم وانتم علی ظھور الدواب رواہ الترمذی وابن ماجۃ وروی ابو داود نحوہ قال الترمذی وقد روی عن ثوبان موقوفا ؛ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا نکلی ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے ایک جنازہ کی پس دیکھا لوگونکو سوار فرمایا کیا نہین حیا کرتی تم کہ تحقیق فرشتی خدا کی اپنی قدمونپر ہین اور تم اوپر پیٹھہ جانورونکی ہو روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابو داود نی مانند اسکی کہا ترمذی نی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ ثوبان سی موقوف **ف** اور پر ایک حدیث مین گذرا ہی کہ چلی سوار پیچھی جنازہ کی اور اس سی مطلق سوار ہو کر چلنا منع معلوم ہوتا ہی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہہ ہے کہ وہ معذور کی حق مین ہی کہ بیمار ہو یا لنگڑا ہو یا کمزور اور عذر رکھتا ہو تو اوسکو پیچھے جنازہ کی سوار ہو کر چلنا جائز ہی اور یہہ غیر معذور کی حق مین ہے اسلیی روایات فقہ مین آیا ہی کہ اگر ضرورت ہو سوار چلنا جائز ہی بلا کراہت اور موقوف یعنی یہہ قول ثوبان کا ہی حضرت کی حدیث نہین لیکن یہہ بھی بیچ معنی مرفوع کی ہی اسلیی کہ بغیر سنی کی حضرت سی وہ نہین ایسی خبر دی سکتی ؛

ع شرح ؛ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرا علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ ؛ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی جنازی پر سورہ فاتحہ روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین پڑہی جسیکہ حدیث ابن عباس کہین گذرا جنازی پر بعد از نماز کی یا پہلی نماز کے بقصد ترک کی پڑہی ہو واللہ اعلم اور ترمذی نی کہا کہ اسناد اسکی قوی نہین اور ابراہیم کہ راوی احدیث کا ہی منکر الحدیث ہی جو کچھہ کہ نہین ثابت ہوا ہی قول ابن عباس سے کا ہی کہ قرات فاتحہ کی سنت ہی یعنی نماز جنازی مین اور لکھا ہی علمارنی کہ یہہ قول صریح نہین ہی بیچ رفع کے یعنے اس قول سی یہہ نہین ثابت ہوتا کہ حضرت نی سورہ فاتحہ پڑہی ؛ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا اللہ الدعاء رواہ ابو داود وابن ماجۃ ؛ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پڑہو تم نماز میت پر پس خالص کرو اوسکی لیی دعا یعنی کسیکی دکہانی سنانی کا خیال نہو خالص اللہ ہی کی خوشنودی مطلوب ہو اور دل سی دعا کرو نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازۃ قال اللھم اغفر لحینا وملیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ رواہ احمد وابو داود والترمذی وابن ماجۃ ورواہ النسائی عن ابی ابراھیم الاشھلی عن ابیہ وانتھت روایتہ عند قولہ وانثانا وفی روایۃ ابی داود فاحیہ علی الایمان وتوفہ علی الاسلام وفی اخرہ ولا تضلنا بعدہ ؛

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پڑہتی نماز جنازی پر فرماتی یا الٰہی بخشش کر واسطے زندون ہمارے

اور مردون ہماری کی اور حاضر ہماری کی اور غایب ہماری کی اور چھوٹون ہماری کی اور بڑون ہماری کی اور مردون ہماری کی اور عورتون ہماری کی یا الٰہی جسکو
تو زندہ رکھی تو ہمین سے پس زندہ رکھہ اوسکو اسلام پر اور جسکو مار تو ہم مین سے پس مار اسکو ایمان پر یا الٰہی ہمکو محروم رکھہ ہمکو ثواب اوسکیسی یعنی ثواب
کو بسبب مصیبت اوسکی کی ہمکو حاصل ہو اہی اوسسے محروم نکر اور ہمکو فتنی مین ڈال ہمکو پیچھی اسکی روایت کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن
ماجہ نی اور روایت کی یہہ نسائی نی ابراہیم اشہلی سی کہ اون نی نقل کی اپنی باپ سی اور تمام ہوئی روایت اوسکی لفظ اثنا تا لک اور بیچ روایت
ابی داود کی پس زندہ رکھہ اوسکو ایمان پر اور مار اوسکو اسلام پر اور اخیر مین اوسکی یہہ ہی اور نگاہ کر کہ پہچی اوسکی **وعن** واثلۃ بن الاسقع
قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من المسلمین سمعتہ یقول اللھم ان فلان بن فلان فی ذمتک وحبل جوارک
ففہ من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اھل الوفاء والحمد اللھم اغفر لہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم رواہ ابو داود
وابن ماجۃ　اور روایت ہی واثلت بن اسقع سی کہ کہا نماز پڑہی ساتہہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص پر مسلمانو
مین سی پس سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی یا الٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانیکا پچ امان تیرکی ہی یعنی اسلیی کہ ایمان رکہتا تہا تجیر اور چنگل مارنیوالا ہے
ساتہہ قرآن کی کہ وہ امن دینی والا ہی پس بچا اسکو فتنہ قبر کیسی یعنی عذاب اوسکیسی اور عذاب آگ کیسی اور تو صاحب فا کا ہی کہ جو عہد اور وعدہ
نبد ونکی ساتہہ کیا ہی پورا کرتا ہی اور تو صاحب حق کا ہی کہ جو کچیہہ کہ کہتا ہی حق ہی یا الٰہی بخشش کر واسطی اسکی اور رحم کر اوسپر تحقیق تو بخشنہ
والا مہربان ہی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ حبل کی کئی معنی ملا علی قاری نی نقل کئی ہین اور اخیر کو لکہا ہی کہ ظاہر تر یہہ
ہے کہ معنی اسکی یہہ ہون کہ وہ خلق پکڑنیوالا اونچنگل مارنیوالا ساتہہ قرآن کی تہا پس لفظ حبل سی مراد قرآن ہی جیسکہ اس آیۃ مین واعتصموا بحبل
اللہ یعنی چنگل مارو ساتہہ کتاب اللہ کی اور مراد لفظ جوار سی امان ہی اور اضافہ اسمین بیانیہ ہی یعنی قرآن ایسا قرآن کہ چنگل مارنا ساتہہ اوسکی
باعث ہوتا ہی امان اور اسلام اور ایمان اور معرفت وغیرہ ونکی کا ۔ شرح ۔ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویہم رواہ ابو داود والترمذی　اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی یاد کرو نیکیان اپنی مردونکی اور بند رہو ذکر کرنی برائیون اونکی سی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی **ف** یاد کرو
نیکیان اپنی موتی کی اسلیی کہ وقت ذکر کرنی صالحین کی اوترتی ہی رحمت اور یہہ امر استحباب کی لیی ہی اور بند رہو ذکر کرنی برائیون اونکیسی یہہ
امر وجوب کے لیی ہی واجب ہے کہ برائی اونکی نہ ذکر کرو کہا ہی حجۃ الاسلام نی کہ غیبت میت کی اشد ہی غیبت زندہ سی اسلیی کہ زندہ ہی بخشوا لیتا
ممکن ہے دنیا مین تجلف میت کی کراوسسے نہین بخشوا سکتا اور کتاب ازہار مین لکہا ہی کہ کہا علماء نی کہ جب دیکہی نہلانی والا میت مین کوئی
اچہی چیز مانند روشن ہونی چہرہ اوسکیکی اور خوشبو اونکی اوسمین سی تو مستحب ہے بیان کرنا اوسکا اور اگر دیکہی اوسمین بری چیز مثلاً بو آئی ہو اوسمین
سے یا کلا ہو جاوی منہہ یا بدن یہ بدل جاوی صورت اوسکی تو حرام ہی بیان کرنا اوسکا ۔ شرح ۔ **وعن** نافع انی علی قلصت
مع انس بن مالک علی جنازۃ رجل فقام حیال راسہ ثم جاؤا بجنازۃ امرأۃ من قریش فقالوا یا ابا حمزۃ صل علیہا فقام حیال
وسط السریر فقال لہ العلاء بن زیاد ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الجنازۃ مقامک منہا
ومن الرجل مقامک منہ قال نعم رواہ الترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ لابی داود ودخحوہ مع زیادۃ وفیہم
فقام عند عجیزۃ المرأۃ　اور روایت ہی نافع سی کہ کنیت اوسکی ابی غالب ہے کہا کہ نماز پڑہی مینی ساتہہ انس بن مالک کے اوپر
جنازہ کی ایک شخص کے یعنی عبد اللہ بن عمر کی پس کہڑی ہوئی مقابل سر اوسکیکے پہر لائی لوگ جنازہ ایک عورت قریش مین سی پس کہا اسے

یا حمزہ کہ کنیت ہی انس کی نماز پڑہ اس جنازی پر پس کھڑی ہوئی مقابل درمیان تخت کی پس کہا وا سکی علاء ابن زیادنی کہ اسیطرح سی دیکھا تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑی ہوئی جنازی پر یعنی عورت کی جنازی پر بیچ جگہہ کھڑی ہوئی تیریکی اوس عورت سی اور کھڑی ہوئی مردسی جگہہ کھڑی ہونی تیسریکی مردسی یعنی حضرت کو دیکھا تو نی کہ کھڑی ہوئی جنازی مرد پر مقابل سر کی اور عورت کی جنازی پر مقابل درمیان کے کہا کہان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابی داؤد کی مانند اسکی ساتھہ زیادتی کی اور اوسمین یہہ ہی کہ پس کھڑی ہوئی نزدیک کولہ عورت کی **ف** اسمین جو اختلاف کیا ہی امامون نی مذکور اوسکا پہلی فصل مین ہو چکا ہی جو چاہی دیکھہ لی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عبدالرحمن ابن ابی لیلی قال کان سہل بن حنیف وقیس ابن سعد بالقادسیۃ فمر علیہما بجنازۃ فقاما فقیل لہما انہا من اہل الارض ای من اہل الذمۃ فقالا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرت بہ جنازۃ فقام فقیل لہ انہا جنازۃ یہودی فقال الیست نفسا متفق علیہ روایت ہے عبدالرحمن ابن ابی لیلی سی کہ کہا ہی سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بیٹہی ہوئی قادسیہ مین پس گذر اگیا اونپر ایک جنازہ پس کھڑی ہوگئی دونو پہر کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ زمیندار ولسی ہی یعنی ذمیون سی پس کہا دونون صحابون نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرا اون پاس جنازہ پس کھڑی ہوئی پس کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ یہود کی ہی فرمایا کیا نہین ہی یہہ جاندار نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** قادسیہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ پندرہ کوس ہی کوفہ سی اور ذمیون یعنی زمیندار ولسی مراد ذمی ہین انکو زمیندار کہا بسبب رذالت اور کم رتبہ ہونی اونکے یا بسبب اسکی کہ مسلمانون نی مقرر کیا اونکو زمین پر اور خراج لیا اور کہا نہین یہہ جاندار کہ ساتھہ موت اسکیلی ڈری اور عبرۃ پکڑی حلل [illegible] اور عبرت کا ہی اسلیی اونہہ کھڑا ہوا مین اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ منسوخ ہوا اونہہ کھڑا ہونا ساتھہ روایت حضرت علی کی پس [illegible] صحابیونکو علم منسوخ ہونیکا ہوا ہو ع **وعن** عبادۃ بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبع جنازۃ لم یقعد حتی توضع فی اللحد فعرض لہ حبر من الیہود فقال لہ انا ہکذا نصنع یا محمد قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال خالفوہم رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وبشر بن رافع الراوی لیس بالقوی اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ جاتی ساتھہ جنازہ کی نہ بیٹہتی یہان تک کہ رکہا جاتا قبر مین پس روبرو آیا حضرت کی ایک عالم یہود یونمین سی پس کہا اوسنی حضرت کو کہ تحقیق ہم اسیطرح سی کرتی ہین ای محمد یعنی کہڑی رہتی ہین یہانتک کہ رکہا جاتا ہی مردہ قبر مین کہا اوسی نی پس بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بعد اسکی کہڑی رہی دفن کرنی تک اور فرمایا مخالفت کرو یہودیونکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور بشر بن رافع کہ راوی ہی حدیث کا نہیں قوی **وعن** علی رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا بالقیام فی الجنازۃ ثم جلس بعد ذلک وامرنا بالجلوس رواہ احمد اور روایت ہی علی سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہمکو ساتھہ کہڑی ہوجانیکی وقت دیکھنی جنازیکی پہر بیٹہی پیچہی اسکی اور فرمایا ہمکو ساتھہ بیٹہنے کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ظاہر اسحدیث سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مکروہ ہی کہڑی ہوجانا بعد اسکی ع **وعن** محمد بن سیرین قال ارتجت جنازۃ مرت بالحسن بن علی وابن عباس فقام الحسن وابن عباس یقوم فقال الحسن الیس قد قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ یہودی قال نعم ثم جلس رواہ النسائی اور روایت ہی محمد بن سیرین سی کہ کہا تحقیق ایک جنازہ گذرا حضرت حسن بن علی اور ابن عباس پر پس کہڑی ہوئی حسن اور نہ کہڑی ہوئی ابن عباس پہر کہا حسن نے

۱۸۸۰ . ۹

کیا نہیں کھڑی ہوسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطی جنازہ یہود کی کہا ابن عباس فی ہان کھڑی ہوئی ہر بیٹھی نقل کی یہہ نسائی فی ف
یعنے پہلی سیطرح تہا کہ حضرت جنازہ کو دیکھکر اوسہہ کھڑی رہتی بعد ازاں بیٹھی رہتی اور نہ اونہی پس کھڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسن کو یہہ نسخہ نہ
نہ پہنچا ہوگا اسلیے انکار کیا ع ✤ وعن جعفر بن محمد عن ابیہ ان الحسن بن علی کان جالسا فمر علیہ بجنازۃ فقام
الناس حتی جاوزت الجنازۃ فقال الحسن ثم مر بجنازۃ یہودی وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی طریقہا فجاز
وکرہ ان تعلو راسہ جنازۃ یہودی فقام رواہ النسائی اور روایت ہی جعفر بن محمد سی یعنی جعفر صادق سی کہ نقل کی اپنی باپ سی
یعنے محمد باقر سی یہہ کہ حسن بن علی ہی بیٹھی ہوئی پس گذار گیا اوپر جنازہ پس کھڑی ہوئی لوگ یعنی وہ کہ جنکو نسخہ نہیں پہنچا تہا یہاں تک کہ گذر گیا
جنازہ پس کہا حسن فی سوائی اسکی نہیں کہ گذار گیا جنازہ یہودی کا اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر راہ کی بیٹھی ہوئی اور مکروہ جانا یہہ کہ بلند
ہو سر اوسکیسی جنازہ یہود یکا پس کھڑی ہوئی نقل کی یہہ نسائی فی ف یعنی حضرت کہ بسبب دیکہنی جنازہ یہود کی کھڑی ہوئی تہی سبب یہہ تہا کہ
نہ چاہا کہ سر مبارک سی جنازہ یہود یکا بلند ہو یہہ انکار کیا حضرت حسن فی لوگونکی کھڑی ہوئی پر جنازہ کی یہی برعکس پہلی انکار کی کہ ابن عباس پر کیا
تہا بسبب کھڑی ہونیکی پس شاید کہ یہ پیچہی ہوا اوس قضیہ کی کہ بعد تلاش وتحقیق کی یہہ ثابت ہوا ہو کہ کھڑا ہونا حضرت کا اس سبب سے نہا پہر منسوخ
ہوا اور سبب کھڑی ہونیکی مختلف ہی کبہی بسبب دیکہنی کھڑی ہوتی اور کبہی واسطی بزرگی ملائکہ کی اور کبہی واسطی ناخوش رکہنی اوسکی کہ جنازہ
بلند ہو سر مبارک سی اور یہہ حدیث منقطع ہی اسلیے کہ امام محمد باقر نہیں تہی حضرت حسن کی زمانہ مین ع ✤ وعن ابی موسی ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مرت بک جنازۃ یہودی او مسلم فقوموا لہا فلستم لہا تقومون
انما تقومون لمن معہا من الملئکۃ رواہ احمد روایت ہی ابی موسی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا جسوقت
گذر سی تجہہ جنازہ یہود یکا یا نصاری کا یا مسلمان کا پس کھڑی ہو جاؤ اوسکی پہی پس نہیں تم اوسکی لیی کھڑی ہوتی سوا اوسکی نہیں کہ کھڑی ہوتے
ہو واسطی اوسکی کہ ساتہہ جنازہ کی ہین یعنی فرشتی نقل کی یہہ احمد فی ف سبب کھڑی ہونیکی مختلف ہی چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث مین
ہو چکا ہی اور یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا اسکا بیان ہی اوپر گذر گیا ع ✤ وعن مالک بن ہبیرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ما من مسلم یموت فیصلی علیہ ثلثۃ صفوف من المسلمین الا اوجب فکان مالک اذا استقل اہل الجنازۃ
جزاہم ثلثۃ صفوف لہذا الحدیث رواہ ابوداود وفی روایۃ الترمذی قال کان مالک بن ہبیرۃ اذا صلی علی جنازۃ
فتقال الناس علیہا جزاہم ثلثۃ اجزاء ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی
علیہ ثلثۃ صفوف اوجب وروی ابن ماجۃ نحوہ اور روایت ہی مالک بن ہبیرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہیں کوئی مسلمان کہ مری پس پڑہین نماز اوسپر تین صفین مسلمانونکی مگر کہ واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت اور
مغفرت اوسکی لیی پس تہی مالک جسوقت کہ کم جانتی آدمیونکو تقسیم کرتی اونکو تین صفین بموجب حدیث کی نقل کی یہہ ابوداود فی اور بیچ روایت
ترمذی کی یون ہی کہا راوی فی نہی مالک بن ہبیرہ جسوقت کہ نماز پڑہتی جنازی پر یعنی ارادہ کرتی نماز پڑہنی کا پس کم جانتی لوگو نکو اوسپر کرتی
لوگو کی تین حصہ یعنی تین صفین پہر کہتی فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جسپر نماز پڑہین تین صفین واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو اور
روایت کی ابن ماجہ فی مانند اسکی ف واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو مسئلہ ہی عقائد کا کہ واجب ہے ہر ایک پر یہہ کہ اعتقاد کری کہ نہین
واجب الا پر کچہہ اور بیان فرمایا کہ واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو پس ان دونون باتون مین منافاۃ ہوئی جواب یہہ کہ یہہ واجب ہونا

از راہ فضل اور وعدی اوسیکی ہے پس یہہ واجب لغیرہ ہی اور منع جو ہی واجب لذاتہ ہی نہیہ اور کرمانی نی لکہا ہی کہ نماز جنازہ مین سب صفون سی افضل پچہلی صف ہی اسلی تواضع کی اور سوائے جنازہ کی اور نماز مین اول کی صف افضل ہے اور نہ دعا کری میت کی لیی بعد نماز جنازہ کی سلیی کہ یہہ منشا ہو مونا ہی ساتہہ زیادتی کی نماز جنازہ مین بخ ع ۞ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَیْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِیَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ +

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہتی تہی نماز جنازہ مین یہہ دعا یا الہی تو پروردگار اسکا ہی تو نی پیدا کیا اسکو اور تو نی ہدایت کیا اسکو طرف اسلام کی اور تو نی قبض کی روح اسکی اور تو دانا ہے ساتہہ باطن اسکے اور ظاہر اسکی اور آئی مین ہم شفاعت کرنیوالی پس بخش اسکو نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَاءَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَلٰی صَبِیٍّ لَمْ یَعْمَلْ خَطِیْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی سعید بن میسب سے کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی ابی ہریرہ کی ایک لڑکی پر کہ نہ کیا تہا اوسنی کوئی گناہ ہرگز پس سنا مینی ابوہریرہ کو کہ کہتی تہی یعنی نماز مین یا الہی پناہ دی اسکو عذاب قبر سی نقل کی یہہ مالک نی **ف** کہا ابن حجر نی کہ جملہ لم یعمل خطیئۃ قط صفۃ ہی لفظ صبی کی اسلیی کہ نہین متصور ہی غیر بالغ مین کہ ناگناہ کا انتہی اور پناہ دی عذاب قبر سی کہا ہی بعضی علمانی کہ نہین مراد ہی ساتہہ عذاب قبر کی یہان عقوبۃ اور سوال بلکہ مراد ہی زیادتی سبب غم و حسرت اور دہشت او ضغط کی اور یہہ سبکو ہونیگا لڑکونکو اور غیر لڑکونکو کذا ذکر السیوطی اور علمانی اختلاف کیا ہی بیچ سوال ہونی لڑکونکی قبر مین صحیح یہہ ہی کہ نہین ہونیکا اسلیی کہ عذاب ہونا غیر متکلف کو مخالف ہی قاعدہ شرع کی واللہ اعلم بخ ع ۞ **وعن** اَلْبُخَارِیِّ تَعْلِیْقًا قَالَ یَقْرَءُ الْحَسَنُ عَلَی الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ وَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَاَجْرًا اور روایت ہی بخاری سی بطریق تعلیق کی یعنی نقل کی حدیث ترجمۃ الباب مین بدون سند کی کہا پڑہتی تہی حسن بصری اوپر جنازی لڑکیکی سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کی بجگہہ سبحانک اللہم کی اور کہتی یعنے بعد تیسری تکبیر کی یا الہی گردان اسکو ہماری لیی پیشوا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب **ف** سلف وہ مال ہی کہ آگی بہیجی آدمی منفعت کی لیے اور فرط وہ شخص کہ لشکر کی آگی جاکر سرانجام آب و دانہ وغیرہ کا کری لشکر کی لیی اور یہان مراد دونون سی یہہ ہی کہ یہہ لڑکا باعث منفعت ہماری کا ہو کہ شفاعت کری اور ذخر وہ مال کہ ذخیرہ کرین تا وقت حاجت کی کام آوی بخ ع ۞ **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلطِّفْلُ لَا یُصَلّٰی عَلَیْهِ وَلَا یَرِثُ وَلَا یُوْرَثُ حَتّٰی یَسْتَهِلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ یَذْكُرَا وَلَا یُوْرَثُ

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لڑکا یعنی بچا بچہ نہ نماز پڑہی جاوی اوسپر اور نہ وارث ہو دی کسیکا اور نہ وارث کیا جاوی کوئی اوسکا یہانتک کہ آواز کری وقت پیدا ہونیکی یعنی جبتک کہ نہ ظاہر ہو وی نشانی زندگی کی جیسکا اوپر گذرا نقل کے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا ولا یورث **وعن** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُقَدَّمَ الْاِمَامَ فَوْقَ شَیْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ یَعْنِیْ اَسْفَلَ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ فِی الْمُجْتَبٰی فِیْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہڑا ہو امام یعنی تنہا اوپر ایک چیز کی اور لوگ پیچہی اوسکی ہون پیچہی یعنی نیچے اوس سی ہون روایت کی یہہ دارقطنی نی مجتبی مین بیچ کتاب جنائز کی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر فقط امام نیچی کہڑا ہو اور لوگ اونچی تر بطریق اولی منع ہوگا اور یہہ حکم سب نمازون مین ہے خصوصیت نماز جنازہ کی نہین اور لفظ حدیث ہی مخصوص نہین لیکن حمل اوسپر کر کر یہان لائی ہین گو کہ ورود حدیث کا اوسمین تہا شاید کہ لوگون کو عادت ہو کہ نماز جنازہ ہی مین اسطرح کرتی ہون پس منع کی گئی اوس سے

واللہ اعلم ۱۲ ع ۵ **باب دفن المیت** باب ہے بیچ بیان دفن کرنی مردہ کی **الفصل الاول** فصل پہلے
عن عامر بن سعد بن ابی وقاص قال وقاص قال و مرض الذی هلک فیه الحد والنصبوا علی اللبن نصبا کما صنع برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم روایت ہی عامر بن سعد بن ابی وقاص سی کہ سعد بن ابی وقاص نی کہا بیچ اوس مرض اپنی کی کہ وفات ہوئی اوسمین بنا بمسکے دفن کی لئی لحد اور کھڑی کر دیجو کچی اینٹین کھڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی حضرت کی قبر پر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** لحد کہیتی ہین اوسکو کہ قبر مین قبلہ کیطرف کا داک کرتی ہین جسکو بیان بغلی قبر کہتی ہین اور اسسے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لحد کرنا اور کہا ابن ہمام نی کہ سنت ہماری نزدیک لحد ہی مگر کہ ہو ضرورۃ یعنی زمین نرم ہو اور خوف وہ جانیکا ہو تو شق کرنی یعنی جیسی بیان قبرین بنتی ہین اور کھڑی کر دیجو کچی اینٹین یعنی اینٹونسی اوس کا داک کر بند کر دینا اور لکھا ہی علمائی کہ حضرت کی قبر کا داک تو اینٹونسی بند ہوا تہا ۱۲ ع **وعن** ابن عباس قال جعل فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطیفة حمراء رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لوئی سرخ روایت کی یہہ مسلم نی **ف** شقران جیلی انحضرت کی نی اوس لوئی کو بغیر کہی صحابہ کی قبر مین رکہدیا تہا اور کہا شقران نی کہ کردہ جانا یعنی یہہ کہ استعمال کری اوسکو کوئی بیچی حضرت کی اور کہا بعضی عالمونی کہ یہہ رکہنا لوئیکا خصایص انحضرت کیسی تہا اور کہا بعضی عالمون نی کہ جہگڑی حضرت علی اور حضرت عباس شقران سی بسبب کہنی اوسکیکی قبرین اور کہا ابن عبد البر نی کتاب استیعاب مین کہ وہ نکالی گئی قبر مین سے پہلے ڈالنی مٹی کی اور علماء نی مکروہ کہا ہی کپڑا بیہانا مردکی نیچی اس لیی کہ اسراف اور ضایع کرنا مال کا ہی ۱۲ ع **وعن** سفیان التمار انه رای قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسنما رواہ البخاری اور روایت ہی سفیان کجور بیچنی والیسی یہہ کہ دیکہی اونہون نی قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور کوہان اونٹ کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور احمد نی دلیل پکڑی ہی ساتھہ حدیث کی اور اور حدیثون صحیحہ کے اسپر کہ بطور کوہانکی بنانا قبر کا افضل ہی سطح بنانی سی اور امام شافعی نی کہا سطح افضل ہی ۱۲ ع **وعن** ابی الہیاج الاسدی قال قال لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی علیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی الہیاج اسدی تابعی سی کہ کہا فرمایا مجکو حضرت علی نی کیا نہ بہیجون مین مجکو اوپر اوس کام کی کہ بہیجا مجکو اوپر بہیجنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ کام یہہ ہی کہ نہ چہوڑ تو کسی تصویر کو مگر کہ مٹا دی اوسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کر دی اوسکو لحد کے یہہ مسلم نی **ف** کہا ہی علمائی کہ تصویر رکہنی حرام ہی اور مٹانا اوسکا واجب ہے اور نہین جایز ہی بیٹہنا روبرو اوسکی اور برابر کر دی یعنی پست کر دی ایسی کہ قریب زمین کی ہو اسقدر کہ نمود اوسکی باقی رہی کہ مقدار اوسکی تہدر بالشت کی ہی جو کہ سنت ہی ازمارمین لکہا ہی کہ کہا علماء نی کہ مستحب ہے یہہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کی اور مکروہ ہی زیادہ اس سی اور مستحب ہے ڈہا دینا زیادہ کا ۱۲ ع **وعن** جابر قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیه وان یقعد علیه رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گچ کرنی قبر کیسی اور عمارت بنانی سی قبر پر اور بیٹہنی سی قبر پر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** لکہا ہی ازمارمین کہ نہی قبرون کی گچ کرنی سی واسطی کراہت کی ہی اور یہہ ہی دونون صورتون کو شامل ہی خواہ چنائی اس سی کری خواہ مسجد کی اور گچ کری اور عمارت بنانی قبر پر درست نہین اور واجب ہی ڈہا دینا اوسکا اگرچہ ہو مسجد اور کہا ترشتی نی کہ بنا محمل ہی دونو چیزونکو خواہ قبر پر مکان پتہر وغیرہ سی بنا وی خواہ خیمہ وغیرہ کہڑا کری منع دونون مین کیونکہ کچہہ فائدہ نہین پہر کہا ترشتی نی کہ اسکی منع ہونیکا

یہہ ہی سبب ہے کہ یہہ فعل جاہلیت کا ہی یعنی ہتی کا فر کہ سایہ کرتی ہی میت پر برس دن تک اور قبر پر بیٹھنی سی اسلیی منع فرمایا کہ یہہ منافی ہی اکرام مومن کی اسمین حقیر جاننا اوسکا لازم آتا ہی اور بعضون نی کہا بیٹھنی سی یہہ مراد ہی کہ عمر کی ساری قبر ہی پر بیٹھا رہی جیسی یہان بعضی آدمی عقیدہ بیٹھتی ہین قبر پر اس سے منع فرمایا ۱۲ منہ ❊ **وعن** اَبِی مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْھَا رَوَاہُ **مُسْلِمٌ** روایت ہی ابی مرثد غنوا یسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیٹھو قبرون پر اور نہ نماز پڑہو طرف قبرونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ کروہ ہی بیٹھنا قبر پر اور روندنا اوسکو پس یہہ جو لوگ کرتی ہین کہ جب کوئی اقربا مین سی ایک جائی دفن کیا جاتا ہی اور اوسکی گرد اور مردی مدفون ہوتی ہین تو اوسکو روندتی ہوئی اپنی قرابتی کی قبر پاس پہنچتی ہین یہہ مکروہ ہی اور نہین مکروہ روندنا قبر کا حاجت کی پس یعنی قبر کہودنیکی پس یا دفن کرنیکی پس قبرون پر پاون رکہکر جانا جائز ہی اور مستحب ہے کہ ننگی پاون قبرون مین جاوی کذا فی شرعۃ الاسلام اور مکروہ ہی سونا نزدیک قبر کی اور تکیہ کرنا اوپر اور استنجا کرنا پاس اوسکی نہایت مکروہ ہی اور مکروہ ہی ہر چیز کہ نہین معہود یعنی خلاف عادت سنت سی اور معہود سنت سی نہین ہے مگر زیارت اوسکی اور دعا کرنی پاس اوسکی اکہڑی ہوکر جیسیکہ کرتی ہتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت بیچنے کیطرف البقیع کی اور کہتی السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اسال اللہ لی ولکم العافیہ اور نہ نماز پڑہو طرف قبر کی اگر از راہ تعظیم قبر یا قبر والیکی پڑہتا ہی تو صریح کفر ہی والا کروہ تحریمی ہی اور یہی حکم ہی جنازیکا اگر سامنی رکہا ہو بلکہ کراہت اوسمین زیادہ ہی اور اسمین اہل مکہ بہی گرفتار ہو رہی ہین کہ قطار باندہ کر جنازی کعبہ کی پاس رکہدیتی ہین اور پہر اونکی طرف نماز پڑہتی ہین ۱۲ منہ ❊ اگر کوئی کہی کہ ملا علی سح نے جو کہا کہ نہین معہود سنت سی مگر زیارت اور دعا الخ اس سی معلوم ہوا کہ قرات قرآن کی ہی قبر پر سنت نہین اور مکروہ ہی باوجود یکہ اکثر اہل قرآن سی پڑہنا قرآن کا قبر پر ثابت ہی چنانچہ اونہون نی ہی وہ حدیثین تیسری فصل مین بیچ شرح حدیث ابن عمر کی نقل کی ہین جواب یہہ کہ قرات قرآنکی داخل ہی دعا مین اسلیی کہ وہ ہی دعا ہی حکماً پس وہ مکروہ نہین ۱۲ مولانا **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَۃٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَہٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ رَوَاہُ **مُسْلِمٌ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ یہہ کہ بیٹھی ایک تمہارا انگارہ پر کہ جلاوی کپڑا سی اوسکی پس پہنچی انگارا طرف بدن اوسکیکی بہتر ہے واسطے اوسکی اس سی کہ بیٹھہ جاوی قبر پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر کوئی آگ پر بیٹھہ جاوی اور وہ کپڑیکو جلاکر جلد تک پہنچ جاوی تو وہ سہل ہے قبر پر بیٹھنی سی یعنی ضرر اسکا زیادہ ہی اوسکی ضرر سے **الفصل الثانی** نقل دوسری **عن** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا یَلْحَدُ وَالْاٰخَرُ یَضْرَحُ فَقَالُوْا اَیُّھُمَا جَاءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَہٗ فَجَاءَ الَّذِیْ یَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت ہی عروہ بن زبیر سی کہ کہا تہی مدینہ مین دو شخص یعنی گورکن کہ ایک اونمین سی یعنی ابو طلحہ انصاری لحد کرتا تہا یعنی بغلی قبر کہودتا تہا اور دوسرا یعنی ابو عبیدہ بن جراح نہ لحد کرتا تہا بلکہ شق کرتا تہا یعنی جیسی یہان قبر بنتی ہی پس کہا صحابہ نی یعنی اتفاق کیا بعد وفات حضرت کی اوپر کہ جو نسا اونمین سی آدمی پہلی کری کام اپنا یعنی اگر لحد والا پہلی آوی لحد کہودی حضرت کی لئی اور اگر شق والا پہلے آوی شق کہودی پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تہا پس لحد کی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** ابو عبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ سی ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ اگرچہ لحد افضل ہی لیکن شق بہی مشروع ہی اسلیی کہ اگر نا مشروع ہوتی تو ابو عبیدہ کا ہرگز کہودا کرتی ۱۲ منہ ❊ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم فی لحد اهلی ہماری ہی اور شق واهلی غیر ہمارے کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ فی اور روایت کی یہہ احمد فی جریر بن عبد اللہ سے **ف** علمانی احد یث کی کئی معنی لکھی ہین لیکن ظاہر تر یہہ ہین کہ لحد واهلی ہماری ہی یعنی جماعت انبیا کی اور شق جائز ہی واهلے غیر ہمارے کی ع ؛ **وعن** هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ اِحْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَحْسِنُوْا اور روایت ہی ہشام بن عامری کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن احد کی کہ کھودو قبرین اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچھا کرو قبر کو یعنی ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑی کرکٹ سی اور دفن کرو دو کو اور تین کو ایک قبر مین اور آگی کرو یعنی جانب قبلہ کی رکھو اوسکو کہ بہت یاد کرتا ہو اونمین قرآن ، روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی فی اور روایت کی ابن ماجہ فی لفظ احسنوا تک **ف** فرمایا دن احد کی یعنی جب جنگ حد ہو چکی اور ارادہ کیا دفن کرنی شہدا رکا تو فرمایا کھودو قبرین یہہ امر وجوب کی لیی ہی اور باقی استحباب کے لیی اور گہرا کرو اس سے معلوم ہوا گہرا کرنا قبر کا سنت ہی اس لیی کہ اس سی محفوظ رہتا ہی میت درندے اور کہا مظہر فی کہ قبر اتنی گہری کری کہ اگر آدمی کھڑا ہو کر ٹاٹہہ اوسچا کری تو سر اوسکا نیچی کی کنارے قبر کی برابر ہون اور ایک قبر مین دو تین کو دفن کرنا وقت ضرورت کی درست ہی اور بی ضرورت نہین درست اور یہہ جو فرمایا کہ جسکو قرآن زیادہ یاد ہو اوسکو آگی کرو تو اسمین اشارہ ہے طرف تعظیم کرنی عالم باعمل کی زندگی مین یہی اور مری پر یہی اور ایک نماز جیسی ایک میت پر ہوتی ہی ویسی ہی زیادہ بھی ہو سکتی ہے پس جب جمع ہون کئی جنازی تو چاہی علیحدہ علیحدہ ہر میت پر نماز پڑہی چاہی سبکو رکھکر ایک نماز پڑہ لی پہر آگی رکھنی مین چاہی آگے پیچھے رکھی جانب قبلہ کی اور چاہی طول مین رکھی قطار بانده کر اور افضل کی پاس کہڑا ہو ع ؛ **وعن** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِيْ بِاَبِيْ لِاَدْفِنَهٗ فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی جابر کی کہ کہا جبکہ ہوا دن احد کا لائین ہو پی میری باپ یہ یکو تا کہ دفن کری ہمارے گورستان مین کہ بیچ تہا پس حضرت کی طرف سی ایک شخص نے ندا کی کہ جہان ماری گئین ہین وہین دفن کرو اوسیطرح جو کوئی مری ایک شہر مین نقل نکیا جاوے طرف دوسری شہر کی کہا یہہ بعض علما ہمارے نی اور اوزا مین لکہا ہی کہ یہہ قوی دلیل ہی بیچ تحریم نقل کرتی مردونکی اور یہہ صحیح ہی نقلا السید اور ظاہر یہی کہ نہی نقل کی خاص ہے سا تہہ شہدا کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ حمل کیا وی نہی نقل کرنی اوسکیطرح بعد دفن اونکی پر اور بغیر عذر پر یعنی بعد دفن کرنیکی بغیر عذر کی نقل کرنا منع ہی اور طیبی نی کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہی نقل کرنا میت کو اور بی ضرورت روا نہین اور شیخ ابن الہمام نی کہا کہ اگر نقل کرین یعنی لیجاوین اوسکو پہلی دفن کرنی اور درست کرنی قبر کی ایک دو کوس تک تو مضایقہ نہین بسلیی کہ مقبری اتنی دور ہوا کرتی ہین اور مستحب ہے کہ دفن کیا جاوی بیچ مقبرہ اوس شہر کی کہ مرا ہی اوسمین حضرت عائشہ رض کی بہائی عبد الرحمن بن ابی بکر ایک منزل پر تہی مکہ سی وہان مر گئی پہر جنازہ اونکا لائی مکہ مین پس جب حضرت عائشہ انکی زیارت کو آئین تو کہا اگر مین تیری موت کی وقت حاضر ہوتی تو نقل نکرنی دیتی مین اور دفن کرتی اوسی جگہہ کہ جہان مرا تہا اور بعد دفن کرنی اور خاک ڈالنی کی

درست نہین ہی کہو دنا قبر کا نہیج تہوڑی مدت کی اور نہ اہیت کی مگر بعذ اور عذر یہہ ہی کہ ظاہر ہووی کہ زمین غصب کی ہی یا البوی اوسکو شفیع اور کفنی ہی صحابہ مین سے زمین کفرستان مین دفن کیی گئی اور وہانسی نقل نہ کئی گیی اور اگر مالک نے مین کا چاہی کہ زمین کو ہموار کری اور نزراعت کری یہہ چاہی اوسکو اور یہہ ہی عذر ہی کہ لحد مین مال کیکا یا کپڑا کیسکا رہ جاوی یعنی اس صورت مین ہی کہو دنا جائزہی اور کہا شیخ ابن الہمام نی کہ متفق ہین مشایخ اسپر کہ اگر ایک عورۃ کا بٹیا دفن کیا گیا بیچ غیر شہر اپنی کی اور وہ عورت وہان حاضر نہ تہی پہر بی صبری کرتی ہو اور چاہتی ہو نقل کرنا گنجایش نہین رکہنا کہ نقل کری پس جائز رکہنا بعض متاخرین کا اوسکو معتبر نہین اور کہا صاحب ہدایہ نی یعنی اپنے کسی کتاب مین سوای ہدایہ کی کہ جب رجاوے کوئی کسی شہر مین تو مکروہ ہی نقل کرنا طرف دوسرے شہر کی اسلیی کہ مشغول ہونا ہوتا ہی بیفائدہ بات مین اور تاخیر ہوتی ہی دفن مین اور اگر بغیر غسل کی یا بغیر نماز کی دفن کیا جاوی تو نکالا نجاوی بالاتفاق اور دفن کیا جاوی گہر مین کہ رہتا تہا اوسمین اسلیی کہ یہہ خاصہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہی ع ہ ح ہ **وعن** ابن عباس قال سُلَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبل راسہ رواہ الشافعی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکالی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وقت رکہنی کی قبر مین اپنی سر کی طرفسی روایت کی یہہ شافعی نے **ف** صورت اسکی یون ہی کہ رکہا گیا جنازہ پائینتی قبر کی پہر نکالی گئی حضرت سر کی طرفسی اور رکہی گئی قبر مین شافعی کی اون نو نہین رکہتے ہین اور ہماری نزدیک سنت یہہ ہی کہ رکہا جاوی جنازہ قبر کی قبلہ کی طرف اور اوٹہا کر رکہا جاوی قبر مین اور حضرت اسیطرح مرد کو رکہتی ہی قبر مین جیسا کہ حدیث آیندہ مین آیا ہی اور حضرت کو جو اسطرح رکہا سبب یہہ تہا کہ حجرہ شریفہ مین اسقدر وسعت نہی کہ جانب قبلہ سی اوتاری اسلیی کہ قبر شریف دیوار سی ملی ہوئی ہی اور ایک جواب حنفیونکی طرفسی یہہ ہی کہ حضرت کا اوتارنا قبر مین مضطرب آیا ہی چنانچہ ابو داود نی روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل کیی گئی قبر مین جانب قبلہ سی اور سرہانسی نہین نکالی گئی اور مانند اسکی ابن ماجہ نی ہی روایت کی ہی پس جب تعارض ہوا دونون حدیثون مین ساقط ہوئین دونون ع ح **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبرا لیلا فاسرج لہ بسراج فاخذ من قبل القبلۃ وقال رحمک اللہ ان کنت لاواہا تلاء للقرآن رواہ الترمذی وقال فی شرح السنۃ باسناد ضعیف اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی ایک قبر مین رات کو یعنی ایک شخص کی دفن کرنیکی لیی پس روشن کیا گیا حضرت کی لیی چراغ پس لیا حضرت نی میت کو جانب قبلہ سی اور فرمایا رحمت کری اللہ تجکو تحقیق تہا تو بہت رونیوالا بسبب خوف خدا کی اور بہت تلاوت کرنیوالا قرآن کا یعنی ان دونون چیزون کی سبب سی مستحق رحمت و مغفرت کا ہوا تو روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا شرح السنۃ مین اسناد اوسکی ضعیف ہی **ف** کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب مین حدیث جابر اور یزید بن ثابت سی ہی آئی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا مکروہ نہین جیسا کہ بعضون نی لکہا ہی اور یہہ حدیث سند ہی حنفیہ کی اونکی اون قبلہ کی طرفسی اوتارنا میت کو سنت ہی ع ہ ح **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ادخل المیت القبر قال بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ وفی روایۃ وعلی سنۃ رسول اللہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وروی ابو داود الثانیۃ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل کرتی میت کو قبر مین کہتی رکہتا ہون مین میت کو ساتہہ اللہ کی اور ساتہہ حکم اللہ کی اور اوپر شریعت رسول خدا کی اور ایک روایت مین اوپر طریقہ رسول اللہ کی روایت کی یہہ احمد نی اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابو داود نی روایت دوسری **ف** دوسری روایت مین لفظ سنت ہی بجای ملۃ کی ہ **وعن** جعفر بن محمد عن ابیہ مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حثی علی المیت ثلث حثیات بیدیہ جمیعا وانہ

رش علی قبر ابنہ ابراہیم ووضع علیہ حصباء رواہ فی شرح السنۃ وروی الشافعی من قولہ رش

اور روایت کی امام جعفر صادق بیٹی محمد کی نی اپنی باپ سے یعنی امام باقر سی بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالین میت پر تین لپیر ساتھہ دونون ہاتھون اپنی کی اکٹھا کر اور تحقیق حضرت نی چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹی اپنی ابراہیم کی اور رکھی قبر پر سنگریزی یعنی نشان کی لیی نقل کے یہہ شرح السنۃ مین اور روایت کی شافعی نی لفظ رش سی ف روایت کی احمد نی ساتھہ اسناد ضعیف کی کہ حضرت کہتی تھی ساتھہ پہلی لپ کے منہا خلقکم اور ساتھہ دوسری لپ کی وفیہا نعیدکم اور ساتھہ تیسری کی ومنہا نخرجکم تارۃ اخری انتہی اور کہا ابن ملک نی کہ سنت ہی واسطی اوسکی کہ حاضر دو میت کی ساتھہ قبر پر یہہ کہ لپ بھر کر ڈالی مٹی قبر مین بعد بٹھاوٹ کی اور سنت ہی چھڑکنا پانی کا ہی قبر پر اور منقول ہی کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب مین کہ کیا اللہ نی ساتھہ تیری کہا وزن کی گئین نیکیان میری پس غالب آئین برائیان نیکیون پر پس گری ایک تہیلی نیکیون کی پلہ مین پس جھک گیا وہ پس کہو لا یعنی کوتہیلی کو پس ناگاہ اوسمین مٹھی مٹی کی تھی جو کہ ڈالی تھی یعنی ایک مسلمانکی قبر مین ذکرہ فی المواہب ع ۱۲ وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبور وان یکتب علیہا وان توطا رواہ الترمذی ع

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ گچ کیجاوین قبرین اور یہہ کہ لکھا جاوی اوپر اور یہہ کہ روندی جاوین قبر پر نقل کی یہہ ترمذی نی ف گچ کرنیسی منع فرمایا اسلیی کہ اسمین ایک طرحکی زینت اور تکلف ہی اور مٹی سی لیپنا قبر کو جائز ہی اور مکروہ ہی لکھنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا قبر پر تا خوار و پامال نہون اور نشاب نکرین اوپر حیوان اور کہا ہی بعضی عالمون ہماری نی کہ اسیطرح مکروہ ہی لکھنا نام اللہ کا اور قرآن کا دیوار مسجد وغیرہا پر اوسیطرح مکروہ ہی پتھر وغیرہ پر نام وغیرہ میت کا لکھہ کر اکھڑا کرنا اور بعضون نی کہا ہی کہ نام میت کا خصوصاً صالح کا لکھنا جائز ہی تاکہ پہچانا جاوی بعد گذرنی مدت کی ع ۱۲ وعنہ قال رش قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان الذی رش الماء علی قبرہ بلال بن رباح بقربۃ بدأ من قبل رأسہ حتی انتہی الی رجلیہ رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پر اور تہا وہ شخص کہ جسنی ڈالا پانی اوپر قبر حضرت کی بلال بن رباح ساتھہ مشک کی شروع کیا چھڑکنا سر کی طرف سی یہانتک کہ پہنچا دیا پاؤن تک روایت کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن المطلب بن ابی وداعۃ قال مات عثمان بن مظعون فخرج بجنازتہ فدفن امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا ان یاتیہ بحجر فلم یستطع حملہا فقام الیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسر عن ذراعیہ قال المطلب قال الذی یخبرنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانی انظر الی بیاض ذراعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین حسر عنہما ثم حملہا فوضعہا عند رأسہ وقال اعلم بہا قبر اخی وادفن الیہ من مات من اہلی رواہ ابو داؤد

اور روایت ہی مطلب بن ابی وداعہ سی کہ کہا جبکہ مری عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ اوسکا پس دفن کیلیی گئے اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ لاوی حضرت کی پاس پتھر یعنی بڑا پتھر تا علامت کی لیی رکھا جاوی پس نہ اوٹھا سکا وہ شخص اوس پتھر کو پھر کھڑی ہوئی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آستینین چڑھائین دونون ہاتھون کی کہا مطلب راوی نی کہ کہا اوشخص نے کہ خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف سفیدی دونون ہاتھون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسوقت کہ کھولا اون دونون کو پھر اوٹھایا اوسکو پس رکھا اوسکو سرہانی قبر عثمان کی اور فرمایا نشان کیا مینی ساتھہ اسکی اپنی بھائیکی قبر کا اور دفن کرونگا مین پاس اونکے اوس شخص کو کہ مرجائیگا اہل میرسی روایت کی یہہ ابو داؤد نی ف مطلب بن وداعہ صحابی ہین اسلام لائی دن فتح مکہ کی اور یہہ حدیث روایت کی ہی اور صحابی سی بسبب نہ حاضر ہونکی اوسوقت اور عثمان بن مظعون بھائی ہی حضرت کی دودہ شریک اسلام لائی ہین اول تبرہ

آدمیونکی اور حاضر ہوئی بدر مین اور مدینہ مین اول ہی مری مہاجرون مین سے اور انکی پاس اول دفن کیی گئی حضرت ابراہیم صاحبزادی حضرت کی اور لکھا ہی از ہارمین کہ معلوم ہوا اس سے کہ مستحب ہے یہہ کہ رکھی جاوی قبر پر نشانی پہچانکی لیی اور ایک جاگاڑی جاوین اقربا بارح بارح **وعن** القاسم بن محمد قال دخلت علی عائشة فقلت یا اماہ اکشفی لی عن قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ فکشفت لی عن ثلثة قبور لا مشرفة ولا لاطیة مبطوحة ببطحاء العرصة الحمراء رواہ ابو داود

اور روایت ہی قاسم بن محمد سی کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ پاس پس کہا مینی ای مامیری کہو لد ومیری لیی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دو نو یارون اونکیی یعنی حضرت ابوبکر وعمر کی پس کہو لد مین سے لیی تینون قبرین نہ تہین بہت بلند اور نہ متصل ساتہہ زمین کی یعنی بلکہ بلند اٹہت بہتون سے ہوئی تہین کنکریان سرخ میدانکی یعنی جو کہ گرد مدینہ مطہرہ کی ہی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** کہو لدین یعنی یہہ قبرین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجری مین تہین اور جب تک دروازہ کہلا ہوا تہا اور دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تہا جب چاہتی کہ مشرف ساتہہ زیارت کی ہوتی پردہ اوٹہا کر اندر جاتی بارح ؛ **وعن** البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازة رجل من الانصار فانتہینا الی القبر ولما یلحد بعد فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلة وجلسنا معہ رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجة وزاد فی اخرہ کان علی رؤسنا الطیر

اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیج جنازہ ایک شخص کی انصار مین سی پس پہنچی ہم طرف قبر کی اور دفن نہ کیا گیا تہا وہ ہنوز یعنی قبر نہ کہد چکی تہی پس بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنی قبلہ کی اور بیٹہی ہم ساتہہ حضرت کی یعنی گرد اونکی روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بیچ آخر اسکے یہہ کہ گویا ہماری سرون پر ہی پرندی جانور یعنی نہایت چپ اور سر جہکائی ہوئی بیٹہی تہی **ف** یہہ حدیث باب مالقال عند من حضرة المرت کی تیسری فصل مین گذر چکی ہی اور وہ درانہی اس سے **وعن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت ککسرہ حیا رواہ مالک وابو داود وابن ماجة

اور روایت ہی حضرت عائشہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا توڑنا مردہ کیی ہڈیکا مانند توڑنی زندہ کی ہڈیکی ہی یعنی گناہ مین نقل کی یہہ مالک اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ حقارت کرنی میت کی منع ہی جیسکہ منع ہی حقارت کرنی زندہ کی اور میت ایذا اور لذت پاتا ہی مانند زندہ کی بارح ؛ **الفصل الثانی**

عن ابی قتادة قال شہدنا بنتا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدفن وہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس علی القبر فرایت عینیہ تدمعان فقال ہل فیکم من احد لم یقارف اللیلة فقال ابو طلحة انا فانزل فی قبرہا فنزل فی قبرہا رواہ البخاری

روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا حاضر تہا مین اوسوقت کہ بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی ام کلثوم بیوی حضرت عثمان کی دفن کیجاتی تہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی پاس قبر کی پس دیکہین مینی آنکہین حضرت کی کہ آنسو بہاتی تہین پس فرمایا کیا ہی تم مین کوئی شخص کہ نہ صحبت کیا ہو عورة اپنی سی آجکی رات پس کہا ابو طلحہ نی مین ہون فرمایا پس اوتر ی قبر مین پس اوتری قبر مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف** کیا ہے تم مین کوئی شخص الخ کہا حضرت نی یہہ بارادہ اسکی کہ معلوم کرین یہہ کہ عثمان نہ نی کسی عورة سی صحبت کی ہی یا نہین پس کہا حضرت عثمان نے کہ نہین صحبت کی مینی پس معلوم ہوا کہ انہون نی اپنی کسی لونڈی یا اور بیوی سی صحبت کی تہی اور ایک نکتہ اور اسمین خوبی ہے کہ حضرت نی یہہ اسلیے پوچہا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہین ہی لیکن نکرنی مین ایک طرح کی مشابہت ہوتی ہی ملائکہ کی ساتہہ تو حضرت نی چاہا کہ جسنی عضرب صحبت نکی ہو اور اس سی مشابہ ملائکہ کی ہو وہ دفن کرنی اور ابو طلحہ اجنبی نی جو اوترا یہہ خصوصیات انکیلیے تہا یا اشارا تہا طرف بیان جواز کیے

کہا ابن ہمام نے کہ نہ داخل کرے کسی عورت کو قبر مین اور نہ نکالے اوسکو کوئی سوای مرد ونکی اسلیے کہ چھونا اجنبی کا عورت کو ساتھہ حائل کی یعنی کپڑی وغیرہ کی دحت ضرورت کی جائز ہی اوسکی زندگی مین اور اسیطرح بعد مرنی اوسکی کی بس جب مرجاے عورة اور نہ محرم ہو کوئی اوسکا دفن کرنے اوسکو نیکبخت ضعیف ہمسایہ اوسکی کی پہر اگر ہنوں ضعیف پس جوان نیکبخت دفن کرین اور اگر ہو محرم اگرچہ دودہ کی سبب سے ہو یا سسرال کا ہو وہ اوترکر دفن کرے اور اگر کوئی کہی کہ علما لکھتے ہین کہ خاوند اور محارم اولی ہین نیکبخت ہیگا تو اسلی پس انکو حضرت عثمان اور آنحضرت نے کیون نہ دفن کیا جواب یہہ کہ احتمال ہی کہ حضرت عثمان کو اور حضرت عثمان کو کچھہ عذر ہوگا اسلیے نہ اوترے ؛ ع ؛ مولانا ؛ **وعن عمرو بن العاص قال لابنه وهو في سياق الموت اذا انا مت فلا تصحبني نائحة ولا نار فاذا دفنتموني فشنوا علي التراب شنا ثم اقيموا حول قبري قدر ما ينحر جزور ويقسم لحمها حتى استانس بكم واعلم ماذا اراجع به رسل ربي** رواه مسلم اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ کہا اپنی بیٹی کو یعنی عبد اللہ کو اوس حالت مین کہ وہ نزع مین تھے جسوقت کہ مرون مین پس نہو ساتھہ میری کوئی نوحہ کرنیوالی اور نہ آگ پس جب ارادہ دفن میرا کیا کرو پس ڈالو مجھہ مٹی ڈالنا بسہولت یعنی تہوڑی تہوڑی پہر کپڑی رہوگر د قبر میرکی یعنی دا سطی دعا ثابت رہنی وغیرہ کی بقدر اوسجز کی کہ ذبح کیا جاوی اونٹ اور تقسیم کیا جاوی گوشت اوسکا یہانتک کہ آرام پکڑون مین بسبب تمہاری اور جانون مین یعنی بلا وحشت کہ کیا جواب دیتا ہون فرشتون پرودگار اپنی کیسکو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اور نہ آگ عادت رہنی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساتھہ میت کی لیجاتی تھی واسطی فخر اور ریا کی اور تا خوشبوئی جلاوین اور کام مین آوی اس سے منع فرمایا پس جیسی یہان بعضی جنازونکی ساتھہ آگ سوز مین اگر جلائی جاتی ہین یا مشعلین اور پنج شاخی بلا ضرورت جلائی ہین یا گگڑ والی آگ لیی ساتھہ رہتی ہین منع ہی اور بسبب ناری یعنی بسبب دعا اور اذکار اور قراة اور استغفار تمہارے کی چنانچہ حدیث ابی داؤد کی مین آیا ہی کہ حضرت جب فارغ ہوتی دفن کسی شخص کیسی کپڑی ہوتی اوسپر اور فرماتی استغفار کرو واسطی بہائی اپنی کی اور اور مانگو اسکیی لیی ثابت رہنا اسلیی کہ وہ اب پوچھا جاتا ہی ؛ ع ؛ باج **وعن عبد الله بن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اذا مات احدكم فلا تحبسوه واسرعوا به الى قبره وليقرأ عند راسه فاتحة البقرة وعند رجليه بخاتمة البقرة** رواه البيهقي في شعب الايمان وقال والصحيح انه موقوف اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جسوقت کہ مری ایک تمہارا پس نہ بند رکھو اوسکو اور جلدی پہنچاؤ اوسکو طرف قبر اوسکے اور چاہیی کہ پڑہی جاوی نزدیک سر اوسکے ابتدا سورہ بقر یعنی مفلحون تک اور نزدیک پاؤن اوسکے خاتمہ سورہ بقرہ کا روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا اور صحیح یہہ ہی کہ موقوف ہی عبد اللہ بن عمر پر **ف** نہ بند رکھو یعنی تاخیر نکرو میت کی دفن کرنی مین بغیر عذر کی کہا ابن ہمام نی کہ مستحب ہے جلدی کرنی بخہیز میت مین جسوقت سی کہ وہ مری اور آگی کا جملہ یعنی واسرعوا الخ تاکید ہی اسکی باشارہ ہے طرف اسکی کہ جنازہ لیکر چلی تو جلدی چلنا سنت ہی یعنی بیچ کی چال چلی نہ دوڑی اور نہ آہستہ چلی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سے آخر تک اور کہا احمد بن حنبل نے کہ جب داخل ہو تم مقابر مین پس پڑہو سورہ فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب انکا اہل مقابر کو پس وہ پہنچتا ہی طرف اونکی اور مقصود زیارت قبور سی زیارت کرنیوالیکی لیی یہہ ہی کہ عبرت پکڑی اور مردونکی لیی یہہ ہی کہ فائدہ اوٹہاوین اوسکی دعا سی انتہی اور حضرت علی سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی گذری مقابر پر اور پڑہی قل ہو اللہ احد گیارہ بار پہر بخشے ثواب اوسکا مردون کو دیا جاتا ہی ثواب بقدر عدد مردونکی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو

کوئی داخل ہو مقابر مین پھر پڑہی فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد اور الہکم التکاثر پھر کہی کہ میں نے دانستہ تو اب اسپر کیا کہ پڑہی ہے سو جو کچھ کلام تیری سی داسطی اہل مقابر کی مومنین اور مومنات سی تو ہوتی ہین اموات شفیع اوسکی لیی طرف اللہ تعالی کی اور کہا حاذکی نی کہ نکلا مین ایک رات طرف مقابر بکی کی پھر رکہا مینی سہرا نیا ایک قبر پر اور سورا مین پس دیکہا مینی اہل مقابر کو کہ حلقی حلقی بنای بیٹہی ہین پس کہا مینی قایم ہوئی قیامت کہا اونہون نی نہین ولیکن ایک شخص نے ہمارے بہائیون مین سے پڑہی قل ہو اللہ احد اور سونپا ثواب اسکا پس ہم بانٹی ہین اوسکو مدت ایک برس سی اور انس سی روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی داخل ہووی مقابر مین پس پڑہی سورہ یٰسین ہلکا کرتا ہی اللہ عذاب اوسنی اور ہوتی ہین واسطی اوسکی نیکیان بعدد گنتی مردونکی کہ وہان ہین اور لکہا ہی سیوطی شافعی نی شرح الصدور مین کہ اختلاف کیا گیا ہی پہنچنی ثواب قرآن کی واسطی میت کی پس جمہور سلف یعنی صحابہ و غیرہم اگلی علما اور تینو امام رحمہم اللہ کہتی ہین کہ پہنچتا ہی اور ہمارے امام شافعی نی اختلاف کیا ہی انتہی ع ۔ پھر جبکہ کہ امام شافعی سندلائی ہین سیوطی نے کیے جواب اوسکی لیکہ پہنچتا عبادۃ بدنی کا ثابت کیا ہی جو چاہی اس مقام کو شرح الصدور مین دیکہہ لی ۔ **وعن** ابن ابی ملیکۃ قال لما توفی عبد الرحمن بن ابی بکر بالحبشی وھو موضع قریب من مکۃ فحمل الی مکۃ فدفن بھا فلما قدمت عائشۃ اتت قبر عبد الرحمن بن ابی بکر فقالت **شعر** وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ ۔ من الدھر حتی قیل لن یتصدعا ۔ فلما تفرقنا کانی ومالکا ۔ لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا ۔ ثم قالت واللہ لو حضرتک ما دفنت الا حیث مت ولو شہدتک ما زرتک رواہ رزین ۔ اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ سی کہ کہا وفات ہوئی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ ابی بکر کی بیچ حبشی کی اور وہ ہی ایک جگہہ ہے پہر لائی گئی طرف مکہ کی پہر دفن کیی گئی مکہ مین پس جبکہ آئین حضرت عائشہ مکہ مین جہ کی لیی آئین قبر عبد الرحمن بن ابی بکر کی پاس کہ بہائی اوکی تہی پس کہا اور تہی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی جدا تہی البتہ مدت مدید زمانی سی یہانتک کہ کہا گیا ہرگز نہ جدا ہونگی پس جب جدا ہوئی ہم گویا مین اور مالک باوجود بہت مدت تک ساتہہ رہنی کی نہین گذاری ہمنی ایک رات اکٹہی پہر کہا حضرت عائشہ نی قسم ہی اللہ کی اگر حاضر ہوتی مین تیری پاس وقت مرنیکی نہ دفن کیا جاتا تو مگر اوسی جگہہ کہ مرا تہا تو یعنی اسلیی کہ نقل نکرنا مکان موتے سنت اور افضل ہی اور اگر حاضر ہوتی مین تیری پاس وقت وفات کی نہ زیارت کرتی مین تیری نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** جذیمہ نام ایک مضہم کا ہی قریب بکراور بعضون نی کہا ہی کہ ایک منزل ہی کہ سی اور پس کہا یعنی حضرت عائشہ نی دو متین پڑہی حسب حال اپنی بہائیکی فراق مین اور یہہ بسبب تقسیم بن نوبرہ نی کہین تہین پیچ مرثیہ بہائی اپنی مالک بن نویرہ کی کہ اوسکو خالد بن ولید نی حضرت ابوبکر کی خلافت مین مار ڈالا تہا معنی بیتوکی یہہ ہی کہ ہم کہتا ہی کہ تہی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی مدت مدید زمانہ سی جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہی کہ عراق اور جزیرہ سوب اپنی تصرف مین رکہتا تہا اور اس بادشاہ کی دو ہمنشین تہی مالک اور عقیل کہ چالیس برس تک دونون ہمنشین اور ندیم اوسکی رہی اور اوسکو نعمان نی مارا اونکی قتل کا ہی قصہ عجیب ہے مقامات حریری مین مذکور ہی پس تقسیم اپنی بہائیکی مرثیہ مین کہتا ہی کہ ہم اور تو ہمنشین اور محبت کہنی والی رہتی تہی اور جدا نہتی ایک مدت دراز مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی کہ وہ اسطرح البتہ مین اخلاص و ہمنشینی ایکدیگر سی رکہتی تہی کہ لوگ بسبب جمع ہونیکی مدت دراز سی کہتی ہے کہ یہہ ہرگز جدا ہونگی پہر تم کہتا ہی کہ پس جب جدا ہوئی ہم یعنی مین اور مالک بسبب مرنی مالک کی تو گویا مین اور مالک باوجود جمع ہونیکی ایک مدت دراز تک ایک رات بہی ساتہہ نرہی تہی یعنی وہ مدت دراز آنی بودیا خوابی اور نہ زیارت کرتی مین یعنی دوبارہ اسلیی کہ حضرت نی لعنت کی ہی عورتون زیارت کرنیوالیون قبرون کیلیے ولیکن اوسکے بہی مرتی ہوتی نہ کہا ہتا زیارت تیری قبر کی تا قیام مقام ملاقات کی ہو ع ۔ ح ۔

وعن ابی رافع قال سل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعلاۃ ورش علی قبرہ ماء رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سعد کو جنازہ پہن سے سر کیطرف سی اور چھڑکا اوسکی قبر پر پانی روایت کی یہ ابن ماجہ نی ؛ **ف** یہ سند ہی امام شافعی کی اور ہمارے نزدیک محمول ہی ضرورت پر یا بیان جواز پر اور مفصل بیان اسکا دوسرے فصل مین حدیث ابن عباس کے مین ہوچکا ہی بزع ؛ **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی جنازۃ ثم اتی القبر فحثی علیہ من قبل راسہ ثلاثا رواہ ابن ماجۃ ؛ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ایک جنازی پر پہر آئی نزدیک قبر کی پس ڈالدیا اوسپر کیطرف سی تین لپین مٹی کی روایت کیے یہہ ابن ماجہ نی **وعن** عمرو بن حزم قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی قبر فقال لا توذ صاحب ھذا القبر او لا توذہ رواہ احمد ؛ اور روایت ہی عمرو بن حزم سی کہ کہا دیکہا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تکیہ کیے ہوئی قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دی صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دی اوسکو روایت کی یہہ احمد نی **ف** شاید مراد یہہ ہی کہ اوسکی روح ناخوش ہوتی ہے تکیہ لگانی سی اسلیے کہ اسمین خفارت اوسکی لازم آتی ہی شرح ؛

باب البکاء علی المیت

باب ہی رونیکا میت پر **ف** رونا مردی پر بغیر نوحہ اور چلانی کی جائز ہی مکروہ یہہ ہی کہ چلادی اور نوحہ کری اور تعریف میت کی باقراط کری جیسیکہ عادت اہل جاہلیت کی ہی اور اہل شعار اوسکو ذکر اوسکی خوبیونکا کرنا کہ بطور زندہ یعنی بیان کی نہی مکروہ نہین ہی رخصت سے تعزیت کرنی اور معنی تعزیت کی یہہ ہین کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنیکی طرف رسنمائی کری اوسکی اور تعزیت اکیلا سی زیادہ نکری اور یہہ جمع ہونا خاص تعزیہ سی نکلا اور اور تکلفات کرنی اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کی حق میتون مین سی بدعت ہی اور حرام مجد الدین رح قاموس کی مصنف نی سفر السعادت مین لکہا ہی کہ عادت نہ ہی کہ میت کی لیی سوائے وقت نماز جنازہ کیے جمع ہون اور قرآن پڑہین اور ختمات پڑہین گورپر اور نہ غیر گورپر اور یہہ سب بدعت ہین انتہی اگر گہر مین یا مسجد مین بیٹہنا جائز ہی اسلیی کہ جب خبر موت سنیگا اور زیادہ اوسکی حضرت کو پہنچی تو مسجد مین یا گہر مین بیٹہی اور لوگ آتی ہی تعزیت کی لیی لیکن اسطرح کہ اب متعارف ہی اور ایام متعدد مقرر کرتی ہین نہ ہی اور بہت علماء متاخرین کہتی ہین کہ مکروہ ہی جمع ہونا نزدیک صاحب میت کی اور سخت مکروہ ہی کہ بیٹہی دروازی گہر پر اور لوگ جمع ہون اور تعزیت کرین اسلیی کہ یہہ فعل جاہلیت کا ہی ملکہ جب دفن سی فارغ ہوکر پہر ہین تو متعرف ہون اور اپنی کاروبار مین مشغول ہون اور صاحب میت کو ہی چاہیی کہ اپنی کام مین مشغول ہو بقبر کے گرد حلقہ باندہ کر قرآن پڑہنا مکروہ ہی حق فی الرمتہ ؛ وشرح سفر السعادت **ف** تعزیت کرنی مصیبت زدہ کو اچھی بات ہی اور وقت تعزیت کا مرنیسی تین دن تک ہی اور مکروہ ہی بعد اوسکی مگر یہہ کہ ہو غایب تعزیت کرنوالا یا مصیبت زدہ تو نہین معلوم اللہ کہ جب سے جبھی تعزیت کری اور تعزیت کرنی بعد دفن کی اولی ہی دفن کی پہلی سی اور یہہ جب ہی کہ ندیکہی اوسنین جزع فزع شدید اور اگر دیکہی کہ بہت جزع فزع کرتی ہین پہلی ہی دفن کی بیٹہری اور مستحب ہے کہ عام تعزیت کری سب اقارب میت کو چہوٹو نکو اور بڑہو نکو اور مرد نکو اور عورتونکو مگر یہہ کہ ہو عورت جوان تو نہ تعزیت کری اوسکو مگر محرم اوسکی اور مستحب ہے کہ کہی صاحب تعزیت کو بخشی اللہ تعالی میت ترکو اور درگذر کری اوس سی اور ڈالدیکی اوسکو اپنی رحمت مین اور نصیب کری تجکو صبر اوسکی مصیبت پر اور ثواب دے تجکو اوسکی مرنی پر اور یہہ ہین الفاظ تعزیت کی وہ ہین کہ وقت تعزیت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شئی عندہ باجل مسمی یعنی اللہ ہی کی ملک ہے جو چیز کہ لی اور اوسیکے ملک ہی چیز کردی اور ہر چیز نزدیک اوسکی ساتہہ وقت مقرر کی ہی اور اگر کافر مرجاوی اور قرابتی اوسکا مسلمان ہو تو اوسکو لون تعزیت کری بہت دی اللہ اجر تجکو اور اچھی دی تسلی بخشی اور اگر قرابتی کہ فرہو اور میت مسلمان تو یون کہی اچھی دی اللہ تسلی بخشی اور بخشی میت تیرکو اور یون نہ کہی کہ بہت دی اللہ تجکو ثواب اور اگر میت اور قرابتی دونو کافر ہون تو کہی بدلہ دی تجکو اللہ اور نہ کہ کری لوگ تیری اور یہہ ہین لفظون عجم کہ یون جو رسم ہی کہ بجہو نی چاہیے ہین اور کہڑی رہتی ہین راہو یہہ بہت بری رسم ہی اور پیٹہنا مصیبت کی لیی تین روز تک جائز ہی اور ترک اوسکا اولی ہی اور مکروہ ہے

مردونکی لمبی سیاہ کپڑی پہنی اور پہاڑ نی کپڑی وقت مصیبت کی اور نہین ضمایدہ سیاہ کپڑی پہنی عورتونکو اور نکالا کرنا مونہہ اور ماتھونکا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا مونہہ کا اور پکھیرنا بالونکا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور پیٹنا زانوکا اور سینہ کا اور روشن کرنا آگ کا قبرون پر رسوم جاہلیت ہی اور باطل وغرو اور نہین مضائقہ یہہ کہ کہانا پکا کر بھیجا جاوے اہل میت کی لیی اور نہین مباح کرنا ضیافت کا تیسری دن سے عالم کپڑی ف جو کچھ لوگ تکلفات کرتی ہین تیسری دن کفرش بچھاتی ہین اور خیمی کپڑی کرتی ہین اور خوشبوئی باتھی ہین اور مانند انکی یہہ سب امور بدعت اور رسمی اور ناشرع ہین کذا نقلہ الشیخ عن مطالب المومنین اور نصاب مین لکھا ہی کہ لوگون نی سیوم کو جو عادت کی ہی خوشبو لگانیکی سو نہین مشابہت عورتون کی ساتھہ ہوتی ہی کہ وہ سوگ وتیاریکی لیی تیسری روز خوشبو لگاتی ہین پس پرہیز کرنا چاہیی اوس سے پرہیز کرنا اس سبب سے نہین ہی کہ خوشبوہی بلکہ اسلیی ہی کہ اس عمل مین اوسوقت مشابہت عورتون کی ساتھہ ہوتی ہی اور آداب تعزیت کی یہہ ہین کہ سلام ومصافحہ کری صاحب مصیبت سی اور تواضع کری اور کلام بہت نکری اور مسکراوی نہین بہ شیخ الاسلام **الفصل الاول** نصل پہلی **عن** انس رض قال دخلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سیف القین وکان ظئرا لابراھیم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابراھیم فقبلہ وشمہ ثم دخلنا علیہ بعد ذلک وابراھیم یجود بنفسہ فجعلت عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تذرفان فقال لہ عبد الرحمن بن عوف وانت یا رسول اللہ فقال یا ابن عوف انہا رحمۃ ثم اتبعہا باخری فقال ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون متفق علیہ

روایت ہی انس سی کہ کہا داخل ہوئی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر ابی سیف لہار کی اور وہ تہا انکا ابراہیم کا پس لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابراہیم کو پہر بوسہ لیا اوسکا اور سونگہا اوسکو پھر داخل ہوئی ہم اوسکی طرف بعد اسکی یعنی بعد چند روز کی اور ابراہیم تہی حالت نزع مین پس بہ بہن دو نو آنکہین حضرت کی کہ جاری ہوئی آنسو نسی پس عرض کیا حضرت سی عبد الرحمن بن عوف نی اور تم روتی ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرت نی ای بیٹی عوف کی تحقیق یہہ رحمت ہی پہر اوس رونیکی بعد پہر روئے پہر فرمایا تحقیق آنکہین آنسو بہاتی ہین اور دل غمگین ہے اور نہین کہتی ہم باوجود اوسکی مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری ای ابراہیم البتہ غمگین ہین روایت کی ہی بخاری اور مسلم نی ف ابو سیف کا نام برا تہا اور انکی بیوی کا نام خولہ بنت منذر الضاریہ وہ دایہ تہین حضرت ابراہیم کی اور اونکی ہان کسب لہار کا ہوتا تہا اور حضرت ابراہیم صاحبزادی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سولہ مہینی یا سترہ مہینی کی عمر تہی کہ وفات پائی پس حدیث مین بیان ہی اونکی حالت نزع کا کہ حضرت اوسوقت تشریف لیگئی اور رونی پس کہا عبد الرحمن نی کہ لوگ تو روتی ہین آپ بہی روتی ہین باوجود اس بڑی شان اور معرفت کی حضرت نی فرما کر رحمت ہے یعنی اوسکو مبتلا اس حال مین دیکہکر رحم آتا ہی یہہ رونا اثر اوسکا ہی نہ کہ بسبب بے صبری کی ہی جیسا کہ تو نی خیال کیا اور دل غمگین ہے اسمین اشارا ہی اسکی طرف جو غمگین ہوئے پس بسبب سنگدلی کی ہی اور جو روی نہین پس بسبب قلت رحمت کے ہے پس یہہ حال یعنی غم کرنا اور رونا کامل تر ہی نزدیک اہل کمال کی حال اسکیسے کہ مری بیٹا اوسکا اور وہ رہتا ہو پس عدل یہہ ہے کہ دیوی ہر ایک حق کو حق اوسکا بانع ہ **وعن** اسامۃ بن زید قال ارسلت ابنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیہ ان ابنا لی قبض فائتنا فارسل یقرئ السلام ویقول ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل عندہ باجل مسمی فلتصبر ولتحتسب فارسلت الیہ تقسم علیہ لیاتینہا فقام ومعہ سعد بن عبادۃ ومعاذ بن جبل وابی بن کعب وزید بن ثابت ورجال فرفع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبی ونفسہ تتقعقع ففاضت عیناہ فقال سعد یا رسول اللہ ما ھذا فقال ھذہ رحمۃ جعلہا اللہ فی قلوب عبادہ

فَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا بھیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نی یعنی حضرت زینب نی کسیکو طرف حضرت کی کہ بیٹا میرا مرتا ہی پس آئی میری پاس بھیجا حضرت نی اوسکو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا بیشک اللہ ہی کی لیی ہی جو چیز کہ لی اور اوسیکی لیے ہی جو چیز کہ دی یعنی اولاد وغیرہ پس اوسکی ہلاک ہونی مین جزع فزع نہ چاہیی اسلیی کہ امانت اپنی لیناہی اور ہر چیز نزدیک اسکی ساتھہ مدت معین کے ہے یعنی زندگی تیری بیٹی کی یہی اتنی ہی مقدر ہی کہ جتنا جیا پس چاہیی کہ صبر کری اور ثواب چاہیی پھر بھیجا یعنی دوبارہ بیٹی حضرت کی نی آدمی طرف حضرت کی قسم دی حضرت کو کہ البتہ تشریف لائی پس کہڑی ہوئی حضرت اور نہی ساتھہ حضرت کی سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ مین سی پس اوٹھایا گیا طرف حضرت کی لڑکا یعنی حضرت کی گود مین دیا تو اسکو اور روح اوسکی حرکت کرتی ہی یعنے جان کنی کی حالت ہی پس بہنی لگین دونو آنکین حضرت کی پھر کہا سعد نی اے رسول خدا کی کیا ہی یہ پس فرمایا یہہ رحمت ہی پیدا کیا اسکو اللہ نے اپنی بندونکی دلون مین پس رحمت یعنی مہربانی نہین کرتا اللہ تعالی اپنے بندون مین سے مگر رحمت کرنیوالون پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گمان کیا سعد نی کہ سب اقسام رونیکی حرام ہین اور حضرت شاید بھول کر روئی پس آگاہ کیا حضرت نی اوسکو کہ رونا آنسو ولنی نہین حرام و مکروہ بلکہ وہ رحمت ہی اور حرام جو ہی نوحہ ہی اور گریبان چاک کرنا اور منہہ پیٹنا ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَکٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ شَکْوٰی لَہٗ فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُہٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْہِ وَجَدَہٗ فِیْ غَاشِیَۃِ فَقَالَ قَدْ قَضٰی قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَبَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَی الْقَوْمُ بُکَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَکَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰکِنْ یُعَذِّبُ بِھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانِہٖ اَوْ یَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا بیمار ہوئی سعد بن عبادہ بیماری کر کہ نہی اوسکو یعنی انکو معلوم نہین کہ کیا بیمار ہی پس آئی اوسکی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کرنیکو ساتھہ عبد الرحمن بن عوف کی اور سعد بن ابی وقاص کی اور عبد اللہ بن مسعود کے پس جب گئے اوسکی پاس پایا اوسکو بیہوشی مین پس فرمایا حضرت نی کیا تحقیق مر گیا کہا صحابہ نی کہ نہین یا رسول اللہ پس روئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی از راہ مہربانی کی اوسپر پس جبکہ دیکہا صحابہ نی روانبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئی پھر فرمایا کیا نہین سنتی ہو تم یعنی سنو کہ تحقیق اللہ نہین عذاب کرتا ساتھہ آنسو وون آنکھونکی اور نہ ساتھہ غم کرنی دل کی ولیکن عذاب کرتا ہی ساتھہ اسکی اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی یعنی اگر زبان سی کلمات ناشکریکی یا بی ادبی کی جناب الہی مین بولا یا نوحہ کیا مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور اگر حمد کہی اور انا للہ پڑہی لایق رحمت و ثواب کے ہوتا ہی اور تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی لوگون اوسکیکی اوسپر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بسبب رونی لوگون اوسکیکی یعنی آواز بلند کر کر رونیسی عذاب کیا جاتا ہی اور تحقیق اسکی نسبری فصل مین آویگی انشاء اللہ تعالی ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین اہل طریقہ ہمارسی وہ شخص کہ پیٹی رخسارکی اور پہاڑی گریبان اور پکاری پکارنا جاہلیت کا یعنی وقت رونیکی وہ چیز کہی کہ نہین جائز شرعا مانند نوحہ اور واویلا کرنیکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیٹی رخساری اور پہاڑی گریبان اسیکی حکم مین ہی کہ وہ پڑی ہینچ کڑا اور پھر پیٹی اور بال نوچنی ع **وعن** اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُہٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰہِ تَصِیْحُ بِرَنَّۃٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِیْ وَکَانَ یُحَدِّثُھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِمُسْلِمٍ

اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا بیہوش ہوتی ابی موسی پس شروع کیا اوسکی عورۃ ام عبد اللہ کی کہ چلا کر روتی تہی پہر ہوش مین آئی ابو موسی پس کہا کیا نہین جانا تو نی اور حال یہہ کہ حدیث کرتی تہی اوسکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین بیزار ہون اوس سی کہ منڈوائی بال سر کی یعنی مصیبت مین اور چلا کر روی اور پہاڑی پکڑی اپنی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی مسلم کی **ف** یہہ افعال ایام جاہلیت مین اکثر عورتون سے سرزد ہوتی تہی مسلمانکو بہت پرہیز کرنا چاہیی اوس سی کہ حضرت بیزار ہوتی ہین ع **وعن** ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع فی امتی من امر الجاھلیۃ لا یترکونھن الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ وقال النائحۃ اذا لم تتب قبل موتھا تقام یوم القیمۃ وعلیھا سربال من قطران ودرع من جرب رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار چیزین ہین میری امت مین کام جاہلیت کیسی کہ نہین چہوڑینگی اوسکو یعنی اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب ستارونکی اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنیوالی جسوقت توبہ کی پہلے مرنے اپنی کی کہڑی کیجاویگی دن قیامت کی موقف مین اور اوسپر ہوگا کرتا قطران کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** فخر کرنا حسب مین جسب کہتے ہین اون خصلتون کو کہ اچہا جاتا ہی اوسکو آدمی اپنی مین مانند شجاعت فصاحت وغیرہ کی اور طعن کرنا نسب مین یعنی عیب لگانا لوگونکی نسب مین کہ فلانی کا باپ برا تہا فلانی کا دادا برا تہا ان دونو چیزونمین تعظیم اپنی اور حقارت لوگونکی لازم آتی ہی اور یہہ دونو مذموم ہین مگر بسبب اسلام اور کفر کی یعنی بسبب اسلام کی تعظیم کیجاویگی کو بزرگ جانی اور بسبب کفر کی دوسرے کو حقیر جانی تو جائز ہی اور پانی طلب کرنا بسبب ستارونکی یعنی قوم منہہ کی کہنی بسبب ستارے کے یعنے فلانا ستارا فلانی منزل مین آویگا تو مینہہ برسیگا حاصل یہہ کہ یہہ اعتقاد کرنا کہ مینہہ برسیگا بسبب نکلنی فلانی ستارے کی یہہ حرام ہی واجب ہے یہہ کہ کہی برسے گئے ہم بسبب فضل اللہ تعالی کی اور نوحہ کرنا یعنی واویلا کرنا اور اچہی خصلتین مین سب کی شمار کرین مثلا کہی بڑا شجاع تہا اور ایسا تہا اور ایسا تہا اور قطران ایک دوا ہی بدبو دار سیاہ نکلتی ہی درخت اہل سی کہ ہندہ مین اوسکو ہوبر کہتی ہین اور اوسکا اونٹون خارشی کو ملتی ہین اور آگ اوسمین بہت سرایت کرتی ہی اور جلدی ٹہر کتی ہی پس مطلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہہ ہی کہ مسلط ہوگی اوسپر خارش اور اوسپر ملینگے قطران تا ایذا زیادہ ہو عیاذا باللہ منہ ش ح ۲ **وعن** انس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ تبکی عند قبر فقال اتقی اللہ واصبری قالت ایاک عنی فانک لم تصب بمصیبتی ولم تعرفہ فقیل لھا انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتت باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم تجد عندہ بوابین فقالت لم اعرفک فقال انما الصبر عند الصدمۃ الاولی متفق علیہ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورۃ کی کہ آواز سی روتی تہی ایک قبر کی پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا سے یعنی نوحہ مت کرو الا عذاب کیجاویگی اور صبر کر کہا عورت نی ایک طرف جسی ایسی کہ تو میری سی مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور نہ پہچانا اوس عورت نے حضرت کو پہر کہا گیا کہ اوسکو کہ تحقیق یہہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورۃ دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ پایا نزدیک دروازہ کی دربانکو یعنے جیسی بادشاہونکی اور امیرونکی دروازہ پر ہوتی ہین پس کہا نہ پہچانا تہا مینی اوکو پس فرمایا حضرت نی کہ نہین عند اول صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلے کے

روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور اس عورۃ نی حضرت کو بغیر پہچانی جواب دیا اور پر شیمان ہوئی غافل تہی اس قول سی کہ کسینی کہا ہی کہ دیکہہ طرف اوس کلام کی کہ کہی اور نہ دیکہہ طرف اوس شخص کی کہ کہا ہی اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ صبر کامل ورپسندیدہ کہ جسپر ثواب ملتا ہے ہوتا ہی کہ اسکے مصیبت مین کری والا اخیر کو تو آپہی صبر آجاتا ہی آوران حدیثون سی معلوم ہوا کہ حرام ہی نوحہ کرنا اور میت کی ہلاکونکا شمار کرنا مثلا کہی کہ کیا کڑیل جوان تہا اور مانند اسکی اور حرام ہی بکا کرنا اور پیٹنا رخسارونکا اور پہاڑنا گریبان کا اور پکہیرنا بالون کا اور

مونڈنا یا لوٹنا اور نوچنا یا لوٹنا اور کالا کرنا منہ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور ایسی ہی اور کام کرنی کہ دلالت بی صبری پر کرین ش ع **وعن ابی هریرة قال** قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یموت لمسلم ثلثة من الولد فیلج النار الا تحلة القسم متفق علیه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تحرمین فرزند کسی مسلمان کی پہر داخل ہو آگ مین مگر واسطی کہولنی قسم کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالی نی کلام الہ مین فرمایا ہی وان منکم الا واردها تقدیر اوسکی یون ہی وان منکم واللہ الا واردہا یعنے نہین کوئی تم مین سی قسم ہی خدا کی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن کی ہو جاوی مانند بجلی کی اور ہوا کی یعنی پل صراط اوسپر کھڑا ہوگا اور سب اوسپر سی گذرینگی بدایذا یا دین گی اور نیک کچھہ ایذا نہین پاوینگی پس فرمایا کہ جسکی تین فرزند مرینگی وہ دوزخ مین نہین داخل ہونیگا مگر اوسیقدر کہ یہہ قسم پھر ہو جاوی یعنی فقط گذری پل صراط پر سی ہو دیگا اس قسم کی بیچ ہونیکی بھی اور عذاب نہین پانیکا عرب کہا کرتی ہین کہ یہہ کام کیا مینی واسطی کہولنے قسم کی یعنی اسیقدر کیا کہ بسبب اوسکی عہدہ سوگندی برآون اوسکی ایسی ادنی فعل کہ ایک آن خفیف مین کری کافی ہی ش ع ح **وعنه قال** قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لنسوة من الانصار لا یموت لاحدکن ثلثة من الولد فتحتسبه الا دخلت الجنة فقالت امرأة منهن او اثنتان یا رسول الله قال او اثنتان رواه مسلم وفی روایة لهما ثلثة لم یبلغوا الحنث رواہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی کتنی عورتون کی انصار مین سی کہ نہین مرتی واسطے کسیکے تم مین سی تین فرزند پہر جاہی ثواب مگر داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نی اونہین سے یا دو فرزند مرین اے رسول خدا کی مینی فرمایئی کہ تین مرین یا دو خصوصیت تین ہی کی نرکہی فرمایا حضرت نی یا دو مرین تو ہی یہی بشارت ہی روایت کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی ہی یون ہے کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہنچی ہون حد بلوغ کو یعنی جب ثواب مذکور پاوین گی **ف** چاہی ثواب یعنی نوحہ نکری اور پیٹی نہین صبر کر کر رضای الہی پر شاکر رہی اور کہی انا للہ وانا الیہ راجعون تو داخل ہوگی بہشت مین یعنی پہلی ہی داخل ہوگی بلا عذاب بسبب صبر کی یا شفاعت کرنے کی کی اور فرمایا دو مرین احتمال ہی کہ اوسیوقت وحی آگئی ہو دو کی بسبب توجہ حضرت کی درگاہ صمدیت مین یا دعا کی ہو حضرت نی اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت مین قید غیر بالغ کی اسلئی لگائی کہ جھوٹی لڑکون کی ساتہہ عورتون کو محبت بہت ہوتی ہی اور انکی مرنیکا رنج بہت ہوتا ہی اور لڑکی تابع اور محض انکی ہوتی ہین بخلاف لڑکون کی ش ع ح **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الله ما لعبدی المؤمن عندی جزاء اذا قبضت صفیه من اهل الدنیا ثم احتسبه الا الجنة رواه البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین واسطے بندی مومن میرے کی نزدیک میری جزا جسوقت کہ قبض کرتا ہون پیاری اوسکیکو اہل دنیا سی پہر چاہی ثواب پہ صبر کری مگر بہشت روایت کی یہہ بخاری نی **ف** پیاری اوسکیکو یعنی فرزند یا باپ یا سوا انکی اور لوگ کہ دوست رکہتا ہی اوکو اہل دنیا سی اور اہل دنیا کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر پیارا اہل آخرت مین سے مریگا تو اس سے بہی زیادہ ثواب پاویگا کہ اللہ راضی ہوگا اوس سی اور راضی ہوا اوسکا سب فضل ہے ش ع **الفصل الثانی** فضل دوسرے **عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم النائحة والمستمعة** رواہ ابوداؤد روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ سننی والی عورت کو روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت رونے و بیان کر کر ہلائیان میت کی اور بعضون نی کہا کہ نوحہ کہتی ہین رونی کو میت پر ساتہہ آواز کی اور نوحہ سننی والی یعنی جو قصداً سنی نوحہ کو اور راضی ہوا اوسپر ش ع **وعن سعد بن ابی وقاص قال** قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عجبت للمؤمن ان اصابه خیر حمد الله وشکر

وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ اِمْرَاَتِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب حال ہی مومن کی ہی یعنی مومن کامل کی ہی کہ اگر پہنچی اوسکو نیکی حمد کرتا ہی اللہ کو اور شکر کرتا ہی اور اگر پہنچی اوسکو مصیبت حمد کرتا ہی اللہ کو اور صبر کرتا ہی پس مومن ثواب دیا جاتا ہی ہر کام اپنی کی یعنی صبر و شکر وغیرہا کی یہانتک کہ لقمہ کی کہ اوٹھا کر دی اوسکو بیچ منہ بیوی اپنی کی روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ف مباح چیزون مین اگر نیت کیجئے کر کری ثواب پاتا ہی پس بیوی کی مونہہ مین نوالہ دینی مین اگر یہ نیت کی کہ حق اسکا میرے ذمہ پر واجب ہے اوسکی ادا کرنیکی لیے اور واسطے خوشی اللہ کے دیتا ہون ثواب دیا جاویگا بر ح **وعن** انسؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مومن مگر واسطے اوسکی دو دروازے ہی ایک دروازہ ہی کہ چڑہتی ہین اوسپر عمل اوسکی اور ایک دروازہ ہی کہ اوترتی ہی اوسپر روزی اوسکی پس جب مرتا ہی روتی ہین دونون دروازی اوسپر پس پہر سمجھا جاتا ہی قول اللہ تعالی کا یعنی پس نہ رویا کافرون پر آسمان اور زمین روایت کی یہہ ترمذی نے ف ایک دروازی سی عمل نیک چڑہتی ہین اوپر بیچ جگہہ لکھنی اعمال کی لکھی جاتی ہین بعد لکھنی کی زمین مین اور ایک دروازی سی رزق اوترتا ہی اور پہنچتا ہی جس کیلئے مقدر ہی پس جب مرتا ہی تو دونو دروازی روتی ہین اسلیے کہ ایک سے عمل نیک چڑہتی ہی اور دوسرے سے رزق اوترتا تہا کہ وہ ممد ہی عمل نیک پر اور اب محروم ہوئی اس سعادت سی اور یہہ بات سمجھی جاتی ہی آیۂ مذکورہ سی اسطرح کہ اوسمین کافرونکی حق مین فرمایا ہی کہ نہ روئی اونپر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمانون پر روتی ہین ۱۲ ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِيْ لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ مرگئی ہون واسطے اوسکی دو فرزند پہلی بالغ ہونیکی امت میری بیشک داخل کریگا اوسکو اللہ بسبب اون دونون کی بہشت مین پہر کہا عائشہ نے پس جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اوسکی ایک فرزند آپکی امت مین سی فرمایا اور جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اوسکی ایک فرزند پس یہی حکم ہی اسی توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہ نے پس وہ شخص کہ نہ مرا ہو واسطے اوسکی ایک ہے فرزند امت آپکی سی یعنی تو وہ کیا کری فرمایا پس مین ہون میر منزل امت اپنی کا نہین مصیبت پہنچائی گئی مانند مصیبت میرے کی روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف فرط اوسکو کہتے ہین کہ قافلہ سی پہلی جاکر منزل پر پانی وغیرہ قافلہ کی لیے تیار کرتا ہی اور مراد یہان سوائے فرط اخیر کی وہ فرزند ہی کہ پہلی بالغ ہونیکی مر جاوی اوسکو فرط اسلیے کہا پہلی جاکر درستی نمودن بہشت کی کرتا ہی اماں کے لیے یعنی شفاعت کر کر جنت مین لیجائیگا اور توفیق دی گئی بہلانیوالی اور اچہی باتون کی پوچہنی کی حضرت نے اس لقب سے مع خصائل کمالات سی حضرت عائشہ کو ندا کیا اور مین ہون میر منزل امت اپنی کا یعنی پہلی اسی جاتا ہون اور شفاعت کر کر جنت مین لیجاؤنگا اسلیے کہ ثواب بقدر مشقت کی ہوتا ہی پس میرا واسطے امت کی بڑی مصیبت ہوا آخر مین اس برابر کوئی مصیبت ہوئی نہیں سکتی وقوع فرح **وعن** اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلٰٓئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اُبْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت فرماہی فرزند کسی بندیکا یعنی مومن کا فرماہی اللہ تعالی فرشتون اپنی کو یعنی ملک الموت اوچالیس دارون اوسکیکو کہ قبض کی تمنی روح فرزند بندی میہ بیٹی پس کہتی ہین کہ ان ہر فرماہی اللہ تعالی قبض کیا یعنی میوہ دل اوسکی کا پس کہتی ہین کہ ان ہر فرماہی اللہ تعالی کہ کیا کہا بندی میری نے کہتے ہین تعریف کی تیری اور انا الیہ راجعون کہا پس فرماہی اللہ تعالی کہ بناؤ میری بندیکی لیی ایک گہر بہشت مین اور نام رکہو اوسکا بیت الحمد روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** اوس گہر کا نام بیت الحمد اسلیی رکہا گیا کہ وہ ملتا ہی بدلی مین حمد وتسلیم کی کہ مصیبت مین کی ہتی حر

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِيْ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ هٰذَا لَا يَسْكُ مَوْقُوْفًا اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تسلی دی مصیبت زدہ کو پس واسطی اوسکی ہی مانند ثواب اوسکیکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم راوی کیسی اور کہا ترمذی نی کہ روایت کیا اسکو بعضی محدثون نی محمد بن سوقہ سی ساتہہ اس سناد کی موقوف ابن مسعود پر **ف** مصیبت زدہ عام ہی خواہ کسیکی مرنیکی مصیبت مین گرفتار ہو یا سوای اسکی پس جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہتا ہی اور تسلی دیتا ہے خواہ اوسکی پاس جاکر تسلی دی یا بلکہ بہیجی تو اوسکو بہی ویسا ہی ثواب ہوتا ہی جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنی پر ہوتا ہی اسلیی کہ یہہ باعث ہوا ہے صبر پر الدال علی الخیر کفاعلہ یعنی جو اچہی بات کا رستا بتاتا ہی اوسکو بہی ثواب مانند کرنیوالی اوسکیکی ہوتا ہی اور موقوف ہی ابن مسعود پر لیکن حکم مرفوع مین ہی اور تقویت دیتی ہی اسکو حدیث ابن ماجہ کی ما من مسلم یعزی اخاہ بمصیبۃ الا کساہ اللہ من حلل الکرامۃ یوم القیمۃ یعنی نہین کوئی مسلمان کہ تعزیت کری بہائی اپنی کی مصیبت مین مگر کہ پہناوے گا اوسکو اللہ جوڑون بزرگی کیسی دن قیامت کی سند اسکی حسن ومرفوع ہی

وعن أَبِيْ بُرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَّى ثَكْلَى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی برزہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تسلی دی اوس عورت کو کہ مرگیا ہو بیٹیا اوسکا پہنایا جاویگا لباس خوب بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سی کہ کہا جبکہ آئی خبر جعفر کی مرنیکی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطی لوگون جعفر کی کہانا پس تحقیق آئی ہی اونکو وہ چیز کہ بازرکہی ہی اونکو کہانا پکانیسے جو جعفر کے مرنیکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** احدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے فرابتیون اور ہمسایون کو کہانا پکا کر بہیجنا اہل میت کے لیی اور کہانا اسقدر ہو کہ وہ پیٹ بہر کر کہاوین ایک رات ودن اور بعضون نی کہا کہ حلال ہی تین دن تک کہ ایام تعزیت کی ہین اور باختلاف کیا ہی علمانی بیچ کہانی غیر اہل مصیبت کی اوس کہانیکو اور ابوالقاسم نی کہا کہ مضایقہ نہین اوسکی لیی کہ مشغول ہو تجہیز وتکفین میت کی مین پہر جب پکا یا جاوے اہل میت کی لیی کہانا تو سنت ہی کہ بہت کہی اونکو کہانیکی لیی ناضعف ہو وی اونکو بسبب نہ کہانیکی از راہ حیا کی یا بسبب زیادتی غم کی اور یہہ کہانا بہیجنا واسطی عورتون نوحہ کرنیوالیون کی سخت حرام ہی اس لیی کہ مدد کرنی ہوتی ہی گناہ پر اور تیار کرنا کہانیکا اہل میت کو واسطے اہل جمع ہوئی لوگون کی بدعت مکروہ ہی بلکہ نایاست ہوا ہی جو پرعادت سی کہ گنتی ہتی ہم اوسکو نیاحہ سی یعنی نوحہ کرنیسی اور اس سے صریح حرام

ہزا اسکا معلوم ہوتا ہی اور کہا عبرانی نی کہ کہ وہ ہی کہانا اوس سے کہتا ہون مین یعنی ملاعلی قاری کہتی ہین کہ یہہ جب ہے کہ نہو مال یتیم یا غایب کی سی اور اگر یتیم یا غائب کی مال مین ہی ہوگا تو وہ حرام ہی بلا خلاف ش ع ح ش **الفصل الثالث** نسل سیری **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نیح علیہ فانہ یعذب بما نیح علیہ یوم القیامۃ متفق علیہ

روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسپر کہ نوحہ کیا جاتا ہی پس تحقیق وہ عذاب کیا جاویگا بسبب نوحہ کیی جانیکی دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عمرۃ بنت عبد الرحمن انہا قالت سمعت عائشۃ وذکر لہا ان عبد اللہ بن عمر یقول ان المیت لیعذب ببکاء الحی علیہ تقول یغفر اللہ لابی عبد الرحمن اما انہ لم یکذب ولکنہ نسی او اخطا انما مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یہودیۃ یبکی علیہا فقال انہم لیبکون علیہا وانہا لتعذب فی قبرہا متفق علیہ اور روایت ہی عمرہ بنتی عبد الرحمن کیسی یہہ کہا عمرہ نی کہ سنا مینی حضرت عائشہ سی اوس حالمین کہ ذکر کیا گیا روبرو اونکی یہہ کہ عبد اللہ بن عمر کہتی ہین کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے زندہ کی اوسپر کہتی تہین حضرت عائشہ بخشی اللہ ابو عبد الرحمن کو کہ کنیت ہی عبد اللہ بن عمر کی خبردار ہو تحقیق عبد اللہ نہین ہموٹ بولا ولیکن وہ بہول گیا یعنی جو کچھہ کہ حضرت سی سنا کہ یہہ صورت خاص مین فرمایا تہا یا خطا کی کہ عام مراد لیا سوائی اسکی نہین کہ گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر ایک عورت یہودیہ کی کہ رویا جاتا تہا اوسپر پس فرمایا تحقیق اہل اوسکی روتی ہین اوسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کیجاتی ہی اپنی قبر مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بخشی اللہ یہہ کلمہ دمان بولتی ہین کہ کوئی اکیسات کہنی مین خطا کرتا ہی اور وہ عذاب کیجاتی ہی قبر مین پس حضرت نی خاص اوس یہودیہ کی حق مین فرمایا تہا اور اور کفار ہی اوسکی حکم مین ہین اور اوسکی لیی ہی یہہ نہ فرمایا کہ وہ بسبب نی اونکی عذاب کیجاتی ہی بلکہ یہہ فرمایا کہ وہ عذاب مین ہی اور خوار و ملعون جیسا کہ حال کافرونکا ہوتا ہی اور یہہ روتی ہین اور اوسکو غیر کہتی ہین اور مرحوم جانتی ہین پس حاصل حضرت عائشہ کی اعتراض کا یہہ ہی کہ حضرت نی اوس عورت کو بسبب کفر کی فرمایا تہا کہ وہ عذاب کیجاتی ہی اور ابن عمر سمجہی کہ حضرت نی بطریق کلیہ کے فرمایا کہ میت بسبب رونی زندون کی قبر مین عذاب کیا جاتا ہی پس یہہ اعتراض حضرت عائشہ نی اپنی اجتہاد سی کیا اور یہہ اعتراض جب وارد ہو کہ یہہ حدیث خاص ہے قصہ مین سنی گئی ہو حالانکہ یہہ ثابت ہوئی ہی ساتہہ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کی ابن عمر سی اور اور دلسی ہی معتبر بہی اور مطلق ہے پس صورت خاص کہان رہی اور اسین جو علمانی اختلاف کیا ہی آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی ش ع ح ش **وعن** عبد اللہ بن ابی ملیکۃ قال توفیت بنت لعثمان بن عفان بمکۃ فجئنا لنشہدہا وحضرہا ابن عمر وابن عباس فانی لجالس بینہما فقال عبد اللہ بن عمر لعمرو بن عثمان وہو مواجہہ الا تنہی عن البکاء فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ فقال ابن عباس قد کان عمر یقول بعض ذلک ثم حدث فقال صدرت مع عمر من مکۃ حتی اذا کنا بالبیداء فاذا ہو بر کب تحت ظل سمرۃ فقال اذہب فانظر من ہؤلاء الرکب فنظرت فاذا ہو صہیب قال فاخبرتہ فقال ادعہ فرجعت الی اصہیب فقلت ارتحل فالحق امیر المؤمنین فلما ان اصیب عمر دخل صہیب یبکی یقول واخاہ واصاحباہ فقال عمر یا صہیب اتبکی علی وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببعض بکاء اہلہ علیہ فقال ابن عباس فلما ماتت عمر ذکرت ذلک لعائشۃ فقالت یرحم اللہ عمر لا واللہ ما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ ولکن ان اللہ یزید

الکافر عذابا ببکاء اهله علیه وقالت عائشة حسبکم القرآن ولا تزر وازرة وزر اخری
قال ابن عتاب بن عند ذلک والله اضحک وابکی قال ابن ابی ملیکة فما قال ابن عمر شیئا متفق علیه

اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی ملیکہ سی کہ کہا وفات کی گئی بیٹی عثمان بن عفان کی مکہ مین پس آئے ہم تاکہ حاضر ہون نماز جنازہ اور دفن اوسکی مین
اور حاضر ہوئی اوسکی یہی ابن عمر اور ابن عباس یہی پس بیٹھے ہم بیچ مین بیٹھا ہوا تھا درمیان اون دونون کی پس کہا عبد اللہ بن عمر نی واسطی عمرو بن
عثمان کی کہ وہ سامنی تھی لوگی کیا نہین منع کرتی تم یعنی بیٹی اہل کو رونیسی یعنی ساتھہ آواز اور نوحہ کی اسلیی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی
کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اوسکیکی وسپر پس کہا ابن عباس نے کہ تحقیق بہی حضرت عمر کہتی تھی کچھہ اسمین سے یعنی اسمین عام منع
منع معلوم ہوتا ہی اور وہ خاص رونیکو منع کرتی تھی کہ جو ساتھہ آواز کی یا نوحہ کی ہو نزدیک قریب المرگ کی پھر حدیث کی ابن عباس نے پس کہا
پہنچیں ساتھہ حضرت عمر کی مکہ سی یہانتک کہ جسوقت پہنچی ہم بیدا رمین کہ نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس ناگہان عمر نی ساتھہ ایک قافلہ
کی نیچی درخت کیکہ پس آتا ہی مجکو جا تو پس دیکھہ کون ہین اس قافلہ مین پس دیکھا مینی پس تھی وہ صہیب یعنی امیر وہ تھی اور اوسکی ہمراہی تھی کہا ابن
عباس نے پس خبر پہنچائی مینی اوسکو پس کہا عمر نی بلاو اوسکو پھر گیا مین طرف صہیب کے اور کہا چلو اور ملو امیر المومنین عمر سی پس جب جمی کئی گئی عمر داخل
ہوی صہیب سے رونے ہوئی کہتی ای بہائی میری ای صاحب میرے پس کہا حضرت عمر نی ای صہیب کیا روتا ہی تو مجپر یعنی ساتھہ آواز اور بیان کرتیکی
اور حال یہہ کہ فرماتا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ یا قریب المرگ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب یعنی رونی اہل اوسکیکی اوسپر
یعنے جو روناکہ ساتھہ آواز کی اور نوحہ کی ہو پس کہا ابن عباس نی پس جبکہ وفات ہوئی حضرت عمر کی ذکر کیا مینی یہہ یعنی قول عمر کا روبرو حضرت عائشہ
کے پس کہا عائشہ نی رحم کری اللہ عمر کو قسم ہی خدا کی نہین حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب
رونی اہل اوسکیکے اوسپر یعنی نہ مطلق رونیسی اور نہ بعض رونی سی ولیکن البتہ زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونی اہل اوسکیکی اوسپر اور کہا حضرت
عائشہ نی کفایت ہی تجکو قرآن کہ فرماتا ہی اور نہین اوٹھاتا کوئی اوٹھانیوالا بوجھہ دوسرے کا کہا ابن عباس نے نزدیک اسکی مضمون آیہ کا اور اللہ ہنساتا
ہے اور رولاتا ہی کہا ابن ابی ملیکہ نی پس نکہا ابن عمر نی کچھہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** زخمی کی گئی عمر یعنی جب مدینہ مین آئی اور
زخمی ہوئی محراب مسجد مین اور اوسکو گھر مین اوٹھا لائی اور لوگ خبر کو گئی تو اونمین صہیب بھی تھی وہ رونی لگی یہہ کہکر ای ہبائی میرے ای صاحب میرے
اسسے کوئی یہہ نہ سمجھی کہ یہہ نوحہ ہوگا اسلیی کہ نوحہ وہ ہوتا ہی کہ بند آوازسی ہو اور یہہ ایسا نہ تھا اور اوسکو بھی حضرت عمر نی منع فرمایا احتیاطاکہ کہین
حد سے نہ بڑہ جاوی اور حضرت عائشہ نی جو نفی کی حدیث کی قسم کہا کر تو یہہ نفی اوسکی کی ہی کہ جو عمر سمجھی اسلیی کہ حدیث صحیح ہی بی شبہ اختلاف نہین
مراد مین سے عمر اور ابن عمر کہتی ہین کہ عذاب بسبب رونیکے ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہ کہتی ہین کہ یہہ کافر کی حق مین ہی اور وہ عذاب مین ہی
زیادہ یا نہ زیادہ ولیکن اللہ تعالی زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونی اہل اوسکیکے اوسپر اور سبب اسکا یہہ ہی کہ کافر خوشی ہوتا ہی ساتھہ رونیکے
بلکہ بعضی وصیت کر جاتی تھی ساتھہ رونی اور نوحہ کی بعد ازان دلیل پکڑی حضرت عائشہ نی اسپر کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہین
ہوتا ساتھہ اس آیت کی ولا تزر آخر تک یعنی گناہ کسیکا کسی پر نہین لکھا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا ہی میت پر کیون لکھی لگی اور کیون
عذاب کرنی لگی اوسکو بسبب اوسکی آگی ابن عباس نی یہی تائید کی کلام عائشہ کی اور نفی کی مذہب ابن عمر کی کہ رونا اور سننا آدمی کا اور غم اور
شادی اوسکی خدا کیطرف سی ہی کہ پیدا کرتا ہی پس اوسکو عذاب مین کیا دخل لیکن اس قول پر اوسکی اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یون تو سب افعال
بندونکی اللہ ہی نی پیدا کیی ہین اور کرتا بندہ ہی اور پھر اوسپر ثواب وعذاب دیا جاتا ہی چنانچہ اس سمجھنی ہی مین دونون باتین ہوتی ہین

اگر بھائی مسلمان کو دیکھکر ہنستا ہی تو ثواب پاتا ہی اور بطور تمسخر کی ہنستا ہی تو گنہگار ہوتا ہی اسیطرح غم اور خوشی کہی خوب ہوتی ہین ثواب دیا جاتا ہی اونپر آدمی اور کہی سے برہوتی ہین عذاب کیا جاتا ہی اونپر پس ابن عباس کا قول جب بنی گگا کہ ہنسنا اور رونا بے عتباری ہورہا ہے تو بنی گی ثواب وعذاب مین دخل ہی اور چپ ہو رہنا ابن عمر کا اس قصہ کو سنکر دلالت قبول پر نہین کرتا کہ اونہون نی یہہ بات مان لی بلکہ ترک کیا جیگڑا اصبیکہ بنا اہل عرفان کی ہی ع ح **بوعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ يَعْنِي شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَزَعَمْتُ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خبر ماری جانی زید اور حارثہ کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی کہ غزوہ مونہ مین شہید ہوئی بیٹہی یعنی مسجد مین پہچانا جاتا تہا حضرت کی چہرہ مبارک مین غم اور مین دیکہتی تہے سوراخ دروازی کی سی یعنی درزون دروازی سی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتین جعفر کی کرتی ہین ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا اونکا پس حکم فرمایا حضرت نی اوسکو یہہ کہ منع کری اونکو پہر گیا وہ پہر آیا حضرت کی پاس دوسری بار نہ مانا عورتون نی کہنا اوسکا پہر فرمایا حضرت نی کہ منع کراونکو پہر آیا حضرت کی پاس تیسری بار یعنی وہ گیا اور منع کیا اور اونہون نی نمانا پہر آیا تیسری بار کہا قسم ہی اللہ کی غلبہ کیا عورتون نی ہمپر یا رسول اللہ پس گمان کیا حضرت عائشہ نی یہہ کہ فرمایا حضرت نی پس ڈال اونکی مونہہ مین مٹی یعنی عائشہ نی اوس شخص کو کہ خاک آلودہ کری اللہ ناک تیری نہین بجالایا جو کچھہ کہ حکم کرتی ہین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ چہوڑا تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچانیسی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈال اونکی مونہہ مین مٹی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ کنایہ ہی اسسے کہ چہوڑ دی اونکو بحال خود واسطے نرفع دینی نصیحت کی اونکو حالت جزع وفزع مین اور لفظ ارغم اللہ سی آخر تک کا حاصل یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نی اوس شخص کو کہا کہ ذلیل کری تجکو خدا ایسی کہ ایذا دی تو نی حضرت کو اور نہ چہوڑا رنج پہنچانا حضرت کا کہ حضرت کو رنج ہوتا ہی اسکی سنی سی کہ وہ مرتکب کبیرہ کی ہین اور باز نہین رہتین منع کرنیسی کیون نہ خوب طرح منع کیا تا حضرت کو ایذا ہوتی ع ح **بوعن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ فَعَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَمَا بَكَيْتُ وَلَا بَكَى أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا جبکہ مری ابو سلمہ کہ خاوند اول نہی ام سلمہ کی کہا مینی کہ ابو سلمہ نہی مسافر اور بیچ زمین مسافرت کی البتہ رلونگی مین اونکو رونا کہ نقل کیا جاویگا وہ رونا یعنی لوگون مین کہ ایسا رونی کہ کوئی نہین رویا پس تہی مین تحقیق تیاری کی رونیکی اونپر ناگاہ آئی ایک عورت ارادہ کرتی تہی کہ شریک ہو میرے یعنی رونی مین پس سامنی آئی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہی تو کہ داخل کری شیطان کو اس گہر مین کہ نکالا اوسکو اللہ نی اوس گہر مین سی دو بار پس نہ بند رہی مین رونسی پس نہ روئی مین یعنی چہوڑ رونا کہ برا تہا یعنی نوحہ کر کر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** تیاری کی رونیکی یعنی قصد کیا رونیکا اور مہیا کیا اسباب رونیکا یعنی سیاہ کپڑی وغیرہ اور شاید کہ انکو جب تک معلوم نہوگا کہ نوحہ کرنا حرام ہی اور مراد دو بار سی یا تو یہہ ہے کہ ایکبار جسوقت کہ مسلمان ہوئی اور دوسرے بار جبکہ دنیا سی باسلام نکلی یا دو بار سی مراد یہہ ہی کہ ایکبار جبکہ ہجرۃ مکہ سی طرف حبشہ کی کی اور دوسری بار جبکہ دانستی ہجرۃ کر کر مدینہ مین

داخل ہوئی ع ۔ **وعن** النعمان بن بشیر قال لما رمی عبد اللہ بن رواحۃ جعلت اختہ عمرۃ تبکی واجبلاہ واکذا واکذا تعدد علیہ فقال حین افاق ما قلت شیئا الا قیل لی آنت کذلک زاد فی روایۃ فلما مات فلم تبک علیہ رواہ البخاری اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا بیہوشی ڈالی گئی عبد اللہ بن رواحہ پر پس شروع کیا بہن اوسکی عمرہ نی رونا اور یہ کہنا ای پہاڑ افسوس ای ایسی اور ایسی گنتی ہتی اوسپر یعنی خوبیان اوسکی پس کہا عبد اللہ نی جسوقت کہ ہوشمین آئی یعنی ہوش سے کہ نہین کہا تو نی کچھ مگر کہا گیا وا سلی سے بطور تنبیہ کی ایسا ہی تو یعنی اگر کوئی مثلا واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیون تو پہاڑ ہی کہ پناہ پکڑتی ہین ساتھہ تیری اور زیادہ کیا ایک روایت مین کہ پس جب کہ عبد اللہ نہ روئی ہین اوسپر روایت کی ہی یہہ بخاری نی **ف** بیہوشی ڈالی گئی یعنی ایک دفعہ بیمار ہوی کہ قریب مرگ کی پہنچی اوسمین بیہوشی ہوئی اگرچہ مری نہین اوس بیماری مین بلکہ شہید ہوئی غزوہ موتہ مین **وعن** ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من میت یموت فیقوم باکیہم فیقول واجبلاہ واسیداہ ونحو ذلک الا وکل اللہ بہ ملکین یلہزانہ ویقولان اہکذا کنت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب حسن اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتی ہی نہین کوئی میت کہ مری پس کھڑا ہو رونیوالا اوسپر سے اور کہی ہے پہاڑ اور ای سردار اور مانند اسکی مگر مقرر کرتا ہی اللہ تعالی ساتھہ میت کی دو فرشتے کہ کئی مارتی ہین اوسکی سینہ مین اور کہتی ہین کیا ایسا ہی تہا تو روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب حسن ہے **ف** مراد میت سی میت حقیقی ہی یا قریب المرگ اور کہا سیوطی نی شرح الصدور مین بعد ذکر کرنی اس حدیث کی ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ عذاب ہونی میت کی بسبب رونی اہل اوسکی کی اوپر اسمین کئی مذہب ہین ایک تو یہہ کہ یہہ حدیث ظاہر اپنی پر ہی مطلق یعنی قید وصیت یا کا فروغیر ذلک کی نہین بہر حال پکار کر رونی اور نوحہ کرنی اہل کیسی عذاب ہوتا ہی اور یہی رائی عمر اور ابن عمر کی ہی ہے دوسرا یہہ کہ نہین عذاب کیا جاتا بسبب رونیکی مطلق بتنہا یہہ کہ عذاب اوسکو حال کی ہی یعنی وہ عذاب جسے اب کیا جاتا ہی حالت رونی اونکی مین اوسپر اور عذاب بسبب گناہون اوسکی کی ہوتا ہی نہ بسبب رونیکی چوتھا یہہ کہ خاص یہہ کافر کی حق مین ہے اور یہہ دو قول عائشہ رضی اللہ عنہا سی ہین اور پانچوان یہہ کہ یہہ خاص ہے ساتھہ اوسکی کہ ہو نوحہ طریقہ اوسکے سی اور یہی مذہب بخاری کا ہی اور چھٹا یہہ کہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ وصیت کرجاوی ساتھہ اسکی یعنی جو کہہ جاوی وارثون سی کہ میری بعد نوحہ کرنا اوسکو عذاب ہوگا اسلیی کہ یہہ اوسکا فعل ہی اور ساتوان یہہ کہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ وصیت کری ساتھہ ترک اسکی کی پس ہوگی وصیت اسکی نکرنیکے واسطے جب کہ جانی خیال اہل اپنی کی سی کہ کرینگی یہہ آٹھوان یہہ کہ عذاب ہوتا ہی بسبب ان باتونکی کہ بیان کرکر روتی ہین اہل اوسپر اور وہ ہون بری شرعا جیسیکہ کہتی ہتی اہل جاہلیت سے بیوہ کرنیوالی عورتون کی اور ای میتم کرنیوالی اولاد کی اور ای خراب کرنیوالی گہرونکی تنون یہہ کہ مراد ساتھہ عذاب کرنیکی غصہ کرنا ملائکہ کا ہی اوسکو ساتھہ اوس چیز کی کہ بیان کرتی ہین اہل اوسکی جیسی کہ اوپر مذکور ہوا دسوان یہہ کہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب نوحہ کی قبر مین انتہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد ساتھہ عذاب کے یہہ ہی کہ رنج ہوتا ہی میت کو بسبب رونے اہل اوسکی کی او جیسیکہ رنج ہوتا ہی بسبب گناہون اونکی کی اور خوشی ہوتی ہی بسبب سننے اچھی اعمال کی اور حاصل یہہ کہ اگر میت سبب ہوگا اس گناہ کا یعنی وصیت کرجاویگا نوحہ کرنیکی بار اضی ہوگا ساتھہ اسکی پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر والا محمول ہوگا رنج اوٹھانی پر برابر ہی کہ ہو نزع کی وقت یا بعد موت کے اور برابر ہی اسمین کافر اور مومن اور اس سی تطبیق حاصل ہوجاتی ہی اس آیہ مین ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور درمیان حدیثون مطلقہ کے کہ اس باب مین آئی ہین ۔ ع ۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال مات میت من اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتمع النساء

یَبْکِیْنَ عَلَیْہِ فَقَامَ عُمَرُ یَنْھَاھُنَّ وَیَطْرُدُھُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْھُنَّ یَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَیْنَ دَامِعَۃٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَھْدَ قَرِیْبٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ　اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا مر گیا ایک مرد اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی حضرت زینب جیسا کہ حدیث ما بعد میں امام نے انکا صریح ذکر کیا ہی پس جمع ہوئیں عورتیں رونی لگیں اوسپر پس کہڑی ہوئی حضرت عمر منع کرتی اونکو یعنی اقرار کو اور ناکنی مار کر اونکو یعنی اجنبیو کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑدی ای عمر کو اسلی کہ آنکھیں روتی ہیں اور دل مصیبت زدہ ہی اور وقت مرنیکا نزدیک ہی روایت کی اسکو احمد اور نسائی نی ف ظاہر یہہ ہی کہ وہ عورتیں کچہہ آواز سی روتی ہونگی بغیر بلند کرنی آواز کی پس منع کیا اونکو حضرت عمر نی کہ کہیں ایسا نہو کہ اس سے بڑہ کر نوحہ جو منع ہی شرع میں وہ کرنی لگیں پس حضرت نی حضرت عمر کو منع فرمایا اور عذر اونکا بیان کیا ؛ ع ؛ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَکَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ یَضْرِبُھُنَّ بِسَوْطِہٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَقَالَ مَھْلًا یَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ اِیَّاکُنَّ وَنَعِیْقَ الشَّیْطٰنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّہٗ مَھْمَا کَانَ مِنَ الْعَیْنِ وَمِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَۃِ وَمَا کَانَ مِنَ الْیَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ اَحْمَدُ　اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رونی لگیں عورتیں پس شروع کیا حضرت عمر نی مارنا اونکو ساتہہ کوڑی اپنی کی پس ہٹایا عمر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہہ سی اور فرمایا آہستگی کر ای عمر پہر فرمایا عورتو نکو دور رکہو اپنی کو آواز شیطان کیسی یعنی چلا کر اور بیان کر کر رونا پہر فرمایا جو کچہہ کہ ہو آنکہہ سی یعنی آنسو اور دل سی یعنی غم پس وہ اللہ کی طرف سی ہی اور سبب رحمت کا ہے یعنی اسپر ثواب ہی اور جو ہو ہاتہہ سی اور زبان سی پس وہ شیطان سی ہی روایت کی اسکو احمد نی ف جو ہاتہہ سی یعنی مونہہ پیٹنا اور کپڑے پہاڑنی اور بال کہسوٹنی اور زبان سی یعنی چلانا اور نوحہ یعنی بیان کرنا وہ باتیں کہ نہیں کہ رب کو پسند ہوں پس وہ شیطان سی ہی یعنی اوسکی بہکانی سی ہی یا وہ پسند کرتا ہی ان چیزونکو ؛ ع ؛ **وعن** الْبُخَارِیِّ تَعْلِیْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ ضَرَبَتِ امْرَاَتُہُ الْقُبَّۃَ عَلٰی قَبْرِہٖ سَنَۃً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا یَقُوْلُ الْاَھْلَ وَجَدُوْا اَمْ فَقَدُوْا فَاَجَابَہٗ اٰخَرُ بَلْ یَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا　اور روایت ہی بخاری کی بطریق تعلیق کی یعنی بغیر سند کی کہ کہا جب مرے حسن بیٹی حسن بیٹی علی کی کہڑا کیا عورت اونکی نی خیمہ اونکی قبر پر برس پہر اوٹہا لیا پہر سنا آواز کہ نوالی کو یعنی مالک یعنی کو کہتا ہی خبردار ہو کیا پایا اوس چیز کو کہ گم کیا تہا پس جواب یا اوسکو دوسری مالک یعنی بلکہ ناامید ہوئی اور پہر گئی ف خیمہ کہڑا کیا اور آپ بہی دو تین برس دن تک اور درد مصیبت اور غم فراق اونکی کا ہر روز تازہ ہوتا تہا اور ظاہر یہہ ہی کہ خیمہ اونہوں نی کہڑا کیا اسلیئے کہ جس ہوں دوست ذکر کی لمبی اور ذارۂ قرآن کی لمبی اور آوین لوگ دعا مغفرت اور رحمت کی اوسپر ؛ ع ؛ **وعن** عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ وَاَبِیْ بُرْزَۃَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃٍ فَرَاٰی قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِیَتَھُمْ یَمْشُوْنَ فِیْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبِفِعْلِ الْجَاھِلِیَّۃِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصَلِیْبِ الْجَاھِلِیَّۃِ نَشَبَّھُوْنَ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَیْکُمْ دَعْوَۃً تَرْجِعُوْنَ فِیْ غَیْرِ صُوَرِکُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِیَتَھُمْ وَلَمْ یَعُوْدُوْا لِذٰلِکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ　اور روایت ہی عمران بن حصین اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دونون نی کہ نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ ایک جنازہ کی پس دیکہا کئی شخصون کو کہ پہینک دین تہین اونہون نی اپنی چادرین چلتی ہی کرتو نمیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتی ہو یا ساتہہ کام جاہلیت کی مشابہت کرتی ہو تحقیق قصد کیا میں یہہ کہ دعا کرون تمپر ایسی بددعا کہ پہیرو تم طرف گہرون اپنی کی غیر صورتون اپنی مین یعنی بندر یا سور وغیرہ ہو کر جاؤ کہا راوی نی پس نہیں اون

شخصون نی اپنی چادرین اور پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف اس سے معلوم ہوا کہ اوس زمین رسم تھی کہ چادر کرتی پر اوڑھتے تھے اور رسم جاہلیت کی یہہ تھی کہ جب جنازہ کی ساتھہ چلتی تو چادر نہ اوڑھتی یہہ اشارہ تہا پریشانی حال پر کہ طبیعی نی کہ جب ادنی تغیر یعنی چادر اوتار کر چلنی پر یہہ وعید شدید وارد ہوا تو کیا حال ہوگا اکثر رسمین ایسے ہر بستی پر ع ؛ **وعن** ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تتبع جنازة معها رانة رواه احمد وابن ماجة اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے کہ ساتھہ جایا جاوی اوس جنازہ کی کہ اوسکی ساتھہ نوحہ کرنیوالی ہو ف جنازہ کی ساتھہ چلنا سنت ہی لیکن بسبب اس فعل بد کی ترک کری اوسکو اور اسیطرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بہی ترک کری اور یہہ حدیث اصل مضبوط ہی اسکی کہ جس مجلس دعوت مین خلاف شرع بات ہو وان نجاوی اگرچہ قبول دعوت سنت ہی لیکن بسبب ہونی فعل بد کی ترک کری اوسکو بترک ع **وعن** ابی هريرة ان رجلا قال له مات ابن لي فوجدت عليه هل سمعت من خليلك صلوات الله عليه وسلامه شيئا يطيب بانفسنا عن موتانا قال نعم سمعته صلى الله عليه وسلم قال صغارهم دعاميص الجنة يلقى احدهم ابا له فيأخذ بناحية ثوبه فلا يفارقه حتى يدخل له الجنة رواه مسلم واحمد واللفظ له اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص نی کہا ابو ہریرہ کو کہ مرگیا بیٹا میرا یعنی ہوتا بیٹا پس غم کیا یعنی اوسپر کیا سنی تنی دوست اپنی سی یعنی آنحضرت سی حدیثین ہون اللہ کی اون پر اور سلام اللہ کا اون پر کوئی چیز کہ خوش کردی ہماری دلون کو ہماری مردون کی طرف سی یعنی جو کہ جنس اولاد سی ہو مرگئی کہ آیا وہ کچھہ کام آوین گی کہا ابو ہریرہ نی کہ ان سا یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا چھوٹی لڑکی مسلمانون کی جانوز دریا کیسی ہون گی بہشت مین ملیگا ایک دنکا باپ اپنے کی پس پکڑیگا کونا کپڑی اوسکی کا پس نہ جدا ہوگا اوس سے یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ مسلم واحمد نی اور لفظ ہین واسطی احمد کی ف دعامیص جسکو دعموص کہی ہی دعموص ایک چھوٹا سا جانور ہوتا ہی کہ پانی مین غوطہ مارتا ہی اور پھر نکل آتا ہی اوسکو سندیمین جلانا کہتی ہین اور دعموص اوس شخص کو بہی کہتی ہین کہ دخیل ہوتا ہی بیچ امور بادشاہون اور امرا کی یعنی یہہ لڑکی سیر کرتی پھرتی ہین جنت مین جاتی ہین جہان چاہتی ہین نہین منع کئی جاتی ہین کسی جگہہ کی جانسی جیسیکہ لڑکی دنیا کی نہین روکی جاتی کسیکی گہر مین جانے سے اور نہین پردہ کیا جاتا اونسی اور اسمین ذکر باپ کے کا کیا اس لیی کہ ذکر اوسیکا ہوا ہوگا اور مان کو بہی اسیطرح سمجہا دیگا چنانچہ بعضی حدیثون مین مان اور باپ دونو ذکر ہوئی ہین ۱۲ ع **وعن** ابي سعيد قال جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ذهب الرجال بحديثك فاجعل لنا من نفسك يوما نأتيك فيه تعلمنا مما علمك الله فقال اجتمعن في يوم كذا وكذا في مكان كذا وكذا فاجتمعن فاتاهن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعلمهن مما علمه الله ثم قال ما منكن امرأة تقدم بين يديها من ولدها ثلثة الا كان لها حجابا من النار فقالت امرأة منهن يا رسول الله واثنين فاعادت مرتين ثم قال واثنين واثنين رواه البخاري اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا آئی ایک عورت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ای رسول خدا کی بہرہ مند ہوئی مرد ساتھہ حدیثون آپکی کی پس مقرر کیجی ہماری لیی اپنی طرف سے ایکدن کہ آن حاضر ہون ہم آپکی پاس اوسدن مین تاسکہلائی ہمکو اوس چیز سی کہ سکہلایا آپکو اللہ نی پس فرمایا حضرت نی جمع ہوؤ تم فلانی دن مین اور فلانی قوت مین مکان فلانی مین یعنی مسجد مین یا گہر مین اور جگہہ فلانی مین یعنی آگی کی جانب مکان کی یا خیر کی جانب اوسکی پس جمع ہوئی عورتین پہر آئی اونکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس سکہلایا اونکو اوس چیز سی کہ سکہلایا اونکو اللہ نی پہر فرمایا حضرت نی نہین تم مین سے کوئی عورتا

کہ آگ کی بھی ہوں اپنی اولاد سے تین یعنی لڑکی یا لڑکیاں مگر کہ ہونگی اوسکی لیے پردہ آگ سے پس کہا ایک عورت نے اون میں سے یا رسول خدا کی فرمائی یا دو بھی ہوں پس دوبار کہی اوسنے یہہ بات پھر فرمایا حضرت نے یا دو بھی ہوں یا دو یعنی جب بھی ہی ثواب ہوگا روایت کی یہہ بخاری نے

وعن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ لَهُمَا ثَلٰثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ قَالُوْا اَوْ وَاحِدٌ قَالَ اَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مسلمان یعنی مان اور باپ مرین اون دونوں کی تین فرزند مگر داخل کریگا اونکو اللہ بہشت میں ساتھہ فضل رحمت اپنی کی اون دونوں کو پس عرض کیا صحابی نے یا رسول اللہ فرمائی یا دو پس فرمایا کہ ان یا دو عرض کیا فرمائی یا ایک فرمایا ایک ہی پھر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ میں ہی تحقیق کہ کچا حمل کہ گرا ہی البتہ کھینچیگا مان اپنی کو ساتھہ آنول نال اپنی کی طرف بہشت کی جبکہ صبر کریگی اور گنی مان اوسکی اوسکی مرنی کو ثواب نقل کی یہہ احمد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے قول والذی نفسی بیدہ سے **ف** ساتھہ آنول نال کے یہہ اشارہ ہی طرف علاقہ کی کہ درمیان اوسکی اور مان اوسکی کی ہی گو یا آنول نال مانند رسی کی ہو جائیگی کہ کھینچی گا ساتھہ اوسکی اوسکو طرف بہشت کے اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب بے بچہ کا کہ جسکی ساتھہ دلکو تعلق نہیں ہوتا اور سکا یہہ ثواب ہوا تو جسکی ساتھہ دلکو تعلق ہوتا ہی اوسکا کیا کچھہ ثواب ہوگا ۱۲ ح ر ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِنَ النَّارِ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ آگے بھیجی ہوں تین بچے اولاد میں سے کہ نہ پہنچی ہوں حد بلوغ کو یعنی پہلی مری ہوں اوسکی مرنی سی ہونگی واسطے اوسکی بنا مضبوط آگ دوزخ سی پس کہا ابو ذر نے آگے بھیجی میں نے دو فرمایا اور دو بھی کہا ابی بن کعب نے کہ کنیت اوسکی ابو المنذر ہی سردار قاریون کی آگے بھیجا میں ایک لڑکا فرمایا حضرت نے اور ایک بھی یعنی ایک بھی ہے پناہ ہوگا آگ سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **وعن** قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ابْنٌ لَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَا تَاْتِيَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهٗ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی قرہ مزنی سے کہ ایک شخص تھا آتا حضرت پاس اور ہوتا اوسکی ساتھہ بیٹا اوسکا پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہی تو اوسکو یعنی بہت کہ تیری ساتھہ ہی رہتا ہی کہا اوسنے یا رسول اللہ دوست رکھی تمکو اللہ جیسا کہ دوست رکھتا ہوں میں اوسکو پھر نہ پایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھہ اوسکی پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلانی کا عرض کیا صحابی نے یا رسول اللہ مر گیا بیٹا اوسکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوسکی باپ کو جبکہ حاضر ہوا کہ کیا نہیں دوست رکھتا تو اوسکو کہ نہ آوے کا کسی دروازی پر دروازون بہشت کے سے مگر کہ پاویگا تو اوسکو منتظر ہوگا تیرا یعنی تا کہ شفاعت کری تیری اور لیجاوی ساتھہ اپنی جنت میں پس کہا ایک شخص نے ای رسول اللہ کی اوسکے لیے ہے یہہ بشارت یا ہم سبکی لیے پس فرمایا تم سبکے لیے نقل کی یہہ احمد نے **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ السِّقْطَ

ثم ارفع ربّه اذا ادخل ابویه النار فیقال ایها السقط المراغم ربّه ادخل ابویک الجنة فیجرّهما بسرره حتی یدخلهما الجنة رواه ابن ماجة اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کہا بچہ السقط ہوگا پروردگار اپنی سی جبکہ داخل کریگا پروردگار ان باپ اوسکی کو آگ مین یعنی ارادہ کریگا داخل کرنیکا پس کہا جاویگا اوسکی بھی ہمراہ نیوالی پروردگار اپنی سی داخل کرمان باپ کو بہشت مین پس کھینچیگا اوسکو ساتھہ اوّل نال اپنی کی یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تبارک وتعالی ابن آدم ان صبرت واحتسبت عند الصدمة الاولی لم ارض لک ثوابا دون الجنة رواہ ابن ماجة اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا فرماتا ہی اللہ تعالی اے بنی آدم کی اگر صبر کری تو اپنی بلا پر اور ثواب چاہی وقت صدمہ پہلی کی نہین راضی ہونگا مین تیری نبی ثواب کا سوائے بہشت کی یعنی اوسکی بدلی مین بہشت مین داخل کرونگا روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** الحسین بن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم ولا مسلمة یصاب بمصیبة فیذکرها وان طال عهدها فیحدث لذلک استرجاعا الا جدد اللہ تبارک وتعالی له عند ذلک فاعطاه مثل اجرها یوم اصیب بها رواہ احمد والبیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی حسین بن علی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا نہین کوئی مرد مسلمان اور عورت مسلمان پہنچائی جاوین مصیبت پہر یاد کرین اوسکو اگرچہ دراز ہوا زمانہ مصیبت کا پس کہی واسطے اوسکی انا للہ وانا الیہ راجعون مگر کہ تازہ کردیتا ہی یعنی ثابت کرتا ہی اللہ تعالی نزدیک اوسکی ثواب پس دیتا ہی اوسکو مانند ثواب اوس مصیبت کی جسدن پہنچایا گیا تھا وہ مصیبت یعنے اور صبر کیا تھا اوسپر روایت کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع شسع احدکم فلیسترجع فانه من المصائب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ٹوٹ جاوی تمہ پاپوش ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی انا للہ وانا الیہ راجعون اسلیی کہ یہہ بھی مصیبتون مین سی ہی **ف** شارحہ یہہ اللہ نی فرمایا ہی کہ مصیبت سے اگر ادنی مصیبت پہنچی تو بھی یہہ پہنچا ایک روایت مین آیا ہی کہ پر ہی حضرت نی یہہ آیۂ وقت چراغ گل ہونیکی یا نع **وعن** ام اللدرداء قالت سمعت ابا الدرداء یقول سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تبارک وتعالی قال یا عیسی انی باعث من بعدک امة اذا اصابهم ما یحبون حمدوا اللہ وان اصابهم ما یکرهون احتسبوا وصبروا ولا حلم ولا عقل فقال یا رب کیف یکون هذا لهم ولا حلم ولا عقل قال اعطیهم من حلمی وعلمی رواهما البیهقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی ام درداء سے کہ کہا سنا مینی ابو درداء سی کہ کہتی تھی سنا مینی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق اللہ تبارک وتعالی نی فرمایا حضرت عیسی کو ای عیسی تحقیق مین پیدا کرونگا پیچھی تیری ایک امت جو وقت کہ پہنچی گی اوسکو وہ چیز کہ دوست رکھتی ہین یعنی کوئی نعمت شکر کرینگی اللہ کا اور اگر پہنچی اوسکو وہ چیز کہ مکروہ جانتی ہین یعنی کوئی مصیبت امید ثواب کی رکھینگی اور صبر کرینگی اور حال یہہ کہ نہین ہی برد باری اور نہ عقل یعنی برد باری کی کامل پس کہا حضرت عیسی نی ای رب میرے کیطرح ہوگا یہہ واسطے اوسکی حال اگر نہ بردباری ہی اور نہ عقل فرمایا دونگا مین اوسکو اپنی حلم مین سی اور علم مین سی روایت کی یہہ دونون بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یہان مراد امت سی صلحاء حضرت کے امت کی ہین اور نہین ہے بردباری اور نہ عقل حاصل یہہ کہ اللہ تعالی نی فرمایا کہ بسبب مصیبت کی بردباری اور عقل جاتی رہینگے اور باوجود اوسکی صبر کرینگی اور امید وار ثواب کے رہینگی یعنی یہہ دو صفتین ایسے ہین کہ بسبب انکی آدمی تامل کرکر جزع فزع کرنی سی باز رہتا ہی اور نفع اور ضرر اللہ تعالی کی طرفسی جانتا ہی پس باوجود نہونی اونکی صبر کرنا عیسے حضرت عیسی نی عرض کیا کہ جب بردباری اور عقل نہونگی تو

کیونکر صبر کرینگی اور امیدوار ثواب کی رہینگی فرمایا کہ دونگا میں علم اور علم اپنا یعنی علم اور حلم اپنی پاس سے بلا کسب دونگا کسبسے انکی صبر کرینگی اور امیدوار ثواب کے رہینگی ع **باب فی زیارۃ القبور** باب ہی پنج بیان زیارت کرنی قبرونکو یعنی فضائل اور آداب اور مقصود اوسکی کی **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا ونہیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث فامسکوا ما بدا لکم ونہیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلھا ولا تشربوا مسکرا رواہ مسلم ع روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا میں تمکو زیارت کرنی قبرون کیسی پس زیارت کرو اونکی اور منع کیا تھا میں تمکو کہانی گوشت قربانی کیسی بعد تین دنکی پس رکھو جبتک کہ خواہش ہو واسطی اہلکے اور منع کیا تھا میں تمکو نبیذ سی مگر بیچ مشک کی پس پیو سب باسنون مین اور نہ پیو چیز نشی کی روایت کی یہہ مسلم فی **ف** منع کیا تھا میں تمکو یعنی ابتدا اسلام مین حضرت نی قبرونکی زیارت سی منع فرمایا تھا اسلیی کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تھا مبادا ویسی باتین مرتکب ہون یا

کہ کھجور یا انگور کو پانی مین بھگو رکھتی ہین بعد ازان پیتی ہین یہہ حلال ہی جب تک کہ نشا کر نیوالی نہو وی پس حضرت نی ابتدا اسلام مین فرما دیا تہا کہ نمیذ مشک مین رکہی جا یا کری اس لیی کہ مشک پتلی ہوتی ہی اوسمین جلدی گرم ہو کر نشا کر نیوالی نہین ہوتی اور اور باسنون مین رکہنی سی منع فرمایا تہا کہ لاکہی باسنون وغیرہ مین نرکہی جاوے اسلیی کہ اور باسنون مین بسبب گرمی کی جلدی متغیر ہو کر نشا کر نیوالی ہو جاتی ہی اور اون ایام مین شراب مقرر ہے حرام ہوئی تہی ہنوز لذت شراب کی لوگ بہولی نہ تہی خوف ہوا کہ پہر نشی کی چیز نہ بنی لگین بعد ازان کہ ام تحریم شراب کا مقرر ہوا اور اشتہار اوس سی لازم ہوا احتمال اوسکی ارتکاب کا نرہا ہر باسن مین مبنی کی لیی اجازت فرما دی کہ سب باسنون مین پیا کرو جبتک کہ حد نشی کو نہ پہنچی جیسیکہ فرمایا ولا تشربوا مسکرا یعنے نہ پیو کوئی نشی کی چیز حاصل یہہ کہ منع نشا کر نیوالی ہی نہ باسن ۱۲ ع ح ۱۰ **وعن ابی هریرة قال زار النبی صلی الله علیه وسلم قبر امه فبکی وابکی من حوله فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لها فلم یؤذن لی واستاذنته فی ان ازور قبرها فاذن لی فزوروا القبور فانها تذکر الموت** رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا زیارت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر مان اپنی کی اور روئی اور رولایا اون لوگون کو کہ گرد اوسکی تہی پہر فرمایا کہ پروانگی مانگی تہی مینی پروردگار اپنی سی اسبات مین کہ بخشش مانگون واسطی اوسکی پس نہ اذن دیا گیا مجہے لیی اور پروانگی مانگی نہی مینی پروردگار اپنی سی پہر اسکی کہ زیارت کرون مین قبر اوسکی کی پس اذن دیا گیا واسطے میری پس زیارت کرو قبرونکی اسلیی کہ زیارت کرنی یاد دلاتی ہی موت کو روایت کی اسکو مسلم نی **ف** حضرت کی مان کا نام آمنہ تہا حضرت جب چہہ برسکی ہوئی تو وہ حضرت کو لیکر مدینہ کو گئین مجہے خیال ہی لوگونکی ملاقات کو وہانسی پہر کر کہ کوئی تہین جب ابورافع کی نام ایک جگہہ کا ہی تہین تو وہان انتقال اونکا ہوا اور وہین قبر اونکی بنی پس جب ایکدفعہ حضرت وہان پہنچی تو رونی اونکی جدائی پر اور رولایا اونکو کہ گرد حضرت کی تہی یعنی حضرت آثار رونی کی رونی نی لوگون مین یہی تاثیر کی کہ حضرت کو روتی دیکہہ کر رونی لگی اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی والدہ کافر مرین مذہب متقدمین کا تو ہی ہی لیکن متاخرین نی ثابت کیا ہی اسلام حضرت کی والدین کا پہر اوسکی تین صورتین بیان کی ہین کہ یا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دین پر تہی یا اونکو دعوۃ اسلام کی نہین پہنچی ایام فترۃ مین تہی اوسمین کہ پہلی زمانہ نبوۃ کی یا زندہ کیا اللہ تعالی نی اونکو حضرت کی دعا سے پہر ایمان لائی وہ اگرچہ حدیث حضرت کی والدین کی زندہ کرنیکی بذاتہ ضعیف ہی لیکن ساتہہ تعدد طرق کی تصحیح وتحسین کی ہی اوسکی یہہ بات گویا متفقہ مین سے چہپی ہوئی نہی بعد ازان ظاہر کی اللہ تعالی نی متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطی رح نی اسمین رسالی تصنیف کئی ہین اور اسکو دلیل نسی ثابت کیا ہی اور مخالفون کی شبہون کی جواب دیے ہین جو چاہی وہان دیکہہ لی اصحیح یہہ ہی کہ اس مسئلہ مین سکوت بہتری ۱۲ ع ۱۰ م و مولانا **وعن بریدة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلمهم اذا خرجوا الی المقابر السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء الله بکم للاحقون نسال الله لنا ولکم العافیة** رواه مسلم اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سکہلاتی مسلمانونکو جبکہ نکلین طرف قبرونکی کہ مین سلام ہی تمپر اے گہر والو مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی اور تحقیق ہم اگر چاہی اللہ تعالی ساتہہ تمہاری البتہ ملین گی مانگتی ہین ہم اللہ سے اپنی لیی اور تمہاری لیی عافیت یعنی خلاصی کر وبات سی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** قبرونکی جگہہ کو حضرت نی گہر فرمایا اسلیی کہ رہتی ہین مردی اوسمین مانند زندونکی گہرون مین اور من المومنین بیان ہے اہل الدیار کا اور والمسلمین تاکید ہی من المومنین کی ۱۲ ع ۱۰ **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن ابن عباس قال مر النبی صلی الله علیه وسلم بقبور بالمدینة فاقبل علیهم بوجهه فقال السلام علیکم یا اهل القبور یغفر الله لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر** رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا گذری نبی صلی

علیہ وسلم قبروں پر مدینہ میں پس متوجہ ہوئی اونپر ساتھہ منہہ اپنی کی اور فرمایا سلام ہی تمپر ای صاحب قبرونکی بخشی اللہ ہمکو اور تمکو اور ہم پہلی پہنچی ہوؤنسے اور ہم پیچھی سی آتی ہین روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف متوجہ ہوئی اون پر ساتھہ منہہ اپنی کی اسمین دلالت ہے اسپر کہ مستحب ہے حالت سلام کرنی مین میت پر یہہ کہ ہو منہہ سامنی منہہ میت کی اور دعا کرنی مین ہی اسیطرح رہی اور اسی پر عمل ہی تمام مسلمین کا سوا ابن حجر کی کہ اونہون نی کہا کہ سنت ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ حالت دعا مین قبلہ کی طرف منہہ کری اور کہا مظہری نی کہ زیارت میت کی مانند ملاقات اوسکی کی ہی حالت حیات اوسکی مین منہہ کری سامنی منہہ اوسکی کی پہر اگر تہا زندگی مین کہ جب ملتا تہا اوسسے بیٹہتا تہا اور بسبب ہونے اوسکی کی عظیم القدر پس اسیطرح زیارت اوسکی مین کہڑا ہی یا بیٹہی دور اوسسے اور اگر بیٹہتا تہا قریب اوسسے حالت حیات اوسکی مین اسیطرح بیٹہی قریب اوسکی جب زیارت کری اوسکی اور جب زیارت کری پڑہی سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پہر دعا کری اوسکی لمبی اور نہ تہہ لگا دی قبر کو اور نہ بوسہ دی اسپر اس لیی کہ یہہ عادت نصاری کیسی ہی ؛ ع ؛ مراد عظیم القدر سی یہہ ہی کہ وہ باتونی مین بڑا ہو مانند والدین وغیرہما کے یا دین مین بڑا ہو مانند اوستاد وغیرہ کے مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ہوتی شب نوبت اونکی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی نکلتی آخر شب مین طرف مقبرہ مدینہ کی پہر فرماتی سلام ہی تمپر ای قوم مومنین اور آئی تمہاری پاس وہ چیز کہ تہی تم وعدہ دی جاتے لیتے ثواب و عذاب کل کو یعنی قیامت کو تم ڈہیل دی گئی ہو یعنی مدت معین تک اور بیشک ہم اگر چاہا اللہ نی ساتھہ تمہاری ملنی والی ہین یا الٰہی بخش بقیع غرقد والونکو روایت کی یہہ مسلم نی ف بقیع نام ایک جگہہ کا ہی باہر مدینہ کی کہ اوسمین قبرین مدینہ والونکی ہین اور اسمین پہلی وجہ غرقد کی نام ایک درخت کا ہی بہت تہی اسمی اوسکو بقیع غرقد کہا ؛ ع ؛ **وعنہا** قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا کسطرح کہون مین یا رسول اللہ مراد رکہتی ہی اس سوال سی کہا کہون مین بیچ زیارت کرنی قبرون کی فرمایا کہہ سلام ہی اوپر صاحب گہرون کی مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی اور رحم کری اللہ ہمسی پہل کرنیوالون پر اور پیچہی رہنے والون پر اور بیشک ہم اگر چاہا اللہ نی ساتھہ تمہاری البتہ ملنی والی ہین روایت کی یہہ مسلم نی ف روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی کہ گذری اپنی بہائی مومن کی قبر پر کہ وہ پہچانتا تہا اوسکو دنیا مین پہر سلام کری اوسپر مگر کہ پہچانتا ہی وہ اوسکو اور جواب دیتا ہی اوسکو سلام کا ؛ ع ؛ **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی محمد بن نعمان سی پہنچاتی ہی حدیث طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمایا جو کوئی زیارت کری اپنی ماں باپ کی قبر کی یا ایک کی اونمین سے ہر روز جمعہ مین یا ہر ہفتہ مین بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکی اور لکہا جاتا ہی یعنی دیوان اعمال مین نیکی کرنیوالا ساتھہ ماں باپکی روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ

الآخرۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن مسعود سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا تھا میں نے تمکو زیارت کرنی قبروں کی کیسے پس زیارت کرو قبروں کی پس تحقیق زیارت کرنا ہی رغبت کرنا ہی دنیا سی اور یاد دلانا ہی آخرت کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف ہی رغبت کرنا ہی دنیا سی کہ جسکا انجام کار یہہ ہی تو اسمین دل لگانا بیجا ہی اور یاد دلانا ہی آخرۃ کو کہ سوائے اس عالم کی ایک عالم اور ہی کہ وہان جانا ہی اس سے معلوم ہوا کہ قبروں مین جاکر نظر عبرت سی دیکھی اور موت یاد کری کہ یاد کرنا موت کا توڑنیوالا لذتون کا ہی اور آسان کرنیوالا کد ورتون کا ۱۲ ع

ح وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زوارات القبور رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح وقال قد رای بعض اھل العلم ان ھذا کان قبل ان یرخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زیارۃ القبور فلما رخص دخل فی رخصتہ الرجال والنساء وقال بعضھم انما کرہ زیارۃ القبور للنساء لقلۃ صبرھن وکثرۃ جزعھن ثم کلامہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتون بہت زیارت کرنی والیون قبرون کی کو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا ترمذی نے کہ گئی ہین بعضی اہل علم سے کہ تحقیق یہہ یعنی لعن کرنا تھا پہلی اسکی کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت کرنی قبرونکی پس جبکہ اجازت دی داخل ہوئی رخص اجازت کی مرد و عورۃ اور کہا بعضے عالمون نے سوا اسکے نہین کہ مکروہ جانا حضرت نے زیارت کرنا قبرونکا عورتون کی لیے واسطے کم صبر کرنی اونکی کی اور بہت جزع فزع کرنی اون کی کی تمام ہوا کلام ترمذی کا وعن عائشۃ قالت کنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی واضع ثوبی وانا اقول انما ھو زوجی وابی فلما دفن عمر معھم فواللہ ما دخلتہ الا وانا مشدۃ علی ثیابی حیاء من عمر رواہ احمد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی مین داخل ہوتی اپنی گہر مین کہ اوسمین مدفون تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اور ابو بکر رضہ ہی مدفون تھی اوس حالت مین کہ تحقیق مین کہتی تھی یعنی اوتارتی بدنسی کپڑا اپنا یعنی چادر اور کہتے مین یعنی اپنی دل مین سوائے اسکی نہین شان یہہ ہی کہ مدفون ہین خاوند میری یعنی حضرت اور باپ میرا یعنی ابو بکر اور دونو جنسی نہین ہین پس جبکہ دفن کئی گئی عمر رضی اللہ عنہ ساتھہ اونکی یعنی اوس مکان مین پس قسم ہی اللہ کی نہین داخل ہوئی مین گہر مین مگر مین باندہی ہوئی ہوتی اپنی پر کپڑی اپنی واسطے حیا کی عمر سی کہ وہ اجنبی تھی روایت کی یہہ احمد نے ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ لحاظ میت کا کری وقت زیارت کے مانند لحاظ اوسکی کی حالت حیات اوسکی مین اور شرح الصدور مین روایت ہی عقبہ بن عامر صحابی سی کہا کہ اگر روند وینمین آگ یا پانون کہ کہون تیزی تلوار کی پر یہانتک کہ کٹ جاوی پانون میرا محبوب تر ہی طرف میری اس سے کہ چلون مین کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہی میرے نزدیک کہ قبرون مین بول و براز کرون مین یا بازار مین سامنی لوگون کی کہ لوگ دیکھتی ہون اور ابن ابی الدنیا نے سلیم بن عنبر سے روایت کی ہی کہ وہ گذری ایک مقبری پر اوس حال مین کہ اونکو زور کا پیشاب لگا ہوا تھا پس کہا لوگون نے اوسکو کہ اوتر کر پیشاب کر لو کہا مجھ سے اللہ مستحیی ہی اللہ کی مین حیا کرتا ہون مردون سی جیسیکہ حیا کرتا ہون زندون سی انتہی تمام ہوئی کتاب الصلوۃ بفضل وکرم خدا تعالی کیسے صلی اللہ علیہ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ع ح ۱۲

کتاب الزکوۃ

کتاب ہے بیچ بیان زکوۃ کی ف زکوۃ نماز کی ساتھہ مذکور ہی کلام مجید مین بیاسی جگہہ پس یہہ دلیل ہی اوپر کمال اتصال کی ان دونون مین اور فرض کی گئی ہی زکوۃ دوسری سال ہجری مین پہلی رمضان کی اور نہین واجب ہے یہہ انبیا پر بالاجماع اور زکوۃ کی معنی ہین

بڑہنا اور پاک کرنا پس اس زکوۃ کو زکوۃ اس لیے کہتے ہین کہ اسسے مال بڑہتا ہی اور پاک ہوتا ہی بسبب نکالنی حق غیر کی یعنی فقرا کی اوس سی اور بڑہتا ہے ثواب دینی والی کا اور پاک ہوتا ہی وہ گناہونسی اور زکوۃ کو صدقہ بہی کہتی ہین اس لیی کہ دلیل ہی دینی والی کی صدق پر بوجہ دعوی صحت ایمان کی اور صدقہ فطر کا واجب کیا گیا دوسری سال ہجری مین اور زکوۃ فرض کی گئی کہ مین بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ مین اور منکر زکوۃ کا کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا اشد گنہگار ہی قتل کیا جاوی نہ دینی والا اسکا کذافی محیط السرخسی اور واجب ہوتی ہی علی الفور وقت تمام ہونی سال کی یہانتک کہ گنہگار ہوتا ہی اوسکی تاخیر سی بلا عذر اور روایت رازی مین ہی کہ علی التراخی ہی یہانتک کہ گنہگار ہوتا ہی نزدیک موت کے اور صحیح تر اول ہی ہی کذافی التہذیب اور زکوۃ فرض ہی مسلمان ہر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن تلک وہ مالک نصاب رہی اور فارغ ہووے سے اور حاجت اصلی سی اور نامی ہو خواہ حقیقۃً ہو خواہ تقدیراً اور ملکیت کامل ہو اوسمین پس نہین واجب ہی کافر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ لڑکے پر اور نہ اوس مالک نصاب پر کہ برس نگذری اوسپر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب کا ہوا اور درمیان مین نہو تو زکوۃ دینے آویگے اسلیی کہ بہبود ہی ساری ہی سال کے حکم مین ہے اور نہین فرض ہے زکوۃ فرضدار پر فرض کی قدر مین پس اگر زیادہ ہو مال فرض سی اور پہنچی حد نصاب کو واجب ہوگی اوسمین زکوۃ اور قرض مین یہہ ہی قید ہی کہ بندون مین سی کوئی مطالبہ لاوسکا کر سکی پس دین نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند انکی کا مانع وجوب زکوۃ کا نہین اسلیی کہ انمین مطالبہ بندون مین سی کیکو نہین پہنچتا اور دین زکوۃ کا کہ حاکم کو اوسکا مطالبہ پہنچتا ہی اللہ تعالی کیطرف سی وہ بہی مانع ہی وجوب زکوۃ کا اور حاکم کو مطالبہ پہنچتا ہی مال ظاہر مین یعنی مواشی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین لادی یا شہر سی لیجاوی اور نقدی مین اور مال تجارت مین کہ شہرون مین تجارت کرتا ہو مطالبہ نہین پس دین اول مانع وجوب زکوۃ کا ہی اور دوسرا نہین اور اگر عورۃ تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہی والا نہین اور بحر الرائق وغیرہ مین ہی کہ دین مانع ہے زکوۃ کا اور صدقہ فطر کا اور بر مذہب معتمد کی اور دین مطلق مانع ہی خواہ مجہل ہو یا مؤجل اگرچہ مہر ہو جو مجہل ہو مؤجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون نے کہا کہ مہر مؤجل مانع نہین ہے اسلیی کہ کوئی مطالبہ اسکا نہین کرتا عادۃً بخلاف مجہل کے اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکھنی والا ادا کا تو مانع ہوتا ہی والا نہین اسلیی کہ وہ نہین گنا جاتا ہی دین کذافی غایۃ البیان انہی اور عورت اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب مہر کی جبکہ ہو خاوند تونگر یہہ صاحبین کے نزدیک ہے اور بموجب قول خیر ابی حنیفہ رح کی نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب اسکی کہ کہا گیا ہی کہ یہہ اختلاف درمیان اوسکی مہر مجہل مین ہے اور بسبب مہر مؤجل کی نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ اتفاقاً اور یہہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سی مراد حاجت اصلی سی ہے گہر ہی رہنے کا اور کپڑی بدنکی اور اسباب گہر کا اور جانور سواری کا اور غلام خدمت کا اور سہتیار استعمال کی اور کتابین علم کی اہل علم کی لیئی اور زر و مال حرفہ کی لیئی پس مثلاً اگر ایک فی مکان لیا نسبت تجارت سی اور پہرا وسمین رہنی لگا زکوۃ اوسمین نہین واجب اور اگر مکان نیت تجارت سی لی اور فارغ ہوا سکے رہنی سی اوسمین زکوۃ واجب ہے اسیطرح اور چیزونکو سمجہہ لی اور اگر مکان یا غلام وغیرہ فارغ ہون اسکی حاجت سے اور اونمین نیت تجارت کی ہو تو زکوۃ لازم نہین واجب نہین اگر یہہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اس سے یہہ ہے کہ مالک ہو اصل اوسچیز کا اور تصرف کا اگر مکاتب نے زکوۃ فرض نہین اسلیے کہ مالک ہے نصرف کا نہ اصل اوسچیز کا اور مال ضمار مین سے زکوۃ نہین اسلیے کہ اصل اوس چیز کا مالک سے اور اوسکی تصرف مین نہین اور مال ضمار اوسکو کہتی ہین کہ اوس تک آدمی پہنچ نہ سکی وہ کسی قسم پر ہے ایک تو وہ مال کہ جاتا رہی اور دوسرے وہ کہ جنگل مین دفن کر کر جگہہ اوسکی بہول گیا اور تیسری وہ کہ دریا مین ڈوب جاوی اور چوتہی وہ کہ کوئی غصب کر لی اور گواہ نہون اوسپر اور پانچوان وہ کہ ظالم نی بطریق ڈنڈ کی لیا اور چہٹی وہ کہ کوئی فرض لیکر منکر ہو گیا اور گواہ نہون اوسپر پس اگر ان مالون مین سے کوئی مال ہاتہ لگی تو اوسمین زکوۃ پچہلی دونونکی نہین ہے بخلاف اوس مال کی کہ گہر مین دفن کر کر بہول گیا وہ جب نکلی گا تو پچہلے دونونکے زکوۃ

دیوے گا اور بخلاف اس قرض کے کہ لینے والا اقرار کرتا ہو خواہ لینے والا انکار کرتا ہو خواہ مفلس ہو یا انکار کرتا ہو لیکن گواہ ہون اوسکی اور یا قاضی جانتا ہو اسمین زکوۃ دینے آویگی اس تفصیل سی کہ اگر وہ قرض بدلی مال تجارت کی ہو تو جب پانچوان حصہ نصاب کا یعنی بقدر ساڑھی دس روپیہ سیدھی کل کی باذل کے وصول ہون تو پچھلی دونکی زکوۃ دی اور جو قرض کہ بدلی مال تجارت کی نہو جیسی کپڑی گہر کی بہنی کی نچی یا غلام خدمت کا بیچا یا گھر رہنی کا اور ایسا مول لینی والی کی ذمہ قرض رہا پس اسمین جب زکوۃ پچھلی دونکی دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے یعنی دو سو درہم کہ جسکی ساڑھی باون روپی رسید ہے کل کی ہوئی ہین وصول ہو اور جو قرض بدلی اوس چیز کی ہو کہ مال نہین جیسی مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کی اوسمین جب زکوۃ دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے وصول ہو اور برس دیسر گذر جاوی یعنی پچھلی زکوۃ نہین دینی آویگی بلکہ اوس برس کی کہ اوسکی قبضہ مین راہ دیوی گا اور یہہ حکم اوسکی لیی ہی کہ پہلے سے صاحب نصاب نہو اور اگر صاحب نصاب ہو پہلی سی تو اوسکی حق مین یہہ مال بمنزلہ مال مستفاد کی ہوگا پہلی مال کی ساتھہ اسکی بہی زکوۃ نکلیگی گذرنا برس کا شرط نہین اور شرط ادا کرنی زکوۃ کی یہہ ہی کہ دینی وقت نیت کری کہ زکوۃ دیتا ہون یا جوقت زکوۃ نکالی مال مین سے اوسوقت نیت کرلی اور اگر سارا مال اللہ دی اور نیت نہ کری زکوۃ کی تو زکوۃ ساقط ہو جاتی ہی بشرطیکہ کسی اور واجب کے نیت سی نہ دی اور اگر تہوڑا سا مال رکھا تو جتنا دیا ہی اوسکی زکوۃ امام محمد کی نزدیک ادا ہو جاویگی اور امام ابو یوسف کی نزدیک اوسکی بہی نہین ادا ہوتی اور مکروہ ہی حیلہ کرنا اوسطی ساقط کرنی زکوۃ کی اور اگر غلام خریدا تجارت کی لیی پہر نیت کی خدمت لینی کی تو وہ تجارت کا نہین رہتا خدمت ہی کا ہو جاتا ہی اوس مین زکوۃ نہین اور اگر خدمت کی نیت سی لیا اور پہر تجارت کی نیت کی تو تجارہ کا نہین ہو جاتا جبتک کہ نچی نہین جب بیچیگا تو اوسکی مول مین زکوۃ دینی آویگی اور نصاب زکوۃ اور مقدار مال کو کہتی ہین کہ اوسمین زکوۃ دینی واجب ہو اور اوس سے کم مین نہو مثلا چاندی یا مال تجارۃ کا دو سو درہم کی قدر ہو چنانچہ آگی بسکی نصابہ مین حدیثون مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہی نامی اور غیر نامی یعنی بڑہنی والی اور نہ بڑہنی والی پہر نامی دو قسم پر ہی حقیقی اور تقدیری حقیقی مال سو وہ اگر کہا ہی کہ نفع سی بڑہتا ہی اور جانور کہ بسبب بچونکی بڑہتی ہین اور تقدیری سونا چاندی کہ ظاہر مین بڑہتا نہین لیکن صلاحیت رکہتا ہی بڑہنی کی اور غیر نامی جیسی مکان و اسباب سوا حاجت اصلی کی پہر نصاب نامی کی ہونی سی زکوۃ دینی فرض ہوتی ہی اور زکوۃ یعنی اور نذر کا لینا اور اور صدقات واجب کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہی اور غیر نامی پر زکوۃ دینی نہین آتی مگر زکوۃ کا مال اور نذر کا اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہی ع ہٰذا ح ہٰذا ملتقی الابحر و درمختار و عالمگیری و مولانا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال ائتی قوما اہل کتاب فادعہم الی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فان ہم اطاعوا لذلک فاعلمہم ان اللہ قد فرض علیہم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فان ہم اطاعوا لذلک فاعلمہم ان اللہ قد فرض علیہم صدقۃ تؤخذ من اغنیائہم فترد علی فقرائہم فان ہم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالہم واتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینہا وبین اللہ حجاب متفق علیہ ابن عباس سی روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بہیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی امیر یا قاضی دانا کر کر اور فرمایا تحقیق تو جاتا ہی ایک قوم اہل کتاب کے پاس یعنی یہود و نصاری پاس پس بلا اونکو طرف گواہی دینی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین پس اگر اونہون نی مان لیا اسکو پس خبر دی اونکو کہ اللہ نی فرض کیین ہین اوون پر پانچ نمازین دن رات مین پہر اگر مانا اونہون نی اسکو پس خبردار کر اونکو اللہ نی فرض کی ہی اونپر زکوۃ کہ لیجاوے اونکے ضنیون سی یعنی جو کہ مالک نصاب کی ہین اور دیجاوی اوون کی فقیرونکو پہر اگر مانین وہ اسکو پس بچ تو یعنی اچھی مال اونکی سی یعنی

چھانٹ کر اچھا مال اونکا نہ لیجی بلکہ اونکی مال کو تین حصے کیجی اچھا بُرا بیچ کا زکوۃ مین بیچ کا مال لیجی اور بیچ تو بد دعا مظلوم کی سی یعنی زکوۃ کی لینو مین اور اور چیزون مین یعنی زلی وہ چیز کہ واجب نہین اور پسلا فائدہ اوسکو بیچ نا بیعاذکری اور اسطرح نہین دریافت حال مظلوم کی اور درمیان قبول کرنے اللہ کی اوسکو کوئی پردہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف اہل کتاب کی پاس وہان مشرک اور ذمی بھی ہتی مگر غلبہ اہل کتاب ہی کا تھا اسلیے اونہین کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہے بلانا کفار کو طرف اسلام کی پہلی تو نہیں لیکن یہہ جب ہی کہ نہپہنچی اونکو دعوت یعنی بلانا طرف اسلام کی اور جبکہ پہنچ چکی دعوۃ پس نہین واجب بلکہ مستحب ؛ ع ؛ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ذھب ولا فضۃ لا یؤدی منھا حقھا الا اذا کان یوم القیمۃ صفحت لہ صفائح من نار فاحمی علیھا فی نار جھنم فیکوی بھا جنبہ وجبینہ وظھرہ کلما ردت اعیدت لہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی سونا کہنی والا اور چاندی رکہنی والا کہ نہ ادا کری اوس سے حق اوسکا زکوۃ اوسکا جب کہ ہوگا دن قیامت کا بنائی جائیگی واسطے اوسکے تختے آگ کی یعنی تختی سونے چاندی کی نہین ہونگے لیکن آگ مین سے گرم کی جاوینگی گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم کی جاوینگی پیچ آگ دوزخ کی پس داغ دی جاوینگی ساتہہ اون تختون کی پہلو اوسکی اور پیشانی اوسکی اور پشتہہ اوسکی جبکہ جدا کیی جاوین گی یعنی بدن سے اور ڈالی جاوینگی آگ مین پہر گرم کی جاوینگے یعنی جبکہ ٹہنڈی ہو جاوین گی تو آگ مین ڈالی جاوین گی گرم کرنیکی لیی اور نکالکر پہر داغ دین گی ہمیشہ یونہین کرتی رہین گی اوس دن مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان بندونکی پس دیکہی راہ اپنی یا طرف بہشت کی یا طرف دوزخ کی ف مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافرونکو دن قیامت کا ایسا دراز معلوم ہوگا اور باقی گنہگارونکو دراز معلوم ہوگا بقدر گناہ اونکی کی اور مومن کاملونکو وہ دن بقدر دو رکعتون نماز کی معلوم ہوگا اور دیکہی راہ اپنی یا طرف بہشت کی یعنی اگر اوسکی ذمہ اور گناہ نہوگا سو اسکی اور یہہ عذاب گناہ ترک زکوۃ کا جہاڑ دیگا داخل بہشت مین ہوگا اور یا طرف دوزخ کی یعنی اگر اوسکی ذمہ اور گناہ ہوگا سو اسکی یا اس عذاب سی گناہ ترک زکوۃ کا نہ چہڑ دیگا داخل دوزخ مین ہوگا اور یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان بندون کی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ زکوۃ ندینی والی عذاب مین ہونگی اور باقی خلق حساب مین ؛ ع ؛ **قیل** یا رسول اللہ فالابل قال ولا صاحب ابل لا یؤدی منھا حقھا ومن حقھا حلبھا یوم وردھا الا اذا کان یوم القیمۃ بطح لھا بقاع قرقر اوفر ما کانت لا یفقد منھا فصیلا واحدا تطأہ باخفافھا وتعضہ بافواھھا کلما مر علیہ اولاھا رد علیہ اخراھا فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار کہا گیا یا رسول اللہ یہہ حکم نقد کا ہی اور اونٹونکا کیا حکم ہی یعنی اونکی زکوۃ ندی تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہین کوئی مالک اونٹ کا کہ نہ ادا کیا ہو اونہین سی حق اونکا یعنی زکوۃ ندی اور بعضی حق اونکی سی دودہ دوہنا ہی دن پانی پلانی اونکی کی مگر جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا منہہ کا بل ڈالا جاویگا مالک اونٹ کا روبرو اونٹون کی بیچ میدان ہموار کی اوس حالت مین کہ ہون گی اونٹ کامل پہر گنتی مین اور مٹاپی مین نہ کم کر یگا مالک اونٹ کا اون مین سی ایک بچہ اونٹ کی کر یعنی سب اونٹ اوسکی وہان موجود ہونگی حتی کہ سب بچی بھی ساتہہ ہون گے اونکی اور اونٹ خوب فربہ ہونگی تاروندنی مین تکلیف زیادہ ہو کچلین گی اوسکو ساتہہ پاؤن اپنی کی اور کاٹین گی اوسکو ساتہہ دانتون اپنی کی جبکہ گذریگی اوسپر پہلی جماعت لائی جاوی گی اوسپر پچہلی جماعت یعنی اسیطرحسی چلا جاویگا کہ ایک فطار کی پیچہی دوسرے قطار اونٹونکی چلی گی اوسدن مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندونکی پس دیکہی گا راہ اپنی طرف بہشت کی یا طرف

دوزخی ف دودہ دودہ دوہنان پانی پلانی کی تیسری دن یا چوتھی دن اونٹونکو پانی پلانی لیجاتی ہین توعرب مین معمول تہا کہ لوگ پانی پر جمع ہوا کرتے تہی اور مالک اونٹون کی اونکو دودہ دوہکر پلاتی تہی پس حق واجب اونٹونکا اگرچہ وہی زکوۃ ہی لیکن منجملہ حقوق اونکی سی حق مستحب بہی ہی کہ جسکے اونٹ پانی پینی کو جاوین تو دودہ دوہکر مسکینون کو پلاوی پس یہہ ہی مستحب لیکن ازراہ مروت اور ادای شکر حق کی گویا کہ حکم واجب کا رکہتا ہی اسلیے اسطرح فرمایا کہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب اس حق کی ہی عذاب ہوتا ہی شرح قیل یارسول اللہ فالبقر والغنم قال ولا صاحب بقر ولا غنم لا یؤدی منہا حقہا الا اذا کان یوم القیمۃ بطح لہا بقاع قرقر لا یفقد منہا شیئا لیس فیہا عقصاء ولا جلحاء ولا عضباء تنطحہ بقرونہا وتطأہ بأظلافہا کلما مر علیہ اولاہا رد علیہ اخرہا فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ امّا الی الجنۃ واما الی النار کہا گیا یارسول اللہ کیا حال ہوگا مالکگائین کا اور مالک بکریان فرمایا اور نہین مالکگائین کا اور نہین مالک بکریان کا زکوۃ ادا کری اونسی حق اونکا مگر کہ جسوقت ہوگا دن قیامت کا ڈالا جاویگا میدان ہموار مین نرکم کریگا اونمین سی کچہہ نہ ہوگی اونمین کوئی بگڑی گائین کہ مڑی ہوئی سینگ اونکی اور نہ سینگ ٹوٹی یعنی سیدہی سینگ کی سینگ سلامت ہونگی تاخوب سینگ ماریں گی اور سکو ساتہہ سینگون اپنی کی اور کچلینگے اوسکو ساتہہ کہرون اپنی کی جبکہ گذریگی اوسپر پہلی جماعت لائی جاویگی اوسپر پچہلی جماعت اور سدن مین کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برسکی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندونکی پس دیکہی گا راہ اپنی یا طرف بہشت کی اور یا دوزخ کی قیل یارسول اللہ فالخیل قال الخیل ثلثۃ ہی لرجل وزر وہی لرجل ستر وہی لرجل اجر فاما التی ہی لہ وزر فرجل ربطہا ریاء وفخرا ونواء علی اہل الاسلام فہی لہ وزر واما التی ہی لہ ستر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ ثم لم ینس حق اللہ فی ظہورہا ولا رقابہا فہی لہ ستر واما التی ہی لہ اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ لاہل الاسلام فی مرج وروضۃ فما اکلت من ذلک المرج او الروضۃ من شیء الا کتب لہ عدد ما اکلت حسنات وکتب لہ عدد اروثہا وابوالہا حسنات ولا تقطع طولہا فاستنت شرفا او شرفین الا کتب اللہ لہ عدد اثارہا وارواثہا حسنات ولا مر بہا صاحبہا علی النہر فشربت منہ ولا یرید ان یسقی بہا الا کتب اللہ لہ عدد ما شربت حسنات کہا گیا یارسول اللہ کیا حکم ہی گہوڑونکا فرمایا پس گہوڑی تین طرحکی ہوتی ہین ایک تو ہوتی ہین آدمی کی لیی سبب گناہ کی اور ایک ہوتی ہین آدمی کی لیی پردہ اور ایک ہوتی ہین آدمی کی لیی سبب ثواب کے پس وہ گہوڑی کہ واسطی اوسکی سبب گناہ کی ہین پس گہوڑی اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو ریا و فخر کی لیی اور واسطی دشمنی کی اہل اسلام سی پس یہہ گہوڑی اوسکی لیی سبب گناہ کی ہین اور وہ گہوڑی کہ اوسکی لیے پردہ ہین پس گہوڑی اوس شخص کی ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین پہر نہ ہولا حق اللہ کا ہیچ چیزون اونکی اور نہ گردنون اونکی اور وہ گہوڑی کہ اوسکی لیی پردہ ہین اور وہ گہوڑی کہ اوسکی لیی موجب ثواب کی ہین پس گہوڑی اوس شخص کی ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین اہل اسلام کی لیی چراگاہ کی اور سبزہ کی پس نہین کہاتی ہین اوس چراگاہ سی یا سبزہ سی کچہہ مگر لکہی جاتی ہین اوسکی لیی نیکیان بقدر گنتی اوسبیخ کی کہ کہائی یعنی کہاس وغیرہ اور لکہی جاتی ہین اوسکی لیی مقدار گنتی لید اونکی کی اور پیشاب اونکی کی نیکیان یعنی اسلیی کہ یہہ چیزین ہی اوسکی باعث زندگی کی ہین اور نہیں توڑتی وہ گہوڑی رسی یعنی دست بندانپی کو پہر دوڑتی ہین ایک میدان یا دو میدان مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی اوسکی لیی نیکیان بقدر گنتی نقش قدم اونکی کی اور لید اونکی کی یعنی اوس حالت مین جو کرتی ہین اور نہین گذاستا اون کو مالک اونکا نہر پس پیوین اوس سی اور نہین ارادہ کرتا تہا کہ پلاوی اونکو مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی نیکیان موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیا ف یعنے وہ نیت پانی پلانیکی نہین رکہتا تہا

بلکہ بغیر قصد اوسکی کی پانی پیا اوسکا بہہ تواب ہوگا پس اگر قصد کر کے پلا دی گا کیا کچھ ثواب پاوے گا اور اوپر جو فرمایا پس گھوڑی انکو اسکو جواب سے سلوب الحکم کہتی ہین یعنی گویا حضرت نے فرمایا کہ مست پوچھہ حال نری خوبی اجب گھورون کا بلکہ پوچھہ دیکھہ اور جو کچھہ کہ پہنچتا ہی نفع و ضرر اون کی پالنی والے کو اور ایک ہوتی ہین آدمی کی پس پردہ کہ اون سے پردہ ادمی کا ڈھکا رہتا ہی لوگ نہین جانتی کہ فقیر و محتاج ہی اور محفوظ رکھتی ہین سوال کرنی سے اور اظہار حاجت سے روبرو لوگونکی اور یا رو فخر کی پس یعنی لوگون کی دکھائی کی پس کہ دیکھین حشمت اسکی اور جانین کہ بہہ محتاج ہی اور واقع ہین الب نہین اور فخر سی مراد یہہ ہی کہ گھوڑا پالی اس نسبت سی کہ اپنی سی اوذی پر فخر اپنا بیان کرونگا اور اسکی اگلی دوسری قسم ہین جو کہا راہ خدا مین تو مراد اس سی جہاد نہین ہی بلکہ مراد یہہ ہی کہ اچھی نیت سے باندہی کہ اسد کی فرمان برداری مین کام اوین یعنی اپنی سوار کی لیی باندہی تا حاجتون مشروع کی لیی سوار ہو دی اور فقر و احتیاج اپنی لوگون سی چھپا دی جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی تعففا تعففا یعنی باندہے گھوڑی غنا حاصل کرنیکی لیی اور بیحتی کی لیی مانگنی سی یعنی اوسپر چڑہ کر سوداگری کی لیی جاوی یا کھیتی پر اور وقت جانی وان کی اور اوسکی ضرورو کی کسی سی مانگنا نہ پڑی پس ہوگا وہ پردہ کہ محفوظ رکہیگا سوال و اظہار حاجت سی اور راہ خدا سے یہہ مراد سبلہا لی کہ تا مکلف نہ لازم آوی کہ تیسری قسم مین راہ خدا سی جہاد مراد ہی اور نہ ہو لاحق اللہ کا بیچ پیٹہون اوکی کی یعنی سوار ہو اون پر اچھی کامون کی لیی اور مانگی دیا سواری کی لیی اور گھوریون پر چھوڑنی کی لیی اور نہ گردنون اونکی کی یعنی زکوۃ اون کی ادا کی اور شافعیہ کہتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ خبر گیری اون کی کی سانہگیانہ و دانہ وغیرہ کی اور دور کیا ضرر اوسے اور یہہ اختلاف اسلیے ہے کہ ہماری نزدیک گھورونمین زکوۃ ہی اگر جنگل مین چرین پر گھوڑون والا اختیار ہے کہ ہر گھوڑی پیچھی ایک دینار دیوی یا قیمت مشخص کری اونکی اور ہر دو سو درہون مین سی پانچ درہمین دی جیسا کہ سائب زکوۃ کا ہی اور شافعی اور صاحبین کی نزدیک گھوڑون مین زکوۃ نہین ہے دلیل اونکی یہہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نے نہین مسلمان پر اوسکی غلام مین اور گھوڑے مین صدقہ اور دلیل ابو حنیفہ کی یہہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نے ہر گھوڑی سر کہ جنگل مین چری ایک دینار ہی اور قیمت مشخص کرنی گھوڑی کی روایت کی گئی ہی حضرت عمر رضی سی اور شافعی نے جو حدیث روایت کی ہی اوپر گھوڑی غازی کی محمول ہی کہ سوار ہوتا ہی اوسپر اور اوسپر سی غلام خدمت کرتیو الا مراد ہی اور راہ خدا مین و اعلی اہل اسلام کی کہ جہاد کری اون پر اور مسلمانونکو دی تا سوار ہو کر جہاد کرین ۱۲ ع **قیل** یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا تَرٰی فِیْ الْحُمُرِ قَالَ مَا اَنْزَلَ عَلَیَّ فِیْہَا اِلَّا ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ الْفَاذَّۃُ الْجَامِعَۃُ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ کہا گیا یا رسول اللہ پس کیا ہی حکم گدہون کا فرمایا نہین اونپر اگیا مجہپر مگر یہ ہونکی مقتدر مین کہ جہہ حکم مگر یہہ آیت یکتا جامع سب نیکیون اور بدیون کی پس جو شخص کہ عمل کری مقدار ایک ذرہ کی بہلائی دیکہی گا اوسکو اور جو شخص کہ عمل کری مقدار ایک ذرہ کی برائی دیکہی گا اوسکو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی اگر کسیکو گدہا نگی کو دی گا سوار ہونے کی لیی واسطی جانیکی نیک کام کو ثواب پاویگا اور اگر کناہ کرنیکی لیی سوار ہونی کو دیگا گنہگار ہوگا ۱۲ ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِہْزِمَتَیْہِ یَعْنِیْ شِدْقَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ ثُمَّ تَلَا لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس نہ ادا کی زکوۃ اوس کی بنایا جاویگا اوسکی لیی مال اوسکا دن قیامت کی سانپ گنجا واسطی اوسکی ہون گی دو نقطی سیاہ آنکہون پر بطور طوق کی ڈالا جاویگا وہ سانپ اوسکی گردن مین دن قیامت کی پہر پکڑیگا دونو طرفین منہہ اوسکی کی یعنی دونو جبیر اوسکی پہر کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنجہ تیرا پہر پڑہی یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین جو آیت تک روایت کی یہہ

یہہ بخاری نی ف سانپ گنجا یعنی اوسکی سر پر بال نہین ہونیکی یہہ علامت ہی بہت زہریلی ہونی اور درازی عمر اوسکی کی اور آیۂ مضرت نی سند کی لمبی پڑہی کہ سنہ اللہ تعالی ہی سیطرح فرماتا ہی ساری آیت یون ہی ولایحسبن الذین یبخلون بما اتہم اللہ من فضلہ ہو خیرا لہم بل ہو شر لہم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ یعنی اور نگمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین ساتہہ اوجہکے کہ وہی اونکو اللہ نی فضل اپنی سی یعنی مال اپنا کہ وہ بہتر ہی اون کے لیے بلکہ برا ہی اونکی لیی قریب ہے کہ طوق ڈالی جاوین گی اوجیز کا کہ بخل کرتی ہین ساتہہ اوسکی دن قیامۃ کی یعنی وہ مال طوق ہوکر پڑی گا گردن مین ؛ ع ؛ وعن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من رجل یکون لہ ابل او بقر او غنم لا یؤدی حقہا الا اتی بہا یوم القیمۃ اعظم ما یکون واسمنہ تطاہ باخفافہا وتنطحہ بقرونہا کلما جازت اخریہا ردت علیہ اولہا حتی یقضی بین الناس متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی شخص کہ ہون واسطی اوسکی اونٹ یا گائین یا بکری نہ دی حق اونکا یعنی زکوۃ مگر کہ لائی جاوین گی وہ دن قیامت کی اوس حالت مین کہ وہ بہت بڑی ہون گی اور بہت موٹی چکلین گے اوسکو ساتہہ پاؤن اپنی کی اور مارینگی اوسکو ساتہہ سینگون اپنی کی جبکہ گذرین گی آخر اون کی پہر لائی جاوین اوسپر پہلی اونکی یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان آدمیون کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وہو عنکم راض رواہ مسلم اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جبکہ آوی تمہاری پاس زکوۃ والا یعنی امام کی طرف سی کہ جسکو ساعی اور عامل کہتی ہین پس چاہیی کہ پہری تمسی اس حالت مین کہ وہ تمسی راضی ہو روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی زکوۃ پوری ادا کرو تا وہ تمسی راضی جاوے ؛ ع ؛ وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقتہم قال اللہم صل علی آل فلان فاتاہ ابی بصدقتہ فقال اللہم صل علی آل ابی اوفی متفق علیہ وفی روایۃ اذا اتی الرجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقتہ قال اللہم صل علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ لاتی اونکی پاس قوم زکوۃ اپنی فرماتی یا الہی رحمت بہیج فلانی شخص پر پس لایا حضرت کی پاس باپ میرا زکوۃ اپنی پس فرمایا الہی رحمت بہیج ابی اوفی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین جبوقت کہ لاتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس زکوۃ اپنی کہتی یا الہی رحمت بہیج اوسپر ف دعا کرنی کسیکی لیی ساتہہ لفظ صلوۃ کی تنہا درست نہین سوای انبیا کی اور انبیا کی ساتہہ کسی پر صلوۃ بہی تو درست ہی پس حضرت جو زکوۃ لانیوالون پر صلوۃ بہیجتی تہی یہہ خصائص حضرت کے سے ہی اور کو نہین درست ؛ مولانا ؛ وعن ابی ہریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر علی الصدقۃ فقیل منع ابن جمیل وخالد بن الولید والعباس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس فہی علی ومثلہا معہا ثم قال یا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابیہ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عمر کو یعنی عامل کر کے زکوۃ لینی پر پس کہا گیا یعنی خبر دی کسینی کہ زکوۃ ندی ابن جمیل نی اور خالد بن ولید صحابی نی اور عباس نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین انکا کیا نعمت خدا کا ابن جمیل نی مگر اسلیی کہ وہ تہا فقیر پس غنی کیا اوسکو اللہ نی اور رسول اوسکی نی اور خالد پر تحقیق تم ظلم کرتی ہو یعنی اسوا سے کہ نہین ہے اوسپر زکوۃ اسلیی کہ اوسنی تحقیق وقف کر رکہی ہین زرہین اپنی اور سامان لڑنیکا یعنی ہتیار اور جانور اور اور اسباب لڑائی کا

نہ اکی راہ مین یعنی اور تم اوسکو سودا گری مال چاہتی ہو اور عباس پس زکوۃ اوسکی مجھپر مثل اسکی ساتھ اوسکی بہر فرمایا ای عمر کیا نہین جانتا تو کہ چچا آدمی کا مانند باپ اسکی کی ہی ہتی پس عباس کو بجای باپ سمجھنا ہی کی جان اور تعظیم اونکی کرا اور ایذا مت دی روایت کی بہ بخاری اور مسلم فی ف ابن جمیل پہلی منافق تہا پھر مسلمان ہوا اور محتاج تہا اوسنی حضرت سی التماس دعا کی کی کہ مجھی ثروت ہو وی مین شکر گذاری کرونگا پس حضرت نے اوسکی لیی دعا کی اور وہ غنی ہوا پس چاہیی تہا اوسکو شکر کرنا اوسنی کفران نعمت کیا کہ زکوۃ کا ہی انکار کیا حضرت نی اوسپر ازراہ زجر کی کلام مذکور فرمایا اور غنی کیا اور اللہ رسول اوسکی نی حضرت نی غنی کرنیکو نسبت اپنی طرف اسلیی کیا کہ حضرت کی دعا سی وہ غنی ہوا تہا اور حضرت عباس چچا ہی حضرت کی اونکی زکوۃ جو حضرت نی اپنی ذمہ فرمائی سبب اسکا یہہ تہا کہ حضرت نی اوسپر دگنی زکوۃ لیلی ہتی ایک تو اوسی سال کی کہ جسکی مانگے ہتی اور ایک سال آیندہ کی جیسا کہ فرمایا ومثلہا معہا یعنی اور مانند زکوۃ حال کے ساتہ اوسکی کہ وہ زکوۃ سال آیندہ کی ہی ؛ ش ؛ ع ؛

وعن ابی حمید الساعدی قال استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من الازد یقال لہ ابن اللتبیۃ علی الصدقۃ فلما قدم قال ہذا لکم وہذا اہدی لی فخطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فانی استعمل رجالا منکم علی امور مما ولانی اللہ فیاتی احدکم فیقول ہذا لکم وہذا ہدیۃ اہدیت لی فہلا جلس فی بیت ابیہ او بیت امہ فینظر ایہدی لہ ام لا والذی نفسی بیدہ لا یاخذ احد منہ شیئا الا جاء بہ یوم القیمۃ یحملہ علی رقبتہ ان کان بعیرا لہ رغاء او بقرا لہ خوار او شاۃ تیعر ثم رفع یدیہ حتی رأینا عفرۃ ابطیہ ثم قال اللہم ہل بلغت اللہم ہل بلغت متفق علیہ

اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوۃ لیمی پر ایک شخص کو قوم ازد مین سی کہ کہا جاتا تہا اوسکو ابن لتبیہ یعنی پس آیا ابن لتبیہ یعنی مدینہ مین کہا یعنی مسلمانون سے کہ اسقدر مال واسطی تمہارے ہی یعنی زکوۃ اموال کی ہی مستحق اسکی تم ہو اور اسقدر تحفہ بہیجا گیا ہی میرے لیی پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسپر پہر فرمایا بعد حمد وثنا کی تحقیق مین عامل کرتا ہون کسی شخصون کو تم مین سے اوپر کامون کی اون کامون مین سی کہ حاکم کیا ہی مجکو اللہ نی پہر آتا ہی ایک اون کا یعنی اوس کام سی پس کہتا ہی یہہ تمہاری لیی ہی اور یہہ تحفہ دیا گیا ہی مجکو پس کیون نہ بیٹہا اپنی باپ کے گہر مین یا اپنی ماں کی گہر مین پس دیکہنا کیا تحفہ بہیجا جاتا ہی اوسکو یا نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری ہیچ ہاتہہ قدرت اوسکی کی ہی نہین لیگا کوئی اوسمین سی کچہہ مگر لاویگا اوسکو دن قیامت کی اس حال سی کہ اوٹہائی ہوگا اوسکو اپنی گردن پر یعنی رسوائی کی لیی اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطی اوسکی آواز یا ہوگا بیل ہوگی واسطی اوسکی آواز ڈکرتی ہیرا یا ہوگی بکری آواز کرتی پہر اونہائی حضرت نے دونو دست مبارک اپنی یہانتک کہ دیکہی ہمنی سفیدی حضرت کی بغلون کی یعنی بہت اونچی اونہائی تا ہتہہ پہر فرمایا یا الہی تحقیق مینی پہنچا اپنیتو فی فرمایا تہا الہی تحقیق مینی پہنچا دیا روایت کی بہ بخاری اور مسلم فی ف پس دیکہنا کیا تحفہ بہیجا جاتا ہی یعنی یہہ تحفہ کہ بہیجا گیا ہی اوسکے لیے بسبب عامل کی ہی اگر عامل نہوتا اور گہر مین بیٹہا رہتا کا ہیکو بہیجتی اس سے معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بہیجی کوئی دوست یا قرابتی عامل کا کہ ہمیشہ اوسکے لیے تحفہ بہیجتا تہا نہ بسبب اس عمل کے تو جائز ہی لینا اوسکا جیسا کہ بہیج تحفہ اور ضیافت قاضی کی کہا گیا ہی اور کہا ابن ملک نے یعنی نہین جائز عامل کو یہہ کہ قبول کری تحفہ اسلیی کہ نہین دیتا ہی اوسکو کوئی کچہہ مگر واسطی طمع اسکی کہ چہوڑدی وہ کچہہ زکوۃ مین سی اور یہہ جائز نہین اہتے ؛ ش ؛ ح ؛

قال الخطابی وفی قولہ ہلا جلس فی بیت امہ او ابیہ فینظر ایہدی الیہ ام لا دلیل علی ان کل امر یتوصل بہ الی محظور فہو محظور وکل دخیل فی العقود ینظر ہل یکون حکمہ عند الانفراد حکمہ عند الاقتران

اَمْ لَا هٰلَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ کہا خطابی نی اور بیچ قول اوکی کی کیون نہ بیٹھا بیچ گہر مان اپنی کی یا باپ اپنے کی پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی طرف اوسکی یا نہین دلیل ہے اسپر کہ جو چیز کہ وسیلہ کیا جاوی ساتھہ اوس چیز کی طرف ایک کام حرام ہی کی پس وہ وسیلہ بھی حرام ہی اور جو عقد داخل ہو بیچ عقد دوئی کے یعنے مثل بیع اور ہبہ اور نکاح اور مانند انکی کی دیکھا جاوی کہ ایا ہی حکم اوسکا نزدیک جدا ہونیکی مانند حکم اوسکی کی وقت نزدیک ہونیکی یا نہین یعنی پس پہلے بات صحیح ہی اور دوسرے نہین صحیح اسیطرح ہی شرح السنۃ مین **ف** پس وہ وسیلہ بھی حرام ہی داخل ہی اسمین قرض کہ حاصل کرنی نفع کو اور گہر کر دیگا کہ رہی اوسمین گردی یعنی دالا بغیر کرایہ کی اور جانور گردی کیا گیا کہ سوار ہوا وسپر اور فائدہ اوٹھاوی اوس سے بغیر عوض کی اور مثال دوسری قاعدی کی یہہ ہی کہ ہینچی کسیکی ہاتھہ ایک چیز دس روپیہ کی سو روپی کو تا کہ قرض دی اوسکو پہنچنی والا اوسکو ہزار روپی مثلا اور اوس قرض کا نفع اوس چیز کی ثمن مین سمجھہ لی پس یہہ نہین درست اسلیی کہ اگر فقط وہ چیز ہی بیچتا تو وہ کا ہیکو لیتا اوس قرض کی لالچ سی لی ہی گویا سو قرض کا اوس چیز کی مول مین ادا کیا اور جہان دو عقد ین ایسی ہون کہ اگر ایک کو دوسرے سی جدا کرین تو بہی روا رکہی تو وہ درست ہی مثلا اسی صورۃ مذکورہ مین دس روپیکے چیز دس ہی روپیہ کو بیچتا اور یہہ دو نو قاعدی جو خطابی نی حدیث سی نکالی پس پہلا قاعدہ تو موافق ہی مذہب ہمارے کی ہی اور مذہب شافعی کی اسلیی کہ قواعد مقررہ سی ہی کہ وسائل حکم مقاصد کا رکہتی ہین پس وسیلہ طاعت کا ہی طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیۃ اور دوسری قاعدہ موافق مذہب ابی حنیفہ و احمد کی ہی کہ منع کرتی ہین حیلونکو کہ جنکی سبب سے ربا وغیرہ سی نکلتی ہین اور ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہما مباح رکہتی ہین پس نہین وہ قائل اس قاعدہ کی اور اس سے کوئی یہہ نہ سمجھی کہ یہہ مسئلہ کہ بطور مثال کی ذکر کیا امام ابو حنیفہ کی نزدیک درست ہی بلکہ یہہ اون کی نزدیک بہی نہین درست بسبب اور قاعدہ کی اور اور بعضی حیلی اون کی نزدیک درست ہین اس لیی کہا کہ وہ قائل اس قاعدہ کی نہین بدع ؛ مولانا **وَعَنْ** عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عدی بن عمیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو عامل کرین ہم تمین سی کسی کام پر پہر چہپاوی ہمسی مقدار سوئی کی اور زیادہ اوس سی چہٹا پی مین یا بڑا پی مین ہوگا یہہ چہپانا خیانت لاویگا اوسکو دن قیامت کے یعنے از راہ فضیحتی کی روایت کی یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عباس قال لما نزلت هٰذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِيَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جب اوترے یہہ آیت اور جو لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور روپا بہاری ہوئی یہہ آیت مسلمانون پر پس کہا عمر نی کہو لدونگا مین اس فکر کو پس گئی عمر اور کہا ای نبی اللہ کی تحقیق بہاری ہوئی تمہارے یارون پر یہہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی نہین فرض کی زکوۃ مگر اس لیی کہ پاک کری اوسچیز کو کہ باقی رہا ہی مال تمہاری سی اور سوا اسکی نہین کہ مقرر کی ہی میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ تا کہ ہو میراث واسطی اوس شخص کے کہ پیچہی تمہاری ہی پس کہا ابن عباس نی اللہ اکبر کہا عمر نی یعنی بسبب خبر شی کی کہ دفع ہوئی اس مشکل کی سی حاصل ہوئے پہر فرمایا حضرت نی واسطے عمر کے کیا نہ خبر دونمین تجکو سا تہہ بہتر اس چیز کی کہ جمع کرے آدمی وہ یہہ ہے عورت نیکبخت ہیکہ دیکہی طرف اوسکے خوش کری اوسکو اور جب حکم کری اوسکو فرمان بردار کری اوسکی اور جب غایب ہو اوسسے محافظت کری اوسکے روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** ساتہ آیت یون ہے والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم جسے جو لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتی راہ خدا مین پس خبر دی اونکو عذاب دناک کی یعنی اونکو لوگ دوزخ کی مین گرم کر کر داغینگے

اون سی پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین اونکی پس جب یہہ آیت اوتری تو صحابہ پر گران ہوئی اس لیی کہ وہ ظاہر آیت سی یہہ سمجھے کہ مطلق جمع کرنا مال کا منع ہے پہر حضرت عمر رضی عرض کیا حضرت سی جو کہ مذکور ہوا حضرت نی فرمایا کہ اللہ تعالی نی زکوۃ تو اسلیی فرض کی ہی کہ باقی مال پاک ہو جاوے پس جب زکوۃ ادا کیے تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھہ مضائقہ نہیں پس آیت مذکورہ مین جو وعید آیا ہی مال کی جمع کرنی پر تو وہ اسی صورۃ مین ہی کہ زکوۃ ندی اور اگر زکوۃ دیکر جمع کری تو اخل اس وعید مین نہین اور ذکر کیا کلمہ یہہ قول ابن عباس راوی کا ہی کہ حضرت نی بعد قول وانما فرض المواریث کی ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ کچھی یاد نرہا دمجھی یاد رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالی نی میراث اسلیی فرض کی ہی کہ ہو میراث طیب تمہاری پچھلون کی لیی کر وارث ہین یعنی اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا کہ تو نہ فرض کرتا اللہ تعالی زکوۃ اور نہ میراث پہر جسکہ بیان کیا حضرت نی صحابہ سی کہ جمع کرنا مال کا منع نہین ہی بیشک کر زکوۃ ادا کرتی رہین اور دیکھا خوش ہونا صحابہ کا بسبب سنکے رغبت دلانی اونکو طرف اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی مال سی کہ وہ عورۃ ہی نیکبخت و خوب صورت اسلیی کہ سونار و پا نہین نفع دیتا تجکو مگر بعد جانیکی تیری پاس سی بخلاف بیوی کی کہ وہ جیتیکہ تا تہہ تیری ہی رفیق تیری ہی دیکھتا ہی تو خوشتر کرتی ہی تجکو اور حاجت روا تیری ہوتی ہی اوس ہی اور اطاعت تیری کرتی ہی اور غائبانہ نگہبانی تیری مال و اولاد کی کرتی ہی اور اولاد اوس سے پیدا ہوتی ہی کہ قوۃ بازو ہوتی ہی حیات مین اور جانشین ہوتی ہی بعد مرنیکی اور اور بہت کام آتی ہی اور روایت مرفوع مین آیا ہی کہ جسنی نکاح کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا ۱۲ ع ۲ ش **وعن** جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیاتیکم رکیب مبغضون فاذا جاءوکم فرحبوا بهم وخلوا بینهم وبین ما یبتغون فان عدلوا فلانفسهم وان ظلموا فعلیهم وارضوهم فان تمام زکوتکم رضاهم ولیدعوا لکم رواہ ابوداؤد ؛ ؛ ؛

اور روایت ہے جابر بن عتیک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا تمہارے پاس جہہ پاسا قافلہ یعنی عامل آویگی زکوۃ یعنی کہ دشمن کہی گئی ہین بسبب طبیعت کے لوگ دشمن رکہتے ہین اس لیی کہ مال یعنی کہ لاتی ہین پس جب وقت آوی تمہارے پاس پس کہو اونکو مرحبا یعنی خوشوقت آئی تم اور خالی کرو درمیان اون کی اور درمیان اوس چیز کی کہ طلب کرین یعنی مال زکوۃ کا اون کی روبرو حاضر کرد اونکو کوئی چیز حائل اور مانع درمیان مین نہ رکہو پس اگر زکوۃ یعنی مین عدل کرین گی پس اپنی لیی کرینگے یعنی ثواب عدل کا پاوین گی اور اگر ظلم کرین گی پس وبال اون پر ہی اور راضی کرو زکوۃ لینی والون کو اس لیے کہ پوری زکوۃ تمہاری رضا اون کی ہی اور چاہیی کہ دعا کرین عامل تمہارے لیی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** اگر ظلم کرین گی وہ اپنے اوپر اگرچہ ظالم جانو اونکو بسبب اعتقاد اور گمان اپنی کی یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہہ مبالغہ فرمایا والا اگر حقیقۃ ظلم کرین راضی کرنا ظالم کا کیونکر ہو سکتا ہی اور راضی کرو یعنی خوب کوشش کرو اون کی یعنی کرنی مین حتی الامکان کر و اونکو زکوۃ واجب بغیر دہبل اور خیانت کی اگرچہ اہل واجب زکوۃ سا نہہ ادای مال کی ادا ہو جاتی ہی ولیکن راضی کرنا کمال دسکا ہی اور مستحب ہے زکوۃ لینی والی کو کہ دعا کری زکوۃ دینی والی کی لیی ۱۲ ع **وعن** جریر بن عبد اللہ قال جاء ناس یعنی من الاعراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان ناسا من المصدقین یاتونا فیظلمونا فقال ارضوا مصدقیکم قالوا یا رسول اللہ وان ظلمونا قال ارضوا مصدقیکم وان ظلم رواہ ابوداؤد ؛ ؛ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا آئی کتنی آدمی یعنی گنوار اون مین سی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ تحقیق کتنی لوگ زکوۃ لینی والون مین سی آتی ہین ہمارے پاس پہر ظلم کرتی ہین ہمپر فرمایا راضی کرو زکوۃ لینی والون کو عرض کیا اونہون نی یا رسول اللہ اگر چہ ظلم کرین ہمپر فرمایا راضی کرو اپنی زکوۃ لینی والونکو اگرچہ ظلم کیی جاؤ تم روایت کی یہہ ابوداؤد نی **ف** لینے راضی کرو اونکو اگرچہ تمہاری اعتقاد مین ظلم ہو بسبب محبت مال کی ۱۲ ع ؛ **وعن** بشیر بن الخصاصیۃ قال قلنا

ان اھل الصدقۃ لیعتدون علینا افنلتم من ذلک شیئا فقال لا فقال ھو ذا ورد روایت ہی بشیر بن خصاصیہ سے کہ کہا کہا نہی یعنی پیغمبر خدا کو کہ تحقیق زکوۃ والی زیادتی کرتی ہیں ہم پر بسبب مقدار واجب سے زیادہ یعنی ہیں کیا چھپاویں ہم اپنی مالوں سے اوسقدر کہ زیادتی کرتی ہیں فرمایا کہ نہیں روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** حضرت نے چھپانی کی اجازت اس لیے دی کہ شاید وہ بسبب بے سمجھی کے گمان کی زیادتی جانتی تھی اور واقع میں ایسا نہ تھا ۔ مولانا **وعن** رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العامل علی الصدقۃ بالحق کالغازی فی سبیل اللہ حتی یرجع الی بیتہ رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوۃ کی یعنی پر ساتھہ حق کی مانند غازی کی ہی راہ خدا میں یہانتک کہ پھر آوی طرف گھر اپنی کی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی **ف** ساتھہ حق کی یعنی عامل ہوتا ہی واسطی طلب ثواب کے اور ازراہ صدق و اخلاص کے اوسکو ثواب غازی کا سا ہوتا ہی ۔ ع ۔ **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتھم الا فی دورھم رواہ ابو داود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی اپنی دادا سی انتہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں ہی لانا موا شی کو زکوۃ یعنی کی لیی اور نہ دوڑا جانا موا شی والا اور نہ لیجانا وی زکوۃ موا شی کی مگر بیچ مکانون اونکی کی روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** مراد جلب سے یہہ ہی کہ عامل زکوۃ دینی والو کی مکانون سی دور اوتری اور دوان موا شی منگا بھیجی زکوۃ یعنی کی لیی اور جنب یہہ ہی کہ موا شی والا اپنی مکان سے دور جا رہی اور عامل تکلیف اوٹھا کر دوان جا وی ان دونو باتون سی منع فرمایا سلیسی کہ پہلی بات سین رنج زکوۃ دینی والی کو ہوتا ہی اور دوسری سین زکوۃ یعنی والی کو آگی اسکی جملہ تا کہ آسیکو ہے حاصل یہہ کہ نہ زکوۃ دینی والا دور چلا جاوی اور نہ زکوۃ لینی والا دور اوتری بلکہ قریب زکوۃ دینی والون کی اوتری اور اون کی گھرون مین جاکر نوبت بنوبت زکوۃ لی لیا کری ۔ ع ۔ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استفاد مالا فلا زکوۃ فیہ حتی یحول علیہ الحول رواہ الترمذی وذکر جماعۃ انھم وقفوہ علی ابن عمر اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی حاصل کری مال پس نہین زکوۃ ہی اوس مال مین یہانتک کہ گذری اوسپر برس روایت کی یہہ ترمذی نی اور ذکر کیا ترمذی نی کہ ایک جماعت کو کہ تحقیق اونہون نی موقوف کیا ہی اس حدیث کو ابن عمر پر **ف** یعنی قول ہی ابن عمر کا اور کہا اہل ملک نے کہ معنی اس حدیث کی یہہ ہین کہ کسی پر زکوۃ بسبب مال کی دینی فرض ہو اور درمیان برس کی کچھہ اور مال اوسکو ہاتھہ لگی اوسی جنس کا تو جب تک اوسپر برس نگذری زکوۃ اوسپر واجب نہین یہہ مذہب امام شافعی کا ہی اور امام اعظم کی نزدیک برس گذرنا اصل مال پر چاہیی اسپر برس گذری یا نہ گذری مثلا ایک کیپاس سو بکریان نہین گذری اون پر چھہ مہینی پھر ہاتھہ لگین اوسکو اکتالیس بکریان اوسول کو یا ارث مین یا اور طرح تو نہین واجب اوسپر اکتالیس بکریون کی زکوۃ نزدیک شافعی اور احمد کی یہانتک کہ تمام ہوا دن پر برس خرید کی وقت سی یا ارث کی وقت سی اور ابو حنیفہ اور مالک کی نزدیک ہوگا مال مستفاد یعنی جو کہ بیچی ہا تھہ لگا تابع اصل مال کی پس جب تمام ہوگا سال اسی پر تو واجب ہوگی دو بکریان یعنی سب مین سلیسی کر نصاب بکریونکی چالیس ہین کہ چالیس بکریون مین ایک بکری دینی آتی ہی ایک سو بیس تک اور جب ایکسو اکیس ہوتی ہین تو دو بکریان دینی آتی ہین سو صورتہ مذکورہ مین ایکسو اکیس ہوئین دو بکریان اوسمین دینگی پس خفی حدیث کی معنی یہہ ہین کہ جو کوئی پاوی اور حاصل کری مال ابدا تو اوسپر زکوۃ نہین جبتک کہ برس پورا ہو پس مالی مستفاد مراد نہین ہے ۔ ع ۔ **وعن** علی ان العباس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک رواہ ابو داود والترمذی وابن ماجۃ ولفظہ لابی داود اور روایت علی رضی سی یہہ کہ حضرت عباس نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ شتابی ادا کرنی زکوۃ اپنی کی پہلی تمام ہونی برس کی پس اجازت دی

اور یکموا سمین روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور دارمی نی ف ہماری نزدیک اور اور اکثر اماموں کی نزدیک پہلی گذرنی برس کی زکوۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مالک ہو مقدار النصاب کا بارع ۞ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس فقال الا من ولی یتیما لہ مال فلیتجر فیہ ولا یترکہ حتی تاکلہ الصدقۃ رواہ ابو داود والترمذی وقال فی اسنادہ مقال لان المثنی بن الصباح ضعیف اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی نی باپ سے یعنی شعیب سے اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبد اللہ سی کہا اوسنی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا لوگو نکو فرمایا خبردار ہو جو کوئی والی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کی لیی مال ہو یعنی بقدر نصاب کے پس چاہیی کہ سوداگری کری اوس مال کی اور نہ چھوڑی اوسکو یی تجارت یہانتک کہ کہا جاوے اوسکو صدقہ دینا یعنی زکوۃ دینی دیتی مال تمام ہو جاوے روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی پیچ اسناد اسکیکی گفتگو ہی اسلیی کہ مثنی ابن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہی ف لڑکیکی مال مین فرض ہو یا نہ زکوۃ کا مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کا ہی اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کی لڑکیکی مال مین یتیم ہو یا غیر یتیم زکوۃ فرض نہین اسلیی کہ ایک راوی حدیث مین آیا ہی کہ اوٹھایا گیا ہی قلم تکلیف کا تین شخصونسی ایک سونیوالیسی یہانتک کہ جاگی اور دوسرے سی کہ لیسی یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے دیوانہ سی یہانتک کہ ہوشیار ہو روایت کی یہہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور حاکم نی اور حاکم نی اس حدیث کی تصحیح بھی کی ہی ۞

الفصل الثالث

فصل تیسرے عن ابی ہریرۃ قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابو بکر بعدہ وکفر من کفر من العرب قال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابو بکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہا قال عمر فواللہ ما ہو الا رایت ان اللہ قد شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا جبکہ وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خلیفہ ہوئی ابو بکر بعد اوسکی اور کافر ہوئی وہ لوگ کہ کافر ہوئی عرب سے کہا عمر بن الخطاب نے ابی بکر کو یعنی جبکہ اونہون نی ارادہ لڑنیکا کیا کسطرح لڑاتی ہو تم لوگونسی یعنی اہل ایمان سی اور حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ امر کیا گیا ہون یہہ کہ لڑون لوگونسی یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ یعنی اسلام لاوین پھر جسنی کہا لا الہ الا اللہ بچایا مجسی مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھہ حق اسلام کی اور حساب اوسکا اللہ پر ہے پس کہا ابو بکر صدیق نی قسم ہے اللہ کی البتہ لڑونگا اوسشخص سی کہ فرق کری درمیان نماز وزکوۃ کی اسلیی کہ تحقیق زکوۃ حق مال کا ہی قسم ہے اللہ کی اگر نہ دینگی مجکو بچہ بکریکا کہ تھی ادا کرتی اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو لڑونگا مین اوسکی ندینی اوسکی پر کہا عمر نی پس قسم ہے اللہ کی نہ تھا امر کہ پھر مگر کہ جانا مین یہہ کہ اللہ نے کھول دیا دل ابی بکر کا یعنی ساتھہ الہام کی داسلی لڑنیکی پس جانا مین یہی یعنی لڑنا حق ہی اسکا کہ یہہ بخاری اور مسلم نی ف کافر ہوئی وہ لوگ کہ کافر ہوئی یعنی غطفان اور بنی سلیم وغیرہم نی زکوۃ ندی حضرت ابو بکر نی اونکو کافر کہا یا تو اسلیی کہ اونہون نے انکار کیا وجوب زکوۃ کا پس مراد کفر سی کفر حقیقی ہوگا اسلیی کہ وجوب زکوۃ کا قطعی ہے پس انکار اوسکا کفر ہی یا اسلیی کہ کہا کہ اونہون نے منکر کیا زکوۃ کی دینی کا پس اطلاق کفر کا بطریق تغلیظ وتشدید کی ہوگا پس حضرت ابو بکر نی اونسی ارادہ لڑنیکا کیا حضرت عمر نی اول ظاہر حال اونکا دیکہکر اونکی کفر مین تامل کیا اور اعتراض کیا حضرت ابو بکر پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہوئی موافق ہوئی ساتھہ ابی بکر کی اور اقرار کیا کہ حق یہی ہے ابو بکر فرماتی ہین اونسی کہا لا الہ الا اللہ مراد اوسسے کلمہ توحید ہی کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اسلیی کہ اجماع ہی اسپر کہ نزدیک لا الہ الا اللہ کہنا معتبر نہین اسلام مین اور ساتھہ حق اسلام کی یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اور کسیکا کسی پر کچھہ آتا ہوگا تو مال لیا جاویگا اور قصاص وغیرہ مین قتل کر لیگی اور حساب اسکا

اسمہ پر بھی یعنی جو کوئی لا الہ الا اللہ کہی اور اظہار کرے اسلام کو ہم اوسکی لیئی حکم اسلام کا کرینگی اور زنا اوس سے ترک کرینگی اور نشہ پین کر بھگی ملیں گی یا نہیں سکیکے کہ آیا مخلص سے یا نہیں حال باطن کا سکیکا سپرد کرینگی علم الٰہی پر وہ آپ سمجھ لیگا اگر اونسی دلسی کلمہ کہا ہوگا مانند منافقون کی اور فرق کرے درمیان نماز اور زکوٰۃ کی کہ وجوب نماز کا قائل ہو اور وجوب زکوٰۃ کا منکر ہو یا نماز پڑھی اور زکوٰۃ نہ دی اور عناق کہتی ہین بکری بچہ کو کہ برس دن سے کم کا ہو یہہ کہا ازراہ مبالغہ کی بیچ طلب کرنی خیر اوسکے سفیت اسکی نہین مراد اسلیئے کہ بکری کا بچہ زکوٰۃ مین نہین دیا جاتا اور نہ بچون مین زکوٰۃ ہی ادنی درجہ پہ ہے کہ مسنہ یعنی برس برس دنکی ہون اور اگر بچی بکری دنکی ساتھہ ہونگی تو اونھین زکوٰۃ دینی آویگی مگر دینا بہر حال مسنہ ہی کا چاہیئے ایسا ہی حال گائین اور اونٹونکا ہی کہ مسنہ چاہیئے اور گائین مین مسنہ دو برس کا ہونا ہی اور اونٹ مین پانچ برس کا اور اونٹونکا مین بنت لبون اوسکی پر یا تو بسبب کفر اور مرتد ہو جانی اونکیکی اگر منکر ہون وجوب زکوٰۃ کی یا اوسکی محافظت شعار اسلام کی اور سد باب فتنہ کی اگر ندی ہو بغیر انکار کی اور اور روایتون مین آیا ہی کہ اور صحابہ فی حتی کہ حضرت عمر رضی ہی حضرت ابو بکر رضہ کو اور کہا کہ اول عہد خلافت کا ہی اور مخالفت بہت ہین مبادا فتور اسلام مین پڑی توقف کرنا چاہیئے حضرت ابو بکر رضی کہا کہ اگر سب لوگ ایکطرف ہون اور مین تنہا ایکطرف ہون تو بھی اڑونگا یہہ کمال شجاعت حضرت ابو بکر رضہ کی ہی ع ح ؛ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ کَنْزُ اَحَدِکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ یَفِرُّ مِنْہُ صَاحِبُہٗ وَھُوَ یَطْلُبُہٗ حَتّٰی یُلْقِمَہٗ اَصَابِعَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ہے ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگا گنج ایک تمہارا یکا دن قیامت کے سانپ گنجا ہا گیگا اوس سے مالک دسکا اور وہ ڈہونڈ ہنا ہوگا اوسکو یہانتک کہ لقمہ کریگا اونگلیون اوسکیکو روایت کی یہہ احمدنی **ف** گنج سی مراد وہ مال ہے کہ جمع کر رکہا اور زکوٰۃ نہ ادا کی اور اسیکی حکم مین ہین سب حرام مال اور خیر کی عبارت کی معنون مین دو احتمال ہین ایک تو یہہ کہ لقمہ کریگا سانپ اونگلیان مالک مال کی سلیی کہ تا نہ سی مال کما کر جمع کرنا اور زکوٰۃ ندی اس صورت مین لفظ اصابعہ بدل ہوگا ضمیر سی اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ مالک کا بطور لقمہ کی سانپ کے مونہہ مین اونگلیان اپنی دیدیگا جیسے عادت ہی کہ وقت خوف کی سانپ وغیرہ سی اونگلیان اوسکی مونہہ مین دیدیتی ہین لیکن دوسرے معنون مین کلام ہی ع ح ؛ **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوۃَ مَالِہٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ عُنُقِہٖ شُجَاعًا اَقْرَعَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَیْنَا مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی شخص کہ ادا کری زکوٰۃ مال اپنی کی مگر گرو انیگا اللہ یعنی الگ دیگا دن قیامت کی بیچ گردن اوسکیکی ایک سانپ پہر ٹیڑہی جیمہ مطابق اسکی کتاب اللہ مین سے یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخیلی کرتی ہین ساتھہ اوسکی کہ دی اونکو اللہ فی فضل اپنی سی آخر آیت تک روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ فی **ف** پہلی فصل مین تمام آیت لکھی ہے ع ح ؛ **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّکٰوۃُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَھْلَکَتْہُ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ وَالْحُمَیْدِیُّ وَزَادَ قَالَ یَکُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَیْکَ صَدَقَۃٌ فَلَا تُخْرِجُھَا فَیُھْلِکُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدْ اَخْرَجَہٗ مِنْ بَرِیْءٍ تَعَلَّقَ الزَّکٰوۃُ یَا لْعَیْنِ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِہٖ اِلَی الْعَائِشَۃِ وَقَالَ اَحْمَدُ فِیْ مَا خَالَطَتْ تَفْسِیْرُہٗ اَنَّ الرَّجُلَ یَجِدُ لِلزَّکٰوۃِ وَھُوَ مُوْسِرٌ فَیُؤَخِّرُ اَدَاءَھَا اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی نہین ملتی زکوٰۃ کسی مال مین کبھی مگر ہلاک کر دیتی ہی اوسکو روایت کی یہہ شافعی فی اور بخاری فی ہیجہ تاریخ اپنی کی اور حمیدی فی اور زیادہ کیا حمیدی فی یعنی مراد احادیث کی نقل کی کہ بخاری فی کہا کہ واجب ہوتے ہی تجھپہ زکوٰۃ پس نہین نکالتا تو اوسکو یعنی پس زکوٰۃ ملی رہی اوس مال مین پس ہلاک کرتا ہی حرام حلال کو اور تحقیق ذلیل پکڑی ہی ساتھہ حدیث کی یعنی جو جب تفسیر ذکر کی اوس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہی متعلق ہونا زکوٰۃ کا

ساتھ عین کی نہ ذمہ پر اسطرح متعلق ہین ہے اور روایت کی بیہقی فی شعب الایمان مین احمد بن حنبل سے ساتھ سنداً پانی کی حضرت عائشہ تک لاکر کہا احمد فی بیچ لفظ خالطت کی کہ تفسیر اوسکی یعنی معنی اوسکی یا تاویل اوسکی یہ ہے کہ ایک شخص لیتا ہی زکوۃ اور ہی وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکی نہین کہ زکوۃ فقیر کو دیکے لیے ہی ف ہلاک کر دیتی ہی یعنی وہ مال فضلع ہو جاتا ہی یا نقصان آجاتا ہی اوسمین یا برکت جاتی رہتی ہی یا لائق نفع اوٹھانی کی نہین رہتا اسلیے کہ حرام قابل نفع کی نہین شرعاً اور متعلق ہونا زکوۃ کا ساتھ عین کی یعنی امام شافعی اور امام کہتی ہین کہ تعلق زکوۃ کا ساتھ عین مال کی نہی ذمہ پر نہین یعنی جس مال کی زکوۃ دی تو اوسی مال مین سے دی قیمت اوسکی دینی جائز نہین پس یہہ بات اونہون نے لفظ خالطت سے نکالی ہی اور امام اعظم رح کی نزدیک زکوۃ ذمہ پر ہی متعلق اوسکا ساتھ عین مال کی نہین اور یا غنی یہہ شک راوی ہی کہ لفظ موسر کا کہا یا غنی کا اور جانا چاہیے کہ معنی حدیث کی دو بیان ہوئی ایک تو یہہ کہ زکوۃ مال کی نہ دی اور زکوۃ مال مین ملی رہی اور دوسرے یہہ کہ غنی یعنی مالک نصاب کا ہو کر زکوۃ لی تو دونون صورتون مین مال زکوۃ ہلاک کر دیتا ہی اور مال کو اور استدلال مذکور مبنی پہلی ہی معنون پر ہی بہ ترجمہ مسئلہ مذکورہ مین جو اختلاف کیا ہی علمائی دیلمین حنفیون کی ملا علی قاری نی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے خوب خوب لکھی ہین بخوف درازی کی اس کتاب مین نہین لکھین جو چاہی اونکی شرحون مین دیکھ لی **باب ما یجب فیہ الزکوۃ** باب ہے بیچ بیان اوسچیز کی واجب ہوتی ہی اوسمین زکوۃ ف اتفاق رکھتی ہین سب امام اوپر واجب ہونے زکوۃ کی چار پایون مین یعنی اونٹ اور گائین اور بکری اور دنبا اور بہیس مین خواہ نر ہون خواہ مادہ اور سوا اسکی اور جانورون مین زکوۃ نہین لیکن گھوڑی مین امام ابو حنیفہ کی نزدیک ہے اگی تحقیق اسکی آوگی اور اتفاق رکھتی ہین اوپر واجب ہونے زکوۃ کی سونی چاندی مین اور اوسچیز مین کی تجارت کی لیے ہو اور اختلاف کیا ہی بیچ ساگون کے اور ترکاریونکی اور میوون کی کہ برس دن تک نہ رہین اور امام مالک کی نزدیک واجب نہین زکوۃ انمین اور کھجور اور کشمش مین واجب ہے جبکہ پہونچین پانچ وسق کو اوس سے کم مین نہین ہے اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک عشر یعنی دسوان حصہ واجب ہے ہر چیز مین کہ زمین سے پیدا ہوتے کم ہو یا بہت مگر بانس اور لکڑی اور گھاس مین نہین ہے دلیل امام صاحب کے یہہ حدیث حضرت کی ہی ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر یعنی جو چیز نکالی زمین اوسمین دسوان حصہ ہے اور معنی وسق کی بیچ فائدہ حدیث آئندہ کی لکھی ہین اور زمین کے پیدا ہوئی چیزون مین جو عشر ہی اونمین سال گذرنیکی قید نہین ہے پیدا ہوگا دینا اوگا اور اوراموال مین زکوۃ جب واجب ہوگی کہ بقدر نصاب کے ہو اور سال بہر گذر جاوے **ف الفصل الاول** فصل پہلے **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ** متفق علیہ اور روایت سے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہیچ کم پانچ وسق کی کھجور نمین سے زکوۃ اور نہین پانچ اوقیہ سی کم مین ہیچ چاندی کی زکوۃ اور نہین ہیچ کم کی پانچ راس اونٹونسی زکوۃ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور صاع آٹھ رطل کا اور رطل آدہ سیر کا ہوتا ہی موافق حساب ہلی کی پانچ وسق اس حساب سے تیس من کے ہوئی پس تیس من کھجور دنمین دسوان حصہ ہے یعنی تین من دینا واجب ہوتا ہی اور اوس سے کم اگر کھجور پیدا ہون انیس دسوان حصہ بموجب اسحدیث کی نہین واجب اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین کا اور نزدیک امام اعظم کی اندازہ کچھ مقرر نہین جتقدر پیدا ہوا وسکا دسوان حصہ دینا واجب ہے مثلاً دس سیر ہو تو ایک سیر دینا اور اگر دس پیسی بہر ہو تو ایک پیسی بہر دینا اور یہی حکم ہی اور میوونکا اور غلونکا یعنی گیہون اور جو اور چنا وغیرہ کا اور سب نباتات کا امام اعظم نی تاویل حدیث مین یہ کی ہی کہ مراد اوس سے زکوۃ تجارت سے ہے اسلیے کہ لوگ خرید و فروخت کرتی تھی ساتھ وسقون کے اور قیمت کی چالیسوین حصہ تھی پس پانچ وسق کی قیمت سو درہم ہوئی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوئے پس نصاب ہے زکوۃ چاندی کی کم ہو تو زکوۃ نہین اور نصاب پانچ درہم دینی اتی ہین اور سوا درہم کی اگر چاندی ہو مغشوش سکہ کی قسم زیور وغیرہ سی یا روپی کسی سکہ کی ہون تو پرکھ لیس کر کہ زکوۃ دی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ دو درہم

تین ماشہ اور ایک نخود اور پانچوان حصہ نیکا ہوتا ہی پس ۲۰۰ دو سو درہم مین چاندی چھہ سو تیس ماشہ ہوتی ہی اور انپر زکوٰۃ کی پانچ درہم مین اور پانچ درہم مین چاندی ہی چند ماشہ چھہ رتی پس اگر روپئی مین بارہ ماشی کی جیسی کلدار سیدھی کل کی اور ڈول دار پتلی دار تو چھہ سو تیس ٹانکی ساڑھی بارہ روپئی ہوتی انپر زکوٰۃ کا ہوا ایک روپیا بارہ ماشی کا اور پانچ آنی اور اگر روپئی مین ساڑھی گیارہ ماشکی ہو جیسا کہ اب ہی ہی مثلاً کہنو وغیرہ کی تو چون روپئے بارہ آنے چھہ پائی اور چھہ خرنیس خرابائی کمیر سے ہوئی انپر ایک روپیا ساڑھے گیارہ ماشکا اور پانچ آنی دس پائی اور اُنیس خرابائی کمین سے زکوٰۃ ہوئی حسب تفصیل ذیل

شمار درہم	تعین زکوٰۃ	وزن چاندی	تعین زکوٰۃ	سکہ ۱۱۔۶ ماشہ کا	زکوٰۃ	سکہ ۱۱۔۶ ماشہ کا	زکوٰۃ
۵۰ درہم	۲ درہم	۶۳۰ ر	۶۱۵ سرخ	۸ عدد	۵ عدد	۱۳ عدد	۵ عدد

یہہ حساب نصاب کے سمجھنی کی لکھا گیا اور اگر روپی زیادہ ہون نصاب سے تو سیدہا حساب یہہ ہے کہ ۱۲ ماہی روپئی سینکڑہی کی حساب سے زکوٰۃ دی اور نصاب سونیکی سمین نہین ذکر ہوئی نصاب اسکی بیش مثقال ہی یہان کی حساب سے ساڑھی سات تولہ بہر ہوتی ہین پس سونا جب اتنا ہو تو چالیسوان حصہ زکوٰۃ مین دے اور اس سے کم ہو تو زکوٰۃ نہین دیئے آتی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر نصاب کے ہون تو زکوٰۃ دینی آویگی مثلاً اگر ایک کی پاس سو چھپیس روپئی بہر چاندی کا زیور ہو اور سو چھپیس روپئی کا سونیکا تو وہ صاحب نصاب ہے زکوٰۃ دینی آویگی اسیطرح اگر سو چھپیس روپئی کا اسباب ہو تجارت کا اور سو چھپیس روپی ہون نقد تو بھی صاحب نصاب ہے اور سونا چاندی کسیطرح کا ہو خواہ زیور ہو خواہ پیری خواہ ڈلی خواہ ظروف ہر قسم مین زکوٰۃ واجب ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ گوٹی کناری اور کمخواب وغیرہ مین جو چاندی ہوتی ہی اوسکا بھی اندازہ کرواکر زکوٰۃ دی اگر حد نصاب کو پہنچی اور ہوتی ہونگی اور یاقوت وغیرہ جواہرات پر زکوٰۃ نہین اگرچہ لاکھون روپئی کا ہو اگر ان نیت تجارت کی ہو تو بھی ہے لانماء و در مختار وغیرہ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلم صدقۃ فی عبدہ ولا فی فرسہ وفی روایۃ قال لیس فی عبدہ صدقۃ الا صدقۃ الفطر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا نہ دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان پر زکوٰۃ فرض ہے غلام اوسکی اور نہ بیچ گھوڑی اوسکی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نہین ہے غلام اوسکی زکوٰۃ مگر صدقہ عید یا لفظ کا روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو گھوڑا اور غلام تجارت کی لیی ہون اونمین زکوٰۃ نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی و صاحبین وغیرہم کا لیکن امام ابو حنیفہ کی نزدیک جو گھوڑیان اور گھوڑیان ملی ہوئی اکثر سال جنگل مین چرتی ہون اونمین بھی زکوٰۃ ہی کہ فی ہر ایک دینار دی یا قیمت اوسکی شخص کہ کہ دو سو درہم ہون اونمین سے پانچ درہم کے اور فتاوی قاضی خان اور در مختار اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہے کہ اونمین بھی زکوٰۃ نہین **وعن** انس ان ابا بکر کتب لہ ھذا الکتاب لما وجھہ الی البحرین بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذہ فریضۃ الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین والتی امر اللہ بھا رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن سئلھا من المسلمین علی وجھھا فلیعطھا ومن سئل فوقھا فلا یعط فی اربع وعشرین من الابل فما دونھا من الغنم من کل خمس شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس وثلاثین ففیھا بنت مخاض انثی فاذا بلغت ستا وثلاثین الی خمس واربعین ففیھا بنت لبون انثی واذا بلغت ستا واربعین الی ستین ففیھا حقۃ طروقۃ الجمل فاذا بلغت واحدۃ وستین الی خمس وسبعین ففیھا جذعۃ فاذا بلغت ستا وسبعین الی تسعین ففیھا بنتا لبون اور روایت ہی انس سے یہہ کہ ابو بکر رضی نے لکھا اونکیلیی یہہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا اونکو طرف بحرین کی نام ایک موضع کا ہی ذریعہ بصرہ کی شروع کرتا ہون مین نام اللہ کے کہ رحمن ہے اور رحیم ہی یہہ ہے بیان صدقہ فرض کہ وہ کہ فرض کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون پر جسی ساتھہ حکم اللہ تعالی کی اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ نے ساتھہ اوسکی رسول اپنی کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے صدقہ کو مسلمانون مین سے پر جو اوسکیلی پس دے اوسکو اور جو سوال کیا جاوی زیادہ اوسسے پس نہ دی واجب بیچ چوبیس

اونٹنی اور جو کم ہی چوبیس سے بکری ہی اسطرح کہ ہر پانچ مین ایک بکری پس جب پنچیس پچیس کو تین تیس تک پس اونمین ایک بوتی برس ہو تو سکی مادہ پس جسوقت پہنچین چھتیس کو پینتالیس تک پس اونمین ہی بوتی دوبرس کی مادہ اور جسوقت کہ پہنچین چھیالیس کو ساٹھ تک پس اونمین سے حقہ یعنی اونٹنی تین برس کی قابل جست کرنی اونٹ کی پس جسوقت کہ پہنچین اونٹ اکسٹھ کو پچہتر تک پس اونمین سے بوتی چار برس کی کہ پانچوین برسمین لگی ہو اور جسوقت پہنچین چہتر کو نوی تک پس اونمین دو بوتیان دو دو برس کی **ف** اور جو سوال کیا جاوے زیادہ پس دی اور اوپر حدیث مین گذرا کہ راضی کر اپنی زکوۃ کو یعنی والو نکو اگر چہ ظلم کیی جاوے وہ حدیث خلاف ہے اسکی جواب سکا یہہ ہے کہ اوس حدیث مین جو زکوۃ یعنی والی مذکور ہوئی صحابہ نہی وہ ظالم نہی اور نسبت ظلم کی اونکی طرف ہو جب گمان زکوۃ دینی والو نکی نہی اور احدیث مین سوے اصحابکے اور لوگ مراد ہین پس یہہ منافاۃ نہین ۱۲ ع **فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ** **فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ** اور جسوقت کہ پہنچین اکیانوین کو ایک سو بیس تک پس اونمین دو اونٹنیان تین تین برس کی قابل جست کرنی اونٹ کی اور جسوقت کہ ہون زیادہ ایکسو بیس پر پس ہر چالیس مین بوتی دو برس کی ہی اور ہر پچاس کے اونٹنی تین برس پوری کی **ف** کہا قاضی نی کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوپر استمرار حساب کی بعد تجاوز کرنیکی حد مذکور سی یعنی جب زیادہ ہون اونٹ ایکسو بیس سے تو از سر نو شروع کیجاوے زکوۃ اور یہی ہے اکثر اہل علم کا اور کہا حنفی اور ثوری اور ابو حنیفہ نی کہ از سر نو شروع کیجاوے پس جب زیادہ ہون ایکسو بیس پر پانچ تو لازم آویگی دو حقی اور ایک بکری ہر ہر پانچ مین بکری چوبیس تک پہر نسبت مخاض وغیرہ بموجب ترتیب پہلی کی دلیل اونکی یہہ حدیث ہی کہ اونٹ جب زیادہ ہون ایکسو بیس پر از سر نو شروع کیجاوے زکوۃ اور یا نہد اسکی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی یہی منقول ہے اور واجب نہ تو نہین سوا وہی یا قیمت اوسکی بخلاف گایمن اور بکری کہ اونہین زیادہ پر اربعین ۱۲ ع **وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِي الْمُصَدِّقَ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ** اور وہ شخص کہ نہون سا تہا وسکی مگر چار اونٹ پس نہین اونمین زکوۃ واجب مگر یہہ کہ چاہی مالک اسکا تو بطریق نفل کے دی پس جسوقت کہ ہون پانچ اونٹ تو اونمین سے ایک بکری اور جو شخص کہ ہون اوسکی پاس دس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو اونمین دو منی چار برس کی کہ پانچوین مین لگی ہو یعنی اکسہتے پچہتر تک مین یہہ دینی آتی ہی اور نہو نزدیک اوسکی چار برس کی اور ہو اوسکی پاس تین برس کی پس تحقیق قبول کیجاوی اوس سے تین برس کی اور دیوی زکوۃ دینی والا ساتہا وسکی دو بکریان اگر میسر ہون اوسکو یا دی بیس درم ہور جو شخص کہ اونٹ ہون اوس پاس اسقدر کہ واجب ہو اونمین اونٹنی تین برس کی کہ چہیالیس سے ساٹہ تک مین یہہ دینی آتی ہی اور نہو اوس پاس تین برس کی اور ہو اوس پاس چار برس کی پس قبول کیجاوے اوس سے چار برس کی اور دیوی اوسکو زکوۃ یعنی والا بیس درم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو اونمین دو منی تین برس کی اور نہو اوس پاس مگر دو برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اوس سے دو برس کی

اور دیوی زکوۃ دینی والا دو بکریان یا بیس درم اور جسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا نہین اونٹنی دو برس کی کہ جنسیں سے پینتالیس تک مین دینی آتی ہی اور ہوا وسکی پاس تین برس کی پس قبول کیجاے اوسسے یا تین برسکی اور دیوی اوسکو زکوۃ لینی والا بیس درم یا دو بکریان اور جسکے پاس ہو اوسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا نہین اونٹنی دو برس کی اور نہو وہ اوسکی پاس اور ہے اوسکے پاس اوسکی پس تحقیق قبول کیجاے اوسسے برس دنکی اور دیوی زکوۃ دینی والا ساتہہ اوسکی بیس درم یا دو بکریان اور جسکے پاس ہون اوسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا نہین اونٹنی برس دنکی کہ پچیس سے پینتیس تک مین دینی آتی ہی اور نہین مع اوس پاس اور اوس پاس سے دو برس کی پس قبول کیجاے اوسسے اور دیوے اوسکو زکوۃ لینی والا نہیں درم یا دو بکریان اور اگر نہو زنہ دیوے اوسکی برس برسونکی قابل دینی کی اور ہوا وس پاس اونٹ دو برسکا پس وہ قبول کیا جاوے اوسسے اور نہین ساتہہ اوسکی کوئی چیز اور واجب لینا نہ دینا **ف** قابل دینی کی کہا ہے ملک نے کہ اسکی مضمون مین تین احتمال ہین یا تو یہہ کہ نہو اوسکی پاس اونٹنی برس رونکی اصلا یا ہو نہ درست بلکہ بیمار ہو پس وہی کا لعدم ہی یا اوسط درجہ کی ہو بلکہ نہایت خوب ہو بہر تقدیر اسکا حال تو یہہ ہو اور ہوا وس پاس ابن لبون یعنی دو برسکا اونٹ نا اونٹنی تو وہ قبول کیا جاویگا اور اوسکی ساتہہ بہیڑ اور جبر و نقصان کی لینا دینا نہین آتا اس سے معلوم ہوا کہ افضلیت اونٹنیہ کا جبر نقصان ساتہہ زیادتی سے کم ہو جاتا ہی شرع ☆ **وفی صدقۃ الغنم فی سائمتہا اذا کانت اربعین الی عشرین ومائۃ شاۃ فاذا زادت علی عشرین ومائۃ الی مائتین ففیہا شاتان فاذا زادت علی مائتین الی ثلثمائۃ ففیہا ثلث شیاہ فاذا زادت علی ثلثمائۃ ففی کل مائۃ شاۃ فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ من اربعین شاۃ واحدۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا ولا یخرج فی الصدقۃ ہرمۃ ولا ذات عوار ولا تیس الا ما شاء المصدق ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانہما یتراجعان بینہما بالسویۃ وفی الرقۃ ربع العشر فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیہا شیء الا ان یشاء ربہا رواہ البخاری** اور بیچ زکوۃ بکریون کی کہ چرنیوالی ہون جبکہ ہون بکریان چالیس اکیسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جسوقت زیادہ ہون اکیسو بیس و دو سو تک پس دو نہین بکریان چالیس اکیسو بیس و دو سو تک اور جب زیادہ ہون تین سو پر پس ہر سو مین ایک بکری اور جبکہ ہون بکریان چرنیوالی اوسکی کم چالیس سے ایک بہی پس نہین اونہین زکوۃ مگر یہہ کہ چاہی مالک وسکا تو بطریق نفل کی دی اور زیادہ بیجا کر زکوۃ مین بڑہیا اور نہ عیب والی یعنی خواہ اونٹنی ہو خواہ بکری خواہ گائین اور نہ بوک مگر اوسوقت کہ چاہی زکوۃ لینی والا یعنی اگر وہ چاہی بوک لینا کسی مصلحت کے لیی تو درست ہے اور نہ جمع کیی جاوین جانور متفرق اور نہ جدا کیی جاوین اکہٹی واسطے خوف زکوۃ کی اور جو نصاب کے ہو دو شریکو نہین پس وہ جو عکس اسمین ساتہہ برابر کی اور چاندی مین چالیسوین حصہ دینا فرض ہے اور اگر نہون اوس پاس مگر اکیسو نوی درم پس نہین اونہین کچہہ زکوۃ مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا بطریق نفل کی دی نفل کی بہہ بجاری نی

ف چرنیوالی ہون یعنی زکوۃ جانورونمین بکری ہو یگا تین یا اونٹ جب واجب ہوتی ہی کہ اکثر برس سے آدہی برس سے زیادہ جنگل مین چارہ چرایتی ہون اور اگر اکثر برس گہر سی کہلاتا ہو تو اون جانورونمین زکوۃ واجب نہین ہے اور جبکہ ہون بکریان چالیس سے اگلی تین سو تک کا حال مفصل مذکور ہی اور جب نہین ہون تو اونمین ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جب چالیس سے زیادہ ہون تو اکیسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے اگلی تین سو تک کا حال مفصل مذکور ہی اور جب زیادہ ہون تین سو پر یعنی اکیسو اور بڑہ جاوین تو چار سو ہو جاوین تو چار بکریان آوینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہی اور کہا حسن بن صالح نی کہ اگر ایک ہے تہرہینگی تین سو پر تو چار بکریان دینگی آوینگی اور نہ عیب والے یہہ کہ جب سارا مال وسکا یا بعض مال بے عیب ہو اور اگر سب عیب دار ہو تو یہی ایک اوسط درجہ کی اور نہ بوک بوک لینی کو اسلیی منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اسلیی کہ بچی لینی کی لبی ہوتا ہی اور بعضون نے کہا اسلیی منع کیا کہ گوشت اوسکا بڑا اور بدبودار ہوتا ہی اور رجمہ کیے جاوین اکثر مذہب شافعی مین زکوۃ گلہ پر دینی آتی ہی اور اعتبار مالکون کا نہین ہے اور ابو حنیفہ کی مذہب مین اعتبار مالکون کا ہی نہ گلہ کا پس اگر مثلا ایک شخص کے

بکریان اتنی ہونگی دو گلو نہیں تو امام شافعی کی نزدیک بکریان ہونگی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک ایک دو اگر دو شخصونکی اتنی بکریان ایک گلہ مین ہونگی تو امام شافعی کی نزدیک ایک ہے بکری لیونگی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک دو لینگی پس معنے اس قول کی لایجمع بین متفرق الخ نزدیک شافعی کی یہہ ہین کہ یہہ نہی مالک کے لیئے ہے کہ اگر مثلا چالیس بکریان اسکی ہون اور چالیس اور کی تو ملادے دسلی کم کرنی زکوۃ کی یعنی اگر دو گلی چالیس چالیس کے ہونگی تو دو بکریان آونگی اور ملاوے گا تو ایک آویگی پس یہہ بکری اور نہ جدا کری کہ مثلا بیس بکریان اسکی کسی اور کی بیس بکریون مین ہون تو جدا کری واسطے احتیاط کرنی زکوۃ کی اور نزدیک حنفیہ کے یہہ نہی ساعی کی لیئے ہی یعنی زکوۃ والی کی لیئے کہ متفرق کو جمع نکری مثلا دو شخصونکی پاس بکریان ہون اتنی اتنی کہ ہر ایک پاس حد نصاب سے کم ہو جب دونون مین تو نصاب پوری ہو مثلا بیس ہیں ہون دونون پاس تو اوذکو جمع نکری زکوۃ والینی کی لیئے اور نہ جدا کری اگہنی کو یعنی جسوقت کہ ہون مثلا ایک شخص کے پاس ستے بکریان چالیس ایک گلہ اور چالیس ایک گلہ تو نا اعتبار کرے آوذکو دو نصاب مین اور نہ لیوے او مین سے دو بکریان بلکہ لیوے ایک بکری اسلیئے کہ ملک ایک کی ہی اور جو نصاب کہ ہوا بیان سکا یہہ ہے کہ مثلا دو آدمی ہین دو سو بکریون مین شریک ایک کی چالیس بکریان ہین اور دوسرے کی ایکسو ساٹھ پس واجب ہوگی اول پر ایک بکری اور دوسرے پر بھی ایک بکری یہہ نہین ہونیکا کہ واجب پہلے پر دو خمس ایک بکر یکا اور باقی دوسرے پر ع ہر یعنی زکوۃ والینی والا تو ایک ایک بکری ہر ایک شریک سے لیگا پھر وہ دونون رجوع کرین بیسمین ساتہہ برابر یکی یعنی چالیس بکریون والا تین خمس اوس بکری کی کردی ہی دوسرے شریک سے کہ جسکی ایکسو ساٹھ مین ہیں پس چالیس والی دو خمس پر لینگی موافق اوسکی حصے کے اور باقی دوسرے پر موافق اوسکی حصے کے پس یہہ معنی ہین تراجعان بینہما بالسویۃ یعنی مولانا عبد العزیز عن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمری کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ہے جو اوپر چیز کی کہ پانی پلایا آسمان نی اور چشمون نی یا ہوز مین تر و تازہ تو دسوان حصہ واجب ہوتا ہی اور وہ زمین کہ پلائی گئی کوئین کی پانی سی ساتہہ بہل کے یا اونٹ کو اوسمین بیسوان حصہ روایت کی یہہ بخاری نی **ف** پانی پلایا آسمان نی یعنی جس زمین مین نہیں نہ نالون اور نہ ونکا پانی دیا اوس سے جو کہیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسوان حصہ زکوۃ مین دے اور عثری اوس زمین کو کہتی ہین کہ پانی دیکہ کے ساتہہ عاثور کی اور عاثور کہتی ہین ایک گہر سیکو کہ واجاتا ہی پہر مین بطور تالاب کے اور اوسمین سے پانی پہینچتا ہی کہیتی وغیرہ مین اور بعضون نی کہا کہ عثری کہتی ہین اوس کہیتی کو کہ نزدیک رہتی ہی تہینہ لیسبب قرب ہونی پانیکی بزرع بارح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور زخم پہنچانا اونکا معاف ہے اور کوئین کہدوانی مین کوئی مرجاوے گر وہ معاف ہے اور کان کہدوانی مین اگر کوئی مرجاوے تو معاف ہے اور رکاز مین پانچوان حصہ واجب ہوتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جانور یعنی گہوڑا بیل وغیرہ اگر زخمی کری کسیکو یا ملف کری کوئی چیز یا مار ڈالی کسیکو اور نہو اوسپر کوئی سوار یا ساتہہ اوسکی کوئی کہینچنے والا یا ہانکنی والا اور ہو دی دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا وسکا معاف ہے یعنی اوسکی مالک پر کچہہ ضمان یعنی بدلہ نہین اور اگر اوسپر کوئی سوار ہو یا اوسکی ساتہہ کوئی ہانکنی والا یا کہینچنی والا ہو تو وہ ضمان دیگا اسلیئے کہ اسمین تقصیر اوسکی ہی اور اسیطرح اگر راکہو جہوٹ کر زخمی یا تلف کری تو ہی بدلا دیگا کہ قصور مالک کیطرف ہی اسلیئے کہ راکہو عادت ہی جانور دنکی باندہنی کی کہون نہ باندہا اگرچہ حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی لیکن یہہ مقید ہین اور حدیثون اور دلیلونسی نکالی ہین اور کوئی اگر سیکو فروز پر کو لگا دی کنوان گہو دنیکی لیئے اور وہ مزدور اوسمین گر پڑی کہدوانی والی پر کچہہ ضمان لیئے خون بہا نہین آئیگا اور اسیطرح اگر کنوان اپنی ملک مین کہودی یا موات مین یعنی زمین افتادہ مین کہ مالک وسکا معلوم نہین اور اوسمین کوئی آدمی یا جانور گر پڑی تو ضمان نہین اور اگر راستہ مین کہودی یا غیر کی ملک مین بغیر اوسکی اذن کی پس ضمان یعنی خون بہا اوپر عاقلہ کہودنیوالیکی آویگا

اور اسیطرح حکم سکا ہی کہ کوئی ایک جگہہ کہو دفا سونا یا چاندی یا فیروزہ یا مسی وغیرہ کی نکالنی کی لبی اور عاقلہ کہتی ہین یا نکو کہ جو اوسکی ساتھہ ایکا قافی کا ہان نو کہ ہون شلا سپاہی کی عاقلہ فوجکی سپاہی ہین اور اگر وہ ہون تو اوسکی قبیلہ کی لوگ عاقلہ ہین اور رکاری مراد زر دیکے یا وظیفہ کی کان ہے اور زر دیکے اہل حجاز کی وظیفہ اہل حاجت کا اور معنی اول مناسب ہین ساتھہ سیاق حدیث کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت سی پوچھا کہ رکاز کیا ہی فرمایا سونا اور چاندی کہ پروردگار نی پیدا کیئی ہین زمین مین دن پیدائش اوسکی ہیر جانا چاہیئی کہ کان ہیں سے جو چیزین نکلتی ہین تین قسم پر ہین ایک تو جمی ہوئین لائق پگلنے کی اور منطبع ہونیکی یعنی جیسے سکہ وغیرہ کا نقش ہوسکی جیسی سونا چاندی اور لوہا اور مانند اسکیکے اور دوسرے وہ جمی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور رال اور گندک کی اور تیسری وہ کہ منطبع نہوسکین مانند چونہ اور پتھر نمال اور تمام پتھر دن کے مانند یاقوت وغیرہ کی پس نہین واجب ہے خمس مگر قسم اول ہین اور اوسمین گذرنا ہر سکا شرط نہین ہی امام شافعی کی نزدیک فقط سونی چاندی ہین ہے اور چیزونمین نہین ع ح ہ **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن**

علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فہاتوا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درہما درہم ولیس فی تسعین ومائۃ شیء فاذا بلغت مائتین ففیہا خمسۃ دراہم رواہ الترمذی وابو داؤد وفی روایۃ لابی داؤد وعن الحارث الاعور عن علی قال ہیہ احسبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ہاتوا ربع العشر من کل اربعین درہما درہم ولیس علیکم شیء حتی تتم مائتی درہم فاذا کانت مائتی درہم ففیہا خمسۃ دراہم فما زاد فعلی حساب ذلک وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ شاۃ الی عشرین ومائۃ فاذا زادت واحدۃ ففیہا شاتان الی مائتین فان زادت فثلثمائۃ فاذا زادت علی ثلثمائۃ ففی کل مائۃ شاۃ فان لم تکن الا تسع وثلثون فلیس علیک فیہا شیء وفی البقر فی کل ثلثین تبیع وفی اربعین مسنۃ ولیس علی العوامل شیء رواہ ابو داؤد

اور اسیطرح حکم سکا ہی کہ کوئی ایک جگہہ کہو دفا سونا یا چاندی یا فیروزہ یا مسی وغیرہ کی نکالنی کی لبی اور عاقلہ کہتی ہین یا نکو کہ جو اوسکی ساتھہ ایکا قافی کا ہان نو کہ ہون شلا سپاہی کی عاقلہ فوجکی سپاہی ہین اور اگر وہ ہون تو اوسکی قبیلہ کی لوگ عاقلہ ہین اور رکاری مراد زر دیکے یا وظیفہ کی کان ہے اور زر دیکے اہل حجاز کی وظیفہ اہل حاجت کا اور معنی اول مناسب ہین ساتھہ سیاق حدیث کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت سی پوچھا کہ رکاز کیا ہی فرمایا سونا اور چاندی کہ پروردگار نی پیدا کیئی ہین زمین مین دن پیدائش اوسکی ہیر جانا چاہیئی کہ کان ہیں سے جو چیزین نکلتی ہین تین قسم پر ہین ایک تو جمی ہوئین لائق پگلنے کی اور منطبع ہونیکی یعنی جیسے سکہ وغیرہ کا نقش ہوسکی جیسی سونا چاندی اور لوہا اور مانند اسکیکے اور دوسرے وہ جمی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور رال اور گندک کی اور تیسری وہ کہ منطبع نہوسکین مانند چونہ اور پتھر نمال اور تمام پتھر دن کے مانند یاقوت وغیرہ کی پس نہین واجب ہے خمس مگر قسم اول ہین اور اوسمین گذرنا ہر سکا شرط نہین ہی امام شافعی کی نزدیک فقط سونی چاندی ہین ہے اور چیزونمین نہین ع ح ہ **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن**

علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فہاتوا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درہما درہم ولیس فی تسعین ومائۃ شیء فاذا بلغت مائتین ففیہا خمسۃ دراہم رواہ الترمذی وابو داؤد وفی روایۃ لابی داؤد وعن الحارث الاعور عن علی قال ہیہ احسبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ہاتوا ربع العشر من کل اربعین درہما درہم ولیس علیکم شیء حتی تتم مائتی درہم فاذا کانت مائتی درہم ففیہا خمسۃ دراہم فما زاد فعلی حساب ذلک وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ شاۃ الی عشرین ومائۃ فاذا زادت واحدۃ ففیہا شاتان الی مائتین فان زادت فثلثمائۃ فاذا زادت علی ثلثمائۃ ففی کل مائۃ شاۃ فان لم تکن الا تسع وثلثون فلیس علیک فیہا شیء وفی البقر فی کل ثلثین تبیع وفی اربعین مسنۃ ولیس علی العوامل شیء رواہ ابو داؤد

یعنی اگر تجارت کی لبی نہون تو زکوٰۃ اونمین نہین اور گہوڑونمین جو اختلاف ہی بیان اوسکا اوپر ہو چکا پس دو زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم یعنی بعد اسکی کہ بقدر نصاب کے ہون کہ دو سو درہم ہین اونہین بیچ اکیسونوی کی کچھہ زکوٰۃ یعنی دوسو سے کم مین زکوٰۃ نہین پس جو وقت کہ ہون دو سو درہم پس اونمین مین پانچ درہم زکوٰۃ روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور ایک روایت ابو داؤد کی مین حارث اعور سی کہ نقل کی حضرت علی سی کہا نہیں ہی نی کہ راوی ہی حارث سی گمان کرتا ہون مین حارث کو کہ روایت کی حضرت علی نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دو یعنی ہر ہر بس چالیسوین حصہ ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم اور نہین کچھہ تم پر کچھہ یہانتک کہ پوری ہون دو سو درہم اور جسوقت کہ ہون دو سو درہم پس اونمین واجب ہین پانچ درہم پس جو زیادہ ہو دو سو پر پس اسے حساب پر اونمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور بکریون مین ہر چالیس بکریونمین ایک بکری ہی اکیسوین تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک اوپر چالیس دو بکریان دو سو تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو دو سو پر پس تین کریان تین سو تک پس جسوقت زیادہ ہون تین سو پر یعنی اور ہر چار سو پر ہر سو مین ایک بکری پس اگر نہون بکریان مگر نو تا لیس پس نہین تجھہ پر اونمین کچھہ اور پھر گائی کی ہر تیس مین ایک بیل برس روز گالو چالیس مین ایک گای دو برسکی اور نہین کام والونمین کچھہ **ف** پس جس زیادہ ہو اخذ سب جانمین کا ہی سی کہ بقدر دو سو درہم سی زیادہ ہو اوسکا حساب کر کر چالیسوان حصہ زکوٰۃ جیسے اور امام اعظم رح کی نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہون دو سو درہم تو اونمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور اگر چالیس تک نہ پہنچین تو اونمین زکوٰۃ نہین دوہی سو کی زکوٰۃ دی اونہون نی حمل کیا ہی احدیث کو اوپر کہ مراد زیادہ ہونیسی دو سو درہم پر زیادہ ہونا چالیس تک ہو تا کہ تطبیق ہو جاوے سب حدیثون مین اور بیل برس روز کا لائق اوسمین زیادہ برابر ہین چالیس کے چاہی گای جیسا کہ گائی کی روایت مین آیا ہے جانا چاہیئی کہ گابون اور بکریونمین دنیا مادہ ہی کا مقدر نہین ہے بخلاف اونٹونمین ہے کہ اونٹونمین مادہ افضل ہوتی ہی نہ گائین بکریین اور کہا ابن حجر نی کہ اگر زیادہ ہو ایک

بیل یا گائین چالیس سے تو اوپر نہین کچھ نہین دیتا آیا یہانتک ساٹھ ہون تو دو تبیعی یعنی برس برس روز کی بیل یا گائین دینی آوینگی پھر ہر چالیس مین ایک مسنہ یعنی گائین یا بیل دو دو برس کی اور بیس مین ایک تبیعا دینا آویگا پس مثلاً سترہ ہونگی تو ایک مسنہ اور ایک تبیعا اور جب ستر ہون تو دو مسنہ جب ہی ہون تین تبیعی جب سو ہون دو تبیعی اور ایک مسنہ دی اسیطرح ہر تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مسنہ دیا کری انتہی یہہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہون چالیس سے تو اونمین کچھ نہین دینا آیا یہہ مذہب صاحبین کا ہی اور امام اعظم صاحب کے نزدیک جتنی زیادہ ہوگی چالیس سے حساب کر کر زکوۃ اونکی ہی دیجاویگی ساٹھ تک جب ساٹھ ہون گی دو تبیعی دینگی باقی بدستور مذکور پس چالیس پر ایک بڑھ ہوگی تو چالیسوان حصہ مسنہ کا دینگی یا چالیسوان حصہ تبیع کا یعنی اونکی قیمت کا جانیوالون یا تیسوان حصہ دینگی اسیطرح اور زیادتی کو سمجھ لے روایت معتبر ہمارے مذہب کے نزدیک صاحب ہدایہ اور تابعین انکی یہی ہے اور بہینس کے زکوۃ اسی ہے جو گائے بیل کی اور بھیڑ دنبہ کی زکوۃ مانند زکوۃ بکری کی ہی اور نہین کام والونمین کچھ یعنی جو جانور کام مین آوین مثلاً بیل ہل چلانی مین یا کنوین کی پانی نکالنی مین یا لادنے مین لگی رہین اگرچہ حد نصاب کو پہنچین زکوۃ نہین واجب نہین ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہی اور مذہب تینون امامون کا یہی ہے لیکن امام مالک کے نزدیک انہین بھی زکوۃ ہی ع ؛ **وعن** مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّھَہٗ اِلَی الْیَمَنِ اَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَۃً وَّمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَاللَّفْظُ لَہٗ اور روایت ہے معاذی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا اونکو طرف یمن کی یعنی عامل کر کر حکم کیا اونکو یہہ کہ لیوین ہر تیس گایون مین سے ایک بیل برس روز کا یا گائی برس روز کی اور ہر چالیس گایون مین سے ایک گائی دو برس کی یعنی یا بیل دو برس کا روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَۃِ کَمَانِعِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنیوالا زکوۃ لینی مین یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لی مانند منع کرنیوالے زکوۃ کی ہی یعنی جیسی گناہ نہ دینی مین ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینی مین ہے روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ وَسْقٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین خلہ مین اور نہ کھجورین مین زکوۃ یہانتک کہ ہونچے پانچ وسق کو یعنی تیس من کو روایت کی یہہ نسائی نے **ف** بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث مین ہو چکا ہی **وعن** مُوْسٰی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ عَدَّدَ کُتُبَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اٰخُذَ الصَّدَقَۃَ مِنَ الْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے موسی بن طلحہ سے کہ کہا ہمارے پاس خط ہی معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا ہمنے صلی اللہ علیہ وسلم نبی کہ معاذ نے کہا سوا اسکی نہین کہ حکم کیا حضرت نے اوسکو لیے محکمہ یہہ کہ لیوین زکوۃ گیہون اور جو اور انگور اور کھجور مین سے یہہ حدیث مرسل ہے روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** اسکے معنی یہہ نہین ہین کہ نہین واجب زکوۃ مگر انہین چار چیزون مین بلکہ واجب ہے نزدیک شافعی کی اوسچیز مین کہ اوگی زمین مین اور وہ قوت ہو اور ہماری نزدیک ہر چیز مین سے کہ اوگی زمین مین قوت ہو یا نہو پس انہین چار چیزون کو ذکر سلیے کیا کہ یہہ چیزین وہان اکثر ہوتی ہین ع ؛ **وعن** عِتَابِ بْنِ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ زَکٰوۃِ الْکَرْمِ اِنَّہٗ یُخْرَصُ کَمَا یُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰی زَکٰوتُہٗ زَبِیْبًا کَمَا تُؤَدّٰی زَکٰوۃُ النَّخْلِ تَمْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عتاب بن اسید سی کہ یہہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ زکوۃ انگور کی دھنیق کن کی جاوین جیسیکہ کن کی جاتی ہین کھجورین پھر دیجاوے زکوۃ اونکی درحالیکہ انگور خشک ہون جیسیکہ دیجاتی ہی زکوۃ کھجورون کی درحالیکہ کھجورین خشک ہون روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یعنی جبکہ پیدا ہووے انگور اور کھجور ونمین شیرینی تو اندازہ کری ایک شخص باہر کہ یہہ انگور یا کھجورین جب خشک ہون گی تو کسقدر ہون گی جب خشک ہون تو دو اون حصہ زکوۃ مین دے امام صاحبکی نزدیک جسقدر کہ ہون اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک اگر حد نصاب کے یعنی پانچ وسق کو پہونچین تو دو سوان حصہ کے ع ح

وعن سہل بن ابی حثمۃ حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع رواہ الترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی حدیث کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمائی جبوقت کہ تم خرص کرو یعنی کھجور انگور کا پس لو یعنی دو تہائی اور چھوڑ دو تہائی کی قدر پس اگر نہ چھوڑو تہائی پس چھوڑ دو چوتہائی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی **ف** یہہ خطاب ہے زکوۃ لینی والوں کو جب میوں کو وقت زکوۃ کی تو اوسمیں سے دو تہائی لیلو اور تہائی مالک کو چھوڑ دو ازراہ احسان کی اور سبزاوہ میوہ انکو اور راہ گیروں کو کہلاوی یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور نزدیک ابی حنیفہ کی اور مالک کے اور قول جدید شافعی کا یہہ ہے کہ زکوۃ میں سے کچھ نہ چھوڑا جاوے زکوۃ میں سے اور تاویل حدیث کی اونکی نزدیک یہہ ہے کہ یہہ ہو خیبر کی حق میں فرمایا کہ حضرت نی مساقاۃ کی تہی اونسی اپسکر آدہی کھجوریں وہ لیں اور آدہی کھجوریں حضرت پس حکم فرمایا اندازہ کرنیوالیکو کہ چھوڑ دی تہائی یا چوتہائی ازراہ احسان کی اور تقسیم کری بانکیر آدہی حضرت کو دی اور آدہی اونکو ع **وعن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث عبد اللہ ابن رواحۃ الی یہود فیخرص النخل حین یطیب قبل ان یؤکل منہ رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہ تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہیجتی عبد اللہ بن رواحہ کی طرف یہود کی یعنی یہود خیبر کی پس کن کری کھجور انکا جبوقت کہ شیرینی ظاہر ہوتی اور نہیں پہلی اس سے کہ ہون لائق کہانیکی روایت کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصدقۃ فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر وفیما سقی بالنضح نصف العشر رواہ الترمذی وقال فی اسنادہ مقال ولا یصح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا الباب کثیر شیء اور روایت ہی ابن عمری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بیچ زکوۃ شہد کی کہ ہر دس مشک میں ایک مشک ہے روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ اسکی اسناد میں گفتگو ہی اور نہیں صحیح ہے صلی اللہ علیہ وسلم سی اس باب میں بہت سی روایتیں **ف** علما میں اختلاف ہے امام شافعی کی نزدیک شہد میں زکوۃ نہیں اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک میں دسوں حصہ سے کم ہو یا زیادہ اگر عشری زمین میں ہو اور دلیل اونکی یہہ حدیث ہی ہا اخر حبۃ الارض فیہ العشر اور جو شہد پہاڑ میں ہو اوسمیں ہی عشر ہے امام صاحب کے نزدیک ع **وعن** زینب امراۃ عبد اللہ قالت خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا معشر النساء تصدقن ولو من حلیکن فانکن اکثر اہل جہنم یوم القیمۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی زینب بی بی عبد اللہ بن مسعود کیسی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا ای گروہ عورتوں تمکو لازم زکوۃ مال کی اگرچہ اپنی زیور سی ہو سبلیکی تحقیق تم اکثر دوزخی ہو گی دن قیامت کی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** دوزخی ہو گی بسبب محبت دنیا کی کہا باعث ہی ترک زکوۃ کی اور لعد دینی کی اور اختلاف کیا ہی علمانی بیچ زکوۃ زیور عورۃ کی امام ابو حنیفہ کی نزدیک مطلق زیور میں زکوۃ ہی اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور کہا مالک و احمد نی کہ نہیں ہے زکوۃ اوس زیور میں کہ مباح ہی استعمال و سکا پس جسکا استعمال حرام ہے اوسمیں اونکی نزدیک بہی ہے اور یہی قول جدید امام شافعی کا ہی اور دلیل امام ابو حنیفہ رح کی یہہ حدیث ہی اور اور بہت سے چنین ع بہ زیور مباح اور غیر مباح کا بیان محرر اور کتابوں شافعی مذہب کے میں ہے جو چاہی دیکھ لے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأتین اتتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی ایدیہما سواران من ذہب فقال لہما اتؤدیان زکوتہ قالتا لا فقال لہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتحبان ان یسورکما اللہ یسوارین من نار قالتا لا قال فادیا زکوتہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث قد روی المثنی بن الصباح عن عمرو ابن شعیب بہذا والمثنی بن الصباح وابن لہیعۃ یضعفان فی الحدیث ولا یصح فی ہذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیء ع اور روایت ہی عمرو بن شعیب کہ نقل کی اپنی باپ سے اون نی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ دو عورتیں آئیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور اونکی ہاتہونمیں دو کڑی تہی سونکی پس فرمایا حضرت نی اون دونونکو کہ دیتی ہو زکوۃ انکی کہا دونوں نی کہ نہیں

فرمایا اون دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتی ہو یہہ کہ پہناوی تمکو اللہ دوزخ کی آگ کی کہا اونہون نے کہ ہان فرمایا پس دیو زکوٰۃ اسکی یعنی سونیکی روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث تحقیق روایت کی مثنی یعنی صباح کی نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکی اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ کہ وہ ہے راوی احمد حدیث کا ہی ضعیف کہی جاتی ہین حدیث مین اور نہین صحیح اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کچھہ **ف** یہہ حدیث ہی دلالت کرتی ہی اوپر اسکی کہ زکوٰۃ زیور مین واجب ہے اور بہت حدیثین اسمین صحت کو پہونچی ہین چنانچہ مرقاۃ مین مذکور ہین جو چاہے دیکہہ لے **وعن** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِنْ ذَھَبٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکَنْزٌ ھُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدَّی زَکٰوتُہٗ فَزُکِّیَ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا ہی مین پہنتی وضع سونیکی کہ نام ایک زیور کا ہی پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا گنج ہی یہہ پس فرمایا جو پہونچی اندر کو کہ دیجاے زکوٰۃ اوسکی یعنے حد نصاب کو پہونچی پہر زکوٰۃ دی گئی پس نہین گنج روایت کی یہہ مالک اور ابو داود نے **ف** کیا گنج ہی یہہ یعنی کلام اللہ مین جو وعید آیا ہی مال جمع کرنی پر اس آیۃ مین والذین یکنزون الذہب والفضۃ آخر آیۃ تک یہہ ہے اور سمین داخل ہی پس فرمایا کہ جب مال حد نصاب کو پہنچا اور زکوٰۃ دی گئی تو وہ داخل اس وعید مین نہین کلام اللہ مین اوس مال جمع کرنی پر وعید ہے کہ بغیر زکوٰۃ کی جمع کری ع ؛ **وعن** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُنَا اَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَۃَ مِنَ الَّذِیْ نَعُدُّ لِلْبَیْعِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتی تہی کہ نکالین ہم زکوٰۃ اوسچیز کی تجارت کی ہو ہمکو بیچنی کی لیی یعنی سودا گری کی لیی روایت کی یہہ ابو داود نے **وعن** رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِیِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِیَّۃِ وَھِیَ مِنْ نَاحِیَۃِ الْفُرْعِ فَتِلْکَ الْمَعَادِنُ لَا یُؤْخَذُ مِنْھَا اِلَّا الزَّکٰوۃُ اِلَی الْیَوْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سی کہ اونہون نے نقل کی بہت صحابہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کر دین بلال بن حارث مزنی کی کانین قبل کی اور قبل ہی جانب فرع کی پس وہ کانین نہین لیجاتی اونسی مگر زکوٰۃ تا بحال روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** جاگیر کر دین یعنی انکو کانین موضع قبل کی دین تا جو کچھہ اونمین سی نکلے اپنی وجہ معیشت کی کرین اور قبلیہ منسوب ہے طرف قبل کی اور قبل نام ہی ایک موضع کا نواحی فرع سی اور فرع بہی نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور پس وہ کانین نہین لیجاتی اونسی مگر زکوٰۃ کہ جا لیسوان حصے یعنی نہین لیجاتی جنس جیسیکہ حکم کا نوکا ہی اور یہہ مذہب امام مالک اور امام شافعی کا ہی بحسب ایک قول کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور شافعی کی بحسب ایک قول کی کانو نہین جنس ہے اور تبعہ قول امام شافعی سی ہے کہ اگر بادی مشقت و محنت سے تو جا لیسوان حصہ سے والا خمس دے پس حنفی اسکا یہہ جواب دے ہین کہ نہین ہے اسمین یہہ کہ حضرت نبی اس بات کا حکم کیا پس جایز ہی یہہ کہ ہو یہہ حاکم کی طرف سے از راہ اجتہاد کی اور ہم تمسک کرتی ہین ساتھہ کتاب اور سنت صحیحہ اور قیاس کے اب تفصیل اسکی مرقاتین جو چاہی دیکہہ لی ع ؛ **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَۃٌ وَلَا فِی الْعَرَایَا صَدَقَۃٌ وَفِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِی الْعَوَامِلِ صَدَقَۃٌ وَلَا فِی الْجَبْھَۃِ صَدَقَۃٌ قَالَ الصَّقَرُ الْجَبْھَۃُ الْخَیْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِیْدُ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ روایت ہی حضرت علی سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہکاریون مین زکوٰۃ اور نہ عاریت کی درختون مین زکوٰۃ اور نہ پانچ وسق سی کم مین زکوٰۃ اور نہ کام کرنوالی جانورون مین زکوٰۃ اور نہ جبہہ مین زکوٰۃ کہا صقر راوی نے جبہہ گہوڑا ہی اور خچر اور غلام روایت کی یہہ دارقطنی نے **ف** نہین ہکار بوجھنی کی زکوٰۃ بیان اسکا ابتدا باب مین ہو چکا اور عرایا جمع ہے عریۃ کی عریۃ اوس کہجور کی درخت کو کہتی ہین کہ عاریت دیتا ہی اوسکو مالک اوسکا تاکہ جکو اور اوسکی ملک مین کر دیتا ہی کہجورین اوسکی تمام سال کو پس اونمین زکوٰۃ نہین اسلیی کہ نکل جاتی ہین ملک مالک سے پہلے زکوٰۃ واجب ہونیسی اور اس جملہ کی بعد جو چیزین مذکور ہین سب کا بیان اوپر ہو چکا ہی ع ؛ **وعن** طَاوٗسٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَتَی بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ اٰمُرْ فِیْہِ بِشَیْءٍ وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

رواہ الدارقطنی والشافعی وقال الوقص ما بین الفریضۃ اور روایت ہی طاؤس سے ہے کہ معاذ بن جبل لائی گئی وقص گائین کی یعنی نماز کو اوسکی لیون پس نہیں کہا نہین حکم کیا مجکو اسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسی چیز کا یعنی کچھ زکوۃ اسمین نہین فرمائی روایت کی اسکو دارقطنی اور شافعی نی اور کہا شافعی نی کہ وقص جانورہین کہ نہ پہونچین نصاب فرض کو یعنی پہلی نصاب کو یاد سکے وغیرہ کو ف کہا طیبی نی کہ وقص ساتھہ زیر قاف کی وہ جانورہین کہ نہ پہونچین حد نصاب فرض کو خواہ ابتداءً خواہ درمیان دو فریضون کی انتہی ابتدار کی یہہ مثال ہی کہ گائین بیل تیس سے کم ہون پس اونمین زکوۃ نہین وہ اسکے مثال درمیان دو فریضون کی یہہ کہ مثلاً تیس گائی بیل پر زکوۃ فرض ہوتی ہی اور جب تیس سے بڑہین اور چالیس تک نہ پہنچین مابین کو ہی وقص کہتی ہین پس اونمین زکوۃ نہین جب چالیس ہون اونمین زکوۃ واجب ہے اگر چالیس سے زیادہ ہون یہانتک کہ ساٹھہ ہون تبھی اونمین زکوۃ واجب ہے تا مابین کو ہی وقص کہتی ہین اونمین کچھہ زکوۃ نہین اور اسیطرح ساٹھہ سی بڑہین تو اونمین زکوۃ نہین جب ستر ہون تو اونمین زکوۃ ہی اسیطرح سی اگی ہر دہائی کی ایجاد حکم متغیر ہوتا جاتا ہی درمیان دو وقص کو یعنی گائین ہون اونکو وقص کہتی ہین اونمین زکوۃ معاف ہی اور مراد اسمین قسم اول ہی یعنی تیس سے کم اسلیی کہ معاذ پاس جو لائی گئی وہی تھی واللہ علم اور مابین دو فریضون کی زکوۃ دینی صاحبین کے نزدیک مطلق واجب نہین امام صاحب کے نزدیک چالیس سے ساٹھہ تک کے مابین ہین ہے اور باقی مابین اونمین تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث مین گذر چکی ہی اور کہا میرک نی کہ اسناد اسکی منقطع ہی اسلیی کہ طاؤس نہین ملا معاذ سی ع ۱۲ و مولانا

باب صدقۃ الفطر باب ہے بیان صدقہ فطر کی

الفصل الاول فصل پہلے

عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوۃ فطر کی ایک صاع کہجور سی یا ایک صاع جو سی غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چہوٹی پر اور بڑی پر درحالیکہ مسلمان ہون اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا یہہ کہ دیا جاوی پہلی نکلنی لوگون کی طرف نماز کی روایت کی اسکو بخاری اور مسلم نی ف صدقہ عید الفطر کا فرض ہے نزدیک شافعی احمد کی اور سنت موکدہ ہی نزدیک مالک کے اور واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کی پس احمد حدیث مین جو لفظ فرض کا ایا ہی شافعی اور احمد تو اوسکو ظاہر پر حمل کرتی ہین اور مالک اوسکی معنی یہہ لیتی ہین کہ مقرر کی اور حنفی کہتی ہین کہ ثبوت اسکا بدلیل قطعی نہین ہی پس یہہ فرض عملی ہی نہ اعتقادی یعنی واجب ہے نہ فرض اور امام شافعی کی نزدیک صدقہ فطر کا اوسپر فرض ہوتا ہی کہ ایک ان کا قوت رکہتا ہو یا اوسکا مالک ہو یا اوسکا جسکا اوسپر فرض ہی اور زائد ہی ہو اس سے بعد صدقہ فطر کی اور امام اعظم صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہے یعنی سوائے حاجت اصلی کی قدر ساتھہ یا دن رہنے کا کلدار کی اسباب وغیرہ رکہتا ہو یا سونا چاندی اتنا قدر رکہتا ہو اور فارغ ہو قرض سے اور واجب ہوتا ہی فطرہ وقت طلوع فجر عید کی پس جو کوئی مرجاوے پہلے فجر عید کی یا اسلام لاوے یا پیدا ہو بعد فجر کی نہین واجب ہے فطرہ اوسکا اور صاع مین قریب چار سیر غلہ کی آتا ہی اور غلام جو خدمت کی لیی ہو اوسکی طرف سی صدقہ فطر کا دینا اوسکی مالک پر واجب ہے اور جو غلام تجارۃ کی لیی ہو اوسکی طرف سی دینا واجب نہین اسیطرح جو غلام بہاگ جاوی اوسکی طرف سی بھی واجب نہین اگر چہ اوسکا پتہ معلوم ہو اوسکیلی اور چہوٹی فرزند کی طرف سی اوسکی باپ پر واجب ہوتا ہے اگر مال نہ رکہتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہین بلکہ اوسکی مال سی دی اور فرزند بڑا دیوانہ مانند اوسکیلی ہی اوسیطرح بڑی فرزند ہوشیار کی طرف سی باپ پر واجب نہین مگر بروجہ راہ احسان کی دیگا تو ادا ہو جائیگا اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہی لفظ عبد سے اور اوسکی بعد کے لفظ سی پس نہین واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نی کہا ہی کہ وجوب ہوتا ہی اوسکا بھی اور ایک حدیث بھی روایت کی ہی جو چاہی ہدایہ مین ہم فائین دیکہیے اور پہلی نماز عید کی دنیا صدقہ الفطر کا مستحب ہے اور اگر اس سے پہلے دیدے اگرچہ ایک مہینی یا زیادہ پہلے دے تو بھی درست ہے اور تاخیر سی ساقط نہین ہو جاتا ع ح ملتقے الابحر

وعن ابن سعید الخدری قال

کتاب الزکوٰۃ فرض زکوٰۃ الفطر صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبیب متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا ہی ہم نکالتی تھے فطرہ کا ایک صاع طعام سی یا ایک صاع جو سی یا ایک صاع قروط سی یا ایک صاع کشک سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ مراد طعام سی گیہون ہین اور جو سی علما کہتی ہین کہ مراد طعام سی غلہ ہی سو اگر گیہون کی پس ہوگا علت ما بعد کی کا اپر قبیلہ عطف خاص ہی اور عام کی اور قروط اسکو کہتی ہین کہ دہی کو کپڑی مین باندہ کر لٹکا دیتی ہین تا اوسمین سی پانی ٹپک جاتا ہی وہ مثل پنیر کی ہوتا ہی اور اکثر مشک امام اعظم رح کی نزدیک مانند گیہون کی ہین یعنی آدہی صاع دینی چاہیین اور صاحبین کی نزدیک مانند جو کی یعنی ایک صاع چاہیین اور یہی روایت کیا ہی حسن سی امام صاحب سی یہی ع ولمتنی ؛ **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن ابن عباس** قال فی آخر رمضان اخرجوا صدقة صومكم فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الصدقة صاعا من تمر او شعير او صاعا من طعام على كل حر او مملوك ذكر او انثى صغير او كبير رواه ابو داود والنسائی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آخر رمضان مین نکالو زکوٰۃ روزہ کی یعنی فطرہ دو فرض کیا یعنی واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ صدقہ ایک صاع کہجور سی یا جو سی آدہا صاع گیہون سی اوپر ہر آزاد کی یا غلام لونڈی کی مرد ہو یا عورت یا چہوٹا یا بڑا روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی ف امام اعظم رح جو صاحب حدیث کی کہتی ہین کہ گیہون آدہے صاع دینی چاہیین ع ؛ **وعنه** قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكوة الفطر طهرة الصيام من اللغو والرفث وطعمة للمساكين رواه ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوٰۃ فطر کی واسطی پاک کرنی روزی کی بیہودہ بات سی اور کلام بیہودی اور لازم کی واسطی کہلانی مسکینون کی روایت کی یہہ ابو داؤد نی ف یعنی فطرہ اسلیی واجب کیا ہی کہ سبب تقصیر وگناہ کی جو روزی مین خلل آجاوی اسسی وہ خلل جاتا رہی اور وہ لائق قبولیت کی ہو جاوی اور اسلیی واجب ہوا کہ مسکین کہا کر بی پروا ہو جاوین سوال کرنسی اور سدا زر زیادہ کیا ہی دار قطنی نی کہ جو کوئی ادا کری فطرہ پہلی نماز کی پس وہ صدقہ متبولہ ہی اور جو کوئی ادا کری اوسکو بعد نماز کی پس وہ صدقہ ہی صدقون مین سی ع ؛ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده** ان النبی صلى الله عليه وسلم بعث منادیا فی فجاج مكة الا ان صدقة الفطر واجبة على كل مسلم ذكر او انثى حر او عبد صغير او كبير مما كان من قمح او سواه او صاعا من طعام رواه الترمذی اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ہنڈورا کی کو چون مین تا کہی خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہی ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت ہو آزاد ہو یا غلام چہوٹا ہو یا بڑا دو مد گیہون کا یا سوا اوسکی کا انگور خشک ہو یا ستو یا طعام سی یعنی اور غلہ سوا گیہون کی روایت کی یہہ ترمذی نی ف دو مد یعنی آدا صاع اسلیی کہ ایک صاع چاہیے کا ہوتا ہی اور مدین قریب ہر کی ناج آنا ہی پس گیہون دو سیر کا اور آٹا اور ستو گیہون کی ہی مثل گیہون کی ہین کہ دو سیر کے ع ؛ **وعن عبد الله بن ثعلبة او ثعلبة بن عبد الله بن ابی صعير عن ابيه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صاع من بر او قمح عن كل اثنين صغير او كبير حر او عبد ذكر او انثى اما غنيكم فيزكيه الله واما فقيركم فيرد عليه اكثر مما اعطاه رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بیٹی ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹی عبد اللہ بیٹی ابی صعیر کیسی کہ نقل کی باپ اپنے سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک صاع گیہون کا فرمایا فجر سی پیچھے گیہون ہر دو کیطرف کی آدا آدا صاع ہر ایک کیطرف سی ہو اچہوٹی ہون یا بڑی آزاد ہون یا غلام ہون مرد ہون یا عورت ہون یا بچہ تمہارا پس کرتا ہے اوسکو اللہ اور اپر فقیر تمہارا پس دیتا ہی اللہ اوسکو زیادہ اوسچیزی کہ دی روایت کی یہہ ابو داود نی ف مشکوٰۃ کی نسخون مین نام راوی کا اسیطرح لکہا ہے اور صواب یہہ ہے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہی اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ غنی ہی فطرہ کے اور فقیر ہی غنی کا

مال پاک ہوگا اور خدا کو اللہ کہتے زیادہ اوس سے دیگا کہ دیا ہی اور بہبہ اسے غنی کی لیتے ہوئی ہی لیکن تخصیص فقیر کی اوسکی تسلی اور رغبت دلانیکی لیئے ہی ہے حر

باب من لا تحل لہ الصدقۃ باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہین حلال ہی اوسکو زکوٰۃ کہانی اور لینی **ف** یہہ کتنی مسائل ہین بیچ بیان اسکی کہ زکوٰۃ کسکو کہانی اور لینی درست ہے اور کسکو درست نہین **مسئلہ** نہ دی آدمی زکوٰۃ اپنی اصل کو یعنی باپ اور مان اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسیطرح اُنکی اوپر کی بزرگ مائکی طرف سے ہون یا پہ کے طرف سے کسیکو انمین سے زکوٰۃ دینی درست نہین اور نہ دی زکوٰۃ اپنی فرع کو یعنی بیٹیا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پڑوتا اور پڑوتی اور نواسا اور نواسی اور نانکی اولاد کو دی اور خصم اور جورو کو زکوٰۃ نہ دی اور نہ جورو خصم کو دی امام اعظم کی نزدیک و صاحبین کے نزدیک اگر جورو اپنی خصم کو زکوٰۃ دی تو درست ہی اور باقی ناتی دارونکو زکوٰۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مستحق زکوٰۃ کی ہون یعنی غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہون بلکہ بہتر ہے۔ غیر وانسی اپنی کو دینا اور بہتری اس ترتیب سے دینا کہ پہلی ہین اپنا بیٹا کو دی پہر بعد اُنکی اُنکی اولاد کو پہر چچا اور پہپی کو پہر اولاد اُنکی کو پہر ماموں خالہ کو پہر اُنکی اولاد کو پہر جو ذی الارحام ہو پہر ہمسائی کو کہ اجنبی ہو پہر اپنے ہم پیشہ کو پہر اپنی ہم وطنونکو اور اسیطرح سی حکم صدقہ فطر اور نذر کا ہی کہ ترتیب مذکور سی دینا افضل ہے اور اگر اجنبی ہی کو دی تو بہی درست ہی لیکن بہتر ہی ہی کہ پہلی اپنی ناتی دارونکو دی **مسئلہ** اپنی غلام لونڈی کو زکوٰۃ دینی نہین درست اور انہین کے حکم مین ہے ام ولد یعنی حرم کہ جس سے اولاد پیدا ہوئی ہو مالک سے اوسکو بہی زکوٰۃ دینی درست نہین مالک سکیکو **مسئلہ** جوانی دار سسرال کیطرف سی ہون اونکو زکوٰۃ دینی درست ہی ساس سسر سالا سالی اور جو واسطہ دار اُنکی ہون اسیطرح سی داماد بہو کو زکوٰۃ دینی درست ہے اور سوتیلی ماں اور سوتیلی داڈا اور سوتیلی نانی کو بہی دینی درست ہے **مسئلہ** نہین درست زکوٰۃ کا مال دنیا غنی کو کہ مالک ہو مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی اوسے کہتے ہین کہ جو بڑہتا ہو یعنی مال سوداگری کا اور نقد روپیا اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونیکا کہ یہہ بموجب حکم شارع کی حکم نمو کا یعنی بڑہنی کا رکہتی ہین اور حوائج سوداگری کی اور بچی یعنی کی بہہ ہی مال نامی ہے حقیقۃً اور غیر نامی اوسی کہتی ہین جو مال بڑہتا نہو جیسی حویلی اور کپڑا اور برتن وغیرہ پس یہہ چیزین اگر زائد ہون حاجت اصلی سی اور بقدر نصاب کے ہون اور فارغ ہون قرض سی تو یہی زکوٰۃ لینی نہین درست اور حویلی فقط رہنی کی اور کپڑی پہننی کی اور برتن پکانیکی اور کتابین پڑہنی کی علم والیکو اور ہتیار سپاہی کی اور اوزار کاری گرونکی حاجت اصلی مین داخل ہین **مسئلہ** نہین درست دینا زکوٰۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی ہین پانچ شخصونکی اولاد ایک تو اولاد حضرت علی کی خواہ حضرت خاتون سے ہون یا اور سے اور دوسرے حضرت جعفر کی اولاد اور تیسرے عقیل کی اولاد اور چوتہی حضرت عباس کی اولاد اور پانچوین حارث بن عبد المطلب کے اولاد اور اُنکی غلام اور لونڈیلونکو بہی زکوٰۃ دینی درست نہین اور اسیطرح اگر غلام اور لونڈی اُنکی آزاد ہون جب بہی زکوٰۃ کا مال لینا کہانا اُنکو درست نہین **مسئلہ** کافر کو بہی زکوٰۃ دینی درست نہین کافر حربی ہو یا ذمی **مسئلہ** اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو یا اپنی باپ یا بیٹی کو یا اپنی بیوی کو زکوٰۃ دی ہو اس گمان پر کہ یہہ مستحق زکوٰۃ کی ہین یعنی وقت دینی کی معلوم نہ تہا کہ یہہ غنی ہی یا ہاشمی ہی یا کافر ہی یا باپ ہے یا بیٹا ہی پہر معلوم ہوا اونکا احوال پس زکوٰۃ ادا ہوگئی مالک کے ذمہ سی **مسئلہ** مال زکوٰۃ کا دینا مسجد کی بنانی کی یا کفن میت کی یا دادی دین میت کی نہی درست نہین اگر کسینی دیا تو اوسین زکوٰۃ ادا نہین ہوتی **مسئلہ** مستحق زکوٰۃ کی فقیر ہین اور حد فقیر کی یہہ ہے کہ مالک ہو مال کا کم نصاب سے اور مستحق زکوٰۃ کا مسکین ہے بہی اور مسکین وہ ہی کہ جسپاس کچہہ نہو اور مستحق زکوٰۃ کا وہ ہی ہی کہ عامل ہو حاکم کیطرف سے زکوٰۃ لینی پر اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوٰۃ کی عاملی کا پیسا لینا نہین درست اور مستحق زکوٰۃ کی وہ بہی ہین کہ جہاد کی لیی یا حج کی لیی جلین اور پیسا اونکی پاس تمام ہوگیا ہو اگرچہ اونکی وطن مین مال بہت سا ہے اور اسیطرح سی مسافر کو بہی زکوٰۃ دینی درست ہے اگرچہ اوسکی وطن مین مال بہت سا ہو اور جسپاس کسی کی پاس اتنا کا قوت ہو اوسکو سوال کرنا درست نہین ؛ مولانا محمد اسحاق

الفصل الاول فصل پہلے **عن** ابن **قال** مرّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتمرۃ فی الطریق فقال لولا انی اخاف

ان تکون من الصدقۃ قمرۃ لاکلہا متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور پر کہ راہ میں پڑی ہے پس فرمایا اگر نہ ڈرتا میں یہ کہ ہو کھجور زکوٰۃ کی البتہ کہاتا میں اوسکو یعنی واسطے تعظیم نعمت کے کہ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال حضرت کو کہانا حرام تہا اور لکہا ہی علمارنی کہ حضرت کو مطلق صدقہ کہانا حرام تہا خواہ واجب ہو خواہ نفل اور بنی ہاشم کو صدقہ واجب کہانا حرام ہے نفل اور یہ ہی معلوم ہوا کہ جائز ہی کہانا وہ چیز کا کہ پاوی راہ میں اور وہ چیز تہوڑی ہو گمان نہ کرتا ہو کہ مالک تلاش اسکی نہیں کرتا ہو گا اور یہ ہی معلوم ہوا کہ اولے ہے متقی کو کہ بچی اوچیزی کہ شبہ حرمت کا ہو اوسیں ۲ ع وعن ابی ہریرۃ قال اخذ الحسن بن علی تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلہا فی فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ لیطرحہا ثم قال اما شعرت انا لا ناکل الصدقۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا لی حضرت حسن بن علی نے یک کھجور کہجوروں زکوٰۃ کیسی ڈالی وہ کہجور اپنی مونہہ میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کر دور کرتا پہینک دیں اوسکو پہر فرمایا کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنی نبی ہاشم نہیں کہاتی صدقہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کیا نہیں جانتا تو یہ سے تعمال کیا جاتا ہی اکیلا مرد واضح میں اگرچہ نہ جانتا ہو اوسکو مخاطب لیئے کیونکہ تجہہ یہ بات پوشیدہ ہے باوجود ظاہر ہونے اسکی اور حضرت امام حسن رضہ کو باوجو خوردسالی کی اسطرح خطاب اسلیی کیا کہ لوگ اس حکم کو سنیں اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ واجب ہے باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع باتوں سے اسلیی کہ انہا علمار ہمارے نی کہ حرام ہی ان باپ پر یہ نانا اوسکیلیو حریر اور زیور سونی چاندیکا ۲ ع وعن عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذہ الصدقات انما ہی اوساخ الناس وانہا لا تحل لمحمد ولا لال محمد رواہ مسلم اور روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ صدقہ یعنی زکوٰۃ سوائے اسکی نہیں کہ وہ میل ہیں آدمیونکی اور وہ نہیں حلال واسطے محمد کی اور نہ اولاد محمد کی یعنی بنی ہاشم کی روایت کی یہ مسلم نے ف زکوٰۃ کو میل اسلیی کہا کہ جیسی میل کی اوتانیسی آدمی کا بدن صاف ہو جاتا ہی ویسی ہی زکوٰۃ سے دنیا سے پاک ہو جاتے ہیں اموال نفوس لوگونکی اور اوسیں دلیل ہی اسپر کہ زکوٰۃ یعنی حضرت کو حرام تہی اور حضرت کی اولاد کو ہی خواہ عامل ہوں زکوٰۃ کی یا محتاج ہوں صحیح روایت ہمارے مذہب میں یہی ہی ۲ ع وعن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بطعام سال عنہ اہدیۃ ام صدقۃ فان قیل صدقۃ قال لاصحابہ کلوا وان قیل ہدیۃ ضرب بیدہ فاکل معہم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت لائی جاتی طعام پوچہتی احوال طعام کیسی کہ آیا ہدیہ یعنی تحفہ ہی یہ یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہی فرماتی اپنی یار وں کو یعنی سوائے بنی ہاشم کی کہ اوآپ کہاتی اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہی تو دراز کرتی ہاتہہ اپنا پس کہاتی ساتہہ یاروں اپنی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صدقہ اوس مالکو کہتی ہیں کہ فقیر وں کو دیا جاتا ہی بطریق ہبہ کے اور ارادہ کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی ثواب آخرۃ کا پس صدقہ میں ایک طرح کی ذلت ہوتی ہی یعنی واسطے اسلیی حضرت پر مطلق صدقہ حرام تہا اور ہدیہ اوسکو کہتے ہیں کہ ایک چیز ایک شخص کو دیوی ازراہ تعظیم و تکریم اور سکیلیو اور شان ہدیہ کے یہ ہی ہی کہ بدلا دیا جاتا ہی اوسکا آپسمیں بیچ دنیا کی نہ صدقہ کا ۲ ع وعن عائشۃ قالت کان فی بریرۃ ثلث سنن احدی السنن انہا عتقت فخیرت فی زوجہا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولاء لمن اعتق ودخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والبرمۃ تفور بلحم فقرب الیہ خبز وادم من ادم البیت فقال الم ار برمۃ فیہا لحم قالوا بلی ولکن ذلک لحم تصدق بہ علی بریرۃ وانت لا تاکل الصدقۃ قال ہو علیہا صدقۃ ولنا ہدیۃ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا ہی بیچ بریرہ کی تین احکام ایک حکم یہ کہ آزاد ہوئے پس مختار کی گئی بیچ نکاح رکہنی خاوند اپنی کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق آزاد کیا واسطے اوس شخص کے ہی کہ آزاد کیا اور تشریف لائی رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر میں اور ہانڈی جو شوربا رقی تھی ساتھ گوشت کی پس نزدیک لائی گئی حضرت کی روٹی اور سالن گھر کی سالنو نمیں سے پس فرمایا کیا نہیں دیکھی میں ہانڈی کہ اوسمیں گوشت ہے عرض کیا گھر کی لوگوں نی کہ مغربوں میں ہے کہ ہانڈی کہتی ہیں لیکن یہہ کو شت صدقہ دیا گیا ہی بریرہ کو اور آپ نہیں کھاتی صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت اوسپر صدقہ ہی اور ہمارے لیی ہدیہ ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** انہی بیچ بریرہ کی تین احکام یعنی بریرہ جو لونڈی آزاد حضرت عائشہ کی انہی سبب سے تین حکم شرعی وارد ہوئی ایک تو یہہ کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہی اپنی خاوند کی نکاح میں رہی کہ نام اوسکا مغیث تھا اور چاہے جدا ہووے اوس سے اسکو علما خیار عتق کہتی ہیں کہ لونڈی جو کسی کا تھیں ہو اور وہ آزاد ہو جاوے تو اوسکو اختیار ہی کہ چاہے اوسکی نکاح میں رہے چاہی نہ رہی امام شافعی کی نزدیک اگر خاوند اوسکا غلام کیسکا ہو تب آپ اختیار ہی اور ہمارے نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد ہو دونوں صورتوں میں مختار ہی اور مغیث مذکور غلام تھا بریرہ کی بعد آزاد ہونیکی نہ قبول کیا اوسکو اور مغیث اوسکی عشق و فراق میں روتا اور فریاد کرتا پھرتا تھا اور دوسرا حکم بریرہ کی سبب سے یہہ وارد ہوا کہ ولا یعنی میراث لونڈی کی اوسکی ہے کہ جسنی آزاد کیا بیان اسکا یہ ہے کہ بریرہ لونڈی تھی ایک بہو کی اوسکو مکاتب کر دیا تھا یعنی یہہ کہہ دیا تھا کہ اتنی درہم دے تو آزاد ہی جب عاجز ہوے درہموں کی دینی سی تو حضرت عائشہ پاس آئی کہ اگر کچھہ دین تو اپنی مالک کو دیکر آزاد ہو جاؤں حضرت عائشہ نی فرمایا کہ اپنی مالکوں سی کہہ اگر وہ بخشی بخشیں تو میں لیتی ہوں بس وہ گئی اور اونسی جا کر یہہ کہا اونہوں نے کہا کہ بخشتی ہیں لیکن ولا لیسے میراث اوسکی ہماری لیی ہو حضرت عائشہ نی حضرت سی عرض کیا کہ بہو دا طرح کہتی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ غلط اوہو وہ کہتی ہیں ولا اوسکی لیی ہے کہ آزاد کری تو امی عائشہ خرید اور آزاد کر دلا اوسکی تیرے لیی ہوگی شرط انکی باطل ہی اور تیسرا حکم اخر حدیث میں ہے حاصل وسکا یہہ ہے کہ جو کوئی فقیر کو کچھہ زکوٰۃ میں سے دیوی اور وہ فقیر اوسکو دی کر زکوٰۃ یعنی اوسکو جایز نہیں تو وہ اوسکو حلال ہی اسلیی کہ وہ ملک فقیر کی ہوئی جسکو دی روا ہے پ ۳ **وعنہا** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتی تحفہ اور بدلا دیتی اوسپر روایت کی یہہ بخاری نی **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اگر بلایا جاؤنمیں طرف کراع کی البتہ قبول کروں میں اور اگر تحفہ بھیجا جاوی طرف میری البتہ قبول کروں میں روایت کی یہہ بخاری نی **ف** کراع کہتی ہیں بکری پنڈلی کو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کری بکری یا ونکی کرا یک چیز حقیر ہی تو بھی قبول کروں اور اگر دست بکری بھیجا بھی بطریق تحفہ کی تو وہ بھی قبول کروں اسمیں شارہ ہی اسپر کہ حضرت نہایت تواضع اور شفقت رکھتی تھی ساتھہ خلق خدا کے اور اسمیں رغبت دلانی اوپر قبول کرنی تحفہ کی کہ اگر کوئی ادنی چیز بھیجی تو بھی قبول کری ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں مسکین وہ کہ پھرتا ہی لوگونپر پھرتا ہے اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجور ہیں لیکن مسکین وہ ہی کہ نہیں پاتا مال کہ بی پروا کری اوسکو اور نہیں معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہی یعنی سبب ظاہر کرنی حال کی تا تصدق کیا جاوے اوسپر اور نہیں وہ کھڑا ہوتا یعنی اپنی گھر سی تا مانگی لوگونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہیں ہے مسکین یعنے کامل اللہ میں جو آیا ہی انما الصدقات للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین ہے نہیں ہے کہ جسکو عوف میں لوگ مسکین سمجھتی ہیں کہ جسکی در و رائے پر جا کھڑا رہا ایک آدھا ٹکڑا اوکھجور حضرت کر دیا بلکہ مسکین کامل یہہ ہے جو کہ ذکر کیا ع مولانا عبد العزیز رح **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ اصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبَ

منہا فقال لاحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستحملہ فاطلق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ فقال ان الصدقۃ لا تحل لنا وان موالی القوم من انفسہم رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی ۔ اور اپنے ابی رافع سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو بنی مخزوم میں سے زکوٰۃ لینی کو پس کہا اوسنی ابورافع کو ساتھ ہو میری تاکہ ہو پہنچی تو اوس زکوٰۃ میں سے پس کہا ابورافع نے نہیں ہوتا میں ساتھ یہانتک کہ آؤنمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر پوچھوں میں اوسی کہ ساتھ جاؤں یا نہ جاؤں پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچھا حضرت سی پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہیں حلال ہمارے یعنی بنی ہاشم کی اور تحقیق مولی یعنی غلام آزاد قوم کا اوسی قوم میں سے ہی یعنی زکوٰۃ لینی کی حکم میں روایت کی اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف ابورافع غلام آزاد حضرت کی ہی حضرت نے اوسکو زکوٰۃ کی مال لینے سی منع فرمایا کہ جیسی ہمکو زکوٰۃ لینی نہیں درست ویسی ہے تجکو بھی نہیں درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کی غلاموں کو بھی زکوٰۃ کا مال لینا درست نہیں خواہ وہ غلام اونکی ملک میں ہوں خواہ آزاد ہوگئی ہوں ۱۲ ح ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی وروی احمد والنسائی وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ ۔ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے زکوٰۃ غنی کی لیی اور نہ واسطی صاحب قوت تندرست کی کہ قوت رکھتا ہو کسب کرنیکی روایت کی اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے ف نہیں حلال ہی زکوٰۃ غنی کی لیی غنی تین طرحکی ہوتی ہیں ایک تو وہ ہی کہ جسکو زکوٰۃ دینی فرض ہوتی ہی وہ وہ ہی کہ مالک ہو نصاب نامی کا کہ برس گذرا ہو اوسپر اور دوسرا وہ ہی کہ حرام ہوتی ہی اوسکو زکوٰۃ لینی اور واجب ہوتا ہی صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہی کہ جسکی پاس بقدر نصاب کے یعنی ساڑہی باون روپی کا اسباب ہو سوائے حاجت اصلی کی اور تیسرا وہ ہی کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہی کہ جسکی پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر دیکھنے کی اور نہ واسطی صاحب قوۃ الکسب یعنی نہیں حلال ہے زکوٰۃ واسطی اوسکی کہ اعضا اوسکی صحیح سالم ہوں اور وہ قوی اور قادر ہو کمانی پر بقدر اوسکی کفایت کرنی اوسکو اور عیال اوسکیکو امام شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ اونکی نزدیک حلال نہیں ہے زکوٰۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہے زکوٰۃ اوسکو کہ مالک نصاب مذکور کا نہو اگرچہ قوی اور قادر کسب پر ہو لیکن کہ حضرت دینی نہی صدقہ فقرا اصحاب سے ہے کو اگرچہ قوی و تندرست ہوتی اور اخیر تک وہ پر عمل حضرت کا رہا پس یہہ حدیث منسوخ ہوا یا مراد یہہ ہے کہ نہیں لائق اوسکو کہ قوۃ و قدرت ہو کسب پر کہ راضی ہو ساتھہ اس لت یعنی زکوٰۃ کی ۱۲ ع ۔ وعن عبید اللہ بن عدی بن الخیار قال اخبرنی رجلان انہما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی حجۃ الوداع وہو یقسم الصدقۃ فسالاہ منہا فرفع فینا النظر وخفضہ فرانا جلدین فقال ان شئتما اعطیتکما ولا حظ فیہا لغنی ولا لقوی مکتسب رواہ ابوداؤد والنسائی ۔ اور روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سی کہا خبر دی مجکو دو شخصون نی کہ تحقیق وہ دونون آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور حضرت تہی حجۃ الوداع میں اور وہ بانٹتی تہی مال زکوٰۃ پس مانگا اون دونون نی حضرت سی صدقہ میں سے پس وہ دونون کہتی ہین کہ بلند کی حضرت نی ہم میں نظر اور پست کی یعنی سر سی پاؤن تک ہمیں دیکہا پس دیکہا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو دونہیں تمکو اور نہیں ہے حصہ اس صدقہ میں واسطی غنی کی اور نہ واسطی قوی کمائی کی قدرت رکہتا ہو کسب کی روایت کی اسکو ابوداؤد اور نسائی نے ف حجۃ الوداع اوس حجہ کو کہتے ہین کہ حضرت نی کیا اور احکام بیان فرمائی اور لوگونکو رخصت فرمایا کہ ایام وفات کی نزدیک ہوپہنچی اور معنی حدیث کی موجب مذہب شافعی کی یہہ ہین کہ صدقہ کہانا تمکو حرام ہے اور اگر تم حرام ہی کہانا چاہو تو دونون تمکو یہہ بطریق زجر و توبیخ کی فرمایا اور ہمارے نزدیک یہہ معنی ہین کہ نہیں لائق لینا زکوٰۃ کا اوسکو کہ قوی و قادر کسب پر ہو ۱۲ ح ۔ وعن عطاء بن یسار مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل

الصدقۃ لغنی الا لخمسۃ لغازٍ فی سبیل اللہ او لعاملٍ علیہا او لغارمٍ او لرجلٍ اشترٰہا بمالہ او لرجلٍ کان لہ جارٌ مسکینٌ فتصدق علی المسکین فاہدٰی للغنی رواہ مالک وابوداؤد وروی ابن ماجۃ عن ابی سعید الخدری نحوہ ورروایت ہی عطاء بن یسار سی بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال زکوٰۃ غنی کو مگر واسطی پانچ شخصو کے یعنی اگر غنی ہی ہوں تو انکو لینی درست ہی ایک جہاد کرنیوالے راہ خدا میں یعنی جو کہ اسباب جہاد کا رکھتا ہو دوسرے عامل زکوٰۃ کی یعنی تیسری تاوان بہرنوالیکی یعنی جو بھی اوسکی لبی کہ خریدی چیز زکوٰۃ کی ساتھہ مال اپنی کی یعنی فقیر کو کسینے زکوٰۃ کا مال دیا تھا غنی نے خرید لیا اوسکو درست ہے پانچوین اوسکی لبی کہ ہی پاس اوسکی ہمسایہ غریب پس زکوٰۃ دیگئی فقیر کو پس تحفہ بھیجا فقیر نے واسطی غنی کی یعنی پس فقیر نے اس صورت مین یعنی درست ہے روایت کی یہہ مالک اور ابوداؤد نے اور بیچ ایک روایت ابوداؤد کی ابی سعید سے لفظ ابن السبیل کا ہی یعنی مسافر کو بھی دینا اوس روایت مین آیا ہی **ف** تاوان بہرنوالیکی لبھی یعنی وہ غنی ہی لیکن ایسا تاوان دنیا آیا ہی کہ مال اوسکا کفایت نہین کرتا تاوان اوسکو بھی زکوٰۃ لینی درست ہے اور مراد تاوان سے یہہ ہی کہ کسی پر دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسیکا تھا اسنے آپ سے علیحدہ کر دانیکی لبی وہ قرض اپنی ذمہ کر لیا اور قرضدار ہوا بسبب اسکے یا مطلق قرضدار مراد ہی اور غازی غنی کو زکوٰۃ دینی امام شافعی کی نزدیک درست ہے اور ہمارے نزدیک درست نہین اسلیے کہ اوا حدیث مین مطلق منع فرمایا ہی کہ حلال نہین صدقہ غنی کیلئی اور حدیث معاذ کی یہی مطلق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو فرمایا کہ لی اونکی اغنیاسی اور اونکی فقرا پر صرف کردہ حدیث بہ نسبت اسکی قوی ہے اور اور رہا قوی کو دینی بالاتفاق درست ہے اسلیے کہ عامل اجرت اپنے عمل کی لیتا ہی غنا اور فقر اوسمین برابر ہے اور تاوان بہرنوالیکا مال کی لعدم ہی اوس سے زیادہ کا قرضدار ہی اور دوسرا غنی کا حکم ہی ظاہر ہی کہ اپنی محل مین ہو پھر چکی اب ملک کی ہی جسکی ہاتھہ چاہین بیچین چاہین یو ہین ہی ترجمہ **وعن** زیاد بن الحارث الصدائی قال اتیت الذی صلی اللہ علیہ وسلم فبایعتہ فذکر حدیثا طویلا فاتاہ رجل فقال اعطنی من الصدقۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لم یرض بحکم نبی ولا غیرہ فی الصدقات حتی حکم فیہا ہو فجزاہا ثمانیۃ اجزاء فان کنت من تلک الاجزاء اعطیتک رواہ ابوداؤد اور روایت زیاد بن حارث صدائی سے کہا آیا مین نے صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بیعت کی مینی اوسنی پس ذکر کی حارث نی حدیث لمبی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص پس کہا دو مجکو زکوٰۃ مین سے پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نہین راضی ہوا ساتھہ حکم کسی نبی کی اور نہ ساتھہ حکم کسی غیر نبی کی یعنے علماء مجتہدین کی زکوٰۃ مین یعنی تقسیم کرنی زکوٰۃ مین کہ حکم فرمایا آپ نے زکوٰۃ مین پس بیان کئی زکوٰۃ کی آٹھہ مصرف پس اگر ہی تو اون آٹھہ مین سے دو نہین مجکو روایت کی یہہ ابوداؤد نی **ف** آٹھہ مصرف کا بیان یہہ ہے ایک تو فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوٰۃ یعنی پرچوتہی واسطی الفت دینکی کہ اسلام سے یہہ نہین اور پانچوین گردن چھٹانی مین یعنی مکاتب وغیرہ کو اور چھٹی تاوان بہرنوالیکو اور ساتوین اللہ کے راہ مین یعنی جہاد والونکو اور حاجیونکو اور طالب علمونکو اور آٹھوین مسافر دنکو انھون کا اللہ تعالی نی قرآن شریف مین فرمایا ہی اس آیت مین انما الصدقات للفقراء والمساکین آخر تک ؛

مولانا الفصل الثالث فصل تیسرے

عن زید بن اسلم قال شرب عمر بن الخطاب لبنا فاعجبہ فسال الذی سقاہ من این لک ہذا اللبن فاخبرہ انہ ورد علی ماء قد سماہ فاذا نعم من نعم الصدقۃ وہم یسقون فحلبوا من البانہا فجعلتہ فی سقائی فہو ہذا فادخل عمر یدہ فاستقاء رواہ مالک والبیہقی فی شعب الایمان روایت ہی زید بن اسلم سی کہ کہا پیا عمر بن الخطاب نی دودہ پس اچہا لگا اونکو وہ پہر پوچہا اوس شخص سے کہ پلایا تہا اونکو کہان کا ہی یہہ دودہ پس خبر دی اونکو کہ گیا تہا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اوسکا پس آگہان وہان کتنی اونٹ تہی اونٹون زکوٰۃ کی کیسی اور اونٹ والی پانی پلاتی تہی اونٹونکو پس دوہا اونہون نی اونکا دودہ پس ڈال لیا مینی اوسکو اپنی مشک مین پس یہہ ہے وہ دودہ پس ڈالا حضرت عمر نی ہاتہہ اپنا منہہ اپنی مین پہر قی کی روایت کی یہہ مالک نی

اور بیہقی فی شعب الایمان میں ف یہ حضرت عمر رضی سبب کمال تقویٰ اور ورع کی کیا والا اگر فقیر ہدیہ کری یا تحفہ لاوی زکوٰۃ کی مال میں سے کہ سکتے ہیں حکم دیا ہو تو رد ہے کہا نا اوسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو فرمایا حدیث بریرہ کی مین گزا پر گذر چکی بیان جواز کی لیی تہا ہ ح ؛ **باب من لا تحل لہ المسئلۃ ومن تحل لہ** باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہین درست اوسکو سوال کرنا اور اوس شخص کے درست ہی اوسکو ف کلہا ہی علماء کی کہ نہ چاہیی سوال کرنا اوسکو کہ جسکی پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنی کی کہ سوال بغیر ضرورت کی حرام ہی اور جو قوت ایکدن کا یا ستر ڈھکنے کو کپڑا نہ رکھتا ہو تو حلال ہی کہ سوال کری اور جس فقیر کو کہ قوت دنکا حاصل ہے یا قادر ہی کسب پر اوسکو زکوٰۃ حلال ہے اور حرام ہی سوال اور سکین کی کہنہ رکھتا ہو کہ قوت دنکا کری اور قادر ہی کسب پر نہو حلال ہی اوسکو سوال کرنا اور کہا نووی نی شرح مسلم کہین کہ اتفاق رکھتی ہین علماء اہیر کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کی منع ہی اور اختلاف کیا ہی علماء نی بیچ سوال کرنی اوسکی کہ قادر ہو کسب پر صحیح تر یہ ہے کہ حرام ہی اور بعضی کہتی ہین مکروہ ہی لیکن ساتھ تین شرطون کی اول یہہ کہ ذلیل نکری اپنی نفس کو دوسرے اصحاب یعنی مبالغہ نکری سوال مین اور تیسری ایذا ندی اوسکو کہ جس سے مانگتا ہی اور اگر ایک شرط بہی ان تینون شرطون سے نہو تو حرام ہی بالاتفاق اور منقول ہی ابن مبارک سی کہ کہا جو سائل بوجہ اللہ کہکر سوال کری خوش نہین آتا مجکو کہ دیا جاوے اوسکو کچہہ بہی سلیمی کر دینا ناگواری اور جب بوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کے اوچیز کی کہ حقارت کی اوسکی اللہ کہلاتی یعنی دنیا کی پس کہنہ دیا جاوی از راہ زجر و تنبیہ کی اور اگر کہی کہ حق اللہ اور حق محمد کی دی تو واجب نہین ہوتا دینا اوسکو اور جو کوئی کہ لیوی جو نی حاجت ظاہر کر کر تو مالک نہین ہوتا اور ایسہی اگر کہی کہ مین سید ہون اور واقعہ مین نہا اور اوسی سید جانکر دیا مالک نہین ہوتا اور اگر کسیکو بسبب نیکبختی کی دی اور وہ باطن مین گناہ گر تا ہی کہ اگر دنی والا جانتا تو ندیتا تو بہی مالک نہین ہوتا اور حرام ہے اوسپر وہ اور واجب ہے پہیر دینا اوسکا مالک کو اور اسیطرح اگر کسیکو کچہہ دیا جاوے بسبب بے زبانی اوسکی یا نشہ پیل خوری اوسکی تو حرام ہے اوسپر اگر کوئی فقیر آوی سوال کے لیی کسیکی پاس اور جانے کہ ماتہا اوسکی چومی تا کچہہ دیوی تو مکروہ ہی اور بہتر یہ ہے کہ ماتہا ندی اوسکو چومنی کی لیی اور نہ دیا جاے اوس سایل کو اطبل یعنی نقارہ یا ڈہول دروازون پر بجا تا پہری اور مطرب یعنی ڈوم سے بدتر ہی یہہ مسائل مطالب المومنین مین مذکور ہین شرح منہج ؛

الفصل الاول فصل پہلے **عن** قبیصۃ بن مخارق قال تحملت حمالۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسالہ فیہا فقال اقم حتی تاتینا الصدقۃ فنامر لک بہا ثم قال یا قبیصۃ ان المسئلۃ لا تحل الا لاحد ثلثۃ رجل تحمل حمالۃ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیبہا ثم یمسک ورجل اصابتہ جائحۃ اجتاحت مالہ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش ورجل اصابتہ فاقۃ حتی یقوم ثلثۃ من ذوی الحجی من قومہ لقد اصابت فلانا فاقۃ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش فما سواہن من المسئلۃ یا قبیصۃ سحتا یاکلہا صاحبہا سحتا رواہ مسلم ؛ روایت ہے قبیصہ بن مخارق سی کہ کہا ضامن ہوا مین ایک دین کی کا بسبب دیت کی تہا پس آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اوس حال مین کہ [illegible] تا تجہا مین اونسی ادای دین کی پس فرمایا حضرت نی ٹہیرا رہ یہانتک کہ آوی ہماری پاس زکوٰۃ پس حکم کرینگی ہم واسطی تیری ساتہہ اوس زکوٰۃ کی پہر فرمایا ای قبیصہ تحقیق سوال نہین درست مگر واسطی ایک کے تین مین سے ایک تو وہ شخص ضامن ہوا دین کا پس درست ہی اوسکی لیی سوال یعنی بشرطیکہ مبالغہ نکری مانگنی مین یہانتک کہ پہنچی اوس ضمانت کو یعنی پہنچے مال کو کہ ادا کری اوس سے مال ضمانت کا پہر بند ہی سوال کرنیسی اور دوسرا شخص وہ ہے کہ پہنچی اوسکو آفت یعنی مثل قحط وغیرہ کی کہ ہلاک کر دیا مال اوسکا پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک کہ پہنچے اوس قدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یعنی بقدر قوت و لباس کی یا فرمایا دفع کری محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اوسکی زندگانی مین اور تیسرا شخص وہ ہے یعنی غنی کر پہنچی اوسکو حاجت سخت یعنی ایسی حاجت کہ مشہور ہوئی قوم مین یہانتک کہ کہڑی ہون تین شخص صاحب عقل کے قوم اوسکی سی

کہنی والی ہوں کہ پہونچی فلانکو حاجت سخت پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک کہ پہونچی دسدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یا فرما دو فع کری محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو سبب اسکی زندگانی میں جس کو کہ سوا ان تین صورتونکی ہی سوال سی اے قبیصہ حرام ہے کھاتا ہی صاحب اسکا حرام روایت کی ہے یہہ مسلم نی **ف** حاصل اوس مال کو کہتی ہیں کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کی دینا آیا ہو اسی اپنی ذمہ کر لیا اور قرضدار ہو گیا واسطی اصلاح اسکی یعنی جماعت اسپر دیں لڑتی ہی اور خون ریزی کرتی ہی ایک شخص درمیان میں آیا اور صلح کروائی اور دیتیں کی اوپر لازم آتی نہیں ہے پر لیں یعنے ضامن ہوا اور سبب اسکی قرضدار ہوا اور اخیر حدیث میں جو یہ خصوصی گواہی کا ذکر کیا مراد اوس سے مبالغہ ہی ہے ثبوت حاجت کی اور رفع کرنیکی سوال کرنیسی اور پہلی حاجتی سی سوال کو **وعن ابی هریرة** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص مانگی لوگونسی مال کو یعنی بیمال ہونے بہانہ کی لیی پس سوائے اسکی نہیں کی مانگتا ہی انگارے آگ کا پس چاہے کہ کم مانگی یا بہت مانگی روایت کی لیی یہہ مسلم نی **ف** بہانہ کی لیی یعنی تا مال زیادہ ہو تو واسطی رفع فقر و حاجت کے اور انگارا آگ کا یعنی آگ دوزخ کا مراد ہے کہ اوس مال کی سبب سے دوزخ کی آگ مین عذاب پاویگا اور کم مانگی یا بہت مانگی یہہ تنبیہا فرمایا یعنی سوال کرنا بہر حال ضرر کہتا ہی کم ہو یا بہت **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی آدمی مانگتا لوگونسی یہانتک آویگا دن قیامت کے اوسحالت مین کہ نہ ہوگی اوسکی منہ پہ بوٹی گوشت کی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی قیامت کو اوٹھیگا ذلیل ہی اور رسوا حقیقتہ ہی حال ہوگا کہ اصلا اوسکی منہ پہ گوشت نہوگا ازراہ ستار سوال کی وفضیحت کرنیکی کو لوگون کہ یہہ مانگتا تہا دنیا مین اوسکی سزا یہہ ملی ہی **وعن** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِيْ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجُ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّيْ شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معاویہ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زنہار مبالغہ کرو مانگنی مین پس قسم ہے اللہ کی نہین مانگتا مجھسی کوئی تم مین سے کچھ پس نکالی واسطی اوسکر سوال کرنا اور سکا مجھسی کچھ اور میں سحالمیں کہ مین اوسچیز کی دینی کو مکروہ جانتا ہون پہر برکت دیجاوے واسطی اوسکی اوس چیز کی کہ دی ہی مین نی روایت کی ہے مسلم نی **ف** یعنی نہین جمع ہوتا دینا میرا خوش ہو کر ساتھہ برکت کی یعنی جسکو دیتا ہون ناخوش ہو کر اوس مال مین برکت نہین ہوتی **وعن** الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زبیر بن عوام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ یہہ کہ لیوی ایک تمہارا رسی اپنی پہر لاوی ایک گٹھی لکڑیونکی اپنی پیٹھہ پر پس بیچی او سکو پس کہی اللہ بسبب اوسکی آبرو اوسکی کہ مانگنی سی جانی ہی بہتر ہے اوسکی لیی اس سے کہ مانگی لوگونسی مین او سکو یا دین اوسکی کہ یہہ بخاری نی **وعن** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ كَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حکیم بن حزام سے کہ کہا مانگا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی کچھہ پس دیا مجھکو پہر مانگا پس دیا مجھکو پہر فرمایا مجھکو اے حکیم تحقیق یہہ مال سبزہ شیرین یعنی خوش نما لطیف ہے اور لذیذ دلونمین جو کوئی لی اوسکو ساتھہ بی پروائی نفس کے بیٹھے بغیر سوال کے اور بغیر حرص وطمع کی برکت کیجاتی ہی اوسکی لیی اور جو کوئی لیوے اوسکو ساتھہ طمع نفس کے نہین برکت کیجاتی ہی اوسکی لیی

اور اسکے دیکھنے والے ہوتے ہیں مانند اوس شخص کے کہ کہا ہاتھ اوپر نہیں ہے ہاتھ نیچے یعنی بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے یہہ حال ہوتا ہی اور ہاتھ نیچا یعنی دینی والا بہتر ہی نیچی ہاتھ سے یعنے جو کہ مانگی کچھہ کہا حکیم نی پس کہا یعنی یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا تجکو ساتھہ حق کی نہیں ناقص کرونگا میں مال کسیکا کچھہ یعنی کسیسی کچھہ مانگنی کا نہیں بعد اسکے سوال کرنیکی تجھ سے یہانتک کہ جدا ہوئیں دنیا سے یعنی مرونیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو علی المنبر وھو یذکر الصدقۃ والتعفف عن المسألۃ الید العلیا خیر من الید السفلی والید العلیا ھی المنفقۃ والسفلی ھی السائلۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوسوقت کہ وہ منبر پر تھی اور وہ ذکر کرتے تھے صدقہ کا اور بچنی کا سوال سی ہاتھہ اونچا یہہ ہی ہاتھہ نیچی سی اور اونچا ہاتھہ وہ ہی خرچ کرنیوالا اور نیچی ہاتھہ وہ ہی مانگنی والا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی سعید الخدری قال ان ناسا من الانصار سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاھم ثم سألوہ فاعطاھم حتی نفد ما عندہ فقال ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء ھو خیر واوسع من الصبر متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تحقیق کتنی آدمیونے انصار میں سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی کچھہ پس دیا اوذکو پھر مانگا اوہنوں نی اوسنے پس دیا اوذکو یہانتک کہ ہو چکا جو کچھہ کہ تہا حضرت کی پاس پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میرے پاس سی پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا میں اوسکو تمسی اور جو شخص بچی سوال کرنیسی بچاتا ہی اوسکو خدا یعنی ممنوع چیز دنیا سی اور محتاج نہیں کرتا لوگونکا یعنی جو کوئی قناعت کرتا ہی دانی قوت پر اور ترک کرتا ہی مانگنا آسان کردیتا ہے اللہ تعالی اوسپر قناعت اور جو ظاہر کرتا ہی بی پروائی بی پروا کرتا ہی اوسکو اللہ سے جو بی پروا ہوتے ہیں لوگونکی موال سی اور بچتا ہی سوال سے اللہ تعالی اوسکا دل غنے کردیتا ہی اور جو صبر چاہتا ہی صبر دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی جو طلب کرتا ہی توفیق صبر کے اللہ تعالی اوسپر آسان کردیتا ہی اور نہیں دیا گیا کوئی بخشش کردہ بہتر اور فراخ تر ہو صبر سے یعنی صبر اللہ تعالی کی سب عطاؤنمیں بہتر عطاہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطہ افقر الیہ منی فقال خذہ فتموّلہ وتصدق بہ فما جاءک من ھذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ ومالا فلا تتبعہ نفسک متفق علیہ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتی تھی مجکو دنیا یعنی اجرت اوسکی عمل کی کہ عامل ہوئی ہی نہی زکوۃ کی پس کہتا میں دیجی یہہ زیادہ محتاج ہے مجکو مجسی پس فرمائی کہ لی سکو پھر داخل کر اوسکو اپنی مال میں یعنی اگر احتیاج ہو تجھی اور نہ دی اوسکو یعنی اگر ہو زائد حاجت ضرورت تیرے تیسی پس جو چیز کہ آوے تیرے پاس سی اور تو نہ طمع کرنیوالا ہو اور نہ مانگنی والا ہو پس لے اوسکو اور جو چیز کہ نہو اسطرح یعنی بغیر طمع اور سوال کی نہ ہاتھہ لگی پس نیچی لگا اوسکی نفس تیرے کہ نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی نہ شقت اوٹھا اوسکی طلب میں اور منتظر اوسکا رہ جیسا کہ لوگونمیں مشہور ہے لا ترد ولا کد اور ایکا ور حدیث میں آیا ہی اس مال میں سے کچھہ بغیر سوال طمع کی یہہ پھیرا دیا اوسکو پس گویا کہ پھیرا وہ اللہ کو اور منقول ہے کہ امام احمد نی لیا کچھہ بازار سی پس اوٹھایا اوسکو بنان حمال نی پس جبکہ آئی گھر میں اوسکی بی روٹی کہلی ہوئی ٹھنڈی ہی روٹی بے حکم کیا اوسنے اوپر ایکا کپڑا دیا اوسکو اوڑھا دیا ایک ٹوٹی بنان کو پس ڈالدیئے لگا روٹے بنا کو پس انکا کیا اوہنوں نے اور نرمی پس جب باہر نکلی بنان گہر کی حکم کیا امام نی لڑکیکو جاؤ اوس باس اور دیکھو تو سہی اوسنے جو دی تو میلی پس تعجب کیا لڑکی نی کہ پہلی کیوں نکا کیا تہا اور پھر کیوں لیلی پس پوچہا امام نے سبب سکا کہا کہ جب داخل ہوا تہا اور دیکھی مینے کچھہ آٹی اوسکو طمع بمقتضای طبیعت بشر کی پس نی لیلی اور جب نکلا اور آئی اوسکو روٹی بغیر طمع کی لیلی

الفصل الثانی

فصل دوسرے

عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسألۃ کدوح یکدح بھا الرجل وجھہ فمن شاء ابقی علی وجھہ ومن شاء ترک الا ان یسأل الرجل ذا سلطان او فی امر لا یجد منہ بدا رواہ ابوداود والترمذی والنسائی

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہی کہ زخمی کرتا ہی بسبب اوسکی آدمی مونہہ اپنی کو یعنی بسبب سوال کی روبرو اپنی کے مگر کوئی کرے سلطان کو یا مانند اوسکی کی بیشک جو شخص چاہی باقی رکھنا باقی رکھی اپنی مونہہ پر یعنی آبرو بسبب حیا کرنیکی سوال ہی اور ترک کرنیکی سوال کو اور جو شخص چاہی نہ باقی رکھنا باقی رکھی آبرو یعنی بسبب سوال کرنیکی بہہ تہدیست سوال کرنی پر کہ سوال کرنا نہ چاہیئے مگر یہہ کہ سوال کرے آدمی حاکم سی یا سوال کرے وہ امر مین کہ ضرور ہے اوسکو روایت کیا ہے یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نی **ف** حاکم سی اور بادشاہ سی کہ اوسکی تصرف مین بیت المال ہو پس مانگی اوس سے تو اپنا دلیگا وہ اگر ہوگا یہہ مستحق اور کہا طیبی نے کہ اختلاف کیا ہی بیچ عطا کنندہ سلطانی کی اور صحیح یہہ ہے کہ اگر غالب ہو بیت المال مین مال حرام تو حرام ہے سوال اوس سے اور لینا اوس سے والا حلال ہی اور ضرور ہی اوسکو یعنی ایسا امر و پیش آیا کہ بغیر سوال کی چنگا رہا نہین ہو سکتا تو یہی سوال کرنا جائز ہی جیسکہ کیسکا ضامن ہوا ہو یا آفت آئی کہیتی وغیرہ پر یا فاقہ پہونچا بلکہ واجب ہوتا ہی سوال حالت اضطرار مین خواہ کپڑے کی طرف مضطر ہو کہ ستر ڈھکنی کو کپڑا نہو خواہ بھوک کیطرف مضطر ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہی بغیر کہانی اور کہا غزالی نی کہ اسیطرح واجب ہوتا ہی سوال اوسپر کہ استطاعت حج کی رکھتا نہا اور نہ کیا یہانتک کہ نفلس ہو گیا پس اوسکو چاہیئی کہ لوگونسی خرچ راہ مانگ کر جاوی ۱۲ ع **وعن** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال الناس وله ما یغنیه جاءت یوم القیامۃ ومسئلته فی وجهه خموش او خدوش او کدوح قیل یا رسول اللہ ما یغنیه قال خمسون درهما او قیمتها من الذهب رواه ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی صح اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگی لوگونسی اور واسطے اوسکی ہو وہ چیز کہ غنی کری اوسکو اوسیگا دن قیامت کی در سوال اوسکا اوپر مونہہ اوسکے خموش ہونگا خدوش ہونگا کدوح ہوگا کہا گیا ای رسول خدا کی کیا چیز غنی کرتی ہی اوسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت اوسکی سونے سی روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** خموش جمع خمش کی ہی اور خدوش جمع خدش کی اور کدوح جمع کدح کی کہا بعضی عالمون نی کہ یہہ الفاظ تینون معانی مین کہ حاصل ان سبکی معنی زخم ہی اور لفظ اوشک ویکاہی کہ راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نی یہہ لفظ فرمایا یا یہہ اور بعضون نی کہا کہ تباین ہین معنون مین یعنی ہر ایک کے معنے جدا جدا ہین خمش کی معنی ہین پوست پہیلنا ساتہہ لکڑی کی اور خمش پوست پہیلنا ساتہہ ناخون کی اور کدح پوست پہیلنا دانتونسی اور بعضون نی کہا کہ تداخل ہی معنون مین اوپر تفاوت احوال سائلین کے اگر کہ سوال کریگا بلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا اور اگر اوسطی درجہ کا سوال کریگا زخم ہی اوسط کی درجہ کا ہوگا ۱۲ ع

وعن سهل بن الحنظلیة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من سال وعنده ما یغنیه فانما یستکثر من النار قال القیل وهو احد رواته فی موضع اخر وما الغنی الذی لا ینبغی معه المسئلة قال قدر ما یغدیه ویعشیه وقال فی موضع اخر ان یکون له شبع یوم او لیلة ویوم رواه ابوداود اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگی اور اوسکی پاس ہو مقدر جو کہ غنی کری اوسکو سو اوسکی نہین کہ طلب کرتا ہی بہت آگ کی یعنی جو کہ جمع کری مال آگ کے بغیر ضرورتکی پس گویا کہ جمع کرتا ہی آگ ذخیرہ کی کہا بعضے کی راویون نے کہ ہے راوی اس حدیث کی یعنی سہل یا غیر اوسکے اور روایت مین کہ پوچھا گیا حضرت سی اور کیا ہی حد غنا کی کہ نہ چاہیئی سائلہ اوسکی مانگنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اوسچیز کی کہ کری اوسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا بعضی نے بیچ اور جگہ کے یعنی جواب حضرت کا مطابق روایت کیا ہی کہ ہووے درمیانی اوسکی بقدر پیٹ بہرنی دن کی یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ پہلا لفظ فرمایا یہہ روایت کی یہہ ابوداؤد نی **ف** قیل اوستاد ہین ابوداؤد کی اور کری اوسکو قوت صبح و شام کا یعنی جسکی پاس قوت ایکروز و شب کا ہو وہ غنی ہی اوسکو سوال کرنا حرام ہے اور جانا چاہیئی کہ حدیث ابن مسعود کی کہ گذری دلالت کرتی ہی بسپر کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہے یہہ ہی کہ مالک پچاس درہم کا ہو یا قیمت اوسکی کا اور حدیث آیندہ مین عطا سی ہے کہ مالک ہو ایک وقیہ کا کہ چالیس درہم کی ہوتی ہی اور اسحدیث مین ہے کہ صبح و شام کا قوت رکھتا ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نی پہلی حدیث پر عمل

کیا ہی اور بعضوں نے تیسرے پارہ امام ابو حنیفہ نے دوسرے پر کہ جسکی پاس ایکدن کا کھانا ہو وہ غنی ہی اوسکو حرام ہے سوال کرنا اونکی نزدیک یہ حدیث ناسخ ہی اور حدیثوں کو واللہ علم ع ح ؛ **وعن** عطاء بن یسار عن رجل من بنی اسد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال منکم وله اوقیة او عدلها فقد سال الحافا رواہ مالک وابو داؤد والنسائی اور روایت ہی عطا بن یسار سی کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد میں سے تہا کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگی تم میں سے اور واسطی اوسکی ہون چالیس درم یا برابر چالیس درم کی یعنی سونا وغیرہ اس قیمت کا پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کی نقل کی یہہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** بطریق الحاح کی یعنی زیادتی کی بغیر اضطرار کی کہ برا اور ممنوع ہی چنانچہ قرآن شریف میں فقرا کی مدح میں فرمایا ہی لا یسئلون الناس الحافا یعنی نہیں مانگتی لوگونسی بطریق الحاح کی ؛ ع ح ؛ **وعن** حبشی بن جنادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسئلة لا تحل لغني ولا لذي مرة سوي الا لذي فقر مدقع او غرم مفظع ومن سال الناس ليثري به ماله كان خموشا في وجهه يوم القيمة رضفا ياكله من جهنم فمن شاء فليقل ومن شاء فليكثر رواہ الترمذی اور روایت ہی حبشی بن جنادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مانگنا نہیں حلال واسطے غنی کی یعنی جسکی پاس قوت ایکدن کا ہو اور نہ واسطی صاحب قوت تندرست اعضا ہی ولیکن حلال ہے واسطی فقیر کی کہ زمین میں ڈالا یعنی فقر نے اوسکو یا حلال ہی واسطے قرضدار کی کہ بہاری قرض رکہتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگونسی کہ بڑہاوے سبب مانگنی کی مال اپنا ہوگا سوال خم منہہ اوسکی پر دن قیامت کے اور گرم پہر کہاوے گا اوسکو دوزخ میں پس جو کوئی چاہی کم سوال کری اور جو کوئی چاہی زیادہ کری نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** زمین میں ڈالا یہہ کنایہ ہی نہایت محتاجگی سی کہ ایسا محتاج ہی کہ محتاجگی نے اوسکو زمین میں ڈال کہا ہی اوٹہہ نہیں سکتا اور خبر حدیث میں امر تنبیہ و تہدید کی لیی ہی جیسی یاس زمین میں فمن شاء فلیکفر ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین نارا یعنی جو چاہی مومن ہووے اور جو چاہی کافر ہووے ہمنے تیار کی ہی ظالمونکی لیی آگ ؛ ع **وعن** انس ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ فقال ما فی بیتک شیء فقال بلی حلس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ وقعب نشرب فیہ من الماء قال ائتنی بہما فاتاہ بہما فاخذہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من یشتری ہذین قال رجل انا اخذہما بدرہم قال من یزید علی درہم مرتین او ثلثا قال رجل انا اخذہما بدرہمین فاعطاہما ایاہ فاخذ الدرہمین فاعطاہما الانصاری وقال اشتر باحدہما طعاما فانبذہ الی اہلک واشتر بالآخر قدوما فاتنی بہ فاتاہ بہ فشد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ ثم قال اذہب فاحتطب وبع ولا اریتک خمسة عشر یوما فذہب یحتطب ویبیع فجاءہ وقد اصاب عشرة دراہم فاشتری بعضہا ثوبا وببعضہا طعاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خیر لک من ان تجیء المسئلة نکتة فی وجہک یوم القیمة ان المسئلة لا تصلح الا لثلاثة لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع او لذی دم موجع رواہ ابو داؤد وروی ماجة الی قولہ یوم القیمة اور روایت ہی انس سے یہہ کہ ایک شخص آیا انصار میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مانگتا تہا کچہہ پس فرمایا حضرت نے کیا نہیں تیری گہر میں کچہہ کہا ہان ایک کملی ہے موٹی اوڑہتا ہون میں کچہہ اوسمیں سے اور بچہاتا ہون میں کچہہ اوسمیں سے اور ایک پیالہ ہی پیتا ہون میں اوسمیں پانی فرمایا لی اون دونونکو پس لایا وہ حضرت کی پاس اون دونون کو پس لیا اون دونونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہاتہہ میں اور فرمایا کون خریدتا ہی ان دونونکو کہا ایک شخص نے کہ میں لیتا ہون ان دونون کو ایک درہم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہی درہم سی دو بار فرمایا تین بار کہا ایک شخص نے کہ میں لیتا ہون اونکو دو درہمونکو پس دی وہ دونون اوس شخص کو پس لیں حضرت نی دونون درہمین یہہ دین دونون انصاریکو اور فرمایا خرید ساتہہ ایک کے تین سطل یعنی غلہ اور ڈال اوسکو طرف اہل اپنے کی اور خرید کر ساتہہ دوسرے کی کلہاڑے پہری آ اوسکو میرے پاس پس لایا وہ حضرت کی پاس کلہاڑی پس مضبوط ہو نکدی اوسمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لکڑی اپنی ہاتہہ سے پہر فرمایا جا اور جمع کر لکڑا لونکو اور بیچ اور نہ دیکہہ میں تجکو پندرہ دن تک یعنی یہان نہ بلکہ اسکام میں مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا ہوا

لکڑیاں اور بیچتا تھا پھر آیا حضرت کی پاس وسحالیں کیہ پہنچا تھا دس درم کو پس خریدا ساتھ بعض کے اونہیں سے کپڑا ہور ساتھ بعض کے ونہیں سے غلہ پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یہہ تہارہی تیری لیی اس سے کہ آوی اور ہووے سوال کرنا نشان براہیم منہہ تیرکی دن قیامت کی تحقیق مانگنا نہیں لائق مگر دو طی تین شخصوں کی واسطے صاحب احتیاج کی کہ زمین مین ڈال رکھا ہووا وطی قرضدار کی کہ قرض بہاری اور فضیحت کرنیوالا رکھتا ہووا وطی صاحب خونکی کہ دیوے یا دیدے اوی بدلی خون کی کہ آپ کیا تھا یا غیرنی کیا تھا اور اوسکی دیت کا یہہ ضامن ہوا اور معتمد وراوسکی اور اکثر نکہا نہیں کہتا تو سوال کرکر اوکی نقل کی یہہ ابوداود نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی قول یوم الیقیمۃ تک **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابتہ فاقۃ فانزلھا بالناس لم تسد فاقتہ ومن انزلھا باللہ یوشک اللہ لہ بالغنی اما بموت عاجل او غنی اجل رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ ہو پہنچا فاقہ یعنی حاجت سخت پہر ظاہر کیا اوسکو لوگو پہر یعنی بطریق شکایت کے اور چاہی حاجت روائی اونسی نہین روا کیجائیگی حاجت اوسکی اور جسنی عرض کیا اوسکو اللہ سے جلدی پہنچاویگا اللہ اوسکو فائدہ اور کفایت کو یا بسبب فی جلد کی یا دولتمندی فیر کی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** لفظ عاجل پہر جملہ عاجل کی عین سے ہی اکثر نسخون مصابیح کیمین اور جامع الاصول مین یعنی جلدی فائدہ کو پہنچاویگا بسبب دولتمندی جلد کی یعنی جلدی المدار کردیگا اور سنن ابوداود اور ترمذی مین غنی اجل ہے ہمزہ کی اور یہہ صحیح ہی چنانچہ صاحب جمع نی معنی اسکے لکہی ہین اور یہہ حدیث شاید کہ نکالی گئی ہی اس آیت سی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی جو کوئی ڈرتا ہی اللہ تعالی سی کردیتا ہی اللہ اوسکی لیی جگہہ نکلنی کی اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہہ سے کہ گمان نہین رکہتا ہی اور جو کوئی بہروسا کرتا ہی اوپر پس وہ کفایت کرتا ہی اوسکو ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن الفراسی ان الفراسی قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسأل یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا او ان کنت لا بد فسل الصالحین رواہ ابوداود والنسائی روایت ہی ابن فراسی سے کہ تحقیق فراسی نی کہا کہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا مانگونہین یا رسول اللہ یعنی لوگونسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مانگ یعنی کچہہ اور توکل کر اللہ پر ہر حال مین اور اگر ہو تو ضرور مانگنی والا یعنی اگر بسبب کے حاجت ضروری احتیاج مانگنی ہے کی پڑی تو پس مانگ نیک بختونسی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** اسلیی کہ حلال المال ہوتا ہی اوکی پاس اور بردبار اور مہربان ہوتی ہین خلق پر اور پردہ دری نہین کرتی چنانچہ اسلیی فقہاء بغداد کی مانگتی تہی امام احمد بن حنبل سے کہ وہ اسطرح حکا تقوی کہتی تہی کہ ایکبار اوکی گہر کی لوگونکو حاجت خمیر کی پڑی اوکی بیٹی کی گہر سی مانگ لیا اور وہ نہی قاضی اور حال اوکی صلاح وتقوی کا ہی یہہ تہا کہ گہر کی دروازی کی پاس سوتی تہی تاکوئی حاجت والا نہ پہر جاوی پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو کشف سی معلوم ہوا کہ اسمین شبہ ہے پس گہر والونسی پوچہا اونہون نی حال بیان کیا پس کہا امام نی گہر والون نے نہی اوکی اتباع سی نہ کہا یا اور پوچہا کہ فقیر وگدوی دین کہا ان ولیکن بشرط ظاہر کرنی عیب اوسکی پس لیا فقرانی ہی پہر ڈال دیا اونہون نی دریا مین بغیر حکم اونکی ع **وعن** ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقۃ فلما فرغت منہا واتیتہا الیہ امر لی بعمالۃ فقلت انما عملت للہ واجری علی اللہ قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعملنی فقلت مثل قولک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسالہ فکل وتصدق رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن ساعدی سے کہ کہا عامل کیا مجکو حضرت عمر نی زکوۃ لینی پر پس جبکہ فارغ ہوا مین اوسسے اور پہنچائی مینی زکوۃ طرف حضرت عمر کی حکم کیا واسطی میرے ساتھہ مزدوری زکوۃ کی پس کہا مینی نہین کیا مینی عمل مگر اللہ کے لیی اور ثواب میرا اللہ پر ہی فرمایا لی تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل کیا مینی زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس اوسی مجکو مزدوری یعنی ارادہ کیا مینی کا پس کہا مینی مانند کہنی تیرکی پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیا جاوی تو کچہہ بدون مانگنی کی پس کہا

اور صدقہ سے یعنی جو کچھ کہ بھی تیری حاجت نہی روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی لینا عوض کا بیت المال سے اور پر عمل عام کی اگرچہ ہو فرض مانند قضا اور احتساب اور تدریس کے بلکہ واجب ہے امام پر کہ خبر گیران ہو انکا اور جو کہ انکی حکم مین ہین بیت المال سی اور ظاہر حدیث سی اور اوس سے کہ پہلے گذری ہے اسیطرح حکی مضمونکی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی کسیکو کچھ دی بغیر سوال کی اور بغیر طمع کرنی اوسکیلی تو واجب ہے قبول کرنا اور سکا مذہب امام احمد وغیرہ کا یہی ہے اور جمہور نی حمل کیا ہی اس امر کو استحباب پر بادا حاجۃ پر واللہ علم بغ ہ **وعن** علی انہ سیہم یوم عرکہ رجلا یسال الناس فقال اقی ہذا الیوم وفی ہذا المکان تسال من غیر اللہ فخفقہ بالدرۃ رواہ رزین اور روایت ہی حضرت علی رض سی یہہ کہ اونہون نی سنا دن عرفہ کی ایک شخص کو کہ مانگتا ہی لوگونسی پس کہا حضرت علی رض نی کیا اسد نہین اور اس مکان مین مانگتا ہی تو غیر خدا سے پس مارا اوسکو ساتھہ دُرکی نقل کی یہہ رزین نی **ف** اس مین کہ دن قبولیت دعا کا ہی اور اس مکان عرفات مین کہ بابرکت ہے سوا اللہ تعالی کی اور سی مانگتا ہی اور اسیطرح مسجد مین یہی سوال کرنا چاہیی بغ **وعن** عمر قال تعلموا ایہا الناس ان الطمع فقر وان الایاس غنی وان الرجل اذا ایئس عن شیء استغنی عنہ رواہ رزین اور روایت ہی عمر رض سی کہ کہا جاتو تم ای آدمیو تحقیق طمع محتاجگی ہی اور تحقیق ناامیدی اپنی آدمیون سی تونگری اور بی پروائی ہے اور تحقیق آدمی جب ناامید ہوتا ہی ایک چیز سی بی پروا ہوتا ہی اوس سے نقل کی یہہ رزین نے **ف** طمع محتاجگی ہی یعنی محتاجگی موجودہ یا باعث ہے محتاجگی کی اور ناامیدی ہوتا تونگری ہی کہا سید ابو الحسن شاذلی نی جبکہ طلب کیا گیا اوسنی علم کیمیا کا کہ وہ دو کلمہ نہین ہے ڈال خلق کو نظر اپنی سی یعنی کسی سے امید نرکھہ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سے یہہ کہ دی تجکو غیر اوسکی کہ قسمت مین کیا ہی تیری اور معنی طمع کے ہین نظر رکھنا ایک مال پر کہ شک ہو اوسکی پہونچنی مین یعنے کہ پر خیال ہو کہ دیکھیی دیتا ہی یا نہین دیتا اور اگر کسی پر ایک حق لازم ہوا بحکم محبت وکرم کی یقین ہو اوسکی ادا کی اور طمع نہین ہوا اوسکی ادا کی وطمع نہین بغ ح ہ **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یتکفل لی ان لا یسال الناس شیئا فاتکفل لہ بالجنۃ فقال ثوبان انا فکان لا یسال احدا شیئا رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عہد کری ساتھہ میرے یہہ کہ نہ مانگے اوسیونسی کچھہ پس ضامن ہوتا مین اوسکی لیی جنت کا پس کہا ثوبان نی کہ مین عہد کرتا ہون کہ نہ مانگونگا کسی سے پس تھا ثوبان کہ نہ مانگتا تھا کسی سی کچھہ یعنی اگرچہ تنگدستی ہوتی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی **ف** ضامن ہوا مین بہشت کا کہ اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اسمین اشارہ ہی طرف بشارت غائبہ بخیر ہونی نہ مانگنی والیکی اور سنا گیا ہی اس سے جبکہ خوف ہو موت کا اسلیی کہ ضرورۃ مباح کر دیتی ہی ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگی گا یہانتک کہ مر جاویگا تو مرنگا گنہگار بغ **وعن** ابی ذر قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یشرط صلی ان لا تسال الناس شیئا قلت نعم قال ولا سوطک الا ان سقط منک حتی تنزل الیہ فتاخذہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حال یہہ کہ وہ طلب شرط کی کرتی تھی مجھہ سے یہہ کہ نہ مانگ لوگونسی کچھہ کہا مین نی کہ ہان یعنی شرط کی مین آپسے پس فرمایا حضرت نی اور نہ مانگ کسی سی کوڑا اپنا اگر گر پڑی تجھہ سی یہانتک کہ اوتری تو طرف اوسکی پس لے تو اوسکو نقل کی یہہ احمد نی **ف** یہہ کمال مبالغہ ہے سوال کی ترک مین کہ واقع مین یہہ مانگنا نہین ہے اسلیی کہ اپنی گری ہوئی چیز مانگتا ہی لیکن ازبسکہ نام مانگنی کا آیا مبالغۃً اسکو بھی منع فرمایا **باب الانفاق وکراہیۃ الامساک** یہ ہے بیان فضیلت خرچ کرنی مال کے اور کراہیت بخل کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان لی مثل احد ذہبا لسرنی ان لا یمر علی ثلاث لیال وعندی منہ شیء الا شیء ارصدہ لدین رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا میری لیی مانند پہاڑ احد کی سونا البتہ خوش کرتا مجکو یہہ کہ گذرین مجپر تین راتین اور ہو وے پاس میرے اوسمین سے کچھہ مگر وہ چیز کہ رکھوین اوسکو دین کی لیی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنے اگر کوہ احد کی برابر میری پاس سونا ہوتا تو خوش

لگتی مجکو کہ تین رات کی اندر ہی اندر بانٹ دیتا مجکو یہ سمن سے نہ رکہتا مگر کچہہ ادای دین کی لیی رکہہ لیتا اسلیی کہ آدمی دین مقدم ہی حصدقہ پر اور اب کہ عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتی ہین اور اوپر حقوق لوگونکی چڑہی ہوتی ہین انکی طرف التفات بہی نہین کرتی اور اسمن بیان حضرت کی نہایت سخاوت کا ہی اور رغبت ہے امت کو اسپر ۱۲ ع ح ۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدھما اللھم اعط منفقا خلفا ویقول الاخر اللھم اعط ممسکا تلفا متفق علیہ اور روایت ہی ہے ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی دن کہ صبح کرتی ہین بندے اوسمین مگر کہ وہ فرشتی اوترتی ہین پس کہتا ہی ایک دنکا یا الہی دی خرچ کرنیوالیکو بدل یعنی جو کہ مال جای صرف خرچتا ہی اوسکو ہمت سا بدلا دی یعنی دنیا مین مال دی یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہی دوسرا یا الہی روکہنیوالی کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہی یا بی محل خرچتا ہی اوسکا مال تلف ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اسماء قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفقی ولا تحصی فیحصی اللہ علیک ولا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت متفق علیہ اور روایت ہی اسماء کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خرچ کر یعنی جس خرچنی سی اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ گنتا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ تجہپر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنی برکت کی اور کریگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کی یا محاسبہ لیگا تجسی اور نہ روک کہہ ذخیرہ مین مال کو جسسے زیادہ ہو پس روکیگا اللہ تجسی زیادتی اپنی اور دی جو ہو سکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ لا تحصی کی معنی ایک تو یہی ہین جو اوپر مذکور ہوئی اور ایک معنی یہہ ہین کہ نگن مال کو جمع کر نیکی لیی اور مت پہوٹر خرچ کر نا اوس اللہ کے راہ مین اور دی جو ہو سکی یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر اسلیی کہ وہ اللہ کی نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہے ۔ ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ انفق یا بن آدم انفق علیک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ خرچ کر ای بیٹی آدم کی خرچ کرونگا مین تجہپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنی یہہ ہین کہ خرچ کر اموال خانیہ دنیا مین تا کہ باوی اموال عالیہ عقبی مین اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ دی لوگونکو جو کچہہ کہ دیا ہی مینی تجکو تا کہ دونگا تجکو دنیا و عقبی مین اسی اشارہ ہی طرف اس آیت کی وما انفقتم من شیء فھو یخلفہ یعنی جو کچہہ کہ خرچ کرتی ہو تم کسی چیز سی پس اللہ عوض دیتا ہی اوسکا ۔ ع **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بن آدم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدا بمن تعول رواہ مسلم اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بیٹی آدم کی خرچ کرنا تیرا مالکو زیادہ ہو حاجت سی بہتر ہی تیرلیی یعنی دنیا اور آخرۃ مین اور بندکر رکہنا تیرا اوسکو برا ہی تیری لیی یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگونکی نزدیک اور نہین ملامت کیا جاوے تو اوپر قدر کفایت کی اور شروع کر یعنے بچہ خرچ کرنی اوس مالکی کہ زائد ہو حاجت تیری سا تہہ عیال اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اوپر قدر کفایت کی یعنی مضائقہ نہین ہے اگر رہنے دی مال بقدر قوت کی کبہ زکہی ہو کبہ درسوال سی اور یہہ مختلف ہوتا ہی ساتہہ خلاف اشخاص اور زمان احوال کی یعنی بعضون کا قوت کم ہوتا ہی اور بعضونکا زیادہ اور سیطرح بعضی دنون مین کچہہ ہوتا ہی اور بعضون مین کچہہ اور بعضی حالت مین کچہہ ہوتا ہی اور بعضی مین کچہہ اور عیال اپنی کی یعنی جسکا نفقہ تجپر لازم ہی اہل دینی مین اور نہین ہے کرجانے بیٹی بچی تب بیگانونکو دی یہہ نکرکہ وہ محتاج ہین اور دنکو دی اور ظاہر ہے کہ ہے حدیث قدسی سی اگرچہ صریح لفظ اوسکی نہین ہین اور احتمال ہے ہی کہ شاید حضرت نی اسطرح فرمایا ہو واللہ علم ۱۲ ع ح ۔ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل البخیل والمتصدق کمثل رجلین علیھما جبتان من حدید قد اضطرت ایدیھما الی ثدیھما وتراقیھما فجعل المتصدق کلما تصدق بصدقۃ انبسطت عنہ وجعل البخیل کلما ھم بصدقۃ قلصت واخذت

کُلُّ حَلَقَةٍ بِمَكَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال بخیل کا اور صدقہ دینی والی کا مانند حال دو شخصوں کی ہی کہ ہون اوپر دو زرہین لوہی کی تحقیق چٹائی گئی ہون انکی تہلہ انکی طرف چھاتی اونکی اور پستر گردن اونکی یعنی بسبب تنگی زرہونکی پس شروع کیا صدقہ دینی والی نے جبکہ قصد کرتا ہی صدقہ کا کہل جاتی ہی وہ زرہ اوسپر اور شروع کیا بخیل نے جبکہ قصد کرتا ہی صدقہ کا کل جاتی ہین اور بیچ جاتی ہی ہر سب حلقے جگہلہ اپنی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف معنی اسکی یہہ ہین کہ جب قصد کرتا ہی خرچ کرنی کا فراخ ہوتا ہی سینہ اوسکا بسبب اوسکی اور فراخ برداری کرتی ہین اوسکے ہاتہہ اوسکی کہ درز ہوتی ہین ہاتہہ دینی کی اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہی اور ہاتہلہ اوسکی سمٹ جاتی ہین خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ جبکہ قصد کرتا ہی خیر کا آسان کیجاتی ہی خیر اوسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہی ۞ ع وعن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو ظلم سی پس تحقیق ظلم اندہیری ہوگی دن قیامت کے اور بچو بخیلے سی پس تحقیق بخیلی نے ہلاک کر دیا ہی اونکو کہ تہی پہلی تمسی باعث ہوا اونکو بخیل پر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو نقل کی یہہ مسلم نے ف معنی ظلم کی ہین کہنا ایک چیز کا بیجا بیمحل اوسکی پس یہہ بہ شامل ہی سب گناہونکو یعنی ہوگا ہر گناہ ہی وہ ظلم ہی اور ظلم اندہیری ہوگی کہا طیبی نے کہ یہہ محمول ہی ظاہر پر کہ ہوگا ظلم بہت سے اندہیریان ظالم پر نہین راہ پانیکا بسبب اوسکی حیرت کے مومن راہ پاوینگی کہ دور نہ ہوگا نور اونکا گاہی اونکی یا مراد اندہیری سخت شدائد اور ہول قیامت کی ہین یعنی ایک ظلم سبب بہت سے سختیون اور ہولون قیامت کا ہوگا اور بچو بخل سی کہ وہی ایک نوع ہی ظلم کی اسکو جدا سبیلی بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہی اور بخیل باعث خونریزی اور حلال جانی حرام کا سبیلی ہوتا ہی کہ خرچ کرنا اموال کا اور خیر گیری مسلمان یہانتک کی سبب ہے اوسکی محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہی ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہہ باعث ہی لڑائی اور دشمنی کی اور جب شحّ ہوئی تو خونریزی ہی ہوتی ہی اور مباح کرنا حرام کا ہی ہوتا ہی کہ دشمن کے عورتونکو اور مالکو اور آبروریزی وغیرہا کو آدمی حلال جانتا ہی ۞ ع وعن جَابِرَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَإِنَّهُ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دو پس البتہ آویگا تمپر ایک زمانہ کہ چلیگا ایک مرد ساتھ صدقہ اپنا کے پس نہ پاویگا اوس شخص کو کہ قبول کری اوسکو کہیگا آدمی اگر لاتا تو اسکو کل البتہ قبول کرتا مین اوسکو پس آجکی دن نہین حاجت مجکو اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف صدقہ دینی غنیمت جانو ثواب صدقہ کا کہ قبول کرنیوالی بہت ہین دیکر ثواب پاتی ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی نہین قبول کرنیکا بسبب اسکی کہ سب مالدار ہونگی یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بی رغبت ہونگی دنیا سی اور راغب ہونگی آخرۃ کی یہہ بات اخیر زمانہ مین ہوچہ زمانہ حضرت امام مہدی کا ہوگا ۞ ع وعن أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہی ازروی ثواب کے فرمایا اوسنے کہ تصدق کرتو اوسوقت کہ تو تندرست ہو حرص رکہتا ہو جمع کرنی مالکی ڈرتا ہو فقر سی اور امید رکہتا ہو دولت کی اور نہ ڈہیل کر یہانتک کہ جو وقت پہنچے جان حلق مین کہے تو فلانیکے لیے اتنا اور فلانے کی لیے اتنا اور حال یہکہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی صدقہ کی حالت تندرستی مین کہ اوسوقت سبب امید درازگی عمر کی حرص ہوتی ہی مال جمع کرنیکی اور بخل کرتا ہی اور ڈرتا ہی محتاجگی سی کہ اگر دیدونگا تو محتاج ہو جاونگا اور آرزو رکہتا ہی تونگری کی پس ایسی وقت مین دنیا بڑا کام رکہتا ہی اور دینی مین ڈہیل نکرے یہانتک کہ جب حلق مین جان آدمی کہنی لگی کہ فلانیکو اتنا دیدیا اور فلانیکو اتنا اور اوسوقت مال ہوگیا ہی فلانیکا یعنی وارثونکا متعلق ہوگیا ہی حاصل یہہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہے

اور جب وقت مرنیکا جاوی اوسوقت وصیت کری یا صدقہ دی تو بہت ثواب ہین ف وعن ابی ذر قال انتہیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس فی ظل الکعبۃ فلما رانی قال ھم الاخسرون ورب الکعبۃ فقلت فداک ابی وامی فمن ھم قال ھم الاکثرون اموالا الا من قال ھکذا وھکذا وھکذا من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ وقلیل ما ھم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر کی کہ کہا ہینچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ بیٹھی تہی کعبہ کے سایی مین پس جبکہ دیکہا مجکو فرمایا وہ نہایت ٹوٹی مین ہین قسم ہی پروردگار کعبی کی پس کہا مینی قربان ہونمہاری باپ میرا اور مان میری کون ہین وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنیوالی مال کی مگر جس شخص نی کہ خرچ کیا ایدہر اور اودہر اور ادہر یعنی ہر طرف اپنی جیسا کہ بیان کیا کہ آگی اپنی اوپہ پیچہی اپنی اور داہنی اپنی اور بائین اپنی اور کم ہین وہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت ابوذر صحابی مفنی اختیار کیا تہا فقر کو غنا پر حضرت نی اونکی تسلی کی لیی یہہ حدیث بیان فرمائی اسمین اشارہ ہی طرف فضیلت فقر کی ع الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السخی قریب من اللہ قریب من الجنۃ قریب من الناس بعید من النار والبخیل بعید من اللہ بعید من الجنۃ بعید من الناس قریب من النار ولجاھل سخی احب الی اللہ من عابد بخیل روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سخی نزدیک ہے اللہ کی رحمت سے نزدیک ہی بہشت سی لوگونسی یعنی بہت دوست رکہتی ہین اوسکو دور ہی آگ سی اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کری جو کچہہ کہ واجب ہے اوسپر دور ہی اللہ سی دور ہی بہشت سی دور ہی لوگو نسی نزدیک ہے آگ سی اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہی طرف اللہ کی عابد بخیل سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف جاہل سخی سی مراد ہی ضد عابد یعنی جو کہ ادا کرے فرائض نوافل اور مراد عابد سی وہ ہی کہ جو نوافل بہت ادا کری برابر ہی کہ عالم ہو یا نہو ع وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتصدق المرء فی حیوتہ بدرھم خیر لہ من ان یتصدق بمائۃ عند موتہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بہتر ہی اللہ دینا آدمی کا یہ کہ تندرستی اپنی کی ایک درہم بہتر ہی اوسکی لیی اللہ دینی سو درہم کہ دیوے مرنی اپنی کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی تندرستی مین تہوڑا سا دینا زیادہ ثواب کہتا ہی بہت دینی سی مرتی وقت ع وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یتصدق عند موتہ او یعتق کالذی یھدی اذا شبع رواہ احمد والنسائی والدارمی والترمذی وصححہ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل اوس شخص کے کہ خیرات کرتا ہی وقت مرنی اپنی کی یا آزاد کرتا ہی یعنی بردہ وقت مرنیکی مانند اوس شخص کے ہی کہ تحفہ بہیجتا ہی یعنی طعام جو وقت کہ پیٹ بہر چکتا ہی نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی نی اور ترمذی نی اوسکو صحیح کہا ف یعنی مرتی وقت لہ دینی اور آزاد کرنی بردی کہین ثواب کم ہوتا ہی جیسکہ کم ثواب ہوتا ہی جدیث بہر چکنی کی دینی مین یعنی کہ لہ دینا اور آزاد کرنا حالت صحت مین افضل ہی جیسکہ سخاوت کرنی وقت بہوک کی افضل ہی ع وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو خصلتین نہین جمع ہوتی مومن مین ایک بخیل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی لایق نہین ہے کہ مومن کامل مین یہہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہہ ہے کہ اکثر نہین پائی جاتی یہہ خصلتین نہایت درجہ کی کہ اوسسے جدا ہی نہون اور وہ راضی ہو ساتہہ دنی اور اگر کبہی بمقتضای طبیعت بشری بدخلقی یا بخل کری اور بعد ازان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کری منافی کمال ایمانی نہین اور مراد بدخلقی سی یہہ ہے کہ خلاف شرع باتین کری نہ یہہ کہ جو لوگو نمین مشہور ہے جہگڑنا اور سہولہ کرنی امور مین اسلیی کہ بغض اللہ شاخون اسلام سی ہی ع وعن

اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خَبٌّ وَلَا بَخِیْلٌ وَلَا مَنَّانٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ احد دیکر احسان رکھنی والا نقل کیہ ترمذی نی ف نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سی وہ مراد ہی کہ حق واجب مال مین سی نہ ادا کرے اور معنی منان کی ایک تو یہی ہین کی جو مذکور ہوئی اور دوسری معنی اوسکی ہین کاٹنی والا یعنی جو ناتی اور رشتی انقطاع کرے اور مسلمانون سی محبت نرکھی ع وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِی الرَّجُلِ شُحٌّ ھَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدترین خصلتونکی کہ آدمی مین ہوتی ہین دو خصلتین ہین ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی نقل کی یہہ ابوداؤدنی وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ کِتَابِ الْحِمَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی ہریرہ کی لا یجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد مین اگر چاہیگا اللہ تعالی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّنَا اَسْرَعُ بِکَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَۃً یَذْرَعُوْنَھَا وَکَانَتْ سَوْدَۃُ اَطْوَلَھُنَّ یَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا کَانَ طُوْلُ یَدِھَا الصَّدَقَۃَ وَکَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِہٖ زَیْنَبُ وَکَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُکُنَّ لُحُوْقًا بِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا قَالَتْ فَکَانَتْ اَطْوَلَنَا یَدًا زَیْنَبُ لِاَنَّھَا کَانَتْ تَعْمَلُ بِیَدِھَا وَتَتَصَدَّقُ وَروایت ہے عائشہ سی یہہ کہ بعضی بی بیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہا واسطی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نی کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کونسی ہم مین سی جلدی ساتہہ آپکی ملنی والی ہی یعنی بعد آپکی وفات کی کون ہم مین سے پہلے مرینگی فرمایا جو لمبی ہو تم مین سے ہاتہہ کی یعنی جو لمبہ بہت دیتی ہی پہلی مرینگی بعد یہ پس لی کہیا ہیچ کہ ناپتی تہین اوس سے اور تہین سو دہ کہ ہموتی تہین حضرت کی لمبی ہاتہہ مین پہر جانا ہمنی پیچی اسکی کہ مراد لمبائی ہاتہہ سی صدقہ تہا اور تہین جلد ملنی والین ہم مین سے ساتہہ حضرت کی زینب اور تہین بہت رکہتی تہین خیر انکو نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم کی روایت مین یہہ ہی کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلد تم مین سے ملنی والے ساتہہ میری جو لمبی ہو تم مین سی ہاتہہ کی کہا حضرت عائشہ نی اور تہین بی بیان حضرت کی کہ ناپتی تہین آپسمین لمبائی ہاتہون کی کہ کونسی اونمین سی لمبی ہاتہہ کی ہی کہا عائشہ نی پس تہین ہم مین سے لمبی سیکی کہ تہین وہ کام کرتی مین ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اور صدقہ دیتی تہین **ف** پہر جانا ہمنی پیچی اسکی اخیر یعنی اگرچہ اول دراز می ہاتہہ کو ظاہر پر حمل کیا تہا لیکن آخر کو جبکہ حضرت زینب پہلی مرین تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتہہ دراز ہونے سی کثرت صدقہ کی تہی یعنی لمبی ہاتہہ کی وہ ہی جو خیرات بہت کری اور ازانجا کہ حضرت زینب باعث کرتی تہین چڑہونکو اپنی ہاتہہ سی ہنر چیزین اور اسمہ دیتی تہین قیمت اونکے ع وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ زَانِیَۃٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی زَانِیَۃٍ فَقَالَ اللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَۃٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی غَنِیٍّ قَالَ اللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ وَزَانِیَۃٍ وَغَنِیٍّ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَہٗ اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِہٖ وَاَمَّا الزَّانِیَۃُ فَلَعَلَّھَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاھَا وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّہٗ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کہا ایک شخص نی یعنی بنی اسرائیل مین سی اپنی دلمین یا کسی اپنی یار سے البتہ دونگا مین کچھہ للہ یعنی آجکی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی جسکی نیت کی تہی تاکہ دی کسی مستحق وسکیکو پس دیا اوسکو چور کی ہاتہہ مین یعنی بغیر جانے اسکی کہ وہ چور ہی مستحق نہین اوسکا پس صبح کی لوگون نی احوال مین کہ باتین کرتی تہی یعنی بطریق تعجب کی بسبب الہام الہی کی یا بسبب سنی کے چور سی کہ صدقہ دیا گیا آجکی رات چور کو پس کہا اوس شخص نی کہ یا اللہ تیری ہی ہی تعریف ہی اوپر دینی چور کی البتہ دونگا مین کچھہ للہ یعنی اور صدقہ دونگا تاکہ وہ مستحق کو ہو بجی پس نکالی اوسنی خیرات اپنی پس دیا اوسکو بیچ ہاتہہ زناکر نیوالی کی پس صبح کی لوگون نی باتین کرتی تہی کہ خیرات دی گئی آجکی رات زناکر نیوالیکو پس کہا یا الہی تیری ہی لیی ہی تعریف اوپر خیرات کرنی زناکر نیوالیکی البتہ خیرات کرونگا مین اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اوسے خیرات غنی کے ہاتہہ مین پس صبح کی لوگون نی باتین کرتی تہی کہ خیرات دی گئی آجکی رات دولتمند کو کہا یا الہی تیری ہی لیی تعریف ہی اوپر خیرات کرنی چور کی اور زناکر نیوالیکی اور دولتمند کی پس کہا گیا وہ خواب مین پس کہا گیا اوسکی یعنی صدقی تیری سب مقبول ہوی ای پر خیرات تیری چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہین پس شاید کہ وہ باز رہی چوری سی یعنی مطلق باز رہی یا حبتک کہ وہ مال اکٹھا کری اور اپنے زناکر نیوالی پس شاید کہ باز رہی زنا اپنی سی اور اپر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑی اور خرچ کری اوسمین سی کہ دیا اوسکو اللہ نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی بخاری کے ہین ف حمد کرنی یا تو بطریق شکر کی تہی کہ شکر ہی للہ تو وا گر چہ غیر مستحق کو دیا یا بطریق تعجب کی یا تسلی خاطر کی حمد کی اور غرض اس حدیث کی وا نیسی ہے کہ صدقہ دینا ہر نوع بہتر ہی جسکو دیگا ثواب پائیگا ح وعنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ الِاسْمُ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذَا قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اوسوقت کہ ایک شخص کہڑا تہا بیچ جنگل کی زمین مین سے پس سنے ایک بادل مین کہ کہتا ہی کوئی پانی دی فلانی شخص کی باغکو پہر ایکطرف چلا ابر پس اڈیلا پانی اپنا پتہر دلکی زمین مین پس ناگہان ایک نالی نی اون نالیون مین سی یعنی جو کہ اوس مین مین تہین تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچہی چلا وہ شخص پانی کی یعنے نالی ہون سے پانی پیہنی لگا اوسکی ساتہہ وہ شخص پیہے چلا تا معلوم کری کہ جسکی باغمین پانی پہنچا ہی وہ کون ہی پس ناگہان ایک شخص تہا کہڑا ہوا اپنی باغمین پہرتا تہا پانی کو ساتہہ پیلچی اپنی کی پس کہا اوس شخص نے واسطی اوسکی ای بندی خدا کی کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہی وہ نام لیا کہ سنا تہا ابر مین پس کہا باغ والی نی پوچہتی والیکو ای بندی خدا کی کیون پوچہتا ہی تو جسی نام میرا پس کہا سو واسطی کہ سنی تہی یعنی آواز اوس ابر مین کہ یہہ پانی اوس ابر کا ہی کہ کہتی تہی وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تہی وہ کہتا تہا اوس ابر کو پانی دی فلانیکی باغکو واسطی نام تیرکی پس کیا کرتا ہی تو یعنی اپنی باغ مین ہیلانی کہ جسکی سبب سے لائق اس نیر نگی کا ہوا کہا ایہ پاسوقت کہ کہا اور پوچہا تو نی یہہ تو کہتا ہون تحقیق مین دیکہتا ہون طرف اوسچیز کی کہ حاصل ہوتی ہی باغسی پس اسمین وستا ہون تہائی اوسکا اور کہاتا ہون تہائی اور کنبا میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اوس باغمین تہائی نقل کی یہہ مسلم نی ف پانی دی فلانی شخص کے باغکو لفظ فلان کر کنایہ کیا حضرت نی باغ والیکی نام سی جیسیکہ آگی آتا ہی صریحًا یعنی ابر مین نام اوسکا لیا گیا تہا حضرت صلعم طرح فرمایا اور واسطی نام تیرکی یعنی کہتا ہون مین

فلانا واصلی نام مخصوص تیرہی اور بدلہ اوسکی حاصل یہہ کہ نا لف فی نام لیا تہا اور سامع فی کنایہ کیا یعنی فلانا کہا اوسکو بیان کردیا کہ مینی تیرا نام سنا تہا اوسکو لفظ فلان کر تعبیر کیا ع وعنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ثلثۃ من بنی اسرائیل ابرص واقرع واعمی فاراد اللہ ان یبتلیہم فبعث الیہم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیء احب الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذہب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذہب عنہ قذرہ واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال الابل او قال البقر شک اسحٰق الا ان الابرص او الاقرع قال احدہما الابل وقال الاخر البقر فاعطی ناقۃ عشراء فقال بارک اللہ لک فیہا قال فاتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک قال شعر حسن ویذہب عنی ہذا الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذہب عنہ قال واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر فاعطی بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیہا قال فاتی الاعمی فقال ای شیء احب الیک قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای المال احب الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج ہذان وولد ہذا فکان لہذا اوادٍ من الابل ولہذا اوادٍ من البقر ولہذا اوادٍ من الغنم اور روایت ہی ابی ہریرہ کی ہی کہ اونہون فی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی یہہ کہ تحقیق تین شخص تہی بنی اسرائیل میں سے ایک کوڑہی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندہا پس ارادہ کیا اللہ تعالی فی یہہ کہ آزماوی اونکو شکر نعمت کا کرتی ہین یا نہین پس بہیجا طرف اونکی ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑہی کی پاس پس کہا اوسکی کونسی چیز بہت پیاری ہی طرف تیری کہا کوڑہی فی رنگ اچہا اور پوست بدنکا اچہا اور جاتی رہی مجہسی وہ چیز کہ گہنیاتی ہین مجہسی لوگ یعنی کوڑہ جاتی رہی فرمایا حضرت فی پس ہاتہہ پہیرا فرشتی فی اوسپر پس دور ہوئی اوس سے گہن اوسکی یعنی کوڑہ اور دیا گیا رنگ اچہا اور پوست اچہا کہا فرشتی فی پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیری کہا اونٹ یا کہا گائین شک کیا اسحٰق فی کہ راوی حدیث کا ہی مگر یہہ کہ کوڑہی فی یا گنجی فی کہا ایک نے اونہین سی اونٹ اور کہا دوسری فی گائین یعنی شک فقط تعین مین سے کہ اونسی کہا اور دیگیا اونکو اونٹنی گابہن حاملہ پس کہا دعا کیا حضرت نے پس کہا اللہ برکت دے اللہ تعالی تیرا پس اسمین فرمایا حضرت فی پہر آیا وہ فرشتہ گنجی کی پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے طرف تیری کہا بال اچہی اور دور ہوجاے مجہسی یہہ چیز کہ گہن کہاتی ہین مجہسی لوگ فرمایا حضرت فی پس پہیرا ہاتہہ پہیرا فرشتی فی اوسکی سر پر پس جاتا رہا اوس سے گنج فرمایا حضرت نے اور دیا گیا بال اچہی کہا فرشتی فی پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیرے کہا گائین پس دیگیا گائین حمل والیان کہا فرشتی فی برکت دی اللہ تعالی تجکو اسمین فرمایا حضرت نے پہر آیا فرشتہ اندہی کی پاس پس کہا کونسی چیز بہت محبوب ہے طرف تیری کہا یہہ کہ دی اللہ طرف میرے بینائی میری پس دیکہونگا مین ساتہہ اوسکی لوگونکو فرمایا حضرت نے پس پہیرا فرشتی فی اوسپر ہاتہہ پس غائب ہوگئے اسکی آنکہ سے بینائی اوسکی کہا فرشتی فی پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیرے کہا بکریان پس دیگئی بکریان بہت بچی دینے والین پس بچے لیی کوڑہی فی اور گنجی فی اونٹونکی اور گائونکی اور بچی لی اندہی فی بکریونکی پس ہوا کوڑہی کی لیی ایک جنگل اونٹونکا اور گنجی کی لیی ایک جنگل گابونکا اور اندہی کی لیی ایک جنگل بکریونکا قال ثم انہ اتی الابرص فی صورتہ وہیئتہ فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسالک بالذی اعطاک اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ بہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال انہ کانی اعرفک الم تکن ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ہذا المال کابرا عن کابر فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورتہ فقال لہ مثل ما قال لہذا ورد علیہ مثل ما رد علیہ ہذا فقال ان کنت کاذبا

فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَىَّ مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمٰى فِي صُوْرَتِهٖ وَهَيْأَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرٍ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ف فرمایا پھر فرشتہ اپاکوڑھی کی پاس بیچ صورت اپنی کی اور ہیات اپنی کی یعنی جس صورت و ہیات میں پہلی اوس پاس آیا تھا اوسیطرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتی نی کہ میں مرد مسکین ہون جاتا رہا مجھسی اسباب سفر میرین پس نہین پہنچنا ہو سکتا منجکو آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کی پھر بسبب تیری مانگتا ہون مین تجھسی بواسطہ اوس ذات کی کہ دیا تجھکو رنگ چہا اور جلد اچھی اور مال یک اونٹ یعنی مانگتا ہون اونٹ کہ پہنچون مین بسبب اسکے بیچ سفر اپنی کی مقصود اپنی کو پس کہا کوڑھی نی حق ہے مین یعنی حقدار ہے مین تجھی ایک اونٹ نہین ہو سکتا اوسی پہ بات جھوٹ کہی اوسکی مانی کی پس کہا فرشتی نی تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجھکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھنیاتی تھی تجھسی لوگ اور محتاج تھا پس دی تجھکو اللہ نی صحت و مال پس کہا کوڑھی نی سوا اسکی نہین کہ وارث کر دادا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سی پس کہا اوس فرشتی نی اگر ہی تو جھوٹا پس کر دی تجھکو اللہ طرف اوسحالت کے کہ تھا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرت نے کہ آیا وہ فرشتہ گنجی کی پاس پہلے صورۃ اپنی مین پس کہا اوسکو مانند اوسچیز کی کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب یا گنجی نی جیسا جواب یا کوڑھی نے پھر کہا فرشتی نی اگر ہی تو جھوٹا پس کر دی تجھکو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھی کی پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کی پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون و مسافر ہون جاتا رہا میری پاس سے اسباب بیچ سفر میرے کی پس نہین پہنچنا ہو سکتا مجھسی اسگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون تجھسی بواسطہ اوس ذات کی کہ دی تجھکو بینائی تیری بکری یعنی ایک بکری مانگتا ہون کہ پہنچون مین بسبب اوسکے ضرورتون اپنی اور سکل اپنی پہلی کی پس کہا اندھی نی تحقیق تھا مین اندھا پھر پھیر دیا اللہ نے طرف میری بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کے نہین تکلیف دونگا تجھکو آج واسطی اوسچیز کے کہ لی تو واسطی اللہ کے پھر کہا فرشتی نی رہنے دو مال اپنا یعنی اپنی پاس پس سوا اسکی نہین کہ آزمایش کی گئی تم یعنی امتحان کیا اللہ نے تمکو کہ آیا تمکو اپنا حال یا وہی یا نہین اور شکر کرتی ہوا نہین پس تحقیق رضا کی گئی تجھسی اور غصہ کیا گیا اوپر دونون یارون تیرے کی یعنی کوڑھی اور گنجی سی اللہ ناخوش ہوا بسبب ناشکری اونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پھر بسبب تیرے اسیطرح جائز ہی یہہ کہنا کسیکی عوض کرتا ہون حاجت اپنی اللہ تعالی ہی پھر تجھسی اور پہنچہ درست نہین کہ کہی عوض کرتا ہون حدا سے اور تجھسی بیچ **وعن** أُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِيْ حَتّٰى أَسْتَحْيِيَ فَلَا أَجِدُ فِيْ بَيْتِيْ أَدْفَعُ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفَعِيْ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت سے ام بجید کی کہ کہا کہا یعنی یارسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہی میرے دروازی پر یعنی اور مانگتا ہی مجھسی یہانتک کہ مین جاکرتی ہون پس نہین پاتی مین شے کہ پھیر مین دہ پھیر کر دون مین اوسکو کہا تہ بیچ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دی اوسکے ہاتھ مین اگرچہ ہو کھر جلا ہوا ظلف کو یہہ حمد اور ابوداود اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** مقصود مبالغہ ہی دینے مین یعنی کچھ دیدی سائل کو اگرچہ پھیر حقیر ہو **وعن** مَوْلًى لِعُثْمَانَ قَالَ أَهْدَيْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ بَضْعَةً مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِيْهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهٗ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ فَقَالُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ أَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَطْعِمُهٗ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ اذْهَبِيْ فَأْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ إِلَّا قِطْعَةً مَرْدِيَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذٰلِكِ اللَّحْمَ عَادَ مَرْدِيَةً

لِمَالَمْ تُعْطُوْهُ السَّائِلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی خدام آزاد حضرت عثمان کی کسی کہا تمہ بھیجا گیا ام سلمہ کہ ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہاتہا اوکو گوشت پس کہا ام سلمہ فی لونڈیکو رکھدی اس گوشت کو گھر مین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرین اسکو پس کہدیا لونڈی فی اوسکو گھر کی طاقچہ مین اور آیا مانگنی والا پس کہڑا ہوا دروازی پر پس کہا ای گھر والو اللہ دو برکت دی اللہ تمکو پس کہا گھر والو فی برکت دی اللہ تمکو یعنی یہہ جواب سائل کو جیسی یہان کہتی ہین سائل کو برکت ہی شاہ جی پس چلا گیا مانگنی والا پھر تشریف لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا ای ام سلمہ تمہاری پاس کچھ چیز ہی کہ کہاؤنمین اوسکو پس کہا ام سلمہ فی کہ ہان کہا لونڈیکو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پس نہ پایا طاقچہ مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب دینی تمہاری سائل کو نقل کی یہہ بیہقی فی دلائل النبوۃ مین **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس فقیل لھم فقال الذی یسئل باللہ ولا یعطی بہ رواہ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کیا نہ خبر دونمین تمکو ساتہہ بدتر ین لوگونکے مرتبہ مین نزدیک خدا کی عرض کیا صحابہ فی ہان خبر دیجیی فرمایا وہ شخص کہ سوال کیا جاوے ساتہہ نام خدا کی اور نہ دیوی ساتہہ دوسی سوال کی نقل کی یہہ احمد فی **ف** یعنی سائل فی کہا ہے محکوم واسطے اللہ کے اور باوجود اسکی اوسنی نہ مانا تو وہ سب لوگون مین برا ہی مرتبہ مین اللہ کے نزدیک کہ جس صورۃ مین سائل مستحق نہ ہوگا جسکا اوس پاس مال زیادہ ہی حاجت سے اور اپنی عیال کی حاجت سے ہوگا تو کیونکر ہوگا نہیں مستحق ہونیکا نہ سکنیوالی اور مانگنہ گا رجب ہوگا کہ سائل مستحق اوس مال کا ہوا اور اوس پاس مال زیادہ حاجت سے ہو **وعن** ابی ذر انہ استاذن علی عثمان فاذن

لہ وبید عصاہ فقال عثمان یا کعب ان عبد الرحمن توفی وترک مالا فما ترٰی فیہ فقال ان کان یصل فیہ حق اللہ فلا باس علیہ فرفع ابو ذر عصاہ فضرب کعبا وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما احب لی ان لی ھذا الجبل ذھبا انفقہ ویتقبل منی اذر خلفنی منہ ستا اوراق انشدک باللہ عثمان اسمعتہ ثلث مرات قال نعم زادہ احمد اور روایت ہی ابو ذر سی کہ اوہون نے پروانگی مانگی حضرت عثمان سے انکی پس پروانگی دی انکو اور تہی اونکی ہاتہہ مین لاٹہی اونکے پس کہا حضرت عثمان نے ای کعب یعنے وہ ہان صاحب تہی تحقیق عبد الرحمن فی وفات پائی اور چہوڑ گئی مال بہت پس کیا کہتی ہو تم اوسکی حق مین یعنی کثرت مالکی اوسکی کمال کی یہی مضر تہی یا نہین پس کہا کعب نے اگر ادا کرتی ہی عبد الرحمن فی حق اللہ کا یعنی زکوٰۃ وغیرہ پس نہین ضرر اوسپر پس مارا ابو ذر فی لاٹہی اپنی اور ماری کعب اور کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین دوست رکہتا مین اگر ہو واسطے میرے یہہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد یا اور پہاڑ سونیکا کہ خرچ کرونمین اوسکو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے مجہسی یہہ کہ چہوڑ جاؤنمین دونمین سے پہہ اوقیہ یعنی دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کے ای عثمان یعنی ہی سنا ہی اسکو کہا ہے کلام ابو ذر فی تین بار کہا حضرت عثمان نے ہان نقل کی یہہ احمد فی **ف** ابو ذغفاری مقرار اور زاہد صحابی سے تہی مذہب انکا یہہ تہا کہ مال پاس کچھہ جمع کیجی سب دیدی واپس پس خدا نے عالم کے اوپر یا بتہی کعب اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ اگر زکوٰۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھہ مضایقہ نہین جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے اور یہہ مبالغہ ہی کہ اتنا دون اور باوجود اسکی ہی کا تسکی قبول ہو اور لفظ اذ ساتہہ ضعفا ان کی منصوب ہی حسب کے یعنی اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کے راہ مین صرف اور قبول ہو تو بہی نہین دوست رکہتا کہ بقدر رہبہ وقیہ کئی بہی چہوڑ جاؤن ح **وعن** عقبۃ بن الحارث قال

صلیت وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطی رقاب الناس الی بعض حجر نسائہ ففزع الناس من سرعتہ فخرج علیہم فرای انہم قد عجبوا من سرعتہ قال ذکرت شیئا من تبر عندنا فکرھت ان یحبسنی فامرت بقسمتہ رواہ البخاری وفی روایۃ لہ قال کنت خلفت فی البیت تبرا من الصدقۃ فکرھت ان ابیتہ اور روایت ہی عقبہ بن حارث سی کہا پڑہی مین پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین نماز عصر کی پس سلام پہیرا حضرت فی پہر کہڑی ہوئے جلدی کر نیوالی پہر پہلانگتی ہوئے گردنین لوگونکی متوجہ ہوئے طرف بعضی حجروان عورتون اپنی کی پس گہبرائی لوگ جلدی کرنی حضرت کیسی پہر نکلی حضرت اوسپہ پس دیکہا کہ صحابہ نے تعجب کیا جلدی کرنی اونکیسی فرمایا یاد کی مین ایک چیز سونے کی کہ نزد

ہماری تہی پس کردو جانا یعنی یہہ کہ دو کی محکو یعنی تو سے الصہ سی پس حکم کیا یعنی ل بت کو ساتھہ بانٹ دینی اوسکی نقل کی یہہ تجارت نی اور ایک روایت تجارت کی میں ہے کہ فرمایا حضرت نی تہا میں پھر آیا گہر میں ایکٹ لاسو یکاز کوۃ بیں سے پس کہ دو جانا یعنی یہہ کہ راکھو کہو نہیں وسکو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ التفات کرنا اسکی طرف مذموم ہے کہ یہی باز کہنا ہی تمام قرب سے یا یہہ تعلیم امت کے لیی تہا ہ **وعن عائشۃ** آنہا قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندی فی مرضہ ستۃ دنانیر او سبعۃ فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان افرقہا فشغلنی وجع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم سالنی عنہا ما فعلت الستۃ او السبعۃ قالت لا واللہ لقد کان شغلنی وجعک فدعا بہا ثم وضعہا فی کفہ فقال ما ظن نبی اللہ لو لقی اللہ عز وجل ہذہ عندہ رواہ احمد **وعنہ** ایضاً اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ او ہوں نے کہا تہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے پاس سات یا نو کی مین چہلہ شرفیان عرعی کی یا سات پاس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بانٹ دو نہیں او مکو پھر بازکہا مجکو یعنی او مکو کسی ہماری سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فی یعنی وصت نہ پائی او کی ا منی کی سبب بیماری حضرت کے پھر پوچہا مجسی حضرت نی حال دسکا کہ کیا ہوئیں وہ چہلہ شرفیان یا سات کہا حضرت عائشہ نی نہیں یا نہیں یعنی قسم کہا خدا کی تحقیق بازکہا مجکو یعنی او کی یا ا منی سی ہماری آپکی نی پس منگوا یا حضرت نے اون اشرفیو نکو پھر کہا او نکو اپنی ہاتہہ میں پھر فرمایا کیا ہی گمان ہے بندکا اگر ملاقات کرے اللہ عزوجل سی اور یہہ شرفیان ہوں پاس اوسکے نقل کی یہہ حصفی **ف** یعنی ہونا انکا نبی کی پاس ثانی ہی مقام نبوۃ کی **وعن ابی ہریرۃ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی بلال وعندہ صبرۃ من تمر فقال ما ہذا یا بلال قال شیء ادخرتہ لغد فقال اما تخشی ان ترى لہ بخارا فی نار جہنم یوم القیمۃ انفق یا بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی ہے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی بلال کی پاس اور نزدیک بلال کی ایک تودہ تہا کہجور کا پس فرمایا حضرت نے کیا ہی یہہ اے بلال کہا ایک چیز کہ ذخیرہ کیا ہی یعنی اسکو کل کی لیی کہ زمانہ آیندہ میں پس فرمایا حضرت نے کیا نہیں ڈرتا تو یہہ کہ دیکھی تو اسکی لپی کل کو بخار آگ دوزخ میں دن قیامت کے شرح کرتوا ی بلال اور نہ ڈر رکھہ صاحب عرش سی مفتقر کر **ف** کل کو یعنی دن قیامت کے یا قطع یوم القیمۃ تاکید ہی اسکی اور بخار یعنی اثر آگ کا یعنی آگ کی طرف تیرے پس یہہ کنایہ ہے قرب ہونی اوسکی سی دوزخ سی حاصل یہہ کہ اسکی سبب سے قریب دوزخ کی ہوگا اور اخیر حدیث کا حاصل یہہ ہی کہ خرچ کر اور محتاجگی سی نہ ڈر کہ اس قادر نی عرش عظیم کو پیدا کیا ہی روزی پہنچاویگا اور حضرت نی یہہ حکم فرمایا بلال کو واسطی حاصل کرنی مقام کمال کی یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہووالا اعلم ہی ذخیرہ کرنا قوت برس دو کا عیال کی لیی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السخاء شجرۃ فی الجنۃ فمن کان سخیا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن حتی یدخلہ الجنۃ والشح شجرۃ فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن حتی یدخلہ النار رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سخاوت درخت ہی بہشت میں پس جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی او میں سے پس نہیں چہوڑیگی او سکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی او سکو بہشت میں یعنی اگرچہ آخر الامر ہو اور بخیلی درخت ہی دوزخ میں پس جو شخص کہ ہو بخیل پکڑیگا ٹہنی کو او میں سے پس نہ چہوڑیگی او سکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی او سکو دوزخ میں نقل کی یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** درخت ہی یعنی سخاوت مانند درخت کی ہی مشابہت دی او سکو درخت کی ساتھہ یعنی کہ جیسی درخت بڑا ہوتا ہی اور ٹہنیاں بہت ہوتی ہیں ایسی ہی سخاوت ہی ایک چیز بڑی ہی اور قسمیں او سکی بہت ہیں اور پکڑیگا ٹہنی یعنی ایک قسم قسموں سخاوت کی سی **وعن علی** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالصدقۃ فان البلاء لا یتخطاہا رواہ رزین اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کرو ساتھہ صدقہ دینی کی یعنی موت یا بیماری سے پہلی دو صدقہ کی تحقیق بلا نہیں پہنچی صدقہ سی یعنی صدقہ دینی سی بلا دفع ہوتی ہی نقل کی یہہ رزین نے **باب**

فصل

فضل الصدقۃ باب ہے بیچ بیان فضیلت صدقہ کی **ف** صدقہ اوس مال کو کہتی ہین کہ نکالی اوسکو آدمی اپنی مال مین سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور قرب حاصل کرنیکی لیی خواہ واجب ہو خواہ نفل ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتَقَبَّلُهَا بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یُرَبِّیْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰی تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خیرات کری برابر کھجور کی یعنی برابر صورتمین ہو باقیمت مین کمائی حلال سی اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی اوسکو ساتھہ داہنی ہاتھہ اپنی کی پھر پالتا ہی اوسکو واسطی خیرات والیکی جیسا کہ پالتا ہی ایک تمہارا بچھیری اپنی کو یہانتک کہ ہوتا ہی صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد وہی وہ مال کہ جمع کیا ہو اوسکو وجہ حلال سی یعنی بوجہ شرعی کچھہ صنعت کی یا تجارۃ کی یا زراعت کی یا وارث مین ہاتھہ لگا یا ہبہ کیا کسی نی اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو سو یہی شارہ ہی طرف اسکی کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا اور حلال اچھی جگہ صرف ہوتا ہی چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ رحمۃ اللہ نی نقل کی کہ ایک شخص صالحین مین سے کماتا تھا اور پھر دیتا تھا تہائی اور تہائی اپنی خرچ مین لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمانیکی جگہہ مین آیا اونکی پاس ایک دینار اور کہا ای شیخ جتنا ہوسکے ہمکو سو دو مین ہمنے حاصل کرنا حلال پھر کے تو وہ پہونچے گا شخص کو مین بیان غیب کا اوسنے کہا اونہون نے کل جاؤ تو اوس شخص سے کہ رہتی ہی سر دل تیرا دی اوسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک اندہا بوڑہا دیا اوسکو پھر دوسرے دن اوسپر گذر اسنا کہ وہ کہتا ہی ایک شخص سے کہ پاس اوسکی تہا یہہ کہ گذرا مچھر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا یعنی اوسکو شراب خوار یعنی فلانی بدکار کی ساتھہ یہہ سنکر آیا وہ غنی شیخ پاس اور بیان کیا یہہ واقعہ پھر دی اوسکو شیخ نی ایک درہم اپنی کمائی کی اور کہا اوسکو کہ جب نکلی تو گہر سی اور اول جسپر تیری نظر پڑی اوسکو یہہ درہم دیتا پھر نکلا وہ دیکھا ایک روپیہ دار کو کنارہ مین غنی معلوم ہوتا تہا پس ٹہلا اوسکی دینی سی لیکن ہو جب حکم شیخ کی لاچار اوسکو دی درہم پس جب اوسنی درہم پھر راہ اپنی سی اور ساتھہ چلا اوسکی غنی دینی والا یہانتک کہ دیکھا اوسکو کہ داخل ہوا ایک کہنڈر مین اور نکلا دوسرا راہ سی اور چلا طرف شہر کے پھر داخل ہوا وہ غنی پیچھی اوسکی اوس کہنڈر مین پس ندیکھا اوسمین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھی پیچھی گیا اوسکی غنی اور قسم دی اوسکو یہہ کہ خبر دی مجکو اپنی حال کی پس ذکر کیا اوسنی یہہ کہ میری ساتھہ اولاد ہی چھوٹی اور بہی وہ نہایت ہوکی پس مین مضطرب ہوا اور نکلا سر گردان پھر دیکھا یعنی یہہ کبوتر مرا ہوا ایلیا یعنی اوسکو اونکی لیی پس جب مجھی یہہ فتوح ہاتھہ لگی تو پہینک یا کبوتر جہانسی لیا تہا پس سمجھی وہ غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جگہ خرچ ہوتا ہی اور حرام برے جای اور قبول کرتا ہی ساتھہ داہنی ہاتھہ کی یعنی خوب قبول کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اوس سے اوسکو دائین ہاتھہ مین لینا ایسلیی کہا کہ عادۃ ہی کہ پسندیدہ چیز کو آدمی داہین ہاتھہ مین لیتا ہی اور بالتا ہی یعنی بڑہاتا جاتا ہی اوسکو تاکہ بہاری ہو میزان اعمال مین ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندہ کو بسبب معاف کرنیکی تقصیر کیکی مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطی خدا کی مگر بلند کرتا ہی مرتبہ اوسکا اللہ تعالیٰ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے اگرچہ ظاہر مین کمہ دینا بسبب نقصان مال کا ہی لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہی کہ برکت زیادہ ہوتی ہی اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہی یا یہہ کہ دنیا مین ہی بدلا اوسکا ملتا ہی اور جو کوئی قصور رسید کا بخش دیتا ہی باوجود قدرت کہنی کی بدلا لینی پر اوسکی اللہ تعالیٰ عزت زیادہ کرتا ہی دنیا اور آخرۃ مین ایک بزرگ سی منقول ہی کہ کوئی انتقام برابر عفو کی نہین اور جو کوئی تواضع یعنی عاجزی کرتا ہی واسطی امید ثواب اللہ

کی ۔ اور کسی غرض کی تو اوسکی اللہ تعالیٰ قدر بلند کرتا ہی دنیا و آخرۃ مین شرح ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق زوجین من شیٔ من الاشیاء فی سبیل اللہ دعی من ابواب الجنۃ وللجنۃ ابواب فمن کان من اھل الصلوٰۃ دعی من باب الصلوٰۃ ومن کان من اھل الجھاد دعی من باب الجھاد ومن کان من اھل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن کان من اھل الصیام دعی من باب الریان فقال ابوبکر ما علی احد یدعی من ھذہ الابواب من ضرورۃ فھل یدعی احد من ھذہ کلھا یا رسول اللہ قال نعم وارجو ان تکون منھم متفق اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی خرچ کری دو ہی چیز کو چیزون مین سے اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشنودی کی جگہہ تو بلایا جاویگا دروازون بہشت کیسی دروازی بہشت کی مین کتنی ہی دروازی یعنی آٹھہ ہیر جو ہو دروازی اہل نماز کی یعنی بہت افضل پڑہتا ہو ویسی طرح نماز پڑہتا ہو بلایا جاویگا دروازی نماز کیسی یعنی جو خاص اہل نماز ہی کی ہی کہا جاویگا اے فلانے داخل ہو اس دروازی سی جو کوئی ہو اہل جہاد کیسی ہو بلایا جاویگا دروازہ جہاد کیسی اور جو ہوگا اہل صدقہ یعنی بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا دروازہ صدقہ کیسی اور جو کہ اہل روزہ کی یعنی روزے بہت رکہتا ہو بلایا جاویگا دروازی ریان سی یعنی باب الصیام سے کہ نام اوسکا ریان ہے پس کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نی کہ نہین ضرورۃ اوس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے ان سب دروازون سے یہہ کہ بلایا جاوے سب دروازون سی یعنی کچہہ ضرورۃ تو ہی نہین کہ کوئی سب دروازون سی بلایا جاوی اگر ایک ہی دروازی سی بلایا جاویگا مراد کہ داخل ہونا بہشت مین سے حاصل ہی لیکن باوجود اس حاصل ہی کی پس پوچہتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازون سی ہی فرمایا کہ ہان امید کہتا ہون نہین کہ ہووینگا تو ہونین سے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دو ہری چیز یعنی مثلاً دو درہم یا دو روپی یا دو غلام یا دو گہوڑی یا دو کپڑی وغیرہ ذلک اور بلایا جاویگا دروازون بہشت کیسی یعنی بلاوینگی دار وغہ جنت کی سب دروازون سی اس سے معلوم ہوا کہ یہہ ایک عمل برابر اون اعمال کی ہی کہ جنکی سبب سے مستحق داخل ہونیکا سب دروازون ہونا ہی اور یان کی معنی ہین سیراب کہا گیا ہی کہ وہ دروازہ ایسا ہی کہ پلایا جاتا ہی روزہ دار کو ہیر شراب طہور پہلی پہنچنی کی درمیان جنت مین تاکہ جاتی رہی پیاس روز ہین جو یہان پیاسا رہا تہا اوسکی عوض اس دروازی سی داخل ہوگا سیراب ہوکر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ یہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتی ہی نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہہ دروازہ تمہارا ہی پس داخل ہو اوسمین ساتہہ رحمت خدا کی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ باب التوبہ کو توبہ والے اوسمین سے داخل ہونگی اور ایک دروازہ کہ غصہ پینی والی اور عفو کرنیوالی گناہ کو لوگ کی اوسمین سے داخل ہون گی اور ایک دروازہ ہے کہ راضے برضا مولی اوسمین سے داخل ہون گی اور لفظ فضل یدعے کی اوپر کا جملہ تہے سوال کی یعنے فضل یدعی آخر تک کی اور ہووینگا تو اون مین سی یعنی اہلی کہ حضرت ابوبکر رضہ مین یہہ بات مین پائی جاتی ہین ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم الیوم صائما قال ابوبکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابوبکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابوبکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضا قال ابوبکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرئ الا دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون شخص ہے تم مین سے آجکی دن روزہ سی کہا ابوبکر صدیق رضی نی کہ مین ہون روزہ سی فرمایا کون ہے تم مین سے کہ گیا ہی آجکی دن ساتہہ جنازہ کی کہا ابوبکر نی کہ مین ہون فرمایا کون ہی کہ کہلایا تم مین سے آجکی دن مسکین کو کہا ابوبکر نی کہ مین ہون فرمایا کون ہے تم مین سے کہ عیادۃ کی بیمار کی آجکی دن کہا ابوبکر نی کہ مین ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جمع ہوتین یہہ چیزین کسی شخص مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین جمع ہوتین یہہ چیزین یعنی ایک دن مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی بلا حساب و بلا عذاب ہی کافی ہی مطلق داخل ہونیکی لیے یا معنی یہہ ہین کہ داخل ہوگا جنت مین جس دروازی سی چاہیگا اور احادیث سی معلوم ہوا کہ منع نہین ہے انا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا

البطور خیر دینی کی اپنی حال سے اور بقصد طلب کے نے سوال کی اور بعضی صوفیہ نے جو منع کیا ہی اسکو کہ فقیر کو چاہیے کہ انا زبان پر نہ جاری کرے تو مراد انکی یہہ ہے کہ بقصد تکبر اور دعوی ہستی اور انانیت کے نہ کہی جیسی ابلیس نے کہا انا خیر منہ ؛ ع **وعنہ** مَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِہَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عورتون مسلمان نہ حقیر جانی ہمسائی یعنی تحفہ بھیجنی کو یا تصدق کرنیکو واسطی ہمسائی اپنی کی اگرچہ ہو کہر بکریکا نعل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے نہ باز رہی تم مین سے تحفہ بھیجنی یا صدقہ دینی سی ہمسائی کو حقیر جانکر اگرچہ کسی کو جو ہو اوس پاس یعنے جو ہو سکی بھیجی اگرچہ تہوڑی چیز ہو اور بعضون نی کہا کہ یہہ خطاب اوس عورت کو ہی کہ جسکو تحفہ بھیجنی پہنچے یعنے یہہ ہونگی کہ حقیر نہ جانی کوئی تم مین سے اپنی ہمسائی کی تحفہ کو بلکہ قبول کری اگرچہ تہوڑا ہو اور اگرچہ ہو کہر بکریکا یہہ قابل بھیجنی اور بھیجانیکی اور تصدق کی نہیں ہے اسکو مبالغہ ذکر فرمایا مراد اس سے یہہ ہی کہ اگرچہ تہوڑی اور حقیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتونکو کیا کہ انکی فراغ مین حصہ اور پہیر دنیا تحفہ وغیرہ کا بہت ہوتا ہی ؛ ع ح ؛ **وعن** جَابِرٍ وَحُذَیْفَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر اور حذیفہ سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو نیکی ہی صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کام نیکی کی ہین خواہ کہنی کی خواہ کرنیکی اور ہین موافق مرضی اللہ کی اوسکا ثواب ایسا ہی جیسا صدقہ دینی کا ؛ ع ؛ **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلِیْقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ حقیر جان تو نیکی کی کسی چیز کو اگرچہ ملاقات کرے تو اپنی بہائی سی سانہہ چہری خوش کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کشادہ پیشانی سی جو کوئی کسیسی ملتا ہی تو وہ خوش ہوتا ہی پس مسلمان کا دل خوش کرنا بلاشبہ اچہا ہی ؛ ع **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ فَلْیَعْمَلْ بِیَدَیْہِ فَیَنْفَعُ نَفْسَہٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیُعِیْنُ ذَا الْحَاجَۃِ الْمَلْھُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیَاْمُرُ بِالْخَیْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیُمْسِکُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّہٗ لَہٗ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے یعنے بطریق شکر نعمت الہی کی کہا صحابہ نی پس اگر نہ ہادی استقدر کہ تصدق کری فرمایا پس چاہیے کہ کماوے مال دونون ہاتہونکی کسب سے پس نفع پہنچے وی اپنے ذات کو اور خیرات کری کہا صحابہ نے پس اگر نہ طاقت رکہی یا کہا کہ ذکر سکی فرمایا پس مدد کری اپنی بدنسی یا مال سی حاجتمند ملہوف دادخواہ کی عرض کیا صحابہ نی پس اگر نہ کر سکی یہہ بہی فرمایا امر کری ساتہہ بہلائیکی عرض کیا صحابہ نے پس اگر یہہ بہی نہ کر سکی فرمایا پس باز رکہی یعنی اپنی تئین یا اور دونکو برائی پہنچانی سی لوگونکو پس یہہ بہلائی ہے اسکی لیے صدقہ یعنی اللہ دینے کا ساتواب جتنا کہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** برائی پہنچانیسی بدزبانی یا ہاتہہ وغیرہ سی کسیکو ایذا دی اور یہی مضمون کسی نی اسمین کہا ہی **مصرع** مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ؛ ع **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ یَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ وَیُعِیْنُ الرَّجُلَ عَلٰی دَابَّتِہٖ فَیَحْمِلُ عَلَیْھَا اَوْ یَرْفَعُ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ خُطْوَۃٍ یَخْطُوْھَا اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ وَتُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو جوڑ ہین آدمی کی بدنمین لازم ہی اور ہر بینی اوسکے مقابلہ مین صدقہ ہر روز کہ نکلتا ہی اوسمین آفتاب عدل کرنا درمیان دو شخصونکی یہہ ہے صدقہ ہی اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اوسکیکہ سوار کر دی اوسپر یا لادی اوسپر اسباب اوسکا صدقہ ہی اور بات اچہی صدقہ ہی اور ہر قدم کہ رکہتا ہی اوسکو طرف نماز کی صدقہ ہی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے

صدقہ ہی نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** لازم ہی اوپر یعنی جوڑوں کی پیدائش میں حکمتیں اور تعینیں بڑی بڑی ہیں ان کی شکر میں صدقہ لازم ہی آدمی پر ہر روز بعد ازاں بیان کیا کہ صدقہ ہی نہیں ہے کمال صدقہ کی بلکہ یہ چیزیں بھی کہ مذکور ہوئیں صدقہ ہیں اور بات اچھی بیچنی جس سے ثواب حاصل ہو یا سائل وغیرہ سے کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکھنا ہی طرف نماز کی صدقہ ہی اور سیکھی علم میں سے جانا طواف کی پی اور عیادۃ کی پی اور جنازہ کی پی اور طلب علم اور مانند اسکی پی اور موذی چیز مانند کانٹی اور ہڈی اور نجاست وغیرہ کی ۔ ح ع ۔ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلٰثِمِائَةِ فَاِنَّهٗ يُمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سی اوپر تین سو ساٹھ جوڑوں کی پس جو کوئی اللہ اکبر کہی اور حمد کری اللہ کی اور لا الہ الا اللہ کہی اللہ سبحان اللہ کہی اور استغفار کری اللہ سے اور دور کری پتھر لوگوں کی راہ سی یا دور کری راہ سی کانٹا یا ہڈی یا حکم کری ساتھ نیک چیز کی یا منع کری بری چیز سی کہی اور کری یہ اقوال و افعال سب یا بعض موافق گنتی ان تین سو ساٹھ جوڑوں کی پس تحقیق وہ چلتا ہی اوسدن احالت میں کہ دور کیا اپنی جان کو اگ سی نقل کے یہ مسلم نے **ف** لفظ اوسد میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ یہ کام ہر روز کری تو کفارہ گناہوں کا ہو ۔ ح **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور حکم کرنا ساتھ نیک بات کے صدقہ ہی اور منع کرنا بری بات سے صدقہ ہی اور بیچ صحبت کرنی ایک تمہاری کی بی بی اپنی سی یا لونڈی اپنے سی صدقہ ہی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دفع کری ایک ہمارا اپنی شہوت اور ہووے اوسکو اوسمیں ثواب فرمایا بتلاؤ مجھکو اگر دفع کرنا شہوت کو حرام میں آیا ہوتا اور ہووے اوسمیں گناہ پس ایسطرح سی جو وقت کہ دفع کری گا اوسکو حلال میں ہوگا اوسکی لیے اوسمیں ثواب نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جیسی صدقہ دینی میں ثواب ہوتا ہی ویسا ہی تسبیحات وغیرہ کی پڑھنی اور کرنیسی ثواب پاتا ہی اور صحبت کرنی بی بی سی اگرچہ یہ ذاتہ عبادت و صدقہ نہیں لیکن ہووے اوسمیں اوکا ثواب بی بی کا ہی اور نفس حرام کی طرف مائل ہوتا ہی اور شیطان ہی رغبت دلاتا ہی اوسکی اور باوجود اسکی اپنی کو بچا کر رجوع حلال کی طرف کرتا ہی بموجب حکم الہی کے ثواب پاتا ہی صدقہ کا ۔ ح ع ۔ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِاِنَاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا صدقہ ہی اونٹنی بہت دودھ والی عاریت دینی واسطی دودھ پینی کی اور اچھا صدقہ ہی بکری بہت دودھ والی عاریت دینی واسطے دودھ پینی ہی بکسن بہر کر دودھ اور شام کو دودھ ہے بکسن بہر کر دودھ نقل کے یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عرب میں یہ معمول ہی کہ جسکو اللہ تعالی نے توفیق دی ہی وہ اونٹنی یا بکری دودھ کی محتاج کو عاریۃً دیتا ہی تا وہ حاجت روائی اپنی کری اور بعد حاجت روائی کی وہ مالک کو پھیر دیتا ہی اسکی حضرت نے تعریف فرمائی کہ خود صدقہ ہی یہ ۔ ح ۔ **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ

اَوْ طَیْرٌ اَوْ بَهِیْمَةٌ اِلَّا کَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لگاوی کوئی درخت یا بووی کھیتی پھر کھاوی اوس سے آدمی یا پرندی یا چارپائی یعنی اگرچہ بغیر اختیار مالک کے کھاوین مگر ہوتا ہی اوسکی لیی صدقہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین جابر سی یہہ ہی ہی اور جو کچھ چور یا جاتا ہی اوس سی اوسکی لیی صدقہ ہی ف یعنی لعد دینی کا ثواب پاتا ہی اور سکا حاصل یہہ کہ کسی سبب سے کہا یا جاوے مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہی اوسکو ثواب اسمین تسلی ہی اوسکے لیے کہ صبر کری نقصان مال پر کہ بہت ثواب پاتا ہی ع ف اگر کوئی کہی کہ ثواب عمال کا موقوف نیت پر ہی اور یہان نیت نہوی جواب یہہ کہ منظور اصلی کھیتے مین حیوۃ نوع حیوان و انسان کی ہی مطلقاً ہیچ کسی فرد کی ہو انواد حیوان و انسان کیسی پس متعلق ہوی نیت اجمالی ساتھ اس فرد کی بھی اور نیت اجمالی کافی ہی ثواب کے ہنومین واللہ علم بالصواب ؛ مولانا عبد العزیز وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَاَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِکَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَکِیٍّ یَلْهَثُ کَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ نَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِکَ قِیْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشش کی گئی واسطی ایک عورت بدکار کی کہ گذری ایک کتے پر کہ کھڑا ہانپتا نزدیک کنوین کے نکلا رہا تہا زبان اپنی ماری پیاس کے قریب تہا کہ ہلاک کری اوسکو پاس پس اوتارا اوس عورۃ نی موزہ اپنا اور باندہا اوسکو ساتھ اوڑہنی اپنی کی پھر نکالا اوسکی لیی پانی پس بخشش کی گئی واسطی اوسکی بسبب سکام کی کہا گیا یعنی صحابہ نی عرض کیا کہ کیا تحقیق ہمارے لیے بیچ احسان کرنیکی جانورون پر ثواب ہے فرمایا بیچ احسان کرنیکی ہر صاحب جگر تر یعنی جاندار پر ثواب ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا منظہری کہ ہر جانور کی کہلانی اور پلانی مین ثواب ہوتا ہی سوا موذیات کی کہ جنکی لیی حکم مارنیکا ہی یعنی سانپ اور بچھو وغیرہ اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبھی کیسو گناہ بغیر توبہ کی ہی اللہ تعالی بخش دیتا ہی ہی نزدیک اہل سنت کا ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَمْسَکَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَکُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ سی کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عذاب کیگئی ایک عورت بسبب بلی کی کہ باندہ رکہا تہا اوسکو یہانتک کہ مرگئی ماری بہوک کی پس نہ تہی عورت کہ کہلاوے اوسنے بلی کو کہ کہا وی جانورون زمین کیسی یعنی چوہہ وغیرہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ صغیرہ گناہ ہی اور جانرہی عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ نزدیک معتقدین ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰی ظَهْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّیَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گذرا ایک شخص بیچ درخت کی پر کہ تہی اوپر راہ کی یعنی نزدیک اوسکی پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنی کو مسلمانون کی راہ سی کہ نہ ایذا دی اونکو پس داخل کیا گیا بہشت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی ارادہ دور کرنیکا کیا اور پہر دور کیا اوسکو پس داخل ہوا بہشت مین باعتبار نیت ہی داخل ہوا ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِیْقِ کَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیکہا میں نی ایک شخص کو کہ پہرتا ہی اور چین کرتا ہی بہشت مین بسبب ایک درخت کی کہ کاٹا تہا اوسکو راہ سی تہا درخت ایذا دیتا آدمیونکو نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اِعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی برزہ سی کہ کہا کہا میں نی اے نبی اللہ کی سکہلاؤ مجکو ایک چیز کہ نفع کرے مجکو ساتھ اوسکی فرمایا ایک طرف کیا کر موذی چیز کو راہ مسلمانون سے نقل کی یہہ مسلم نی ف سَتَذْکُرُ حَدِیْثَ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اتَّقُوا النَّارَ فِیْ بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کریگی ہم حدیث عدی بن حاتم کی کہ

سلام دو کہ یہ ہی اقتوا الدنا یہ باب علامات نبوۃ کی اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی عبداللہ بن سلام سے کہا جبکہ آئی ہی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین حاضر ہوا مین پس جبکہ دیکھا مینی چہرہ حضرت کا معلوم کیا مینی یہہ کہ چہرہ حضرت کا نہین ہے چہرہ جھوٹیکا پس تہا اول کلام یہہ کہ فرمایا می آدمیو افشا کرو سلام کو یعنی پکار کر کہو اسطرح کہ جس سے سلام وعلیک کرو وہ سنی اور ہر ایک سے کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کہلاؤ کہانا یعنے بہوکو نکو اور سلوک کرو ناتیدار و نسی اور پڑہو نمازرا تگو اوحالت مین کہ لوگ سوتی ہون یعنی تہجد داخل ہوگی بہشت مین ساتہہ سلامتی کی یعنی عذاب سے نقل کے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی فی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بندگی کرو رحمان کی اور کہلاؤ طعام اور افشا کرو سلام داخل ہوگی بہشت مین ساتہہ سلامتی کی نقل کے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق صدقہ کرانا بجہا دیتا ہی غضب پروردگار کیکو اور دور کرتا ہی مرنی بدکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بجہا دیتا ہی غضب ب کو یعنی دنیا مین عافیت سی رکہتا ہی کہ کوئی بلا نہین پاتا رتا اور مرنے بد کو یعنی ہر حالت وقت مرنیکی یعنی وقت تحریص شیطان سے اور بیماری سخت وغیرہ وسی کہ باعث کفر و کفران کی ہو محفوظ رکہتا ہی حاصل یہہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہی روح **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو نیکی ہی صدقہ ہی یعنے نیکیون مین سے یہہ ہے کہ ملاقات کرے مسلمان بہائی اپنی سی ساتہہ کشادہ چہرہ کی اور یہہ کہ ڈالدی ڈول اپنی سی پانی بیچ اپنی کی نقل کے یہہ احمد اور ترمذی نی **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَنَظَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيِّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسکرانا تیرا برو بہائی اپنی کی صدقہ ہی اور امر کرنا تیرا نیکی کا صدقہ ہی اور منع کرنا تیرا بد باتون سے صدقہ ہی اور بتلا دینا تیرا کسیکو بیچ زمین بی نشانی کی واسطی تیری صدقہ ہی یعنی جس زمین مین بیسبب نہونی نشان راہ کی لوگ راستہ بہولتی ہین اور سہین کسی راہ بہولیکو راہ بتا دینی سی صدقی کا ثواب ملتا ہی اور مدد کرنی تیری یعنی ہاتہہ پکڑ کر لیجانا اندہیکو یا کم سوجہہ کو تیری لیی صدقہ ہی اور دور کرنا تیرا پتہر کا اور کانٹی کا اور ہڈی کا راہ سی تیری لیی صدقہ ہی اور ڈالنا پانیکا ڈول اپنی سی بیچ ڈول بہائی اپنی کی تیری لیی صدقہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** جڑیا ڈول سی ڈول مین پانی ڈالنی مین یہہ ثواب ملا تو جس صورت مین بہائی مسلمان پاس ڈول نہوا اور تو اپنی ڈول سی پانی دی اوسکو کیا کہنا ثواب پاویگا **وع** **وعن** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی سعد بن عبادہ سی کہ کہا ای رسول اللہ تحقیق مان سعد کی یعنی میری مان مرگئی پس کونسا صدقہ بہتر ہی یعنی اوسکی روح کی لیی فرمایا پانی پس کہودا سعد نی کنوان اور کہا یہہ کنوان صدقہ ہی واسطی مان سعد کی نقل کے

ہیہ بود، وداود ونسائی فی ف پانی ہیہ ہی اسیسی کہ بہت کام آتا ہی امور دین ودنیا مین خصوصًا اون شہرون گرم مین ۱۲ ع وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلم کسا مسلما ثوبا علی عری کساہ اللہ من خضر الجنۃ وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمہ اللہ من ثمار الجنۃ وایما مسلم سقی مسلما علی ظمإ سقاہ اللہ من الرحیق المختوم رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو مسلمان پہناوی کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگی پن کی پہناویگا اوسکو اللہ بہشت کی سبز لباسون مین سے اور جو مسلمان کہلاوے کسی مسلمان کو بہوک پر کہلاویگا اوسکو اللہ میوون بہشت کیسی اور جو مسلمان پلاوے کسی مسلمان کو پیاس پر پلاویگا اوسکو اللہ شراب مہر کی ہوئی مین سے نقل کی یہہ ابوداود اود ترمذی نی ف یعنی شراب جنت کی کہ محفوظ ہی بسبب مہر کی تغیر وتبدیل ہی اور جسکی نشہ سوار اوسکی کوئی نہین ہے سکتا اور مراد اس سے یہہ ہی کہ نہایت نفیس ہے اسلیے نفیس چیز پر مہر کر دیتی ہین اور مہر اوپر مشک کے ہی جیسا کہ کلام اللہ مین آیا ہی یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک یعنی بجای موم وغیرہ کی مشک لگا کر اوپر مہر کی گئی ہے ۱۲ ع وعن فاطمۃ بنت قیس قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المال لحقا سوی الزکوٰۃ ثم تلا لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب الآیۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی فاطمہ بیٹی قیس کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مال مین البتہ حق ہی سوا زکوٰۃ کی پھر پڑہی حضرت نے ساری یہہ آیت نہین نیکی ہی کہ پھیرو مونہہ اپنی کو طرف مشرق ومغرب کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی زکوٰۃ تو فرض ہی ہی ضرور دینی چاہیی سوا زکوٰۃ کی صدقہ نفل ہی مستحب ہے وہ بہی دیا کری اور وہ یہہ ہے کہ محروم کری سائل اور قرض مانگنی والیکو اور دینے ننگی عاریۃ مانگنی والیسی اسباب گہر کا مانند ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کی اور نہ منع کری کسیکو پانی اور نمک وآگ یعنی سی کذا ذکرہ الطیبی وغیرہ اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد حق سی وہ چیزین ہین کہ آیت مذکورہ مین فرمائین یعنی احسان کرنا قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون اور خرچ کرنا مال کا بیچ آزاد کرنی بردہ کی اور باقی آیت یون ہے ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاخر والملائکۃ والکتٰب والنبیین وآتی المال علی حبہ ذوی القربٰی والیتٰمی والمسٰکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوٰۃ وآتی الزکوٰۃ یعنی ولیکن نیک وہ ہے کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچہلی پر اور فرشتون پر اور کتاب پر اور نبیون پر اور دیا مال ساتہہ محبت اوسکی قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون کو اور بردہ آزاد کرنہین اور قایم کی نماز اور دی زکوٰۃ پس یہہ آیۃ حصر نی سند کی لیے سے اوسطی کا سیمین اول تو اللہ تعالی نی تعریف کی مومنونکی ساتہہ دینی مال کی ہاتہون اور یتیمون وغیرہ کو بعد ازان تعریف کی ساتہہ قایم کرنی نماز اور دینی زکوٰۃ کی پس معلوم ہوا کہ دینا مال کا سوا دینی زکوٰۃ کی ہی اور وہ صدقہ نفل ہی حاصل یہہ کہ حضرت نی جو فرمایا تہا کہ مال مین حق ہی سوا زکوٰۃ کی وہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اول صدقہ نفل ذکر کیا گیا پہر صدقہ واجب ۲ ع وعن بہیسۃ عن ابیہا قالت قال یا رسول اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الماء قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الملح قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال ان تفعل الخیر خیر لک رواہ ابوداود اور روایت ہی بہیسہ سے کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سے کہ کہا بہیسہ نے کہ کہا باپ وسکی نی یا رسول اللہ کیا ہی وہ چیز کہ نہین حلال منع کرنا اور نہ بنا کسیکو اوس سے فرمایا کہ پانی کہا ای نبی اللہ کے اور کیا چیز ہی کہ نہین حلال منع کرنا کسیکو اوس سے فرمایا نمک کہا ای نبی اللہ کے اور کیا چیز ہی کہ نہین حلال منع کرنا اوس سے فرمایا کہ تیرا بہلائیکو بہتر ہے تیری لیی نقل کی یہہ ابوداود نی ف پانی یعنی جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت سے مالک کے اور نمک سے نہ منع کری اسیسی کہ لوگونکو احتیاج اوسکی بہت ہوتی ہی اور لوگ دیتی رہتی ہین اوسکو چندان قدر نہین کہتا اور کلا لہ یہ کا جامع ہے سب بہلائونکو یعنی دی جو کچہہ چاہی تو اور جو ہو سکی بہلائی کر نہین حلال تجکو باز رکہنا اپنی کو اور اونکو اس سے پس یہہ تعمیم ہی بعد تخصیص کے اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ لفظ لا یحل یعنی لا ینبغی کی ہی یعنی لایق نہین ہے منع کرنا ان چیزونسی ۲ ع وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی ارضا

فَلَهٗ فِيهَا أَجْرٌ وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آباد کرے زمین مُردہ کو یعنی کہیتی کرے زمین بنجر کو وہ مین پس اوسکی لیے اوسمین بدلے ہے اور جو کچھ کہ کھاجاوے مین جانور یا آدمی اوسکی لیے صدقہ ہے پس وہ اوسکی لیے صدقہ ہی یعنی جبکہ راضی و شاکر ہو اوسپر نقل کی بیہقی دارمی نی **وعن البراء** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی براء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیوی عاریۃً جانور دودھ کا واسطے یعنی چاندی یعنی روپی وغیرہ یا راہ بتلاوی راہ بھولیکو یا مدد ہی کوکو چوراہ مین ہوگا اوسکی لیے ثواب مانند آزاد کرنی ایک بردہ کی نقل کی بیہقی ترمذی نی **وعن أبي جري** جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهٖ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلْ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتَ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ إِنْ أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَكُوْنُ لَكَ أَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهٗ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی جری سی کہ نام اوسکا جابر بن سلیم ہی کہا آیا مین مدینہ مین پس دیکھا مینی ایک شخص کو کہ پھرتی ہین لوگ عمل اوسکی سی یعنی عمل کرتی ہین موافق فرمانی اوسکی جیسا کہ راوی نی توضیح کردی کہا کہ نہین فرمایا کچھ مگر عمل کرتی ہین لوگ وسپر کہا مینی کون ہی کہا لوگون نی یہہ مین رسول خدا کی کہا راوی نی دوبارا کہا مینی علیک السلام مینی تجھپر سلام ای رسول خدا کی فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السلام کا وہا ہی مردی کی کہا السلام علیک یعنی سلام ہی تجھپر کہا مینی تحقیق رسول خدا کی پس فرمایا مین ہون رسول اللہ کا وہ اللہ کہ اگر پہونچی تجکو ضرر پس پکاریو اوسکو دور کری ضرر کو تجسی اور اگر پہونچی تجکو قحط سالی پھر پکاریو اوسکو پیدا کری سبزہ زمین مین تیری لیی اور جبوقت کہ ہو تو زمین مین کہ خالی ہو پانی اور درخت سی یا ہو جنگل مین کہ دور ہو آبادی سی اور گم ہو جاوی سواری تیری پس پکاریو اوسکو پھیر لاوے سواری تجھپر کہا جابر نی کہ کہا مینی نصیحت کیجی مجکو فرمایا نہ برا کہہ کسیکو کہا جابر نی پس نہ برا کہا مینی پھر اسکی کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنی آدمیونکو تو برا کہنا کیسا حیوانات کو یہی نہین برا کہا جیسیکہ عادت عوام کی ہوتی ہی فرمایا حضرت نی اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سی یعنی نیکی کوئی تجسی کری یا تو کسی سے کری اگرچہ تھوڑی ہو حقیر جان بلکہ اگر کوئی تجسی نیکی کری اگرچہ تھوڑی ہو ہیبت جان اور شکر ادا کری جو کچھ تیری ہاتھہ سی نیکی ہو اوسکی کر اور غنیمت جان اور بات کر تو بھائی اپنی سی اور حال آنکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اوسکے تو منہہ تیرا یعنی تو ضع اور خوش کلامی کر اوس سے تاکہ خوش ہو دل اوسکا بسبب حسن خلق تیری کی یعنی تحقیق یہہ بھی نیکی ہی ہے اور بلند کر ازار اپنی آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانی تو یس ٹخنون تک اور بچ تکبر اور نخوت سی کہ لٹکانا ازار کا تکبر ہی ہے اور تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دی تجکو اور عار دلاوی تجکو ساتھہ اوس عیب کے جو جانتا ہی تجمین پس نہ عار دلا تو اوسکو ساتھہ اوس عیب کے کہ جانتا ہی تو اوسمین اسلیی کہ نہین ہے گناہ اوسکا وبال اوپر نقل کی بیہقی ابوداؤد نی اور نقل کی ترمذی نی حصہ حدیث سلام کی یعنی سرا حدیث کا کہ اوسمین ذکر سلام کا ہی اور باقی حدیث نہین ہے روایت مین یعنی ترمذی کی بجای فانما وبال ذلک علیہ کے یہہ ہے کہ ہوگا تیری لیی ثواب اوسکا اور ہوگا وبال

اوسکا اوسپر ف جابر نی دو با سلام سلیکی کیا کہ پہلا سلام یا تو حضرت نی سنا نہین یا جواب نہین دی یا اوکی ادب سکھایا کی لیی اور نہ کہہ علیک السلام یہ نہی ہی اور کہنا علیک السلام کا دعا مردکی ہی ظاہر اس عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مجرد کی زیارت کو جاوی کہی علیک السلام نہ السلام علیک جیسی کہ زندی پر کہتی ہین و لیکن تحقیق یہہ ہی کہ سنت مردی کی لیی ہی السلام علیک ہے سلیی کہ ثابت ہوا ہے حضرت سی کہ جب یارہ موتی کو تشریف لیجاتی تو کہتی السلام علیکم پس معنی اسکی کہ علیک السلام دعا مردکی ہی یہہ ہین کہ دعا مردکی تہی ایام جاہلیت مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عرف عرب مین یہہ تہا کہ جب سلام کرتی قبر پر کہتی علیک السلام پس فرمایا حضرت نی کہ علیک السلام تحیۃ میت کا ہی موافق عرف و عادت اوکی کی نہ یہہ مراد تہی حضرت کے کہ سلام کیا جاوے مردہ پر اسطرح نہی اور کہہ السلام علیک مت لیی کہ یہہ تفضل ہے اور جابر نی جو کہا کہ بعد اسکی منہی کیسکو برا نہین کہا یہہ بات سد باب کے لیی تہی والا جائز ہی برا کہنا ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرنا اوسکا کفر پر لیکن افضل یہی ہی کہ مشغول ہے تو کر حمن مین اور کیسکو برا نہ کہی سلیی کہ خطرہ آتا ماسوی اللہ کا موجب نقصان کا ہی اور کیسکی برائی کہنی مین کچھہ ضرر نہین حتی کہ لعنت کرنی شیطان کی مین بہی منہی ہے جیسی پانچی شخونسی نیچی کرنی منع ہین ویسہی ہے کہ کرنہ وغیرہ ہی شخونسی نیچا کرنا منع ہی اور نہین ہے گناہ اوسکا مگر اوسپر تو برا کہکہ کیون وبال مین پڑتا ہی ملیت بدے رابدی سہل یا شد جزا یا گر مردی احسن الے من یا سا یا اوراخیہ مین لفظ فی روایۃ کہ جو عبارت نقل کی اوسسے معلوم ہوا کہ ترمذی نی بہی ساری روایت نقل کی ہی سلیی بعضے حوالے مین لکہا ہی کہ ترمذی نی بہی تمام حدیث روایت کی ہی لیکن الفاظ اوسکی اور ہین اسکتا ب مین جو روایت ہی ساتہا لفاظ ابی داؤد کی ہی شرح

وعن عائشۃ انہم ذبحوا شاۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بقی منہا قالت ما بقی منہا الا کتفہا قال بقی کلہا غیر کتفہا رواہ الترمذی وصححہ

اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اہلبیت یا صحابہ نی ذبح کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا باقی رہا اوسمین کہا حضرت عائشہ نی کہ نہین باقی رہا اوسمین سے مگر شانہ اوسکا یعنی سب تقسیم کر دی سوا ے شانہ کی فرمایا باقی رہی ہی سب سوا ے شانہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی ف یعنی باقی وہ ہی کہ جو لوگونکو دیا کہ ثواب اوسکا وہان ثابت ہی اور جو کچھہ گہر مین ہی خانی ہی اسمین اشارہ ہی طرف اس آیۃ کی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچھہ تمہاری پاس ہے فانی ہی اور جو کچھہ اللہ پاس ہے باقی ہی ح

وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یکسو مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من اللہ ما دام علیہ منہ خرقۃ رواہ احمد والترمذی

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا سنا یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین کوئی مسلمان کہ پہناوی کسی مسلمان کو کپڑا یعنی آزار یا چادر یا اور کچھہ مگر کہ ہوتا ہی بڑی حفاظت مین اللہ کے طرف سی جبتک کہ ہوا وسپر اوس کپڑی مین سی ایک ٹکڑا ہی نقل کی یہہ احمد و ترمذی نی ف یہہ فائدہ تو دنیا مین ہے اور آخرت مین ثواب ان گنت ہی ع

وعن عبد اللہ بن مسعود یرفعہ قال ثلثۃ یحبہم اللہ رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ ورجل یتصدق بصدقۃ بیمینہ یخفیہا اراہ قال من شمالہ ورجل کان فی سریۃ فانہزم اصحابہ فاستقبل العدو رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابی بکر بن عیاش وابو بکر بن عیاش یغلط

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ پہنچی یا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت نی تین شخص ہین کہ دوست رکہتا ہی اونکو اللہ ایک وہ شخص کہ کھڑا ہوا تکو احسان مین کہ تلاوت کرتا ہی قرانکی یعنی نماز مین یا غیر نماز مین اور اول ظاہر ہی اور ایک شخص وہ کہ دی صدقہ یعنی نفل صدقہ داہنی ہاتہہ اپنی سی چہپاکر اور اسکو کہا راوی نی کہ گمان کرتا ہون حضرت کو فرمایا بائین ہاتہہ اپنی سی اور ایک وہ شخص کہ ہا لشکر مین پس شکست پائی یارون اوسکی نی پہر وہ سامنی ہوا دشمن کے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب محفوظ ہی یعنی ضعیف ہی ایک روایت کر نیوالا اسکا ابو بکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطی کرتا ہی ف داہنے ہاتہہ اپنی سی اسمین اشارہ ہی طرف ادب دینی کی کہ داہنی ہاتہہ سی دی یا اوسکو دی کہ داہین طرف ہو اوسکی اور چہپاکر اوسکو بائین ہاتہہ سی یعنی داہنی ہاتہہ سی دو تو بائین ہاتہہ کو نہ خبر ہو ارادہ کیا گیا ہی ساتہہ اسکی کمال مبالغہ یا معنے یہہ ہین کہ داہین طرف والیکو دی تو بائین طرف والیکو نہ خبر ہو غرض اللہ تعالی کی رضامندی اور خوف ریا کی لیی اسطرح چہپا کر دینی کا بڑا ثواب ہے

ع ۔ وعن ابی درداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یحبہم اللہ وثلثۃ یبغضہم اللہ فاما الذین یحبہم اللہ
فرجل اتی قوما فسالہم باللہ ولم یسالہم لقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلف رجل باعیانہم فاعطاہ سرا لا یعلم باعطیتہ
الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل بہ فوضعوا رؤسہم فقام
یتملقنی ویتلو اٰیتی ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فہزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح لہ والثلثۃ الذین یبغضہم
اللہ الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم رواہ الترمذی والنسائی مثلہ ولم یذکر وثلثۃ یبغضہم

اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہی اونکو اللہ اور تین شخص ہین کہ دشمن رکھتا ہی اونکو اللہ پس وہ
شخص کہ دوست رکھتا ہی اونکو اللہ یہہ ہین ایک تو وہ شخص کا کہ آیا ایک جماعت کی پاس پس مانگا اونسی ساتھہ قسم اللہ کی یعنی یون کہا کہ قسم دیتا ہون تمکو اللہ کی دو مجکو اور نہ مانگا اونسی واسطی قرابت کی یعنی یون نہ کہا کہ دو مجکو بسبب حق قرابت کی کہ درمیان اوسکی اور درمیان اونکی ہی پس نہ دیا اونہون نے
اوسکو پس پیچھی اپنی چھوڑا قوم کو ایک شخص نے یعنی اوسی وہی والی فی کہ وہ ہی قوم مین تہا اور آگی بڑہا پس دیا اوسکو پیچھی سی رجحانا وہی اوسکیلو گرخصانی اور آگی
کو دیا اوسکو اور دوسرا قیام کرنیوالا ایک قوم کا کہ چلی تمام رات یہانتک کہ جسوقت ہوئی نیند بہت بیداری طرف اونکی ہر چیز سی کہ برابر ہو نیند کی پس سو رہی قوم پہر کھڑا ہوا
وہ شخص گرگڑانا ہی سمیرو برو اور پڑہنی لگا اٰیتین سمیرا اور تیسرا وہ شخص کہ تہا لشکر مین پس ملاقات کی دشمن سی پس شکست کی گئی اور یہہ شخص متوجہ ہوا ساتھہ سینہ اپنی کی یہانتک
کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطی اوسکی اور وہ تین شخص کہ بغض رکھتا ہی اونسی اللہ ایک تو بوڑہا ہو کہ زنا کرنی اور دوسرا فقیر تکبر کرنیوالا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنیوالا یعنی جو کہ قرض
دینی والی وغیرہ کو ندی یا بیچہی اور ظلم کری مثل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی مانند اسکی اور نہین ذکر کی نسائی نی یہہ عبارت وثلثۃ یبغضہم یعنی ذکر نہین کیا نسائی
نی تین شخص جنکو کہ دشمن رکھتا ہی اونکو اللہ تعالی بلکہ فقط محبوبان الہی ہی کا ذکر کیا ف گرگڑانا ہی محبی دلالت کرتی ہی اوا حدیث پہر کہ یہہ حدیث کلام منی صلی اللہ
علیہ وسلم کیسی ہی اور آخر اوسکی اسپر دلالت کرتی ہی کہ یہہ کلام الہی سے ہی توجیہ اسکی یہہ کی گئی ہی کہ بیان کیا اللہ تعالی نی اپنی نبی سی جو کہ یہہ کہ وقع ہوتا ہی درمیان
بندیکی اور درمیان اوسکی پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بعینہ قول اللہ تعالی کا اور تشبیہ سی مراد یا تو لوڑنا ہی یا مخصص ضد بکر یعنی جسکا نکاح ہو گیا ہو
جیسیکہ اس آیت منسوخہ مین ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم یعنی مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا
کرین دونون پس سنگسار کرو دونو کو ضرور یہہ سزا ہی اللہ تعالی کی طرف سے اور اللہ غالب باحکمت ہی اور فقیر تکبر کرنیوالا اور مشتملی ہی اس سے تکبر کرنا اوسکا تکبر
سے جیسی کہ وہ صدقہ ہی یعنی فقیر اگر متکبر ہی تکبر کری تو وہ دشمن خدا کا نہین بلکہ صدقہ کا ثواب پاتا ہی چنانچہ بشیر بن حارث نی امیر المومنین علی رضہ کو خواب مین
دیکہا کہا نصیحت کیجی مجکو امیر المومنین فرمایا کیا خوبی سے مہربانی کرنی تونگر کو محتاجون پر واسطی طلب ثواب اخروی کی اور بہت خوب ہے اس سے تکبر فقیر کا اغنیا سے
بسبب اعتماد توکل کی خدا پر اور یہہ خصلتین مذکورہ سکی لیی بری ہین لیکن ان مین کی لیی کو ذکر کیی گئی بہت ہی بری ہین چنانچہ سبب سکا ظاہر ہی اسلیی دشمن
خدا کی ہوئی ع ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال
فقال بہا علیہا فاستقرت فعجبت الملئکۃ من شدۃ الجبال فقالوا یا ربنا ہل من خلقک شیء اشد من الجبال قال نعم
الحدید فقالوا یا ربنا ہل من خلقک شیء اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یا ربنا ہل من خلقک شیء اشد من النار قال
نعم الماء فقالوا یا ربنا ہل من خلقک شیء اشد من الماء قال نعم الریح فقالوا یا ربنا ہل من خلقک
شیء اشد من الریح قال نعم ابن ادم تصدق صدقۃ بیمینہ یخفیہا من شمالہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکہ پیدا کی اللہ نی زمین اونی لگی پہر پیدا کیی پہاڑ پس پہرایا پہاڑون کو زمین پر پس ٹہہر گئی زمین

پس تعجب کیا فرشتون نی سختی پہاڑ کیسی پھر کہا فرشتون نی ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیرسی کوئی چیز سخت تر پہاڑ و سی فرمایا گہ ن لوہا ہی یعنی وہ پتھر کہ بہی توڑ ڈالتا ہی پھر عرض کیا فرشتون نی ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیرسی کوئی چیز سخت تر لوہا ہی سے فرمایا ہان آگ یعنی وہ لوہا کو بہی نرم کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نی ای رب ہمارے کیا ہی مخلوقات تیرسی کوئی چیز سخت تر آگ ہی فرمایا ہان پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہی آگ کو پھر عرض کیا فرشتون نی ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیرسی کوئی چیز سخت تر پانی سی فرمایا ہان ہوا یعنی وہ پانی کو بہی خشک کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نی ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سی کوئی چیز سخت تر ہو سے فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہی صدقہ ساتھہ داہنی ہاتھہ اپنی کی چھپا تا ہی اوسکو بائین ہاتھہ اپنی سی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہہ سے زیادہ سخت اسلیے ہی کہ یہن مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا اور اور چیزون نہین کہ اوپر اسکی مذکور ہوئین یہہ بات نہین اور یہن مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلیے ہی کہ نفس چاہتا ہی کہ لوگ میری دینی کو دیکھین اور میری تعریف کرین اور اپنی ہم عصر پر فخر حاصل ہو مجہی پس جب چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی اور دھکیل شیطان کو اور بعضون نی کہا کہ زیادہ سخت اسلیے ہی کہ اس سے حاصل ہوتی ہی رضا ہولی اور رضا رسول سے بڑی چیز ہی شرح وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاذٍ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ وَفِي كِتَابِ الْإِيمَانِ وَذُكِرَ کی گئی حدیث سکا قصہ پہلے آگا ہوا کتاب الایمان مین الفصل الثالث فصل تیسرا عن أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنی سی دو دو چیزین اللہ کی راہ مین مگر کہ استقبال کرینگی اوسکا دربان بہشت کی ساری پکارینگی اوسکو طرف اوچیز کی کہ نزدیک اونکی ہی کہا ابوذر نی کہ کہا میں کسطرح سی ہی یہہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہون اونٹ پس دو ہی اونٹ اور اگر ہون گائین تو دو ہی دو گائین نقل کی یہہ نسائی نی ف اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشنودی کی جگہہ مین خرچ کرے مانند حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکے اور طرف اوچیز کی کہ نزدیک اونکی ہی یعنی اچہی نعمتین جنت کی باہر دروازے کی طرف بلاتی ہونگی دربان وان کی وعن مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَدَقَتُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی مرثد بن عبد اللہ سے کہ کہا حدیث کی مجکو بعضی صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی یہہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتا تہا یہہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کی صدقہ اوسکا ہوگا نقل کی یہہ احمد نی ف یعنی جیسی سایبان گرمی دہوپ سے بچاتا ہی ویسی اسے صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کی یا یہہ کہ صدقہ کو یا ثواب اوسکو بصورت سایبان کی بنا کر دینی والیکی سر پر تا مین گی تا گرمی اور سرد کیسے یحی ع وعن ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ هُوَ جَدُّ لَنَا رَوَاهُ رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ ضَعَّفَهُ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کشادگی کریگا اپنی کنبہ پر خرچ کرنی مین دن عاشورہ کی کشادگی کریگا اللہ تعالی اوسپہ باقی سال اوسکی مین کہا سفیان ثوری نی کہ تحقیق تجربہ کیا ہی ہمنی اسکا پس پایا ہمنی اسکو اسیطرح نقل کی یہہ رزین نی اور نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ابن مسعود سے اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور جابر سے اور ضعیف کہا ہی اسکو بیہقی نی ف بیہقی نی اسکو ضعیف کہکر یہہ بہی کہا ہی کہ اگرچہ طرق اسکی ضعیف ہین لیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہو جاتی ہی اور حدیث سرمہ لگانی کی دن عاشورہ کی جو بعضون نی نقل کی ہی کچہہ اصل اوسکی نہین اور اسیطرح اور دس فعال جو دن عاشورہ کی

کرنی نقل کی ہیں اونکی بھی کچھ اصل نہیں سوائے روزہ کی اور وسعت کرنی کہانیکی کہ یہہ ثابت ہیں حدیث سی ۱۲ ع **وعن** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُوذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَا هِيَ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَزِيدٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا ابی ذرنی ای نبی خدا کی خبر دو مجکو کہ صدقہ کیا ہی ثواب اوسکا فرمایا چند در چند ہی یعنی کئی کئی حصی ہی اور نزدیک اللہ کی زیادہ ہیں نقل کی یہہ احمدنی **ف** کئی کئی حصی ہی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ دس حصی سی سات سو تک ہی اور زیادہ بھی ہی کہ اگر چاہی سات سو سی بھی زیادہ ثواب دے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی واللہ یضاعف لمن یشاء الحدیث اللہ بڑھاتا ہی ثواب جسکی لیی چاہتا ہی ۱۲ ح **باب فضل الصدقة** باب ہی بیان بہترین صدقہ کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيمٍ وَحْدَهُ روایت ہی ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سی کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہو بی پروائی سی اور شروع کر ساتھہ اوس شخص کے کہ لازم ہی تجکہ نفقہ اوسکا روایت کی یہہ بخاری نی اور روایت کی مسلم نی نری حکیم سی **ف** بی پروائی سی یعنی صدقہ دے اور پھر غنا باقی رہی مطلق فقیر نہ ہو جاوی یعنی قوت اہل عیال کا رکھہ لی اور جو زیادہ اوسسے ہو تصدق کری اور عیال کو محتاج و بھوکا نہ کہی جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتھہ اوس شخص کے کہ لازم ہی تجکہ نفقہ اوسکا اور تحقیق بہتر ہے کہ ضرور ہی اللہ دینی والیکو کہ یا تو غنا ر نفس حاصل ہو یعنی ازراہ سخاوت نفس کے اللہ پر اعتماد کر کر دیا جاوی اور دل غنی رہی کچھہ پروا نکری جیسیکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نی تمام مال دیدیا اور حضرت نی پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا تو نی اپنی عیال کی لیی عرض کیا کہ اللہ و رسول خدا حضرتسے اونکی تعریف کی آوریا غنا مال باقی رہی کہ دی اور پھر مالدار رہی مفلس نہ ہو جاوی جیسیکہ اوپر گذرا حاصل کہنیکا کر تو کما حاصل ہو دلوی جو کچھہ چاہی والا مقدم رکھی نفس و عیال کو اتنا ندی کہ آپ اور عیال ہو کی رہین ۱۲ ح ع **وعن** أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ خرچ کرتا ہی مسلمان کچھہ خرچ اپنی اہل پر یعنی ہوی اور قرابتیون پر اور اوسمین توقع رکھتا ہی ثواب کی ہوتا ہی اوسکی لیی صدقہ یعنی صدقہ کا مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دینار ہی کہ خرچ کر تو اوسکو اللہ کی راہ مین یعنی حج یا جہاد یا طلب علم مین اور ایک دینار ہی کہ خرچ کر تو اوسکو حج آزاد کرنی بردگی اور ایک دینار ہی کہ صدقہ دیو مسکین کو اور ایک دینار ہی کہ خرچ کر تو اوسکو اپنی اہل پر بہت بڑی اون دینارون مین سی ازروی ثواب کی وہ دینار ہی کہ خرچ کیا تو نی اوسکو اپنی اہل پر نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثوبان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر دینار کہ خرچ کری اوسکو آدمی وہ دینار ہی کہ خرچ کری اوسکو اوپر عیال اپنی کی دوسرا دینار کہ خرچ کری اوسکو اپنی جانور پر کہ پالا ہوا ہو اوسکو جہاد کی لیی اور وہ دینار کہ خرچ کری اوسکو اوپر یارون اپنی کی اوسحال مین کہ وہ جہاد کرنی والی ہون اللہ کے راہ مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی خرچ کرنا ان تین پر افضل ہی اور دون پر خرچ کرنی سی ۱۲ ع **وعن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِي أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ آیا

واسطے میرے تو اب ہی خرچ کرنہین اوپر بیٹون ابی سلمہ کی سوا اسکی نہین کہ وہ بیٹی میری ہین پس فرمایا خرچ کرا وپر پس تیری بھی ثواب ہے اوچیز کا کہ خرچ کرگی تو اوپر اسکی
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت ام سلمہ پہلی بی بی ابو سلمہ صحابی کی تہین اونسی کیی بچی ہوئی تہی حمار و زینب اور دُرّہ جب وہ مری تو حضرت سے
نکاح ہوا اونکا پس اون بچونکو ام سلمہ پہہ دیا کرتی تہین اوسکو پوچہا کہ بھی ثواب ہے ہوتا ہی اونکی دینی مین یا نہین پس اسصورت مین مراد بیٹونسی بیٹی ہوگی
ہونگی یا ابو سلمہ کی اور بیوینسی جو بچی تہی اونکی دینی کا حکم پوچہا اس صورتین بیٹونسی سوتیلی بیٹی مراد ہونگی ترجمہ **وعن** زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ
اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ فَقُلْتُ اِنَّکَ رَجُلٌ خَفِیْفٌ ذَاتُ یَدٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَۃِ فَاْتِہٖ فَسَلْہُ فَاِنْ
کَانَ ذٰلِکَ یُجْزِیْ عَنِّیْ وَاِلَّا صَرَفْتُہَا اِلٰی غَیْرِکُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بَلْ ئْتِیْہِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَۃٌ مِنَ الْاَنْصَارِ
بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجَتِیْ حَاجَتُہَا قَالَتْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِیَتْ عَلَیْہِ لِمَہَابَتِہٖ
قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَیْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَہٗ ئْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْہُ اَنَّ امْرَاَتَیْنِ
بِالْبَابِ تَسْاَلَانِکَ اَتُجْزِیْ الصَّدَقَۃُ عَنْہُمَا عَلٰی اَزْوَاجِہِمَا وَعَلٰی اَیْتَامٍ فِیْ حُجُوْرِہِمَا وَلَا تُخْبِرْہُ
مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ہُمَا قَالَ امْرَاَۃٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَزَیْنَبُ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الزَّیَانِبِ قَالَ امْرَاَۃُ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَہُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَۃِ وَاَجْرُ الصَّدَقَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہی زینب بیوی
عبد اللہ بن مسعود کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تصدق کرو ای گروہ عورتونکی اگرچہ ہو زیورون تمہارے سی پس پہر کر آئی مین
یعنے حضرت کی مجلس سے طرف عبد اللہ بن مسعود کی پس کہا یعنی کہ تحقیق تو مرد ہی سبکا تہہ کا یعنی فقیر ہی اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ہی
ہمکو ساتہہ دینی صدقہ کی پس جا حضرت کی پاس اور پوچہہ دونسی یعنی یہہ کہ آیا کفایت کرتا ہی مجکو تصدق کرنا تجہہ اور تیری اولاد پر یہانہین پس اگر وہ یہہ تصدق
کرنا تجہہ اور تیری اولاد پر کفایت کرتی ہی مجہی تصدق کرون تمپر اور اگر نہ کفایت کرتی خرچ کرون اوسکو طرف غیر تمہارے کی کہا زینب نے پس کہا اور چلی عبد اللہ کی طرف
تو ہی حضرت کی پاس کہا زینب پس گئی ہی ہن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس گہان ایک عورت انصار مین سے کہ ہی دروازہ اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجت میری مانند حاجت اوسکی ہی پہر
وہ ہی پس پوچہی گئی کہ آیا خاوند اور اوسکی متعلقون کو دون یا نہین کہا زینب نے تو ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈالی گئی تہی اوپر ہیبت کہا پس نکلی
ہمپر بلال پس کہا ہمنی اوکو جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دو اوکو یہہ کہ دو عورتین دروازی پر پوچہتی ہین آپسے کہ کیا کفایت کرتا ہی صدقہ
دینا اونسی خاوندون اونکیلئے اور یتیمونکو اونکی پرورش مین ہین اور نہ خبر کرو حضرت کو کہ کون ہین ہم یعنی مبالغہ کیا پہر نے کہ اس مین
بالکل ریا کو دخل نہین کہا زینب نے پس گئی بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پوچہا حضرت سی وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ کون ہین وہ دونون کہا بلال نی ایک عورت ہی انصار مین سی اور ایک زینب ہی پس فرمایا حضرت نی بلال کو کونسی زینب یعنی زینبین کئی ہین یہہ کہکر
ہے کہا عورت عبد اللہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہی اونکی دو ہر ثواب ہے ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینی کا نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی اور لفظ اوسی مسلم کی **ف** ڈالی گئی تہی اوپر ہیبت یعنی اللہ تعالی نی تہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت اور عظمت دی تہی کہ لوگ
اونسی ڈرتی تہی اور تعظیم کرتی تہی اونکی پاس سے کوئی جرات نکرتا تہا بیکبارگی داخل ہونیکی اون پاس اور یہہ ہیبت خداداد تہی کہ اللہ تعالی نی سبب عبادت کا کیا تہا

اسکو نہیہ کہ اپنی طرفسی بسبب بدخلقی کی ہی اور بلال نے اون عورتونکو بتا دیا یا وجود دیکھا اونہون نی منع کیا تہا اسلیی کہ جب حضرت نی پوچہا تو واجب ہوا دونکو بتا دینا اور نہ دیوی آدمی زکوۃ اپنی بیوی اپنی کو بالاتفاق اور نہ دیوی بیوی زکوۃ اپنی خاوند اپنی کو نزدیک بوحنیفہ کی اسلیی کہ دونون شریک ہوتی ہین منافع مین عادۃ اور صاحبین کے نزدیک درستے ہیو یکو خاوندکی تئین زکوۃ دی پس امام ابوحنیفہ کی نزدیک اسحدیث مین صدقہ سی مراد صدقہ نفل ہے اور صاحبین کی نزدیک صدقہ محمل فرض اور نفل دونونکو ہی ع **وعن** میمونۃ بنت الحارث انہا اعتقت ولیدۃ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو اعطیتیہا اخوالک کان اعظم لاجرک متفق علیہ

اور روایت ہی ام المومنین میمونہ بیٹی حارث کیسی یہہ کہ اونہون نی آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پہر ذکر کیا میمونہ نی یہہ سو پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی اگر دیتی تو یہہ لونڈی اپنی ماموؤنکو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجکو نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف اسلیی کہ وہ احتیاج رکہتی تہی خادم کی پس افضل تہا تو صدقہ ہی ہوتا اور صلہ رحم ہی ع **وعن** عائشۃ قالت یا رسول اللہ ان لی جارین فالی ایہما اہدی قال الی اقربہما منک بابا رواہ البخاری

اور روایت ہی عائشہ سے کہا اے رسول خدا کے تحقیق واسطے میرے دو ہمسائی ہین کس کو اونمین سے ہدیہ بہیجون یعنے پہلی یا زیادہ کس کو ہدیہ بہیجون فرمایا طرف اوسکی کہ بہت نزدیک ہو تجسی جسکا دروازہ اونمین سے نفل کے یہہ بخاری نی

ف ایک ہمسایہ کی دیوار نزدیک ہوا اور ایک کا دروازہ تو قریب دروازی والیکو مقدم رکہی اور حدیث مین مراد حصر نہین ہے کہ اوسکو دی دوسرہ کو نہ دی بلکہ مراد یہہ ہی کہ پہلی یا زیادہ اوسکو بہیجی کہ جسکا دروازہ قریب ہو اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہی کہ جسکا دروازہ قریب ہوتا ہی اوس سے اکثر اختلاط رہتا ہی اور اطلاع اوسکی حال کی بہت رہتی ہی پس اوس سی سلوک و محبت کرنی اولی ہی ع **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طبخت مرقۃ فاکثر ماءہا وتعاہد جیرانک رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت پکاوی تو شوربا بہت کر پانی اوسکا اور خبر گیری کر ہمسایون اپنی کی نفل کی یہہ مسلم نی

ف خیال لذت کا نکری بلکہ بہت سا شوربا کری سلمان مین اور ہمسایونکو بانٹی ع **الفصل الثانی** فصل دوسرہ **عن** ابی ہریرۃ قال یا رسول اللہ ای الصدقۃ افضل قال جہد المقل وابدأ بمن تعول رواہ ابوداؤد روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا صدقہ بہت سا ثواب رکہتا ہی فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والیکی اور پہلی دی اوسکو کہ لازم ہو تجہ پر نفقہ اوسکا نفل کے یہہ ابوداؤد نی

ف بہت کوشش کرنی کم مال والیکی یعنی افضل صدقہ وہ ہی کہ آدمی کم مال و الا مشقت کہینچی اور جو کہ یہہ اطاعت اوسکی ہو دیوی اور اوپر حدیث مین گذرا یا کہ صدقہ حالت غنا کا افضل ہے تطبیق اسمین یہ ہی کہ وہان مین ہے کہ فضیلت متفاوت ہے بحسب تفاوت حال مرتوۃ توکل و ضعف یقین کیسے پہلی حدیث اوپر کی مین ہے کہ جو توکل رکہتی ہو اور یہہ اوسکی حق مین ہے کہ جو توکل و یقین کامل رکہتی ہون اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ متعل کی یعنی کم مال والیکی غنی القلب یعنے دل غنی ہی تا کہ موافق ہو جاوے حدیث کی فضل الصدقۃ ما کان عن ظہر غنی حاصل یہہ کہ تصدق کرنا فقیر دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہے تصدق کرنی مالدار کیسی اگرچہ بہت ہو ع **وعن** سلیمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وہی علی ذی الرحم ثنتان صدقۃ وصلۃ رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی

اور روایت ہی سلیمان بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہے یعنے ایک ثواب صدقہ ہے کا ہوتا ہی اور صدقہ دینا قرابتی کو دو ہر اثواب رکہتا ہی ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنی ناتی والا نفل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن** ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عندی دینار قال انفقہ علی نفسک قال عندی اخر قال انفقہ علی ولدک قال عندی اخر قال انفقہ علی اہلک قال عندی اخر قال انفقہ علی خادمک قال عندی اخر قال انت اعلم رواہ ابوداؤد والنسائی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا میرے پاس ایک دینار ہے یعنی اور چاہتا ہون خرچ کرنا اوسکا فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی پر کہا اوسنی میری پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اولاد پر کہا اوسنی میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی بی بی اور مان باپ پر کہا اوسنی میری پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی خادم پر کہا اوسنی میری پاس ایک اور دینار ہی فرمایا ایک تو دانا تر ہی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** تو دانا تر ہی یعنی اوسکی مخبر کا حال تو ہی خوب جانتا ہی جسکو مخبر جانی اوسکو دی ؛ ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الناس رجل ممسک بعنان فرسہ فی سبیل اللہ الا اخبرکم بالذی یتلوہ رجل معتزل فی غنیمۃ لہ یؤدی حق اللہ فیھا الا اخبرکم بشر الناس رجل یسئل باللہ ولا یعطی بہ رواہ الترمذی والنسائی والدارمی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خبر دونین تمکو ساتہہ بہترین آدمی کی وہ شخص کہ پکڑی ہوئی ہی لگام گھوڑی اپنی کی اللہ کی راہ مین یعنی سوار ہو کر منتظر جنگ کا ساتہہ کافرونکی ہی کیا نہ خبر دونین تمکو ساتہہ اوس شخص کی قریب ہو مرتبے مین شخص مذکور کی وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہی اپنے چند بکریونمین ادا کرتا ہی حق اللہ کا اونمین یعنی جنگل مین جارہا الگ ہو کر لوگونسی اور بکریونسی گذران اپنی کرتا ہی اور زکوٰۃ اونکی ادا کرتا ہی کیا نہ خبر دونین تمکو ساتہہ بدترین آدمیونکی وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہی ساتہہ قسم اللہ کے یعنی سائل اسطرح مانگتا ہی اوس سے کہ دی مجکو تجھی خدا کی قسم اور نہین دیتا ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نی **ف** ساتہہ بہترین آدمی کی یعنی اچھی لوگونمین سی ایک یہہ بہی ہی بہترین سلیمی کہا کہ غازی سب لوگونسی افضل نہین ہی اور اسیطرح بدترین آدمیونسی بہی یہہ مراد ہی کہ برونمین سی ایک یہہ بہی ہی ؛ ع **وعن** ام بجید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا السائل ولو بظلف محرق رواہ مالک والنسائی ورواہ الترمذی وابو داود معناہ اور روایت ہی ام بجید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہیرو مانگنی والیکو اگرچہ ساتہہ سم جلی ہوئی کی ہو نقل کی یہہ مالک نی اور نسائی نی اور نقل کی ترمذی اور ابو داود نی معنی اسکی **ف** یہہ مبالغہ ہی ہیچ پہیرنی سائل کی ساتہہ ادنی اوسچیز کی کہ میسر ہو یعنی جو کچہہ میسر ہو سائل کو دی یعنی نہ پہیری پس حقیقت اس کلام کی نہین مراد ہی اسلیی کہ کچہہ حلا ہوا قابل انتفاع کی نہین ؛ ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعاذ منکم باللہ فاعیذوہ ومن سال باللہ فاعطوہ ومن دعاکم فاجیبوہ ومن صنع الیکم معروفا فکافئوہ فان لم تجدوا ما تکافئونہ فادعوا لہ حتی تروا ان قد کافاتموہ رواہ احمد وابو داود والنسائی روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص پناہ مانگی ساتہہ اللہ کے پس پناہ دو اوسکو اور جو کوئی مانگی ساتہہ نام اللہ کے پس دو اوسکو اور جو شخص بلاوے تمکو یعنی کہانیکی کی پس قبول کرو بلانا اوسکا یعنی اگر کوئی کا فعی یا شرعی تو اور جو شخص کرے تمہارے ساتہہ احسان یعنی قولی ہو یا فعلی پس تم اوسکو بدلا دو اوسکو یعنی بہی احسان کرو اوسپر جیسا اوسنے کیا پس اگر نہ پاؤ مال کہ بدلا دو اوسکا پس دعا کرو اوسکی مجمل تک کہ گمان کرو یہہ کہ بدلا دیا تمنی اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی **ف** جو شخص پناہ مانگی اخ یعنی جو شخص پناہ مانگی تمسی اور طلب کرے تمسی دفع شر تمہاری کی یا نعمت تمہاری کی اور وقت پناہ مانگنے کے کہی خدا کا واسطہ دیا ہو تمکو یہہ کہ دفع کر مجمی شر پس قبول کرو کہنا اوسکا اور دفع کرو اوس سے شر اوسکی تعظیم نام خدا بیتعالی کی اور احتمال ہے کہ حرف صلہ استعاذ کا ہی یعنی جو کوئی پناہ مانگی ساتہہ اللہ کے پس تعرض کرو اوس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اوس سے اور بہانتک گمان کرو اخ یعنی بکر کر دعا بہانتک گمان کرو کہ گمان کرو اوسکا حق ادا کیا اور ایک روایت مین آیا ہی جو شخص کہ کیا گیا طرف اوسکے احسان پس کہا اوسنے احسان کی تو نیا لیکو خدا تک اللہ خیر پس یعنی مبالغہ کیا ثنا مین پس بیشک کرتی ہی یہہ بپہ اسپر کہ جسنی کہا کسیکو خدا تک اللہ خیر ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہوا سلیے کہ اوسکی کہنی مین کچہہ یا اپنی نفس کو عاجز جانا بدلا دانی مین اور شکر کیا حق سجانہ کو پس بیشک

ایکبار کہنا بمنزلہ مکرر دعا کرنیکی ہوا اور عادت تھی ام المومنین عائشہ رضہ کی کہ جب دعا کرتا اونکی لیے سائل تو وہ بھی اوسیطرح دعا کرتیں اونکی لیے پھر دیتیں اوسکو مال پس لوگون نے سبب سکا پوچھا فرمایا کہ اگر نہ دعا کرون نہیں اوسکی لیے تو البتہ ہو حق اوسکا مجھپر بسبب دعا کی میرے لیے زیادہ حق میرا بسبب صدقہ کی پس دعا کرتی ہون اوسکی لیے جبکہ وہ دعا کرتی ہی میری لیے تاکہ بدلا اوتار دون میں دعا اوسکی کا ساتھہ دعا اپنی کی اور خالص ہو صدقہ فرع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شئ لیس بوجہ اللہ فھو باطل رواہ النسائی و ابو داؤد اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ناگہی چاہیے ساتھہ ذات اللہ کے مگر بہشت نفل کے یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی نہ مانگو لوگونسی کوئی چیز بواسطہ ذات خدا کی یعنی نہ کہو کہ دی مجکو کوئی چیز واسطی ذات خدا کے یا واسطی اللہ کے اسلیے کہ نام اللہ تعالی کا بہت بڑا ہی اس سے کہ مانگی جاوی ساتھہ اوسکی متاع دنیا کی بلکہ مانگو ساتھہ اوسکی جنت کہ یا اللہ مانگتی ہین ہم تجھسی بواسطہ ذات کریم تیرکی کہ یہہ داخل کر تو ہمکو جنت مین فرع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** انس قال کان ابو طلحۃ اکثر الانصار بالمدینۃ مالا من نخل وکان احب اموالہ الیہ بیرحاء وکانت مستقبلۃ المسجد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلھا ویشرب من ماء فیھا طیب قال انس فلما نزلت ھذہ الآیۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اللہ تعالی یقول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب مالی الی بیرحاء وانھا صدقۃ للہ تعالی ارجو برھا وذخرھا عند اللہ فضعھا یا رسول اللہ حیث اراک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخ بخ ذلک مال رابح وقد سمعت ما قلت وانی اری ان تجعلھا فی الاقربین فقال ابو طلحۃ افعل یا رسول اللہ فقسمھا ابو طلحۃ فی اقاربہ وبنی عمہ متفق علیہ روایت ہی انس سے کہ کہا تھی ابو طلحہ بہت مالدار مدینہ کی انصار مین قسم کھجور وسی اور تھا بہت محبوب مالون اونکیسی طرف اونکی بیرحا کہ نام اونکی باغ کا تھا اور تھا وہ سامنی مسجد کی یعنی مسجد نبوی کے اور تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتی اوسمین اور پیتی پانی اوسمین کا کہ اچھا تھا یعنی شیرین یا حلال بلاشبہ کہا انس نے پس جب اوتری یہہ آیت ہرگز نہ پہنچوگی نیکی کو یعنی جنت کو یہانتک کہ خرچ کروا وہ چیز سی کہ دوست رکھتی ہو کہڑی ہوئی ابو طلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی ہرگز نہ پہنچوگی نیکی کو یہانتک کہ خرچ کروا وہ چیز سی کہ دوست رکھتی ہو اور تحقیق بہت محبوب مال میرسی طرف میرے بیرحا ہے اور تحقیق وہ صدقہ ہی واسطی اللہ کے امید رکھتا ہون نیکی اوسکیکی یعنی بموجب آیۃ کریمہ کی اور امیدوار ہون ذخیرہ رکھنی اوسکیکا نزدیک اللہ کے پس رکھو اسکو ای رسول خدا کی جہان تم کہلاؤ اونکو اللہ یعنی آپ جس جگہہ مناسب جانیں خرچ فرمائی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شاباش یہہ یعنی بیرحا مال ہے نفع دینی والا اور تحقیق سنا مینی جو کہا تو نے اور تحقیق مین مناسب جانتا ہون یہہ کہ تقسیم کردی اسکو اپنی قرابتو نمین یعنی محتاج قرابتو نمین تو اب صدقہ کا یہی ہو اور صلہ رحم کا یہی پس کہا ابو طلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ یعنی جو فرمایا آپ نے یہہ تقسیم کیا اوس کو ابو طلحہ نے اپنی قرابتو نمین اور چچا کے بیٹو نمین نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی عم میان ہے اقارب کا یا اقارب سے سوائے اونکی اور ناامید مراد ہون یرح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقۃ ان تسقی کبدا لیا عارا رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا یہہ ہی کہ پیٹ بھرے ایک جگر بھوکیکا نفل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی جو چیز کہ جاندار ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور لیکن جانور موذی کہ جنکی لیے حکم مارنیکا ہی یعنی سانپ وغیرہ مستثنے ہین یعنی نہین کہلاتا اونکا اچھا نہین فرع **باب ف** عادت ہی مولف کی کہمین زیادہ ہے ذکر کرنا ہی بغیر ترجمہ کی اور ذکر کرتا ہی اوسمین چند فصل متمات اور ملحقات پہلی باب کے چنانچہ یہہ باب ہے ویسا ہی ہے اور بعضی نسخون مین یون ہے باب ما یفعلہ المراۃ من مال زوجھا یعنی اس باب مین بیان ہی اوسچیز کا کہ خرچ کرے عورت

اپنی خاوند کی مال میں سے ؛ ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفقت المرأۃ من طعام بیتہا غیر مفسدۃ کان لہا اجرہا بما انفقت ولزوجہا اجرہ بما کسب وللخازن مثل ذلک لا ینقص بعضہم اجر بعض شیئا متفق علیہ یہ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وقت کہ تصدق کرتی ہی عورت اپنی گہر کی طعام میں سے اوسحال میں کہ نہ اسراف کرنیوالی ہو ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب اوسکا بسبب خرچ کرنی اوسکی اور ہوگا اوسکی خاوند کو ثواب اوسکا بسبب کمانی اور مال کی اور واسطی دار وغہ کی مانند اسی کی یعنی کہا ناجسکی حوالہی اوسکو ہی ثواب بسبب خرچ کرنیکی ایسا ہی ہوتا ہی جیسی میان ہیو نکو نہیں کم کرتی بعض اونکی ثواب بعض کیکو کہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ محمول ہی اپر کہ خاوند نی اون دیدیا ہو ہیو نکو تصدق کرنیکا صریح یا دلالۃ اور بعضوں نی کہا کہ یہہ حکم جاری ہوا ہی اپر عادہ اہل حجاز کی کہ عادت اونکی یہہ ہی کہ اپنی بی بی ہیو نکو اور خادمونکو اون دیدیتی ہین یہہ کہ ضیافت کرین وہ مہمانونکی اور کہلا بہیجیں سائل و مساکین اور ہمسایہ کو پس غیر دلالی حضرت نی اپنی امت کو کہ یہہ عادت نیک حاصل کرین ؛ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفقت المرأۃ من کسب زوجہا من غیر امرہ فلہا نصف اجرہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ تصدق کرتی ہی عورت کمائی یعنی مال خاوند اپنی کی سی بغیر حکم اوسکی پس واسطی اوسکی ہی آدہا ثواب اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بغیر اوسکی حکم کی مراد بغیر حکم اوسکی یہی ہی کہ خاص اوس صدقہ کا خاوند نی حکم نہیں کیا لیکن جانتی ہی رضا خاوند کی بالاجمال سر بخاری یا دلالۃ یعنی تہوڑی چیز کو کہ اوسکی دینی کو کوئی منع نہیں کرتا جیسی یہان فقیر کو نمک یا آٹہ کوڑی دیدینی ہین ؛ ع **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخازن المسلم الامین الذی ینفذ ما امر بہ کاملا موفرا طیبۃ بہ نفسہ فدفعہ الی الذی امر لہ بہ احد المتصدقین متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دار وغہ مسلمان امانت دار ایسا کہ دیوی اوسچیز کو کہ حکم کیا گیا ساتہہ اوسکی یعنی صدقہ اور مانند اوسکیکو بہ بدون تعصان کے خوشی دل اپنی کیسی پس دیوی اوسچیز کو طرف اوسکی کہ حکم کیا گیا ہی اوسکی لیی ساتہہ اوسکی ایک سے دو تصدق کرنیوالونمین کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین چار بحث ہین ایک تو حکم ہیو نا مالک کا اور دوسرے پورا دینا اور تیسرے خوشی سی دینا یہہ سابقی کہا کہ بعضی دار وغہ اور خادم خوشی سی نہیں دیتی جو کہ مالک لواتی ہین اور چوتہی دینا اوسیکو جسکی لیی حکم کیا گیا ہی نہ اور مسکین کو اور لفظ متصدقین ساتہہ صیغہ تثنیہ کی ہی یعنی ایک مالک اور دوسرا یہہ دار وغہ یہہ جو دو صدقہ کرنیوالی ہین اونمین کا ایک یہہ ہی اور ایک نسخہ صحیحہ میں ساتہہ صیغہ جمع کی ہی یعنی دار وغہ ہی ایک تصدق کرنیوالونمیں سے ہے حاصل یہہ کہ جو دار وغہ مسلمان و امانت دار ہو کہ جو کچہہ مالک نی کا حکم کرتا ہو پورا دیتا ہو اور خوش ہو کر دیتا ہو اور دیتا ہو اوسکو کہ جسکی لیی مالک نی حکم کیا تو اوسکو بہی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہی ؛ ع **وعن** عائشۃ قالت ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلت نفسہا واظنہا لو تکلمت تصدقت فہل لہا اجر ان تصدقت عنہا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق ماں میری ناگہان مر گئی اور گمان کرتا ہون میں اوسکو کہ اگر بولتی کچہہ صدقہ دیتی یا وصیت کرتی صدقہ دینی کی پس کیا ہی واسطی اوسکی ثواب اگر صدقہ دون میں اوسکی طرف سی فرمایا ہان ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** احادیث مذکورہ سی دلیل ہی اپر کہ ثواب صدقہ کا میت کو پہنچتا ہی اور بسیط حرف دعا و استغفار میت کی لیی مفید ہی بہ مذہب اہل سنت و جماعت کا بہی ہی اور عبادات بدنیہ میں اختلاف ہے مانند نماز و تلاوت قرآن کی اور مختار یہہ ہے کہ اونکا بہی ثواب پہنچتا ہی اور امام عبداللہ یافعی رح نی لکہا ہی کہ شیخ بزرگ قدر عبدالسلام کو بعد مرنیکی کسینی خواب مین دیکہا کہ کہتی ہین ہم دنیا مین حکم کرتی ہین ساتہہ نہ پہنچنی ثواب تلاوت قرآن کی اور اس عالم مین برخلاف اوسکی پاتی ہین ؛ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع

لَا تَنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہیچ خطبیہ اپنی کی سال حجۃ الوداع کی مین کہ نہ خرچ کری عورۃ کچھ گہر خاوند اپنی کی بی مگر ساتھ اذن خاوند اپنی کی یعنی اذن صریحًا ہو یا دلالۃً کہی گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کری طعام ہی فرمایا یہہ نفیس ترین ہی مالون ہمارسی لفل کی یہہ سند کی

ف یعنی جب بی چیز طعام سی تصدق کرنی بغیر اذن خاوند کی نہ درست ہوئی تو طعام تو افضل چیز ہی یہہ کا بیکو درست ہوگا اور ظاہر مین اس حدیث مین اور اوپر کی بعضی حدیثون مین تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن فائدہ کو جو کوئی دیکھی گا تو کچھہ تعارض و شبہ باقی نہ رہیگا اسلیکی اونسی تطبیق معلوم ہو جائیگی ہ ع

وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كَلٌّ عَلَى آبَائِنَا وَأَبْنَائِنَا وَأَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِينَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی سعد سی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیعت لی یعنی عہد لیا اور تعلیم کرنی احکام شریعت کی عورتونسی تو کھڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قد یا دراز قد گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتونسی تہی پس کہا ای نبی اللہ کے تحقیق ہم ہیکار ہین اوپر اپنی بیٹون پر اور اپنی خاوندون پر پس کیا حلال ہے ہمارسی مالون انکیسی یعنی بغیر انکی حکم کی فرمایا تازہ مال کہاؤ تم اوسکو اور بطریق تحفہ کی بہیجو اوسکو نقل کی یہہ ابو داؤد نی

ف مراد تازی مال سی یہہ ہے کہ جو جلدی بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودھ اور مانند انکی اور بعضی سبزی کو جلدی بگڑ جاتی ہین پس ایسی چیز ونمین حاجت اذن کی نہین اسلیی کہ عرف و عادت جاری ہی کہ لوگ ایسی چیزونکی خرچ کرنیکو منع نہین کرتی پس اذن دلالۃً حاصل ہی بخلاف خشک چیز کی کہ اوسمین اذن ورضا ضرور چاہیی ہ ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسرے

عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أَقْدِدَ لَحْمًا فَجَاءَنِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ فَقَالَ يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ فَقَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَصَّدَّقُ مِنْ مَالِ مَوْلَايَ شَيْئًا بِالْأَجْرِ وَالْأَجْرُ بَيْنَنَا نِصْفَانِ

رواہ مسلم و روایت ہی عمیر غلام آزاد کردہ ابی اللحم کیسی کہ کہا حکم کیا مجکو صاحب میرے نی کہ چیرو نمین گوشت کو یعنی کٹکہا نیکی ہی پس آیا میرے پاس ایک مسکین پس کہلا یا مینی اوسکو اوسمین سی پس جانا یہہ صاحب میرے نی پس مارا مجکو پہر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کیا مینی یہہ رو بروحضرت کی پس بلایا حضرت نی صاحب میرے کو پہر فرمایا کیون مارا تو نی اوسکو کہا دیتا ہی طعام میرا بدون حکم میرے کی فرمایا ثواب درمیان تم دونو نکی ہی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عمیر نی تہا مین غلام کیسکا پس پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنی کیسی کچھہ یعنی چیز قلیل یا وہ چیز کہ اذن ہی اوسمین عادۃً فرمایا کہ ہان اور ثواب درمیان تم دونو نکی ہی آدہون آدہی نقل کی یہہ مسلم نی

ف ثواب درمیان تم دونو نکی یعنی اگر امر کرنا تو دینی کا راضی ہوتا اور کہا طیبی نی کہ مقصود حضرت کا یہہ نہین تہا کہ غلام کو حق تصرف ہی ملکہ مالی میں علی الاطلاق بلکہ کروہ جانا حضرت نی مانا غلام کو ایسی امر کہ مولی کی حق مین اچہا تہا پس رغبت دلائی مولی کو اوپر کر عنیمت جانی ثواب کو اور درگذر کری اوسسی عفو کہ یہہ تعلیم اور رہنمائی تہی آبی اللحم کی لیی نہ تقریر یعنی جائز کہنا فعل غلام کا ہ ع

بَابُ مَنْ لَا يَعُودُ فِي الصَّدَقَةِ

باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہ لیوی صدقہ دی ہوئی اپنی کو یعنی نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا سوار کیا مینی کسیکو گہوڑی پر راہ خدا مین یعنی ایک غازی پاس گہوڑا نہا مین نی اوسکو گہوڑا دیا پس ضایع کیا اوسنی کہ تہا گہوڑا اوس پاس کا

لینے سے بغیر رکھی و بلا کر دیا پس چلا یعنی یہہ کہ مول لو نہیں اوسکو اور گمان کیا یعنی یہہ کہ بیچیگا وہ اونکو سستا یہہ پوچھا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا واپس کر دے کہ اوسکو اور نہ عود کر اپنی صدقہ میں اگرچہ دیوی تجکو وہ بدلی ایک درہم کی یعنی یہہ عود صورۃ ہی نہ حنفیۃ اسلیے کہ رجوع کرنیوالا اپنی صدقہ میں مانند کتی کی ہی کہ چاٹتا ہی اپنی قی کو اور ایک روایت میں ہے کہ نہ رجوع کر اپنی صدقہ میں یعنی اگرچہ صورۃ میں ہو اسلیے کہ رجوع کرنیوالا اپنی صدقہ میں مانند چاٹ نی والیکی ہے اپنی قی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچیگا اوسکو سستا یعنی بسبب بیل ہو جانیکی یا اسلیے کہا کہ میں محسن اوسکا تھا اور نہ خرید کر یہہ نہی تنزیہی ہی کہا ابن ملک سے ڈر گئی میں بعضی عالم طرف اسکی کہ صدقہ دینی والیکو خریدنا اپنی صدقہ کا حرام ہی بموجب ظاہر حدیث کی اور اکثر علما کہتی ہیں کہ یہہ کراہۃ تنزیہی ہی اسلیے کہ اسمیں قبح لغیرہ ہی وہ یہہ ہے کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہی وہ اکثر سستی مول کو بیچتا ہی صدقہ دینی والیکی ہدیہ بسبب پہلے احسان اوسکے پس ہوتا ہی مانند عود کرنیوالیکی اپنی صدقہ میں ہیچ اوس مقدار کی کہ رعایت کیا جائیگا شرع **وعن** بریدۃ قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتتہ امرأۃ فقالت یا رسول اللہ انی تصدقت علی امی بجاریۃ وانہا ماتت قال وجب اجرک ورد ہا علیک المیراث قالت یا رسول اللہ انہ کان علیہا صوم شہر افاصوم عنہا قال صومی عنہا قالت انہا لم تحج قط افاحج عنہا قال نعم حجی عنہا رواہ مسلم اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ گہا آئی اونکی پاس ایک عورت پھر کہا ای رسول خدا کی تحقیق تصدق کی تھی میں اپنی ماں کو ایک لونڈی اور تحقیق ماں مر گئی یعنی پس آیا ثواب میں اوسکو اور عود کریگی سیر ملک میں یا نہیں فرمایا ثابت ہوا ثواب تیرا یعنی بسبب یقین کرنیکی اوپر بہبود یا لوٹدیگو تجکو میراث نی کہا عورت نی ای رسول اللہ کی تحقیق ہی ماں پر روزے مہینہ بھر کی کیا روزی رکھوں میں اوسکی طرف سے یعنی حنفیۃ یا حکماً فرمایا کہ روزی رکھ اوسکی طرف سے کہا اوس عورت نی کہ تحقیق ماں میری نی نہیں حج کیا کبھی کیا حج کروں میں اوسکی طرف سے فرمایا کہ ہاں حج کر اوسکی طرف سے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پھیرو یا میراث نی یہہ بنسبت مجاز ہی یعنی پھیرا اوسکو اللہ نی تجھپر بسبب میراث کی اور ہوئی لونڈی ملک تیری بسبب ارث کی اور آئی تیری پاس سالمہ وجہ حلال کی حاصل یہہ کہ صدقی میں عود کرنا جو منع ہی ہبہ وس قبیلہ سی نہیں ہے اسلیے کہ ہبہ اختیاری نہیں ہے اور روزی رکھہ یعنی حکماً کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا ہی مذہب جمہور علما کا ہی ہی کہ روزہ رکھنا کسیکے طرف سے کیسکو درست نہیں بلکہ وارث فدیہ دیں کہ بیان اسکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باقی شمار روزوں میں ہوگا انشاء اللہ تعالی اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ عبادت کئی قسم پر ہی ایک تو ترک مالی جیسی زکوۃ اور دوسری نری بدنی جیسی نماز اور تیسری مرکب مالی و بدنی سی جیسی حج پس مالی میں نیابت جائز ہی حالت اختیار میں ہی اور ضرورۃ میں ہی اسلیکی مقصود حاجت روائی فقیر کی ہی سو حاصل ہی بسبب ادا کرنی نائب کے اور بدنی میں نیابت کسی حال میں جائز نہیں اسلیکی مقصود مشقت میں ڈالنا نفس کا ہی اور وہ حاصل نہیں ہوتا نائب کے کرنیسی اور مرکب میں جائز ہی وقت عجز کی نہ حالت قدرت میں اور حج نفل میں جائز ہی غائب کرنا حالت قدرت میں نہیں اسلیے کہ باب نفل کا وسیع تر ہی اور ان جگہ کر یعنی برابر ہی کہ واجب ہوا تھا اور پھر یا نہیں وصیت کی تھی اوسکو یا نہیں وارث کو درست ہی کہ مورث کی طرف سی حج کروادی یا آپ کری بغیر اذن اوسکی اور غیر کو اذن شرط ہی واللہ علم تمام ہوا کتاب الزکوۃ ساتھہ مدد و توفیق اللہ تعالی کی اب آگے اسکی ہی کتاب الصوم نسال اللہ تمامہ بارع ح **کتاب الصوم** کتاب ہے ہیچ بیان روزہ کی **ف** صوم کی معنی لغہ میں ہر مطلق بند رہنی کی اور شرع میں معنی اسکی ہیں بند رہنا کھانی پینی اور جماع کرنیسی اور داخل کرنی کسی چیز کیسی اندر بدن کی کہ اوسکو حکم اندر کا ہی فجری خود تک ساتھہ نیت کی اور روزہ رکھنی والا اہل ہی ہو یعنی مسلمان ہی ہو اور پاک ہی ہو حیض و نفاس سی اور روزہ یعنی رمضان کا معین کرنا ہی اسلام کا مقرر کیا اسکو اللہ تعالی نی بڑی بڑی فائدون کی لیے سب میں بڑی فائدہ اسکی دو ہیں ایک تو یہہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہی نفس امارہ کو اور جاتی رہتی ہی تیزی اوسکی اور سب اعضا آنکھہ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہو جاتی ہیں بسبب اسکے پس خواہش گناہ کی کم ہوتی ہی چنانچہ اسلیے کہا گیا ہی کہ جب

بھوکا ہوتا ہی نفس سیر ہوتی ہین تمام اعضا یعنی رغبت نہین کرتی مناسب ہے کی اور جب سیر ہوتا ہی نفس بھی ہوتی ہین سب اعضا یعنی رغبت کرتی ہین مناسب ہے کی اور مناسب سے مراد وہ چیز ہی کہ عضو اوسکی پیدا ہوی ہین مثلاً آنکھہ دیکھنی کی لیی پیدا ہوی ہین پس حالت ہوک ہین کسی چیز کی دیکھنی کی رغبت نہین ہوتی اور پیٹ بھری پر ہوتی ہی اسیطرح باقیکو سمجھہ لی اور دوسرا فائدہ یہہ ہی اس سی دل صاف ہوجاتا ہی کدورت تونسی اسلیی کہ کدورت دلکی سبب فضول زبان اور آنکھہ اور اعضا کی ہوتی ہی یعنی کلام زائد حاجت سے کرتی اور دیکھنا بلا ضرورت اور اور اعضا سی کام زیادہ حاجت سی کرتی اور روزہ داران چیزونسی امن مین ہوتا ہی اور بسبب صفائی دل کی اچھی کام کرتا ہی اور درجات عالی حاصل ہوتی ہین اور فائدہ اسکا یہہ ہے کہ یہہ سبب رحم کا ہوتا ہے مساکین پر اسلیی کہ بعضی اوقات جو رنج بھوک کا چکھتا ہی تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہی پس اور کو بھوکا دیکھتا ہی تو رحم کرتا ہی اور اور فائدہ اسکا یہہ ہے کہ موافقت کرتا ہی فقرا کی اور نباہتا ہی کبھی وہ چیز کہ اوٹھاتی ہین وہ اور اس سے بلند ہوتا ہی مرتبہ اسکا نزد یک اللہ تعالی کی جیسیکہ منقول ہی بشر حافی سی کہ ایک شخص اونکی پاس گیا جاڑہین پس پایا اونکو کہ بیٹھی ہوی کانپتی ہی اور کپڑی اونکی لٹکتی ہی سہ پایہ پر پس کہا اونکو کہ اسیی وقت مین کپڑی اوتاری تونی کہا ای بہائی فقر اہیت ہے اور محکوطاقت نہین کی نہ گیری اونکے کرون کپڑونکی طرف سے پس موافقت کرتا ہون اونکی ساتہہ اوٹھانی تکلیف جاڑے کی جیسیکہ وہ اوٹھاتی ہین انہی اور اسلیی ہتی کہتے بعضی اولیا عارفین وقت کہانی ہر نوالیکی اللھم لا تؤاخذنی بحق الجائعین یعنی یا اللہ نہ مواخذہ کر مجہسی ساتہہ حق بھوکونکی اور حضرت یوسف علیہ السلام نہیں سیر ہوتی تہی طعام سی سال قحط مین باوجود کثرت غلہ کی کہ اونکی پاس تہا تاکہ نہ بھول جاوین بھوکونکو اور مشابہ ہون ساتہہ اونکی تکلیف اوٹھانی مین پہر ہوئی فرضیت رمضان کی دس روز بعد تحویل قبلہ کی شعبان کی مہینہ مین کہ اٹہارہ ان مہینہ تہا ہجرت سے اور بعضون نی کہا ہی کہ نہین فرض تہا پہلے اسکی کوئی روزہ اور بعضون نی کہا کہ تہا پہر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضون نی کہا کہ عاشوری کا تہا اور بعضون نی کہا ایام بیض کی اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ نماز افضل ہی یا روزہ مشہور جمہور کی نزدیک یہہ ہے کہ نماز افضل ہی سب اعمال سی اور بعضون نی کہا روزہ افضل ہے اور منکر فرضیت روزہ رمضانکی کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا شدید گنہگار چنانچہ درمختار کی باب یفسد الصوم مین لکہا ہی وَلَوْ اَکَلَ عَمْدًا شہرۃ بلا عذر یقتل یعنی جو شخص کہاوی رمضان مین قصداً بلا عذر علی الاعلان وبی باکانہ قتل کیا جاوے ۱۲ ع ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب داخل ہوتا ہی رمضان کہولی جاتی ہین دروازی آسمان کی اور ایک روایت مین ہی کہ کہولی جائی ہین دروازی بہشت کی اور بند کیی جاتی ہین دروازی دوزخکی اور قید کیی جاتی ہین شیاطین اور ایک روایت مین ہے کہولی جاتی ہین دروازی رحمت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہولی جاتی ہین دروازی آسمانکی یہہ کنایہ ہی اس سے کہ پی درپی رحمت نازل ہوتی ہی اور چڑہتی ہین اعمال بغیر مانع کی اور دعا قبول ہوتی ہی اور کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی یہہ کنایہ ہی اس سے کہ توفیق ہوتی ہی نیک کامونکی کہ باعث دخول جنت کی ہین اور بند کیی جاتی ہین دروازی دوزخکی یہہ کنایہ اس سے ہی کہ باز رہتا ہی روزہ دار ایسی کامونسی کہ باعث داخل ہونی دوزخکی ہون اسلیی کہ روزہ دار بچتا ہی کبایری اور بخشی جاتی ہین اوسکی صغیرہ گناہ بسبب برکت روزہکی اور قید کیی جاتی ہین شیاطین یعنی زنجیرون مین باندہی جاتی ہین سرکش شیطا نونین کی اور بعضونکی کہا کہ یہہ کنایہ ہی اس سے کہ باز رہتے ہین شیاطین لوگونکی بہکانی سی اور لوگ وسوسی اونکی نہین قبول کرتی اسلیی کہ بسبب بے نیکی جاتی رہتی ہی قوہ حیوانیہ جو چڑہی غضب اور شہوتکی جو کہ باعث ہوتی ہے طرح طرحکی گناہونکے اور قوی ہوتے ہین قوہ عقلیہ جو باعث ہوتی ہے طاعات کی جیسیکہ دیکہا ہی جاتا ہی کہ رمضان مین بہ نسبت اور مہینونکی گناہ کم ہوتی ہین اور عبادت بہت ہوتی ہی اور جملہ فتحت ابواب الرحمۃ ایک روایت مین آیا ہی بدلی فتحت ابواب السماء کی ہی اور باقی حدیث وہی ہی جو کہ مذکور ہوئی بذیل یہ

وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنة ثمانية أبواب منها باب يسمى الريان لا يدخله إلا الصائمون متفق عليه

اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین آٹھ دروازی ہین اونمین سے ایک دروازہ ہی کہ نام کہا گیا ہی اوسکا ریان نہ داخل ہونگی اوسمین مگر روزہ دار نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ریان کی معنی ہین سیراب کے اور بیان اسکا بفصل الصدقہ مین تفصیل کیا گیا ہی جو چاہی وہانسی دیکہہ لے ۱۲ ع وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه متفق عليه ✻ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی روزہ رکہا رمضان کا ایمان سی یعنی سچ جانتا ہوا شریعت کو اور اعتقاد رکہتا ہو فرضیت رمضان کا لوجہ واسطی طلب ثواب کے یعنی نہ لوگونکی ٹہرسی اور نہ سنانی دکہانیکی لیی رکہا بخشی جاوینگی اوسکی لیی جو کہ پہلی کیی گناہ ہوئی اور جو کوئی کہڑا ہوا رمضان مین ایمان سی اور واسطی طلب ثواب کے معاف ہونگی جو کہ پہلی کیی ہین گناہ ہوئی اور جو کوئی کہڑا ہوا شب قدر کو ایمان سی یعنی ایمان رکہتا ہوا اوسکی ہونی پر اور واسطی طلب ثواب کے بخشی جائین گی اوسکی لیی جو پہلی کیی گناہ نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اور کہڑا ہوا رمضان مین یعنی رمضانکی راتونمین تراویح پڑہی اور تلاوت قران کری اور ذکر کری اور طواف اور عمرہ کری اور مانند انیکی اور عبادتین کری اور کہڑا ہو سنت قبل کو خواہ جانا اوسکو یا نہ جانا اوبخشی جائین گی الخ کہا نووی نے کہ کفارت یعنی اعمال گناہ جہاڑنیوالی گناہون صغائر کو مٹاوتی ہین اور کبائر کو ہلکا کر دیتی ہین اور اگر گناہ اوسکی ذمہ نہین ہوتی تو بسبب کفارت کی بلند ہوتی ہین درجی جنتونمین ۱۲ ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة بعشر أمثالها إلى سبعمائة ضعف قال الله تعالى إلا الصوم فإنه لي وأنا أجزي به يدع شهوته وطعامه من أجلي للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك والصيام جنة فإذا كان يوم صوم أحدكم فلا يرفث ولا يصخب فإن سابه أحد أو قاتله فليقل إني امرؤ صائم متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہی ثواب اوسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس اوسکیطرف سات سو چند تک فرمایا اللہ تعالی نے مگر روزہ اسلیکی روزہ میری ہی لیی ہی اور مین ہی جزا دونگا اوسکی یعنی اوسکی جزائین مین جانتا ہون آپسے دونگا نہ سونپونگا اوسکو طرف غیر اپنی کی بہوڑتا ہی خواہش اپنی اور کہانا اپنا میری لیی یعنی بسبب امر میرینکی اور قصد رضا میرینکی اور ثواب میرینکی لیی اور روزہ دار کی لیی دو خوشیان ہین ایک خوشی نزدیک فطار اپنی کی اور ایک خوشی وقت ملاقات پروردگار اپنی کی یعنی بسبب ملنے ثواب کے اور البتہ بو منہہ روزہ دار کی خوشتر ہی نزدیک اللہ کی بو مشک کے سی اور روزہ سپر ہی یعنی اسکی سبب سے بچتا ہی شر شیطانوسی دنیا مین اور آگ دوزخ سی آخرت مین پس جب ہو دن روزی ایک تمہاریکا پس نہ بات فحش کری اور نہ آواز بلند کری ساتہہ بیہودگی کی پس اگر برا کہی اوسکو کوئی یا ارادہ کری لڑنی اوسیکا پس چاہیی کہ کہی تحقیق مین شخص روزہ دار ہون نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ایک نیکی کی جو دس نیکیان لکہی جاتی ہین یہہ ادنی درجہ ہی اور زیادہ کیجاتی ہی سات سو حصہ تک بسبب بہت ریاضت اور صدق نیت اور خلوص کے بلکہ بعضی جا اس سے ہی زیادہ ثواب ملتا ہی جیسا کہ آیا ہی کہ مکہ مین ایک نیکی کی لاکہہ نیکیان لکہی جاتی ہین اور مگر روزہ یعنی ثواب اسکا بیحساب ہی کہ مقدار اوسکی کوئی نہین جانتا سوا اللہ تعالی کی ایسی فضیلت روزیکی دو سبب سے ہی ایک تو یہہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہی کوئونسی بخلاف تمام عبادتونکی کہ وہ ایسی نہین ہوتین پس بہتر تا ہی یہہ خالص اللہ تعالی ہی کی لیی

ریا کو اسمین دخل نہین چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا ساتھہ اس لفظ کی فائدہ لی یعنی روزہ خاص میری ہی لیی ہی اسلیی کہ روزہ کی لیی صورت نہین ہی وجود مین بخلاف اور عبادات کی اور دوسرا سبب یہہ ہے کہ روزہ مین نفس کشی ہی اور نقصان بدنکا ہے اور صبر کرنا پڑتا ہے بھوک اور پیاس پہ اور عبادات مین یہہ باتین نہین چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا ساتھہ اس لفظ کی مدع شہوتہ یعنی چھوڑتا ہی اون چیزونکو دل چاہتا ہے لیتے جو چیزین منع ہین روزہ مین وہ چھوڑ دیتا ہی اور لفظ طعامہ بعد لفظ شہوۃ کی ہی تخصیص بعد تعمیم کی یا شہوۃ سی مراد جماع ہی اور طعام سے اور چیزین روزہ توڑ نیوالین اور ایک حنفی نزدیک فطار کی بسبب نکلنی کی عہدہ حکم الہی ہی یا بسبب نورانیت اور توفیق عبادت کی یا بسبب کہانی اور پینی کی لذت بھوک اور پیاس ہین اور اخیر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اگر کوئی روزہ دار کو برا کہی یا ارادہ لڑنیکا کری تو وہ اوسکو برا نکہی اور نہ لڑی بلکہ کہی کہ مین روزہ دار ہون یہہ بات یا تو زبانسی کہی تاکہ باز رہی دشمن اسلیی کہ گویا اسنی کہا اوسکو کہ جب مین روزہ دار ہوا تو نہین جائز مجھی لڑنا تجھی پس نہین لائق تجھی ہی لڑنا اسوقت اسلیی کہ یہہ خلاف مروت کی ہی پس دفع ہوگا دشمن یا معنی یہہ ہین کہ مین روزہ سی ہون پس نہین لائق تجھی زبان درازی یا بات درازی اسلیی کہ مین اللہ تعالی کی ذمہ مین ہون یا یہہ بات اپنی دلمین کہی یعنی کہ مین روزہ سی ہون مجھی نہ چاہیی کہ برا کہون یا لڑون بہ ع ح بلفظ الا الصوم پر مولانا عبد العزیز رح نی لکہا ہی کہ کہا بعضی شارحون نی کہ ہم جانتی نہین کہ یہہ خصوصیت روزہ کی کس سبب سے ہی لیکن واجب ہے ہمپر تصدیق کرنی اسکی اور بعضون نی کہا کہ عرب روزہ کہنی مین اللہ کا شریک کسیکو نہین کرتی تہی یعنی سجدہ وغیرہ اور کسی لیی کرتی ہین ویسی روزہ کسیکا نہین رکہتی تہی سوا اللہ تعالی کی اور حق یہہ ہے کہ روزہ دار جو کہانا پینا وغیرہا چہوڑتا ہی تو ایک طرحکی پاکی حاصل کرتا ہی پس اسباب مین متخلق ہوتا ہی ساتھہ خلق باری تعالی کی یعنی جیسی باریتعالی منزہ ہی کہانی پینی سی ویسی ہی یہہ اپنی کو منزہ کرتا ہی کہانی پینی سی ذکو پس اس سبب یہہ خصوصیت ہے اسکی انتہی ۱ اوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسیکا نہین رکہتی تہی اور یہان کی بعضی لوگون نی اونسی ہی بڑہ کر قدم رکہا ہی شرک کرنی مین کہ بعضی بزرگون کی روزی ہی رکہتی ہین بچاوے اللہ تعالی ہم سبکو اس بلا سی ۱ مولف **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ کُلَّ لَیْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ وَهٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ۱ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتی ہی پہلی رات مہینی رمضان کی سی قید کیی جاتی ہین شیطان اور سرکش جنون کی اور بند کیی جاتی ہین دروازی دوزخکی پس نہین کہولا جاتا ہی اوس سے کوئی دروازہ اور کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی پس نہین بند کیا جاتا اوس سی کوئی دروازہ اور پکارتا ہی پکارنیوالا ای طلب کرنیوالی خیر کی یعنی عمل اور ثواب کے متوجہ ہو یعنی اللہ کی طرف ادای ارادہ کرنیوالی برائی کی بندہ برائی سی اور وہلی اللہ کی ہین آزاد کیی ہوئی آگ سی یعنی اللہ تعالی آزاد کرتا ہی بہت بندونکو آگ سی بحرمت اس ماہ مبارک کی پس شاید کہ تو بہی ہو اونمین سے اور یہہ پکارنا ہر شب ہوتا ہی یعنی رمضان کی شبونمین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی احمد نی ایک شخص سے اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** شیطانونکو قید کرتی ہین اسلیی کہ وہ وسوسہ نمازیون روزہ دارونکی دلونمین اور نشانی اسکی یہہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ ان دنونمین پرہیز کرتی ہین گناہ سی اور رجوع کرتی ہین طرف اللہ تعالی کی اور بعضونمین جو خلاف اسکی پاتا جاتا ہی تو سبب اسکا یہہ ہے کہ وہ تانیثوی پہلو بہکانی شیاطین کے کمپہہ رہے ہی اندر بری نفسونکی یعنی پہلی جو شیطان بہکاتا ہا نفس کو عادت اوسکی پڑ رہی ہی اوس سے اب بہی کرتا ہی اور متوجہ ہو طرف اللہ تعالی کی یعنی بہت کوشش کرا وسکی عبادت مین اسلیی کہ یہہ وقت ایسا ہی کہ دیا جاویگا ثواب بہت تہوڑی عمل پر اور بند برائی سی یعنی

باز آگناہ سی اور رجوع کرطرف اللہ تعالی کی اسلیی کہ یہہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہی ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسرے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَکٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ صِیَامَهٗ تُفْتَحُ فِیْهِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَتُغَلُّ فِیْهِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ وَتُغَلُّ فِیْهِ مَرَدَةُ الشَّیٰطِیْنِ لِلّٰهِ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَّنْ حُرِمَ خَیْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ ؒ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیی اللہ تعالی نی تمپر روزی اوسکی کہولی جاتی ہین اوسمین دروازی آسمانکی اور بند کیی جاتی ہین اوسمین دروازی دوزخکی اور طوق بہنائی جاتی ہین اوسمین سرکش شیطانونکی واسطی اللہ کی اوسمین یعنی رمضانکی راتونمین باعتبار اخیر رمضانکین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینونسی یعنی عمل کرنا اوسمین افضل ہی عمل کرنیسی ہزار مہینون مین کہ نہو اوسمین لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا بھلائی اوسکی سی پس تحقیق محروم رہا ہر بھلائی سی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** سرکش شیطانونکی سمجہا جاتا ہی احمد نے سی کہ مقید فقط سرکش شیطان ہونگی یہہ عجیب معنے ہین دور ہو جاتا ہی بسبب انکی اشکال پہلا پس ہوگا عطف مردہ کا شیطان پر پہلی حدیث مین عطف تفسیر و بیان اور محروم رہا بھلائی اوسکی سی یعنی توفیق ہوئی شب بیداریکی اگرچہ اول شب اور آخر ہی شب جاگنا اور بندگی کرنا اسلیی کہ دار د ہوا ہی کہ جسنی نماز پڑہی عشا اور صبح کی جماعت سے پس پایا اوسنی حصہ بڑا لیلۃ القدر سی اور محروم رہا ہر بھلائی سی آمین بڑا مبالغہ ہی اور مراد محروم رہنا ثواب کامل سی ہے ع **ف** یہہ جو ملا علی قاری نی کہا کہ دور ہو جاتا ہی بسبب کے پہلا اشکال مرد پہلے انکال سی وہ ہی جو کہ اوپر کی حدیث کی فایدے مین کہ گذرا کہ بعضونمین جو خلاف اسکی پایا جاتا ہی حاصل یہہ کہ انکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ شیطان جو قید ہوتی ہین تو پہر گناہ کیون ہوتی ہین ایک تو اسکا جواب اوپر کی فائدی مین لکہا گیا کہ وہ تاثیر پہلی بہکانی شیطان کی ہی اور دوسرا جواب یہہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتی ہین اور ایسی ویسی چہوٹی رہتی ہین وہ بہکاتی ہین لیکن فصل اول کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مطلق شیاطین قید ہوتی ہین پس دوسرا جواب کچہہ خوب نہوا ایک تقریر میری استاد مکرم مولانا الحج زادہ اللہ شرفانی بیان فرماتی کہ وہ ان سب سے افضل ہی اوس سے انکال مذکور نہین باقی رہتا اور تطبیق احادیث مین خوب حاصل ہو جاتی ہی وہ یہہ ہے کہ سرکش شیطانونکا قید ہونا بہ نسبت بعضکے ہی اور مطلق شیطانونکا قید ہونا بہ نسبت بعض کی یعنی سرکش شیطان فاسقونکی بہکانی سی روکی جاتی ہین کہ وہ بہ نسبت اور دونونکی گناہ کم کرتی ہین اور ایسی ویسی شیطان بہکاتی رہتی ہین اور مطلق شیاطین صلحاکی بہکانی سی روکی جاتی ہین کہ وہ کبیرہ گناہونسی باز رہتی ہین اور اگر کرتی ہی ہین بمقتضای بشریت کے تو توبہ و استغفار کرتی ہین اور ایک جواب یہہ ہی کہ بعضی گناہ بسبب بہکانی شیطانکی ہوتی ہین اور بعضی بمقتضای نفس کے پس جو کہ شیطانکی بہکانی سی ہوتی ہین اونسی لوگ محفوظ رہتی ہین اور جو کہ بمقتضای نفس کے ہوتی ہین وہ اون دونونمین ہی ہوتی ہین منہ

مولف **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگی واسطی بندی کی کہیگا روزہ ای رب میرے تحقیق مینی منع کیا اسکو کہانی سی اور رغبت کی چیز و نسی دنمین یعنی پانی اور جماع اور غیرہا سی پس شفاعت قبول کر میری اسکی حق مین اور کہیگا قرآن باز رکہا تہا مینی اسکو نیند سی راتکو پس قبول کر شفاعت میری اسکی حق مین پس قبول کیجاویگی شفاعت انکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** قرآن یعنی پڑہنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سی مراد تہجد اور قیام رات کا ہی اور شاید کہ مضانکی شفاعت سے گناہ مٹای جاوینگی اور قرآن کی شفاعت سی درجی اعلی ملینگے ع **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ

دخل رمضان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا الشھر قد حضرکم وفیہ لیلۃ خیر من الف شھر من حرمھا فقد حرم الخیر کلہ ولا یحرم خیرھا الا کل محروم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی انس بن مالک کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ مہینا آیا ہی تمپر اور اسمین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینونسی یعنی شب قدر جو شخص کہ محروم رہا اوس سے یعنی خیر اوسکی سی کہ توفیق عبادتکی نہوئی اوسمین اور قیام بعض شب کا بھی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سی اور نہین محروم کیا جاتا خیر اوسکی سی مگر ہر بی نصیب بیعنے بیقبل کی ہیابن ماجہ فی ف آیا تمہاری پاس یعنی پس غنیمت جانو اوسکی انسکو دنوکو روزی رکہو اور قیام کرو اتو نکو اور مگر ہر بی نصیب بیعنے جو کہ بی نصیب سعادت سی ہی اور نہین ذوق ہے اوسکو عبادت مین وہی محروم رہتا ہی اسسے وعن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اٰخر یوم من شعبان فقال یا ایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشھر المواساۃ وشھر یزاد فیہ رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا یجد ما یفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ وھو شھر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واٰخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہ واعتقہ من النار اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچ آخر دن شعبان کی یعنی خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا ای لوگو تحقیق سایہ ڈالا تمپر مہینو نے بڑی یعنی قریب آیا مہینا رمضان کا مہینا برکت مہینا ہی کہ اوس مین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینونسی یعنی لیلۃ القدر کہی اللہ تعالی نے روزی اوسکی فرض اور کیا قیام رات اوسکا نفل جو کوئی نزدیکی ڈہونڈہی اسکی اوسمین ساتہہ کسی خصلت کی نیکی سی یعنی انواع نفل سی ہوتا ہی مانند اوسکی کہ ادا کیا فرض سوا رمضان کی یعنی نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہی جیسی فرض کا اور جو نمین ادا کیا فرض رمضان کا یعنی بدلی وبالا ہی ہوتا ہی مانند اوسکی کہ ادا کئی ستر فرض سوا رمضان کی اور وہ مہینہ صبر کا ہی اور صبر ثواب اوسکا بہشت ہی اور مہینا غمخواری کا ہی اور مہینا ہی کہ زیادہ کیا جاتا ہی اوسمین رزق مومن کا یعنی رزق حسی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنے افطار کروایا رمضان روزہ دار کو یعنی کسب حلال سی ہوتا ہی اوسکی پس سبب بخشش گناہ کا وسلی گناہون اوسکی اور سبب آزادی ذات اوسکی آگ سے اور ہوگا وسلی اوسکی ثواب مانند ثواب روزہ دار کی بغیر اوسکی کہ کم ہو ثواب اوسکی سی کہی کہا ہمنی کہ یا رسول اللہ نہین ہین سب ہمارے کہ پاوین اسقدر کہ افطار کروا وین ساتہہ اوسکی روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیتا ہی اللہ تعالی یہہ ثواب اوس شخص کو کہ افطار کروا وی روزہ دار کو ساتہہ ایک کہونٹ لسی کی یا ایک کہجور کے یا ایک گہونٹ پانی کی اور جو شخص کہ پیٹ بہر دیگا روزہ دار کا پلاویگا اوسکو اللہ حوض میرا سی یعنی حوض کوثر سی پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا یعنی ابد اوسکی یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور وہ مہینا ہی کہ پہلی اوسکی رحمت ہے اور بیچ مین اوسکی بخشش ہے یعنی وہ زمانہ مغفرۃ کا ہی اور آخر اوسکی آزادی ہی آگ سی یعنی یہہ تینون چیزین مومنون کی ہی لیی ہوتی ہین یہ کہ فروتنی لیی اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجہ لونڈی غلام سی مہینو رمضان کی مین بخشتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی اور آزاد کرتا ہی اوسکو آگ سی ف اور کیا قیام رات اوسکی کا نفل یعنی کی شب بیداری اوسکے واسطے تراویح پڑہنی اور مانند اوسکی سنت موکدہ پس جسنی کیا یہہ پہنچا ثواب عظیم کو اور جسنی ترک کیا اسکو محروم رہا خیر سی اور گرفتار ہوا اللہ تعالی کے عتاب مین اور ابو داؤد مین پیچ باب فی شہادۃ الواحد علی رویۃ ہلال رمضان کی آیا ہی فاما ملا فتاوی فی الناس ان لیصوموا ان یصوموا یعنی جب

گوا ہے اگذری رمضا نکی چاند کی تو حضرت نی حکم کیا بلال کو ندا کرنیکا پس ندا کی او نہوں نے کو گو نمین یہہ کہ قیام کرین یعنی تراویح پڑہین اور روزہ رکہین
اور وہ مہینا صبر کا ہی کہ نبدر ہتا ہی آدمی کہانی پینی وغیرہ سی اور وہ مہینا غمخوار یکا ہی کہ فقیرون اور بہوکونکی خبرگیری کرنی چاہیی اور تنگ
کو داخل ہو بہشت مین اور یہہ معلوم ہی ہے کہ جنت مین پیاس نہین ہو نیکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی رانک لاتظمأ فیہا یعنی تحقیق تو نہین پیاسا ہو نیکا
بہشت مین پس گو یا کہ فرمایا کہ پیاسا نہین ہو نیکا کہی اور پہلی او سکی رحمت سے یعنی وقت اترنی رحمت عام کا ہی اگر او سکی رحمت نہو تو کوئی
روزہ نر کہی اور نہ تراویح وغیرہ پڑہی اور ہلکا کیا بوجہہ یعنی کام کم کردایا او سے رحم کر کر بسبب روزہ دار ہو نی او سیکی ف وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شہر رمضان اطلق کل اسیر واعطی کل سائل اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ہم نی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ داخل ہوتا مہینا رمضا نکا چہوڑ دیتی ہر قیدیکو اور دیتی ہر مانگی والیکو ف چہوڑ دینی ہر قیدیکو یعنی جو
قیدکیی جاتی نہی واسطی حق اللہ تعالی کی یا واسطی حق بندونکی بندونکی حق کی لیی جو قید ہوتی اونکی چہوڑ یسی مراد یہہ ہے کہ اذکو او نسی کہکر چہوڑ دیتی
تہے اور احتمال یہہ بہی ہی کہ جو قیدی کہ حضرت کی حق کی لیی ہوتی ہون اونہین کو چہوڑتی ہون اور دیتی ہر مانگنی والیکو حضرت سو ے رمضا نکی
بہی ہر سائل کو دیتی تہی پس یہان مراد یہہ ہے کہ زیادہ عادت سے دیتی تہی ش ع ومولانا عبد العزیز وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان الجنۃ تزخرف لرمضان من رأس الحول الی الحول قیل وما ذاک قال واذا کان اول یوم من رمضان ہبت ریح تحت العرش من
ورق الجنۃ علی الحور العین فیقلن یا رب اجعل لنا من عبادک ازواجا تقر بہم اعیننا وتقر اعینہم منا رواہ البیہقی فی
الاحادیث الثلثۃ وفی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہر
واسطی آنی رمضا نکی سر سال سی سال آیندہ تک کہا پس جو وقت کہ ہوتا ہی پہلا دن رمضا نکا چلتی ہی باد بچی عرش کی پتون بہشت کیسی اوپر
سر حور عین کی پہر کہتی ہین حور ین آرب ہماری گردان ہماری لیی اپنی بندونسی خاوندونکی ہون یعنی لذت اوٹہاوین بسبب اونکی یعنی بسبب
صحبت اونیکی انکہین ہماری اور ٹہنڈی ہون انکہین اونکی بسبب ہمارے نقل کین بہقی نی تینون حدیثین شعب الایمان مین ف سر سال
سے سال آیندہ تک سر سال غرہ محرم سی ہی اور بعید نہین ہے کہ یہہ سر سال غرہ شوال سی ہو حاصل یہہ کہ جنت تمام سال بنا و کرتی رہتی ہی
واسطی آنی رمضا نکی اور واسطی اوچیر کر رمضا نین ہوتی ہی یعنی کثرت مغفرۃ کی اور بلند ہو نی درجات جنت مین اور اپنی بندونسی یعنی جو کہ
نیک ہین اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ را تونکو پڑہتی ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکہی ایک دن
رمضا نسی مگر دیجاوینگی ایک زوجہ حور عین سے بیچ خیمہ موتی کی جیسیکہ بیان کیا اللہ تعالی نی حور مقصورات فی الخیام ش ع وعن ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یغفر کل امتہ فی آخر لیلۃ فی رمضان قیل یا رسول اللہ ایہی لیلۃ القدر قال لا ولکن
ایما یوفی اجرہ اذا قضی عملہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشش کیجاتی ہی واسطی امت حضرت کی
یعنے جو کہ روزہ دار ہین بیچ آخر رات رمضا نکی کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہی فرمایا نہین لیکن کام کرنیوالا سو اسکی نہین کہ پورا
دیا جاتا ہی مزدوری اپنی جو وقت کہ کر چکتا ہی کام اپنا نقل کی یہہ احمد نی ف یعنی یہہ مغفرت بسبب شب قدر کی نہین بلکہ بسبب طاعت
بانکی ہی کام سی کہ دو رکہنا روزونکا ہی اور اوپر جو کہا یغفر لامتہ تو حضرت نی جو لفظ فرمایا تہا اوسکی معنی ابو ہریرہ نی بیان کئی نہ لفظ حضرت
کا کہ وہ لفظ بون ہی یغفر لامتی ش ع باب رؤیۃ الہلال اب سے بیچ بیان دیکہنی چاند کی یعنی پہلی رات کی چاند کی
الفصل الاول فصل پہلی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تروا الہلال ولا تفطروا حتی تروہ

فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ کہو بجز بہ نیت رمضان کی تیسوین شعبان کو یہانتک کہ دیکھو چاند اور نہ افطار کرو یہانتک کہ دیکھو اسکو یعنی عید کی چاند کو پس اگر ڈھانکا جاوی چاند تمپر یعنی مثلاً ابر شب کو سبب ابر کی یا دھوئیں کی یا غبار کی یا کسی اور سبب سے پس اندازہ کرو واسطے اوسکی یعنی تیس دن پوری کرو اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نی مہینا ہوتا ہی کبھی اونتیس راتکا پس نہ روزہ رکھو یعنی بقصد رمضان کی یہانتک کہ دیکھو چاند پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پوری کرو گنتی تیس دن کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہ روزہ رکھو یہانتک کہ دیکھو چاند الخ یعنی دیکھو چاند یا ثابت ہو تمہاری نزدیک روایت چاند کی ساتہہ گواہی کی کہ تفصیل اوسکی دوسرے فصل مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی اور یہہ جو فرمایا کہ مہینا کبھی ہوتا ہی اونتیس رات کا اسمین رغبت دلائی اور پڑتال کرنی چاند کی تیسوین شب کو **وعن** ع ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ رکھو بعد دیکھنی چاند کی اور افطار کرو یعنی عید کرو بعد دیکھنی چاند کی پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** گنتی شعبان کی تیس دن اور اسیطرح رمضان کی تیس دن پوری کرو ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي تَمَامَ الثَّلَاثِينَ يَعْنِي مَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ہم یعنی عرب جماعت مین اُمّی کہ حساب کتاب نہین جانتی ہین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹہی کو تیسری بار مین یعنی دو بار تو دونون ہاتہہ کی دو انگلیان بند کر کر کہول کہول دین اور تیسری بار مین دو انگلیان کہولین اور ایک انگوٹہا بند رکہا واسطے گنتی کرنی اونتیس کے پہر فرمایا مہینا ہوتا ہی ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی اس بار تیسری دفعہ مین انگوٹہا نہ بند کیا واسطے گنتی کرنی تیس کے جیسا کہ کہا یعنی پورا تیس دن کا مراد یہہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہی اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** امی عرب کو ایسی کہا کہ جیسیکہ ماں کی پیٹ سی پیدا ہوتی ہی ویسی ہی رہتی ہی لکہنی پڑہنی نہین ہی اور یہہ بات باعتبار اکثر کی ہی کہ اکثر اہل عرب ایسی ہی ہوتی ہی نہ سب یا مراد یہہ ہے کہ اپنی طرح حساب کتاب نہین جانتی اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ عمل کرنا قاعدون پر نجوم کی ہمارا طریقہ نہین ہے بلکہ علم ہمارا متعلق ہے ساتہہ رویت چاند کی پس دیکہتی ہین یعنم کو کبھی اونتیس کا اور کبھی تیس کا اور دونو جملی کہ جنکی سر و پر لفظ یعنی کا ہی کلام راوی کا ہی کہ ساتہہ پہلی لفظ یعنی کی اشارہ اخیر کو بیان کیا پہر ساتہہ دوسرے لفظ یعنی کی دونون اشارہ کو کہول دیا ع **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو مہینی عید کی نہین ناقص ہوتی رمضان اور ذوالحجہ نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رمضان کو عید باعتبار اسکی فرمایا کہ قریب ہے عید کی اور معنی حدیث کی یا تو یہہ ہین کہ ایک سال مین مہینا رمضان کا اور ذوالحجہ کا دونون ناقص نہین ہوتی ہین یعنے اونتیس اونتیس دنکی نہین ہوتی یا یہہ معنی کہ حضرت کی زمانہ مین ناقص نہین ہوتی تہی اور یا یہہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہین ہوتی اگرچہ گنتی مین ایک تیس کی ہو اور ایک اونتیس کا پا دونون اونتیس کے ہون ثواب پوری تیس کا ہوتا ہی ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے رہی ایک تمہارا رمضان سے روزہ ایکدن کا یا دو دن کا مگر یہ ہو ایک شخص کہ رکھتا ہو عادۃ روزہ رکھنی کی پس چاہیے کہ روزہ رکھی اس دن کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی عادۃ اوسکی تھی کہ مثلاً پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا تھا اتفاقاً پہلی رمضان کی وہی دن واقع ہوا تو اوسکو منع نہیں اوسدن روزہ رکھنا اور جسکو عادت نہو تو وہ نرکہی اور یہی معنی تنزیہی ہی اور منع اسلیے فرمایا کہ نفل اور فرض مل نہ جاوین اور مشابہت ساتہ اہل کتاب کے نہو کہ وہ فرض روزہ کی ساتہہ اور یہی ملالیتی ہین اور کہا مظہری نے کہ مکروہ ہی روزہ آخر شعبان مین ایک روز یا دو روز کی ع ح ۔ یہہ روزہ یوم الشک کا نہین ہی بلکہ مطلق ایک یا دو روز کی آخر شعبان کی سی منع فرمایا سوا اسکے روز کی عادت کی ۔ مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **اذا انتصف شعبان فلا تصوموا** رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ والدارمی ۔ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذری آدہا مہینا شعبان کا پس نرکہو روزی نفل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذے اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی سوا اسکے روزی قضا کی یا اور واجب کے روزی نرکہی بعد گذرنی آدہی مہینی شعبان کی یہہ نہی تنزیہی ہے واسطی شفقت امت کے تا ضعف نہ لاحق ہو اور بسبب ضعف کی روزی مضان کی دشوار نہون اور کہا قاضی نے کہ یہہ نہی اوسکی حق مین ہے کہ جو طاقت پی دیہی روزی رکہنی کی نرکہی پس مستحب ہے اوسکو افطار کرنا جیسیکہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تا کہ قوۃ ہو دعا پر اور جو قدرت رکہتا ہو اوسکے لیے نہی نہین اسلیے ہی کہ ثابت ہوا ہی حضرت سی کہ تمام مہینی شعبانی مین روزی رکہتی ہی ع ۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **احصوا ہلال شعبان لرمضان** رواہ الترمذی ۔ روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گنو مہینا شعبان کا واسطی رمضانی کی نفل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی شعبانی مہینہ کی دن گنتی رہو تا کہ جانو آمد رمضان کا ع ۔ **وعن ام سلمۃ** قالت ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرین متتابعین الا شعبان ورمضان رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ ۔ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزی رکہتی ہون دو مہینی پی درپی مگر شعبان اور رمضان نفل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی تمام مہینی شعبانی مین پیہم روزہ یسی رتبی اور مفصل معنی احدیث کی باب صیام التطوع مین بیان ہونگی انشاء اللہ تعالی ع ۔ **وعن عمار بن یاسر** قال من صام الیوم الذی یشک فیہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ۔ روایت ہی عمار بن یاسر سے کہ کہا جو شخص کہ روزہ رکہی اوسدن کہ شک کیا جاتا ہی اوسمین پس تحقیق نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** شعبانی کی تیسوین شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کی نہ معلوم ہوا گواہی دی چاند دیکہنی کے ایک شخص پہر دی جاوے گواہی اوس شخص کے یا دو فاسق گواہی دین پہر دیکہا وی گواہی اونکے اسکی صبح کو دن جو ہو اوسکو دن شک کا کہتے ہین بسبب احتمال کے رمضان کا دن ہووے یہہ بسبب احتمال کی رمضان کا نہو اور اگر ابر نہو اوسکی شب کو اور نہ کوئی چاند دیکہی تو وہ دن شک کا نہین پس دن شک کی روزہ رکہنا ساتہہ نیت رمضان کی اور واجب کے مکروہ ہی اور اوسدن نفل روزہ رکہنی کی تفصیل یہہ ہے کہ اگر ایک شخص اول شعبان سی روزی رکہنا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اوسدن روز آپڑا ہی کہ بیان ہو سکا اوپر ہو چکا تو افضل ہی اوسکو روزہ رکہنا اوسدن کا اور اسیطرح افضل ہے یہہ روزہ یوم الشک کا اوسکی لیی کہ تین دن اخیر شعبانین روزی رکہتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکہین اوسدن ساتہہ نیت نفل کے اور عوام دوپہر تک انتظار کرکر افطار کرین ابن عمر اور اور بہت صحابہ کا معمول تہا کہ جب انتیس روز شعبانی کی گذرتی تو تلاش کرتی چاند کی اگر دیکہتی چاند یا خبر سنتی چاند کی روزہ رکہتی والا اگر مطلع

صاف ہونا ابر وغبار سے افطار کرتی اور اگر صاف نہو تا روزہ رکھتی اور حمل کیا ہی اسکو علمار نی روزی نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کہیں جو منہ سے روزہ تو مراد اس سے یہہ ہی کہ ساتھہ نیت رمضان یا اور واجب کے نرکہی واللہ علم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتی ہون نیت کرنی روزہ فلک کے ذکی اور جو نہ جانتی ہون وہ عوام ہین اور نیت اوسکی اسطرح ہی کہ نیت کری نفل کی وشخص کہ تعاوت رکھتا ہو اوسدنکی روزی اور نہ خیال آوی اوسکی دلمین یہہ کہ اگر ہو آج دن رمضانکا تو یہہ روزہ ہی رمضان کا ہی اور مکروہ ہی اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہہ روزہ رمضانہین محسوب ہو اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب ہین محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہو گا رمضان کل ہو ناتو یہہ روزہ رمضانکا ہوگا اور اگر یون نیت کری کہ کل اگر رمضان ہوا تو مین روزہ رمضان کا رکھونگا اور نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہونیکا نہ نفل ہوگا اور نہ رمضانکا اگرچہ ثابت ہوا وسدن رمضانکا ہونا جرح ہ وفتاوی عالمگیری **وعن** ابن عباس رض قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رایت الہلال یعنی ہلال رمضان فقال اتشہد ان لا الہ الا اللہ قال نعم قال اتشہد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا غدا رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مینی دیکھا چاند یعنے چاند رمضان کا پس فرمایا حضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ان فرمایا حضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو یہہ کہ محمد پیغمبر خدا کا ہی کہا کہ ان فرمایا حضرت نی ای بلال پکار دی لوگو نمین کہ روزہ رکھین کل کو نفل کے یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فسق ہونا اوسکا معلوم نہو مقبول ہے گواہی اوسکی رمضان کے چاند مین اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اگر دو ایک کے متعدد ہے رمضانکی چاند مین جنبا پنجہ مذہب صحیح یہی ہے کہ ثابت ہوتا ہی چاند رمضانکا تمع خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد اوپر بیس گار ہی اور مستور الحال سے وہ ہے جسکا حال کچھہ معلوم نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کے اوس صورت مین ہے کہ ابر و غبار ہو اور عید کی چاند رات کو ابر ہو تو شرط ہی کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین عادل ہون گواہی دین لفظ شہادت کے ساتھہ اور اگر ابر و غبار نہو تو دو نہین بلکہ ایک ہی گواہی جماعت کثیر کی ورمد کثیر سے ایک گروہ کہ نبلوغ نہنچا ہو یعنی نابالغ جاسکا ہو اور تحدید عدد کی منوط ہے حرف رای امام کی اور مفوض ہے حرف نزدیک جماعت کثیر کے اور ایک محلہ کی لوگ ہین اور ابو یوسف سے ایک روایت ہے کہ پچاس مرد ہون ف **وعن** ابن عمر رض قال تراءی الناس الہلال فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رایتہ فصام وامر الناس بصیامہ رواہ ابوداود والدارمی ہ اور روایت ہی ابن عمر کی کہا جمع ہوے لوگ چاند دیکھنی کے لیے پس خبر دی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکھا مینی چاند پس روزہ رکھا اور حکم فرمایا لوگون کو ساتھہ روزہ رکھنی کے یہہ ابوداود اور دارمی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عائشۃ رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحفظ من شعبان مالا یتحفظ من غیرہ ثم یصوم لرویۃ رمضان فان غم علیہ عد ثلثین یوما ثم صام رواہ ابوداود ہ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتی رکھتی دن مہینی شعبان کی اوستدر کہ نہ گنتے سوای شعبان کی پہر روزہ رکھتی وقت دیکھنی چاند رمضان کی پس اگر ابر کیا جاتا اوپر گنتی تیس دن پہر روزہ رکھتی نفل کی یہہ ابوداود نی ف شعبان کی ایام بہت گنتی رہتی اسلیے کہ رمضانکی چاند مین غلطی نہ پڑی اور اور مہینون کی دنونکی اتنی محافظت نہ کرتی اسلیے کہ اور مہینون سے کوئی امر شرعی متعلق نہین مگر حج کی مہینی سی البتہ ہی سو وہ نادر ہی نہین محتاج ہوتا طرف اوسکی کوئی ہر سال شرع ہ **وعن** ابی العشراء قال قلت یا رسول اللہ ما بال الہلال یبدو فی اول اللیلۃ کالخیط ثم یعظم حتی یصیر کالقمر ثم یعود کالخیط ولا یکون کالقمر الا یوما واحدا فقال ان اللہ تعالی زاد کل لیلۃ کرامۃ علی کرامۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان ہ اور روایت ہی ابو العشراء سی کہ کہا تھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا ہی ہلال کہ ظاہر ہوتا ہی اول رات کی مانند خیط کے پہر بڑا ہوتا ہی یہان تک کہ ہو جاتا ہی مانند قمر کے پہر پھرتا ہی مانند خیط کے اور نہین ہوتا مانند قمر کے مگر ایک دن فرمایا تحقیق اللہ تعالی زیادہ کرتا ہی ہر رات کو کرامت اوپر کرامت کی رواہ البیہقی فی شعب الایمان

رمضان ونحن ببطن نخلۃ فارسلنا رجلا الی ابن عباس یسالہ فقال ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی قد امدہ لرویتہ فان اغمی علیکم فاکملوا العدۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی البختری کی کہا نکلی ہم یعنی اپنی شہر سے کہ کوفہ تہا عمرہ کرنیکی لیی پس جبکہ اوتری ہم ببطن نخلہ مین کہ نام ایک مکان کا ہی درمیان مکہ اور طایف کی جمہ ہوئی ہم چاند دیکہنی کی لیی پس کہا بعضی قوم فی کہ وہ تیسری شب کا ہی اور کہا بعضی قوم فی کہ وہ دوسرے شب کا ہی پہر ملاقات کی ہمنی ابن عباس سے پس کہا ہمنی تحقیق دیکہا ہمنی چاند پس کہا بعضون فی تیسری شب کا ہی اور کہا بعضون نے دوسرے شب کا پس کہا ابن عباس نے کس رات دیکہا تمنی اوسکو کہا ہمنی دیکہا ہمنی رات ایسی اور ایسی کو یعنی فلانی شب کو تب کہا اوسکو کہ دیکہا تہا جسمین شلاہیر کی شب مین بامنگل کی شب مین پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تہیرائی مدت رمضان کی وقت دیکہنی چاند کی یعنی جب چاند دیکہین رمضان کرین پس اوس رات کا ہی کہ دیکہا ہی تمنی اوسکو اوسمین اور ایک روایت مین ابی البختری ہی کہا کہ دیکہا ہمنے چاند رمضان کا اور ہم تہی ذات عرق مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب ببطن نخلہ کہ وہ کی پس بہیجا ہمنی ایک شخص کو طرف ابن عباس کے کہ پوچہی اوسسے یعنے یہہ کہ کس رات کا ہی یہہ چاند بسبب اختلاف مذکور کی پس کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تحقیق اللہ تعالی فی دراز کی مدت شبہا کی تا وقت دیکہنی چاند رمضان کی پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پس پوری کرو گنتی یعنی تیس روز شمار کرو اور روزہ کہولو فطر کے یہہ مسلم فی **ف** حاصل یہہ کہ مدار چاند کی دیکہنی پر ہی اعتبار اوسکی بڑی ہونیکا کچہہ نہین بلکہ دو مہینے کا ہی ہونا ہلال ہونیکا قیامت کی علامتون سے ہے اور روایت دوسری مناقی پہلی روایت کی نہین و اسطی احتمال اسکی کہ وہ دیکہنی کی لیی جمع ہوئی ہون ذات عرق مین اور اختلاف کیا ہو اوسمین پہر بہیجا آدمی پوچہنی کی لیی ابن عباس کے پاس پس جواب مذکور دیا اوسکو پہر جبکہ پہنچی ہون ببطن نخلہ مین پوچہا ہو اونسی بالمشافہ پس جواب دیا ہو اونکو مطابق پہلی جواب کے اور اگر شعبانکی تیسوین تاریخ چاند دیکہی اونکو پہلی زوال کی یا بعد زوال کی تو وہ شب آیندہ کا ہی پس حکم رمضان ہونیکا اور روزہ رکہنی کا نہین کیا جاویگا اور اسیطرح رمضانکی تیسوین کو دیکہی تو بہی شب آیندہ کا کہا جاویگا پس روزہ افطار نہین کیا جاویگا اور نہ حکم عید کا کیا جائیگا اور وجب علی الکفایہ یہی لوگون پر کہ تلاش کرین چاند کی تیسوین شب شعبانکی اور جب ثابت ہوگا چاند ایک جگہہ تو لازم ہوگا سبہو پر روزہ رکہنا بموجب ظاہر روایت کی اختلاف مطالع کا معتبر نہین مثلا اگر دہلی مین شب جمعہ کو چاند دیکہین و اور جگہہ ہفتہ کی شب کو رویت دہلی کی معتبر ہی اور سب جگہہ روز جمعہ سے روزہ رکہنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکہی اور پہر رد کیا جاوے قول اوسکا تو اوسکو روزہ رکہنا چاہیی اور اگر افطار کریگا اوس روز یکو تو قضا لازم آئیگی شروع فقط **باب** یہہ باب ہے پنج مسائل متفرق روزون کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ متفق علیہ و روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سحری کہاؤ اس لیے کہ تحقیق پنج کہانی سحر کی برکت ہے نقل کے یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** سحری کہا و یعنی کہا و سحر کی وقت کچہہ نہ کچہہ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ سحر کہاؤ اگرچہ ایک گہونٹ پانی کا ہو اور امر اسمین استحباب کے لیی ہی اور سحر کہنی مین چہٹی حصی اخیر رات کو اور سحور سین کے زبر سی اسم کے کہانی پینی اخیر شب کا اور ساتہہ پیش سین کے مصدر ہے یعنی کہانا کہانا او سوقت اور روایت محفوظ نزدیک محدثین کے ساتہہ زبر کی ہی اور بعضون فی کہا صواب ساتہہ پیش کی ہی اس لیی کہ ابر فعل مین ہوتا ہی نہ طعام مین اور برکت ہی مراد برکت ہے کہ اجر عظیم ہوتا ہی بسبب بجالاتی سنت کی اور قوۃ ہوتی ہی روزہ رکہنی کی شروع **عن عمرو بن العاص** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل ما بین صیامنا وصیام اہل الکتاب اکلۃ السحر رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو ابن العاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی فرق درمیان

روزی ہمارے اور روزہ ان اہل کتاب کے یعنی یہود و نصاری کی کہانا سحر کا ہی نقل کی بیہقی مسلم فی ف اہل کتاب کے ان حرام تہا کہانا رات کو بعد سونے کی اور تمہارے ان ہی ابتداء اسلام میں ہی حکم تہا پہر مباح ہوا پر مخالف کرنی انکی شکر گذاری اس نعمت کی ہی ۔ وعن سہل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر متفق علیہ اور روایت ہی سہل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ ساتہ بہلائیکی جبتک کہ جلدی کرینگے افطار میں نقل کی بیہقی بخاری اور مسلم فی ف یعنی بعد غروب ہونی آفتاب کے افطار کرنمیں دیر نہ لگاوی اور علامت غروب ہونی آفتاب کے شہر و نہیں ہے کہ مشرق کی جانب سے بلند ہو جاوے یعنی جہانسی صبح صادق شروع ہوتی ہی وہانتک پہنچ جاوے جیون چیز آسمان کے پہنچانیسے کا شہر ہو نہیں پس جلدی کرنی میں مخالفت ہوتی ہی تہا ہل کتاب کے کہ وہ تاخیر کرتی ہیں یہانتک ستارہ گہن کے نکلیں اور ہمارے ملت میں ہے عادت اہل بدعت کے ہی یعنی رافضیوں کی اونکی بہی مخالفت ہو جائیگی اسمیں بیہقی ضروری اور سنت ہی پہلی نماز مغرب سے افطار کرنا بموجب حدیث صحیح کی ۔ وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل اللیل من ہہنا و ادبر النہار من ہہنا و غربت الشمس فقد افطر الصائم متفق علیہ اور روایت ہی عمر رضی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ آوی رات انجگہہ سے یعنی مشرق کی جانب سے سایہی رات کے اونہی اور جاوے دن انجگہہ سے یعنی مغرب سے اور چہپ جاوی آفتاب یعنی سب پس تحقیق افطار کیا روزہ دار نی نقل کے بیہقی بخاری اور مسلم نے ف چہپ جاوے آفتاب بیہقہ تاکید ہی پہلی جملوں کی اور افطار کیا یعنی حکما یہ افطار کرنیوالا ہو چکا اگرچہ کہاوی پیوی نہیں اور بعضوں نے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار میں اور ممکن ہے کہ معنی بیہقہ ہوں چاہیی کہ افطار کری ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال فی الصوم فقال رجل انک تواصل یا رسول اللہ قال و ایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی و یسقینی متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کی روزہ رکہنی سی پس کہا ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ ملے کا روزہ کہتی ہیں یا رسول اللہ فرمایا کون ہی تم میں مانند میری تحقیق میں رات گذارتا ہوں کہ کہلاتا ہی مجکو رب میرا اور پلاتا ہی مجکو نقل کے بیہقہ بخاری اور مسلم فی ف ملے کا روزہ اسکو کہتی ہیں کہ دو روزی یا زیادہ رکہی اسطرح کہ دریا میانمیں فطار نکری اس سے اسلیی منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہی اور وہ باعث قصور کا اور طاعات میں ہوتا ہی اور اختلاف ہی علما کو اسمیں کہ روزہ ملے کا سو سے حضرت کی اور ونکی لیی جائز ہی یا حرام ہی یا مکروہ ہی بعضی تو کہتی ہیں کہ جائز ہی اونکی لیی کہ قادر ہوا وپر اور نہی رحمت اور شفقت کی لیی ہے اور سند اونکی بیہقہ حدیث حضرت عائشہ کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لوگو نکو وصال سے ملے رحمت کے اوپر اور بعضی صحابہ سے مثل عبداللہ بن زبیر وغیرہ کی اور تابعین سے مثل عبداللہ بن ابی بیمار اور عامر بن عبداللہ بن زبیر اور ابراہیم نہعی کی رکہنا اسکا منقول ہی اور اکثر کہتی ہیں کہ جائز نہیں اور امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی نی مکروہ کہا ہی اسکو اور اختلاف کیا ہی کہ کراہیت تحریمی ہی یا تنزیہی ہی اور صحیح یہ ہے ہی کہ مکروہ تحریمی ہی اور جمہور علما اسپر ہیں کہ یہ خصائص حضرت کیسے ہیں اور ظاہر حدیث سی یہی ہی معلوم ہوتا ہی اور اہل سلوک کو شوق ریاضت و نفس کشی کا رکہتی ہیں افطار کرتی ہیں ساتہ جلوہا نیکی تا حقیقت وصالسی نکلجاوی اللہ اعلم اور کہلاتا ہی الخ کہلانی بلانیسی مراد کیا ہی اسمیں کئی قول ہیں قول مختار یہ ہے کہ مراد کہلانا پلانا ظاہر کا نہیں ہے بلکہ غذای روحانی مراد ہی کہ سبب ذوق معارف اور لذت مناجات اور طاعات کی حاصل ہوتی تہی اوسکی سبب سی خذف جسمانی سی مستغنی ہوئی اور تجربہ اسکا محبتوں مجاز یہ اور مسرتوں حسیہ میں کیا گیا ہی چہ جائے محبت حقیقی اور مسرت معنوی ۔

الفصل الثانی

فصل دوسرے ۔ عن حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ رواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی و الدارمی و قال ابوداؤد و وقفہ علی حفصۃ معمر و الزبیدی و ابن عیینۃ و یونس الایلیون کلہم عن الزہری روایت ہی حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کی

کرنیت کری روزیکی پہلی فجر کی پس نہین روزہ واسطے اوسکی یعنی کامل روزہ نہین ہوتا النقل کے بہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی
فی اور کہا ابو داؤد نی موقوف بیان کیا اسکو حفصہ پر سمرہ اور زبیدی اور ابن عینہ اور یونس پہلی سنی نقل کیا زہری سی ف ظاہر احدیث سی یہہ
معلوم ہوا کہ اگر نیت روزیکی رات سی نکری تو درست نہین خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل ولیکن علمانی اختلاف کیا ہی اسمین مذہب امام
مالک کا تو یہی ہی کہ شرط ہی نیت رات سی کرنی ہر طرحکی روزہ مین اور امام احمد بھی ایسیکی قایل ہین سوائے نفل کی نفل مین امام احمد کی
نزدیک زوال سی پہلی پہلی جائز ہی اور شافعی کی نزدیک آفتاب غروب ہونیکی پہلی تک بھی جائز ہی اور مذہب ہمارا یہہ ہے کہ روزہ رمضان اور نفل
اور نذر معین مین جائز ہی نیت کرنی اوسی دن شرعی کی پہلی پہلی اور ادا دن شرعی پہلی زوال کی ہی اور قضا اور کفارہ اور نذر مطلق کی پس شرط
ہی نیت کرنی رات سے اور دلیلین سب ہونکی فقہ کی کتابونمین مذکور ہین اور سب نے یعنی معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس نے روایت کیا ہی زہری سی
اور موقوف رکھا ہی حفصہ پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتی ہین ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع
النداء احدکم والاناء فی یدہ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جسوقت کہ سنی اذان یعنی صبح کی ایک تمہارا اور باسن ہو اوسکی ہاتھ مین یعنی ارادہ پانی پینی کا پا بچیہ کہا نیکا رکھتا ہو پس نہ رکھدی باسن کو نیچے
کر واکری حاجت اپنی اوس سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف یہہ حکم اوسوقت ہی کہ یقینا جانی کہ صبح نہین ہوئی باگمان غالب ہو نہونی صبح کی
یعنے اگر یقین ہو صبح نہونی کا یا گمان ہو اسکا تو فقط سنی سی کہانا پینا موقوف نکردی اور اگر جانی کہ صبح ہوگئی ہی یا گمان ہو اسکا تو موقوف کری
اور کہا ابن ملک نی کہ اگر نجانی طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کری اور اگر جانی کہ طلوع ہوئی ہی صبح یا شک ہوا سکا تو موقوف کری اور بعضون نے
کہا کہ مراد آذان سی اذان مغرب کے ہی یعنی اگرچہ ترک کرنا کہانی پینی کا وقت اذان کی مسنون ہی لیکن افطار کی وقت اذان مغرب کے سنی اور بچیہ
پینا ہو تو پینا موقوف نکری بلکہ پی فی اور پھر نماز کو جاوی ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی عجلت عبادی
الی عجلتھم فطرا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ
تعالی نی بہت پیارا میری بندونمین طرف میرے وہی کہ جلدی کری افطار مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف بہت پیارا یہہ سلیی ہوتا ہی کہ مناسب
کرتا ہی سنت کی اور مخالفت کرتا ہی اہل کتاب کے اور روافض کی ع وعن سلمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانہ برکۃ فان لم یجد فلیفطر علی ماء فانہ طھور رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ
والدارمی وکلھم کرفانہ برکۃ غیر الترمذی ے اور روایت ہی سلمان بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جبکہ افطار کری ایک تمہارا پس چاہیی کہ افطار کری کھجور پر پس تحقیق کھجور سبب برکت کی ہی پس اگر نپاوی کھجور پس افطار کری پانی پر پس تحقیق وہ
پاک کرنیوالا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور نہین ذکر کیا کسی نی لفظ فانہ برکۃ سوائے ترمذی کی ف
امر اسحدیث مین استحباب کے لیی ہی اور شاید حکمت کھجور سی افطار کرنی مین یہہ ہے کہ جب معدہ خالی ہوتا ہی اور خواہش کھانی کی ہوتی ہی تو کھانیکو
معدہ خوب قبول کرتا ہی پس ایسی حالت مین جو شیرینی معدہ مین پہنچتی ہی تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہی اسلیی کہ شیرینی سی قوۃ قوی مین جلدی
سرایت کرتی ہی خصوصا قوہ باصرہ کو شیرینی سی بہت فائدہ ہوتا ہی اور شیرینی عرب مین اکثر کھجور ہی کی ہوتی ہے اور اونکی مزاجو کو مناسبت اسکی ساتھ
بہت ہی سلیی اسسے افطار کرنیکو فرمایا اور کھجور نپاوی تو پانی سی افطار کری کہ اسمین نیکنمالی ہی ساتھ طہارۃ ظاہر و باطن کی شرح ع
وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات فان لم تکن تحسا

حسن صحیح غریب من حدیث ابی ہریرۃ رواہ الترمذی وابو داود وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہی ان سے کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی پہلی نماز مغرب سے چند نازی کھجورونسی پس اگر نہو تین نازین کھجورین تو افطار کرتی خشک کھجورونسے پس اگر نہو تین خشک کھجورین تو بیچی چند چلوپانی کی یعنی تین چلو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن غریب ہے ف ابو یعلی نی روایت کیا ہی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی افطار کرنا تین کھجورونسی یا ایسی چیز سی کہ بہنچتی او سکو آگ اور بعضون نی جو کہا ہی کہ سنت مکہ مین یہہ ہے کہ مقدم کری آب زمزم کو کھجورون پر یا ملالی او سکو ساتہہ اوس پانیکی یہہ قول مردود ہی اسلیے کہ یہہ خلاف اتباع کی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دنون کی مین رہی آپ سے یہہ نہین نقل کیا گیا ؛ ع وعن زید بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فطر صائما او جہز غازیا فلہ مثل اجرہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان ورواہ محی السنۃ فی شرح السنۃ وقال صحیح اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ افطار کراوی روزہ دار کو یا سامان درست کردی کسی غازیکا پس اوسکو ثواب مثل ثواب اوسکی کی ہی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی یہہ محی السنۃ نی شرح السنۃ مین اور کہا یہہ صحیح ہی ف یعنی جیسا ثواب روزہ دار کو روزیکا ہوتا ہی اور غازیکو جہاد کا ویسا ہی افطار کروانیوالیکو اور سامان جہاد درست کردینی والی کو یہی ہوتا ہی اسلیے کہ مددگار ہوا نیک کار پر ع وعن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذہب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالی رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی فرماتی گئی پیاس اور تر ہوئین رگین اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالی نی نقل کی یہہ ابو داود نی ف اسمین رغبت دلائی حضرت نی عبادات پر کہ مشقت عبادات کی تہوڑی سی ہی اسلیے کہ جاتی رہتی ہی اور ثواب بہت ہے اسلیے کہ ثابت ہوا باقی رہنا ہی ثواب ع وعن معاذ بن زہرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللہم لک صمت وعلی رزقک افطرت رواہ ابو داود مرسلا اور روایت ہی معاذ بن زہرہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جبکہ افطار کرتی فرماتی یا الہی تیری ہی لیی روزہ رکہا مینی اور تیری ہی رزق پر افطار کیا مینی نقل کی یہہ ابو داود نی بطریق ارسال کی ف کہا ابن ملک نی کہ حضرت یہہ دعا بعد افطار کی پڑہتی تہی اور بعد لک صمت کی جو لوگون نی وبک آمنت وعلیک توکلت زیادہ کرلیا ہی کچہہ اصل اسکی نہین اگر چہ معنی صحیح ہین اور روایت کیا ابن ماجہ نی کہ روزہ دار کی لیی نزدیک افطار اوسکی ایک دعا ہی کہ رد نہین کیجاتی اور یہہ ہی وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی باواسع الفضل اغفرلی اور تہی پڑہتی یہہ بہی الحمد للہ الذی اعانی فصمت ورزقنی فافطرت انتہی **الفصل الثالث**

فصل تیسری ع عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الدین ظاہرا ما عجل الناس الفطر لان الیہود والنصاری یؤخرون رواہ ابو داود وابن ماجہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگا دین غالب جبتک کہ جلدی کرینگی لوگ افطار کرنی مین اس لیی کہ یہود و نصاری دیر کرتی ہین افطار مین نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف دیر کرتی ہین افطار مین یعنی اسقدر کہ تاری گہن کی نکل آوین اور ہماری زمانی مین پیروی اونکی رافضیون نی کی ہی پس وہ نکی خلاف مین غلبہ اور شوکت دین کی ہی اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ مضبوطی اور غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدائے دین کی ہی اور اونکی موافقت مین نقصان دین کا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست بعضی اونکی دوست ہین بعضون کی اور جو کوئی دوستی کری اونسی تم مین سی پس وہ اونہین مین سی ہی ع

وعن ابی عطیۃ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یعجل الافطار ویعجل الصلوٰۃ والآخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوٰۃ قالت ایھما یعجل الافطار ویعجل الصلوٰۃ قلنا عبد اللہ بن مسعود قالت ھکذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والآخر ابو موسیٰ رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی عطیہ سی کہ کہا گیا مین اور مسروق حضرت عائشہ پاس پس کہا ہمنی اسی ان مومنونکی دو شخص ہین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ ہین ایک دہین روزہ کو جلدی افطار کرتا ہی اور جلدی نماز پڑہتا ہی اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہی اور دیر کر نماز پڑہتا ہی کہا حضرت عائشہ فی کون اونہین سی جلد افطار کرتا ہی اور جلد نماز پڑہتا ہی کہا ہمنی عبد اللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ فی اسیطرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اور دوسرا کرتا ہی افطار مین اور نماز مین ابو موسیٰ ہی نقل کی یہہ مسلم فی

ف عبد اللہ بن مسعود بڑی عالم اور فقیہ تہی اونہون فی عمل کیا سنت پر اور ابو موسیٰ ہی بڑی صحابی تہی اونہون فی عمل کیا بیان جواز پر یا کچہہ عذر ہوگا اونکو اور شاید کہ کہی کیہی کرتی ہونگی واللہ علم

ع **وعن** ام رباب ضربت سارۃ قالت دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی السحور فی رمضان فقال ھلم الی الغداء المبارک رواہ ابو داؤد والنسائی

اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی طرف سحر کی رمضان مین پس کہا طرف کہانی بابرکت کی نقل کیہہ ابو داؤد اور نسائی فی

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواہ ابو داؤد

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اچہی ہی سحر مومن کی کہجور نقل کی یہہ ابو داؤد فی

باب تنزیہ الصوم

باب ہی بیچ بیان پاک کرنی روزہ کی

ف یعنی اسباتین بیان ہی اسکا کہ روزہ کس چیز سی جاتا رہتا ہی اور کس چیز سی ثواب اسکا باطل ہوتا ہی اور کس چیز سی ثواب اسکا کم ہوتا ہی پس جب ہے پرہیز کرنا اون سی

ف عرض کرتا ہی مولف اس کتاب کا کہ اگرچہ بعضی مفسدات وغیرہ روزہ کی متفرق اگلی حدیثون مین مذکور ہین لیکن مبنی چاہا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کیسی یہہ مسائل بتفصیل ایک جگہہ لکہون تا مفید بہت ہون پس کتاب مراد الفلاح شرح نور الایضاح ہین کہ کتاب معتبر اور مروج عرب مین ہے خوب ترتیب سے یہ مسائل مذکور ہی اوسین سی لکہی جاتی ہین اور بعضی در مختار سین سے بہی لکہی ہین

فصل پہ بیچ بیان اون چیزون کی کہ روزہ کو توڑتی نہین ہین اگر کہا بیوی یا بی بیوی یا جماع کری ہو کر روزہ جاتا نہین اور اگر جماع شروع کیا ہو کر پہر باد گیا اگر نکال لیا ستری الفور روزہ ٹوٹنی کا نہین اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون فی کہا یہ جب ہے کہ نہ حرکت دی نفس اپنے کو یعنی دہکاندی بعد باد آنیکی یہانتک کہ منزل ہو جاوے اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکی تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا جیسکہ اگر نکال کر پہر داخل کری تو کفارہ لازم ہوتا ہی اور اگر جماع کری قصداً پہلی فجر کی اور پہر طلوع ہو فجر تو واجب ہے نکالنا ستر کا فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹہیرنی ہی سی ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا بخوف طلوع ہونی فجر کی پہر منزل ہوا بعد فجر اور بعد نکالنی کی نہین اوسپر کچہہ اور اگر ایک شخص یہہ کہا تا ہو اور ہی وہ قوی کہ قدرت رکہتا ہی روزہ کی تمام کرنیکی رات تک بغیر مشقت کی تو باد دلاوی اوسکو دیکہنی والا اور کردہ ہی نہ باد دلانا اوسکو اور اگر باد دلاوی اوسکو کوئی کہ انیکی وقت اور اوسکو نہ یاد آوی تو لازم آویگی قضا اور اگر وہ قوی نہین ہے تو اولی یہہ ہے کہ نہ باد دلاوی اور اگر منزل ہوئے ساتہہ نظر کرنیکی طرف شرمگاہ عورت کی تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف ہی اسمین کہ منزل ہوئے ساتہہ فعل بد کرنیکی جانوری بعضون کی نزدیک اس سی ٹوٹتا ہی اور بعضونکی نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا بلا خلاف اور اگر ناتہہ سی منی گراوی روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور قضا آتی ہی نہ کفارہ اور حلال نہین ہے یہہ فعل غیر رمضان مین ہی اگر قصد کری قضا شہوت کا اور اگر قصد کری تسکین شہوت کا امید ہے کہ نہو اوسپر وبال یعنی فقط لذت کی لیی کری تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہو اور نہ نکالنی منی

خوف زنا کا رکھتا ہو تو امید ہی کہ گنہگار نہو اور گنہگار ہوتا ہی اگر مداومت کری اسپر اور اگر دہیان کری کسی عورت کا اور منزل ہو جاوی تو روزہ
نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل بد کرین آپسمین قصداً اور منزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہوینگی تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم
آویگی اور اگر تیل لگاوی تو روزہ نہین جاتا اس لیی کہ مسامات سی داخل ہونا منافی نہین ایسا ہی جیسی نہاوی اور ٹھنڈک جگر کو پہنچی
اور سرمہ لگانیسی بہی روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ پاوی مزا اوسکا حلق مین یا رنگ اوسکا رینٹ مین یا ہوک مین اسلیی کہ حضرت عائشہ رضی
منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سرمہ لگایا حالانکہ روزہ مین اور درمیان آنکھہ کی اور دماغ کی راہ نہین ہے اور آنسو جو نکلتی ہین
ٹپک کر نکلتی ہین مانند عرق کی اور جو چیز داخل مسام سی ہو منافی روزہ کی نہین جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر کہی آنکھہ مین دو دیا دوا ساتھہ
تیل کی پہر پاوی مزا اوسکا یا نمی اوسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہی روزہ اور اگر نگل جاوی کچھہ یعنی روٹی وغیرہ کہ بندہی ہو دوڑ ہین اوڈورہ
اوسکی ناتہہ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک ڈورسی کہل کر گر پڑی جب گر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا اور اگر داخل کری حلق مین لکڑی یا مانند اوسکی
اور ایک سرا اوسکا اوسکی ناتہہ مین ہو نہین روزہ ٹوٹیگا اور اسیطرح اگر داخل کری اونگلی اپنی دبر مین یا عورۃ اپنی شرمگاہ مین تو نہین ٹوٹیگا
مگر تر ہوگی ساتھہ پانیکی یا تیل کی تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سی روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سی مگر ثواب جاتا رہتا ہی اور اگر نیت کری افطار
کی اور افطار نکری تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین دہوان داخل ہو بغیر اسکی فعل کی تو روزہ نہین جاتا اسلیی کہ اوس سی بچ نہین سکتا اگر
مونہہ بند کرلی تو ناک مین سی جاتا ہی پس یہہ بہی مانند تر کی کہ باقی رہتی ہی مونہہ مین بعد کلی کرنیکی اور قید بغیر اسکی فعل کی اسلیی لگائی کہ تو قصد
کر کر دہوان داخل کری گا حلق مین کسی صورتسی ہو داخل کرنا روزہ اوسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہی کہ دہوان عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوے آنکی کا پس اگر کوئی
خوشبوئی جلا کر دہوان اپنی طرف لیگا اور سونگہی کا دہوان اوسکا اوسحال مین کہ یاد رکہتا ہو روزہ کیو ٹوٹ جاویگا روزہ اسلیی کہ ممکن ہے احتراز کرنا
اوسسے اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین آگاہ ہونا چاہیی اور یہہ وہم کسیکو نہ پیدا ہو کہ مانند سونگہنی گلاب مشک وغیرہا کی ہی اس لیی کہ نری
خوشبو مین اور جو ہر دہوین مین کہ آدمی کی اندر پہنچی اوسکی فعل سی فرق ظاہر ہی اور اسطرح دہوئین حقہ کی سی روزہ جاتا رہتا ہی اس لیے
کہ قصد اگہینچا جاتا ہی اور تسکین ہوتی ہی اوسسے اور بطور دوا کی استعمال کیا جاتا ہی اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کی حلق مین جاوین اور ہو بدن وہ
تہوڑی تو روزہ نہین ٹوٹتی کا اور اگر بہت ہونگی کہ نمکینی اون کی حلق مین معلوم ہوگی تو جاتا رہیگا اور خوشبو سونگہنی سی روزہ نہین جاتا اور
اگر جاوی حلق مین غبار یا آٹا چکی پیسی ہوئی یا مکہی یا اثر دوا ون کا یعنی دوا کوٹتی ہوئی یا پڑ دوا ون کا پیسی ہوئی یا باندہتی ہوئی اسمین سے کچہہ اوڑکر حلق مین جاوے نہین
جاتا روزہ اسلیی کہ نہین ممکن ہے احتراز انسی اور اگر روزہ دار صبح کری حالت جنابت مین روزہ نہین جاتا اگرچہ ساری دن یا کئی دن اسیطرح
رہی لیکن ثواب سے محروم رہتا ہی بسبب نجس رہنی کی اور نماز وغیرہ پڑہنی کی اور اگر ڈالی سو رات ذکر مین دوا یا تیل اور وہ مثانہ مین پہنچ جاوے
روزہ نہین جاتا امام ابو حنیفہ اور امام محمد رح کی نزدیک اسلیی کہ مثانہ مین سی منفذ یعنی رستہ اندر کو نہین اور پشاب جو نکلتا ہی ٹپک کر نکلتا ہے
اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر ذکر کی ڈنڈی ہی مین سے تو تینونکی نزدیک نہین جاتا اور اگر پانی مین مٹہی اور کانین پانی
جاوی یا کان کہجاوے تنکی سی اور نکلی دسپر میل پہر ڈالی تنکی کو کا نہین کئی بار یون مین کری نہین روزہ جاتا اور اگر اوتری دماغ سی رینٹ
اور پہنچی ناک مین پہر دماغ مین چڑہا جاوی یا نگل جاوے اوسکو روزہ نہین جاتا اور اگر نکلا تہوک مونہہ سی اور منقطع نہوا بلکہ لگا رہتا اوسکا اور
تنک آیا ہونٹہہ تک پہر نگل گیا اوسکو تو نہین جانیکا روزہ اور اگر منقطع ہوا تہوک پہر مونہہ مین ڈال لیا جاتا رہی گا اور اگر ملغم مونہہ پہر ہوا
نگل جاوے ابو یوسف کی نزدیک روزہ جاتا رہی گا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہین اور لایق ہی پہینکدینا تہوک کا تاکہ نہ ٹوٹی روزہ نزدیک

امام شافعی کی اسلیے کہ جب جاتا رہتا ہی تہوک اپنی مجرا یعنی جگہہ جاتے ہوئی کیسی اور پہنچتا ہی مونہہ مین اور یہہ قادر ہی اوسکی پہینکدینی پر اور نہ پہینکنا بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہی روزہ اونکی نزدیک اور اگر قی آپسے آوی روزہ جاتا نہین اگرچہ مونہہ بہر کر آوی اور اسیطرح سی نہین جاتا اگر پہر حلق مین اوتر جاوی وہ بغیر اسکی فعل کے اگرچہ مونہہ بہری ہوئی ہو اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر قصداً نگل جاوی اور ہو وہ مونہہ بہری ہوئی سب کے نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہین آنیکا اور مونہہ بہری ہوئی نہین ہوگی تو اوسکی نگلنی سی روزہ نہین جانیکا مختار یہی ہے اور اگر قصداً قی کری مونہہ بہر کر تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہیگا اور مونہہ بہر کر نہ کری تو نہین جاتا نزدیک ابو یوسف کی اور صحیح یہی ہی اور کہا امام محمد نی کہ جاتا رہتا ہی اور یہہ ظاہر الروایۃ ہی پہر اگر وہ حلق مین اوتر جاوے آپسے نہین جاتا اور اگر قصداً نگل جاوی اومین دو وجہ ہین صحیح یہہ ہی کہ نہین جاتا اور اگر دانتون مین کوئی چیز رات کی کہانی ہین سے بچے ہی اور ہووی وہ کم چنی سی اوسکی نگل جانیسی دنکو روزہ نہین جاتا یا نکلی خون اوسکی دانتو نمین سی اور داخل ہوا اوسکی حلق مین اور نہ پہنچی اوسکی پیٹ مین تو یہی روزہ نہین جاتا اور اگر پہنچی پیٹ مین پس اگر غالب ہو خون تہوک پر یا برابر ہو خون اور تہوک فاسد ہو جائیگا اور اگر خون کم ہو تہوک سی کہ ملا ہوا ہے ساتہہ اوسکی نہین ٹوٹ نیکا روزہ مگر جبکہ پاوے مزہ اوسکا در المختار اور اگر کوئی چیز بقدر تل کی باہر سی مونہہ مین ڈالکر چباوی یہانتک کہ وہ پہیل جاوے مونہہ مین اور فرا اوسکا حلق مین نہ اوی تو یہی روزہ نہین جاتا اور اگر مونہہ مین پہیلی نہین اور فرا اوسکا حلق مین معلوم ہو یا بغیر چبائی ثابت وہ چیز نگل جاوی اگرچہ فرا حلق مین نہ اوے روزہ جاتا رہیگا پہر اگر وہ چیز دانون چیزونمین سی ہی کہ اونسی کفارہ آتا ہی کفارہ اوسیکا اور الا قضا **فصل** بیچ بیان اون چیزون کی کہ فاسد ہوتا ہی اونسی روزہ اور لازم آتی ہی قضا اور کفارہ اور کفارہ اونسی جب لازم آتا ہی کہ روزہ رکہنی والا مکلف یعنی عاقل بالغ ہو اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی مین یعنی قضا مین نہین اور رات سی نیت کئی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کی نیت کی ہوگی اوسکی تو نہیسی کفارہ نہین آنیکا اور بعد روزہ توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی پیش آ جاویگی کفارہ نہین آنیکا چنانچہ بیان اسکا آگی آویگا اور نہ پہلی توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ یکی ہوتا ہے سفر کی اگر سفر مین تو یا لیگا کفارہ نہین آنیکا اور اگر بعد توڑنیکی سفر کریگا تو کفارہ نہین ساقط ہوگا اور بیہوشی کری حالت جبر مین کفارہ نہین لازم آنیکا اور قصداً کری بہول چوک کریگا تو کفارہ نہین آنیکا اور وہ مضطر نہو مضطر پر کفارہ نہین پس جب آئے شرطین پائی جائین گی اور ان چیزون مفسدات مین سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیزین یہہ ہین جماع کرنا اور اغلام کرنا فاعل و مفعول دونون پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہی اور کہانا پینا خواہ ازراہ غذا کی ہو خواہ دوا کی اور بیچ معنی غذائیہ کی علمانی اختلاف کیا ہی بعضون نی تو کہا ہی کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ خواہش کری طبیعت اوسکی کہانیکی اور منقضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اوسکی اور بعضون نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ اوسکی کہانیسی اصلاح بدنکی ہو اور بعضون نی کہا غذا کی وہ چیز ہی کہ کہائی جاتی ہی عادۃً پس کفارہ آتا ہی اگر مینہ یا اولی یا برف نگل جاوے یا کہاوی کچا گوشت اگرچہ مردار کا ہو یا کہاوی چربی یا کہاوی خشک کیا ہوا گوشت یا کہاوی گیہون مگر یہہ کہ ایک دو گیہون چباوی اور مونہہ مین پہیل جاوی تو کفارہ نہین آتا اور گر نگل جاوی تہوک بی بی کا تہار کا تو کفارہ آتا ہی اسلیے کہ خواہش طبع ہوتی ہی اسمین اور کی تہوک نگلنی مین روزہ جاتا رہتا ہی اور کفارہ نہین آتا فقط قضا ہی آتی ہی اور تہوڑیسی نمک کہانیسی کفارہ آتا ہی نہ بہت سی بموجب روایت مختار کی کذا فی المستفنی اور خلاصہ اور بزازیہ مین لکہا ہی کہ مختار یہہ ہی کہ مطلق نمک کہانیسی کفارہ آتا ہی یعنے تہوڑا یا بہت اور اگر کہاوی جو بغیر پہنے پس نہین کفارہ اوسپر اسلیے کہ نہین کہائی جاتی مین کچی اور یہہ خشک جو کا حکم ہی اور اگر تازی بالمین سے نکالکر کہاوی تو کفارہ آتا ہی اور

کفارہ آتا ہی کہانی گل رہنی کیسی مطلق یعنی برابر ہے کہ عادۃ ہو اوسکی کہانیکی یا نہ عادۃ ہو اسلیے کہ وہ کہائی جاتی ہی دوا کی لیی پس ہوگا افطار کا عمل اور کفارہ آتا ہی کہانی غیر گل رہنی کیسی مانند ملتانی وغیرہ کی اگر عادت ہو اوسکی کہانیکی پس نہین کفارہ ہی اوسپر کہ نہین عادت رکھتا ہی اوسکی اور اگر بعد غیبت کرنیکی قصداً گہانا کہالی کفارہ لازم آتا ہی برابر ہی کہ پہنچی ہو اوسکو حدیث یا نہ پہنچی ہو تاویل اوسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی فی فتوی دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلیے کہ افطار ہونا غیبت سی خلاف قیاس کی ہی اور حدیث الغیبۃ تفطر الصیام تاویل کی گئی ہی بالاجماع ساتھہ جاتی رہنی فوا کے خلاف حدیث حجامت یعنی پچھنو نکی کہ بعضی علمارنی اسکی ظاہر پر بھی عمل کیا ہی مانند اوزاعی وغیرہ کی پس اگر کہا وبگا بعد حجامت کے یا بعد جھونی عورت کی یا بعد بوسہ لینی کی ساتھہ شہوت کی یا بعد محجوب ہونیکی اور مباشرت فاحشہ کی بغیر انزال کی یا بعد سرمہ لگانیکی یا بعد فصد کی یا بعد بکاری کرنیکی جانور سی بغیر انزال کی یا بعد داخل کرنی انگلی کی ویرمین اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب حدیث مذکور کی تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتوی دیگا اسکو فقیہ اگرچہ خطا کری گا یا سی پہنچی لگانی والینی اور لینی والی فی حدیث افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانے تاویل اسکی بوجہ نے سے نہین کفارہ آنیکا اور اگر پہنچا یگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کا کر کر قصداً کہایا حکم اسکا مانند حکم افطار کرنیکی بعد غیبت کی ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا غیبت کی جو اوپر مذکور ہوا اکثرون کی نزدیک تو اسیطرح ہی لیکن ملتقی اور بحر الرائق مین اسکو مانند حجامت کی کہا ہی اور واجب ہوگا کفارہ اوس عورت پر کہ خوشی سی صحبت کروای ایک شخص سے کہ اوسپر جبر کیا تہا کسینی صحبت کرنیکی لیی اور مرد پر نہین آیگا اور ایک عورت نی جانا طلوع ہونا فجر کا اور چہپا یا اوسکو اپنی خاوندسی یہانتک کہ اوسنے صحبت کی اور وہ نہین جانتا تہا کہ فجر ہوگئی ہی تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر نہ مرد پر **فصل** پنجم بیان کفارہ کی اور اون چیزون کی کہ ساقط کرتی ہین کفارہ یکو ذمہ سی ایک عورت نی قصداً کہانا کہا یا جماع کروایا بخوشی پہر اوسیدن اوسکو حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط ہوجاتا ہی اور اسیطرح کوئی بیمار ہوگیا اوسیدن اسطرح کا جائز ہی اوسمین افطار اور بیماری آپ سے ہوئی بغیر اسکی فعل کی تو کفارہ ساقط ہوجائیگا اور یہہ قید کہ بیماری آپ سے ہوئی اسلیے لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پہر زخمی کیا اپنی تئین اوس سے بیمار ہوگیا اسطرح کا کہ نہین روزہ رکھہ سکتا اوس حالت مین یاد آیا اپنی تئین پہت پر سی یا پہار پر سی تو اسمین اختلاف کیا ہی مشائخ نی بعضون نی کہا کہ ساقط ہوجاتا ہی اوس سے کفارہ اور بعضون نی کہا کہ نہین ہوتا اور کمال نی کہا کہ مختار یہہ ہی کہ نہین ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہی جمع العلوم مین کہ اگر کسینی رنج مین ڈالا نفس اپنی کو بسبب چلنی کی یا کچہہ کام کیا یہانتک کہ بہت لگی اوسکو بیماری سی پس افطار کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضون نی کہا کہ کفارہ نہین آنیکا اوسپر عمل کیا ہی لقمانی نی کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ یہ ہی کہ آزاد کری بردہ اگر چہ ہوگا فرپہر اگر نہ کر سکی یہہ روزی رکہی دو مہینی پی در پی کہ نہون اون مین دن عیدین کی اور نہ ایام تشریق کی اسلیے کہ اون مین روزی کہنی منع ہین اور اگر درمیان مین ایک روزہ فوت ہوجاے بعذر یا بلا عذر تو روزی پہر سر نو شروع کری مگر بسبب حیض کی اگر افطار کری تو مضائقہ نہین اور بسبب نفاس کے افطار کری تو بہی از سر نو رکہی پہر اگر نہ کہہ سکی روزی بسبب مرض کی یا بڑہاپے کی کہلاوی سالنہ سکینو کو پیٹ بہر کی صبح کو کہلاوے اونکو اور شام کو کہلاوی یا دو دن صبح کو کہلاوی یا دو دن شام کو یا عشا اور سحر کو اور شرط ہے اول جنکو کہلاوے اونہین کو دوبارہ بہی کہلاوی یہانتک اگر صبح کو کہلایا ساتہہ کو پہر شام کو کہلایا ساتہہ غیر اونکی کو نہین کفایت کریگا یہانتک کہ پہر کہلاوی دونو فرقونمین سی ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساتہہ روز تک کہلایا کری یا ہر روز نئی فقیر کو کہلاوی ساتہہ روز تک کافی ہی اور اگر ایک روز صدقہ ساتہہ فقیرونکا یا کمکا انسی ایک فقیر کو دی تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہی روٹی گیہون کی بغیر سالن کی بخلاف جو کی روٹی کی کہ اوسکی ساتہہ سالن ضروری اسلیے کہ بسبب سختی کی پیٹ بہر کر نہین کہا سکتا بغیر سالن کی عادۃً بخلاف گیہون کی روٹی کی کہ وہ کہا سکتا ہی بغیر سالن کے پیٹ بہر کر

اسلیے کہا گیا ہی کہ روٹی گیہوں کی سالن وسکا اوسمین ہی پر جسنی طلب کیا اوسکی ساتھہ سالن نہین ہے وہ ہوگا اور شرط یہہ ہی ہی کہ نہو کوئی اوسمین پیٹ بہرا یہانتک کہ اگر ہوگا پیٹ بہرا اور کہا وہ گا مانند ہوگی کی اصطلاح ہوگی اور کی کہلائیگی پس یا تو کہا نا کہلائیگا بسطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوی ہر فقیر کو آدہی صاع یعنی پونی دو سیر گیہون یا آٹا اوسکا یا ستو اوسکی یا ایک صاع جو یا انگور یا کھجور یا دیوی قیمت انکی اگرچہ اوقات متفرقہ مین دی اور اگر کئی روزی توڑی جمع کر کر یا کہا کہ قصداً تو ایک کفارہ کافی ہی بشرطیکہ درمیان اونکی کفارہ ندیا ہو مثلاً اگر دس روزی توڑی اور درمیان مین کفارہ ندیا تو دسونکی لیی ایک کفارہ کافی ہی اور اگر درمیانمین کفارہ دیا تو باقی کی لیی کفارہ اور چاہیی اور وہ کئی روزی جو توڑی عام ہین کہ ایک مضان کی ہون یا دو رمضانکی صحیح ہی ہے کذا فی الدر المختار اور بعضون نی کہا کہ یہ حکم اوس صورت مین ہی کہ وہ روزی ایک مضان کی ہون اور اگر کئی رمضانکی ہونگی تو ہر رمضان کی لیی کفارہ علیحدہ علیحدہ دی فتاوی عالمگیری مین ہی روایت نقل کی ہی **فصل** پنج بیان اون چیزونکی کہ روزہ کو توڑتی ہین اور قضا ہی اونسی آتی ہی نکفارہ اور قضا عد کلیہ یہ ہی کہ جو چیز ایسی ہو کہ اوسمین غذائیہ دوائیہ ہو یا غذائیہ دوائیہ ہو لیکن ہو غذا شرعی اور پہنچا دی اوسکو پیٹ مین یا دماغ مین یا دو جو چیز ایسی ہو کہ دفع ہو اوس سے شہوۃ ستر کی پوری یعنی حلق وغیرہ تو اونسی کفارہ نہین آتا پس اگر کہا وی روزی دار اور رمضان مین چاول کچی یا آٹا گندم یا ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا ہی اور قضا آتی ہی اور آٹا گیہوں کا اور جو کا جبکہ بیگوئی ساتھہ پانی کی اور ملا وی اوسمین نمک وجب کرتی ہین کفارہ یکا اور اگر کہا وی نمک بہت ایکبارگی یا کہا وی مٹی سوائے گل ارمنی کی کہ عادت ہوا رسکی کہا نیکی یا گٹھلی یا روئی یا نگلا ہو کہ پتا کہ متغیر تہا یا ساتھہ رنگ سبز یا زرد وغیرہ رنگ ریشم وغیرہ کی اور وہ یاد رکہتا تہا روزہ اپنا یا کہا یا مانند اوسکی وہ چیز کہ نہین کہا ئی جاتی ہی عادۃً یا کہا ئی کچی ہی یا مانند اوسکی ایسی ہیل کچی کہ نہین کہا ئی جاتی ہین ہیل بجنبہ ہونیکی اور اونکو پیکا کر یا نمک ملا کر نہ کہا یا کہا یا اخروٹ تازہ کہ نہو اوسمین گودہ یا نگل گیا کنکر یا لوہا یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پہر اگرچہ مروارید وغیرہ ہو واجب ہوگی قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک مین دوا لی یا مونہہ مین دوا رکہی اور اوسمین سے کچہ حلق مین اوتر گئی یا تیل لا کان مین قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر انو قصداً دوا لی کا نہین تو اوسمین اختلاف ہدایہ اور ملتقی اور در مختار اور شرح وقایہ اور اور اکثر متونمین تو لکہا ہی کہ روزہ نہین ٹوٹتا اور قاضی خان اور فتح القدیر مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ جاتا رہتا ہی اور قضا آتی ہی اور اگر دوا لی پیٹ کی زخم مین اور وہ پیٹ مین پہونچی یا دماغ کی زخم مین ڈالی اور وہ دماغ مین پہنچی یا دخل ہوا حلق مین مثلہ یا برف اور نہ نگلا اونکو اہی فعل ہی بلکہ از خود حلق سی اوتر گئی یا چوک کر روزہ ٹوٹ گیا مثلاً کلی کرنی مین پانی حلق مین اوتر گیا یا ناک مین پانی دیتی ہوئی دماغ کو چڑہ گیا یا زبردستی کیسنی روزہ مرد یا عورت سوائے مرد اوالا اگرچہ ساتھہ جماع کی ہو یعنی خاوندنی زبردستی بیوی سی جماع کیا یا بیوی نی زبردستی خاوند سی جماع کر دایا قضا آویگی ان سب صورتونمین نہ کفارہ لیکن مسئلہ جماع مین زبردستی کرنیوالی پر کفارہ آویگا اور جسپر زبردستی کی اوسپر قضا اور اگر افطار کری عورۃ لونڈی ہو یعنی جرم یا منکوحہ بخوف جماع ہو جانیکی بسبب خصومت کی یا افطار کری لونڈی بسبب ضعف کی کہ حاصل ہوا وسکو بسبب خصومت کرنی کی قسم یکا نیسی یا کپڑی دہونی سی قضا لازم ہی اور لونڈی کو یا ہی کہ نہ کہا مانی مولی کا اگر ایسی کام کو کہہ کر عاجز کری اوسکو ادائی فرائض سے اور اگر ڈال دیوی کوئی سوتیکی مونہہ مین پانی پانی جاوے سو نہوا لا پانی اوسپر قضا ہی اور نہین ہے وہ مانند بہولنے والی کی کیا نہین جانتا ہی تو کہ سو نہوا لا یا جسکی عقل جاتی رہی اگر دیوانہ کری نہین درست اوسکا فیج کیا ہوا کہانا اور جو بسم اللہ ہوں جاگے فیج کی وقت اوسکا فیج کیا ہوا جانور کہانا درست ہے اور اگر روزی مین ہو کر کہا نیکو کہا یا پہر قصداً کہا یا جماع کیا ہوں کر پہر قصداً کیا یا ذکور و زنکی نیت کی پہر کہا یا پیا یا جماع کیا قصداً یا اسی نیت کی ایک نی روزنکی پہر صبح کو سفر کیا پہر نیت کی اقامت کی اور کہا یا اگرچہ نہین درست تہا اوسکو افطار یا رات سے ایک نی نیت روزنکی کی اور صبح کو مقیم تہا پہر مسافر ہوا اور کہا یا حالت سفر مین یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال نہین تہا اوسکو افطار قضا لازم آویگی نہ کفارہ اور سفر مین کہا نیکی قید سیلی لگائی کہ اگر وطن کو پہر جاویگا کسی چیز ہیلی ہوئی کی لینی کی لیی اور قصداً کہا ویگا اپنی مکا نمین یا ہیلی جاسنیکو

ا بادی مقام اپنی کی سی تو قضا اور کفارہ دونون لازم ہونگی اور اگر کہانی پینی وغیرہ ہماسی بند رہا تمام دن بغیر نیت روزہ کی اور افطار کی یا سحر کہائی یا جماع کیا اس حالمین کہ شک کہتا تہا بیچ طلوع ہونی فجر کی اور فجر اوس وقت ہو چکی تہی یا افطار کیا ساتہ ظن غالب کے وب ہونی آفتاب کے اور اتفاقاً بے سوقت باقی تہا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک رکہتا ہوگا غروب مین پس پیچ لازم ہوئی کفارہ کی دو رواتین مین مختار فقیہ ابو جعفر کی یہہ ہے کہ کفارہ لازم ہوگا اور اگر ظن غالب ہوگا نہ غروب ہونیکا اور افطار کر ڈالی گا تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا اور اگر منزل ہو بسبب فضل کرنیکی جانوری یا میت سے یا منی گرائی کسیکے رانمین یا ناف مین یا ہاتہمین یا منزل ہوا بسبب بے سلینی کی یا چہونی کسیکی یا توڑا روزہ غیر او اور مضائکا یا عورت سی جماع کیا کسینی سوتی مین اور وہ روز سے ہی روزہ جاتا رہی گا اوسکا اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسیطرح ایک عورت نی رات سی نیت روزہ کی کی تہی اور پہر دنکو دیوانی ہوگئی اور اوس ہی جماع کسینی کیا اوس عورت پر بہی قضا آویگی اور اگر پکائی دوا یا پانی ایک عورت نی اپنی شرمگاہ مین داخل کی کسینی انگلی پیچہے ہوئی یا تیل کی اپنی دبر مین یا استنجا کیا اور پانی پہنچا دبر مین جتنی کی جگہنہ کہلا گر چہ یہہ ہوتا ہی کم یا پہنچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کی استنجا کرنی مین قضا لازم آوی گی اور اگر انگل آدین مسی بوا سیواسکی اور درد ہووی اونکو اگر خشک کر لیا اونکو پہلی دہنی کی اور مسی پہرا اور پرچہ گئی نہین ٹوٹی کا روزہ ایسیطرح کہ پانی پہنچا ہا ظاہر بدن پر پہر زایل ہوگیا پہلی پہنچی کیطرف باطن کی بسبب عود کرنی متعد کی اور اگر خشک نہونگی تو روزہ فاسد ہوجائیگا اور اگر داخل کرنگی عورت اونگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی فرج داخل مین یا داخل کر نگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتہ اپنی دبر مین یا عورت داخل کرنگی ان چیزونکی اپنی فرج داخل مین اور غایب ہوجائین گی یہہ چیزین اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا باہر مین رہا یا عورت کی فرج خارج مین نہین فاسد ہونیکا اور اگر نگلا ڈورا اور ایک سرا باہر مین ہو پہر نکال لی نہین ٹوٹ نیکا روزہ اگر سب نگل جاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کریگا دہوان اپنی فعل سی قصداً دماغ مین یا پیٹ مین قضا لازم آویگی اور یہہ حکم پیچ دہوئین عبیر وعنبر اور عود کی ہی اور ان دونون کی دہوئین مین بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا ہی واسطی فائدہ مند اور دوا ہونی اوسکی کی اور اسیطرح حقہ کی دہوان اگر نہ کرنیسی بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا — اور اگر قی قصداً کی اگر چہ مونہہ پہر کر نہ آئی قضا لازم آویگی بموجب ظاہر روایت کی اور ابو یوسف کی نزدیک مونہہ پہر کر آنا شرط ہی اور یہی صحیح ہی اور اگر نگل جاوی قی آپسے آئی ہوئی کو اور رہو وہ مونہہ پہری ہوئی یا کہا جاوی دانتونکی اٹکی ہوئی چیز کو اور رہو وہ بقدر چنی کی یا زیادہ یا نیت کری روزہ کی دنکو بعد کہانیکی کی بہول کر پہلی نیت کرنیکی دنکو یا بیہوش ہوجاوی اگر چہ مہینی بہر تک بیہوش رہی قضا لازم آویگی مگر یہہ کہ قضا نکری اوس دنکی کہ جسمین بیہوشی شروع ہوی ہی یا جسکی رات مین شروع ہوئی ہی اس لیی کہ مسلمان کا فعل صلاح پر حمل کرنا چاہیی کہ اوسنی رات کی نیت کر لی ہوگی پس وہ روزہ تو ہوگیا اوسکی بعد بیہوشی دنون بیہوش رہیگا اونکی قضا کریگا اس لیی کہ امساک بغیر نیت کی ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہین نیت کی تو اوسدن کی ہی قضا آویگی — اور اگر مہینی بہر سی کم دیوانہ رہا قضا آویگی اور اگر ساری مہینی دیوانہ رہا نہین قضا آویگی — اور اگر مہینا بہر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہوگیا یا دنکو آرام ہوگیا بعد فوت ہونی وقت نیت کی تو ہی قضا نہین اونکی کہ یہہ ہی سارے مہینی کی حکم مین ہے اور اگر رمضان مین نیت روزہ کی نہ کی اور کہانا کہایا امام اعظم کی نزدیک کفارہ واجب نہین اور صاحبین کی نزدیک واجب ہے کذا فی المالابد منہ — اور اگر کسیکا روزہ ٹوٹ جاوی اگر چہ بسبب عذر کی ٹوٹی اور پہر عذر جاتا رہی تو واجب ہے بند رہنا کہانی پینی وغیرہ سی بقیہ روزین کو اور واجب ہے بند رہنا خالص اور نفسا پر جبکہ پاک ہون بعد طلوع ہونی فجر کی اور واجب ہے بند رہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا و بیمار پر جبکہ اچہا ہوجاوی اور دیوانہ پر جبکہ ہوشیار ہوا و رلڑکی پر جبکہ بالغہ ہوا و کافر پر جبکہ اسلام لاوی اور ان سب پر قضا ہی سوائے دو شخصون اخیر کی — اور حائض اور نفسا اور بیمار اور مسافر کو بند رہنا نہ چاہیی لیکن ظاہر نہ کہاوین بلکہ پوشیدہ کہاوین **فصل** پیچ بیان اون چیزونکی کہ مکروہ ہین روزہ دار کو اور جو کہ نہین مکروہ ہیں

جو کہ مستحب ہین مکروہ ہین روزہدار کی لیے چکھنا کسی چیز کا یعنی چکھ کر تھوک دینا اور ذخیرہ ہین ہے کہ مکروہ ہی چکھنا کسی چیز کا بیکہ ضرور نہو اور جب ضرور ہو جیسی کوئی چیز خریدتا ہو اور ڈر ہو اسکا کہ وگرنہ چکھونگا تو غبن دیا جاوون گا یا موافق میری مرضی کی نہوگی تو نہین مکروہ - اور فتاوی نسفی مین ہے کہ اگر ایک عورت کا خاوند بدخلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کسی زیادتی نمک پر تو درست ہی اوسکو ہی چکھنا کہانی کا اوسکی ظلم سی بچی اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہین درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہی اور ممکن ہے کہ ہی حکم نوکر اور مزدور کا ہو یعنی جو کہ پکانی کی لیی ہون - اور مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسی ایک عورت چلاتی ہی کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچی کی مونہہ مین دی اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حالنصلہ اوسکی پاس ہو تو اوس سی چبوا کر دی آپ چبا کر دینا اوسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزہدار نہ ملے تو آپ ہی دی اس صورت مین مکروہ نہین اور مکروہ ہی چبانا مصطفے کا روزہدار کی لیی برابر ہین اسمین دو عورۃ اس لیی کہ اوسکی چبانی سی تہمت فطار کی لگتی ہی اور سوے رونیکی حالت کے مرد کی لیی چبانا اوسکا مکروہ ہی مگر خلوت مین بسبب عذر کی جاوے ہی اور بعضون نی کہا مباح ہی بخلاف عورتونکی کہ اونکی لیی مستحب ہے چبانا اوسکا اسلیی کہ بہانونکی لیی قایم مقام ہی مسواک کی اور مکروہ ہی بوسہ لینا اور مباشرۃ کرنی یعنی عورتو کو گلی لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا والا نہین کروہ - اور مکروہ ہی جمع کرنا تھوک کا مونہہ مین قصداً اور پہر نگل جانا اوسکا اور مکروہ ہے روزہ دار کی لیی کرنا اوس چیز کا کہ ضعف ہو اوس کی مانند فصد اور پچھنون کی اور جو فصد و پچھنی ایسی ہون کہ ضعف نہوتو نہین مکروہ - اور نہین مکروہ ہی سرمہ لگانا اور تیل لگانا مو چہونکو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کی ہو اور مسواک تازی ہو یا بیگوئی ہو یا پانی مین - اور نہین مکروہ ہی کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا بغیر وضو کی - اور نہین مکروہ ہی غسل کرنا اور لپٹنا تر کپڑا بدن پر بقصد ٹہنڈک کی بوجب روایت مفتی بہ کی اس لیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ایسا ہوا ہی چنانچہ وہ حدیث آگی آویگی اور مستحب ہین روزہدار کی لیی تین چیز ہین سحر کہانی اور دیر کرنی سحر ہین اور جلدی کرنی افطار مین ہیچ غیر روزہ دار کی اور اپنے روزہ کا احتیاط ضرور ہی **فصل** پنجم بیان اون عوارض کی کہ مباح ہی بسبب اونکے افطار وہ دس ہین مرض اور سفر اور اکراہ یعنی زبردستی کرنی اور حمل اور دودہ پلانا اور بہوک اور پیاس اور بہت بڑہاپا اور خوف جس پر جائز ہی افطار اوس بیمار کی لیی کہ اگر روزہ کہی تو ڈر ہو زیادتی مرض کا یا دیر کرا چہی ہونیکا اور جائز ہی افطار اوسکا جسکو ایسا مرض ہو کہ اوسکی اوپر پسینا ہر ہی کہ ہو وہ مرض اگرچہ کہنی کا یا زخم یا درد سر کا یا غصہ کوئی مرض ہو جسکو خوف ہو اوسکی زیادتی یا دیر کرا چہی ہونیکا تو جائز ہی اوسمین افطار - اور کہا ہی علمانی کہ اوغازی جبکہ جانتا ہو یقینا کہ مین لڑونگا کفار سی رمضان کی مہینی مین اور خوف ہو ضعف کا نہ افطار کرنی مین پس پہلی لڑائی کی افطار کری مسافر ہو یا مقیم - اور سی قیاس پر کہا ہی علمانی اوس شخص کی حق مین کہ اوسکا دن باری کا ہی پس افطار کیا اول روز مین پہلی آنی تپ کی گمان اوسکی کہ آج تپ آویگی تو نہین مضائقہ افطار کا اوسکی لیی پہر اگر تپ آوی گی تو صحیح ہے کہ نہین آئیکا کفارہ - اور سیطرح عورت کی حیض آنیکا گمان کر کر افطار کیا اور پہر حیض نہ آیا تو صحیح تر ہی یہہ کہ کفارہ نہین آئیکا اوپر - اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ دونون صورتو مین کفارہ آویگا اور اسیطرح بازار والی اگر نہین آواز طبل کی قبیو مین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہی اور پہر افطار کر ڈالین پہر معلوم ہو کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تہا تو نہین کفارہ اونپر اور زبردستی سی مراد یہہ ہے کہ کوئی پچہا کر مونہہ مین کچہ دیدی یا ڈر ہو نہ افطار کرنی مین یا مارڈالنی کا یا بہت مارنیکا - اور جائز ہی افطار حاملہ کی لیی ہو دودہ والی کی لیی اگر ڈری نقصان عقل سی یا ہلاک سی یا بیماری سی خود اپنی نفس پر ڈر ہو ان چیزونکا بچی پر اور دودہ والی خواہ مان ہو خواہ دایہ اور یہہ جو کہا گیا ہی کہ مراد دودہ والی سی دایہ ہی ہی یہہ قول مردود ہی اس لیی کہ حدیث مین عام ہی دودہ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم اور دوسرے یہہ کہ دودہ پلانا مان پر واجب ہے دیانۃ خصوصاً جبکہ باپ مفلس ہو اور جائز ہی دودہ والی کی لیی پینا دوا کا جبکہ طبیب کہی کہ یہہ بچی کی بیماری کو فائدہ کریگی - اور خوف مستمر مباح ہوتی افطار کی لیی

مصنف کی کتب کا نوٹس
آخری نیلوز اور
عالمگیری و دودہ
پلانی و اصلح

فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کی بھولا جاوی اور ہووہ روزہ پس چاہیی کہ پورا کری اپنا روزہ پس سوا اسکی نہین کہ کھلایا اوسکو اللہ نی اور پلایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف یہہ حکم عام ہی ہر روزہ کا نفل ہووہ یا فرض ہو یا نفل ہووہ کر کہا یا بی لیوی یا بی لیوی تو روزہ نہین جاتا اور مذہب سب ائمہ کا یہی ہی مگر امام مالک کہتی ہین کہ لازم ہی قضا روزہ رمضان کی اور ہمارے مین لکھا ہی کہ جب ثابت ہوا یہہ حکم کہانی اور پینی مین ثابت ہوا جماع مین بھی یعنی جماع بھول کر کری اوسکا بھی یہی حکم ہی ع

وعنہ قال بینما نحن جلوس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل فقال یا رسول اللہ ھلکت قال مالک قال وقعت علی امراتی وانا صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تجد رقبۃ تعتقھا قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال فھل تجد اطعام ستین مسکینا قال لا قال فاجلس ومکث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبینا نحن علی ذلک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر والعرق المکتل الضخم قال این السائل قال انا قال خذ ھذا فتصدق بہ فقال الرجل علی افقر منی یا رسول اللہ فواللہ ما بین لابتیھا یرید الحرتین اھل بیت افقر من اھل بیتی فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ قال اطعمہ اھلک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہتی ہم تہی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آیا حضرت کی پاس ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مین یعنی بسبب گناہ کی ہلاکی فرمایا کیا ہی وطی تیری کہا گا مین اپنی عورت پر یعنی جماع کیا اور تہا مین روزہ پس کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا یا تا ہی تو یہہ کہ آزاد کری اوسکو کہا کہ نہین فرمایا حضرت نی پس کیا طاقت رکہتا ہی تو یہہ کہ روزی کہی دو مہینی کی پی دربی کہا کہ نہین فرمایا کیا سدور رکہتا ہی ساتہہ مسکینونکی کہلانیکا کہا کہ نہین فرمایا حضرت نی بیٹہہ جاو مہیری رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انتظار کیا کہ کوئی بھیجہ لاوی تو اوسکو دین تا وہ کفارہ ادا کری پس اوسوقت کہ ہم اسطرح بیٹہی تی آیا حضرت کی پاس ایک عرق کی اوسمین تہین کھجورین اور عرق کہتی ہین تہیلی بڑی کو یعنی کھجور کی پتہی کا بنا ہوا ہوتا ہی اور اوسمین پندرہ چوسیر دنسی لی میں چوسیر دن تک کھجورین آتی ہین فرمایا کہان ہی پوچہنی والا کہا اوسنی کہ مین ہون فرمایا لی یہہ کھجورین اور صدقہ دی انکو یہہ کہا اوس شخص نی کیا صدقہ دونگا یعنی اوسی کو کہ زیادہ محتاج ہو مجہسی یا رسول اللہ یعنی مین سب سے زیادہ محتاج ہون فقیر ہو کسطرح دو اسپر قسم ہی خدا کی نہین درمیان دونوں طرفون مدینہ کی کوئی گہر والی محتاج زیادہ مجہسی گہر والونسی اور ہمارہ رکہتا تہا دونون طرفونسی دو پیٹا یا کر جانب مشرق اور مغرب سے یعنی مین پس ہنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان حضرت کی پہر فرمایا کہلا اوسکو اپنی اہل کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے

ف نام اس شخص کا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تہا اور روزہ رمضان کا رمضان مین جو قصداً توڑ ڈالی خواہ جماع کر کر خواہ کہا پیکر تو کفارہ دینا آتا ہی سی ترتیب مذکور سی کہ بردہ آزاد کری اور یہہ نہو سکی تو دو مہینی کی روزی رکہی پی دپی اور یہہ بہی نہو سکی تو ساتہہ مسکینونکو کہلاوی اگر یہہ بہی نہو سکی تو سر رسم دو دو سیر گیہون یا چار سیر جو دی اور اگر پکا کر دیوی تو دونون وقت پیٹ بہر کر کہلاوی ہو کفارہ اپنی اہل کو یعنی عیال و فرزند کو دینا درست نہین اون حضرت نی جو اس شخص کو اجازت دی تو ہمین اختلاف کیا ہی علمانی کہ اوسکی ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہین اکثر تو کہتی ہین کہ ادا ہو گیا اور یہہ خلاص کی ذاتی تہا اور کو درست نہین اور بعضی کہتی ہین کہ کفارہ اوسکی ذمہ پر رہا اسواسطی کہ وجب ہونا کفارہ کا بالفعل اوسوقت ہی کہ ادا کی کہانیسی اور اوسکی اہل کی کہانیسی یکی اونہین تو ذمہ پر رہتا ہی جب مقدور ہووا کری پس وہ محتاج تہا اوسکو حضرت نی اجازت دی کہ اپنی اہل کو کہلاوے جب مقدور ہوگا ادا کرنا اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا واللہ علم ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل بعض ازواجہ وھو صائم ثم تضحک رواہ ابوداود روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتی حضرت عائشہ کا اور

ہوتی روزہ یدار اور چوستی زبان اونکی اصل کی ہے ابوداؤد نی **ف** یہ حدیث ضعیف ہے اور کہا گیا ہی نہوگی نکلنی غیر کیسی روزہ ٹوٹ جاتا ہی سبکے نزدیک پس حضرت کی زبان چوسنیکا بر تقدیر صحت حدیث کی یہہ جواب دیا گیا ہی کہ حضرت زبان چوس کر تھوک دیتی ہونگی نکلتی نہوں گی: ع **وعن** ابی ھریرۃ ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المباشرۃ للصائم فرخص لہ واتاہ اخر فسالہ فنھاہ فاذا الذی رخص لہ شیخ واذا الذی نھاہ شاب رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال مباشرت کا روزہ دار کی یعنی بدن سی بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سی پس اجازت دی حضرت نی اوسکو اور آیا حضرت کی پاس ایک اور پس پوچھا اوسنی حال مباشرت کا پس منع کیا اوسکو پس شخص کہ اجازت دی تہی اوسکو وہ تہا بڈہا اور وہ شخص کہ منع کیا تہا اوسکو وہ تہا جوان نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** بڈہا امن مین ہوتا ہی خوف جماع سی اور جوان کو نہین ہوتا اسلیی وسکو اجازت دی اور جوان کو خوف جماع کا ہوتا ہی اوسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ یہہ نے تحریمی ہی یا تنزیہی ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیء وھو صائم فلیس علیہ قضاء ومن استقاء عمدا فلیقض رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عیسی بن یونس وقال محمد یعنی البخاری ھو حدیث منکر ہکذا رأیتہ عندہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو غلبہ کری قی یعنی آپ سے آجاوی اور وہ ہو روزہ سی پس نہیں اوسپر قضا اور جو شخص قی لاوی یعنی اونگلی وغیرہ حلق مین ڈالکر قصداً پس چاہیی کہ قضا کری نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کیسی اور کہا محمد نی یعنی بخاری نی نہین گمان کرتا مین اس حدیث کو محفوظ یعنی منکر ہی **ف** تصدا جو کہا اور تو اس سی احتراز کیا نسیان سی یعنی نی لاوی اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہی اور ہو لکر لاوی تو قضا نہین اور یہہ مسئلہ ابتدا باب مین منصل ذکر کیا گیا ہی جو چاہی وہان دیکہہ لی ع: **وعن** معدان بن طلحۃ ان ابا الدرداء حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال فلقیت ثوبان فی مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال صدق وانا صببت لہ وضوءہ رواہ ابوداؤد والترمذی والدارمی اور روایت ہی معدان بن طلحہ کی یہہ کہ ابو درداء نی حدیث کی اوکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قی کی پہر افطار کیا کہا معدان نی پس ملا مین ثوبان کی دمشق کی مسجد مین اور کہا مینی کہ ابو درداء نی مجکو حدیث کی ہی یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی قی کی پہر افطار کیا کہا صح کہا ابو درداء نی اور مینی ڈالا تہا حضرت کی وسطی پانی وضو اوسکی کا نقل کے یہہ ابوداؤد اور ترمذی و دارمی نی **ف** یعنی روزی نقل مین قصداً قی کر روزہ توڑ ڈالا بسبب کسی عذر کی یعنی عذر جماع کا تہا یا ضعف کا اور عذر کی قید کیسی لگائی کہ حضرت بغیر عذر کی روزہ نہ توڑتی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ولا تبطلوا اعمالکم یعنی اپنی عملونکو باطل نہ کرڈالو اور اخیر حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام ابوحنیفہ اور احمد وغیرہما نی کہ قی سی وضو ٹوٹ جاتا ہی اور شافعی اور اور علما کہ قائل نہین ہین وضو ٹوٹنی کی قی سی اور انہون نے وضو کرنیسی مراد لی ہی کلی کرنی اور دہونا منہ کا واللہ اعلم ع: **وعن** عامر بن ربیعۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لا احصی یتسوک وھو صائم رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس قدر کہ نہین گن سکتا مسواک کرتی ہی اور وہ ہوتی روزہ سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جائز ہی مسواک کرنی روزہ دار کو ہر وقت اور ہر خشکی مسواک کرنی اور اوسپت حدیث ثابت عطر علی نی یعنی چنانچہ مرقاۃ مین مذکور ہین اور علما نی اسمین اختلاف کیا ہی امام ابوحنیفہ اور مالک نزکہتی ہین مسواک کرنی خواہ مسواک سبز ہو یعنی تازی ہو یا تر کی ہوئی ہو پانی مین اور خواہ پہلی زوال کی ہو خواہ بعد زوال کی اور ابو یوسف نی کہا مکروہ ہی تازی اور گیلی ہوئی اور شافعی کی نزدیک مکروہ ہی بعد زوال کی: ع **وعن** ابن قلابۃ رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشتکیت عینی افاکتحل وانا صائم قال نعم رواہ الترمذی

وقال لیس

وقال لیس اسنادہ بالقوی وابو عاتکۃ الراوی یضعف اور روایت ہی انس سے کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہا تو
ہین انکہین میری کیا لگاؤن مین سرمہ اور مین ہون روزہ دار فرمایا کہ ان لگا کی یہہ ہندی نی اور کہا سند اس حدیث کی نہین قوی اور ابو عاتکہ راوی اس
حدیث کا ضعیف ہی ف اسین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہیت کی چنانچہ اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور کہا امام اعظم اور امام شافعی
نی کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہین اگرچہ مزہ سرمہ کا حلق مین ظاہر ہو اور احمد اور اسحق اور سفیان کی نزدیک مکروہ ہی اور امام مالک سے بعضون نی کراہت
نقل کی ہی اور بعضون نی عدم کراہیت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن اور حدیثین ہی آئی ہین سب ملکر قابل دلیل پکڑنیکی ہو جاتی ہی پس ح
وعن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج یصب علی راسہ الماء
وھو صائم من العطش او من الحر رواہ مالک وابو داؤد اور روایت ہی بعضی اصحابون سے صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج مین
ڈالتی اپنی سر پر پانی حالت روزی کی مین واسطی دفع کرنی پیاس کی یا کہا دفع کرنی گرمی کی نقل کی یہہ مالک اور ابو داؤد نی ف عرج نام ایک مکان کا ہے
درمیان مکہ اور مدینہ کی اور کہا ابن ملک نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نہین مکروہ روزہ دار کو یہہ کہ ڈالی سر پر پانی اور داخل ہو وی پانی مین اگرچہ
ظاہر مو ٹہنڈک اوسکی پیچ باطن اوسکی کی ع نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہی لکہا ہی کہ نہین مکروہ ہی روزہ دار کو نہانا اور لپٹنا تر
کپڑی مین واسطی ٹہنڈک کی اور دفع گرمی کی بموجب روایت مفتی بہ کی نہی اور سبطریر در مختار مین لکہا ہی وعن شداد بن اوس رأیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اتی رجلا بالبقیع وھو یحتجم وھو آخذ بیدی لثمانی عشرۃ خلت من رمضان فقال افطر
الحاجم والمحجوم رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ والدارمی قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ تاولہ بعضھم رخص
وانما ای لتعرضہ للافطار المحجوم للضعف والحاجم لانہ لا یامن ان یصل شیء الی جوفہ بمص الملازم اور روایت ہی شداد بن
اوس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کی پاس جنت البقیع مین کہ نام ہی مدینہ کی مقبرہ کیا اور وہ شخص پہری ہوئی سینگیان کیچواتا تہا اور حضرت
پکڑی ہوئی ہی ہتہہ میرا اٹہارہ دن تاریخ رمضان کی پس فرمایا حضرت نی کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کہینچنی والی نی اور نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی کہا شیخ
امام محی سنہ رحمۃ اللہ علیہ نی اور تاویل کیا ہی اس حدیث کو بعضون نی اوس شخصون مین سی کہ اجازت دی ہی روزہ دار کو پچہ سینگی کہینچنی اور کیچوانی کی
اسنے قریب فطار کی ہو جاتا ہی کیچوانی والا بسبب ضعف کی اور کہینچنی والا اسوسطی کہ نہین امن مین ہوتا اس سے کہ پہنچ جاوے کچہہ پیٹ اوسکی مین بسبب چوسنی
سینگی کی ف شخصونسی مراد جمہور یعنی اکثر علما ہین مذہب اکثر علما کا یہی ہی کہ سینگی یعنی کا کچہہ مضائقہ نہین روزہ دار کو اسلیی کہ ثابت ہوا ہی ابن
عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی لی یعنی پہری ہوئی حالت احرام اور روزہ مین اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور مالک و شافعی کا ہی اور معنی اس
حدیث کی اونہون نی یہی کہی ہین جو کہ مذکور ہوئی کہ قریب فطار کی ہو جاتا ہی یعنی پہری ہوئی سینگی لوانی والیکو بسبب خون نکل جانی کی ضعف اور سستی
ایسی لاحق ہوتی ہی کہ قریب ہوتا ہی افطار کرنیکی تا ہلاک ہو جاوے اور سینگی کہینچنے والیکو خوف ہوتا ہی کہ مبادا سینگی لگاتی ہوئی کہ مونہہ سی چوسنی پڑتی ہی
پیٹ مین خون اتر جاوی اور بعضی کہتی ہین کہ پہری ہوئی سینگی سی روزہ جاتا نہین لیکن مکروہ ہوتا ہی بسبب لاحق ہونی ضعف اور خوف ہلاک کی
اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حدیث خاص وشخصون کی حق مین فرمائی کہ اونہون نی پہری ہوئی سینگی کہینچنی وقت غلبہ کی نہی پر اس مرض غلبہ کرنی
پر فرمایا کہ دونو کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا بتوع ح وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من اصبح یوما من رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقض عنہ صوم الدھر کلہ وان صامہ رواہ احمد والترمذی
وابو داؤد وابن ماجۃ والدارمی والبخاری فی ترجمۃ باب وقال الترمذی سمعت محمدا یعنی البخاری یقول ابو المطوس

الرَّاوِیْ کَاَعْرَفُ لَہٗ عَلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کرا افطار کری قصدًا ایک دن ہی رمضان سی بدون رخصت کی اور بدون مرض کی نہین بدلا اوتا اوس سی روزہ رکھنا تمام عمر اگرچہ روزی رکھی تا
عمر نفل کی بہ حمادو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور بخاری نی بیچ ترجمہ باب کی اور کہا ترمذی نی کہ سامعنی محمد کو یعنی بخاری کو کہتا ہا
ابو المطہر اوس راوی نہین جانتا مین اوسکی سوائے اس حدیث کی ف بدون رخصت کی یعنی بدون رخصت شرعی کی کہ حالت سفر وغیرہ ہی چنانچہ بیمار
اسکا تفصیل سے ہو چکا اور لفظ وان صامہ تاکید ہی پہلی جملہ کی اور یہہ حدیث بطریق مبالغہ کی اور تشدد کی فرمائی اور مراد یہہ ہی کہ ثواب روزہ فرض
کا اس قدر جہی کہ روزہ نفل سے نہین پاتہ اتا اگرچہ تمام عمر کہی والا اگر ایک روزہ رکھا ہو بدلی اوسکی ایک روزہ کہی فرض ادا ہو جاویگا اور اگر کہہ کر تو رکھا
ہو دو مہینی کی روزی کفایت کرینگی تو کہا ابن حجر نی کہ ظاہر حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر روزہ رمضان کا نکہی اور پھر اوسکی بدلی تمام عمر روزے کہی تو نہین
کفایت کرتی چنانچہ حضرت علی اور ابن مسعود رضہ کا یہی مذہب ہے اور اکثر علما کا مذہب یہہ ہے کہ کفایت کرتا ہی ایک دن بدلی ایک دن کی یعنی فرض ادا ہو جاتا ہی
اگرچہ رکھا ہو نہایت بڑی دنونین اور گرمی مین اور کہی ہلکی اوسکی چھوٹی دنونین اور سردی مین اور ظاہر یہہ ہے کہ نماز ہی روزے کی حکم مین ہی سبھی کہ نہین
فرق ہی دونونین بلکہ نماز افضل ہے روزہ سی سب علما کی نزدیک واللہ علم ع ح ؛ ومولانا وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الظَّمْاءُ وَکَمْ مِنْ قَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ قِیَامِہٖ اِلَّا السَّھَرُ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت روزہ دار ہین کہ نہین اونکو حاصل روزی اوس کیسی کہ پیاسا رہنا اور کتنی قیام کرنیوالی ہین کہ نہین اونکو قیام اوسکیسی
مگر بیخوابی نفل کی یہہ دارمی نی ف یعنی جو شخص روزہ رکھی اور خالص نیت خدا کی وسطی نہو اور بیجی جھوٹ سی اور جھوٹی گواہی اور بہتان لگانی اور
غیبت کرنی اور مانند اوسکی کی ومنہیات سی ہوتی ہی اوسکو بھوک اور پیاس اور نہین ہوتا ثواب اوسکو روزہ کا اگرچہ فرض فرمہ سی ساقط ہوتا ہی اور بسیط حر
جو رات کو قیام کری بغیر حضور کی یاد وسطی فائدہ دنیا کی تو اوسکو کچھہ بھی ثواب نہین ہوتا جیسی نماز زمین یا گدہی ہوئی مین پڑی تو اوسمین کچھہ ثواب نہین
ہوتا اگرچہ ذمہ سی فرض ساقط ہوتا ہی اور بسیط حر ؛ جو نماز پڑہی بدون جماعت کی بی عذر ذمہ سی اوسکی فرض ساقط ہوا قضا نہ آوگی لیکن اوسکو ثواب نہین
حاصل ہوتا اور بسیط حر اور عبادتین مانند حج وزکوۃ وغیرہا کی اگر خلوص سی نہون کچھہ نہین فائدہ اونسی سوای تضییع مال اور رنج بدن کی ۔ مولانا من الطیبی
وغیرہ وذکر حَدِیْثِ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَۃَ فِیْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ اور ذکر کی گئی حدیث لقیط بن صبرہ کی بیچ باب سنون وضو کی الفصل
الثالث فصل تیسری عن اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا یُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَۃُ وَالْقَیْءُ وَالِاحْتِلَامُ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَیْدٍ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین نہین بیا فطار کرتین روزہ روزہ یدار کا سینگے اوتی یعنی جو قی آپ سے آوی اور احتلام نفل کی یہہ ترمذی نی
اور کہا یہہ حدیث نہین محفوظ اور عبد الرحمان بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین ف روایت کیا ہی اس حدیث کو دار قطنی اور بیہقی اور ابو داؤد
نی بی اور حدیث ابو داؤد کی اشبہ ساتھہ صواب کے ہی ع وعن ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ کُنْتُمْ تَکْرَھُوْنَ الْحِجَامَۃَ لِلصَّائِمِ
عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہا پوچھی
گئی انس بن مالک تم کروہ جانتی تہی سینگی کو واسطی روزہ دار کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین کہا نہین کہا کہ نہین مگر بسبب ضعف کی نفل کی یہہ بخاری
نی ف یعنی سینگیو نکو بسبب لاحق ہونی ضعف کی مکروہ جانتی تہی نہ اس جہت سی کہ روزہ توڑتی ہین ع ؛ وعن الْبُخَارِیِّ تَعْلِیْقًا قَالَ
کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَحْتَجِمُ وَھُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَکَہٗ فَکَانَ یَحْتَجِمُ بِاللَّیْلِ اور روایت ہی بخاری سی بطور تعلیق کی کہ کہا تہی ابن عمر سینگے کچواتی اور وہ روزے

روزہ سے پہر چھوڑ دی سنگی کچوائی پس نہی سنگی کچوائی راکوف یعنی احتیاطاً چھوڑ دی باوجود خوف ضعف کی اور بعضی حدیث بخاری فی بغیر سند کے
روایت کی ہی اوسکو تعلیق کہتی ہین اور مصنف کو چاہی تہا کہ اول کہتا عن ابن عمر الخ پہر کہتا رواہ البخاری تعلیقا ع وعن عطاء قال ارٰی مضمضۃ
ثم اوع ما فیہ من الماء لا یضیرہ ان یرد ریقہ وما بقی فی فیہ وکا یمضغ العلک فان ازدرد ریقہ العلک لا اقول لہ یفطر
ولکن ینہی عنہ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب اور روایت ہی عطا سی کہ کہا اگر کلی کری روزہ دار پہر ڈالدی پانی کو کہ اوسکی مونہہ مین ہی ہے بکلی
ڈالدی نہین ضرر کریگا اوسکو یہہ کہ نگل جاوی تہوک اپنا اور وہ چیز کہ باقی ہی مونہہ مین اوسکی اور نہ چباوی مصطگی پس اگر نگل گیا تہوک مصطگی کا نہین
کہتا مین کہ افطار کیا ولیکن منع کیا جاتا ہی اس سے فعل کی یہہ بخاری فی بیچ ترجمہ باب کے ف لفظ ما بقی مین حرف ما موصولہ ہی اور عطف ہی اسکا لفظ
ریقہ پر یعنی ضرر نہین کرتا کہ نگل بعد کلی کرنی کی تہوک اور جو کچہہ کہ باقی رہی تراوت پانی کی ایسی کہ احتراز اوس سی غیر ممکن ہی اور مصطگی بعضی آدمی نہ تہوک
تقویت کی لیی مونہہ مین رکہتی ہی پس حالت روزہ مین اوسکی چبانیسی منع فرمایا اور فرمایا کہ اوسکی چباتی ہوئی تہوک جو مونہہ مین جمع ہوا اوسکی نگلنی سی روزہ
جاتا نہین ایسی کہ وہ مونہہ مین سمٹ جاتی ہی اوس سے کچہہ جدا نہین ہوتا کہ حلق مین اوتر جاوی اور روزہ توڑ ڈالی ولیکن منع ہی یہ احتیاط پس نہی
امین تنزہی ہی ایسی جیسا کہ علمائی کہا ہی کہ مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا مصطگی ہو یا اور کچہہ ہو مگر اڑلیکو ٹکڑا وغیرہ چبا کر دینا جانیر کی ضرورۃ کی لیی اور یہہ
مصطگی وغیرہ کی چبانیکی کراہت اوسے صورت مین ہے کہ یقین نہوی اوسکی اوسنے کا حلق ہلوی اگر یقین ہو کہ اوسمین سے کچہہ حلق ہلوی تر گیا ہی روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر وہی ایک ڈورا
رنگا ہوا مونہہ مین سے صاف کری اور تہوک ہو جاوی مانند دگ دوڑ کی اور پہر نگل جاوے تو فاسد ہو جاتا ہی روزہ اوسکا اور نہین تو نہین فاسد ہوتا انہی
اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ اعتبار غلبہ کا ہی واللہ علم ع ؛ باب صوم المسافر باب ہی بیچ بیان روزی مسافر کی ف یعنی
مسافر کو روزہ رکہنا جائز ہی یا نہین اور افضل کیا ہی ان دونون مین ع ؛ الفصل الاول فصل پہلے عن عائشۃ قالت
ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر
متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا روزہ رکہون مین سفر مین اور تہا حمزہ بہت
روزی کرنی والا پس فرمایا حضرت نی اگر چاہی تو پس روزہ رکہہ اور اگر چاہی تو پس افطار کر فعل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کیا روزہ رکہون مین سفر مین
یعنے رمضان مین اگر سفر کرون تو روزہ رکہون یا نہ رکہون یعنی کیا حکم ہی اسکا گناہ ہی یا ثواب و اتفاق کہتی ہین اکثر علما اسپر کہ افطار اور روزہ رکہنا دونو
جائز ہین سفر مین خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچہہ اسکو تکلیف نہین ہوتی ہی تو رکہنا روزیکا بہتر ہی اور اگر اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہی تو افطار ویکا
بہتر ہے اور سفر طاعت اور سفر مصیبت برابر ہین بیچ افطار کی نزد حضرت امام اعظم کی اور نزدیک امام شافعی کی سفر معصیت مین
افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہین ع ؛ وعن ابی سعید الخدری قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لسبع
عشرۃ مضت من شہر رمضان فمنا من صام ومنا من افطر فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی سعید خدری کی کہا جہاد کو چلی ہم رسول مقبول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سولہوین رمضان کو بعضون ہم مین سے روزہ رکہا یعنی قوین نی
اور بعضون نی ہم مین سے افطار کیا یعنی ضعیفون نی یا امیرون کی خادمون نی پس نہ عیب کیا روزہ دار نی افطار کرنی والی پر یعنی ایسی کہ عمل کیا
اوسنی رخصت پر اور نہ افطار کرنیوالی نی روزی دار پر ایسی کہ عمل کیا اوسنی عزیمت پر نقل کی ہے مسلم نی وعن جابر قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای زحاما ورجلا قد ظلل علیہ فقال ما ہذا قالوا صائم فقال لیس من البر الصوم
فی السفر متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین پس دیکہا مجمع اور ایک شخص کو دیکہا کہ سایہ کیا گیا اوپر

یعنے دھوپ کے بچاؤ کی لیئے پس فرمایا کیا ہی ہے کہا اونہون نی کہ یہہ روزہ دار ہی یعنی بسبب ضعف کی گر پڑا ہی پس فرمایا نہیں تیکے روزہ رکھنا سفر مین نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی روزہ جب ایسی حالت ہو جاوے تو سفر مین روزہ رکھنا خوب نہین افطار ہی افضل ہے ۱۲ **وعن** انس قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا منزلا فی یوم حار فسقط الصوام وقام المفطرون فضربوا الاکبیۃ وسقوا الرکاب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذھب المفطرون الیوم بالاجر متفق علیہ اور روایت ہی اس سے کہ کہا ہی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس بعضی ہم مین سی روزی دار ہی اور بعضی ہم مین سے افطار کرنیوالی پس اوتری ہم ایک منزل مین بیچ دن گرمی کی پس گر پڑی روزہ دار یعنی بسبب ضعف کے لایق کا سا رکی نہی اور کھڑی رہی افطار کرنیوالی یعنی خدمت مین مشغول ہوئی اور کھڑی کی خیمی اور پلایا پانی اونٹوکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لیگئی افطار کرنیوالی آج کی دن ثواب نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ثواب سے ثواب کا لمنہ لیگئی اسلیی کہ افطار اونکی حقین ایسی وقت مین بہتر تہا اور لفظ الیوم مین اشارہ ہی اسپر کہ افضلیت افطار کی بسبب خلے مت گاری روزہ داروں کی تہی نہ مطلق اور ہمین دلیل اسپر ہی ہی کہ خدمت صالحونکی افضل ہی نوافل سی ذکرہ الشیخ فی العوارف ۱۲ ح **وعن** ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعہ الی یدیہ لیراہ الناس فافطر حتی قدم مکۃ وذلک فی رمضان فکان ابن عباس یقول قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن جابر انہ شرب بعد العصر اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نہون نی کہ چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سی طرف مکی کی یعنی جس سال مین کہ فتح ہوا پس روزہ رکہا یہانتک کہ پہنچی عسفان تک کے نام ہی ایک جگہہ کا دو منزل ہی مکہ سی پہر منگوایا پانی پہر اوٹہایا اوسکو ہاتہہ مین تاکہ دیکہین اوسکو لوگ پہر افطار کیا یہانتک کہ آئی مکہ مین اور یہہ سفر تہا رمضان مین پس تہی ابن عباس کہتی کہ تحقیق روزہ رکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور افطار ہی کیا پس جو چاہی روزہ رکہی اور جو چاہی افطار کری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین جابر سی ہی ہے کہ حضرت نی پیا پانی بیچی عصر کے **ف** تا دیکہین اوسکو لوگ یعنی جانین کہ جائز ہی افطار کرنا ناخیر کرین مسافت حضرت کے ۱۲ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** انس بن مالک الکعبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وضع عن المسافر شطر الصلوۃ والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلی رواہ احمد والترمذی والنسائی وابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی انس بن مالک کعبی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی نی موقوف کردی مسافر سی آدہی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سی اور دودہ پلانیوالی سی اور حمل والی سی نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** موقوف کردی یعنے سری ہی سی مسافر پر آدہی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑہی اور دو کی قضا نہین اوسپر نہ یہہ کہ پہلی چار تہین پہر دو ہوگئین اور معاف کیا روزہ یعنی واجب نہین حالت سفر مین روزہ رکہنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہے اوسپر اور دودہ پلانیوالی اور حاملہ کو بہی روزہ معاف ہی اگر نقصان کری بچہکو یا اونکو اور بعد دفع عذر کی قضا لازم ہی اور فدیہ نہین ہمارے نزدیک اور امام شافعی اور احمد کی نزدیک واجب ہے اونپر فدیہ بہی ۱۲ ع **وعن** سلمۃ بن المحبق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ حمولۃ تاوی الی شبع فلیصم رمضان حیثما ادرکہ رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہی سلمہ بن محبق سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی سواری کہ پہنچادی منزل کو حالت سیری اور آسانی مین یعنی اچہی حالت مین سفر کرتا ہی پس چاہیی کہ روزہ رکہی رمضان کا جہان آجاوی رمضان اوسکو نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** یہہ حکم استحباب کی فضیلت کی لیی ہے والا جائز ہی سب علماء کی نزدیک فطار کرنا سفر مین اگرچہ مشقت نہووے اور یہہ حدیث ضعیف

ہی ہی ع ۱ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الی مکۃ فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعہ حتی نظر الناس الیہ ثم شرب فقیل لہ بعد ذلک ان بعض الناس قد صام فقال اولئک العصاۃ اولئک العصاۃ رواہ مسلم

روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لی چلی سال فتح مکہ کی مہین طرف مکی کی رمضان مہین پس روزہ رکہا یہانتک کہ پہنچی کراع الغمیم پس روزہ رکہا آدمیون نی پہر منگوایا حضرت نی پیالہ پانی کا پہر اوٹہایا اوسکو یہانتک کہ دیکہا لوگون نی طرف اوسکی پہر پیا پانی پس کہا گیا اوسکو بعد حضرت کی بعد اسکی کہ تحقیق بعضی آدمیون نی روزہ رکہا ہی یعنی روزی ہی سی رہی افطار نکیا پس فرمایا یہہ مہین پکی گنہگار یہہ ہین پکی گنہ گار فصل کی یہہ مسلم نی **ف** کراع الغمیم نام ایک جگہہ کا ہی درمیان کی اور مدینی کی قریب عسفان کی اور لفظ اولئک العصاۃ مکرر فرمایا زیادتی جہر کی لیی اس لیی کہ حضرت نی یہہ فعل سلیی کیا تہا کہ لوگون کی پہر پیروی اونکی کرین پہر قبول کرنی رخصت اللہ تعالی کی پس جنہون نی کہ روزہ رکہا تہا نی فعل سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبول نکی رخصت اللہ تعالی کی نی اس لیی حضرت نی خفا ہوکر اسطرح فرمایا کہ روزہ رکہنا حرام ہی سفر مین ع ۲ **وعن** عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیام رمضان فی السفر کالمفطر فی الحضر رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ رکہنی والا رمضان کا سفر مین مانند افطار کرنیوالیکی ہی حضر مین یعنے گہر مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** احدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکہنا سفر مین بڑا گناہ ہی جیسا افطار کرنا گہر مین لیکن یہہ حدیث اکثرون کی نزدیک منسوخ ہی یا محمول ہی اوس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزہ سی سفر مین اور خوف ہلاک کا ہو ع ۳ مولانا من الشرح **وعن** حمزۃ بن عمرو الاسلمی انہ قال یا رسول اللہ انی اجد فی قوۃ علی الصیام فی السفر فہل علی جناح فقال ہی رخصۃ من اللہ عز وجل فمن اخذ بہا فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ رواہ مسلم

اور روایت ہی حمزہ بن عمرو اسلمی سی کہ اوسنی کہا یا رسول اللہ مین پاتا ہون اپنی مین قوۃ روزہ رکہنی کی سفر مین پس کیا ہی مجہپر گناہ یعنی روزہ رکہنی مین یا افطار کرنی مین فرمایا یہہ یعنی افطار کرنا رخصت ہی اللہ عز وجل کی طرف سی پس جسنی کر لی یہہ رخصت پس اچہا کیا اور جو خواہش رکہی روزہ رکہنا پس نہین اوسپر گناہ اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس مین اشارہ ہی اسپر کہ افطار اولی ہی ع ۴ **باب القضاء** باب ہے بیچ بیان قضاء روزہ کی **ف** یعنی حکم اور آداب قضاء کی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد قضا روزی رمضان کی ہی اور رمضان کا روزہ جو افطار کر ڈالی اوسکی تین حکم ہین اگر ہول کر افطار کری نہ قضا ہی اور نہ کفارہ اور اگر قصداً ہو بغیر عذر کی کفارہ ہی اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ کی اوسپر قضا ہی ع ۵ **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** عائشۃ قالت کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضیہ الا فی شعبان قال یحیی بن سعید یعنی الشغل من النبی صلی اللہ علیہ وسلم او بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ

روایت ہی عائشہ سی کہا ہوتی مجہپر روزی رمضان کی پس نہ طاقت رکہتی مین قضا کرنیکی مگر شعبان مین کہا یحیی بن سعید کی نی کہ منع کرتا عائشہ کو یعنی قضا سے مشغول ہونا خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین یا کہا مشغول ہونا ساتہہ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت عائشہ کی ذمی جو قضاء روزی رمضان کی ہوتی بسبب عذر حیض کے تو اونکی رکہنی کی فرصت نہ ملتی سوا شعبان کی اس لیی کہ اور دنونین مستعد رہتی تہین حضرت کی خدمت بابرکت مین کہ جب صحبت کی لیی ملاوین حاضر ہون اور شعبان مین اکثر حضرت روزہ سی ہوتی ہی پس یہہ فرصت پانین اور روزے قضا کرین ع ۶ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرأۃ ان تصوم وزوجہا

شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنَ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں درست عورت کو روزہ رکھنا نفل حالت مین کہ خاوند اوسکا موجود ہو مگر ساتھہ حکم اوسکی اور نہ اذن دی کسیکو اپنی گھر مین آنی کا بدون پروانگی اپنے خاوند کی نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو اوسکی پاس اوسکو نفل روزہ رکھنا درست نہین بغیر خاوند کی اذن کی خواہ اذن صراحتہ ہو خواہ دلالتہ اس لیی کہ تکلیف ہوگی اوسکو صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سی مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہی پس یہہ حجت ہی شافعیہ پر کہ اونہون نی استثنا کیا ہی عرفہ اور عاشورہ کی روزونکو اور نہین درست عورت کو کہ اذن دی کسیکو گھر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کی آنیوالا خواہ قرابتی ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو یہی بغیر اذن خاوند کی نہ اذن دی اوپر حکم اذن کی یہی علم رضا اوسکی کا یعنی زبانی اذن نہ ہو مگر جانتی ہی یہہ کہ راضی ہوگا خاوند اسکی آنی سی تو یہی اجازت دی اسکی کہ اذن دلالتہ ہی ع ۵ وعن مُعَاذَةَ الْعَدَوِیَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِی الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِی الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ کَانَ یُصِیْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاذہ عدویہ سی یہہ کہ کہا اوسنی حضرت عائشہ سی کہ کیا حال ہی عورت حائضہ کا کہ قضا کرتی ہی روزہ اور نہین قضا کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہ نی کہ ہوتین ہم حیض سے حضرت کی زمانی مین پس حکم کی جاتی نہین ہم ساتھہ قضا روزہ کی و نہ حکم کیجاتی نہین ہم ساتھہ قضا نماز کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی شارع نی جو حکم فرمایا اوسکی علت پوچھنی کی حاجت نہین جو فرمایا کرنا چاہیی اگرچہ حکمت نہا کہ کہتین حضرت عائشہ کہ قضا نماز مین حرج ہی کہ بہت ہین پس اسلیے قضا اوسکی نہین اور روزی کم ہین کہ سال بہر مین ایک بار آتی ہین اوسکی قضا مین اتنا حرج نہین اس لیی قضا اوسکی مقرر ہوئی پس یہہ علت ہوسکتی تھی لیکن حضرت عائشہ نی جواب کو دیگر راہ گفتگو کی بند کی اس لیے کہ شاید وہ کہتی کہ جھکو حرج و مشقت نہین ع ۶ وعن عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِیُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مری اور اوسپر ہو روزہ روزہ رکھی یعنی فدیہ دی اوسکی طرف سے وارث اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اختلاف کیا ہی صحابی نی اوس شخص کی حق مین کہ مرجاوے اور اوسکی ذمہ روزی واجب ہون پس جمہور علما کہ اونہین مین امام مالک و ابو حنیفہ اور شافعی رح ہین گئی ہین طرف اسکی کہ نہ روزہ رکھی اوسکی طرف سی کوئی اور تاویل حدیث کی یہہ کی ہی کہ فدیہ دیوی بدلی ہر روزکی وارث اوسکا ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگی ہوگا پس یہہ بمنزلہ روزہ رکھنی کی ہی چنانچہ اگلی حدیث سی یہہ توجیہ معلوم ہوتی ہی اور روزہ رکھنی کو میت کی طرف سے منع اس لیی کرتی ہین کہ ایک حدیث مین صریح منع آیا ہی چنانچہ خیر باب مین وہ حدیث موجود ہی اور امام احمد نی ظاہر حدیث پر عمل کیا ہی کہ روزہ رکھی اوسکی طرف سی وارث اوسکا پہر ہمارے نزدیک اگر وصیت کری میت تو لازم ہوتا ہی وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکی تہائی مال مین سے پس اگر زیادہ ہوتہائی سی تو نہین واجب وارث پر جتنا کہ زیادہ ہی پس اگر نکالیگا تو ہوگا احسان کرنیوالا میت پر اور حکم کیا جاویگا ساتھہ جائز ہونی اوسکی کی اور یہہ سب جب ہے کہ فوت ہوا وس سے بعد ممکن ہونی قضا اوسکی اور جس سے فوت ہوگیا کچھہ رمضان مین سے پہلے ممکن ہونی قضا کی پس نہین لازم تدارک اوسکا اور نہ گناہ ہی اوسپر باجماع ہی علما کا اسپر گو طاوس اور قتادہ نی واجب کیا ہی تدارک ساتھہ روزی یا فدیہ کی اگرچہ مرجاوی پہلی ممکن ہونی قضا کی اور امام شافعی کے نزدیک وصیت کری یا نکری واجاوی کل مال سی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری ع عن نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ صِیَامُ شَهْرٍ رَمَضَانَ فَلْیُطْعَمْ عَنْهُ مَکَانَ کُلِّ یَوْمٍ مِسْکِیْنًا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَقَالَ الصَّحِیْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ عُمَرَ روایت ہی نافع سی کہ نقل کی ابن عمر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ مری اور اوسپر ہون روزی مہینی رمضان کی پس چاہیی کہ کہلاجاوی اوسکی طرف سی

بدلی ہر روز کی ایک مسکین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا صحیح یہہ ہے کہ یہہ موقوف ہی ابن عمر پر یعنی قول ابن عمر کا ہی ف بدلی ہر روز کی مسکین یعنے دو دیر گیہون نی سر سم یا جار جار سیر جو یا قیمت انکی اور تہید دیا جاوی بدلی ہر نماز کی اور یہہ حدیث دلیل جمہور کی ہی اور غالب ہے کہ یہہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہی یا اول دلیل کی گئی ہی ساتہہ انکی جیسا کہ کیا گیا اور یہہ موقوف بمنزلہ حکم مرفوع کی ہی اس لیے کہ مانند انکی نہیں کہا جاتا اپنی عقل سی یہ ۱۲

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** مالک بلغہ ان ابن عمر کان یسال ھل یصوم احد عن احد او یصلی احد عن احد فیقول لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد رواہ فی الموطا اور روایت ہی مالک سی کہ پہنچا اوکو یہہ کہ ابن عمر تہی پوچہی جاتی کہ کیا روزہ رکہی کوئی کسیکی طرف سی یا نماز پڑہی کوئی کسیکی طرف سی پس کہتی کہ نہ روزہ رکہی کوئی کسیکی طرف سی اور نہ نماز پڑہی کوئی کسیکی طرف سی نقل کی یہہ موطا مین ف یہی مذہب ہے امام شافعی اور حنفیہ کا کہ نماز و روزہ کسیکی طرف سی کرنا کہ وہ بری الذمہ ہو جاوے درست نہین لیکن حنفیہ کی نزدیک یہہ جائز ہی کہ آدمی بخشی ثواب عمل اپنی کا کسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچہہ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا **باب صیام التطوع** باب ہی بیچ بیان روزی نفل کی **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر قط الا رمضان وما رایتہ فی شہر اکثر منہ صیاما فی شعبان وفی روایۃ قالت کان یصوم شعبان کلہ کان یصوم شعبان الا قلیلا متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکہتی یہانتک کہ کہتی ہم کہ نا افطار کرین گی اور افطار کرتی یہانتک کہتی ہم کہ نہ روزہ رکہین گی اور نہین دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پوری کی ہون روزی تمام مہینی کی کہی مگر رمضان مین اور نہین دیکہا مینی حضرت کو کسی مہینہ مین کہ بہت روزی رکہتی ہون بہ نسبت شعبان کی یعنی شعبان مین اتنی روزی رکہتی کہ اور مہینہ مین اتنی نہ رکہتی سوا رمضان کی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عائشہ نی کہ تہی حضرت روزی رکہتی تمام شعبان مین تہی روزی رکہتی شعبان مین مگر کم یعنی کہ نہ رکہتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف معنی ابتدای حدیث کی یہہ ہین کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل مین یہہ تہی کہ ہمیشہ رکہین کبہی کتنی دنون متصل روزی رکہتی حتی کہ لوگ گمان کرتی اور کہتی کہ افطار نہیں کرینگی اور کبہی اتنا افطار کرتی کہ گمان کرتی کہ روزی رکہتی ہین کی نہین اور جملہ اخیر یعنی لفظ کان دوسرے بیان جملہ اول کا ہے کہ تمام سی مراد یہہ ہے اکثر شعبان مین رکہتی تہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ آنحضرت روزہ رکہتی تمام شعبان مین ایک سال اور اکثر شعبان دوسرے سال ۱۲ منہ **وعن** عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرا کلہ قالت ما علمتہ صام شہرا کلہ الا رمضان ولا افطر کلہ حتی یصوم منہ حتی مضی لسبیلہ رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن شقیق سی کہ کہا کہا مینی واسطی حضرت عائشہ کی کہ کیا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکہتی تہی تمام مہینہ کہا نہین جانتی ہین اوسکو کہ روزی رکہی ہون کسی مہینی مین تمام مہینی سوا رمضان کی اور نہین نا افطار کیی تمام مہینی یہانتک کہ روزی رکہتی کہی اوسمین سے یہانتک کہ وفات ہوئی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سالہ او سال رجلا وعمران یسمع فقال یا فلان اما صمت من سرر شعبان قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین متفق علیہ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اوسنہون نی پوچہا عمران سی یا پوچہا کسی سے اور عمران سنتا تہا پس کہا یا فلان یا اوسی باپ فلانیکی کیا نہین روزی رکہی تو نی آخر شعبان کی کہا نہین کہا یا جبوقت افطار کری تو یعنی فارغ ہو وی رمضان سی پس تو روزی رکہہ دو دن نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس شخص نی واجب کی تہی اپنی اوپر

دو روزی آخر مہینے کی بسبب موت کے پس جبکہ فوت ہوئی روزی رکھنی ایک مہینے شعبانکی مہینے فرمایا جب مضان ہو چکی اور افطار کری اسکی بدلی دو روزی رکھنا لینا اور بعضوں نے کہا کہ اوسکو عادت تھی آخر مہینے کی دو روزی رکھنی کی ایک فقہ آخر شعبان میں اتفاق روزی رکھنی کا نہوا پس حضرت نے بنا بر استحباب کے حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونی مہینے رمضانکی دو روزی رکھدینا ۱۲ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم وافضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل رواہ مسلم اور روایت سے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین روزی بعد روزی رمضانکی روزی مہینے اللہ کے ہیں کہ محرم ہی اور بہترین نماز پیچھی نماز فرض کی نمازات کی ہی نقل کی ہم مسلم نے **ف** کہا ہی بعضی حفاظ نے کہ اکثر حدیثیں جب کے روزونکی موضوع ہیں اور پیچھی نماز فرض کی یعنی اور سنتوں موکدہ اوسکی کی یا کہا جاتا ہو کہ نمازات کی افضل ہی سنتوں موکدہ ہی باعتبار مشقت کی اور دور ہونیکی ریا و سمعہ سی اور سنتیں موکدہ افضل ہیں اس سی باعتبار رہنے تاکید ہوتی اونکی کی وقتوں کی ہونی فوتوں کی اور داخل ہی فرض میں ترہی ۱۲ع **وعن** ابن عباس قال ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحری صیام یوم فضلہ علی غیرہ الا ھذا الیوم یوم عاشوراء وھذا الشھر یعنی شھر رمضان متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا نہیں دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتی ہون روزی کسی دنکا بزرگی دیتی ہون اوسکو اوسکی غیر پر مگر اس دن کو یعنی روزی دن عاشوریکی کو اور اس مہینے کو یعنی مہینے رمضانکی کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی حضرت کسی روز کو اوسکی غیر پر فضیلت نہ دیتی تھی سوائے عاشوریکی روزی کی اور رمضانکی روزونکی کہ انکو سب سے افضل فرماتی لکھا ہی علمانی کہ یہ فہم ابن عباس کا ہی کہ اونہون فی حال متعال نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ایسا سمجھا الا روزہ عرفہ اور روزہ اوسکا افضل ہیں عاشوری سی اور روزی اوسکی ہی ۱۲ع **وعنہ** قال حین صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم تعظمہ الیھود والنصاری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اوسوقت کہ روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عاشوریکی اور حکم کیا ساتھہ روزی رکھنی اوسکی کی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق یہہ دن ہی کہ تعظیم کرتی ہیں اوسکی یہود و نصاریٰ یعنی اور ہم دوست رکھتی ہیں مخالفت اونکی پس کیونکر موافقت کرین ہم اونکی اسکی تعظیم کرنی میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر زندہ رہا میں سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نوین کو یہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** سارا قصد اس روزہ رکھنی کا فصل نہیں کی اول حدیث میں آتا ہی اوسکا حکم کیا نبی صحابہ کو اول ساتھہ واجب ہونی اوسکی کی پھر بعد نسخ کی ساتھہ مستحب ہونیکی پس جبکہ ہوا وسوان سال ہجری عرض کیا صحابہ نی جو کہ مذکور ہوا اوسکی جواب میں حضرت نی فرمایا کہ اگر زندہ رہا میں سال آیندہ تک تو نوین کو رکھونگا یعنی فقط نوین میں کو یا نوین کو ساتھہ دسوین کی پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور اول ظاہر تر ہی پھر زندہ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آیندہ تک بلکہ وفات پائی بارہوین ربیع الاول کو پس ہوا نوین کا روزہ وہی سنت اسلیئے کیا حضرت نی روزی کا اگرچہ کہا نہیں اور کہا ابن ہمام نی کہ مستحب ہے روزہ عاشوریکی دنکا اور مستحب ہے روزہ رکھنا ایکدن پہلی اوسکی یا بعد اوسکی پس اگر نزی دسوین کو رکھی مکروہ ہی بسبب مشابہت کی ساتھہ یہود کی انتہی ۱۲ع **وعن** ام الفضل بنت الحارث انا ناسا تماروا عندھا یوم عرفۃ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضھم ھو صائم وقال بعضھم لیس بصائم فارسلت الیہ بقدح لبن وھو واقف علی بعیرہ بعرفۃ فشربہ رواہ الجماعۃ متفق علیہ اور روایت ہی ام فضل بیٹی حارث کی یہہ کہ کتنی شخص جھگڑی اونکی پاس دن عرفہ کی بیچ روزہ رکھنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بعضوں نے کہ حضرت روزی سی ہین اور کہا بعضوں نے کہ نہین روزے سے ۱۲ پس بھیجا میں طرف حضرت کی پیالہ دودھ کا اور وہ کھڑی تھی اپنی اونٹ پر بیچ میدان عرفہ کی پس پی لیا اوس دودھ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ۱۲

ف ام المومنین بیوی حضرت عباس کی بہین اور بھوجی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عرفہ کی دن حجکرنیوالی کو سنت نہین اور غیر حج کرنیوالی کو سنت ہی عمر **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزسی بیچ دہی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد وہی سی دس دن اول ذی الحجہ عید کی ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دنونمین یعنی سے دسوین کی نوین تک ثواب ہے برابر روزہ رکھنی سکی اور قیام کرنا ہر شب مین اسی دہی کی برابر ہی قیام شب قدر کی پس مراد حضرت عائشہ کی اس حدیث سے یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نی اپنی علم کی نفی کی کہ مینی نہین دیکہا نہ کہ مینا حضرت عائشہ کا دلیل نہین اسپر کہ حضرت نی نہ کہا ہو اور یا یہہ احتمال ہی کہ حضرت نی ثواب روزہ رکھنی ان دنونکا فرمایا اور آپکو اتفاق روزہ رکھنی کا نہین ہوا۔ مولانا من الملہاۃ **وعن** اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ فَكَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ يُطِيْقُ صَوْمَ الدَّهْرِ فَقَدْ صَامَ وَلَمْ يَصُمْ صِيَامُ يَوْمٍ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ ایک شخص آیا حضرت کی پاس پس کہا کسطرح روزہ رکہتی ہو تم پس غصی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنی اوسکی سی پس جبکہ دیکہا حضرت عمر نی غصہ حضرت کا کہا راضی ہوئی ہم ساتہا اللہ کی رب ہونی پر اور ساتہا اسلام کی دین ہونی پر اور ساتہا محمد کی نبی ہونی پر اور پناہ مانگتی ہین ہم ساتہا اللہ کی غضب اللہ کیسی اور غضب رسول اوسکی سی پہر شروع کیا حضرت عمر نی کہ بار بار کہتی تہی یہہ کلام یہانتک کہ ٹہہر گیا غصہ حضرت کا پہر کہا حضرت عمر نی یا رسول اللہ کیا حال ہی اوس شخص کا کہ روزہ رکہی ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکہا اوسنی اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکہا اور نہ افطار کیا یعنی راوی کو شک ہوا کہ وہ لفظ کہی یا یہ کہا حضرت عمر نی کیا حال ہی اوس شخص کا کہ روزہ رکہی دو دن اور افطار کری ایکدن فرمایا کونسی طاقت رکہتا ہی اوسکی کہا عمر نی کیا حال ہی اوسکا کہ روزہ رکہی ایکدن اور افطار کری ایکدن فرمایا یہہ ہی روزہ حضرت داؤد کا کہا کیا حال ہی اوس کا کہ روزہ رکہی ایکدن اور افطار کری دو دن فرمایا کہ دوست رکہتا ہون یہہ کہ طاقت دیا جاؤن مین اسکی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین روزی ہر مہینی مین اور رمضان تا رمضان پس یہہ ہین روزی ہمیشہ کی یعنی ثواب مین کا ایسا ہوتا ہی جیسی ہمیشہ روزی رکہنی کا روزہ دن عرفہ کا مینی غیر حج کرنیوالیکو امید رکہتا ہون خدا سی یہہ کہ بہاڑ دی گناہ اوس سال کی کہ پہلی اس سے ہی اور گناہ اوس سال کی کہ پیچہی اس سے ہی یعنی بچا دی گناہ کرنی سی اوسمین یا اگر واقع ہون گناہ اوس مین بخشی جاوین اور روزہ رکہنا دن عاشورہ کا امید رکہتا ہون اللہ سی یہہ کہ بہاڑ دی گناہ برس روز کی کہ پہلی اس سے ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف غصی ہونی یعنی نشانی غصی کی معلوم ہوئی چہرہ مبارک پر سبب غصہ کا یہہ تہا کہ اوسکو چاہیی تہا کہ سوال کرتا حال نبی سی کہ مین کیونکر روزہ رکہون تا جواب نبی حضرت جو کہہ کہ موافق حال اوسکی ہوتا نہ یہہ کہ حال حضرت کیسی سوال کری اسلیی کہ حضرتکی افعال مین بیچ قلت و کثرت کی اسرار اور مصالح ہتی کہ ہر کسی افعال مین ہو سکتی اور حضرت بہت روزی نہ رکہتی تہی اسلیی مشغول رہتی تہی مصالح مسلمین کے دین اور حقوق بی بیون اور مہمانون کی مین اور روزی کہی ہمیشہ یعنی یہہ چاہی یا جزا وہ شخص جو کہہ کہ سوال کرتا تہا اوسکو حضرت عمر نی ساتہہ تفصیل کے ادب و عاجزی سی پوچہا اور جملہ لا صام ولا افطر بادعا رہی اوسپر تنبیہ کی لیی یا خبر ہی کہ نہ

روزہ رکھا اسلیے کہ شارع کی حکم سی نہین ہے اور نہ افطار کیا اسلیے کہ نہ کہا یا کچھہ کہا شافعی اور مالک نی کہ یہہ دونکی حق مین ہی کہ جو ممنوع روزی نہی رکھی یعنی تمام سال کہی حتی کہ عیدین اور ایام تشریق مین ہی نچھوڑی اور جو کودہ روزی نرکہی اوسکو کچھہ مضائقہ نہین بائی روزی رکہنی کا اسلیے کہ ابو طلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزی رکہتی تھی سوای ان دنون منع کیی گئی کی اونہین انکار کیا اور پیر رسول خدا صلی علیہ وسلم نی علیحدہ نہی کی یہ ہی کہ اسطرح کی روزی ضعیف کردیتی ہین پس عاجز ہوتا ہی آدمی جہاد سی اور ادای حقوق سی پس جو کہ ضعیف نہووی اس سی نہین مضائقہ اوسکو اور کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہین روزی ہمیشہ کی یعنی کروہ تنزیہی اسلیے کہ ضعیف کردیتی ہین وہ اور فتاوی عالمگیری اور درمختار مین ہی لکہا ہی کہ صوم دہر مکروہ ہی اور کوئی طاقت رکہتا ہی اسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکہی تو نہین مضائقہ اوسکو بایں ہمہ افضل ہی اور یہہ روزہ داود کا ہی یعنی یہہ نہایت معتدل ہی اور رعایت ہی اسمین عبادۃ وعادت کی کہا ہی بعضی علمانی کہ کوشش کر علم مین اسطرح کہ نہ منع کری مجکو علم سی خیر الامور اوسطہا وشرہا تفریطہا وافراطہا اسلیے وارد ہوا ہی افضل الصیام صیام داود علی نبینا وعلیہم السلام اور طاقت دیا جاویگا یعنی دوست رکہتا ہون مین کہ طاقت دیا جاوے مجکو ایک دن روزہ رکہنی کی اور دو دن افطار کرنیکی اور مانع نہ آوین مجکو اس سی حقوق اور مصالح المسلمین کی اس عبادت مین اشارہ ہی اسپر کہ مین اسکی طاقت نہین رکہتا مگر یہہ کہ حق تعالی قوت دیوی مجکو اسکی حاصل یہہ کہ پسند کیا آنحضرت نی اس قسم کو ہی لیکن بسبب عدم طاقت کی عمل مین نہین لائی اور تین روزی ہر مہینہ مین یعنی ایام بیض کے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین رضوان اللہ علیہم کو کہی تین روزی کہی مہینی مین یہی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہی بموجب حدیث حضرت عائشہ کی کہ آگی آتی ہی ع **وعنہ** قَالَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُّ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا سوال کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزی پیر کیسی فرمایا اسمین پیدا کیا گیا ہونمین اور اسمین شروع ہوئی کتاب ترنی مجپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ پوچہا سبب حضرت کی روزی رکہنی کا پیر کو یا سبب اوس روزکی مستحب ہونی کا پوچہا ہر تقدیر سبب پا سکا یہہ ہی کہ بڑی نعمت اوسمین ملی کہ تمکو پیدا ہوئی اور دین وترا اوسکی شکرانہ مین یہہ رکہتی ہین ح **وعن** مُعَاذَۃَ الْعَدَوِیَّۃِ اَنَّہَا سَأَلَتْ عَائِشَۃَ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ کُلِّ شَہْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَہَا مِنْ اَیِّ اَیَّامِ الشَّہْرِ کَانَ یَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ یُبَالِیْ مِنْ اَیِّ اَیَّامِ الشَّہْرِ یَصُوْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاذہ عدویہ کی یہہ کہ اونی پوچہا حضرت عائشہ سی کہ کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کہتی ہر مہینی تین کہا ہان پیر کہا مہینی وسطی حضرت عائشہ کی کونسی نومین مہینی کے روزی کہتی کہا نہ روا کرتی کسیدن مین ہفتے کے روزہ کہنی کیلیے جسدن چاہتی روزی کہتی کچھہ مہین نہا نقل کے یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کافی ہین تین روزی ہر مہینی مین جب چاہی رکہی کچھہ قید تیرہوین چودہوین پندرہوین کی نہین ولیکن اکثر حدیثین اور آثار اونمین ہی واقع ہوئی ہین پس وہ افضل ہین اور اوسی سی کتنی طرحین آئی ہین ان روزونکی آگی منقول ہونگی ح **وعن** اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّہْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی ہیہ کہ ابو ایوب نی بیان کی حدیث اپنی راوی سی کہ عمرو بن ثابت ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو روزی رکہی رمضان کی پیر بھی اوسکی روزی رکہی چھہ دن شوال کی مہینی مین ہونگا مانند روزہ رکہنی ہمیشہ کی نقل کے یہہ مسلم نی **ف** امام شافعی کی نزدیک متصل ان روزون کا رکہنا بہتر ہی یعنی دوسرے تاریخ سی ساتوین تک مین رکہلی اور امام اعظم رح کی نزدیک متفرق رکہنی افضل ہین کہ ساری مہینی مین رکہلی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ رکہنی دن فطر کیسی اور سخر کیسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف نحر سی مراد حبس ہی یعنی سب دن نحر کی اور ادھین تغلیب سے اسلیی کہ تشریق کی دونو مین ہی حرام ہی اور بیان اسکا ہیہ ہی کہ دن نحر کی تین ہین اور ایام تشریق کی ہی تین ہین اور سب چار دن ہوتی ہین سلیی کہ دسوین ذیحجہ کی نحر ہی فقط اور دو دن بعد اوسکی یعنی گیارہوین بارہوین نحر ہی ہی اور تشریق بھی اور ایکدن بعد اون دو دنونکی یعنی تیرہوین تشریق ہی فقط حاصل یہہ کہ پانچ روزی حرام ہین دو روزی دو نو عید دن کی اور تین روزی بعد عید الضحی کی تیرہوین تک ع **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا صوم فی یومین الفطر والاضحی متفق علیه اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی روزہ پنج دو دن کی یعنی دو قسمونکی دن فطر کی اور عید قربان کی یعنی چار دن تیرہوین تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** نبیشة الهذلی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایام التشریق ایام اکل وشرب وذکر الله رواه فی مسلم اور روایت ہی نبیشہ ہذلی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کی دن کہانی اور پینی اور یاد کرنی اللہ مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایام تشریق کی تین ہین گیارہوین بارہوین تیرہوین اور ادھین تغلیب سے اسلیی کہ نحر کا ہی دن کہانی اور پینی کا ہی بلکہ وہ اصل ہی اور باقی تابع اوسکے ایس یہہ چار دن روزی حرام ہین اور کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہی روزہ رکھنا نور روز اور مہرجان کو سلیی کہ ادھین تعظیم ہوتی ہی اون دونونکی اور وہ منع ہمکو مسلم کا روزہ معمولی آپڑی اوسدن تو نہین مضائقہ اور یاد کرنی اللہ کی ہین یعنی باوجود کہانی اور پینی کی غافل ذکر خدا سی نہو ادھین شارہ ہی اس آیت پر واذکروا اللہ فی ایام معدودات اور یاد کرنی خدا کیسی مراد ہی تکبیرات نمازونکی بعد کی اور وقت ذبح اور رمی جمار اور اور سوای اوکی کی شرح ع **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصوم احدکم یوم الجمعة الا ان یصوم قبله او یصوم بعده متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھی ایک تمہارا دن جمعہ کی مگر اسطرح کہ روزہ رکھی پہلی دن سے یا روزہ رکھی پیچھے اوس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی تنہا دن جمعہ کی روزہ نہ رکھی بلکہ ایک روزہ پنجشنبہ یا ہفتہ کا ملالیوی اور اگر دونون دن رکھی بہتر ہے اور یہہ تہی تنزیہی ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ ہین مضائقہ اکیلی جمعہ کا روزہ رکھنا نزد کیک ابی حنیفہ اور محمد رح کی ع ح **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تختصوا لیلة الجمعة بقیام من بین اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعة بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومه احدکم رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتہہ قیام کرنیکی درمیان راتون کی اور نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتہہ روزہ رکھنی کی دنون مین مگر ہووی جمعہ پنج دن روزہ دن کی کہ روزہ رکھتا تہا ایک تمہارا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہود ہفتہ کی تعظیم کرتی ہین اور مخصوص کیا ہی اسکو عبادت کی لیی اور نصاری اتوار کی تعظیم کرتی ہین اور مخصوص کیا ہی اوسکو عبادت کی لیی پس سلیی حضرت نی منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کی شب کو منظم اور مخصوص عبادت کی لیی نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصاری کی ساتہہ یعنی تعظیم و تخصیص شرع مین آئی ہی وہ تو ثابت ہی کرنی چاہیی اگرچہ مشابہت ہو کسیکی ساتہہ لیکن بیخ طرفی تعظیم و تخصیص نہ کری یا سبب منع کا یہہ ہی کہ بندیکو چاہیی کہ سب اوقات مین عبادات و طاعات مین مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الہی کا رہی ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اوقات مین مبتلا ہونا کہ یہہ امن اللہ علم اور مگر ہووی جمعہ اسکی یعنی مثلا عادت ہی کہ دسوین یا گیارہوین دن روزہ رکھتا تہا اوس روز جمعہ آپڑا یا مثلاً روزہ مانا تہا کہ فلانی تاریخ روزہ رکھونگا اور وہ تاریخ جمعہ مین آن پڑی تو اس خدسی نہی جمعہ کا روزہ منع نہین اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین نہی صریح ہی خاص کر شب جمعہ کیسی اوپلی نماز کی اور اوسپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی علمانی اوپر مکروہ ہونی اس نماز یا جمعہ کی کہ نام اوسکا صلوٰۃ الرغائب ہی کہ رسب کی پہلی جمعہ کی شب مین پڑہی ہین اور علمانی بہت سی کتابین اوسکی برائی مین اور گمراہی اوسکی بحکایتی والیکی مین لکہی ہین ع ح پنجری جمعہ کی روزہ رکھنی مین جو شارحین حمۃ اللہ فی توجیہات لکہی ہین تو یہہ بموجب مذہب انکی کی ہین کہ جو اسکو مکروہ کہتی

ہیں اور بموجب مذہب حنفیہ کی حاجت ان توجیہات کی کچھ نہیں سلیمی کہ اوکی نزدیک مکروہ نہیں چنانچہ فتاوی عالمگیری میں لکھا ہی کہ جائز ہی نری جمعہ کا روزہ بلکہ در مختار میں مستحب لکھا ہی اسکو پس اونکی نزدیک شاید کہ حدیث عبد اللہ بن مسعود کی کہ آگی آتی ہی ناسخ ہی ان حدیثون کی کہ جنمیں منع معلوم ہوتا ہے بہ مولانا **وعن** ابی سعید الخدری رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ بعد اللہ وجھہ عن النار سبعین خریفا متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ روزہ رکھی ایکدن راہ خدا مین دور کریگا اللہ موہنہ او سکا یعنی ذات اوسکی آگ سی مقدار مسافت ستر برس کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا بطلب علم **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ الم اخبر انک تصوم النہار وتقوم اللیل فقلت بلی یا رسول اللہ قال فلا تفعل صم وافطر وقم ونم فان لجسدک علیک حقا وان لعینک علیک حقا وان لزوجک علیک حقا وان لزورک علیک حقا وانک عسی ان یطول بک حیاۃ انک من صام من کل شہر ثلثۃ ایام فذلک صوم الدہر کلہ صم من کل شہر ثلثۃ ایام واقرء القرآن فی کل شہر قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال فصم افضل الصوم صوم داود صیام یوم وافطار یوم واقرأ فی کل سبع لیال مرۃ ولا تزد علی ذلک متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عبد اللہ کیا انہین خبر دیا گیا مین یعنی خبر پہنچی ہی مجکو یہہ کہ تو روزی رکھتا ہی دنکو یعنی ہر دن اور قیام کرتا ہی تمام رات یعنی ہر شب کو پس کہا مین نی ہان یا رسول اللہ کرتا ہون فرمایا کہ نکر روزہ رکھی کبھی اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی کہ واسطی بدن تیری کی تجہ حق ہی یعنی بہت مشقت مین نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہو جاوی اور واسطی انکھون تیری کی تجہ حق ہی یعنی کبھی سویا بھی کر تا انکھین آرام پاوین اور تحقیق تیری بی بی کا بھی تجہ حق ہی یعنی اوسکی ساتھہ صحبت و مخالطت کرا اور تحقیق تیری مہمان کا بھی تجہ حق ہی یعنی کلام کراون سی اور خاطرداری کر اور کہا تا کہا اونکی ساتھہ نہ روزہ رکھا جسنی کہ روزہ رکھا ہمیشہ روزی تین دنکی ہر مہینی سی روزی ہمیشگی کی ہین روزی رکھہ ہر مہینی مین تین دن یعنی ایام بیض کی یا مطلق تین روزی اور پڑہ قرآن ہر مہینی مین یعنی ختم ہر مہینی مین کر لیا کر کہا مین طاقت رکھتا ہون مین زیادہ اس سے فرمایا روزہ رکھہ بہتیرن روزہ روزہ داود کا روزہ رکھنا ایکدن اور افطار کرنا ایکدن اور پڑہ قرآن پنج سات رات کی ایکبار اور نہ زیادہ کر اسپر یعنی جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم کا فعل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس نہ کرا سلیمی کر اس سے بدن ضعیف ہو جاتا ہی اور بعضی جہادتون ضروریہ مین خلل پڑتا ہی اور ہر مہینی مین تین روزی رکھنی سی ثواب ہمیشہ روزی رکھنی کا اسلیمی لکھا جاتا ہی کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین پس تین روزونی تیس لکھی گئی گویا ساری مہینی روزی ہی سی رواہ **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ثلثۃ من کل شہر والخمیس رواہ الترمذی والنسائی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتی ہیرا و جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عرض کیی جاوین عمل یعنی درگاہ رب العزۃ مین دن پیر اور جمعرات کی پس دوست رکھتا ہون مین یہہ کہ عرض کیی جاوین عمل میری اور مین ہون روزہ سی نفل کے یہہ ترمذی نی **ف** عمل ہر صبح و شام لایا کیجاتی ہین اور عرض ان دو دونمین ہوتی ہین پس تعارض نرہا اس حدیث مین اور اوس حدیث مین کہ بلند کیی جاتی ہین عمل رات کی پہلی عمل دنکی اور عمل دنکی پہلی عمل راتکی یا یہہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتی ہون اور مجمل ان دو دونون مین **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر اذا صمت من الشہر ثلثۃ ایام فصم ثلث عشرۃ واربع عشرۃ

وخمس عشرة رواه الترمذي والنسائي اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ذر جب وقت کہ روزہ رکھا چاہیے تو مہینہ سے تین دن پس روزہ رکھ تیرویں اور چودہویں اور پندرہویں کو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے ف یہہ تین روزے مہینے کی کئی طرح پر آئی ہیں لیکن افضل اسیطرح ہیں کہ ان تین دنوں مذکورہ میں رکھے کہ انکو ایام بیض کہتے ہیں ح وعن عبد الله بن مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من غرة كل شهر ثلثة ايام وقلما كان يفطر يوم الجمعة رواه الترمذي والنسائي ورواه ابو داود وزاد الى ثلث عشرة ايام اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے یعنی کبھی اول مہینے کبھی تین دن اور کم تھے کہ افطار کریں دن جمعہ کے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابو داود نے ثلثہ ایام تک ف پہلی حدیثوں گذریں انسے معلوم ہوا کہ نری جمعہ کو روزہ نہ رکھے اور اس سے کہنا ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہہ ہے کہ ایکدن پہلی یا ایکدن پیچھے جمعہ کی روزہ رکھتے تھے اور یا دن جمعہ کی فقط روزہ رکھنا خاصہ حضرت کا تھا جیسے روزی طی کی رکھنے یا مراد روزے سے روزہ لغوی ہی یعنی بند رہتے تھے کہانی وغیرہ سے نماز جمعہ تک ع یہہ تاویل بموجب مذہب ہمارے انکی کی ہے کہ مکروہ کہتے ہیں نری جمعہ کی روزہ کو اور بموجب حنفیہ کی حاجت اس تاویل کی نہیں بلکہ وہ اسی حدیث سے جائز ہونا اس روزہ کا ثابت کرتے ہیں۔ مولانا وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من الشهر السبت والاحد والاثنين ومن الشهر الآخر الثلثاء والاربعاء والخميس رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے کسی مہینے میں ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور ایک اور مہینے میں منگل اور بدھ اور جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی نے ف حضرت عدل کرتے تھے کہ سب نو دن ہفتہ کے میں روزہ رکھتے اس لیے کہ سب ان اللہ تعالی کی ہیں مناسب جانا کہ بعض میں رکھیں اور بعض میں نہ رکھیں جمعہ کا روزہ پہلی حدیث میں ذکر کیا گیا اور باقی چھ دونوں حدیثوں میں ع وعن ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا ان نصوم ثلثة ايام من كل شهر اوله الاثنين والخميس رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ہمکو یہہ کہ روزی رکھوں میں تین دن ہر مہینے سے پہلا اونمیں سے پیر یا جمعرات نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے ف لفظ والخمیس میں واو بمعنی او کے ہے یعنی تین روزی رکھے اول اونکا پیر کا دن ہو اور دوسرا منگل اور بدھ یا اول انکا دن جمعرات کا ہو اور دو جمعہ اور ہفتہ چنانچہ طبرانی کی روایت میں لفظ او ہی کا آیا ہے غرضکہ روزی رکھنی والا اختیار رکھتا ہے کہ تبدا پیر کی کرے یا جمعرات سے دونو دن متبرک ہیں ع وعن مسلم القرشي قال سألت او سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيام الدهر قال ان لاهلك عليك حقا صم رمضان والذي يليه وكل اربعاء وخميس فاذا انت قد صمت الدهر كله رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہی مسلم قریشی سے کہ کہا پوچھا میں یا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کی روزی رکھنی سے پس فرمایا کہ تحقیق واسطے اہل تیرے کی تجھ پر حق ہے روزی رکھ رمضان کی اور اون ایام کی کہ متصل اونکی ہیں یعنی شش عید کی اور بدھ اور جمعرات کو پس اوسوقت تو نے روزی رکھی ہمیشہ نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے ف واسطے اہل تیرے کی تجھ پر حق ہے یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا سبب ضعف کا ہے اور اوس سے اونکی ادای حقوق میں قصور آتا ہے اور اسیطرح اور عبادتوں کی کرنی میں خلل پڑتا ہے پس اسی لیے یہہ مکروہ ہے اور جسکو اس سے ضعف نہ ہو اوسکے لیے نہیں مکروہ بلکہ مستحب ہے اور اس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق درمیان حدیثوں کی اور درمیان فعل بعض سلف کے یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور شاید کہ جو یہہ پہلے فرمائی ہو گی اوس حدیث سے کہ پہلی گذری کہ صوم دہر یعنی ہمیشہ کی روزہ نکا ثواب ہوتا ہے بسبب تین روزوں کے ہر مہینے سے ع ح اوپر ایک خامہ میں قول ابن ہمام وغیرہ کے نقل کئی گئی اوسسے معلوم ہوا کہ مطلق روزی ہمیشہ کی مکروہ ہے اور در مختار میں بھی لکھا ہے کہ روزی ہمیشہ کی مکروہ

تنزیہی ہیں اور یہاں جو ملا علی قاری نے لکھا ہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہیں اور نہیں تو نہیں انطبق انہیں یوں دیجاوی کہ وہ روایتیں جو ہی محمول ہیں خوف ضعف پر مولانا **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روزہ کہنی دن عرفہ کیسی عرفات میں نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** اسلیے کہ بسبب ضعف کی وہاں کی فعال میں قصور واقع ہوگا اور یہہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی ع **وعن** عبد اللہ ابن بسر عن اختہ الصماء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم فان لم یجد احدکم الا لحاء عنبۃ او عود تبر فلیمضغہ رواہ احمد و ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر کی کہ نقل کی بنی ہن سے کہ نام اوسکا صماء تہا یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتہ کی یعنی اکیلا مگر اوس صورت مین کہ فرض کیا جاوی تمپر پس اگر نہ پاوی ایک تہا اگور پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیی کہ چباوی اوسکو نقل کی یہہ احمد ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** فرض کیا جاوی تمپر یعنی فرض روزہ موبانذر کا ہو یا قضا کا یا کفارہ کا اور اوسکی حکم مین ہین روزی سنت موکدہ مانند عرفہ اور عاشورہ کی اور روزی معمولی پس اگر ان روزونمین سی کوئی روزہ ہفتہ کی دن آپڑی تو منع نہین اور پس چاہیی کہ چباوی اوسکو یعنی افطار کری روزہ ہفتی کا اور اگر رکہا ہو اور اگر اور کچہہ نپاوی مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کیسی توڑ والی اور سبب منع کا روزی ہفتہ کی سی یہہ ہے کہ اسمین تعظیم اوسکی لازم آتی ہی اور اوسکی تعظیم کرنی مین مشابہت یہود کی ساتہہ ہوتی ہی اگرچہ وہ روزہ نہین کہتی بسبب ہونی اوسکی کی عید اونکی ولیکن تعظیم کرتی ہین اور یہہ نہی تنزیہی ہی نزدیک جمہور کے ع **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ جعل اللہ بینہ وبین النار خندقا کما بین السماء والارض رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی امامہ کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ کہی ایک دن خدا کی راہ مین کرے تو انتا ہی اللہ تعالی درمیان اوسکی اور درمیان آگ کی خندق جیسی درمیان آسمان وزمین کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج کی راہ مین یا علم مین یا طلب علم مین یا اللہ کی رضامندی طلب کرنیکی لیی اور خندق یعنی رکاوٹ اور پردہ شدید ع **وعن** عامر بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغنیمۃ الباردۃ الصوم فی الشتاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث مرسل اور روایت ہی عامر بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت ٹہنڈی روزہ رکہنا جاڑی مین ہی یعنی بلامحنت ثواب پاتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث مرسل ہی **وذکر حدیث** ابی ھریرۃ ما من ایام احب الی اللہ فی ھذا الباب الا ھذہ العشر یعنی ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی ماسن ایام احب الی اللہ فرمانی کی باب مین **الفصل الثالث** فصل تیسری ع **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیھود تصوم یوما یوم عاشوراء فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا الیوم الذی تصومونہ فقالوا ھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسی وقومہ وغرق فرعون وقومہ فصامہ موسی شکرا فنحن نصومہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق واولی بموسی منکم فصامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی مدینہ مین پس پایا یہود یونکو روز یسی دن عاشورہ کی پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی یہہ دن جسمین روزہ رکہتی ہو تم کہا ہو دیون نے یہہ دن بڑا ہی نجات دی اللہ نے اسمین موسی کو اور قوم اوسکی کو اور ڈبو دیا فرعون کو اور اوسکی قوم کو پس روزہ رکہا اوسدن موسی نے واسطے شکر کی

پس ہم بھی روزہ کہتی ہیں اوسدن پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہم لایق تراور نزدیک ترہیں بیانہ موسیٰ کی نسبتی پس روزہ رکھا اوسنے اور حکم فرمایا ساتھہ روزی اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ یَوْمَ السَّبْتِ وَیَوْمَ الْاَحَدِ اَکْثَرَ مَا یَصُوْمُ مِنَ الْاَیَّامِ وَیَقُوْلُ اِنَّھُمَا یَوْمَا عِیْدٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَھُمْ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ

اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی دن ہفتہ کی اور اتوار کی اکثر اوس چیز سی کہ روزی رکہتی اور دنوں اور فرماتی کہ تحقیق یہہ دونوں عید کی ہین واسطی مشرکون کی یعنی وہ اونمین روزی نہین رکہتی بسبب عید ہونیکی پس مین بہت دوست رکہتا ہون یہہ کہ خلاف کرون اونکا نقل کیے یہہ احمد نے **ف** مشرکون کی یعنی یہود و نصاری کی اونکو مشرک اس لیی کہا کہ یہود کہتی تہی عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاری کہتی تہی کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور بتطبیق اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین کہ جسمین منع کیا روزہ کہنی سی ہفتی کو یہہ ہے کہ یہہ خصوصیات حضرت کی سی ہے اور وہ خصوصیات امت کیسی یا روزہ کہ جس سے منع کیا گیا وہ ہی کہ ہو بطریق تعظیم کی اور روزہ محبوب وہ ہی کہ بطریق مخالفت کی ہو

وعن جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا بِصِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَیَحُثُّنَا عَلَیْہِ وَیَتَعَاھَدُنَا عِنْدَہٗ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ یَاْمُرْنَا وَلَمْ یَنْھَنَا عَنْہُ وَلَمْ یَتَعَاھَدْنَا عِنْدَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر بن سمرہ کی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہمکو ساتھہ روزی دن عاشورہ کی اور رغبت دلاتی ہمکو اوسپر اور خبرگیری کرتی ہماری یعنی نصیحت کرتی نزدیک آنی اوسدن کی پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ حکم فرمایا ہمکو اوس سی اور نہ خبرگیری رکہی ہماری وقت آنی اوسدن کی نقل کیے یہہ مسلم نے **ف** لفظ یامرنا اکثر لفظون سنکو کی ہین بغیر لفظ امر کی ہی مگر صحیح مسلم مین موجود ہی **وعن** حَفْصَۃَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ تَکُنْ یَدَعُھُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِیَامَ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرَ وَثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ وَرَکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ

اور روایت ہی حفصہ سی کہ کہا چار چیزون مین کہ نہ چہوڑتی تہی اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی سنتون مؤکدہ سی ہین روزہ رکہنا عاشورا کا اور دہی نو تحجہ کا یعنی نودن اول ذیحجہ کا اور تین دنکا ہر مہینی سی اور دو رکعتین فجر سی پہلی یعنی سنتین فجر کی نقل کی یہہ نسائی نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُفْطِرُ اَیَّامَ الْبِیْضِ فِیْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتی ایام بیض مین نہ گہر مین نہ سفر مین نقل کی یہہ نسائی نی **ف** مراد ایام بیض سی دن چاندنی راتونکی ہین یعنی تیرون اور چودون اور پندرون پس بیض صفت لیالی کی یعنی راتونکی ہی ان راتونکو بیض اسواسطی کہتی ہین کہ چاندنی اول سی آخر تک ہتی ہے اور یا بیض صفت ایام کی ہی اونکو بیض اسلیی کہتی ہین کہ روزی اونکی دور کرتی ہین گناہون کو اور روشن کرتی ہین دلونکو یا اسواسطی بیض کہتی ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سی اوترے تو اونکا تمام بدن سیاہ ہوگیا تہا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزی ان تین دلونمین کہ جو جب تیرون کو روزہ رکہا تو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن ہوگیا جب چودہون کو روزہ رکہا تو دو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن ہوگیا اور جب پندرون کو رکہا تو تمام بدن سفید اور روشن ہوگیا اور جانا چاہیی کہ تین روزی جو مہینی مین کہنی مسنون ہین بارہ طرح پر آتی ہین ایک تو غیر معین کہ ساری مہینی مین جب چاہی جب رکہلی اور دوسری یہہ کہ تین روزی اول مہینی کی یعنی پہلی سی تیسری تک اور تیسری ہفتی اور اتوار اور پیر اور منگل یہ چہارشنبہ اور جمعرات اور پانچوین تیرہوین چودہوین پندرہوین اور چہٹی یہہ کہ اول اونکا دوشنبہ ہو یعنی دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ اور ساتوین یہہ کہ اول اونکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹہوین نوچندی پیر اور دو جمعراتین اور نوین نوچندی جمعرات اور دو پیرین اور دسوین پیر اور جمعرات اور پیر یہ دو سے ہفتہ کی اور گیارہوین ہر عشری مین ایک روزہ اور بارہوین تین روزی اخیر مہینی مین اور سب روزی مذکور

برس مین کیا ون ہین بن تیس تو یہی مین بحساب فی ہمینہ تین روزی کی اور نوروزی دوجہ مین یعنی پہلی سی نوین تک و ایک روزہ عاشورہ کا اور ایک دل عاشوریکی یا بعد اوسکی اور ایک پندہروین شعبان مین اور چہلہ روزی شوال کی کہ جنکو ششم عید کہتی ہین ع وصوما لنا قلا من تبت

الحدیث **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء زکوۃ وزکوۃ الجسد الصوم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر چیز کی زکوۃ ہی اور زکوۃ بدنکی روزہ ہی کہنا نفل کی ہیہ ابن ماجہ نی **ف** واسطی ہر چیز کی زکوۃ ہی یعنی ٹہرنا ہی کہ دیا جاتا ہی بعضل و سکا یا طہارت ہی کہ طہارت کی جاتی ہی ساتہہ اوسکی اور زکوۃ بدنکی روزہ ہی کہ گہلتا ہی بعضل بن اور ناقص ہوتا ہی اوس سے اور پاک ہوتا ہی گناہون سی بسبب اوسکی پس زکوۃ عبادت مالیہ ہی اور روزہ طاعت بدنیہ ع **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین والخمیس فقیل یا رسول اللہ انک تصوم یوم الاثنین والخمیس فقال ان یوم الاثنین والخمیس یغفر اللہ فیہما لکل مسلم الا ہاجرین یقول دعہما حتی یصطلحا رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی روزہ رکہتی دن پیر اور جمعرات کی پس کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تم روزہ رکہتی ہو یعنی اکثر پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کے بخشش کرتا ہی اللہ تعالی ان دونون مین واسطی ہر مسلمانکی مگر دو شخص جو ترک ملاقات کرتی ہین فرماتا ہی اللہ تعالی چہوڑ دی اونکو یہانتک کہ صلح کرین نفل کی ہیہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** بخشش کرتا ہی الخ یعنی روزہ رکہتا ہون مین بسبب بزرگی ان دنون کی اور واسطی ادا کرنی شکر نعمت مغفرت اور رحمت الہی کی اور فرماتا ہی یعنی عرضی کو جو کہ معین ہے ثانی برائیون پر وقت ظاہر ہونی آثار مغفرت کی اور صلح کرین یعنی آپسمین پس جب مغفرت کیجاوی گی اونکی ح ح ع

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما ابتغاء وجہ اللہ بعدہ اللہ من جہنم کبعد غراب طائر وہو فرخ حتی مات ہرما رواہ احمد ورواہ البیہقی فی شعب الایمان عن علی بن علیہ قبلہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ روزہ رکہی ایکدن واسطی طلب کرنی رضامندی اللہ تعالی کی دور رکہتا ہی اوسکو اللہ تعالی دوزخ سی مانند دور رکہنی کوے کی اوڑتی ہوئی کی اور وہ ہو بچہ یہانتک کہ بوڑہا ہو کی مرجاوی نفل کی ہیہ حمد نی اور نفل کی بیہقی نی شعب الایمان مین سلمہ بن قیس سی **ف** کہا گیا ہی کہ عمر کوے کی ہزار برس کی ہوتی ہی پس فرمایا کہ اگر کوا ابتدای عمر سی اخیر عمر تک ڈرتا ہی تو دیکہا چاہیے کہ کتنی مسافت طی کریگا جتنی وہ مسافت طی کریگا اوتنا ہی اللہ تعالی روزی دار کو دوزخ سی دور رکہتا ہی ح ح بیہقی سی منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سونا روزیدار کا عبادت ہے اور چپے رہنا اوسکا تسبیح ہی اور عمل اوسکا مضاعف ہی اور دعا اوسکی مقبول ہی اور گناہ اوسکا بخشا جاتا ہی اور یہ بہی منقول ہی بیہقی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی نی وحی کیطرف ایک نبی کی بنی اسرائیل مین سی یہہ کہ خبر دی قوم اپنی کو کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکہی کسی دن واسطی طلب کرنی خوشی میری مگر کہ تندرست کرتا ہون جہنم اوسکی کو اور بہت دیتا ہون ثواب اوسکو اور خطیب نے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص نفل روزہ رکہی کہ نہ مطلع ہو اوسپر کوئی نہین سوے اللہ تعالی واسطی اوسکی ساتہہ ثواب کے سوے جنت کی لیئے اوسکا ثواب یہی ہی کہ جنت مین داخل کرتا ہی اور طبرانی نی روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی اللہ تعالی کی ایک خوانچہ ہے کہ اوسپر ایسی چیزین ہین کہ نہ کسی آنکہہ نی دیکہین ہین اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی کی دلمین خطرہ اونکا آیا ہی نہین بیٹہین گی اوسپر مگر دو نبی

باب باب ہی یعنی پنج ثمہ اور لواحق باون پہلی کی **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** عائشۃ قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ہل عندکم شیء فقلنا لا قال فانی اذا صائم ثم اتانا یوما اخر فقلنا

یا رسول اللہ

یارسول اللہ اُھدِیَ لنا حَیسٌ فقال اَرِیْنِیْہِ فلقد اصبحتُ صائمًا فاکل رواہ مسلم روایت ہی عائشہ سی کہ کہا داخل ہوی مجہپر ہی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن پس فرمایا کیا ہی نزدیک تمہاری کچہہ ہینی کہا ہمنی کہ نہین فرمایا بیشک مین اسوقت روزیدار ہون پہر آئی ہماری پاس ایک مدن او ہینی او پوچہا کہ تمہاری پاس کچہہ ہی عرض کیا ہمنی یارسول اللہ ہی گیا ہی ہمکو حیس پس فرمایا دکہلاؤ مجکو وبیشک صبح کی ہی مینی روزیسی پہر کہا لیا نفل کی پیغمبر صلعم نی **ف** مین اسوقت روزہ دار ہون ہینی نیت روزیکی کرنی مینی اس سی معلوم ہوا کہ نیت نفل کی دنمین کرنی جائز ہی اور ہی مذہب ہمارے امامونکا کہ امام مالک کہتی ہین کہ رات سی نیت کرنی واجب ہی ہر طرح کی روزہین بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور حنیفہ امام ایک کہا نیکا ہی کہ مثل مالیدہ کی ہوتا ہی کہجور اور گیہی اور قروت کا بنتا ہی اور قروت اوسی کہتی ہین کہ وہی پانیر جیسا جہہ گاڑہی کو کپڑی مین باندہ کر لٹکا دیتی ہین اوسکا پانی ٹپک جاتا ہی اور پس کہا یا اس سی معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزی نفل کا بغیر عذر کی جائز ہی اور اسپر ہین اکثر علما اور امام ابوحنیفہ اور علما اونکی کہتی ہین کہ واجب ہی تمام کرنا اوسکا اور جائز نہین افطار کرنا مگر ساتہہ عذر ضیافت اور مانند اسکی کی اور واجب ہی اوسکا اگر افطار کری پس اس حدیث مین دلیل ہی اوپر اسکی کہ ہمانکو افطار کرنا بسبب کسی عذر کی تہا اور دلیل ذکر ہی ہے اگلی آتی ہی ۱۲ ع **وعن** انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ام سلیم فاتتہ بتمر وسمن فقال اعیدوا سمنکم فی سقائہ وتمرکم فی وعائہ فانی صائم ثم قام الی ناحیۃ من البیت فصلی غیر المکتوبۃ فدعا لام سلیم واہل بیتہا رواہ البخاری ۔ اور روایت ہی انس سی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کی پاس پس لائی ام سلیم حضرت کی لیی کہجور اور گہی پس فرمایا ڈالکر کہو گہی اپنی کوپیچ مشک اوسکی کی اور کہجور اوسکی باس مین بیشک کہ تحقیق مین روزیسی ہون پہر کہڑی ہوئی طرف کونیکی گہر مین سی پس نماز پڑہی سوای فرض کی اور دعا کی واسطی ام سلیم کی اور گہر والون اوسکی کی نفل کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر حضرت نی روزہ بیلی نہ افطار کیا کہ جانتی تہی کہ نہ افطار کریگی ام سلیم رنجیدہ نہین ہوئی کیون اور اختلاف کیا ہی مشایخ نی کہ آیا نفل روزی والی کی لیی ضیافت عذر ہی یا نہین صحیح یہہ ہے کہ ضیافت عذر ہی ہمان او مہمانی کرنیوالیکی پس اگر صاحب سکا نری حاضر ہو پیسی بغیر شریک ہونیکی کہانی مینی مین حرجی نہو بلکہ ملول ہو حاصل یہہ کہ اگر اسکی نہ کہانیسی ملول ہو تو ضیافت عذر ہی روزہ توڑ ڈالی پہر قضا کری اور اگر جانی کہ ملول نہین ہونیکا تو فقط حاضری ہو وی اور روزہ نہ توڑی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر کہ مستحب ہے ہمان روزہ دار کو یہہ کہ دعا کری ہمانی کرنیوالی کی لیی ع دمختار **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دُعِیَ احدکم الی طعام وہو صائم فلیقل انی صائم وفی روایۃ قال اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائمًا فلیصل وان کان مفطرًا فلیطعم رواہ مسلم ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وقت کہ بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام کی اور وہ ہو روزیسی پس چاہیی کہ کہی مین ہون روزیسی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا جسوقت کہ بلایا جاوی ایک تمہارا پس چاہیی کہ قبول کری پہر اگر ہو وی روزیدار پڑہ چاہیی کہ دو رکعت پڑہی اور اگر نہو روزیسی پس چاہیی کہ کہا وی نفل کی یہہ مسلم نی **ف** واجب ہی افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش مین پڑے دعوت کرنیوالا اور حاصل ہو بسبب یہہ کہانیکی دشمنی اور اگر جانی کہ دعوت کرنیوالا خوش ہوگا بسبب کہانے اسکی کی اور نہین تشویش مین پڑیگا بسبب نہ کہانیکی تو مستحب ہے اور اگر دونو امر برابر ہون اوسکی نزدیک تو افضل ہی یہہ کہ کہی انی صائم یعنی مین روزیسی ہون برابر ہی کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو ۱۲ طرح ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ام ہانی قالت فتح مکۃ جاءت فاطمۃ فجلست عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وام ہانی عن یمینہ فجاءت الولیدۃ باناء فیہ شراب فناولتہ فشرب منہ ثم ناولہ ام ہانی فشربت منہ فقالت یارسول اللہ لقد افطرت وکنت صائمۃ فقال لہا کنت تقضین شیئًا قالت لا قال فلا یضرک وان کان تطوعًا

رواہ ابوداؤد والترمذی والدارمی وفی روایۃ لاحمد والترمذی نحوہ وفیہ فقالت یارسول اللہ انی کنت صائمۃ فقال الصائم المتطوع امیر نفسہ ان شاء صام وان شاء افطر اور روایت ہی ام ہانی سے کہا جبکہ ہوا دن فتح مکہ کا آمین حضرت فاطمہ اور دو بہنیں ہمین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ام ہانی دوسری طرف حضرت کی تہمین پر لائی ایک لونڈی باسن کہ اومین تہی کچھ مینی کی چیز ہر یا لونڈی نی وہ باسن حضرت کو پس پیا اوس سے پھر دیا وہ باسن حضرت نی ام ہانی کو پھر پیا ام ہانی نی اوس سی پس کہا یارسول اللہ تحقیق افطار کیا مینی اور تہی مین روزہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر قضا کرتی تہی تو بیچہ یعنی صبح روزہ قضا رمضان کا یا نگلتا تہا کہا کوئی ہمین پر اس نہین ضرر لیکن اگر ہو روزہ نفل نفل کی پیہا بوداؤد اور ترمذی اور دارمی نی اور صبح روایت احمد اور ترمذی کی مانند اسکی اوپر اسکی پس کہا ام ہانی نی یارسول اللہ خبردار ہو تحقیق مین تہی روزہ پس فرمایا روزہ نفل کہنی والا مالک ہی نفس اپنی کا اگر چاہی روزہ رکہی اور اگر چاہی افطار کری ف مالک ہی نفس اپنی کا یعنی ابتدا اگر چاہی روزہ رکہی یعنی نیت روزہ کی کری اور اگر چاہی افطار کری یعنی اختیار کری روزہ رکہنی کو یا یعنی یہہ مین کہ مالک ہی نفس کا بعد روزہ رکہنی کی اگر چاہی تمام کری روزہ کو اور اگر چاہی افطار کری اس صورت مین تاویل اسکی یہہ ہے کہ نفل روزی والی کو پہنچتا ہی کہ افطار کری اگر مصلحت جانی جیسیکہ کوئی ضیافت کری یا وارد ہو ایک قوم پر اور جانتا ہی کہ اگر افطار نکرونگا تو لوگ وحشت مین پڑینگی پس اوسکو پہنچتا ہی کہ افطار کری تا انس الفت نہ ہو پس مین پس اسمین دلیل نہیں اسپر کہ قضا نہین ہے بعد التزام کی اور علاوہ اسکی حکم قضا کا آیا ہی حدیث آیندہ مین اور اس حدیث ام ہانی کی مین کلام کیا ہی محدثین نی اور ترمذی نی کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہی اور منذری نی کہا کہ ثابت نہین اور اسکی اسناد مین اختلاف بہت ہی ع ح **وعن** الزہری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کنت انا وحفصۃ صائمتین فعرض لنا طعام اشتہیناہ فاکلنا منہ فقالت حفصۃ یارسول اللہ انا کنا صائمتین فعرض لنا طعام اشتہیناہ فاکلنا منہ قال اقضیا یوما اخر مکانہ رواہ الترمذی وذکر جماعۃ من الحفاظ ان رواہ عن الزہری عن عائشۃ مرسلا ولم یذکروا فیہ عن عروۃ وھذا صحیح ورواہ ابوداؤد عن یحیی عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ اور روایت ہی زہری سے کہ نقل کی عروہ سی اوسنی نقل کی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی تہی مین اور حفصہ روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کہانا خواہش کی ہمنی اسکی پس کہا یا ہمنی اومین سی پس کہا حفصہ نی ای رسول خدا کی تحقیق ہم تہین روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کہانا خواہش کی ہمنی اوسکی پس کہا یا ہمنی اومین فرمایا قضا کرو تم دونون ایکدن اور بدلی اوسکی نفل کی یہہ ترمذی نی اور ذکر کیا ایک جماعت کو حافظون سی کہ روایت کیا اونہون نی زہری سے روایت کیا عائشہ سی بطریق ارسال کی اور نہ ذکر کیا اومین واسطہ عروہ کا اور یہہ صحیح تر ہی اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نی زہری سے کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہی کہ نقل کیا زہری نی عروہ سی عروہ نی عائشہ سی ف یہہ حدیث دلیل ہی حنفیہ کی کہ اونکی نزدیک اگر روزہ نفل افطار کری لازم ہی قضا اوسکی اسلیئے کہ ظاہر یہہ امر وجوب کی لیئے ہی اور شافعی مین کہ یہہ امر استحباب کے لیئے ہی اونکی مذہب مین جب نہین قضا نفل کی اور بطریق ارسال کی رسال یہان بمعنی سقوط راوی کی ہی اسناد سی یعنی منقطع ہی کہ پہلی روایت مین جو واسطہ عروہ کا درمیان زہری اور عائشہ کی تہا وہ اومین نہین یہہ ہی ایک اصطلاح ہی اور مشہور یہہ ہی کہ مرسل وہ حدیث کو کہتی ہین کہ تابعی روایت کری بغیر ذکر صحابی کی بخ **وعن** ثمامۃ بن عبداللہ بن انس عن ابیہ قال دخل علیہا فدعت لہ بطعام فقال کلی فقالت انی صائمۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الصائم اذا اکل عندہ صلت علیہ الملائکۃ حتی یفرغوا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی ام عمارہ بیٹی کعب کی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم آئی اوسکی پاس پس منگوایا اوسی وقت حضرت سے کہا نا پس فرمایا حضرت نی اوسکو کہا تو کہا اونی مین روزیسی ہون پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق رنزید رجو وقت کہ کہا یا جاتا ہی نزدیک اوسکی یعنی اور رغبت کرتا ہی دل اوسکا کہانی پر اور دشوار ہوتا ہی روزہ اوسپر رحمت بھیجتے ہین اوسپر فرشتی یہانتک فارغ ہون کہا نیوالی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاءَ يَا بِلَالُ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْكُلُ رِزْقًا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أُكِلَ عِنْدَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ

روایت ہی بریدہ سی کہ داخل ہوئی بلال حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ طعام صبح کا کہاتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حاضر ہو کہانیکی لیی ای بلال کہا بلال نی تحقیق مین روزیدار ہون یا رسول اللہ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہاتی ہین ہم نی رزق بلال کا جنت مین ہی کیا جانا تو نی ای بلال کہ تحقیق روزیدار تسبیح کرتی ہین ہڈیان اوسکی اور بخشش چاہتی ہین اوسکی لیی فرشتی جبتک کہ کہایا جاوی نزدیک اوسکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ** باب صحیح بیان لیلۃ القدر کی **ف** یعنی اسمین بیان لیلۃ القدر کی فضیلت کا اور اوسکی وقتون کا کہ اسمین توقع قوی ہی اوسکی ہونیکی اور اوسکو لیلۃ القدر سلیسی کہتی ہین کہ لکہی جاتی ہین اوسمین رزق اور جملہ امور احکام کسال بہر مین واقع ہونگی اور بعضون نی کہا کہ یہہ نام ہو اسبب عظیم القدر ہونی اوسکی کی اور یہ تعیین اس شب کی بہت قول آئی ہین اور اکثر عدد ثوبہ سی معلوم ہوتا ہی کہ لیلۃ القدر رمضان مین ہی خصوصاً طاق راتون عشرہ اخیر کی مین خصوصاً ستائیسوین شب مین اسلیے اکثر علما کی نزدیک یہی ہی اور لیلۃ القدر خاص اسی امت کے لیی مقرر ہوئی سلیی کہ اوجو دیہودی عمرون کی ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حوال اگلی امتونکی عمرونکا معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کی لوگ بہوت تہوڑی عمر مین اون کیسی عمل نہین کر سکتی کی پس دے اونکو اللہ تعالی لیلۃ القدر کہ ہزار مہینی سی بہتر ہی اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ ایکدن حضرت نی ذکر کیا چار شخصونکا بنی اسرائیل مین سے کہ اسّی برس نے عبادت کی تہی اللہ تعالی کی اسّی برس اور نہ نافرمانی کی تہی ایک لمحہ و بخصص یہہ تہی حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت حزقیل اور حضرت یوشع مین نون پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی اسسے پس آئی حضرت کی پاس جبریل اور کہا ای محمد تعجب کیا آپکی امت نی عبادت کرنی اون لوگون کی سی اسّی برس کی تحقیق انہاری اللہ تعالی نی خیر بہتر اوجو اون پر انازل ہوا نی لیلۃ القدر سا سورۃ یعنی لیلۃ القدر افضل ہے اوس چیز سی کہ تعجب کیا آپ نی اور آپکی امت نی پس خوش ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ ابن ابی حاتم نی جانا چاہیی کہ ہزار مہینی کی ترسٹھ برس اور چار مہینی ہوتی ہین پس لیلۃ القدر ہزار مہینی سی کہ بسکی ترسٹھ برس اور چار مہینی ہوتی ہین لیلۃ القدر مین بخشی جاتی ہی امت محمدی اللہ تعالی کی آسمان دنیا پر وقت غروب سے صبح تک ہوتی ہی اور اسمین اوترتی ہین ملائکہ اور روح اور اعلی ملائکہ اور عابدین کی اور اسمین نزول قرآن کا ہوا اور اسمین پیدا ہوئی ملائکہ کی ہوتی اور اسمین جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اسمین دخت جنت مین اگائی گئی اور اسمین دعا قبول ہوتی ہی اور اسمین نوازیدت کا بہت ہوتا ہی اور حکمت اوسکی پوشیدہ ہوتی ہین یہہ ہی کہ تا لوگ کوشش کرین طاعت مین اور اجتہاد کرین اوسپر اور لکہا ہی علما نی کہ جو کوئی کوشش کری پانچ بیداری شبہون ایک سال تمام کی پاویگا اوسکو انشاء اللہ تعالی چنانچہ اسی لیی کہا ہی من لم یعرف قدر لیلۃ القدر او بعضی علما نی کہا ہی کہ اوس رات کی علامتین ہین کہ استنباط کیا ہی اونکو احادیث و آثار سی اور بایں ہی بعضی علما متونکو اہل سنت فی طبرسی نی ایک قوم سی نقل کیا ہی کہ درخت اوس رات مین سجدہ کرتی ہین اور زمین پر

گر پڑتی ہیں پہر بھائی خود آجاتی ہیں اور سجدہ کرتی ہی لہذا میں ہر چیز اور صواب ہے مگر شرط نہیں ہی پیچ پانی اوس رات کی دیکھنا ان امور کا ہست لوگ پاتی ہیں اوس رات کو اور دیکھتی نہیں کوئی چیز نہیں ہی اور روایتی ہی کہ دو آدمی ایک جائی ہوں اور دو نواوس شب کو پاویں اور ایک کو کچھ معلوم ہوا ان چیزوں میں سے اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہوا اور بڑی علامت یہ ہی کہ توفیق ہو میں ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع و خشوع و حضور و اخلاص کی اور مختار یہ ہی کہ معتبر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہی اور اگر تمام رات شب بیدار رہی اور باعث مرض اور ملال و خلل کا ادای فرائض اور سنتوں موکدہ میں نہ ہو افضل و اکمل ہی والا بقدر کہ توفیق قیام کی پاوی مقصود حاصل ہی و لیس للانسان الا ما سعی و کان سعیہ مشکورا زرقانی اللہ ع

ح مولانا قاری اللہ المتوفی وغیرہ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ؒ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تلاش کرو شب قدر کو پیچ طاق راتوں کی اخیر دہی رمضان کی یعنی اکیسویں شب تیئیسویں شب پچیسویں شب ستائیسویں شب اور انتیسویں شب اور لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارٰی رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تحقیق کئی شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلائی گئی شب قدر خواب میں پیچ سات راتوں اخیر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکھتا ہوں میں تمہاری خوابوں کو کہ متفق ہوئی ہیں اوپر سات راتوں اخیر کی پس جو کوئی تلاش کری اوسکو پس چاہیی کہ تلاش کری اوسکو پیچ سات راتوں اخیر کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ مراد وہ راتیں ہوں کہ متصل بیس کی ہیں یعنی اکیسویں شب سی ستائیسویں شب تک یا سات راتیں سب سی اخیر کی یعنی ستائیسویں شب سی انتیسویں شب تک پس کسی کہ اوسکو چاہا یعنی ہی اوسکی موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہی واللہ علم ح **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوہا فی العشر الاواخر من رمضان لیلۃ القدر فی تاسعۃ تبقی فی سابعۃ تبقی فی خامسۃ تبقی رواہ البخاری ؒ اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تلاش کرو اوسکو پیچ دہی اخیر کی رمضان کی یعنی شب قدر کو پیچ نوین رات کی کہ باقی رہی یعنی اکیسویں شب پیچ ساتوین رات کی کہ باقی رہی یعنی تیئیسویں شب پیچ پانچوین رات کی کہ باقی رہی یعنی پچیسویں شب نقل کی یہ بخاری نی **ف** یا گنا شروع کیجیی اخیر سی یعنی تلاش کرو پیچ نوین رات کی بعد بیسویں شب کی کہ وہ انتیسویں شب سی اور پیچ ساتوین رات کی بعد تیئیسویں شب کی کہ وہ ستائیسویں شب سی اور پیچ پانچوین رات کی بعد پچیسویں شب کی کہ وہ چھبیسویں شب ہی ظاہر معنی یہی ہیں واللہ علم نی کہا کہ یہ راتیں کو پہچانو میں بائیسویں شب اور چوبیسویں شب و پچیسویں شب **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکف العشر الاول من رمضان ثم اعتکف العشر الاوسط فی قبۃ ترکیۃ ثم اطلع راسہ فقال انی اعتکفت العشر الاول التمس ہذہ اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط ثم اتیت فقیل لی انہا فی العشر الاواخر فمن کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر فقد رأیت ہذہ اللیلۃ ثم انسیتہا وقد رأیتنی اسجد فی ماء وطین من صبیحتہا فالتمسوہا فی العشر الاواخر والتمسوہا فی کل وتر قال فمطرت السماء تلک اللیلۃ وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد فبصرت عیناي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جبہتہ اثر الماء والطین من صبیحۃ احد وعشرین متفق علیہ فی المعنی واللفظ لمسلم الی قولہ فقیل لی انہا فی العشر الاواخر ولہما فقد رأیتنی اسجد وفی روایۃ

عَبْدِ ابْنِ اُنَیْسٍ قَالَ لَیْلَۃٌ ثَلٰثٍ وَعِشْرِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے ہیکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا پہلی دہی مین مضانکی پہر اعتکاف کیا بیچ کی دہی مین بیچ خیمہ ترکی کی پہر نکالا سر بایا یعنی خیمہ سے اپنا سر نکالا یعنی خیمہ سے باہر آیا کہ تحقیق مینی کیا تہا اعتکاف پہلی دہی مین پہر بیچ کی کرنا تہا مین شب قدر کو پہر اعتکاف کیا مینی بیچ کی دہی مین پہر آیا میری پاس فرشتہ پس کہا گیا مجکو فرشتہ نی کہ تحقیق شب قدر بیچ دہی آخر کی ہی پس جو شخص کی ارادہ رکہے اعتکاف کا کری ساتہہ میری پس چاہیے کی اعتکاف کری دہی آخر کی مین پس تحقیق مین دیکہلایا گیا خواب مین تعین شب قدر کی پہر بہلایا گیا مین یعنی جبرئیل نی خبر دی کہ قدر کی شب ہی لیکن مین بہول گیا اور تحقیق دیکہا مینی اپنی تئین یعنی خواب مین کہ سجدہ کرتا ہون پانی اور کیچڑ مین اور کی صبح کو یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو پس بہول گیا مین کہ کونسی رات ہی وہ پس تلاش کرو اوسکو بیچ دہی آخر کی اور تلاش کرو لیلۃ القدر کو بیچ ہر طاق رات کی یعنی اخیر کی دہی کی طاق راتو نمین کہا راوی نی کہ برسا مینہہ اوس رات کو یعنی جس رات کہ حضرت نی دیکہا اوسکو اور تہی جہت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکہا آنکہون میری نی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس حالیکہ اوڑہی پیشانی پر تہا نشان پانی اور مٹی کا صبح اکیسوین شب کو متفق ہین اسکی نقل کرنی مین بخاری اور مسلم بیچ مضمون کی اور لفظ اوسی مسلم کی اس قول تک فصیل فی النہائی العشر الاواخر اور لفظ باقی حدیث کی اوسی بخاری کی اور بیچ روایت عبد اللہ انیس کی کہا تئیسوین شب یعنی عوض صبح اکیسوین شب کے نقل کی ہیہ مسلم نی ف خیمہ ترکی ایک قسم ہی خیمی کی نمدیکا بنتا ہی چہوٹا سا کرہ اور سکو فارسی مین حرگاہ کہتی ہین اور من صبحہ مین حرف من کا بمعنی فی کی ہی و متعلق ہی تہا قول سیر کے اور حاصل کلام راوی کا یہہ ہے کہ جس رات حضرت نے لیلۃ القدر کو خواب مین دیکہا تو سجدہ ہی دیکہا تہا کہ مین مٹی اور پانی مین سجدہ کرتا ہون لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اوس رات مینہہ ہی برسا تہا وہی علامت اوسنہون نی پائی اوس خواب کی رات مین را اکیسوین شب یا تئیسوین شب سے معلوم کیا اوس علامت سے کہ حضرت نی جو لیلۃ القدر دیکہی تہی وہ اکیسوین شب یا تئیسوین شب ہی بیچ مولانا

وعن زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ سَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاکَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ مَنْ یَقُمِ الْحَوْلَ یُصِبْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَرَادَ اَنْ لَّا یَتَّکِلَ النَّاسُ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّہَا فِیْ رَمَضَانَ وَاَنَّہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّہَا لَیْلَۃُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا یَسْتَثْنِیْ اَنَّہَا لَیْلَۃُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِکَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَۃِ اَوْ بِالْاٰیَۃِ الَّتِیْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہَا تَطْلُعُ یَوْمَئِذٍ لَّا شُعَاعَ لَہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زر بن حبیش سے کہ کہا راوی نی کہا ابی بن کعب سے پس کہا مینی کہ تحقیق بہائی تمہارے یعنی دینی بہائی ابن مسعود کہتی ہین کہ جو شخص کری قیام سال کو تو پاوی شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب نی رحم کری اوسکو اللہ ارادہ کیا مینی اس کہنی سے کہ نہ اعتماد کرین لوگ خبر دار ہو تحقیق ابن مسعود نی جانا کہ شب قدر رمضان مین ہے اور تحقیق وہ وہی آخر کی مین ہی و تحقیق وہ ستائیسوین رات ہی قسم کہائی ابی بن کعب نے بیسی کہ انشاء اللہ نکہا تحقیق شب قدر ستائیسوین رات ہی پس کہا مینی ساتہہ کس دلیل کی کہتی ہو یہہ ہی ابو منذر کہ کنیت ابی بن کعب کی ہی کہا بسبب علامت کے یا کہا بسبب نشانی کی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ طلوع ہوتا ہی آفتاب اوسدن اسمین روشنی ہوتی اوسکی مینی اور دیکہا مینی آفتاب صبح ستائیسوین کو کہ نکلا اسطرح نقل کی ہیہ مسلم نی ف

اعتماد کرین لوگ اس پر اگرچہ وہ صحیح ہی یعنی ایک قول پر اگرچہ وہ صحیح ہی و بحسب ظن غالب کے قوی تر ہی یعنی اگرچہ ظن غالب ابن مسعود کا یہی ہو کہ شب قدر تمام سال مین ہی اور قسم کہائی ابی نی بنا بر ظن غالب کی اور انشاء اللہ نہ کہا یعنی انشاء اللہ کہنی ملن قسم نہین ہوتی پس ابن بن کعب نے قسم کہائی اور انشاء اللہ نکہا تاکہ قسم خبر ہا ہو نوع **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْتَہِدُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا یَجْتَہِدُ فِیْ غَیْرِہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتی رمضان کی خیر کی عشر پہین اوسکے زیادہ کہ کوشش کرتی بیچ غیر اسکی کی نقل کی ہیہ مسلم نی ف کوشش کرنی مینی زیادہ

طاعت مین باسیہ اسکی کہ لیلۃ القدر سمین ہی ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَى لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا اخیر دہا یعنی رمضان کا مضبوط باندہتی تہہ بند اپنا اور زندہ کرتی رات کو اور جگاتی اہل اپنی کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مضبوط باندہ تی تہہ بند کنایہ ہی اس سے کہ کوشش فرماتی عبادت مین زیادہ عادت سے یا کنایہ ہی اس سے کہ عورتون سی الگ ہتی اور زندہ کرتی رات کو یعنی اکثر رات یا تمام رات نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن مین مشغول ہتی اور ایک روایت مین جو آیا ہی از عایشہ السلام ما سہر جمیع اللیل کلہ یعنی حضرت تمام شب نہین جاگی تو مراد یہہ ہی کہ ہمیشہ یا اکثر تمام رات نہین جاگتی تہی پس ایک دو رات یا دس رات جاگنا منافی اسکی نہین واللہ علم اور جگاتی اہل اپنی کو یعنی جگاتی تہی کہ آوین ٹھیو نکو اور لونڈیون کو اور غلامون کو بعض اوقات عشری کی مین اسطی عبادت کے اور تلاش کرتی لیلۃ القدر کی ع دولانا

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ عَائِشَةَ** قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا کہا مین یا رسول اللہ مجکو اگر جانون کونسی رات ہی شب قدر کی کیا کہون مین اوسمین یعنی مجکو عا مانگون اوسوقت فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق تو معاف کرنیولا ہی دوست رکہتا ہی معاف کرنیکو پس معاف کر مجہسی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** یہہ دعا جامع ہی دنیا اور اخرت کی ہلا یہو نکو اور ایک روایت مین یا ہی کہ نامکی اللہ تعالی ہی بندونے کو ہی چیز فضل اسسے کہ بخشی ونکو اور عافیت ہی اون کو ع **وَعَنْ** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَمِسُوْهَا يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تِسْعٍ بَقِيْنَ أَوْ فِي سَبْعٍ بَقِيْنَ أَوْ فِي خَمْسٍ بَقِيْنَ أَوْ ثَلٰثٍ بَقِيْنَ وَآخِرُ لَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا سنا یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہی تلاش کرو اوسکو یعنی شب قدر کو پیچہے نو رات کے کہ باقی رہی یعنی اونتیسوین شب یا پانچ ساتوین کی کہ باقی ہی یعنی ستائیسوین شب یا پانچوین مین کہ باقی ہی یعنی پچیسوین شب یا تیسرے تین کہ باقی ہی یعنی تیئیسوین شب یا آخر رات مین یعنی طاق کی رات نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابن عمری کہ کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال شب قدر کیسی پس فرمایا کہ وہ ہر رمضان مین ہی نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا نقل کی یہہ سفیان اور شعبہ نی ابی اسحی سی موقوف ابن عمر پر **ف** ہر رمضان مین اس لفظ کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ رمضان خالی نہین یا شب قدری سی ہر سال مین کہ رمضان واقع ہوتا ہی اوسمین شب قدر ہی ہوتی ہی اور دوسرے معنی یہہ کہ شب قدر تمام رمضان مین ہوتی ہی کبہی خاص وہی آخری پر نہین اول حضرت کو ہی معلوم ہوتا ہی اثر کو یہہ یہہ کہ آخری دہی مین ہی اسکی سوا نہین ہوتی ع مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي بَادِيَةً أَكُوْنُ فِيْهَا وَأَنَا أُصَلِّي فِيْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلٰثٍ وَعِشْرِيْنَ قِيْلَ لِابْنِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوْكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن انیس سے کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق میری بسی جنگل ہی یعنی میرا گہر جنگل مین ہے کہ رہتا ہون مین اوسمین اور نماز پڑہتا ہون اوسمین شکر اللہ کا پس حکم فرماؤ مجکو سات ایکرات کی کہ اوترون مین اوسمین طرف اس مسجد کی یعنی شب قدر رمضان مین کونسی ہی اوس رات مسجد نبوی مین آکر عبادت کرون پس فرمایا حضرت نے اونتیسوین رات کو کہا گیا اوسطی بیٹی عبد اللہ کی کہ نام اوسکا ضمرہ تہا کہ کسطرح تہا باپ تیرا کرتا کہا بیٹی نی

تہا باب میلہ داخل ہوتا مسجد مین جبکہ پڑہتا نماز عصر کی یعنی بائیسوین تاریخ رمضان کی پس نکلتا اوس سے واسطے کسی کام کی یعنی جو کام کہ منافی اعتکاف کا ہی یہانتک نماز پڑہتی صبح کی پس جسوقت کہ نماز پڑہ چکتی فجر کی باقی جا تو اپنا دروازی پر مسجد کی پس سوار ہوئی اوسپر اور پہنچی جنگل اپنی مین نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اگر کوئی کہی کہ لازم آتی اس سے تعین لیلۃ القدر کی جواب یہہ کہ جس سال حضرت نے اونکو یہہ فرمایا اوس سال تمسوین کی لیلۃ القدر ہوئی ہوگی اور حضرت کو اوسکا علم ہوگیا ہوگا یہہ سمجہی کہ ہر سال اسی تاریخ ہوتی ہی اور یہہ جو ہی کہ حضرت کو یہی تعین اوسکی معلوم نہ تہی تو مراد یہہ ہے کہ تعین ہر سال کی معلوم نہی اور کبہی کبہی کا معلوم ہونا منافی اسکی نہین اور احتمال یہہ بہی ہی کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کی ہو پس انکو لیلۃ القدر کا اسی شب مین ہوتا ہو واللہ علیہ مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عبادۃ بن الصامت** قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخبرنا بلیلۃ القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال خرجت لاخبرکم بلیلۃ القدر فتلاحی فلان وفلان ورفعت وعسی ان یکون خیرا لکم فالتمسوھا فی التاسعۃ والسابعۃ والخامسۃ رواہ البخاری

روایت ہی عبادۃ بن صامت سے کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ خبر دین ہمکو شب قدر کی پس جہگڑی دو شخص مسلمانون سے پس فرمایا حضرت نے نکلا تہا مین کہ خبر دون تمکو شب قدر کی پس جہگڑا فلانا اور فلانا پس اٹہہا ئی گئی یہہ جان شب قدر کی اور شاید کہ یہہ بہتر تہا تمہارے پس تلاش کرو اوسکو اونتیسوین اور ستائیسوین اور پچیسوین مین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کہا بعضون نے کہ نام دو شخصون کا عبد اللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تہا اور اوٹہہا ئی گئی یعنی تعین اوسکی میری خاطر سی اوٹہہ گئی بسبب شومی جہگڑنے انکی کی اس سے معلوم ہوا کہ جہگڑنا اور دشمنی کرنی آپسمین بری ہی اور اوسکی سبب سے محروم ہوتا ہی آدمی برکات و بہلائی سے اور یہہ بہتر تمہاری لیی کہ سبب کوشش اور زیادتی کی عبادات مین ہو **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لیلۃ القدر نزل جبرئیل علیہ السلام فی کبکبۃ من الملئکۃ یصلون علی کل عبد قائم او قاعد یذکر اللہ عز وجل فاذا کان یوم عیدھم یعنی یوم فطرھم باھی بھم ملیکہ فقال یا ملائکتی ما جزاء اجیر وفی عملہ قالوا ربنا جزاءہ ان یوفی اجرہ قال ملائکتی عبیدی وامائی قضوا فریضتی علیھم ثم خرجوا یعجون الی الدعاء وعزتی وجلالی وکرمی وعلوی وارتفاع مکانی لاجیبنھم فیقول ارجعوا فقد غفرت لکم وبدلت سیاتکم حسنات قال فیرجعون مغفورا لھم رواہ البیہقی فی شعب الایمان**

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہی شب قدر اوترتی ہین بہر نبی علیہ السلام بیچ جماعت کی فرشتونکی دعا بخشش کی کرتی ہین ہر بندے کی لیی کہ کہڑا ہو یعنی نماز پڑہتا یا طواف کرتا ہو یا اور کیہہ عبادت کرتا ہو کہڑی ہوئی یا بیٹہی ہوئی یا ذکر کرتا ہو اللہ عزوجل کو پس جسوقت کہ ہوتا ہی دن عید اونکی کا یعنی عید الفطر کا فخر کرتا ہی بسبب انکی اللہ تعالے فرشتون اپنی سی یعنی اون فرشتون سی کہ جنہون نے طعن کیا تہا بنی آدم پر پس فرمایا ہی اوس فرشتو مہری کیا ہی بدلا اوس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتی ہین فرشتی اے رب ہمارے بدلا اوسکا یہہ ہی کہ پوری دیجاوی مزدوری عمل اوسکی کی فرماتا ہی اللہ تعالی اے فرشتون میری غلامون میری اور لونڈیون میری نے ادا کیا فرض میرا کہ تہا اونپر یعنی روزہ پہر نکلی یعنی گہرون سی طرف عید گاہ کی چلاتی ہوئی ساتہہ دعا کی قسم ہی عزت اپنی کی اور بزرگی اپنی کی اور جود اپنی کی اور بلند قدری اپنی کی اور بلندی مرتبہ اپنی کی البتہ قبول کرونگا مین دعا انکی پس فرماتا ہی اللہ تعالی پہر جاؤ یعنی اپنے گہرونکو تحقیق بخشا مینی تمکو اور بدل ڈالین مینی برائیان تمہاری نیکیون سی لکہی گئی بدلی ہر برائی کی نیکی صحیفہ اعمال مین فرمایا پیغمبر خدا نے پس ہر قری مین لوگ اوس حالت مین کہ بخشش کیجاتی ہی واسطے انکی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **باب الاعتکاف**

باب ہجدہ بیان اعتکاف کی **ف** اعتکاف کی معنی لغت مین بند ہونیکے ہین اور شرع مین ہمیشہ ایک جگہ اور شرع مین ہمیشہ پانچ مسجد جماعت کی ساتھ نیت اعتکاف کی اور سنیت معتبر ہی مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہوجانا جنابت سی اور حیض و نفاس سی اور اعتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت موکدہ ہی اسلیے کہ ہمیشہ حضرت اعتکاف کرتی رہی اوسمین اور در مختار مین لکہا ہی کہ سنت موکدہ علی الکفایہ ہی یعنی بعضونکے ادا کرنیسی ادا ہوجاتی ہی اور تارک کو سکی ملامت نہین کیجاتی اور واجب ہوتا ہی اعتکاف ساتھہ نذر کرنیکی زبان سی خواہ فی الحال ہو جیسی کہی کہ مینی اپنی پر اعتکاف اتنی دنونکا اللہ کی لیی لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسی کہی کہ مینی نذر مانی یہ کہ اگر میرا یہہ کام ہوجائیگا تو مین اتنی دنونکا اعتکاف کرونگا اور سوای ان دونون قسمون کی مستحب ہے کہ پہر اکثر مدت اعتکاف نفلی کی لیی حد معین نہین اگر نیت تمام عمر کی اعتکاف کی کری جائیگی اور اقل مدت مین اختلاف ہی کہ کیا ہی امام محمد کی نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہی خواہ رات مین ہو خواہ دن مین اور یہی ظاہر روایت ہی امام اعظم سی اور اسی پر فتوی ہی پس لائق ہی تم مسجد کو کہ جب مسجد مین آدمی تو نیت اعتکاف کی کری اسطرح کہ نیت اعتکاف کی کی مینی جبتک کہ ہون مسجد مین تا ثواب اعتکاف کا ہمیشہ سی بجا ہو اور امام ابو یوسف کی نزدیک کمتر روز ہی یعنی آدہی دنی زیادہ اور امام اعظم رحمۃ اللہ سی سوای ظاہر روایت کی یہہ منقول ہی کہ اقل مدت اعتکاف کی ایکدن ہی ہ ع ح ۱۲ درمختار **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ** متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اعتکاف کرتی آخر دہی رمضان کی مین یہانتک کہ قبض روح اونکی کی اللہ نی پہر اعتکاف کیا اونکی بی بیونن نے پیچہے اونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیون نی یعنی اپنی گہرون مین اسلیے کہا ہی فقہا نی کہ مستحب ہے عورتونکو یہہ کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہہ کو گہر مین مسجد ٹہیرا کر اوسمین اعتکاف کرین پس دہونکی حق مین حکم مسجد کا رکہتی ہی بلا ضرورت اوسمین سی نہ نکلین اور عورتونکو مسجد مین اعتکاف کرنا مکروہ ہی ع ح عالمگیری و مختار **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا یَكُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرِیْلُ یَلْقَاهُ كُلَّ لَیْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ یَعْرِضُ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِیَهٗ جِبْرِیْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ** متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگونمین ساتھہ بہلائی کی اور نہی بہت سخاوت کرتی رمضان مین ہی جبریل ملاقات کرتی حضرت سی ہر شب رمضان مین پڑہی رو برو جبریل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنی ساتھہ تجدید کی پس جسوقت ملاقات کرتی حضرت سی جبریل ہوتی حضرت بہت سخاوت کرنیوالی ساتھہ بہلائی کی باد چلتی ہوئی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بہت سخی لوگونمین ساتھہ بہلائی یعنی حضرت نفع بہت پہنچاتی ہی اور بہلائی بہت کرتی ہی بہ نسبت اور وقتونکی خصوصاً رمضان مین کہ وہ ایام بابرکت ہین نیکی کرنی اونمین افضل ہی اور ہوا چلانیوالی سی یعنی جو ہوا کہ مینہہ لاتی ہی حاصل یہہ کہ نفع اوس ہوا کا عام ہوتا ہی اور بہت ہوتا ہی اوس سی ہی زیادہ حضرت ہوتی ہی نفع پہنچانی اور بہلائی کرنی مین وقت ملاقات جبریل کی اور اس حدیث مین اشارہ ہی ساتھہ اسکی کہ آدمی کو افضل وقتونمین اور صحبت نیکونسے مین زیادہ کوشش کرنی چاہی بہلائی کرنی مین اور یہہ حدیث باب اعتکاف مین اسلیے لائی کہ حضرت رمضانمین اعتکاف ہی کرتی ہی ع ح **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ یُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَیْهِ مَرَّتَیْنِ فِیْ الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ وَكَانَ یَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِیْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ** رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پڑہا جاتا تہا یعنی جبریل پڑہتی ہی رو برو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قرآن ہر سال مین ایک بار پس پڑہا گیا قرآن رو برو حضرت کی دو بار اوس سال مین کہ حضرت وفات کی گئی اور ہی حضرت اعتکاف کرتی

ہر سال میں دس دن بہر اعتکاف کیا جس دن اوس سال میں کی وفات کیی گئی نقل کیجیہ بخاری فی ف اوپر کی حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت قرآن پڑہتے تھے روبرو جبرئیل کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جبرئیل پڑہتی تھی دونوں روایتوں میں مخالفت کچھ نہیں ہی اسواسطی کہ ایکبار پڑہتی ہوں جبرئیل اور بہار پڑہتی ہوں روبرو دونوکی حضرت جیسا دو حافظ دور کرتی ہیں اس سی معلوم ہوا کہ دور کرنا ہی سنت ہی اور دوبار قرآن پڑہ گیا اور اعتکاف بیس دن ہوا آخر سال میں واسطی کمال شوق کی اور مستعد ہونیکی ساتھ حاضر ہونی کی درگاہ رب الاخرۃ میں بیت وعدہ اصل چون شود نزدیک پنہ اشد شوق تیز تر گردد اور اوسمیں تنبیہ ہی امت کو یہہ کہ لازم ہی ہر انسان پر آخر عمر میں یہہ کہ بہت کری نیک اعمال اور ہووی نہایت مستعد واسطی ملاقات اللہ تعالی کی اور واسطی کہڑی ہونیکی روبرو اوسکی رزقنا اللہ بمنہ ع مدح ۔ وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف ادنی الی رأسہ وھو فی المسجد فترجلہ وکان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتی نزدیک کرتی طرف میری سر اپنا اور وہ ہوتی مسجد میں پس کنگہی کردیتی ہیں اونکی اور نہ داخل ہوتی گہر میں مگر واسطی حاجت انسانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ دلیل ہی اوپر اگر معتکف نکالی کوئی عضو اپنا مسجد سی تو نہیں باطل ہوتا ہی اعتکاف اوسکا اور دلیل ہی اوپر کہ کنگہی کرنی معتکف کو درست ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر دہووی اعتکاف والا کوئی عضو اپنا باہر میں مسجد کی اسطرح کہ نہ الودہ ہو مسجد تو نہیں مضر القدا سکا اور نہ واسطی حاجت انسانی کی امام اعظم کی نزدیک اگر ایک ساعت بہی بغیر حاجت یعنی ضرورتی کوئی نکلی اعتکاف والا تو فاسد ہوجاتا ہی اعتکاف اور حاجت دو طرح کی ہوتی ہی طبعی اور شرعی طبعی جیسی پیشاب اور پاخانہ اور غسل اگر احتلام میں اور غسل جمعہ کی حق میں کوئی روایت صریح اصول میں نہیں آئی ہی مگر شرح اوسمیں لکہا ہی کہ نکلی غسل کی لیی غسل فرض ہو یا نفل اور سنۃ علی سبیل نماز عید کی اور اذان یعنی اذان کی جگہہ خارج مسجد سی ہو تو اوسپر جانا داخل حاجت میں ہی پس اعتکاف ٹوٹیگا نہیں اور مؤذن اور غیر مؤذن اوسمیں برابر ہیں بموجب روایت صحیحکے اور نماز جمعہ کہ جمعہ کی لیی نکلی وقت زوال سی اور جس سے جامع مسجد دور ہو تو ایسی وقت نکلی کہ پاوی جمعہ کو سنتوں سمیت اور نماز سی زیادہ جامع مسجد میں ٹہہریگا تو اعتکاف فاسد نہیں ہوسکا مگر مکروہ تنزیہی ہی زیادہ ٹہیرنا اور اگر کسی پاس خادم ہو تو گہر سی کہانا پانی آنا ہی داخل حاجت میں ہی اور اگر مسجد گرنی لگی یا کوئی زبردستی مسجد سی نکالی اور وہ اوسی ساعت نکل کر اور مسجد میں داخل ہو تو نہیں فاسد ہوسکا اعتکاف اوسکا استحسانا کذا فی البدایع اور اسطرح اگر خوف جان یا مال کی اور مسجد میں جاوی تو نہیں فاسد ہوسکا اور اگر نکلا پیشاب یا پاخانہ کی لیی اور تو ضو خواہ فی روک رکہا ایک ساعت فاسد ہوگا امام اعظم کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک نہیں فاسد ہوسکا اور کوئی ڈوبتا ہوا جلتا ہوا اور یہہ اوسکی نکالنی کی لیی نکلی یا جہاد کی لیی اگر فقیہ عالم ہو یا ادای شہادت کی لیی تو فاسد ہوجائیگا اعتکاف غرضکہ اگر بغیر عذر وقت کوتہ السمد کی نکلی گا ایک ساعت یعنی لمحہ بہر بہی اگرچہ ہوسی نکلی اعتکاف فاسد ہوجائیگا اور صاحبین کی نزدیک کثر وزنکلا رہیگا تو فاسد ہوگا والا نہیں ع ح عالمگیری ۔ و در مختار ف اس حدیث سی یہہ بہی نکل سکتا ہی کہ حجامت بنوانی بہی معتکف کو مسجد میں جائز ہی مگر مال وغیرہ مسجد میں نہ گرین ۔ مولانا وعن ابن عمر ان عمر سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نذرت فی الجاھلیۃ ان اعتکف لیلۃ فی المسجد الحرام قال اوف بنذرک متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ عمر نی پوچہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا نذر کی تہی میں جاہلیت میں کہ اعتکاف کرونگا میں ایکرات مسجد حرام میں فرمایا پوری کر نذر اپنی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جاہلیت میں جاہلیت اوس حالت کو کہتی ہیں کہ تہی اوسپر عرب پہلی حضرت کی نبوۃ کی اور بعضوں نی کہا کہ مراد اوس سی وہ حالت ہی کہ پہلی ظاہر ہوئی اسلام کی تہی اور ایک رات یعنی دن سمیت جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہی اور پوری کر نذر اپنی یہہ امر استحبابی کیلیی ہی اگر نذر کی ہو پہلی اسلام کی لیی اور اگر بعد

اسلام کی کی ہو تو امر وجوب کی لیتی ہی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کی واجب ہے پورا کرنا اوسکا یعنے بعد اسلام کی مذہب شافعی ہی ہی اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہیں صحیح ہی نذر اوسکی دلیلیں انکے فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور اس حدیث کی معنی جو وہ لیتے ہین اوپر بیان کئی گئی اور کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ روزہ شرط نہین ہے واسطی صحت اعتکاف کی جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام ابو حنیفہ رح سی ظاہر الروایت یہہ ہے کہ روزہ شرط ہی اعتکاف واجب مین نفل مین اور یہی قول صاحبین کا ہی اور مالک سے اور ایک روایت امام اعظم رح سی یہہ ہی کہ مطلوب اعتکاف مین روزہ شرط ہی خواہ واجب ہو خواہ نفل پس وہ یہہ جواب دیتے ہین کہ اعتکاف حضرت عمر کا جو مقضی روایتون مین آیا ہی وہ مین روزہ ہی تھا چنانچہ ابو داؤد اور نسائی اور دار قطنی نے ایک روایت نقل کی ہی جسمین اوسکا یہہ ہی کہ حضرت عمر نے لازم کیا اپنی نفس پر جاہلیت مین یہہ کہ اعتکاف کرین ایک رات یعنی دن بمیت یا ایک دن نزدیک کعبہ کی پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اعتکاف کرا اور روزہ رکھ اور دلیل اوسکی حدیث عائشہ رض کی ہی کہ گزری آتی ہی لا اعتکاف الخ اور اوس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ روزہ رکھنا شرط ہی اعتکاف مین پس اگر زمانی کہ اعتکاف کرونگا رات کو تو نہین صحیح اور اگر زمانی کہ مہینہ مین اعتکاف کرونگا تو کفایت کرتی ہین روزہ رمضان کی اور اگر نفل روزہ رکھا ہو اور پھر نذر کری اعتکاف کی تو نہین صحیح اور اگر نہ اعتکاف کیا رمضان مین مین تو اور مہینی مین قضا اوسکی کری ساتھہ روزون مستقلہ کی پس نہین جائز ہونیکی قضا اوسکی اور رمضان مین اور نہ اور واجب مین خواہ قضا روزی رمضان کی رکھتا ہو یا اور کچھہ اور اگر کئی روزکی اعتکاف کی نیت کری تو اون دنونکی رات بھی اعتکاف لازم ہو جاتا ہی اور اسیطرح جبکہ نذر کری اعتکاف دو دن کی اعتکاف دو راتونکا بھی لازم ہوتا ہی اور ابو یوسف کے نزدیک اعتکاف بیچ کے ایک شب کا اور اگر نذر کری کہ اعتکاف ایک مہینی کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک مہینہ کا لازم ہوتا ہی اگرچہ متصل نکہا ہو ع ح درمختار ۱۲ مالابد منہ

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ روایت ہی انس سے کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی دس دن اخیر کی مین رمضان سی پس نہ اعتکاف کیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کی نہ کیا اکیسال پس جبکہ ہوا سال آیندہ اعتکاف کیا بیس دن نفل کی یہہ ترمذی نے اور نفل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے ف شاید کہ یہہ حدیث تفسیر ہی اوس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابو ہریرہ سی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نوافل موکدہ قضا کئے جاوین جبکہ فوت ہون جیسکہ قضا کی جاتی ہین فرائض انہی تشبیہ سے قضا کرنی مین ہی بعد فوت ہونیکی والقضا فرض کی فرض ہی اور قضا نوافل کی نفل ہی ع ؛

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ ارادہ کرتی اعتکاف کرنیکا نماز پڑہتی فجر کی پھر داخل ہوتی بیچ جگہ اعتکاف اپنی کی نفل کے یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف دلیل پکڑی ہی ساتھہ اس حدیث کی وزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول روز سی ہے اور چارون امامونکی نزدیک یہہ ہے کہ داخل ہو پہلی شب قمر کے اگر ارادہ کری اعتکاف ایک مہینی یا عشری وغیرہ کا اور نکلی اخیر روز مین بعد غروب قمر کے پس انکی نزدیک دلیل حدیث کی یہہ ہے کہ حضرت ساتھہ بیت اعتکاف کی پہلی غروب کے مسجد مین آتی ہی اور شب کو وہان رہتی جب نماز صبح کی پڑہتی تو اوس جگہ مین کہ اعتکاف کی لیے پوری کا بنایا جاتا تھا داخل ہوتی تا الگ رہین لوگونسی پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سے ہوئی اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہہ مین بیچ وقت ع ح

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

یعنے جبکہ نکلنی حاجت کی لیی ہو جیسی بیمار کو اوس حالت مین کہ ہوتی اعتکاف مین یعنی اور بیمار ہوتا خارج مسجد سے پس گذرتی بسطرح کہ ہوتی پس ٹہیرتی پوچہی اور سی نقل کی ہیہ ابو داؤد نی ف پس گذرتی یعنی گذرتی اوس ہیات پر کہ ہوتی وہ اوسپر تمیل کرتی اور طرف اور ٹہیرتی بلکہ سیدہی پوچہی چلی جاتی اور لفظ فلا اعرج بیان ہی اوپر کی مجمل کا اسلیی کہ معنی فلا اعرج کی ہیہ ہین کہ ٹہیرتی اور تمیل کرتی راہ سے اور طرف اور لفظ نسال بیان ہیہ کو کالبطریق استیناف کی کہا حسن اور نخعی نی کہ جایز ہی معتکف کو نکلنا واسطے نماز جمعہ کے اور عیادۃ مریض کی اور نماز جنازہ کی اور نزدیک چار امامون کی جبکہ نکلی قضاء حاجت کی لیی اور اتفاق پڑی اوسکو عیادۃ مریض کا اور نماز کا میت پر پس نہیں ہا ہو زیادہ قدر نماز سے تو نہین باطل ہوتیہ کا اعتکاف اگر ٹہیرا ہو کار زیادہ ہیہ قدر نماز سی باطل ہوگا اعتکاف انہی اور قصد کر کر جنازہ کی لیی اور نماز جنازہ کی لیی اور عیادۃ کی لیی نہ نکلی اور اگر نکلیگا ان چیزونکی لیی تو اعتکاف ٹوٹ جاویگا اور اگر شرط کری وقت نذر کی اور التزام کی ہیہ کہ نکلونگا عیادۃ مریض اور نماز جنازہ کے اور حاضر ہونگا مجلس علم یعنی وعظ سنی کو لیی تو جایز ہی ہیہ نوع ہ عالمگیری ہ وَعَنْهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَامِعٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنت ہی یعنی طریقہ لازم ہی اعتکاف والی کو یہہ کہ نہ عیادۃ کری مریض کی یعنی ساتہہ قصد کی اور ٹہیر نکی اور نہ حاضر ہو واسطی نماز جنازہ کی یعنی خارج مسجد کی مطلقا اور نہ صحبت کری عورۃ سی اور نہ مباشرت کری عورۃ سی اوپر نکلی واسطی کسی کام کی مگر اوس کام کی لیی کہ ضرور ہی یعنی پیشاب یا پاخانہ وغیرہ کی لیی اور نہین ہوتا اعتکاف مگر ساتہہ روزہ کی اور نہین اعتکاف مگر مسجد جامع مین نقل کی ہیہ ابو داؤد نی ف نہ مباشرت کری مباشرت سی مراد وہ پیرین ہین کہ باعث جماع کی ہین مانند بوسہ لینی اور گلی لگانی اور چہونی وغیرہ کی پس صحبت کرنی اور ہیہ فعال کرنی معتکف کو حرام ہین لیکن صحبت کرنی سی اعتکاف فاسد ہو جاتا ہی اگرچہ رات ہو یا بہول کر ہو اور بوسہ لینی وغیرہ سی اگر منزل ہو تو فاسد ہوتا ہی اور نہین تو نہین اور جایز ہی معتکف کو مسجد مین کہانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون جلب ضرر کی اپنیچیز کی کہ خریدنا ہی یا بیچنا ہی اور حاضر کرنا اوس چیز کا کہ وہ تجارتی ہے اور ہیہ خرید و فروخت اگر اپنی نفس کیلیی یا عیال کی لیی ہو تو درست ہی اور تجارت کی لیی ہو تو نہین درست اور غیر معتکف کو کسیطرح خرید و فروخت نہین درست مسجد مین اور چپ رہنا معتکف کو مسجد مین کہ وہ تحریمی ہی اگر عبادۃ جانی اوسکو اور چپ رہنا بری اور یہودہ باتونسی واجب ہے اور کلام مباح بی ضرورۃ مکروہ ہی اور ساتہہ ضرورۃ کی داخل خیر ہین سے فتح القدیر مین لکہا ہی کہ کلام نا بی ضرورۃ مسجد مین الا حسنات کو کہانا ہی یعنی نا بود کرنا ہی جیسے آگ خشک لکڑیونکو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالی کا مستحب ہے پس معتکف کو چاہیی کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتابون حدیث و تفسیر و سیر انبیاء اور صالحین اور اور کتابون دین کا کرتا رہی یا لکہتا رہی انکو اور نہین اعتکاف مگر ساتہہ روزہ کی یہہ دلیل حنفیہ کی ہی پہ شرط ہونی روزہ کی اعتکاف مین اور نہ مسجد جامع مین یعنی جسمین لوگ جماعت سے نماز پڑہتے ہون امام ابو حنیفہ سے ہی منقول ہی کہ نہین صحیح تر ہونا اعتکاف مگر اوس مسجد مین کہ پڑہی جاوین جماعت سے پانچون وقت کی نمازین اور یہی قول حمد کا ہی پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت سے یا بیان افضل کا ہی لکہا ہی علمای نی افضل اعتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام مین پہر مسجد نبوی مین پہر مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین پہر مسجد جامع مین پہر اوس مسجد مین کہ نمازی بہت ہون اور صاحبین اور مالک و شافعی رح کی نزدیک درست ہے اعتکاف ہر مسجد مین بزع ح و مختار **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابن عمر عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ تہی جب اعتکاف کرتی بچہایا جاتا اوسکی لیی بچہونا اور نکا یا رکہی جاتی اوسکی لیی چارپائی اور نکی جاتی یا اوسکی لیی تخت پیچہی یا آگی ستون توبہ کی نقل کی ہیہ ابن ماجہ نی ف ستون توبہ نام ہی ایک ستونکا ستونون مسجد نبوی کیسی ہیہ نام ہوا اسواسطی ہوا کہ ابو لبابہ انصاری سی ایک

تقصیر ہوئی تھی اونہون نے اپنی تئین اوس سے ناامید بانده دیا تھا کئی روز تک یہی رہی بعد کئی دن کی توبہ اونکی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کھول دیا ۱۲ ح ❊ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المعتکف هو یعتکف الذنوب ویجری له من الحسنات کعامل الحسنات کلها رواه ابن ماجة اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتکاف کرنیوالیکی حق مین کہ وہ بند رہتا ہی گناہ سی اور جاری کی جاتی ہین واسطی اوسکی نیکیان مانند کرنیوالی سب نیکیون کی نقل کی یہہ ابن ماجہ فی ف بند رہتا ہی گناہ سی یعنی جو کہ مسجد مین رہکار رہتا ہی اوسکی شان سی ہی یہہ کہ بچتا ہی اکثر گناہون سی اور لفظ یجری ساتھہ جیم اور ری مہملہ کی ہی اور صیغہ مجہول کا ہی اور بعضون نے کہا کہ معروف کا یعنی جاری کیی جاتی ہین اور ہمیشہ رہتی ہین اعتکاف کرنیوالیکی لیی ثواب اون نیکیون کی کہ بازر رہتا ہی اونسی بسبب اعتکاف کی مثل عیادة وغیرہ کی مانند ثواب کرنیوالی اون نیکیون کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھہ جیم اور زی معجمہ کی ہی صیغہ مجہول کا یعنی دیا جاتا ہی اوسکو ثواب اون نیکیون کا کہ باز رہتا ہی اونسی بسبب اعتکاف کی مانند عیادة مریض کی اور ساتھہ جانی جنازہ کی اور ملاقات کرنی مسلمانونکی اور سوا اوسکیکی جسیکہ دیا جاتا ہی ثواب کرنیوالی اون نیکیون کی کو آور اور خوبیان اعتکاف کی یہہ ہین کہ دل فارغ رہتا ہی معتکف کا امور دنیا سی اور سپرد کرتا ہی نفس اپنا طرف مولی کی اور ہمیشہ عبادة اور خانہ خدا مین رہتا ہی اور نہایت قرب الہی حاصل ہوتا ہی اور رحمت اسپر نازل ہوتی رہتی ہی گویا اللہ تعالی کی قلعہ مین رہتا ہی کہ شیطان سی بچا رہتا ہی اور مثال معتکف کی ایسی ہی جیسی ایک شخص بادشاہ کی دروازی پر پڑا ہو عرض حاجت اپنی کرتا ہے پس معتکف گویا زبان حال سی کہتا ہی کرای مولی میرے تیری دروازیسی ٹلنی کا نہین جبتک کہ تو بھی بخشیگا نہین اور میری سب مقاصد برلانیکا نہین اور میری غم کو دور نہین کریگا تا ع ؛ امداد افتتاح **کتاب فضائل القرآن** کتاب ہے بیچ بیان فضیلت قرآن کی ف جانا چاہی کہ تلاوت قرآنکی افضل عبادات سے ہی خصوصا جبکہ نماز مین ہو فضیلت اور ثواب کا اسکا ایسا ہی کہ تحریر مین نہین سکتا عوض ہر حرف کی دس نیکیان لکھے جاتی ہین اور نماز مین بیچ پڑہنے اور پڑہنا قرآن کا نزدیک کرنا ہی خدا سی اور روشن کرنا ہی دلونکو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور حیل متین بھی قرآن ہے اور مقصد اعلی تلاوت سی یہہ ہی کہ باعث تفکر اور تذکر یعنی یاد دلانی امور دین اور آخرة کی ہو اور بسبب کثرة تلاوت کی احکام الہی یاد اور مستحضر ہون تا اوپر عمل کیا جاوی اور عبرت اوس سے پکڑی جاوی نہ یہہ کہ زی آواز و حرف آراستہ کرین اور دل غفلت مین رہے پس جو کوئی قرآن پڑہی اور عمل اوسپر نکری قرآن دشمن اوسکا ہوتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی رب تال للقرآن والقرآن یلعنه یعنی بعضی قرآن پڑہتی ہین اور قرآن لعنت کرتا ہی اونکو اور وہ پڑہنا اوسکا اوسپر حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ بعد ازین جانا چاہیی کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معنی سوا اسکے پڑہنی قرآن کی ساتھہ ہشیاری اور ترتیل اور خضوع دل کی سی لیی بچوید قرآن کی لازم ہی اور کم پڑہنا قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہی کہ بیچ ادا کرنی حق قرآنکی ختم چالیس دن مین بلکہ ایک سال مین کافی ہی اور عبادة کی لیی ہے سات روز کی کم مین نچاہیی اور جسقدر اسسے زیادہ ہین ختم کری افضل ہے اور جو کوئی معانی قرآن کی نجانی اور سکو ہی چاہیی کہ اول دل سی شروع کری اور ہمیشہ یہہ نیت مستحضر رکھے کہ یہہ کلام خدا تعالی کا اور احکام اوسکی ہین کہ اپنی بندہ پر کہی ہین اور ایسا حاضر ہی اور فروتنی سی بیٹہی کہ گویا کلام اللہ سنتا ہی **اداب** تلاوت کی یہہ ہین کہ وضو ساتھہ ہو اسکے کہ کراہی جگہہ مین متواضع اور روبقبلہ بیٹہی اور ذلیل اپنی کو جانی اور ساتھہ حضور دل کی اسطرح کہ گویا روبرو خدا تعالی کی ہی دعا شروع کی اور اعوذ اور بسم اللہ پڑہ کر شروع کری اور جانی کہ کلام خدا تعالی کا ہی دھیان سنتا ہون اور آہستہ آہستہ ساتھہ تدبر اور تفکر اور ترتیل کی پڑہی اور آیت وعد و رحمت پر خوشدل ہو کر دعا کری اور مغفرت و رحمت اپنی مانگی اور آیت عذاب پر خدا کی پناہ چاہی اور آیت تنزیہ اور تقدیس پر تسبیح کہی یعنی جس آیت مین اللہ کے پاکی کا بیان ہوا سپر سبحان اللہ کہی اور درمیان پڑہنی کی رو وہی اور اگر رونا آوی بتکلف غمگین ہو کر اپنی کو رونیا کہ کری اور دیر ہی اسکی ہو کہ جلدی ختم کری لیکن کم پڑہنا ساتھہ تدبر و تفکر کی بہت بہتر ہی زیادہ پڑہنی سی کہ خالی

ہوان چیز و نسی اور زیادہ پڑہنی مین سو اسکے ختم تمامی کی کچھہ فایدہ نہین بلکہ قریب بحرام ممنوع کا ہی اور یہہ جو اس زمانی مین رواج نکلا ہی کہ ایک دفعہ کی ختم کرکے پھر اوسکو مانند اسکی پر فخر کرتی ہین نہایت بری بات اور کمال غفلت و نادانی ہی **بیت** خواجہ بندہ را وقت طاعت میکند باجیر کہ معصیت جان میکند با اور بعضی بزرگون سی جو زیادہ پڑہنا منقول ہی وہ کرامت ہی اونکی اور وہ کرامت اونکی بہروی کی بات مین ہی نہین اس حد تک کہ ساتھہ تدبر اور ذوق و حضور دلکی میسر ہو اوسپر اکتفا کری اور جس مجلس مین کہ لوگ ورکام مین مشغول ہون یا شور و غوغا ہو وان تلاوت نکری اور اگر ضرور ہو اور اوسکا فایدہ میسر نہو تو اسسے پڑہی اور اگر لوگ مستعد سنتی کی اور ساکت ہون تو پکار کر پڑہنا افضل ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ پڑہنی والا اور سننی والا اجر مین شریک ہین اور اوسہ سیطرح مصحف مین دیکہکر پڑہنا یاد پڑہنی سی افضل ہی اسلیے کہ آنین آنکھین اور اور اعضا بھی عبادت مین مشغول ہوتی ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہی اور جاہی کہ قرآن کو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکہی تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کی کلام دنیوی اور کہانی اور ہنسی اور سبک سونسی باز رہی اور اگر کوئی ضرورت درپیش آوی تو قرآن کو بند کرکر کلام کری بعد ازان پہر اعوذ باللہ پڑہ کر شروع کری اور غلط پڑہنی سی پرہیز کری اور ترتیل و تجوید سی پڑہی سکتہ جہان چاہی اور وقت تلاوت کی تعظیم کسیکی نکری مگر عالم یا عمل اور دوستاد اور والدین کی اسی جاگہ ہی قیام و تعظیم اور ختم ہو کری لوگونکی مجمع مین کری اور مجمع اور اپنی قرابتیونکو اوسوقت حاضر کری اور دعا مین شامل کری کہ وقت قبولیت کا ہی اور بعد ختم قرآن کی پہر الحمد اور بقرہ مفلحون تک پڑہ کر ختم کری کہ افضل ہے اور تکیہ لگاکر اور لیٹ کر قرآن کو پڑہنا جاگری لیکن افضل ہی ہے کہ مودب بیٹہہ کر پڑہی اور اسیطرح راہ مین پڑہنا جاگری اگر شغل ہو پکار کر پڑہی والا اپکی آپ سی اور بیچ جگہہ بخیل اور سکوہ کے مانند حرام اور کسیکی دروکوڑی وغیرہ کی پڑہنا مکروہ ہی اور قرآنکی تقطیع بہت بہوتی اور ٹکڑی ٹکڑی متفرق نکری تا حرمت اوسکی آجاوی اگرچہ جب ضرورت کی ہنیتان اور مانند اونکی کرنی جاگری ہین اور قرآنکو اوس لشکر مین کہ اعتماد امن پر نہو اور دار الحرب مین ہی نلیجاوی تا مبادا کافرونکے ہاتہہ مین پڑے اور وہ بی حرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جس سے نماز ہو جاوی سب مسلمانون پر فرض عین ہے اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہی کہ اگر ایک شخص ہمین مشرق اور مغرب کی حفظ کرلی تو سبکی ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہی اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورہ کا سب مسلمانونپر واجب ہے کذا فی فتاوی قاضیخان اور سیکہنا باقی قرآن کا اور سیکہنا اوسکی احکام اور تفسیر کا اولی ہی نماز فضل سے کذا فی الخانیہ اور پانون پہیلانی مصحف کی طرف اگر سامنی پانونکی نہو مکروہ ہی اور اسیطرح مصحف اگر کہونٹی پر لٹکانا ہو یا طاق مین رکہنا ہو تو اوسپر پانون پہیلانی منع نہین اور مصحف خرجی مین رکہکر اوسپر سوار ہونا یا سر کی نیچے رکہنا مکروہ نہین حائط کی لیے مضائقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین رکہا ہو تو اوسمین جماع کرنیکا مضائقہ نہین کذا فی الخانیہ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہہ پڑہے اللھم انی اشہد ان ہذا کتابک المنزل من عندک علی رسولک محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین و کلامک الناطق علی لسان نبیک یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ قرآن تیرے ہی اوتاری گئی ہی تیرے ہی رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین رحمت ہو اللہ کی اوسپر اور اوسکے آلپر اور اوسکے اصحابپر اور اوسکے تابعدارون پر سب پر اور گواہی دیتا ہون کہ جملہ تا ہو یا منک خلقتک و جملا متصلا فیما بینک و بین عبادک اللھم فاجعل نظری فیہ عبادۃ و قراءتی فیہ فکرا و فکری فیہ اعتبارا انک انت علی تو اوسکو ہدایت کر غوطہ لانیوالونکے لیے اور وصل و اتصال درمیان اپنے اور درمیان اپنے بندونکی یا اللہ پس کر نظر تیرے کو اوسمین عبادۃ اور قراءۃ میرے کو اوسمین فکر اور فکر میرے کو اوسمین عبرت تحقیق تو رؤف الرحیم ہے رب اعوذ بک من ہمزات الشیطین و اعوذ بک رب ان یحضرون یہ پورہ سکی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہ کر پھر تو بہت مہربان ہے رحم دلای رب تیرے بندہ پر تو ہی ہے پہر سو سو شیطانونسی جو میرے پاس ہین تیرے ساتھہ پس تو ہی ہے میرا نگہبان اور تو ہی ہے شیطان سے میرا پس

اللھم حق لی قراءتہ الحق تنزل اللھم عظم فیہ و اجعل نورا بصری و شفاء لصدری و ذہابا لہمی و حزنی و بیضی یہ وہی وارد قفی تلاوتہ و فہم معانیہ برحمتک یا اللہ ہمیشہ کے اوتارا تو فی ہو سکو اور ساتھہ حق کی جو تو یا اللہ پڑہی کر عبرت میرے لیے اور کر اسکو نور رہنمائی میرے کا اور شفا سینہ میرے کا اور بیماری ہونے فکر و غم میرے کا اور روشن کر ساتھہ اسکی مونہہ میری کی اور بسبب کر جملہ تلاوت اسکی اور سمجھہ معانی اسکے کے ساتھہ رحمت اپنی کی یا ارحم الراحمین ہی بہت مہربان ہر تو نکے اور بعد تلاوت ہر ورد کی پڑہے عاجزی سی التجا و منا کا

اللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا وَّفِی الْاٰخِرَۃِ شَافِعًا　فِی الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّفِی الْقِیَامَۃِ صَاحِبًا وَّعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِی الْجَنَّۃِ رَفِیْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا ۔ اور اور یا اللہ کر قرآن کو میری لیی دنیا میں ہمنشین اور آخرت میں شفاعت کرنی والا اور قبر میں غمخوار اور قیامت میں یار اور صراط پر نور اور جنت میں رفیق اور آگ سی پردہ ۔

جو دل چاہی دعا کری کذا فی منتہی الطالب ۔ اور ابن مردویہ نی روایت کیا ابوہریرہ سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم کرتی قرآن دعا کرتی کٹھری ہو کر اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص پڑہی قرآن اور حمد کری رب کی اور درود بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہی رب اپنی سی پس تحقیق طلب کی خیر ٹیکانی سی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتی قرآن تعریف کرتی اللہ کی بہت سی حال مین کہ وہ کٹھری ہوتی پھر کہتی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰہِ وَضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِیْدًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَذَبَ الْمُشْرِکُوْنَ بِاللّٰہِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْمَجُوْسِ وَالْیَھُوْدِ وَالنَّصٰرٰی وَالصَّابِئِیْنَ وَمَنْ دَعَا لِلّٰہِ وَلَدًا اَوْ صَاحِبَۃً اَوْ نِدًّا اَوْ شَبِیْھًا اَوْ مِثْلًا اَوْ سَمِیًّا اَوْ عَدْلًا فَاَنْتَ رَبُّنَا اَعْظَمُ مِنْ اَنْ تَتَّخِذَ شَرِیْکًا فِیْمَا خَلَقْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْہُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّاکِثِیْنَ فِیْہِ اَبَدًا وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا مَا لَھُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِھِمْ کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَۃِ وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَھُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی آٰللّٰہُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِکُوْنَ بَلِ اللّٰہُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی وَاَحْکَمُ وَاَکْرَمُ وَاَعْظَمُ مِمَّا یُشْرِکُوْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُہُ الْکَرِیْمُ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَارْحَمْ عِبَادَکَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ خَیْرُ مَنْ رُّحِمَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْ غُفِرَ یَا خَیْرَ مَنْ دُعِیَ وَاَفْضَلَ مَنْ عُبِدَ وَبَارِکْ لَنَا وَلَھُمْ فِی الْاٰبِدِ وَالدَّھْرِ الْحَکِیْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَنَفَعَنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ

الفصل الاول

عن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ رواہ البخاری ۔ روایت ہی عثمان رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر تم مین سی وہ شخص ہی کہ سیکہا قرآن اور سکہایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی جو کوئی سیکہی قرآن جیسیکہ چاہی سیکہنی کا اور سکہادی اوسکو وہ سب سے بہتر ہی اور جتنی سیکہنے سے مراد ہیہے کہ احکام حقایق اور دقایق قرآن کی سیکہی ۔ ع وعن عقبۃ بن عامر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی الصفۃ فقال ایکم یحب ان یغدو کل یوم الی بطحان او العقیق فیاتی منہ بناقتین کوماوین فی غیر اثم ولا قطع رحم فقلنا یا رسول اللہ کلنا یحب ذلک قال فلا یغدو احدکم الی المسجد فیعلم او یقرا ایتین من کتاب اللہ خیر لہ من ناقتین وثلث خیر لہ من ثلث وارابع خیر لہ من اربع ومن اعدادھن من الابل رواہ مسلم

اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا باہر نکلے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھی بیٹھی ہوئی اوپر چبوترے کی سایہ دار کی پس فرمایا کونسا تم میں سے دوست رکھتا ہی یہہ کہ جاوی ہر روز طرف بطحان کی یا عقیق کی پس لاوے دو اونٹنیاں بڑی کوہان کی بدون گناہ کی اور بدون توڑنی قاطیکی رحم کیا نہی یا رسول اللہ ہم سب کہتی ہین یہہ فرمایا کیا نہین جاتا ایک تمہارا طرف مسجد کی پس سیکھاوی یا پڑہی دو آیتین کتاب اللہ سے بہتر ہی واسطے اوسکے دو اونٹنیون سی اور تین آیتین بہتر ہین واسطے اوسکی تین اونٹنیونسی اور چار آیتین بہتر ہین واسطے اوسکی چار اونٹنیون سی اور گنتی آیتونکی سو اسکی بہتر ہی گنتی اونٹنیو نکی سی یعنی زیادہ چار آیتونسی بہتر ہین زیادہ چار اونٹنیونسی مثلا پانچ افضل ہین پانچ اونٹنیونسی اسیطرح بعد اسکی اور سیھے لے نقل کے یہہ مسلم فی باب

ف اوپر چبوترے کی سایہ دار کی ایک چبوترا بنا ہوا تھا سامنے مسجد کی وہین فقراء مہاجرین رہتے تھی نہایت عابد اور زاہد اور بطحان ایک ندی ہی مدینہ مین اور عقیق بھی نام ہی ایک جگہہ کا دو کوس مدینہ سی ان دونون جگہونمین بازار لگتا تھا اور اونٹ اوسمین بکتی تھی اور عرب لوگ اونٹونکو بہت دوست رکھتی ہین خصوصا بڑی کوہان کی پس حضرت نے سوال اونکو کرکی رغبت دلانی صحابہ کو باقیات مین اور نفرت دلانی فانیات سی پس ذکر کیا یہہ بطریق تمثیل کے اور اونکی سمجھانیکی لیے والا تمام دنیا کچھہ قدر نہین رکھتی مقابلہ مین ایک آیت کی

وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايحب احدكم اذا رجع الى اهله ان يجد فيه ثلث خلفات عظام سمان قلنا نعم قال فثلث ايات يقرء بهن احدكم في صلوته خير له من ثلث خلفات عظام سمان رواه مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہی ایک تمہارا جسوقت کہ پھری طرف گھر اپنی کی یہہ کہ پاوی اپنی گھر مین تین اونٹنیان حمل والی بڑی فربہ عرض کیا ہمنی کہ ہان فرمایا تین آیتین کہ پڑہی اونکو ایک تمہارا پانچ نمازونی کی بہتر ہی واسطی اوسکی تین اونٹنیون حمل والیون بڑی موٹیون سی نقل کی یہہ مسلم فی

وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة والذي يقرء القرآن ويتتعتع فيه وهو عليه شاق له اجران متفق عليه

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہر قرآنکا ساتھہ فرشتون لکھنی والون بزرگ نیکوکار کی اور وہ شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور اٹکتا ہی اوسمین اور قرآن اوسپر مشکل ہوتا ہی واسطی اوسکی دو ثواب ہوتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی

ف ماہر قرآن وہی کہ سیکھو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکی نہین پڑہنی مین اور نہ دشوار ہو پڑہنا اوسپر اور مراد فرشتون سی وہ فرشتے ہین کہ جو لوح محفوظ سی اللہ تعالی کی کتابین لکھتی ہین یا وہ فرشتے کہ اعمال بندونکی لکھتی ہین پس فرمایا کہ ماہر ساتھہ اونکی ہی یعنی دنیا مین اونکا سا عمل کرتا ہی اور آخرت مین اوسکی سی منازل ہونگی کہ ہونگی اونمین فرق اون فرشتون کا اور دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑہنی کا اور دوسرا ثواب مشقت کا اور مین جنت والا ہی پڑہنی یا اور یہہ معنی سکی نہین ہین کہ جو اٹک کر پڑہتا ہی وہ ثواب زیادہ پاتا ہی ماہر سی بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہی کہ وہ بیچ جماعت ملایکہ کرام کے داخل ہوتا ہی حاصل یہہ کہ ماہر تو فضل ہی ہی لیکن اٹک کر پڑہنی والکو بھی باعتبار مشقت کی اسکطرح کی فضیلت اور ثواب ثابت ہی

وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حسد الا على اثنين رجل اتاه الله القرآن فهو يقوم به اناء الليل واناء النهار ورجل اتاه الله مالا فهو ينفق منه اناء الليل واناء النهار متفق عليه

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رشک مگر اوپر دو شخصونکی یعنی کسی چیز مین رشک کرنا خوب نہین مگر دو شخصونکی حال پر ایک وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نے قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہی ساتھہ اوسکی اوقات رات کی مین اور اوقات دن کی مین یعنی غافل نہین ہوتا کبھی وقت اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور وہ خرچ کرتا ہی مال اوسمین سے اوقات رات کی مین اور اوقات دن کی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی

ف کہا میرک نے کہ حسد دو قسم پر ہی حقیقی اور مجازی حقیقی یہہ ہی کہ آرزو کرے زوال نعمت کی کسیکی پس وہ حرام ہی بالاجماع ساتھہ آیات و احادیث صحیحہ کے

اور مجازی یہہ ہی کہ کسی پاس نعمت دیکھکر آرزو کری کہ میری پاس ہی ہو بغیر آرزو کرنی زوال اوسکی کی اوس سے اسکو غبطہ کہتی ہین یعنی رشک پس اگر یہہ امور دنیا مین مباح ہی اگر ہو طاعت مین مستحب ہے یعنی مثلاً کسیکو مسجد وغیرہ بناتی دیکھکر آرزو کری کہ اگر میری پاس پیسا ہوتو مین ہی بناؤن خوب ہے تو یہہ بھی اچھا ہی اسپر بس مراد حدیث مین غبطہ ہی یعنی غبطہ اچھا نہین مگر دو خصلتون مین یعنی ان دو مین اور مانند انکی مین پس اچھا ہی یعنی مظہر ہی کہ یعنی نہین لایق آرزو کرنی آدمی کو یہہ کہ ہو وے اوسکی مثل جیسیکہ اور پاس ہے مگر یہہ کہ یہ نعمت ایسی کہ قرب الہی حاصل ہو سبب اوسکی مانند تلاوۃ قرآن اور تصدق کرنیکی اور سوائی انکیکی اور رہا لیان انتہی اور دیا اوسکو قرآن یعنی یاد ہی اوسکو قرآن جیسا کہ چاہیی اور وہ قیام کرتا ہی ساتھہ اوسکی یعنی تلاوت کرتا ہی اوسکی اور یاد کرتا ہی معانی اوسکی یا تامل کرتا ہی اوسکی احکام مین اور معانی مین یا عمل کرتا ہی اوامر و نواہی اوسکی پر یا نماز مین پڑہتا ہی اوسکو ہنع ۔ **و عَنْ** اَبِی مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُہَا طَیِّبٌ وَطَعْمُہَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ لَا رِیْحَ لَہَا وَطَعْمُہَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ لَیْسَ لَہَا رِیْحٌ وَطَعْمُہَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُہَا طَیِّبٌ وَطَعْمُہَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ کَالْاُتْرُجَّۃِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ کَالتَّمْرَۃِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حال مسلمانکا کہ پڑہتا ہو قرآن مانند حال ترنج کی ہی کہ بو اوسکی خوب ہوتی ہی اور مزہ اوسکا اچھا ہوتا ہی اور حال اوس مومن کا کہ نہین پڑہتا قرآن مانند حال کہجور کی ہی نہین بو اوسمین اور مزہ اوسکا شیرین ہی اور حال اوس منافق کا کہ نہین پڑہتا قرآن مانند حال اندرائن کی پہل کی نہین اوسمین بو اور مزہ اوسکا تلخ اور حال اوس منافق کا کہ پڑہتا ہو قرآن مانند حال پہول خوشبودار کی کہ بو اوسکی اچھی اور مزہ اوسکا تلخ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ وہ مسلمان کہ پڑہتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اوسپر مانند ترنج کی ہی اور وہ مومن کہ نہین پڑہتا قرآن اور عمل کرتا ہی اوسپر مانند کہجور کی **ف** مومن پڑہنی والا قرآن کا مانند ترنج کی یون ہوا کہ خوش مزہ ہی بسبب ثابت ہونی ایمان کی اوسکی دلمین اور خوشبو کہتا ہی کہ لوگ ثواب پاتی ہین بسبب پڑہنے قراۃ اوسکی اور سیکھتی ہین قرآن اوس سے ہنع **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی بلند کرتا ہی ساتھہ اس کتاب کے یعنی کلام اللہ کی گنتی لوگونکو اور پست کرتا ہی ساتھہ اوسکی گنتی لوگونکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جسنی پڑہا قرآن اور عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ بلند کرتا ہی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچھی طرح زندہ رکہتا ہی اور عقبی مین داخل کرتا ہی اون لوگونمین کہ جنپر انعام کیا ہی اور جسنی قرآن نہ پڑہا اور نہ عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ پست کرتا ہی ہنع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ قَالَ بَیْنَمَا ھُوَ یَقْرَءُ مِنَ اللَّیْلِ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَفَرَسُہٗ مَرْبُوْطَۃٌ عِنْدَہٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَکَتَ فَسَکَتَ فَقَرَءَ فَجَالَتْ فَسَکَتَ فَسَکَتَ ثُمَّ قَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَکَانَ ابْنُہٗ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِنْہَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِیْبَہٗ وَلَمَّا اَخَّرَہٗ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فِیْھَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِقْرَاْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ اِقْرَاْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْ تَطَاَ یَحْیٰی وَکَانَ مِنْھَا قَرِیْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَیْہِ وَرَفَعْتُ رَاْسِیْ اِلَی السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فِیْھَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰی لَا اَرَاھَا قَالَ وَتَدْرِیْ مَا ذَاکَ قَالَ لَا قَالَ تِلْکَ الْمَلٰٓئِکَۃُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْھَا لَا تَتَوَارٰی مِنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِی الْعُوْدِ بَدَلَ فَخَرَجْتُ عَلٰی صِیْغَۃِ الْمُتَکَلِّمِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ اسید بن حضیر نی کہا اوسوقت کہ وہ یعنی ہین پڑہتا تہا رات کو سورۂ بقرہ اور گہوڑا اوسکا بندہا ہوا تہا نزدیک اوسکی ناگاہ شوخی کی گہوڑی نی پس ٹہیر گیا پڑہنی سی یعنی تاکہ دیکہی کہ کیا سبب ہے شوخی کا پس گہوڑا ہی ٹہیر گیا یعنی پس گمان کیا کہ یون ہین شوخی کرتا تہا پہر پڑہنی لگی پہر جولانی کی گہوڑی نی پہر چپ ہو رہی پس ٹہیر گیا گہوڑا پہر پڑہنی لگی پہر شوخی کی گہوڑی نی یعنی پس جانا کہ یہہ شوخی کسی سبب سے ہی پس موقوف کیا پڑہنا اور رہا بیٹا سعید کا بیچی قریب گہوڑی کی ڈرا یہہ کہ پہنچا وی اوسکو ایذا یعنی پس گیا اسید بیٹی کی طرف تاکہ سر کا وی گہوڑی کی پاس سے پس جب سر کایا اوسکو اوٹہایا سلمہ نی طرف آسمان کی پس ناگہان ایک چیز ہی مانند ابر کی اوسمین ہی مانند چراغون کی پس جب صبح کی اسید نی بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رو بروپس فرمایا حضرت نی پڑہی گیا ہوتا ای ابن حضیر کہا ابن حضیر نی ڈرا مین یا رسول اللہ اس سی کہ کچلی گہوڑا یحیی کو اور رہا گہوڑا یحیی کی نزدیک پس پہرا مین طرف یحیی کی اور اوٹہایا مین سر اپنا طرف آسمان کی پس ہی ناگہان ایک چیز مانند ابر کی اوسمین ہی مانند چراغونکی پس نکلا مین یعنی اپنی سر سی یہانتک کہ نہ دیکہا مین اوسکو یعنی اوسکو نہ فرمایا حضرت نی جانتا ہی تو کیا تہا یہہ کہا کہ نہین فرمایا یہہ تہی فرشتی نزدیک ہوئی تہی واسطی اور اقرأ تیری آواز پڑہنا تیرا رہتا تو البتہ صبح کرتی فرشتی دیکہتی لوگ طرف اوسکی نہ چہپتی اوسی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین بدلی فخرجت صیغہ متکلم کی یون ہی صحبت فی الحج یعنی چڑہ گئی ہوا مین درمیان آسمان وزمین کی ف گہوڑا شوخی کرتا تہا اون فرشتون کی ڈر سی کہ اور تری تہی واسطی نبی قرآن کی اور ٹہیر جاتا تہا بسبب پڑہ جانی فرشتونکی آسمان پر حالت چپ رہنی ہین اور لفظ اقرأ کی معنی ابن حجر نی یہہ لکہی ہین کہ ہمیشہ پڑہتا رہ اسی سورہ کو کہ سبب سے ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر دیکہی اوسی زمانہ آیندہ مین ایسی حالت نہ چہوڑنا اسکو بلکہ پڑہتا رہنا اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکی طلب یا دوام کے ہین زمانی ماضی مین پس گویا کہ کہا کیون نہ زیادہ کیا تو نی اور سہلی کہا اوسکی جواب مین فلا شفقت آخر تک پس صاحب ترجمہ نی ترجمہ اسکی موافق کیا ہی اور ایک چیز ہی مانند ابر کی وجہ تشبیہ کی یہہ ہی کہ ملائکہ اژدحام کرتی ہین قرآن کی سنی پر یہانتک کہ ہوتی ہین مانند ایک چیز پردہ ہو نہ ہوا یسکی درمیان اوسکی اور درمیان آسمان کی اور تہی یہہ چراغ مونہہ ولی مدع ؛ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَءُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براری کی کہا تہا ایک شخص پڑہتا سورۂ کہف اور ایکطرف اوسکی گہوڑا اتہا بندہا ہوا سا تہہ دو رسیون کی ڈانک لیا اوس گہور کیوا ایک بدلی اور ہونی لگی نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا گہوڑا اوسکی نی اوچہلنا کودنا پس سبح کی اوس شخص نی آیا حضرت کی پاس ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کی پس فرمایا یہہ تہی سکینہ وتری تہی بسبب پڑہنے قرآن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سکینہ کہتی ہین نظر رحمی اور تسکین قلب ورحمت کو اور اوسکی سبب سے دل صاف ہوتا ہی اور نا رکی نفس کے جاتی رہتی ہی اور حضور وذوق پیدا ہوتا ہی اور کبہی بصورت ابر وغیرہ کی ظاہر ہوتی ہی ؛ ع ح ؛ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ آتِهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْ قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی سعید بن معلی سے کہ کہا تہا مین نماز پڑہتا مسجد مین پس بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہ جواب دیا مینی اونکو پہر آیا مین حضرت کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین نماز پڑہتا تہا فرمایا کیا نہین کہا اللہ نی جواب دو واسطی اللہ کی اور رسول کی اور اطاعت کرو حکم اوسکی جبکہ پکاری تمکو پہر فرمایا

کیا نہ سکھلاؤں تجکو بہت بڑی سورہ یعنی افضل سورۃ قرآن میں پہلی اسکی نکلی تو مسجد ہی پھر پکڑا حضرت نے ہاتھ میرا پس جبکہ ارادہ کیا میں نے کہ نکلوں کہا یعنی یا رسول اللہ تحقیق آپنے فرمایا تھا کہ البتہ سکھلاؤں میں تجکو بہت بڑی سورۃ قرآن سے فرمایا وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین وہ سات آیتیں ہیں کہ مکرر پڑھی جاتی ہیں نماز میں اور قرآن ہی بڑا دیا گیا میں وہ نقل کی یہہ بخاری نے ف جواب الخ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینی سی نماز نہیں جاتی تھی جیسی خطاب کرنی پیغمبر خدا کیسی نماز نہیں جاتی اور سورہ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ سے فرمایا کہ قدر اسکی بڑے ہے اللہ کی نزدیک اور فوائد اور معنی اسکی بہت ہیں باوجود اختصار لفظوں کی چنانچہ کہا گیا ہے کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہیں نیچے قول ایک نبیذ والے کا استعیں کے بلکہ کہا ہے بعضی عارفین نے کہ جو کچھہ اگلی کتابوں میں ہے وہ سب قرآن میں ہے اور جو کچھہ قرآن میں ہے وہ سب سورہ فاتحہ میں ہے اور جو کچھہ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ میں ہے اور وہ سات آیتیں ہیں یہہ اشارہ ہے اس آیت پر ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم یعنی دیں ہمنے تجکو سات آیتیں کہ مکرر پڑھی جاتی ہیں نماز میں یا ثنا کی گئی ہے اونکی ساتھہ فصاحت کے اور اعجاز کی مراد اونسی سورہ فاتحہ ہے اور دیا ہمنے تجکو قرآن عظیم مراد اسسے بھی فاتحہ ہی ازبسکہ یہہ جزو اعظیم قرآن کی ہی مبالغہ فرمایا کہ یہہ قرآن عظیم ہی ۱۲ ح وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجعلوا بيوتكم مقابر ان الشيطان ينفر من البيت الذي تقرأ فيه سورة البقرة رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹہیراؤ اپنی گہروں کو مقبری تحقیق شیطان بہاگتا ہی اوس گہری کہ پڑہی جاتی ہی اوسمیں سورہ بقرہ نقل کی یہہ مسلم نے ف نہ ٹہیراؤ گہروں کو مقبری یعنی جیسی مقبری خالی ہوتی ہیں ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سی اسطرح گہروں کو نہ ٹہیراؤ کہ مردوں کی مانند پڑی رہو اور ذکر وغیرہ نکرو بلکہ گہروں میں ذکر اور قرآن اور نماز پڑہا کرو بعد ازاں ذکر کی وہ چیز کہ افضل اور بہت فائدہ مند ہی گہروں اور گہر والوں کو کہ وہ تلاوت قرآن ہی فرمایا ان شیطان اخر تک اور خاص سورہ بقرہ کو سنیی کر کیا کہ اسمیں بہت ہیں احکام اللہ تعالی کی ۱۲ ح وعن ابی امامة قال سمعت النبی صلى الله عليه وسلم يقول اقرأوا القرآن فانه يأتي يوم القيمة شفيعا لاصحابه اقرأوا الزهراوين البقرة وسورة آل عمران فانهما تاتيان يوم القيمة كانهما غمامتان او غيايتان او فرقان من طير صواف تحاجان عن اصحابهما اقرأوا سورة البقرة فان اخذها بركة وتركها حسرة ولا يستطيعها البطلة رواه مسلم اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہو قرآن پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کی شفاعت کرنیوالا پڑہنی والونکی پڑہو یعنی علی الخصوص دو سورتیں جنکی ہوئیں سورہ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونو آوینگی دن قیامت کی گویا کہ وہ دونوں ٹکڑی ہیں ابر کی یا دونوں سایہ کرنیوالی چیزیں ہیں یا دونوں ٹکڑیاں ہیں پرند جانوروں کی صف باندہے ہوی ہمیشہ پڑہنی والون اپنی کی طرف سی پڑہو سورہ بقرہ پس تحقیق ہمیشہ وسعت کرنی اسکی پڑہنی پر اور تامل کرنا معانی اسکی میں اور عمل کرنا اسپر برکت ہی یعنی نفع عظیم ہی اور چھوڑنا اسکا حسرت سے یعنی ندمت ہوگی قیامت کو اور نہیں طاقت رکہتی اسکی حامل کرنیکی اہل باطل اور کسلمند یعنی بسبب درازی کے اسکی نقل کی یہہ مسلم نے ف پڑہو قرآن یعنی غنیمت جانو پڑہنا اسکا اور ہمیشہ وسعت کرو اوسکی تلاوت پر اور پختگی ہو میں یعنی بسبب فہم اور ہدایت اور زیادتی ثواب کی روشن ہیں پس گویا کہ یہہ دونوں سورتیں بہ نسبت اور سورتوں کی اللہ تعالی کی نزدیک بمنزلہ چاند کی ہیں بہ نسبت تمام ستاروں کی اور ٹکڑی ہیں ابر کی کہ سایہ کرینگی اپنی پڑہنی والونپر گرمی موقف کیسی اور سایہ کرنیوالی چیزیں ہیں میخی ابر ہو یا اور کچھہ اور دل انکا کہ ہوگا نسبت اول کی اور قریب ہونگی اپنی پڑہنی والونکی سرسی جیسی بادشاہوں کی سر پر سایہ کرتی ہیں چیز وغیرہ کا پس سایہ ہی ہوگا اور روشنی ہی اور کہا طیبی نے کہ لفظ او لفظ غیایتان وغیرہ پر تفویض کی لیی پس اول یعنی بصورت ابر کی یہہ دو سورتیں اوسکی لپی ہونگی کہ پڑہا کہو اور نہ سمجہا معنی ان کی

اور دو سایہ یعنی بصورت سایہ کی چیز کی اوسکی لمبی ہونگی کہ بڑا ہی اور یعنی ہی سہما اور تیسرا یعنی بصورت مکڑ ہونگی اوسکی لمبی ہونگی کہ بڑا اور سہما معنی
اور اور کو تعلیم ہی کہیں ۱۲ ع ۱۰ **وعن** النواس بن سمعان قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یؤتی بالقرآن
یوم القیمۃ واھلہ الذین کانوا یعملون بہ تقدمہ سورۃ البقرۃ وآل عمران کانھما غمامتان او ظلتان سوداوان
بینھما شرق او کانھما فرقان من طیر صواف تحاجان عن صاحبھما رواہ مسلم ۱۲ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا سنا میں پیمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی لایا جاویگا قرآن دن قیامت کی اور اوسکی قرآن کی وہ کہ عمل کرتی تھی ساتھہ اوسکی اگی ہونگیں سوری قرآن کے سورہ بقرہ اور
آل عمران کو یا کہ وہ دو مکڑی ہیں اڑتے یا دو مکڑی ہیں پر کھولے سیاہ درمیان میں اونکی ایک چمک ہے گویا کہ وہ دو مکڑیان ہیں پرندی جانور ونکی صف باندھی ہوئی
جھگڑینگی پڑھنے والی اونکی طرف سے یعنی اپنی پڑھنے والونکی شفاعت کرینگی نقل کی ہیہ مسلم نی **ف** لایا جاویگا قرآن یعنی ایک صورت بنا کر لایا جاویگا
یا ثواب اوسکا لایا جاویگا اور عمل کرتی تھی دلالت کرتی ہی ہیہ اوپر کہ جو پڑھا قرآن اور عمل نکیا اوسپر نہ ہوا اہل قرآن سی اور نہوگا وہ شفاعت کرنیوالا
اوسکا بلکہ ہوا قرآن حجت اوسپر اور اگی ہونگی یعنی ساری قرآن کی ثواب کے اگی ہوگا ثواب ان سورتونکا اور بعضون نی کہا کہ صورت بنالی جاویگی سکی
کہ دیکھینگی اوسکو لوگ جیسی کہ صورت بنی گی اور اعمال کی تولنی کی لیی میزان مین اور سیاہ یعنی بسبب دلدار اور تہ ہونیکی سیاہ ہونگی اور ایسی
ابر کا سایہ خوب ہوتا ہی اور درمیان مین اونکی ایک چمک ہی یعنی باوجود دل دار ہونیکی نہین مانع ہونگی روشنی کی اور بعضون نی کہا کہ شرق کی
معنے مین درمیان اون دونون سورتونکی فرق ہوگا واسطی تمیز کی ساتھہ بسملہ کی ۱۰ ع **وعن** أبی بن کعب قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا المنذر اتدری ای آیۃ من کتاب اللہ تعالی معک اعظم قلت اللہ ورسولہ اعلم قال
یا ابا المنذر اتدری ای آیۃ من کتاب اللہ معک اعظم قلت اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم قال فضرب بیدہ
فی صدری وقال لیھنک العلم یا ابا المنذر رواہ مسلم ۱۲ روایت ہی ابی ابن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو المنذر
کہ کیا نسبت ہی آپی کی کیا جانتا ہی تو کونسی ایت کتاب اللہ تعالی سی ساتھہ تیری بہت بڑی ہی کہا میں کہ اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا ای
ابو المنذر جانتا ہی تو کونسی ایت کتاب اللہ کی ساتھہ تیری بہت بڑی ہی کہا میں اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم یعنی ساری آیۃ الکرسی کہا ابی نی کہ
مارا حضرت نی اپنا ہاتھہ میری سینہ پر اور فرمایا چاہیی کہ خوشگوار ہو تجکو علم ای ابا المنذر نقل کی ہیہ مسلم نی **ف** اولی ہیہ ہے کہ کہا جاوی کہ سپرد
کیی حضرت کی اول از راہ ادب کے اور جواب پاوے دوسری بار وطی پوچھی حضرت کی پس جمہ کیا ادب و فرمان بردار کیو جیسکہ طریقہ ہی اہل کمال کا
اور بعضون نی کہا کہ منکشف ہوا اونکو دوسری بار علم اللہ کی طرفسی یا مدد رسول اوسکی سی لیہ بکثت فضایل و جس ادب کی بیچ جواب دینی سوال
کے اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اسلیی کہا کہ اسمین بیان توحید اور تعظیم الہی اور ذکر اسماء حسنی اور صفات باری تعالی کا ہی ۱۰ ع **وعن** أبی ھریرۃ
قال وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوۃ رمضان فاتانی آت فجعل یحثو من الطعام فاخذتہ و
قلت لارفعنک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی محتاج وعلی عیال ولی حاجۃ شدیدۃ قال فخلیت
عنہ فاصبحت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ھریرۃ ما فعل اسیرک البارحۃ قلت یا رسول اللہ شکی حاجۃ
شدیدۃ وعیالا فرحمتہ فخلیت سبیلہ قال اما انہ قد کذبک وسیعود فعرفت انہ سیعود لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انہ سیعود فرصدتہ فجاء یحثو من الطعام فاخذتہ فقلت لارفعنک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
دعنی فانی محتاج وعلی عیال لا اعود فرحمتہ فخلیت سبیلہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا وکیل کیا مجکو رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ نگہبانی کرنی یعنی جمع کرنی زکوٰۃ رمضان کی یعنی صدقہ عید الفطر کی پھر جمع ہونیکی باتیں حضرت فقرا کو پس وہ یا میری پاس
ایک شخص پس شروع کیں لپین ہیرنی غلہ مین سی یعنی لیکر اپنی باس اور دامن مین رکھتا جاتا تھا پس پکڑ لینی اوسکو اور کہا مینی کہ البتہ پہنچی ذنگا مین
تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوسی کہ تحقیق مین محتاج ہون اور میری ذمہ پر نفقہ عیال کا ہی اور تجکو حاجت سخت ہی یعنی تنگدستی فیرہ ہی میرے
ذمہ کہا ابو ہریرہ نی پس چھوڑ دیا مینی اوسکو پس صبح کی مینی پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی خبر غیب کی دی کہ ای ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات
گذری ہوئی مین تہا کہا مینی یا رسول اللہ شکایت کی اوسنی حاجت سخت کی اور عیالدار کی پس رحم کیا مینی اوسپر پس چھوڑ دیا مینی اوسکو فرمایا حضرتنے
خبردار ہو تحقیق اوسنی جہوٹ بولا تجسی یعنی بیچ ظاہر کرنی حاجت کی اور وہ پھر آویگا یعنی پھر آویگا تہا رہ اوس سی پس جانا مینی کہ وہ پھر آویگا بسبب فرمانی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ وہ پھر آویگا پس منتظر رہا مین اوسکا پھر آیا لپین لینی لگا غلہ مین سے پس پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی کہ البتہ لیجاونگا مین تجکو
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ وہ پھر آویگا پس منتظر رہا مین اور اوسکا پھر آیا لپین لینی لگا غلہ مین سے پس پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی کہ البتہ لیجاونگا مین تجکو
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوسنی چھوڑ دی مجکو کہ مین محتاج ہون اور میری ذمہ پر نفقہ مکتبی کا ہی پھر نہ آونگا مین پس رحم کیا مینی اوسپر پس چھوڑ دی
مینے راہ اوسکی ف بسہار شاید کہ رحم کیا بسبب کہنی اوسکیکی کہ پھر نہ آونگا والاثابت ہو چکا تما جہوٹ اوسکا پھر ظاہر کرنی حاجت کی زبانی مخبر صادق
کے ع ہ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ قُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَکَا حَاجَۃً شَدِیْدَۃً وَعِیَالًا فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُّہٗ
لِمَجِیْئِہٖ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ
اَنَّکَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِیْ اُعَلِّمْکَ کَلِمَاتٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ اَللّٰہُ لَا
اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَۃَ فَاِنَّکَ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَلَا یَقْرَبُکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ فَخَلَّیْتُ
سَبِیْلَہٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّہٗ یُعَلِّمُنِیْ کَلِمَاتٍ
یَنْفَعُنِیَ اللّٰہُ بِھَا قَالَ مَا ھِیَ قُلْتُ قَالَ لِیْ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ مِنْ اَوَّلِھَا حَتّٰی تَخْتِمَ
اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَقَالَ لِیْ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَلَا یَقْرَبُکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ وَکَانُوْا
حَرِیْصِیْنَ عَلَی الْخَیْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ
ثَلٰثِ لَیَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاکَ شَیْطَانٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۔ پس صبح کی مینی پھر فرمایا مجکو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی ای ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا مینی یا رسول اللہ شکایت کی اوسنی حاجت سخت کی اور عیالدار کی پس رحم کہا مینی اوسپر
چھوڑ دی مینی راہ اوسکی یعنی بسبب عہد اوسکیکی کہ پھر نہ آونگا پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اوسنی جہوٹ بولا تجسی یعنی اسمین کہ پھر نہ آونگا اور پھر آویگا وہ پس
منتظر رہا مین اوسکا پھر آیا لپین لینی غلہ سی پھر پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی البتہ لیجاونگا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ اخیر ہی
تین مرتبہ کی تحقیق تو کہتا ہی کہ مین نہین آیکا اور پھر آتا ہی تو کہا اوسنی چھوڑ دو مجکو سکھلاونگا مین تمکو کتنی کلمی نفع دیگا تمکو اللہ بسبب انکی جو وقت
کہ جگہہ پکڑو طرف بچونی اپنی کی یعنی سونی کی لیی پس پڑہو آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یہانتک کہ ختم کرو تم آیۃ کو یعنی وہو العلی العظیم تک پس ہو
پس تحقیق ہمیشہ رہیگا تجپر اللہ کیطرف سی نگہبان یعنی فرشتہ اور نہین نزدیک ہوئیگا تمہاری کوئی شیطان یعنی جن وانس سے وہطی ایذا دہی دینی و
دنیوی کی صبحتک پس چھوڑ دی مینی راہ اوسکی پس صبح کی مینی پھر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مینی کہ اے قیدی
نی یہہ کہ سکھلا دی مجکو کتنی کلمی کہ نفع دی مجکو اللہ بسبب اوسکی فرمایا حضرت نی کہ خبردار ہو تحقیق اوسنی سچ کہا تجسی یعنی اس کلمہ نی مین اور وہ بھی جہوٹ
بولنے اور بہاتون مین جانتا ہی تو کس سی خطاب کرتا تہا تین رات سی کہا مینی نہین فرمایا یہہ شیطان تہا یعنی صدقات کی ناقص کرنیکی یا
تہا نقل کی یہہ بخاری نی وعن ابن عباس قال بینما جبرئیل علیہ السلام قاعد عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع

نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا وسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹھے ہوئی تھی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنی جبرئیل نی آواز دروازہ کھلنی کیسی اوپر کی طرف سی پس اوٹھایا سر اپنا پس کہا جبرئیل نی یہہ دروازہ ہی آسمان کا کھولا گیا آجکی دن نہین کھولا گیا کبھی مگر آج پس اوترا اوس دروازہ سی ایک فرشتہ پس کہا جبرئیل نی یہہ فرشتہ اوترا طرف زمین کی نہین اوترا کبھی مگر آج پس سلام کیا یعنی فرشتہ نی حضرت کو یہہ کہا خوشوقت ہو تم ساتھہ دو نورونکی کہ دیئی گئی ہو تم وہ دو نور نہین دیا گیا کوئی نبی اپلی تمسی سورہ الحمد اور خاتمہ سورہ بقرہ کا نہین پڑہی گا تو کوئی حرف انمین سی مگر کر دیا جاویگا تو ثواب وسکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پس اوترا یہہ کلام اوسیکا ہی کہ سا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ساتھہ دو نورونکی انکا نام نور سپلیی ہوا کہ یہہ روشنی ہونگی کہ چلین گی آگی پڑہنی والی نبی کی قیامت کو اور خاتمہ سورہ بقرہ کا ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد خاتمہ سی ما فی السموات وما فی الارض آخر سورہ تک ہی پنانچہ کعب رضی سی ہی منقول ہی اور کوئی حرف حرف سی مراد کلمہ ہی اور کلمی انمین دو طرح کی ہین ایک تو وہ ہین کہ جنمین عاجی مانند بدنا الطریق المستقیم اور غضب انپک بنا اور سوائے انکیلے اور دوسری کلمی فقط حمد و ثنا کی ہین پس جو کلمہ دعا کا ہی پڑہیگا یا جاویگا وہ چیز کہ اوس کلمی مین ہی اور جو کلمہ کہ حمد و ثنا کا پڑہی گا یا جاویگا ثواب وسکا جیسا کہ قرآن کی حرفون پر ملت ہی ع **وَعَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو آیتین آخر سورہ بقرہ کی یعنے امن الرسول سی آخر تک جو شخص پڑہی ہی اوسکو رات مین کفایت کرتی ہین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کفایت کرتی ہین یعنی دفع کرتی ہین اوس سی شرارت جن و انس کیکو یا کفایت کرتی ہین قیام لیل سی ع **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا شر دجال کیسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دجال ہی یا وہ دجال مراد ہی کہ اخیر زمانی مین پیدا ہوگا یا دجال سی مراد ہر جھوٹا فریبیہی اور ترمذی کی روایت آگی آئی ہی اوسمین یون ہی کہ جسنی پڑہین تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کیسی کہا بعضون نی کہ وجہ جمع کی انمین یہہ ہی کہ جو کوئی یاد کریگا دس آیتین تو بچایا جاویگا شر اوسکی سی اگر ملیگا اوسسے اور جو کوئی پڑہیگا تین آیتین تو بچایا جاویگا فتنہ اوسکی سی اگر نہ ملیگا اوسسے حاصل یہہ کہ فتنہ ملاقات کا اشد ہوگا بہ نسبت فتنہ عدم ملاقات کی پس جن آیتون کی یاد کرنی سی فتنہ ملاقات سی بچیگا وہ تین آیتونکی پڑہنی سی اوس فتنہ سی بچیگا کہ بغیر اوسکی ملنی کی لوگ دسمین گرفتار ہونگی واللہ اعلم ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا عاجز ہی ایک تمہارا یہہ کہ پڑہی ایک رات مین تہائی قرآن عرض کیا صحابہ نی اوسکو کسطرح پڑہی تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کی نقل کی یہہ مسلم نی اور نقل کی بخاری نی ابی سعید سی **ف** قل ہو اللہ برابر تہائی قرآن کی اسلیی ہی کہ قرآن مین مذکور ہین قصی اور احکام اور توحید انمین توحید خوب مذکور ہی اور بعضون نی کہا کہ ثواب اسکا مضاعف ہوتا ہی بقدر اصل ثواب تہائی قرآن کے پس بموجب تقریر اول کی نہین لازم آتا کہ تین بار پڑہنی سی ثواب ایک قرآن کا ہو اور بموجب تقریر دوسری کی تین بار پڑہنی سی اصل ثواب ایک قرآن کا

کا حاصل ہو جاتا ہی ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّةٍ وَکَانَ یَقْرَءُ لِاَصْحَابِهٖ
فِیْ صَلٰوتِهِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِكَ
فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ یُحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ایک شخص کو امیر کر کر ایک لشکر پر اور تہا وہ امامت کرتا اپنی رفیقوں کی نمازین اور ختم کرتا یعنی قرأ
اپنی ساتہہ قل ہو اللہ احد کی پس جبکہ پہری یعنی لشکر کی لوگ ذکر کیا روبرو حضرت کی پس فرمایا پوچہو اوس سے کو واسطی کرتا ہی یہہ پس پوچہا اوس سے کہا اوسی
واسطی کرتا ہون مین یہہ اسلیی کہ تحقیق اسمین ہی صفت رحمان کی اور مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ پڑہون اوسکو یعنی ہمیشہ واسطی ہونی صفت رحمان کی پہر
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دو اوسکو کہ اللہ دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی بسبب دوست رکہنی اوسکیکی اوسکو نصل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ختم کرنا
ساتہہ قل ہو اللہ کی یعنی پڑہنا آخر رکعت ہر نماز کمین بعد سورۂ فاتحہ کی قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجر نی کہ پڑہنا بعد فاتحہ کی یا بعد فاتحہ اور سورۃ کی ہر رکعت
مین قل ہو اللہ احد اور معنی اول جو ہمنی لکہی ہین وہ خوب ہین کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہی بالاتفاق ۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّیْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِیَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ مَعْنَاهُ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نی عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون اس سورۃ کو مراد اوس سی سورہ قل ہو اللہ احد فرمایا
حضرت نی کہ تحقیق دوستی تیری اوس سورۃ سی داخل کر گئی تجکو بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی بخاری نی معنی اسکی وَعَنْ عُقْبَةَ
ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّیْلَةَ لَمْ یُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عجب آیتین مین کہ اتاری گئین تا کی رات
نہین دیکہی گئین مانند اونکی کبہی یعنی ہیچ مقدمہ پناہ پکڑنیکی کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس مین نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اٰوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ کُلَّ لَیْلَةٍ جَمَعَ کَفَّیْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْهِمَا فَقَرَاَ فِیْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ
اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ یَبْدَءُ بِهِمَا عَلٰی رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ
مِنْ جَسَدِهٖ یَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ
جگہہ پکڑتی طرف بچھونی اپنی کی ہر شب ملاتی دونون ہاتہہ اپنی پہر دم کرتی دونون ہاتہون پس پڑہتی اوسمین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس پہر پہیرتی دونون ہاتہہ کو بدن اپنی پر جہانتک ہو سکتا شروع کرتی پہیرنا ہاتہونکا اپنی سر پر اور اپنی منہہ پر اور اگلی جانب بدن
اپنی کی پر یعنی بعد اسکی ہاتہہ اور جگہہ پہیرنی کرتی یہہ یعنی پڑہنا اور دم کرنا اور پہیرنا ہاتہہ کا تین بار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر حدیث
سے معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلی ہاتہون پر کرتی تہی اور پڑہتی تہی بعد اسکی پس بعضون نی تو کہا ہی کہ یہہ اس لیی کرتی تہی کہ تا مخالفت ہووی ساحرون کی
کہ وہ پہلی پڑہتی ہین اور دم پیچہی کرتی ہین اور بعضون کہا کہ معنی یہہ ہین کہ ارادہ دم کرنیکا کرتی پہر پڑہتی اور پہر دم کرتی ۱۴ وَسَنَذْکُرُ
حَدِیْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن مسعود
کے لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب المعراج مین انشاء اللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ
عَوْفٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَلْقُرْاٰنُ یُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ
وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِیْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی

کرنقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مین چیزین ہونگی نیچی عرش کی دن قیامت کی ایک تو قرآن جھگڑی گا بندونسی اور دوسری قرآن کی ظاہر ہی ہی اور باطن ہے اور دوسری نیچی عرش کی امانت اور تیسری ناپاکیگا ناپاکیگا اور امانت خبردار ہوجسنی ملایا مجکو یعنی رعایت کی میری حق کی ملا دیگا اوسکو اللہ یعنی ساتھہ رحمت اپنی کی اور جسنی توڑا مجکو یعنی رعایت میری حق کی نکی توریگا اوسکو اللہ یعنی متوجہ نہین ہونیکا اوسپر نقل کی ہیہ شرح السنہ مین **ف** نیچی عرش کی یہہ کہنا یہی اس سی کہ کمال قرب اور اعتبار ہوگا انکو درگاہ عزت مین کہ ضائع نہین کریگا حق سبحانہ اونکی حق کو اور ثواب اون لوگونکی کہ محافظت کرینگی اُنکی جیسا کہ حال بادشاہ ہونکی مقربونکا ہوتا ہی اور جھگڑیگا بندونسی یعنی جنہون نی اسکی تعظیم نکی اور عمل نکیا اسپر اونسی جھگڑیگا اور جنہون نی تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر اونکی طرف سی جھگڑیگا یعنی جناب الہی مین شفاعت اُنکی کریگا اور ظاہر ہی ہے یعنی ظاہر ہین کہ اکثر لوگ سمجھتی ہین یا عتیاج تامل کی نہین اور باطن ہے یعنی بعضی معنی قرآن کی محتاج ہین تامل اور فکر و تفسیر کی کہ نہین سمجھتی کہ اوسکو اگر خواص مقربین علما ربانیین سے یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ہر کوئی بقدر سمجھہ اپنی کی ساتھہ قرآن کی مواخذہ کیا جاویگا اگر عمل نکری گا اوسپر اور امانت ہی مراد ہی حق اللہ تعالی کی اور بندون کی کہ لازم ہی ادا اونکا یا نچ رج **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَاُ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جاویگا واسطی صاحب قرآن کی پڑہ اور چڑہ یعنی پڑہت کی درجون پر اور ٹہیر ٹہیر کر پڑہ جیسا کہ تو ٹہیر ٹہیر کر پڑہتا تہا دنیا مین بیشک مرتبہ تیرا نزدیک خراہت کی کہ پڑہیگا تو اوسکو نقل کی ہیہ احمد و ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی **ف** صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا ہی قرآنکی اور عمل کرتا ہی اوسپر نہ وہ کہ پڑہی قرآن اور قرآن لعنت کری اوسپر یعنی جو عمل نہین کرتا اوسکا یہہ حال ہوتا ہی ایکے روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی عمل کری قرآن پر بس گویا کہ پڑہتا ہی اوسکو ہمیشہ اگرچہ بیٹہا پڑہا اوسکو اوجسنی نہ عمل کیا قرآن پر پس گیا کہ نہ پڑہا اوسکو اگرچہ پڑہتا ہی اوسکو ہمیشہ اور چڑہ یعنی چڑہتا جا درجات جنت کی بقدر آیات قرآن کی ہین پس اگر تمام قرآن پڑہیگا اوپر کی درجہ جنت کی پر کہ لایق حال وسکیکی ہوگا پڑہیگا اور اسمین اشارا ہی اسپر کہ جو حافظ ترتیل سی پڑہتی ہین اونکا بڑا رتبہ ہوگا جنت مین اور ترتیل قرآنکی بحسب گنتی کو فونکی کہ اس یار مین قراءۃ اونکی مروج ہی یہہ ہر اور دو سو سین تینتیس ہین اور سوائے اسکی اور ہی قول ہے سی آئی ہین سین جو چاہی قراءۃ کی کہا بو عمرو سے دیکہدلی ح رج **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق وہ شخص کہ نہین اوسکی دلمین کچھہ قرآن سی مانند گہر ویران کی ہی نقل کی ہیہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** یعنی کہ جو کوئی کچھہ ہی قرآن نہ جانتا ہو اور نہ ایمان رکہتا ہو اوسپر یا جانتا ہو اور ایمان نہ رکہتا ہو اوسپر وہ مانند گہر ویران کی ہی اور جسکو قرآن آتا ہو اور ایمان بہی رکہتا ہو اوسپر اوسکا باطن آباد ہی نور ایمان سی تہو یا جانتا ہوگا تہوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد ہوگا ح رج **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی پروردگار بابرکت اور بلند جسکو باز رکہی قرآن یاد میرے سی اور مانگنی میرے سی دیتا ہونین اوسکو بہتر اوسچیز سی کہ دیتا ہون مانگنی والونکو اور بزرگی کلام الہی کی اوپر تمام کلاموں کی مانند

بزرگی اللہ کی تمام مخلوقات اوسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت مشغول ہونیوالیکی اسمین اور پڑھنیوالیکی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے ف اسکو بازرکہی قرآن یعنی جو کوئی مشغول رہی یاد کرنی قرآن کی مین اور جانی اور سمجھنی معانی اسکی مین اور عمل کرنیمین اوپچیز پر کہ اوسمین ہی اور بازرہی اور ذکر و دعا میں ایسی کہ سوای کلام اللہ کی مین تو دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنے والونسی اور ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنی والون اور ذکر کرنیوالونسی لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتہہ ذکر کرنیوالونکی اسلیے کہ ذکر بہی حقیقت مین دعا ہی کیونکہ ذکر اور ثنا کریم سی مقصود یہہ ہوتا ہی کہ کچہہ بہکو دی اور جملہ فضل کلام اللہ کا احتمال رکہتا ہی کہ تمہی قول اللہ تعالی کا اور احتمال یہہ ہی ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ظاہر تر ہی ہی ع ع ح ع وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الم حرف ولکن الف حرف ولام حرف ومیم حرف رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو تہ پڑہی ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن مین سی پس واسطی اوسکی عوض ہر حرف کی نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کی یعنی ہر حرف پر دس نیکیان لکہی جاتی ہین نہین کہتا مین کہ سارا الم ایک حرف ہی الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف یعنی الم کی کہنی مین تیس نیکیان لکہی جاتی ہین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اعتبار سند کی وعن الحارث الاعور قال مررت فی المسجد فاذا الناس یخوضون فی الاحادیث فدخلت علی علی فاخبرتہ ففال اوقد فعلوہا قلت نعم قال اما انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انہا ستکون فتنۃ قلت ما المخرج منہا یا رسول اللہ قال کتاب اللہ فیہ نبا ما قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم ہو الفصل لیس بالہزل من ترکہ من جبار فصمہ اللہ ومن ابتغی الہدی فی غیرہ اضلہ اللہ وہو حبل اللہ المتین وہو الذکر الحکیم وہو الصراط المستقیم ہو الذی لا تزیغ بہ الاہواء ولا تلتبس بہ الالسنۃ ولا یشبع منہ العلماء ولا یخلق عن کثرۃ الرد ولا ینقضی عجائبہ ہو الذی لم تنتہ الجن اذ سمعتہ حتی قالوا انا سمعنا قرانا عجبا یہدی الی الرشد فامنا بہ من قال بہ صدق ومن عمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعا الیہ ہدی الی صراط مستقیم رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث اسنادہ مجہول وفی الحارث مقال

اور روایت ہی حارث اعور یعنی کانی سی کہا کہ گذرا مین مسجد مین یعنی مسجد کوفہ مین لوگون پر کہ بیٹہی تہی پس ناگہان لوگ مشغول تہی بیہودہ باتون بیفائدہ کی یعنی قصون وغیرہ مین اور چہوڑدی تہی تلاوت قرآن وغیرہ پہر گیا مین حضرت علی رض کی پاس پس خبر دی مینی اونکو پس فرمایا حضرت علی نی کیا تحقیق کی اونہون نی یہہ بات یعنی چہوڑ دیا اونہون نی قرآن اور مشغول ہوئی بیفائدہ باتون مین کہا مینی کہا ان فرمایا حضرت علی نی خبردار ہو تحقیق سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگونمین اور بڑی مذاہب نکالینگی کہا میں کسطرح خلاصی ہوگی اسسی یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اوسسے عمل کرنا ہی کتاب اللہ پر اوسمین خبر ہی پہلون تمہارے کی یعنی اگلی امتونکی خبرین اور خبر ہی اوپچیز کی کہ پیچہی تمہارے ہی یعنی علامتین قیامت کے اور احوال قیامت کے اوسمین حکم ہی اوپچیز کا کہ واقع ہی میان تمہارے یعنی کفر اور ایمان اور طاعت اور گناہ اور حلال اور حرام اور تمام شرائع اسلام کی اوعلامات اوسکی وہ فرق کرنیوالا ہی درمیان حق و باطل کی نہین ہیوہ جس متکبر نی چہوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور جسنی ڈہونڈی ہدایت اوسکی غیر مین یعنی کتابونمین اور علمون مین کی نہین نکالی گئی قرآن سی اور نہ موافق ہین ساتہہ بیگی گمراہ کریگا اوسکو اللہ

اور وہ رسی اللہ کی ہی ستوا یعنی وسیلہ قوی ہی معرفت اور قرب الہی کا اور وہ ہی مذکور یا حکمت اور وہ راہ ہی سیدھی اور وہ ایسا ہی کہ نہیں کجرو
آئین بسبب اتباع اوسکیکی خواہشین جی سی طرف باطل کی اور نہیں ملتین ساتھہ اوسکی زبانین اور نہین سیر ہوتی اوسسے علما اور نہین پرانا ہوتا بسبب کثرت
فراوات کی اور نہین تمام ہوتی عجائبات سکی اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنون نی اوسوقت کہ سنا اوسکو یہانتک کہ کہا تحقیق ہمنی سنا قرآن عجب ہدایتا
تا ہی طرف ہدایت کی پس ایمان لائی ہم ساتھہ اوسکی جسنی کہا موافق اوسکی اوسنی سچ کہا اور جسنی عمل کیا ساتھہ اوسکی ثواب پاجاویگا اور جسنی حکم کیا
ساتھہ اوسکی یعنی درمیان لوگونکی انصاف کیا اور جسنی بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکی یعنی طرف ایمان لانی اور عمل کرنیکی اور سیدھا راہ دکھایا گیا طرف سیدھے
راہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث سند اسکی مجہول ہی اور حارث مین گفتگو کی ہی یعنی وہ جھوٹا ہی ف جس تکیہ
نی جھوٹا قرآنکو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور نہ عمل کیا اوسپر اور ہلاک کریگا اوسکو یا توڑیگا گردن اوسکی عمل مین قسم کی معنی مین توڑنی اور جدا کرنیکی پس
معنے یہہ ہین کہ قطع کریگا اوسکو اللہ اور دور کریگا رحمت اپنی سی بخلاف اوسکی کہ عمل کری قرآن پر اوسکو پہنچا دیگا اللہ تعالی علی مراتب کو اور کہا طیبی نی
کہ جسنی ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر ایسی آیت وکلمی کو واجب ہے عمل کرنا اونپر یا ترک کی قراءۃ اوسکی از راہ تکبر کی کافر ہو جاتا ہی اور
جسنے جھوٹا پڑہنا قرآن کا بسبب عجز کی یا کسل ضعف کی باوجود اعتقاد تعظیم اوسکیکی پس نہین گناہ اوسپر ولیکن وہ محروم ہی ثواب سی اور نہین کجر
ہوتین بسبب اتباع اوسکیکی خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کری اوسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سی اور اگر کوئی کہی کہ اہل بدعۃ یعنی روافض و خوارج وغیرہما
بہی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہہ کہ سبب اونکی گمراہی کا یہہ ہے کہ وہ کامل دلیل نہین پکڑتے ہین سلیمی کہ
جھوٹا دین اونہون نی حدیثین حضرت کی کہ جسنی مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہی اور تقلید کی اونہون نی اوسکی کہ جو کامل تہی کلام اللہ کی سمجھنی
مین یعنی صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم پہچانا اونہون نی قرآن کو حق پہچاننی کا اسلیمی کہا ہی جنہون نی کہ جو کوئی نہ یاد کری قرآن اور نہ سیکھی حدیث نہیں وہ
کیجاوی اوسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہماری مین بغیر علم کی اور ہمیشہ قناعت کی اپنی جہل پر پس وہ مسخرہ ہی شیطان کا اسلیمی کہ علم ہمارا مقید ہے
ساتھہ کتاب و سنت کی و اللہ اعلم اور کہا طیبی نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین قدر ہوتی اہل اہوا یعنی مبتدع اوپر تبدیل و تغیر و کجرکرنی اسکیکی اس سورۃ کی
ب قصدیہ کی لیی ہی اور نہین ملتین ساتھہ اوسکی زبانین یعنی اور عبارت اسکی مانند نہین ہوسکتی بسبب نہایت فصاحت اسکیکی یا مراد یہہ ہی کہ قراءت
و تلاوت نہین ہی مومنونکی زبانون پر اگرچہ عربی نہون بسبب جنش ہونی دلونکی اوپر تلاوت اسکیکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ
اور نہین سیر ہوتی اوسسے علما یعنی نہین حاطہ کرسکتی کنہ اوسکیکو علما راسقدر کہ یہہ ہین طلب اوسکی سی مانند نہیں یعنی اوس شخص کی کہ سیر ہوتا ہی کہانسی
بلکہ سب طلب ہوتی ہین ایک بعد پر حقایق اوسکی سی مشتاق ہوتی ہین اور جیز کی زیادہ اول سی اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرات اوسکیکی
اور سستی اذکار و اخبار اوسکیکی بار بار پڑہنی سی بلکہ جب پڑہتا ہی بندہ یا سنتا ہی اوسکو زیادہ یا تا ہی حلاوت پر نسبت پہلی بار کی اگرچہ یہہ بھی معنی اوسکی
ع وَعَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ
وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ هَذَا
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی معاذ جہنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی قرآن اور عمل کری ساتھہ اوسکے
اوسکے ماں باپ کے سر پر پہنائی جاوینگی اوسکے تاج دن قیامت کی کہ روشنی اوسکی بہتر ہوگی روشنی آفتاب کی سی بیچ گہرون دنیا کی اگر ہوتا آفتاب اندر
گہرون تمہارے پس کیا گمان ہی تمہارا ساتھہ اوس شخص کے کہ عمل کیا ساتھہ قرآن کی نقل کی یہہ حمد اور ابو داود نی ف پڑہی قرآن یعنی خوب طرح پڑہے
اوسکو اور کہا ابن حجر نی کہ یاد کری اوسکو اور اگر ہو آفتاب یعنی بالفرض والتقدیر تمہاری گہرون مین البتہ ہی بیچ روشنی کی کہ آفتاب باوجود اس

روشنی کی اگر اندر گھر وںکی ہو تو روشنی اوسکی زیادہ معلوم ہوگی بسبب اسکی کہ ہی باہر اور اونچا اور اخیر جملہ کا مطلب یہ ہی کہ جب اوسکی ماں کے یہہ قدر ہوویگی اوسکی سبب سے تو اوسکا کیا پھر درجہ ہوگا ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامری کہا سنا یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اگر گر دانا جاوی قران چمڑی مین پھر ڈالا جاوی آگ مین یعنی بالفرض التقدیر تو نہ جلی نقل کی یہہ دارمی نی ف بعضون نی کہا ہی کہ یہہ مبنی بر مبالغہ قرآن کا حضرت کی زمانی مین تہا جیسی معجزی اور انبیا کی اونکی زمانی مین ہوتی تہی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی قران پڑہی اور عمل کری اوسپر تو دوزخکی آگ مین نہین جانیکا پس مراد خیر ایسی پوست و بدن آدمی کا ہی ح و عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَاَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا جس شخص نی کہ پڑہا قرآن پہر یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکیکو اور حرام جانا حرام اوسکیکو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین یعنی اول وہلہ مین اور قبول کریگا اوسکی شفاعت بیچ دس شخصونکی گہر والون مین اوسکیسی کہ سب ایسی ہین ہونگی کہ واجب ہوگی واسطی اونکی آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخکی ہونگی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے اور حفص بن سلیمان راوی نہین قوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابی بن کعب کو کسطرح سی پڑہتی ہو تم یعنی کیا پڑہتی ہو نماز مین پس پڑہی سورہ فاتحہ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی قبضہ مین ہی نہین اوتاری گئی توریت مین اور نہ انجیل مین اور نہ زبور مین اور نہ قرآن مین کوئی سورہ مانند اسکی اور تحقیق سورہ فاتحہ سات آیتین ہین مکرر پڑہی جاتی ہین اور قرآن عظیم ہی کہ دیا گیا ہون مین وہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ دارمی نی قول انزلت سے اور نہین ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف تحقیق مثانی اور قرآن عظیم کی معنون کی پہلی فصل مین ہو چکی ہی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ وَفِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکھو قرآن پہر پڑہو اوسکو پس تحقیق حال قرانکا واسطی اوس شخص کے کہ سیکھا ہی پہر پڑہتا ہی اور ہمیشہ پڑہتا ہی یا عمل کرتا ہی اوسپر یا رات کو قیام کرتا ہی ساتھہ اوسکی مانند حال تہیلی بہری ہوئی کی مشک سی ہی کہ پہیلتی ہی بو اوسکی تمام مکانین اور حال اوس شخص کا کہ سیکھا اوسکو اور سو رہا اور غافل ہوا قرات اور قیام سی یا عمل کیا اور کلام اللہ اوسکی دل مین ہے مانند حال تہیلی کی ہی کہ باندہی گئی مشک پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ ف سیکھو قرآن یعنی لفظ و معانی اوسکی کہا ابو محمد جوینی نی کہ سیکھنا اور سیکھانا قرآن کا فرض کفایہ ہی انتہی اور فرض عین ہے

یکہنا بعض قرآن کا یعنی بسقدر پڑہنا فرض ہی نماز مین اور کہا نووی نی کہ مشغول ہونا یا دکرنی قرائین کہ زیادہ ہی فاتحہ سی افضل ہی نماز نفل سے یعنی کرونکہ یہ ہی اور نووی دیا ہی بعض متاخرین نی اسپر کہ مشغول ہونا ساتھہ حفظ قرآن کی افضل ہی مشغول ہونیسی اور علماء مین کہ جو فرض کہا یہ مین فرض عین یعنی اوپر عین علم سی افضل نہین ہے یا دکرنا قرآن کا اور مانند حال تیلی بہری ہوئی کی الخ یعنی سینہ قاری کا مانند تیلی کی ہی اور قرآن اوسمین مانند مشک کے پس سب وہ پڑہتا ہے اوپر پہنچتی ہی برکت اوسکی گہر اوسکی مین اور سننی والون کو اور غیر جملہ کا یہ مطلب ہے کہ جسنی سیکہا قرآن اور نہ پڑہا پہونچی برکت اوسکی نہ اوسکو اور نہ اوکو پس ہوا مانند مشک کی تیلی کی کہ سارا اوسکا بندا ہوا ہی نہین ہوپہنچی خوشبو کسیکو ۔ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حم الْمُؤْمِنَ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی حم کو اوسکو سورہ مومن کہتی ہین الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی بسبب برکت اوسکی صبح تک اوسکی اور جو پڑہی اوکو وقت شام کی محفوظ رہتا ہی بسبب برکت اوسکی صبح تک نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** الیہ المصیر تک یہ مذکور یون ہی حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ **وَعَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکہی کتاب سے حکم کیا فرشتون کو سا تہہ لکہنی قرآنکی لوح محفوظ مین پہلی پیدا کرنی آسمان و زمین کی دو ہزار برس اوتارین اوس کتاب مین سی دو آیتین کہ ختم کیا سا تہہ اونکی سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سی آخر تک اور جس مکانمین پڑہی جاوین یہہ آیتین تین رات تک نہین نزدیک آتا اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی تین آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** پہلی فصل مین ایک حدیث ابو درداء سی گذری کہ جو کوئی یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا دجال سی پس ایک پر جمع کی تو وہان بیان کی گئی ہی اور دوسری وجہ جمع کی یہہ ہی ہوسکتی ہی کہ اول جس اونکو یاد کرنکی یہہ خاصیت مترتب ہوئی ہو بعد ازان ارشاد وسعت فضل کی تیئی پر ہونکی پڑہنی کی یہہ خاصیت پہہری واللہ اعلم **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی ہر چیز کی دل ہی اور دل قرآن کا یاسین ہی اور جو شخص کہ پڑہتا ہی یاسین کو لکہتا ہی اللہ واسطی اوسکی بسبب پڑہنی اوسکی تو اوسکیلی قرآن کو دس بار نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا یاسین ہی اسلیے کہ احوال قیامت کی اور اور مقاصد عمدہ قرآنکی یہان مذکور ہین **ع** **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ

الْمَلِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوبَى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوبَى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوبَى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی پڑہی سورہ طٰہٰ اور یٰسٓ پہلی پیدا کرنی آسمان زمین کی ہزار برس پس جبکہ سنا فرشتون نی قرآن یعنی پڑہنا انکا کہا خوشحالی ہی واسطی اوس امت کی کہ اوتارا جاویگا یہہ قرآن یعنی یہہ دونون سورتین اوسپر اور خوشحالی ہی واسطی اون دلون کی کہ اوٹہاویگی یہہ یعنی یاد کرینگی اور محافظت کرینگی اسکی اور خوشحالی ہو واسطی اون زبانونکی کہ پڑہینگی یہہ قرآن نقل کی یہہ دارمی نی **ف** پڑہنا یعنی ظاہر کرنا یہہ سورتین اور بیان کیا ثواب تلاوت اونکی کا یا سمجہنا یا اوذکر اونکی فرشتونکی تعین اور الہام کیا کو معنی آگہی اور کہا ابن حجر نی کہ حکم کیا بعضی فرشتونکو ساتہہ پڑہنی اونکی باقی فرشتونیتاوہ جانین بزرگی انکی اور جبکہ سنا فرشتون نی قرآن مراد قرآن سے قراءۃ ہی یعنی سنا پڑہنا ان سورتونکا یا قرآن سی یہی طٰہٰ اور یٰسٓ مراد ہین کہ قرآن نام خروکل دونونکا ہی ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ بْنُ أَبِي خَثْعَمٍ الرَّاوِي يُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی حم الدخان رات یعنی صبح کرتا ہی اسکو مغفرت مانگتی ہین اوسکے لیی ستر ہزار فرشتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور عمر بن ابی خثعم کہ راوی اسحدیث کا ہی ضعیف کیا جاتا ہی اور کہا محمد نی یعنی بخاری نی کہ وہ منکر ہی حدیث کا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهِشَامٌ أَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِي يُضَعَّفُ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی حم الدخان رات جمعہ کی مغفرت کیجاتی ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور ہشام ابو المقدام راوی ضعیف ہی حدیث مین ہے و

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی پڑہتی مسبحات پہلی سوتیی فرماتا تحقیق انمین ہی ایک آیت بہتر ہزار آیتونسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور روایت کی دارمی نی خالد بن معدان ہی بطریق ارسال کی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** مسبحات وہ سورتین ہین کہ جنکی سری پر لفظ سبحان یا سبح یا یسبح کا ہی وہ سات سورتین ہین سبحان الذی اسری لعبدہٗ اور سورہ حدید اور حشر اور صف اور جمعہ اور تغابن اور اعلیٰ اور ایک آیت بہتر ہزار آیتونسی بعضون نی کہا کہ وہ آیت انزلنا ہذا القرآن ہی اور بعض نی کہا کہ وہ آیۃ ہو الاول والآخر والظاہر والباطن ہو بکل شئی علیم ہی اور طیبی نی کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہی مانند لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی یہہ قول صحیح تر ہی ع ۱۲ مولانا **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سُورَةً فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ایک سورۃ قرآن مین تیس آیۃ کی ہی کہ شفاعت کی اون نی واسطی ایک شخص کے یہانتک کہ بخشش کی گئی واسطی اوسکی اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ شفعت کی معنونمین دو احتمال ہین یا یہ کہ خبر دی یہہ زبانہ نہی کی کہ ایک شخص پڑہتا تہا تبارک الذی اور بڑی قدر کرتا تہا اوسکی پس جب مرا تو شفاعت کی نہی اوسکی یہانتک دور ہوا اوسسے عذاب اور یا یہہ کہ شفعت یعنی مستقبل کی ہی یعنی شفاعت کریگی یہہ سورۃ قبر مین اور

آپ مست ہیں اوس شخص کی کہ پڑھی گا اسکو ع وعن ابن عباس قال ضرب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خباءہ علی قبر وھو لا یحسب انہ قبر فاذا فیہ انسان یقرء سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک حتی ختمھا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھی المانعۃ ھی المنجیۃ تنجیہ من عذاب اللہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کھڑا کیا ایک نی صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیمین سے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور نہ وہ گمان کرتی ہی کہ یہہ قبر ہی پس ناگہان اوسمین ایک آدمی پڑہتا ہی سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک یہانتک کہ تمام کیا اوسکو پہر آیا کھڑا کرنیوالا خیمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورۂ ملک منع کرنیوالی ہی وہ نجات دینی والی ہی نجات دیتی ہی پڑہنی والیکو اللہ کی عذاب سی یعنی قبر کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف یعنی خیمہ کھڑا کرنیوالی نی اوسی مردہ کو سورہ ملک پڑہتی ہوئی نیند مین یا جاگنی مین اور ظاہر تر یہہ ہی اوسکا منع کرنیوالی ہی یعنی بچاتی ہی عذاب قبر سی یا گناہونسی جو کہ سبب ہین عذاب قبر کی یا بچاتی ہی اپنی قاریکو اوس سے کہ پہونچی اوسکو

ربع محشر مین ع وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا ینام حتی یقرأ الم تنزیل وتبارک الذی بیدہ الملک رواہ احمد والترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح ولذا فی شرح السنۃ وفی المصابیح غریب

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی نہ سوتی یہانتک کہ پڑہتی الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی اور بغوی نی شرح السنہ مین اور مصابیح مین کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی ف غریب ہونا منافی صحیح ہونیکی نہین سلہی کہ غریب کبہی ہوتی ہی صحیح ع وعن ابن عباس وانس ابن مالک قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن وقل یا ایھا الکافرون تعدل ربع القرآن رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابن عباس سی اور انس بن مالک سی دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورۂ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن کی اور قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کی اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہی چوتہائی قرآن کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف قرآن مین بیان مبدا و معاد کا ہی اور اذا زلزلت مین بیان معاد کا خوب سے سلیی برابر آدہی قرآن کی ہوئی اور وجہ ہو قل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کی پہلی معلوم ہو چکی اور قل یا برابر چوتہائی قرآن کی سلیی ہی کہ قرآن مین بیان توحید اور نبوت اور احکام اور قصہ کا ہی اور اس سورۃ مین بیان توحید کا خوب ہے واللہ علم ع وعن معقل بن یسار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یصبح ثلث مرات اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم فقرأ ثلث ایات من اخر سورۃ الحشر وکل اللہ بہ سبعین الف ملک یصلون علیہ حتی یمسی وان مات فی ذلک الیوم مات شہیدا ومن قالھا حین یمسی کان بتلک المنزلۃ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہی وقت صبح کی تین بار پناہ پکڑتا ہو تین ساتہہ اللہ کی کہ سننی والا جاننی والا ہی شیطان راندی ہوئی سی پہر پڑہی تین آیتین اخیر سورۂ حشر کی یعنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو سی آخر سورۃ تک متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی ستر ہزار فرشتی دعا کرتی ہین اوسکی لیی یعنی توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور بخشش مانگتی ہین اوسکی گناہونکی لیی شام تک اور اگر مری اوسدن مرتا ہی شہید اور جو شخص پڑہے اس اعوذ کو آیۃ کو وقت شام کی ہوتا ہی ساتہہ سی مرتبہ کی یعنی جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ع وعن انس عن النبی صلی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْہُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَۃً اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً وَلَمْ یَذْکُرْ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ اور روایت ہی انس سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد دو کم جاتی ہین اوس سے یعنی اوسکی اعمالنامہ مین سی گناہ پچاس برس کی مگر ہیہ کہ ہو اوسپر دین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور ایک روایت مین پچاس بار بدلی دو سو بار کی اونہین ذکر کیا الا ان یکون علیہ دین ف مگر ہیہ کہ ہو اوسپر دین اس مستثنا کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ گناہ دین نہین مٹایا جائیگا اور دوسری یہہ کہ بتقدیر ہونی دین کی اور گناہ نہین مٹائی جائین گی اور قرات اس سورۃ کی تاثیر نہین کرتی اور ظاہر اول ہی معنی ہین واللہ اعلم اور مراد دین سی حقوق بندگی ہین شرح دس وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَرَأَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ یَا عَبْدِیْ ادْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِکَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ ارادہ کری سونیکا اپنی سیجہونی پر پہر لیٹی اپنی داہنی کروٹ پر پہر پڑہی سو بار قل ہو اللہ احد جسوقت ہوگا دن قیامت کا فرماویگا اوسکو پروردگار اسی بندہ میری داخل ہو اپنی داہنی طرف بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو طاعت کی کروٹ داہین کروٹ سی لیٹنا اور ایسی سورہ پڑہی کہ داہین صفات ہین اللہ تعالی کی اوسکی بدلی مین یہہ ملیگا اور داہنی شاخ ہی اسکی طرف کہ باغ جنت کی اور محل اوسکی کہ داہنی طرف ہونگی افضل ہونگی باہنی طرف کی باغون اور محلون سی بنوع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّۃُ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہ پڑہتا ہی قل ہو اللہ احد فرمایا واجب ہوئی یعنی اوسکی لیے واجب ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہہ مالک و ترمذی اور نسائی نی ف یہہ واجب ہونا جنت کا بوجہ وعدہ اور فضل اللہ تعالی کی ہی نہ اور کچھہ بنوع وَعَنْ فَرْوَۃَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِیْہِ اَتَیْتُہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَقُوْلُہٗ اِذَا اَوَیْتُ اِلٰی فِرَاشِیْ فَقَالَ اِقْرَأْ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ثُمَّ نَمْ عَلٰی خَاتِمَتِھَا فَاِنَّھَا بَرَاءَۃٌ مِّنَ الشِّرْکِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی فروہ بن نوفل سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہا یا رسول اللہ سکھلا مجکو کچھہ کہ کہون مین اوسکو جسوقت کہ جاؤن نہین طرف بچھونی اپنی کی فرمایا پڑہ قل یا ایہا الکافرون اسلیے کہ تحقیق وہ بیزاری ہی شرک سی یعنی پس سکو پڑہ کر سو ویگا تو پاک ہوکر سو ویگا شرک سی اور مریگا تو توحید پر مریگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نی وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْجُحْفَۃِ وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِیَتْنَا رِیْحٌ وَظُلْمَۃٌ شَدِیْدَۃٌ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَیَقُوْلُ یَا عُقْبَۃُ تَعَوَّذْ بِھِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِھِمَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا اوسوقت کہ ہم چلی جاتی ہی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان جحفہ اور ابواء کی کہ ناگاہ ڈانکا مجکو باوی اور اندہیری سخت نی پس شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پناہ پکڑتی ہی ساتھہ اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کی اور فرماتی ای حقیقہ پناہ پکڑ ساتھہ ان دونون سورتون کی پس نہین پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنیوالی نی ساتھہ مانند ان دونون کی یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیچ مقدمی پناہ پکڑنی سے افضل ہین نقل کی یہہ ابو داود نی ف جحفہ اور ابواء نام ہین مکانون کی درمیان مکی اور مدینی کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خُبَیْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَۃِ مَطَرٍ وَظُلْمَۃٍ شَدِیْدَۃٍ نَطْلُبُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن خبیب سے کہ کہا نکلی ہم بیچ رات سخت اندھیری سخت کی ڈھونڈتی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کہیں نہ شریف لیجاتی ہی ہم ہی ڈھونڈتی ہوئی نکلی تا ساتھ جاویں پس پایا ہمنے اوکو پس فرمایا حضرت نے کہہ کہا ہمنے کیا کہوں فرمایا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سو وقت صبح کی اور وقت شام کی تین بار کفایت کریگی تجکو ہر چیز ہی یعنی دفع کریگی ہر آفت و بلا کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے **وَعَنْ** عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَءُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَءَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا کہا ہمنے یا رسول اللہ پڑھوں میں سورہ ہود یا سورہ یوسف یعنی بقصد پناہ پکڑنی اور دفع برائی کی فرمایا ہرگز نہ پڑھیگا تو کچھ بہت پوری نزدیک اللہ کی قل اعوذ برب الفلق سی نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **ف** بہت پوری یعنی جسمیں مقصد پناہ پکڑنی کی وہی دفع برائی وغیرہ کی اس سورۃ کی برابر کوئی سورۃ کامل نہیں یہہ سبسے زیادہ کامل ہی کہ ہمیں ہر مخلوق کی برائی سی پناہ مانگی ہی قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق اور کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہی کہ دونوں سورتیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے برابر کوئی سورۃ مقصد پناہ پکڑنی میں کامل تر نہیں اور کہا ابن الملک نے کہ مراد غنیمت والی ہی پناہ پکڑنی پر سا تہمان دونوں سورتوں کی انہی حامل ان دونوں کی قول کا یہہ ہی کہ ایک سورۃ کو ذکر کیا اور دوسری سمجھی گئی قرینی سی وضع مولانا

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهٗ وَغَرَائِبُهٗ وَحُدُوْدُهٗ رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرو معانی قرآن کی اور پیروی کرو غرائب اوسکی کی اور غرائب اوسکی فرائض اوسکی اور حدود اوسکی کی **ف** مراد فرائض سے امور ہیں یعنی جن چیزوں کی کہ نیکو فرمایا اور مراد حدود سے منہیات ہیں یعنی جن چیزوں کی کہ منع فرمایا شرع میں اور حدود ہیں اوسکی

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنا قرآن کا نماز میں بہتر ہی پڑھنی قرآن کا کسیسی غیر نماز میں اور پڑھنا قرآن کا غیر نماز میں زیادہ ثواب کا ہی تسبیح و تکبیر سی اور تسبیح بہت ثواب کی ہی صدقہ سی اور صدقہ بہت ثواب کی ہی روزہ سی اور روزہ ڈھال ہی آگ دوزخ کی سی **ف** جو نماز کھڑی ہو کر پڑھی اوسمیں پڑھنا قرآن کا افضل ہی پڑھنی اوسکی سی اوس نماز میں کہ نہیں کھڑی ہو کر پڑھی اور تسبیح و تکبیر سی یعنی اور اوراد و ذکروں اور دعاؤں سی ہی افضل ہی اسلیے کہ قرآن کلام الہی ہی اور اوسمیں احکام اوسکی ہیں اور تسبیح یعنی اور اوراد کا ثواب کہنی ہیں اللہ دینی سی مشہور یہہ ہی کہ عبادۃ متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو ہو پہنچی افضل ہی عبادۃ لازم سی کہ نفع اوسکا کرنوالی ہی کو ہو پہنچی ولیکن یہہ حکم مخصوص ساتھ غیر ذکر کی ہی ذکر اوس مستثنی ہی ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہی جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہی ذکر اللہ کی ذکر بہتر اور افضل ہی خرچ کرنی چاندی اور سونی تکیسی راہ خدا میں اور اللہ دینا افضل ہی روزہ سی یعنی نفل روزہ سی اسلیے کہ نفع اوسکا متعدی ہی یعنی غیر کو پہنچتا ہی اور ایک حدیث میں آیا ہی کہ ہر عمل بنی آدم کا دخل حصی ثواب ہوتا ہی مگر روزہ میری ہی لیی ہی اور میں جزا دونگا اوسکی پس اسل حدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہی روزہ سے اور دوسری سی معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہی صدقہ سی تطبیق انمیں یون دی گئی ہی کہ افضلیت باعتبار جہات کی ہی یعنی صدقہ افضل ہی باعتبار اسکی کہ متعدی ہی اور روزہ باعتبار اسکی کہ روزہ دار صفت رحمان کی حامل کرتا ہی کہ بازرہتا ہی کھانی پینی وغیرہ سی شرح پر ہ **وَعَنْ** عُثْمَانَ

بن عبد اللہ بن اوس الثقفی عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ الرجل القرآن فی غیر المصحف الف درجۃ وقراءتہ فی المصحف تضعف علی ذلک الی الفی درجۃ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن اوس سے مقتضی یہ کہ نقل کی اپنی دادا سے یعنی اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ثواب پڑہنی آدمی کا قرآن کو بیچ غیر مصحف کی یعنی یاد پر مبنی ہزار درجے اور ثواب پڑہنی اوسکا مصحف مین یعنی دیکہکر زیادہ کیا جاتا ہی اوپر ثواب یاد پڑہنی کی دو ہزار درجی تک ف دیکہکر پڑہنی مین ثواب زیادہ اسلیے ہوتا ہی کہ تدبر اور تفکر اوسمین خوب ہوتا ہی اور دیکہتا ہی قرآنمین اور ماتہہ لگاتا ہی اور اوٹہاتا ہی اوسکو اور یہہ آیا ہی کہ دیکہنا قرآن مین عبادت ہی اور بہت صحابہ اور تابعین دیکہہ ہی کہ پڑہتی نہی آیا ہی کہ حضرت عثمان رض کی پاس دو قرآن پہٹی ہی بسبب بہت پڑہنی کی اونمین اور کہا نووی نی کہ یہہ حکم مطلق نہین ہی بلکہ اگر کا یکو یاد پڑہنی مین تدبر اور تفکر اور جمعیت دل زیادہ ہوتی ہی دیکہکر پڑہنی سی تو یاد پڑہنا افضل ہی اور اگر دونون برابر ہون دیکہکر پڑہنا افضل ہی ۱۲ ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذہ القلوب تصدأ کما یصدأ الحدید اذا اصابہ الماء قیل یا رسول اللہ وما جلاءہا قال کثرۃ ذکر الموت وتلاوۃ القرآن رواہ البیہقی فی الآحاد والمثانی الا اربعۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ دل زنگ پکڑتی ہین جیسا کہ زنگ پکڑتا ہی لوہا جسوقت کہ پہونچتا ہی اوسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلا اوسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور پڑہنا قرآن کا نقل کیا بیہقی نی چارون حدیثون شعب الایمان مین ف یعنی بسبب کرنی کہتا ہونگی اور واقع ہوتی غفلت کی دل زنگ آلودہ ہو جاتا ہی موت کے بہت یاد کرنسی اور قرآن کی پڑہنی سی جلا یعنی صفائی اوسکو حاصل ہو جاتی ہی ۱۲ ع وعن ایفع بن عبد الکلاعی قال قال رجل یا رسول اللہ ای سورۃ من القرآن اعظم قال قل ہو اللہ احد قال فای آیۃ فی القرآن اعظم قال آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم قال فای آیۃ یا نبی اللہ تحب ان تصیبک وامتک قال خاتمۃ سورۃ البقرۃ فانہا من خزائن رحمۃ اللہ تعالی من تحت عرشہ اعطاہا ہذہ الامۃ لم تترک خیرا من خیر الدنیا والاخرۃ الا اشتملت علیہ رواہ الدارمی اور روایت ہی ایفع بن عبد الکلاعی سی کہ کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کونسی سورۃ قرآنمین بہت بڑی ہے یعنی بیچ بیان صفات باری تعالی کی فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اوس شخص نی کونسی آیت قرآن مین بہت بڑی ہی فرمایا آیت الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہا اوسنی کونسی آیت یا رسول اللہ دوست رکہتی ہو یہہ کہ پہنچی تمکو اور امت تمہارکو یعنی ثواب و فائدہ اوسکا فرمایا خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی اخیر سورہ کا یعنی وہ اوتری ہی خزانون رحمت خدا کی سی نیچی عرش اوسکی سی دیا ہی وہ اس امت کو نہیں چہوڑی کسی کوئی بہلائی دنیا و آخرۃ کی سی مگر شامل ہی اوسپر نقل کی ہی دارمی نی ف پہلی ایک حدیث گذری اوسمین سورہ فاتحہ کو بہت بڑی سورہ کہا اور اسمین قل ہو اللہ کو پس انمین منافاۃ نہیں ہے اسلیکی وہ بڑی ہی باعتبار اسکی کہ مشتمل ہی حمد اور دعا و عبادۃ کو اور خلاصہ ہی قرآنکا اور یہہ اس باعتبار بڑی ہی کہ اسمین توحید خوب مذکور ہی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی امن الرسول سی اخیر تک یعنی دوست رکہتا ہون یہہ کہ پہونچی مجکو اور امت میرکو فائدہ اسکا بہلی باقی قرآن کی اور نہین چہوڑی کوئی بہلائی اخیر من الرسول سی اشارہ ہی ایمان و تصدیق پر اور سمعنا اور اطعنا اشارہ ہی اسلام و احکام پر والک المصیر اشارہ ہی جزا عمل پر آخرت مین اور لا یکلف اللہ نفسا الخ اشارہ ہی منافع دنیوی و اخروی پر ۱۲ ع وعن عبد الملک بن عمیر مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء رواہ الدارمی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد الملک بن عمیر سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری نفل کے یہہ دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی اگر پڑہی سکو ساتہہ ایمان

دینیں کی تو شفا ہوتی ہی ہر بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی سی اور کلیہ کر لینا نا اسکو یا چاہنا ہی نفع کرتا ہی امراض کو ۹ ع ۵ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ آخِرَ آلِ عِمْرَانَ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا جو شخص کہ پڑہی آخر آل عمران کی رات میں لکہا جاتا ہی واسطی اوسکی ثواب قیام رات کا یعنی تہجد کا ف آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سی آخر سورہ تک اور رات مین یعنی اول رات مین یا آخر رات مین اور نہایت ہوا ہی پڑہنا اسکا حضرت سی بعد جاگنی کی تہجد کی یعنی پہلی وضو وغیرہ کی ۹ ع ۵ وَعَنْ مَكْحُولٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی مکحول سی کہ کہا جو شخص کہ پڑہی سورہ آل عمران دن جمعہ کی دعا کرتی ہین اوسپر فرشتہ اوسکی لیی رات تک نقل کین ہیہ دونون حدیثین دارمی نی ۵ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَإِنَّهُنَّ صَلَاةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور مرسلاً روایت ہی جبیر بن نفیر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اللہ تعالی نی ختم کی سورہ بقرہ ساتہہ دو آیتونکی یعنی آمن الرسول سی خر تک یا گیا مین وہ دو آیتین گنجہ تہا عرش کی سی کی پہر بہی سیکہلوا اونکو اور سیکہلوا اونکو اپنی عورتونکو اسلیی کہ وہ آیتین رحمت ہین اور سبب نزدیکی کی ہین اور دعا ہین نقل کی ہیہ دارمی نی بطریق ارسال کی ۵ وَعَنْ لُغَيْرَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَأُوا سُورَةَ هُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہو سورہ ہود دن جمعہ کی نقل کی ہیہ دارمی نی ۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّورُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہی شخص کہ پڑہی سورہ کہہف دن جمعہ کی روشن ہو جاتا ہی واسطی اوسکی نور یعنی نور ایمان و ہدایت اوسکی دلمین درمیان دو جمعون کی نقل کی ہیہ بیہقی نی دعوات کبیر مین ۵ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَأُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الم تَنْزِيلُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِي فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالَى فِيهِ وَقَالَ اكْتُبُوا لَهُ بِكُلِّ خَطِيئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوا لَهُ دَرَجَةً وَقَالَ أَيْضًا إِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِي عَنْهُ وَإِنَّهَا تَكُونُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِي تَبَارَكَ مِثْلَهُ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيتُ حَتَّى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاوُسٌ فُضِّلْتَا عَلَى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسَبْعِينَ حَسَنَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی خالد بن معدان سی کہ کہا پڑہو یعنی اول رات نجات دینی والیکو یعنی عذاب قبر و حشر کیسی اور وہ سورہ الم تنزیل ہی اسلیی کہ پہنچا ہی مجکو یہہ کہ تہا ایک شخص پڑہتا اوسکو نہ پڑہتا کسی چیز کو سوا اوسکی یعنی ورد اپنا نہین پہیرا تہا مجکو سوا اوسکی اور تہا وہ بہت گناہ گار پس پہیلائی اوس سورہ نی بازو اپنی اوسپر کہا ای پروردگار میری شفاعت اوسکی پس قبول کی شفاعت اوسکی پروردگار تعالی نی اوس شخص کی حق مین اور فرمایا لکھو واسطی اوسکی بدلی ہر گناہ کی نیکی اور بلند کرو واسطی اوسکی درجہ اور کہا خالد نی ہی کہ تحقیق یہہ سورہ جھگڑتی ہی اپنی پڑہنی والیکی طرف قبر مین کہتی ہے یا الہی اگر مون مین تیری کتاب مین سے یعنی قرآن مین سی جو کہ لکہا ہی لوح محفوظ مین پس شفاعت قبول کر میری اوسکی حق مین اور اگر نہین ہین کتاب تیری یعنی بالفرض پس مٹا دال مجکو اوس سے اور کہا خالد نی تحقیق یہہ سورہ ہوگی یعنی قبر مین مانند جانور شکاری کی رکہی گی بازو اپنی اوسپر پس شفاعت کریگی واسطی اوسکی پس بازو رکہی گی اوسکو عذاب قبر سی اور کہا خالد نی پڑہو حق سورہ تبارک کی مانند اسکی اور رہتی خالد نہین سوتی مگر یہانتک کہ پڑہتی یہہ

دونوں سورتیں اور کہا طاؤس نے کہ بزرگی دی گئیں ہیں یہ دونوں سورتیں ہر سورۃ پر قرآن میں سے ستر فرشتوں کی نعل کی یہ دارمی ف
پہنچا مجکو یعنی صحابہ سے خالد ابا یعنی ہی ستر صحابہ سے ملاقات کی ہی پس یہ اور روایت دوسرے کہ طاؤس سے منقول ہی مرسل ہیں لیکن حکم مرفوع رکھتا
ہیں سبحانی کہ یہ چیز رائے سے معلوم نہیں ہوتی ہیں تو حضرت کی فرمائیسی اور پھیلائی بازو یعنی وہ سورت یا تو اب اوسکا بصورت جانور کی بن گیا اور بازو پھیلائے
اوسپر آکر سایہ کرتی اوسپر یا بازو رحمت کی پھیلائی اوسپر پہنچ پناہ میں لیا اور سمایت کی اوسکی اور جھگڑتی ہی اپنی پڑھنی والیکی طرف سے یعنی جو کہ بہت
پڑھتا ہی اوسکو اوسکی شفاعت کرتی ہی قبر میں وسطی تخفیف عذاب سے یکی یا فراخ کرتی قبر اوسکی کی اور مانند اسکی اوعطاؤس نے ہیں اور بزرگ
دی گئیں انجو بہ منافی نہیں ہے خبر صحیح کی کہ بقرہ افضل سورتوں قرآن کی ہی بعد فاتحہ کی سبحانی کہ اوسکو فضیلت اس جہۃ کی ہی کہ اوسمیں مضامین عمدہ ہیں
اور اسکو فضیلت اس جہۃ کی ہی کہ عذاب قبر کی بچانی ہیں اور روایت کی یہ دارمی نے یہ دو حدیثیں ہیں کہ دارمی نے روایت کیں یعنی ایک تو قول
خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا اوسکو مولف نے جمع کر دیا ہی برغ ہر ح ۔ مولانا **وعن** عطاء بن ابی رباح قال بلغنی ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرء یس فی صدر النہار قضیت حوائجہ رواہ الدارمی مرسلا اور روایت ہی عطاء بن
ابی رباح سے کہ کہا ہو نجی مجکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھی یس اول روز میں روا کیجاتی ہیں حاجتیں اوسکی یعنی حاجتیں
دینی و دنیوی نقل کی یہ دارمی نے مرسل **وعن** معقل بن یسار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرء یس ابتغاء
وجہ اللہ تعالی غفر لہ ما تقدم من ذنبہ فاقرءوھا عند موتاکم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی معقل بن یسار
مزنی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھی سورہ یس وسطی طلب خوشنودی اللہ تعالی کی بخشی جاتی ہیں اوسطی اوسکی وہ گناہ کہ پہلے
گئی پس پڑھو اس سورت کو نزدیک مردوں اپنی کی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف گناہ ہوسی مراد صغیرہ گناہ ہیں اور اسطرح کبیرہ بھی بخشے
جاتی ہیں اگر چاہی اللہ تعالی اور پڑھو نزدیک مردوں اپنی کی یعنی جو کہ قریب المرگ ہوں تاکہ وہ منیں اسکو اور معافی اسکی سہیل ہیں یہ ہووی جیح
حکم پڑھنی اوسکی اور ہووی سبب مغفرۃ کی بامراد ہے کہ پڑھو نزدیک قبروں موتی اپنی کی سہلی کہ وہ بہت احتیاج رکھتی ہیں مغفرۃ کی برغ ہر ح ۔
وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال ان لکل شیء سناما وان سنام القرآن سورۃ البقرۃ وان لکل شیء لبابا وان لباب
القرآن المفصل رواہ الدارمی صحیح ۔ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ اونہوں نے کہا تحقیق وسطی ہر چیز کی بلندی ہی اور تحقیق
بلندی قرآن کی سورہ بقرہ اور تحقیق وسطی ہر چیز کی خلاصہ یعنی مقصود ہی اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہی نقل کی یہ دارمی نے ف بلندی
قرآنی سورہ بقرہ سہلی ہی کہ بڑی ہی سب سورتوں سے اور احکام بہت مذکور ہیں اسمیں اور مفصل یعنی سورہ حجرات سی آخر قرآن تک یہ خلاصہ ہی
ساری قرآن کا سہلی کہ انمیں مفصل ہیں وہ مضمون کہ محل ہیں اور سورہ ۔ تو نمیں اور وجہ تسمیہ انکی کی یہی ہی خوب ہے برغ ہر ح ۔ **وعن** علی قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لکل شیء عروس وعروس القرآن الرحمن اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وسطی ہر چیز کی زینت ہی اور زینت قرآن کی سورہ الرحمن ف سہلی کہ اسمیں بیان ہی دنیا و
آخرت کی نعمتوں کا اور بیان ہی اوصاف حور و لکا کہ دو بہشتیں ہیں جنت کی اور بیان اونکی زیور وغیرہ کا برغ ہر ح ۔ **وعن** ابن مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرء سورۃ الواقعۃ فی کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ ابدا وکان ابن مسعود یامر
بناتہ یقرءن بہا کل لیلۃ رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھی سورہ واقعہ ہر شب میں نہیں پہنچتا اوسکو فاقہ کبھی اور نہی ابن مسعود حکم کرتی اپنی بیٹیوں کو کہ پڑھیں یہ سورہ ہر شب میں

نقل کیں یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** فاقہ کی معنی ہیں محتاجگی اور حاجتمندی یعنی یہہ ہیں کہ نہیں ضرر کرتی اوسکو محتاجگی بسبب اسکی کہ دباجاتا ہی صبر پاتا نہیں ہو بخیلی اوسکو محتاجگی دلکی بسبب اسکی کدورت دباجاتا ہی فراغی دلکی و معرفت رب کی اور توکل اور اعتماد اوسپر بسبب فائدہ اوہنکے معافی اس سورۃ کے یعنی اور جاناچاہیے کہ شارع نے غبت دلانی ہی بعضی عبادتوں کی کہ موثر اور نافع ہیں امور دنیا کی میں ہی کہ حاصل ہونا اوسکا حمد ہی میں ہے میں تاہم بتقدیر مشغول ہوں عبادت میں جسطرح کہ ہو مرجع مدح **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی حضرت علی رضی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی اس سورۃ کو کہ نام اوسکا سبح اسم ربک الاعلی ہی نقل کی یہہ احمد نے **ف** دوست رکھتی ہی حضرت اوسکو بسبب کہ اسمیں یہہ آیت ہی ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسی کہ یہہ شاہد ہی اوپر حق ہونی قرآن کی اور وہی مشرکون اور اہل کتاب پر اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا کہا میں یا رسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم کی صحیفون میں فرمایا تھیں تمام مثالین کہ ای بادشاہ مسلط گرفتار تعجب خوردہ دنیا میں تحقیق نہیں میں بھیجا تجکو تاکہ جمع کری دنیا بہت سی ولیکن بھیجا میں نے تجکو کہ پھیر تو دعا مظلوم کیونکہ میں نہیں رکتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جبتک کہ دو میں عقل ہی یہہ کہ ہون واسطے اوسکے اچھا اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کری اوسمیں رب اپنی سی اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کری اوسمیں نفس اپنی سی اور ایک وقت ہو کہ فکر کری اوسمیں صنعت خدا کی اور ایک وقت رکھی اپنی حاجت یعنی کھانی پینی وغیرہ نہاکی لیی اور لازم ہی عاقل کو یہہ کہ نہو طمعہ کرنیوالا مگر واسطی تین چیزونکی واسطے توشہ تیار کرنی معاد کی یا درست کرنی معاش کی بالذت اوٹھانیکی غیر حرام سی اور لازم ہی عاقل کو یہہ کہ ہو بینا ساتھہ زمانی اپنی کی متوجہ ہو حال اپنی کی محافظت کرنیوالا واسطی زبان اپنی کی اوحسبی محاسبہ کیا کلام اپنی کا اعمال اپنی سی کم ہوگا کلام اوسکا نہیں کلام کرنیکا مگر ضروری عرض کیا میں یا رسول اللہ پس کیا ہی صحیفون سے تو کی میں فرمایا میں عبرتیں تمام یعنی ڈرانیکی باتیں کہ تعجب کرنا ہون میں واسطی اوسکی کہ یقین کرنا ہی موت کا پھر وہ خوش نہی ہوتا ہی تعجب کرنا ہون میں واسطی اوسکی کہ یقین کرنا ہی آگ کا اور پھر ہنستی ہی اوتعجب کرنا ہون میں واسطی اوسکی کہ یقین کری ساتھہ تقدیر کی اور پھر وہ رنج اوٹھاوی یعنی طلب کرنی معاش کی میں تعجب کرنا ہون میں واسطی اوسکی کہ دیکھی دنیا کو اور انقلاب اوسکیکو اور پھر اطمینان کری طرف اوسکی تعجب کرنا ہون میں واسطی اوسکی کہ یقین کری حساب کا کل کی دن اور پھر عمل نکری **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَتَى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِقْرَاْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِقْرَاْ ثَلٰثًا مِّنْ ذَوَاتِ الرَّ فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ فَاقْرَاْ ثَلٰثًا مِّنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَاَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِ اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا آیا ایک شخص اور رو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر کہا پڑھا مجھکو یا رسول اللہ پس فرمایا پڑھہ تین سورتین اونمین سی کہ نکلی اول میں لرہی کہا بڑی ہوئی عمر میری اور سخت ہی دل میرا یعنی خالی ہے ہاوسپر کمی حافظہ کی اور کثرت نسیان کی اور موٹی ہی زبان میری یعنی کلام اللہ نہین یاد ہو سکتا خصوصاً بڑی سورۃ فرمایا یعنی اگر وہ نہین پڑھہ سکتا پس پڑھہ تین سورتین اونمین سی کہ اول اونکی حم ہی یعنی یہہ ہوتی ہین بسبت اونکی پھر کہا اوسنی مانند پہلی کہنیکی کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ پڑھا مجھکو ایک سورۃ جامعہ یعنی جسمیں جمع ہو بہت سی باتین پس پڑھا نبی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اذا زلزلت یہانتک کہ فارغ ہوی اوس یعنی تمام ہو تو پڑھی پس کہا اوس شخص نے قسم ہے اوسکی کہ بھیجا تجکو ساتھہ حق کی نہ زیادہ کرونگا میں اوسپر یعنی اوپر عمل کرنی اوسکیکی کبھی پھر پیٹھہ پھیری اوس شخص نے پس فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم فی مراد پائی اس شخص نی دو بار فرمایا نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نی ف جن سورتون کی سری پر الراہی وہ پانچ سورتین ہین اور سورہ اذا زلزلت جامعہ سہی ہی کہ اسمین ایک آیۃ جامعہ ہی فی مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ اسمین سب پیزین کرنی نہ کرنی کی آگئین ع ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَقْرَاَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین طاقت رکھتا ہی ایک تمہارا یہہ کہ پڑہی ہزار آیتین ہر دن مین عرض کیا صحابہ نی کون طاقت رکھتا ہی یہہ کہ پڑہی ہزار آیتین ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑہ سکتا ہی فرمایا کیا نہین طاقت رکھتا ایک تمہارا یہہ کہ پڑہی سورہ الہکم التکاثر نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ۱۲ ف یعنی اگر یہہ سورہ پڑہی تو ثواب مثل ہزار آیتون کا پاتا ہی سہل کہ اسمین بی غفلتی دلالی ہی دنیا سی اور رغبت دلالی ہی عقبی مین ۱۲ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَاَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَاَهَا ثَلٰثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلٰثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص پڑہے قل ہو اللہ احد دس بار بنایا جاتا ہی اوسکی لیے بیہشت مین ایک محل بیہشت مین اور جو پڑہی بیس بار بنائی جاتی ہین اوسکی لیے اس سورہ کی دو محل بیہشت مین اور جو پڑہی اسکو تیس بار بنائی جائی ہین اوسکی لیے بیہشت مین تین محل بیہشت مین پھر کہا حضرت عمر بن خطاب نی قسم ہی خدا کی یا رسول اللہ اسوقت بہت بنائین گی ہم محل اپنی یعنے سبب ایسا ثواب سنے تو بہت پڑہین گی اسکو نا بہت سی محل مذبس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ بہت فراخ ہی اس سے یعنی ثواب فضل اوسکا بہت فراخ ہی پس رغبت کرو اسمین اور تعجب کرو نقل کی یہہ دارمی نی وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ اٰيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَتَيْ اٰيَةٍ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ خَمْسَمِائَةِ اٰيَةٍ اِلَى الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَهٗ قِنْطَارٌ مِنَ الْاَجْرِ قَالُوْا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی حسن سی بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پڑہی پچاس رات کی سو آیتین نہین جھگڑیگا اوسسے قرآن اوس رات مین اور جو شخص کہ پڑہی رات مین دو سو آیتین لکھا جاتا ہی واسطے اوسکی ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑہی رات مین پانسو آیتین ہزار تک صبح کرتا ہی احوال مین کہ ہوتا ہی اوسکی لیے بقدر قنطار کی ثواب عرض کیا صحابہ نی کیا ہی قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنی درہم یا دینار نقل کی یہہ دارمی نی ف نہین جھگڑیگا اگر یعنی قرآن جھگڑی گا اور دشمن ہوگا اوس کیسکا کہ نہ پڑہی اوسکو اور ملازمت نہ کری اوسپر پس پڑہنا سو آیتون کا شب کو بیچ دفع دشمنی قرآن کی اور ادای حق اوسکیلی وس شب مین کافی ہی اور جانا چاہیی کہ جھگڑتا قرآن کا دو سبب سے ہوگا ایک سبب نہ پڑہنی کی اور ایک سبب نہ عمل کرنیکی پس سبب نہ پڑہنی کی جو جھگڑیگا وہ تو پڑہنی ہی رفع ہوگا اور سبب عمل کرنیکی جو جھگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر عمل کریگا حاصل یہہ کہ اگر قرآن پڑہیگا اور عمل ہی کریگا بالکل اسکی جھگڑا نی اور دشمنی کرنیسی محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اوسکا ہوگا اور اگر ایک باتین ہی قصور ہوگا جھگڑا باقی رہیگا اور کہا طیبی نی کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ قراۃ قرآن کی لازم و واجب ہی ہر انسان پر پس جب نہ پڑہیگا تو اللہ تعالی جھگڑیگا اوسسے پس نسبت جھگڑنیکی طرف قرآن کی مجازی ہی حقیقت مین وہ جھگڑنا خدا کا ہوگا اور بقدر قنطار کی یعنی بقدر گنتی قنطار کی یا بقدر وزن اوسکیکی

مراد اس سی یہہ ہی کہ بہت تواب پاتا ہی ط ع ف فضائل بعضی سورتون اور آیتون کی تفسیر غریبی اور در منثور ہی لکھی جاتی ہین لوگون کی تواب و فضیلت کی سنی سی خوش دل ہوکر سرگرم بیچ حاصل کرنی اس نعمت عظمی کے ہو وین لکھا ہی مولانا عبد العزیز رح نی کہا ہی مفسرین نی کہ حضرت نوح علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہوئی تو خوف غرق ہی ہر اسان ہی واسطی نجات پانیکی غرق ہی بسم اللہ مجریہا و مرسہا کہا کشتی اونکی غرق سی سالم رہی پس جب بسبب اس ادنی کلمہ کی نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر بیچ ابتدای کار کی مواظبت کریگا کیونکر محروم نجات سی ہوگا اور لکھا ہی علمانی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اونیس حرف ہین اور موکل دوزخکی ہی اونیس ہین ساتھہ ہر حرف کی بلاء ہر ایک کی اونہین سی دفع ہوسکتی ہی اور یہہ ہی لکھا ہی کہ روز و شب کی چوبیس ساعتین ہین پانچ ساعتون کی پس تو پانچ نمازین مقرر فرمایین اور تیئیس باقی کی پس یہہ اونیس حرف دینی تا ہر نشست و برخاست اور حرکت اور سکون مین کہ ان اونیس ساعتون مین ہون برکت و عبادت حاصل کری یعنی ان حرفونکی پی برکت سی وہ ساعتین بے عبادت نہین لکھی جاوین اور یہہ ہی لکھا ہی علمانی کہ سورۂ برات کو کہ مشتمل ہی اوپر حکم قتل کفار کی بسم اللہ الرحمن الرحیم سی خالی کہا اور وقت ذبح کی ہی مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم نکہین سو ہی کہ صورت ذبح کی صورت قہر کی ہی اور رحمت مقتضی اوسکی ہی نہین پس جو کوئی اس کلمہ رحمت پر ہر وقت و ہر آن مداومت کری اور ادنی درجہ یہہ ہی کہ ہر روز شمردہ پانچ نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کری یقین ہی کہ غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے محظوظ ہوویگا اور خواص اس آیہ کیسی یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جب آدمی پائخانہ کو جاوی تو چاہیی کہ بسم اللہ کہکر جاوی تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ اوسکی اور نظر جنات کی پس جب یہہ کلمہ درمیان آدمی کی اور دشمنان دنیوی اوسکی پردہ ہوا تو امید ہی کہ درمیان آدمی کی اور عذاب عقبی کی البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہی کہ اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سانپ بچھو کی کاٹی ہوئی کو اور مرگی والونکو اور دیوانونکو ساتھہ سورہ فاتحہ کی رقیہ کرتی تھی یعنی پڑھکر دم کرتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو جائز کہا اور دار قطنی اور ابن عساکر نی سائب بن یزید سی روایت کیا ہی کہ اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ اس سورہ کی رقیہ فرمایا اور آب دہن مبارک کا بعد پڑھنی اس سورہ کی اوپر مقام درد اونکی ملا اور بزار اپنی مسند مین انس بن مالک سی لایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسنی پہلو اپنا بچھونی پر کہا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑہ کر اپنی پر دم کین ہر بلا سی امان مین ہوا مگر یہہ کہ موت اوسکی مقدر ہو یعنی موت سے کوئی چیز نہین بچا سکتی اور عبد بن حمید اپنی مسند مین لایا ہی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو تہائی قرآن کی ہی ثواب مین اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور ضیاء مقدسی روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ چار چیزین گنج عرش سی مجکو دین ہین اور کوئی چیز سوای ان چار کی اوس گنج سی کسی کو نہین پہنچی ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا اور سورہ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نی ابو داود سی روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہی اوچیز سی کہ کوئی چیز قرآن سی کفایت نہین کرتی ہی اور اگر فاتحۃ الکتاب ایک پلہ ترازو کی مین رکھین اور تمام قرآن کو دوسری پلہ مین تو البتہ فاتحۃ الکتاب سات قرآن کی برابر ہووے اور ابو عبید فضائل قرآن مین حسن بصری رح سی روایت کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑہی گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑہا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم کی مین وارد ہوا ہی کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر مین نوحہ اور زاری کرتی اور خاک ڈالنیکا سر پر چار بار اتفاق پڑا اول وقت کہ اوسپر لعنت ہوئی اور دوسری جبکہ اوسکو آسمان سی زمین پر ڈالا اور تیسری جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئی اور چوتھی جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابو الشیخ کتاب الثواب مین لایا ہی کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیی کہ فاتحۃ الکتاب پڑہی اور بعد ختم کرنیکی حاجت چاہی اور ثعلبی نے شعبی سی روایت کیا ہی

کہ ایک شخص اندھی پاس آیا اور شکایت درد گردہ کی کی شعبی نے اوسکو کہا کہ تجکو لازم ہی کہ اساس القرآن پڑہ کر درد کی جگہہ دم کراوے کہا کہ اساس القرآن کیا ہی شعبی نے کہا فاتحۃ الکتاب اور پنج آل حم مجرد مشائخ کی منکور ہی کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہی داخل ہر مطلب کے پڑہنی چاہیی اور اسکی دو طریق ہین ایک تو یہہ ہے کہ ما بین سنت فجر اور نماز فرض کی میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتہہ لام الحمد کی ملا کر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑہی جو مطلب ہو گا حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اگر بیمار مریض کی یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی پر دم کر کر اوس مریض اور سحر زدہ کو پلاوی اور دوسری یہہ کہ نوچندی اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کی بی قید ملائی میم کی ساتہہ لام کی سترا بار پڑہی بعد ازان ہر روز اوسوقت پڑہی اور دس دن باکم کرتا جاوی تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینہ میں مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسرے اور تیسری مہینی مین اسطرح کری اور لکہنا اس سورۃ کا چینی کی پیالی پر ساتہہ گلاب و مشک و زعفران کی پہر دھو کر پلانا اوسکا دائمی شفا امراض فرمنہ کی چالیس روز تک مجرب ہے اور دانتون کی درد اور درد سر اور درد شکم اور اور دردون کی یہی سات بار پڑہ کر دم کرنا اوسکا مجرب ہے اور سورہ بقرہ کی بہت فضیلت آئی ہی صحیح مسلم میں انس بن مالک سی منقول ہی کہ جب ہم مین کوئی سورہ بقرہ اور آل عمران پڑہ لیتا تو اوسکو ہم مین عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک روز روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہ مین بہیجتی تہی اور تعین امیر مین تردد تہا ہر ایک لشکر والونکو اپنی سامنی بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کونسی سورۃ قرآن کی پڑہی ہی ہر ایک کو جو کچہہ یاد تہا عرض کرتا تہا حتی کہ نوبت ایک قبیلہ کی پہونچی کہ عمر مین سب سے چہوٹا تہا اوس سے بہی پوچہا کہ کون کونسی سورۃ قرآن کی یاد کرتا ہی تو عرض کیا فلان فلان سورۃ اور سورہ بقرہ بہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کیا سورہ بقرہ بہی یاد کرتا ہی عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جاؤ تو امیر اس لشکر کا ہی ہاؤ بیہقی نی شعب الایمان مین روایت کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نے سورہ بقرہ کو ساتہہ حقائق اور دقائق اوسکی بارہ برس کی عرصہ مین پڑہا اور جس دن کی روز ایک اونٹ کو ذبح کر کے طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یاروں کو کہلایا اور حضرت ابن عمر سی بہی منقول ہی کہ آٹہہ برس تک پنج آل حم پڑہنی سورہ بقرہ کی توقف کیا اور بعد آٹہہ برس کی ختم کی غرضکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی یاروں کی نزدیک یہہ سورہ ایسی عظمت رکہتی ہی کہ اوسکو سیکہنے اور پڑہنے مین اتنا وقت صرف کرنا کچہہ بعید نہین اور خواص مجرب برس تہہ کیسی ہی کہ ہر سورہ کی بچو کو چیچک نکلتی ہی جس لڑکی کی عافیت منظور ہو اوسکی روبرو نہا رہو نہا اس سورۃ کو بخدیدو ترتیل سی پڑہ کر دم کری اور وہ لڑکا ہی نہا رہو نہ فضل الہی سی اوس لڑکیکو اوس سال چیچک نہین نکلنی کی اور اگر نکلی گی بہی تو انجام بخیر ہو گا لیکن شرط یہہ ہے کہ جسوقت پڑہنا اس سورۃ کا شروع کری تو اڑہائی پاؤ چاول اور دہی اور کہانڈا و سپرہ الکا اوسی مجلس مین کسی مستحق کو کہانیکی لیئے تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز رحمکا اب شروع ہوتا ہی ترجمہ درمنثور کی صدیقی کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکو کوئی یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کیسی اور ایسی ہی بچیگا و شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورۃ کی اخیر کی اور جسکو کوئی پڑہیگا سورہ کہف کی دس آیتین وقت سونیکی بچایا جاویگا فتنہ دجال کیسی اور جسکو کوئی پڑہیگا خاتمہ اوسکا وقت سونیکی ہوگا اوسکی لیی نور زد یک قرارہ اوسکی سی قدم اوسکی تک دن قیامت کی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی ہوتا کفارہ اوسکی لیی دوسری جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جس گہر مین پڑہی جاوی سورہ کہف نہین داخل ہونا اوسمین شیطان اوس رات اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہین چار رکعتون پہلی رکعتا کی پڑہی پہلی دو رکعتونمین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتونمین تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ لکہا جاتا ہی اوسکی لیی ثواب مانند چار رکعتون کی کہ لیلۃ القدر مین پڑہی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ درمیان مغرب و عشا کی بس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر مین اور ایک روایت مین کعب سی ہی کہ جسنی پڑہی رات کو الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی لکہی جاتی ہین اوسکی لیی ستر نیکیان اور دو رکیجاتی ہین اوس ہی ستر مرتبہ ایمان اور بلند کی جاتی ہین اوسکی لیی ستر درجی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی الم تنزیل اور تبارک الذی رات مین لکہنا ہی اوسکی لیی اللہ تعالی ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کی اور روایت کی ابن مردویہ اور

ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نے ابی بکر صدیق رضی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ یٰسین نام کہی گئی ہی تورتہ مین جو کہ مشتمل ہی بھلائیون دنیا اور آخرت کیکو اپنی پڑہنی والیکی لیئی اور دور کرتی ہی اوس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کرتی ہی اوس سی ہول آخرت کی اور نام رکہا گیا ہی اسکا راقضاء اور خاضفہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہی مومنونکو اور پست کرتی ہی کافرونکو دفع کرتی ہی پڑہنی والی اپنی سی ہر برائی اور روا کرتی ہی اوسکی ہر حاجت جو کوئی پڑہی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لیی ہیں حجون کی اور جو کوئی سنی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لیی ہزار دینا کی کہ دی فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور جو کوئی لکہکر پیوی اسکو داخل کرتی ہی اوسکی لیی اندہزار دوائمین اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکال الغی ہی ہر کینہ اور دکہہ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکہتا ہو مین کہ سورہ یٰس میری امت کی ہر انسان کی دلمین ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی مداومت کی اوپر پڑہنے یٰس کی ہر رات پہر مر گیا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی پڑہی یٰس اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی اور ابن عباس سے ہی کہ کہا جسنی پڑہی یٰس وقت صبح کی دیا جاتا ہی آسانی اوسدنکی شام تلک اور جسنی پڑہی یٰس اول شب مین دیا جاتا ہی آسانی اوس رات کی صبح تلک اور بیہقی نے روایت کی ابی قلابہ سی کہ کہا جسنی پڑہی یٰس مغفرت کی جاتی ہی اوسکی اور جسنی پڑہے حالت بہوک مین سیر ہو جاتا ہی اور جسنی پڑہی یٰس اسحالمین کہ راہ بہولا ہوا تہا راہ پالیتا ہی اور جسنی پڑہی یٰس اسحالمین کہ جانور اوسکا جاتا رہا تہا پالیتا ہی اوسکو اور جسنی پڑہی یٰس وقت کہانیکی کہڑا تہا کہی کہانی سی کفایت کر گیی اوسکو اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک میت کی آسانی کیجاتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک ایک عورہ کی دشوار تہا اوسپر ہونا جیکا آسانی ہوتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اسکو یٰس گویا کہ پڑہا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یٰس ہی اور کہا مقبری نی پس پہونچی مگو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا دشمن سی مگر کہ پڑہی یٰس پس وہ چیز دفع کیجاوی گی اسی سبب سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی پڑہی یٰس اور والصافات دن جمعہ کی پہر سوال کیا اللہ تعالی سی دنیا ہی اللہ تعالی سوال اوسکا اور ابن عباس سی روایت ہی کہ کہا ہی ہم پہنچا نبی فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سی ساتہہ کہنی سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیۃ تک اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنی کہا جبہی نماز کی سبحان ربک رب العزۃ آخر آیۃ تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتہہ پیمانہ پورہ کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش لگی یہہ کہ لی ثواب پیمانہ پوری مین دن قیامت کی پس چاہیی کہ کہی یہہ آیت یعنی سبحان ربک رب العزۃ مجلس اپنی مین جسوقت کہ ارادہ کری اوٹہنی کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دین مجکو سبع طول یعنی سات سورتین بڑی کہ اول قرآن مین مین جگہہ تورٹ کی اور دین مجکو الرات طوسین تک جگہہ انجیل کی اور دین مجکو مابین طوسین کی حامیمون تک جگہہ زبور کی اور فضیلت دی مجکو ساتہہ حامیمون کی اور مفصل کی نہین پڑہا اوسکو کسی نبی نی پہلی میری اور ابن عباس سے ہی کہ ہر چیز کی لیی خلاصہ ہی اور خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین اور سمرۃ بن جندب سی ہی بطریق مرفوع کی کہ حامیمین باغ ہین باغون جنت کیسی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دار وزی دوزخ کی ہی سات اوگی ہر جہیم اینمین سی کہڑی رہیگی ہر دروازی پر اون دروازونمین سی کہی گی یا الہی نہ داخل کر اس دروازیسی اوسکو کہ ایمان رکہتا تہا مجہپر اور پڑہتا تہا مجکو بہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کی لیی پہل ہے اور پہل قرآن کی حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنیوالی سیر کرنیوالی گہن کی پس بو کوئی دوست رکہی یہہ کہ چری باغون جنت کی مین پس چاہیی کہ پڑہی حامیمین اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتی تہی یہانتک کہ پڑہ لیتی الذی بیدہ الملک اور حم السجدہ اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی پڑہی شب جمعہ مین حم الدخان اور یس صبح کرتا ہی اس حالمین کہ بخشش کیجاتی ہی اوسکی لیی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا جو کوئی پڑہی حم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بناتا ہی اوسکی لیی اللہ تعالی گہر جنت مین اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی

پڑہی سورہ دخان رات جمعہ کی مین صبح کرتا ہی اسحالت مین کہ مغفرۃ بھیجا تی ہی اوسکی اور نکاح کیا جاویگا اوسکا حورعین سی اور جو کوئی پڑہی سورہ واقعہ ہر رات مین نبخشی جاتی ہین اوسکی گناہ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی الم تنزیل اور یس اور تبارک الذی بیدہ الملک اوسکے لیے نور اور پناہ شیطان سی اور شرک سی اور بلند کیی جاویگی اوسکی لیی درجی دن قیامت کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی اقربت الساعۃ ہر رات مین اوٹہاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اسحالمین کہ موہنہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاندکی ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قاری سورۃ حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہی پنج رہنی والون آسمان وزمین کی ساکن الفردوس یعنی بہہ جنت فردوس مین کہ اعلی جنت ہی رہیگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی ہی پس پڑہو اسکو اور سکہاؤ اسکو اولاد اپنی کو اور ایک روایت مین ہی کہ سکہاؤ اسکو بی بیون اپنی کو اور حضرت عائشہ سی ہی کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کری ایک تمہارکو یہہ کہ پڑہے سورۂ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی اخیر سورۂ حشر کا پہر مرجاوی اوس رات مین یا دن مین تو دوکیجا ویگی اوس سے تمام خطائین کہ کی ہین اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ جب جگہہ پکڑی طرف بچھونی اپنی کی یہہ کہ پڑہی سورہ حشر اور فرمایا کہ تو مریگا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص پناہ مانگی ساتھہ اللہ کی شیطان سی تین بار پہر پڑہی اخیر سورہ حشر کا بہیجتا ہی اللہ ستر ہزار فرشتے کہ دفع کرتی ہین اوس سی شیاطین جن وانس کو اگر رات کو پڑہتا ہی صبح تک دفع کرتی ہین اور اگر صبح کو پڑہتا ہی شام تک دفع کرتی ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہین سورۃ حشر کی اخیر آیتین رات مین یا دن مین یہہ مرا اوس دن یا رات مین پس واجب ہوئی اوسکی لیی جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ ہو تبارک الذی بیدہ الملک ہر انسان کی امت میر یسی اور کہا عکرمہ بن سلیمان نی کہ پڑہا مین یعنی قرآن اسمیل کی نی پس جب پہنچا مین والضحی کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ نزدیک خاتمہ ہر سورۂ کی اخیر کلام اللہ تک اسلیی کہ مین پڑہا عبداللہ بن کثیر کی نی پس جب پہنچا مین والضحی تک کہا مکبر کہا خیر کلام اللہ تک اور ابن عباس نی ہی حکم کیا اسکا اور خبر دی ابن عباس نی کہ حکم کیا ابی ابن کعب نی مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی نی کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن کی اور والعادیات برابر ہی آدہی قرآن کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی رات مین ہزار آیتین ملیکا اللہ تعالی سی اسحالمین کہ وہ ہنسنا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکہتا ہی ہزار آیتون پر پس پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم الہکم التکاثر تا آخر سورۃ تک اور فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی کہ یہہ سورہ برابر ہی ہزار آیتون کی اور روایت کی ابوالشیخ فی عظمتہ مین در ابوحمزہ ثمالی فی پنج فضائل قل ہو اللہ احد کی الس سے کہ کہا آئی ہو وخیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا اونہون فی آبوا لقاسم پیدا کیا اللہ تعالی نی ملائکہ کو نور جہا سے اور آدم کو جہا منسون ہی یعنی کیچڑ سڑی ہوئی سی اور ابلیس کو شعلہ آگ کی سی اور آسمان کو دہوئین ہی اور زمین کو پانی کی جہاگ سی پس خبر دے اپنی رب سے یعنی رب کا ہی سی بنا پس جواب دیا اونکو کچہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر لائی اونکی پاس جبرئیل اوس سورۃ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہہ اللہ ایک ہی خدا وسکی اصول وفروع مین اور نہ شریک اللہ الصمد اللہ بی پروا ہی نہ کہاتا ہی اور نہ پیتا ہی اور نہ اوراحتیاج رکہتا ہی پڑہی ساری سورۃ یہہ سورۃ ہی کہ نہ اسمین ذکر جنت کا ہی اور نہ آگ کا اور نہ آخرۃ کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ کی طرف اپنی پس یہہ خالص اسکی ہی جسنی پڑہا اسکو تین بار برابر ہوئی ساتھہ پڑہنی تمام وحی کی اور جسنی پڑہا اسکو تیس بار نہین فضل ہونیکا کوئی اہل دنیا سی اوسدن مگر جسنی زیادہ پڑہا ہو اس سی اور جسنی پڑہا اسکو دو بار ہیگا جنت الفردوس مین اور جسنی پڑہا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنی گہر مین دور ہوتا ہی اوس سے فقر اور ایک روایت مین ہی کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک رات کہ پڑہتے تہی اسکو اوبار بار پڑہتے تہی اسکو صبح تک اور ایک روایت مین

ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد پس گو باکہ پڑہا تہائی قرآن اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد دو سو بار بخشی جاتی ہین اوسکی گناہ
دو سو برس کی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشی جاتی ہین اوسکی گناہ پچاس برس کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکہی جاتی ہین اوسکی لیی ڈیڑہ ہزار نیکیان اور دور کیی جاتی ہین اوسی
سی گناہ پچاس برسکی مگر یہہ کہ ہو اوپر دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن خزیمہ اور ابو یعلی اور بیہقی نی دلائل مین الفاظ کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
شام مین پس اوتری جبرئیل اور کہا ای محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مر گیا پس آیا دوست کہتی ہو تم یہہ کہ نماز پڑہو اوسپر کہا ئن پہر ما باز و اپنا زمین پر
پس پست ہو گئی اوکی لیی ہر چیز اور مل گئی زمین سے اور بلند کیا گیا اوکی لیی جنازہ اوسکا پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ چیز سی دیا گیا معویہ یہہ فضیلت کہ نماز پڑہی اوسپر دو صفون نی ملائکہ کی کہ ہر صف مین چہہ لاکہہ فرشتی تہی کہا جبرئیل نی بسبب پڑہنے قل ہو
احد کی تہا پڑہتا اوسکو کہڑی اور بیٹہی اور آتی اور جاتی اور سوتی یعنی لیٹی اور ایک روایت انس سے اسطرح آئی ہی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب یکدن ساتہہ روشنی اور شعاع نور کی کہ نہ دیکہا تہا ہمنی اوسکو پہلی اسکی پس تعجب کرتی لگی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی روشنی دور سی کہ آگہان جبرئیل آگئی پس پوچہا جبرئیل سی کیا ہی وسطی آفتاب کے کہ نکلا ہی ایسا روشن دور سی کہ نہین دیکہا
مینی اوسکو کہ نکلا ہو پہلی اس سے کہا ہان اس سبب سے ہی کہ معویہ بن معویہ مزنی مر گیا ہی مدینہ مین آج پس بہیجی اللہ تعالی طرف اوسکی ستر ہزار فرشتی کہ نماز پڑہین
اوسپر کہا یہ کس سبب سے ای جبرئیل کہا تہا بہت پڑہنا قل ہو اللہ احد کہڑی اور بیٹہی اور چلتی اور اوقات رات دن مین بہت پڑہو اوسکو ایسی کہ
یہہ نسبت ہی تمہاری رب کے اور جو کوئی پڑہی اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی اللہ اوسکی لیی پچاس ہزار درجی اور دور کرتا ہی اوس سے پچاس ہزار برائیان
اور لکہتا ہی اوسکی لیی پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑہی اسکو زیادہ دیوی اللہ تعالی ثواب کہا جبرئیل نی پس کہا سمیٹ لون تمہاری
لیی زمین پس نماز پڑہو تم اوسپر کہا کہ ان پہر نماز پڑہی حضرت نی اوسپر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین چیزین ہین جو کوئی کری اوکو واسطے
پورا کرنی ایمان کی داخل ہوگا جس دروازی جنت کیسی کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حور مین سی جس سی چاہیگا جو کوئی معاف کری قاتل اپنی سی اور
ادا کری دین حضیہ اور پڑہی بیچی ہر نماز فرض کی دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابو بکر نی اور اگر ایک کری انہین سی یا رسول اللہ فرمایا ایک کری نہین
سے مینی اگر ایک چیز کریگا تو ہی یہی ثواب پاویگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد ہر دن مین پچاس بار پکارا
جاویگا دن قیامت کی قبر اپنی سی ای روح کہ تو والی اللہ کی داخل ہو جنت مین ہا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ ہول جاوے وسم اللہ کہنی اپنی طعام پر پس جاتی رہی کڑہی قل ہو اللہ احد سب طعام سی فارغ ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد
جسوقت کہ داخل ہو گہر اپنی مین دور ہوتی ہی محتاجگی گہر والونسی اور ہمسایونسی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی
میری پاس جبرئیل اچہی صورۃ مین ہنستی ہوی خوش اور کہا ای محمد علی اعلی تجہی سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کی لیی نسب ہی اور نسب میرا قل
ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میری پاس امت تیری اسحال مین کہ پڑہی ہوگی قل ہو اللہ احد نہرا بار کہی دیکہا اوسکو نشان اپنا اور قائم
کرونگا اوسکو نزدیک عرش اپنی کی اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی ستر آدمیونکی جن مین اون لوگون مین سی کہ واجب ہوگا عذاب اگر نہ لازم ہوتا
مینے اپنی نفس پر کامل نفس والقفہ الموت تو نہ قبض کرتا مین روح اوسکی ۱۲ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص پڑہی بعد نماز
جمعہ کی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار پڑہا مین کہتا ہی اوسکو اللہ برائی سی دو جمعہ تک ایک
روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد ہزار بار موتا ہی پڑہنا اوسکا محبوب تر طرف اللہ کے ہزار گہوڑون بالگام و بازین کہ دیوی فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین

اور کعب حبا رسی سی کہ کہا جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہی اللہ تعالی گوشت اوسکیکو آگ پر اور کعب حبا رسی ہیہ ہی آیا ہی کہا کہ جو کوئی مواظبت کری اوپر پڑہنی قل ہو اللہ اور آیۃ الکرسی کی فی دس بار رات دونمین فی اجب کری خوشنودی اللہ تعالی کی بڑی اور ہوگا ساتہہ انبیا اوسکیکی اور بچایا جاتا ہی شیطان سے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ بعذر وال عوذ کی ہزار بار دیتا ہی اوسکو اللہ جو کہیہ مانگی اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لی اپنا اللہ سی یعنی آزاد ہوا آگ سی اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو دو سو بار ہوتا ہی اوسکی لیی ثواب پانسو برسکی عبادت کا اور ایک روایت مین ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جنبکاح کیا حضرت علی رض کا حضرت فاطمہ رض سی منگایا پانی پہر کلی دلی اوسمین پہر لیگئی علی رض کو ساتہہ اپنی یعنی گہر مین اور چہڑکا وہ پانی انکی گریبان مین اور درمیان دونونکے مونڈہون اونکیکی اور اللہ کی پناہ مین دیا اونکو ساتہہ پہر پڑہی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی ۳ اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد سو بار بعد نماز صبح کی ہیہی کلام کرنیکی کسی سی اوٹہائی جاتی ہین اوسکی لیی اوسد نمین عمل بچاس صدیقون کی **باب** ۱ باب ہی بیچ بیان متعلقات پہلی باب کے **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعاھدوا القرآن فوالذی نفسی بیدہ لھو اشد تفصیا من الابل فی عقلھا متفق علیہ روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر گہری کرو قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو تاکہ ہو نہین پس قسم ہی اوسکی ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ البتہ قرآن جلد نکل جاتا ہی سینی سی بہ نسبت اونٹ کی رسی اپنی سی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سی غفلت کری تو اونٹ رسی مین سی نکل بہاگتا ہی ایسطرح سی قرآن اگر نہ پڑہا کری اسکو اور خبر نہ کہی اسکی تو اوس سی بہی زیادہ سینی مین سے نکل جاتا ہی یعنی جلد بہول جاتا ہی **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما لاحدھم ان یقول نسیت ایۃ کیت وکیت بل نسی واستذکروا القرآن فانہ اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم متفق علیہ وزاد مسلم بعقلھا اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بری چیز ہی واسطی ایک اونکیکی ہیہ کہ کہی بہول گیا مین آیت فلانی اور فلانی بلکہ ہیہ کہی کہ بہلا گیا اور یاد کرتا رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانیوالا ہی سینہ لوگونکی سی بہ نسبت چارپایون کی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی کہ باندہی ہون ساتہہ رسی اپنی کی **ف** بہول گیا کہنا ایسلیی منع ہی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر کہ چہوڑ دیا اور بہول گیا مین بیپروائی کی اور اوس کہنی مین کہ بہلا گیا مین کرنا حسرت اور تقصیر کا ہی بیچ حاصل کرنی اوس عادت ونعمت کی **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما مثل صاحب القرآن کمثل صاحب الابل المعقلۃ ان عاھد علیھا امسکھا وان اطلقھا ذھبت متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر رض سی ہیہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوائے اوسکی نہیں کہ مثل صاحب قرآن کی مانند مثل اونٹ والیکی کہ اونٹ باندہا گیا ہی پابند کی اگر خبر گیری رکہتا ہی اوسکی تہنبا ہی اوسکو اور اگر چہوڑ دیتا ہی اوسکو جاتا رہتا ہی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جندب بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا القرآن ما ائتلفت علیہ قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا عنہ متفق علیہ اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو قرآن جب تک کہ خواہش کرین اوسپر دل تمہاری پس جوقت کہ اختلاف کرین اوسمین یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دونونکا پس کہڑی ہو اوس سی یعنی پڑہنا موقوف کرو نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نے مجرد سورۃ مین کہ دل نہ لگی تو نہ پڑہنا افضل ہی بغیر حضور کی پڑہنی سی لیکن یہان ایک نکتہ ہی کہ آدمی کو چاہیی کہ عادت کری اور نفس کو ریاضت مین ڈالی تاہے پڑہنی سی ملال نہ آوی بلکہ خوشی زیادہ ہو ایسی کہ کامل اور آسودہ دل کہ عادت ریاضت کی نہین کہینچی جلدی ملول ہو جاتی ہین ایک تہوڑی سی ہوتی ہین کہ ایک

سیپارہ پڑھتی ہیں بول ہوتی ہیں اور ایک ایسی ہوتی ہیں کہ ایک سیپارہ ساتھ ذوق شوق کی پڑھتی ہیں کچھ بول ہرگز نہیں ہوتی بدع ہے وعن قتادۃ قال سئل انس کیف کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت مدا ثم قرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم یمد ببسم اللہ ویمد بالرحمن ویمد بالرحیم رواہ البخاری اور روایت ہی قتادہ سے کہ پوچھی گئی انس سے کیسی تھی قراءۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تھی قراءۃ درازی کی ساتھ پھر پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم درازکرتی تھی ساتھ بسم اللہ کی یعنی الف بسم اللہ کو مدکرتی اصلی بقدر الف کے اور درازکرتی تھی ساتھ رحمن کی یعنی الف کو اوسیطرح اور درازکرتی تھی ساتھ رحیم کی یعنی ی کو مدکرتی اصلی یا عارضی بقدر کی یہ بخاری نے ف اور تھی قراءۃ درازگی کی ساتھ مراد یہ ہے کہ حضرت مد وکرتی حروف مد اور لین کو بقدر معروف کی اور شرط معلوم کی نزدیک ارباب وقف کی اور کہا طیبی نے کہ حروف مد کی تین ہیں و اور الف ی پس جبکہ ہو بعد انکی ہمزہ مدکری بقدر الف کی اور بعضوں نے کہا کہ بقدر دو الفوں کی پانچ الفوں تک اور ھا دو بقدر الف کی بقدر درازگی آواز کی ہی جو وقت کہ کہی جاتا اور اگر ہو بعد انکی تشدید مدکری بقدر چار الفوں کی اتفاقی مانند دابۃ کی اور اگر بعد انکی ہو ساکن مدکری بقدر دو الفوں کی اتفاقی مانند صواد والضالین کی اور اگر ہو بعد انکی غیر ان حروف کی نہ مد کری مگر بقدر نکلنے اسکیطرح کہ وہی مانند اب کی اور مدات بسم اللہ کی اسی قبیلہ کی ہیں بدع ہے وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لشیء ما اذن لنبی یتغنی بالقرآن متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سنتا اللہ تعالی کسی چیز کو مانند سننے کی آواز نبی کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہو قرآن نغل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قبول نہیں کرتا اور دوست نہیں رکھتا کسی چیز کو اون چیزوں میں سے کہ سنی جاتی ہیں جیسا کہ دوست رکھتا ہی آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہی قرآن بدع ہے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لشیء ما اذنہ لنبی حسن الصوت یجھر بہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے کان رکھتا ہی اللہ یعنی نہیں قبول کرتا کسی چیز کو جیسے کہ کان رکھتا ہی واسطے نبی کی کہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے وحال میں کہ پکار کر پڑھے اوسکو نغل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یتغن بالقرآن رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کی نغل کی یہ بخاری نے ف یعنی جو شخص خوش آوازی کرتا ہے قرآن پڑھنے میں بشرطیکہ تغنی حرف کی یا حرکت کی یا مد کی یا شد کی یا اور طرح سے نہ ہو اور راگ کی طور پر نہ ہی ہو اور جو شخص کہ پڑھے قرآن کو مانند گانے کے راگ میں تو حرام ہی پڑھنا نہ پڑھا جانا ہی یہ مولانا زید من الشیوخ وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر اقرأ علی قلت اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ من غیری فقرأت سورۃ النساء حتی اتیت الی ھذہ الآیۃ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا قال حسبک الان فالتفت الیہ فاذا عیناہ تذرفان متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ منبر پر تھی پڑھ رو برو میری کہا میں پڑھوں رو برو آپکی حال آنکہ آپ پر اوتارا گیا ہی قرآن فرمایا میں خوش ہوں دوست رکھتا ہوں یہ کہ سنوں قرآن غیر اپنی سے کہا ابن مسعود نے پس پڑھی میں سورہ نسا یہانتک کہ پہنچا میں اس آیۃ تک پس کیا کرینگی یہ ہو دو غیر وہ سوقت کہ لاوینگی ہم ہر امت میں سے ایک گواہ یعنی اوسکی دیکھا بھالی فعلوں کی گواہی دیگا نبی اوسکا اور لاوینگی تجھکو اس امت پر گواہ فرمایا حضرت نے بس موقوف کر پڑھنا اب یعنی سمجھ میں مشغول ہوتا ہوں بدفکر کرنیکی سمین پھر التفات کیا میں طرف حضرت کی پس ناگہاں آنکھیں

حضرت کی آئی سو بھائی تھی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آپ پر اوتارا گیا ہی یعنی قرآن پڑھنا حق آپکا ہی کہ جیسا اوتارا گیا ہی ویسا پڑھیں اور کو کیا بارا کہ آپ کی۔ وبر و پڑھی اور مین دوست رکھتا ہون یعنی بعضی وقت کو حاصل ہوتا ہی عارف کو اوسمین سکوت جیسکو کہا گیا ہی من عوف الدلیل لسانہ اور ایکحالت عارف کی اور ہوتی ہی کہ اوسکی حق مین یون کہا گیا ہی من عوف الدطال لسانہ حاصل یہہ کہ بعضی وقت عارف حالت تحیر مین ہوتا ہی سکوت کرتا ہی اور بعضی وقت ہوشیار ہوتا ہی حقائق و معارف وغیرہ بیان کرتا ہی اور اوسی سنتی مین فائدہ ہوتے کہ معانی خوب سمجھ مین آتی ہین و فکر و سوچ کامل ہوتی ہی اور مقصود آیۃ مذکورہ سی یاد دلانا دن قیامت کا ہی جسمین حضرت ہول اوسن کا اور ضعف نبی امت ضعیفہ کا یاد کر کر رونی کہ حضرت بڑی تخشیش اور عنایت فرماتی امت کی مین صلی اللہ علیہ الف الف صلوۃ کلما ذکرہ الذاکرون و کلما غفل عن ذکرہ الغافلون

ع ن ح ۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اللّٰہُ سَمَّانِیْ لَکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُکِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَیْنَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَکٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی بن کعب کی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون تجہپر قرآن عرض کیا ابی بن کعب نی کہ اللہ تعالی نی نام لیا میرا تیرا و پر و آپکے فرمایا کہ ان کہا ابی نی تحقیق ذکر کیا گیا مین نزدیک پروردگار عالمون کی فرمایا کہ ان پس بہی آنسو دونون آنکہون ابی کیسی اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نی فرمایا ابی کو تحقیق اللہ نی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون تجہپر سورہ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نی کیا نام لیا ہی میرا فرمایا ہان پس روئی ابی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑی قاری تہی کہ حضرت نی اونکی حق مین فرمایا ہا اقرأ کم ابی یعنی بڑی قاری تم مین سی ہے ہین اور اللہ تعالی نی نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہہ بات سبب علو جزی اور گرم نامی نبی کی اور از راہ تعجب کی کہی کہ میرا کہان لائق اس مرتبہ کی ہون با از راہ ذوق و لذت کی کہی کہ یہہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا ابی کا بسبب جا حاصل ہونی خوشی تہا کہ وقت لطف دو سالا محبوب کے آتا ہی اور حقیقت مین غم انکہون کی راہ سی باہر نکلتا ہی اور خاص لم یکن ہی کی بڑہنی کا اسلیی حکم ہوا کہ مختصر ہی اور فوائد اسمین بہت ہین کہ صواب دین کی اور وعد و وعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہین اور حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے پڑہنا قرآن کا بہ قرآن اور اہل علم و فضل کی اگلی اگر یہ بھی کہ افضل ہوتی ویسی نوح س

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّنَالَہُ الْعَدُوُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفر کرنیسی مع قرآن کی طرف ملک دشمن کے یعنی دار حرب کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ہی کہ نہ سفر کرو مع قرآن کی ایسی کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اسسے کہ لیوی اوسکو دشمن **ف** اگر کوئی کہی کہ لکہنا قرآن کا مصحف مین تحضرت کی زمانی مین نہ تہا بلکہ بعد حضرت کی زمانکی مقرر ہوا پس یہہ کیونکر نبی کہ حضرت نی منع کیا سفر کرنی سی ساتہہ قرآن کی جواب یہہ کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف مین نہ لکہا گیا تہا ولیکن جو کچہہ نازل ہوتا ہر کوئی اپنی اپنی صحیفہ مین لکہکر رہتی دیتا یا یہہ خبر غیب کی دی کہ بعد میرے زمانکی جو لکہا جاویگا اوسکو ساتہہ نہ لیجاوین کفار کی ملک مین اور کہا بعضی علمارنی کہ ساتہہ لیجانا کلام اللہ کا طرف دار الکفر نی کی مکروہ ہی اور اگر کوئی خط لکہا کو بہیجی اور اوسمین آیۃ لکہی تو متقضا نہین اسیی کہ حضرت نی ہرقل کی خط مین یہہ آیت لکہی ہی تعالوا الی کلمۃ الخ واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسرے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَۃٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُہَاجِرِیْنَ وَاِنَّ بَعْضَہُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْیِ وَقَارِیٌٔ یَقْرَئُ عَلَیْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ أَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ　روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا بیٹھا ہین ہم ایک جماعت غرباء مہاجرین کی اپنی اصحاب صفہ کی اور تحقیق بعضی اونکی البتہ اوٹ کرتی تہی ساتہہ بعضی کی بسبب ننگی ہونیکی اور پڑہنی والا پڑہتا تہا قرآن ہمپر کہ ناگہان آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمپر اس حالیکہ کہڑی ہوئی ہمپر پس جبکہ کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہا پڑہنی والا پہر سلام علیک کی حضرت نی پہر فرمایا حضرت نی کیا کرتی ہو تم عرض کیا ہمنی سنتی ہین ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہی اوس خدا کو کہ پیدا کیی امت میرسی وچشخص کو حکم کیا گیا مین یہہ کہ ٹہیرا ونمین نفس اپنی کو ساتہہ اونکی کہا راوی نی پہر بیٹہہ گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہماری یعنی نزدیکی ہہلو مین اکیلا کرین ذات شریف اپنی کو ہم مین پہر اشارہ کیا اپنی ناتہہ سی سطرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ کر کہ بیٹہو پس حلقہ باندہا اور ظاہر ہوئی مونہہ اونکی واسطی حضرت کی پس فرمایا خوشوقت ہوای گروہ مفلس مہاجرین کی ساتہہ نور پورے کی دن قیامت کی داخل ہونگی جنت مین پہلی دولتمندون سی آدہی دن اور یہہ آدہا دن ہوگا پانسو برس کا فضل کی یہہ ابو داؤد نی ف اور تحقیق بعضی اونکی الخ یعنی جس پاس کپڑا کم ہوتا بہ نسبت کپڑی یا راوی یکی وہ بیٹہا ہیچ یا اپنی کی پردہ کرنیکی لیی اور مراد ننگی ہونی سی ننگا ہونا سوا ستر کی ہی اور پردہ لیی کرتی تہی کہ آدمیت مقتضی نہین اسکی کہ کہولی اوپچیز کو کہ عادت اوسکی کہولنی کی نہین اور مقصود اس سی بیان کرنا فقرہ واحتیاج اونکی کا ہی کہ کپڑا ہی درست بدن پر نہ کہتی ہی اور اس سبب سی آپسمین ملکر بیٹہی تا ایک طرحکی پوشیدگی حاصل ہو اور یہہ سلام وعلیک کی حضرت نی اس سی معلوم ہوا کہ سلام وعلیک کرنی قرآن کی پڑہنی والی سی مکروہ ہی جیسیکہ فقہ مین مذکور ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ اگر کوئی سلام وعلیک کری قرآن پڑہنی والی سی تو جواب اوسکا لازم نہین اور کہا کرتی ہو حضرت نی پوچہا اونسی جان بوجہہ کر تا کہ بشارت دین اونکا جواب سنکر اور حکم کیا گیا مین نی بہ ہیلہ شارہ ہی اس آیت کی طرف واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم اخر آیت تک اور معنی لیعدل یہ ہین کہ تا کہ ہون عدل کرنیوالی ساتہہ بٹہانی نفس اپنی کی بیچون بیچ مین تا کہ قرب سب سی برابر ہو اور طیبی نی یہہ معنی کہی ہین کہ تا کہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو درمیان ہماری اور ممتاز ہون نہی اوپس حلقہ باندہا یعنی سامنی چہرہ مبارک حضرت کی اوتہا رہی ہوئی مونہہ اونکی یعنی اسطرح بیٹہی تہی کہ دیکہتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کی مونہہ کو اور ساتہہ نور پورے کی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نور اغنیا کا نہین ہونیکا پورا اسلیی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی دوست رکہا اخرت اپنی کو ضرر پہنچایا دنیا اپنی کو اور جسنی دوست رکہا دنیا اپنی کو ضرر پہنچایا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلی دولتمند دنسی جانا چاہیی کہ مراد فقرا سی فقرا صالح اور صابرین ہین اور دولتمند دنسی دولتمند صالح اور شکر ادا کرنیوالی حق اموال اپنی کی پس وہ کہڑی کیی جاوینگی میدان محشر مین حساب کی لیی کہ کہانسی حاصل کیا مال اور کہان صرف کیا اسسی معلوم ہوا کہ حصہ فقرا کا قیامت مین زیادہ ہوگا حصہ اغنیا سی اسیی کہ پائی اغنیا نی لذت وراحت دنیا مین اور وہ محروم رہی ع ع وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ　اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زینت دو قرآن کو ساتہہ آوازون اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف مراد زینت دینی سی یہہ ہی کہ ترتیل وتجوید سی اور نرمی آواز سی پڑہی اوراگ مین پڑہنا قرآنکو اسطرح زیبا دیتی اونتسان ہو حرفون یا حرکات مین حرام ہی اسطرح کا پڑہنی والا فاسق ہوتا ہی اور سننی والا گنہگار اور واجب ہے اس شخص کو منع

منع کرنا اور اسی کو بہت بری بدعت ہی ۱۲ ع ۱۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعد بن عبادہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی شخص کہ پڑہی قرآن پہر بہول جاوی اوسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سی دن قیامت کی کٹا ہوا ہاتہ نقل کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نی ف ہولنا ہماری نزدیک یہہ ہی کہ دیکہکر بہی نہ پڑہ سکی اور امام شافعی کی نزدیک یہہ ہی کہ یاد کیا ہوا یاد نہ پڑہ سکی معنی یہہ ہین کہ چہوڑ دی پڑہنا اوسکا ہولی یا نہ ہولی ۱۲ ع ۱۰ یا ہولنا استعداد والیکا یہہ ہی کہ یاد کیی ہوے کو یاد نہ پڑہ سکی اور ہولنا غیر استعداد والی کا یہہ ہی کہ دیکہکر بہی نہ پڑہ سکی اور اس سے مسئلہ ہوا کہ قرآن کو بعد سیکہنی کی اور یاد کرنیکی ہولناہت گناہ ہی اس واسطے ہی کہ اوسکی پڑہنی سی غافل کری اور ہمیشہ اور بہت پڑہتا رہی ۱۰ مولانا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدائی درود ہو جیو اللہ کا اوپر اور سلام فرمایا کہ نہین سمجہا یعنی خوب نہین سمجہا وہ شخص کہ پڑہا یعنی ختم کیا قرآن کو تین رات سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نی ف کہا طیبی نی مراد یہہ ہے کہ سمجہا ظاہر معانی قرآن کی اور دقائق قرآنکی سمجہنی کو عمر مین ہی نہین کفایت کرتین بلکہ ایک کلمہ کی ہی دقایق نہین سمجہہ سکتا اور مراد نفی سمجہہ کی ہی نہ نفی ثواب ہر سمجہین تفاوت ہین لوگونکی انتہی جانا چاہیی کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ایک جماعت نی سلف سی کہ ختم کرتی قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتی ختم کرنا تین دن سی کم مین وہ یہہ بہی ہون کہ یہہ حکم مختلف ہی باعتبار اشخاص کے یا یہہ کہ نفی فہم کی کی ہی نہ نفی ثواب کی واللہ علم ۱۰ مولانا اور اوروں نی نہین عمل کیا اس پر ختم کرتی تہی ایک جماعت ایک رات دن مین ایک بار اور بعضی دو بار اور بہتون سی ایک مدت مین ہی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضی دو مہینی مین ایک ختم کرتی اور بعضی ہر مہینی مین اور بعضی دس دن مین اور بعضی سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل یہہ رہا اور رویت کی ہی بخاری اور مسلم نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عبداللہ بن عمر کو کہ پڑہ سات دن مین اور زیادہ مت کر اسپر اور اسکو ختم الاحزاب کہتی ہین اور صحیحین مین ہی اسکی فی البیوق ہی یہ قید ملا علی قاری ہسلیی لگائی کہ بعضون نی ختم الاحزاب اسکو لکہا ہی کہ روز جمعہ کی اول قرآن سی اخیر سورہ مائدہ تک پڑہی اور روز جمعہ کی انعام سی آخر سورہ توبہ تک اور اتوار کو یونس سی آخر مریم تک اور پیر کو طٰہٰ سی آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سی آخر صٓ تک اور بدہ کو زمر سی آخر حٰمٓ مومن اور جمعرات کو واقعہ سی آخر قرآن تک پڑہی اور اسطی قضائی اکثر حاجات کی اس ختم کو مجرب لکہا ہی علمائی اور اسیطرح ختم فی البیوق کو واسطی کہا ہی زوال کی اور اور حاجت روائی کی مجرب کہا ہی اور اسکو ہی جمعہ سی شروع کرنیکو کہا ہی کذا فی المغنی المطالب حاصل اسکا یہہ ہوا کہ ختم فی البیوق اور ہی اور ختم الاحزاب اور اور ملا علی رہ کی قول کا حاصل یہہ ہے کہ ختم احزاب کی کئی مین ترتیبین علمائی نقل کے مین لیکن صحیح تر ترتیب اسکی فی البیوق ہی بس دونون ایک ہی ہوئی پر ترتیب اسکی فی البیوق ہی یعنی سات منزلین سات دنین اسطرح پڑہی کہ اونکی سردن پر حروف فی البیوق کی واقع ہون بیان اسکا یہہ ہے کہ ف اشارہ ہی طرف سورہ فاتحہ کی اور میم سی طرف مائدہ کی اور ی سی طرف یونس کی اور ب سے طرف بنی اسرائیل کی اور ن سی طرف شعرا کی اور واو سی طرف والصافات کی اور ق سی طرف سورہ ق کی یہہ ترکیب حضرت علی رہ کی طرف نسبت کرتی مین کہ اونسی منقول ہی اور کہا نووی نی کہ مختار یہہ ہے کہ یہہ مختلف ہی ساتہ باختلاف اشخاص کی پس جسکو کہ دقایق و معارف خوب سوجہتی ہون کلام اللہ کی وہ اقتصار کری اوسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اوسکا کہ پڑہی اور جو کوئی مشغول ہو علم کی پہیلائی مین یا جہگڑون کی فیصلہ کرنی مین پس وہ اکتفا کری اوسقدر پر کہ نہ باز رکہی اوس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنی لغتہ اہل و عیال کیمین مشغول ہوا اوسکی لیی یہی حکم ہی اور جو کہ انمین سی نہو پس بہت پڑہی جسقدر پڑہ سکی بشرطیکہ خلل اور سرعۃ قراءۃ کو نہ پہونچی ۱۲ ع ۱۰ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ

کالجاهر بالصدقة والمسر بالقرآن کالمسر بالصدقة رواه الترمذی وابوداود والنسائی وقال الترمذی
هذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکار کر پڑہنی والا قرآن کا مانند ظاہر دینی والا
صدقہ کی ہی اور آہستہ پڑہنی والا قرآن کا مانند چپکی دینی والی صدقہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن
غریب ہے ف یعنے چپکی سی جو صدقہ نقل دی تو ثواب زیادہ ہی بہ نسبت ظاہر دینی کی پس اسطرح چپکی پڑہنا افضل ہی پکار کر پڑہنی سی کہا طیبی نی
کہ صدیثین پکار کر پڑہنی کی فضیلت مین ہی آئی ہین اور چپکی پڑہنی کی فضیلت مین ہی پس تطبیق نین یہہ ہی کہ چپکی پڑہنا افضل وسکی لیی ہی کہ
ڈرتا ہو ریا سی اور پکار کر پڑہنا افضل ہی وسکی لیی کہ نڈر رہتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ زیادتی کسیکو نمازیون مین سی یا سوتی ہو ونمین سی یا اور کسیکو اور پکار
کر پڑہنا افضل ہی کہ اوسکا نفع اور نکو ہی پہنچتا ہی کہ لوگ سنتی ہین یا سیکہتی ہین یا ذوق پاتی ہین یا افضل ہی کہ پکار کر پڑہنا شعار دین
سی ہی اور بیدار کرتا ہی قاری کی دلکو اور اوسکیطرف دہیان بٹتی نہین دیتا اوسکا اور دور کرتا ہی نیند کو پڑہنی والیکی دل سی اور اور نکو شوق
دلاتا ہی عبادتکا پس جسکو ان تینون مین سی کوئی منت حاصل ہو پکار کر پڑہنا اوسکو افضل ہے ع وعن صهيب قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما امن بالقرآن من استحل محارمه رواه الترمذی وقال هذا حدیث لیس اسناده بالقوی
اور روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ایمان لایا ساتہ قرآن کی وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکیکو نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا یہہ حدیث نہین اسناد اوسکی قوی ف جسنی حلال جانا اوسچیز کو کہ حرام کیا اللہ نی وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہہ ہین کہ ایمان کامل قرآن
پر نہین لایا وہ شخص کہ معاملہ حلال کا ساتھ ساتہ حرام دونون چیزون کی کہ حرامین یعنی مرتکب ہوا حرام وممنوع چیزون قرآن کا حق ایمان لانیکا قوی
پر ہیئے کہ عمل کرے اوسپر یہ ہی محبت ہے کہ متابعت کرے محبوب کی ع وعن اللیث بن سعد عن ابن ابی ملیکة عن یعلی
ابن مملك انه سال ام سلمة عن قراءة النبی صلی الله علیه وسلم فاذا هی تنعت قراءة مفسرة حرفا حرفا رواه
الترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہی لیث بن سعد سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سی اوسنی نقل کی یعلی بن مملک سی یہہ کہ اوسنی پوچہا ام
سلمہ سی حال قرأۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہ نی بیان کی قرأۃ واضح حرف حرف جدی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی ف
یعنی حضرت اسطرح پڑہتی تہی کہ ممکن تہا گننا حروف قرأۃ کیکا مراد یہہ ہی کہ خوب ترتیل سی بطور سچ مچ کی پڑہتی تہی اور کہا طیبی نی کہ بیان کرنام
سلمہ کا محتمل دو وجہ کو ہی ایک تو یہہ ہی کہ اونہون نی بیان کیا کہ حضرت اس سطرح پڑہتی تہی اور دوسری یہہ کہ ام سلمہ نی پڑہی قرأۃ ترتیل سی
جیسی حضرت پڑہتی تہی کہا ابن عباس نی کہ پڑہنا میرا ایک سورہ کو ترتیل سی محبوب تر ہی میری نزدیک ساری قرآنکی پڑہنی سی بغیر ترتیل کی ع
وعن ابن جريج عن ابن ابی ملیکة عن ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقطع قراءته يقول الحمد
لله رب العالمين ثم يقف ثم يقول الرحمن الرحيم ثم يقف رواه الترمذی وقال ليس اسناده بمتصل لان الليث روى هذا
الحديث عن ابن ابی ملیکة عن يعلى بن مملك عن ام سلمة وحديث الليث اصح
اور روایت ہی ابن جریج سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سی اوسنی نقل کی ام سلمہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑہتی تہی اپنی قرأۃ
پڑہتی تہی الحمد للہ رب العالمین پہر ٹہیر جاتی پہر پڑہتی الرحمن الرحیم پہر ٹہیرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا نہین سند اوسکی متصل یعنی لیث نے
روایت کی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی اوسنی نقل کی یعلی بن مملک سی اوسنی نقل کی ام سلمہ سی یعنی جیسیکہ پہلی حدیث مین گذرا اور حدیث
لیث کی کہ متصل ہے صحیح تر ہی ف کہا بعضون نی کہ یہہ روایت نہین ہے لائق حجت کی اور نہین پسند کرتی ہین اسکو اہل بلاغت اور وقف تام

تمام

مالک یوم الدین پڑھی سلیمی کہا کہ حدیث لبث کی صحیح تر ہی ذکرہ الطیبی اور جمہور کی نزدیک حجت مثل ایسی آیتون کی کہ متعلق ہین ایسے چیزون کے اصل اولی ہی اور خبر ری کہتی ہین کہ مستحب ہے وقف اور دلیل پکڑی ہی انہون نی ساتھہ سی حدیث کی اور کہا ہے اور شافعیہ ہین اور جمہور نی جواب دیا ہی کہ یہہ وقف سلیمی تہا کرنا معلوم کرو ادہن سی دانو نکو سری آیتون کی واللہ علم ع ش ح **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اِقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْٓءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

روایت ہی جابر سی کہا نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑہتی تہی قرآن اور ہم مین ہی گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑہو ہر ایک شخص اچہا پڑہتا ہی اور آوینگی ایک قوم سیدہا کرینگی قرآنکو جیسا سیدہا کیا جاتا ہی تیر جلدی کرینگی بدلی قرآن کی دنیا مین اور نرکہین گی آخرت پر نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** عجمی یعنی سوے اہل عرب کے فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کی تہی اور قراءۃ ابو گنوارون کی اور عجمیونکی مانند اہل عرب کے نہی باوجود اسکی حضرت نی فرمایا کہ تم سبکی قراءۃ ہی اور لائق ثواب کے ہی سلیمی کہ اختیار کیا تمنی آخرۃ کو دنیا پر تمکو نہ ڈر اسکا کرنی زبانو نمین کچہہ ضرر تمہین اور تمہاری بعد سی لوگ پیدا ہونگی کہ سیدہا کرینگی قرآنکو جیسا سیدہا کیا جاتا ہی تیر نہی خوب سنوارینگی الفاظ اور کلمات قرآنکو اور تکلف کرینگی رعایت مخرجو غین وطی دکہانی اور سانی اور فخر و تہرت کی جلدی کرینگی بدلی قرآنکی دنیا مین اور نہ رکہین گی آخرۃ پر یعنی دنیا کی فائدی کی لیی پڑہین گی آخرت کی ثواب سے کچہہ غرض نہین رکہین گی پس دنیا کو آخرۃ پر ترجیح دینگی اور دین کو بیچ دنیا کی بیچین گی حاصل یہہ کہ قرآن کی پڑہنی مین خلوص چاہیی اور فکر کرنا اوسکی معانی مین نری الفاظ مخارج سی نکالنی اور خوش آوازی سی پڑہنا کچہہ کام نہین آتا ع ش ح **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْٓءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ اور روایت ہی حذیفہ سی کہا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو قرآن بطور عرب کے اور آوازون اوسکی اور بچہو تم طور اہل عشق کی سی اور طور اہل کتابون کی سی اور آوینگی پیچہی میرے ایک قوم کہ بناکر پڑہین گی قرآن مانند بنانی راگ کی اور نوحہ کی حال وسکا یہہ ہوگا کہ نہ پڑہینگا قرآن حلقون اونکی سی یعنی قبول نہین ہونیکا فتنہ مین پڑی ہی دل اونکی اور دل اون لوگونکی کہ اچہا لگتی کا اونکو پڑہنا اونکا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی کتاب اپنی مین **ف** بطور عرب کی اہل عرب بلا تکلف پڑہتی ہین اپنی دلکی منگ سے بغیر سیکھنی قواعد مین موسیقی کی اوسطرح تم بہی پڑہو اور لفظ واہا واہا عطف تفسیری ہی اور بچہو طور اہل عشق کی سی اخر یعنی جو کہ عاشق ہین اور غزلین اور شعر پڑہتی ہین اور رعایت قواعد موسیقی کی کرتی ہین اونکی طور پر قرآن نہ پڑہو اور ہود و نصاری ہی اپنی کتابو نکو پڑہتی ہی مانند اسکی اوسطرح پڑہنی ہی یہی حضرت نی منع فرمایا اور فتنہ مین پڑی ہونگی دل اونکی یعنی مبتلا ہونگی حب دنیا مین اور لوگونکی اچہا کہتی ہین ع ش ح **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی براء ابن عازب سے کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی پاکے طرح پڑہو قرآنکو ساتہہ اپنی آوازونکی یعنی ترتیل و خوش آوازی سی پڑہو یعنی کہ آواز ہی زیادہ کرتی ہی قرآنمین خوبی نغمہ کی یہہ دارمی نی **وَعَنْ** طَاوٗسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَاُ رَاَيْتَ اَنَّهٗ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاوٗسٌ وَكَانَ طَالِقٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی طاوس سے بطریق رسال کی کہا پوچہی گئے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہایت آواز سے نہیں سنی بہت خوب ہے از روی آواز کی وہ بلند پڑھنی قرآن کی اور بہت خوب ہے پڑھنی ہیں یعنی از راہ ترتیل و اداکی فرمایا وہ شخص کہ جو قوت سنی تو اوسکو پڑھنی گمان کرتو یہ کہ وہ ڈرتا ہی اللہ سے کہا طاؤس نی اور تہا طلق لیسا ہی نقل کی یہہ دارمی نی ف وہ ڈرتا ہی اللہ سے یعنی تیری دل پر تاثیر ہو اوسکی پڑھنی کی یا ظاہر ہون اوسپر نشانیان خوف الہی کی مانند متغیر ہونی رنگ کی اور کنفرہ رونیکی اور طلق تابعی تہی اور مولف نی لکہا ہی کہ سحابی تہی ؛ ع ح ؛ **وعن** عبيدة الملكي وكانت له صحبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا اهل القرآن لا تتوسدوا القرآن واتلوه حق تلاوته من اناء الليل والنهار وافشوه وتغنوه وتدبروا ما فيه لعلكم تفلحون ولا تعجلوا ثوابه فان له ثوابا رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی عبید ملیکی سی اور تہی وہ سحابی حضرت کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہی اہل قرآن تکیہ کرو قرآن ہی اور پڑہو قرآنکو حق پڑہنی اوسکی کا اوقات رات اور اوقات دن کی مین اور ظاہر کرو قرآنکو اور آواز خوش مین پڑہو اوسکو اور فکر کرو اوسچیز مین کہ اوسمین ہی تا کہ تم مطلب پاؤ اور نہ جلدی کرو ثواب اوسکی یعنی دنیا مین اوسکا بدلا نہ چاہو بیشک کہ واسطی اوسکی ہی ثواب بڑا آخرت مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف تکیہ کرو قرآن ہی یعنی غافل نہ ہو تلاوت قرآن سی اور ادای حقوق اوسکی سی بلکہ پڑہا کرو اوسکو اور حق ہی ادا کیا کرو کہ صروف ہی طرح ادا کرو اور سمجہو معانی اوسکی و عمل کرو اوسپر اور کہا ابن حجر نی کہ رام ہی تکیہ کرنا قرآن کو اور پاؤن پہیلانی اوسکی طرف اور کہنا کسی چیز کا اوسپر اور پیٹہہ کرنی اوسکی طرف اور رونہ نا اوسکو اور پہنکدینا اور سکو اور مکروہ ہی فال نکالنی اوسمین و جنبی مالکیہ کی نزدیک حرام ہی اور پڑہو حق پڑہنی اوسکی کا حق پڑہنی اوسکی مین چار باتین چاہئین ایک تو یہہ کہ لفظ کو درست پڑہنا اور دوسری معنو کو سمجہنا اور تیسری معنو کا مقصد سمجہنا اور چوتہی اوسکی موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی پکار کر پڑہو اور تعلیم کرو اور عمل کرو اور لکہو اوسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی چوتہی تین سبب کی مین اور وعید کی اور رہول کی اوسمین خوف فکر کرو ؛ ع مولانا **باب** ف اکثر نسخو نمین نہ باب لکہا ہی یعنی یہہ باب ہے پنج بیان اور متعلقات قرآن کی اور بعضی نسخو نمین ہی باب اختلافات القرآن وجمع القرآن یعنی باب ہے پنج بیان اختلافات قرات اور لغات اوسکی و پنج کرنی قرآن کی اور مراد جمع قرآن سی لکہنا اوسکا ہی ایک مصحف مین ؛ ع ح ؛ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان على غير ما اقرأها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأنيها فكدت ان اعجل عليه ثم امهلته حتى انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على غير ما اقرأتنيها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسله اقرأ فقرأ القراءة التي سمعته يقرأ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا انزلت ثم قال لي اقرأ فقرأت فقال هكذا انزلت ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف فاقرؤا ما تيسر منه متفق عليه واللفظ لمسلم ؛ روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا سنا مینی ہشام بن حکیم بن حزام سی کہ پڑہتی سورہ فرقان غیر اوسکی کہ پڑہنا ہمانین اوسکو اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہائی ہی مجکو وہ سورہ پس قریب تہا مین کہ جلدی کرون اوسپر یعنی لڑون اوسی سی پہلی تا کہ رکنی پہر مہلت دی مینی اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوا پڑہنی سی پہر ڈالی مینی اوسکی گردن مین چادر اوسکی اور کہینچا اوسکو پہر لایا مین اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مینی سنا ہی اسسے کہ پڑہتا ہی سورہ فرقان اور پڑہتا اوسطرحکی کہ پڑہائی تو مجکو وہ سورہ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑ دی اوسکو اسی عمر اور فرمایا ہشام کو پڑہ تو پس پڑہا ہشام نی اوسطرحکا پڑہنا کہ سنا ہمانین اوسکو پڑہتی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسیطرح اوتاری گئی پہر فرمایا مجکو کہ پڑہ تو پس پڑہی مینی پہر فرمایا اسیطرح سی اوتاری گئی ہی یہہ سورہ تحقیق یہہ قرآن

اور مارا گیا سات طرح پر پس پڑھو جو ہو سکی اوسمین سی فعل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ مسلم کی ہین **ف** اسحدیث کی معنو ہین علما کو بہت اختلاف ہی قریب چالیس قول کی آئی ہین ایک قول یہہ ہی کہ یہہ حدیث متشابہات سے ہی اسکی معنی خوب طرحسی کسیکو معلوم نہین اور بعضون نی کہا ہی کہ قرآن اگرچہ زیادہ ہین سات طرحسی لیکن شروع کرتی ہین طرف سات وجہون کی اختلافات سے پہلی وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اوسکی ہین ساتہہ زیادتی اور نقصان کی دوسری وجہ تغییر ہونا ساتہہ صیغہ جمع اور واحد کی تیسری اختلاف مذکر اور مونث کا چوتہی اختلاف تصریف یعنی حرف کا مانند تخفیف اور تشدید کے اور فتح اور کسرہ اور ضمہ کی مانند یت اور میت اور یقظ اور یقبظ اور یعرش اور یعرش کی پانچوین اختلاف حرکات کا چہٹی اختلاف حروف کا ہے لکن الشباطین بعضون نی پڑہا ہی ساتہہ تشدید دونون کی اور بعضون نی پڑہا ہی ساتہہ تخفیف نون کی اور ساتوین اختلاف لغات کا مانند تفخیم اور امالہ کی اور کتاب العلم مین معنی اسکی مفصل لکہی گئی ہین بہ نسبت یہان کی ؛ مولانا من المرقاۃ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا سنا مینی ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا اور سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی خلاف اوسکی پس لے آیا مین اوس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی مینی اوسکو پہر پہچانی مینی حضرت کی چہرہ پر ناخوشی یعنی بسبب جہگڑنی اور خلاف کی سپر فرمایا حضرت نی دونون کو اچہا پڑہتی ہو پس مت اختلاف کرو پس تحقیق وہ شخص کہ تہی پہلی تمسی اختلاف کیا اسمین یعنی جہلایا بعضون نی بعضون کو پس ہلاک ہوئی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** مراد اختلاف سے یہان انکار ایک وجہ کا وجود قرآن ہی ہی کہ بہیجا گیا ہی قرآن اوپر اور قرأتین سب حق ہین کسیکا انکار نہ کرنا چاہیی اور اگر ایک کا اور نہیں سے انکار کیا انکار قرآن کا کیا اور بعضی قرأتین متواتر ہین اور بعضی احاد متواتر ہہ سات قرأتون ہین کہ پڑہی جاتی ہین ع ح **وَعَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّيْ فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ فَفِضْتُ عَرَقًا كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِيْ يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَرُدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَرُدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا ہا مین مسجد مین پس داخل ہوا ایک شخص نماز پڑہتا لگا پس پڑہی قرارۃ یعنی نماز مین یا بعد اسکی ایسی کہ انکار کیا مینی اوسکا اوسپر یعنی دل سی یا زبان سی پہر داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑہی قرارۃ خلاف قرارۃ پہلی شخص کے پس جب پڑہ چکی ہم نماز داخل ہوئی ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اوسکی نماز کی جگہہ کہ مسجد مین پڑہی تہی یا حجرہ مین داخل ہوئی پس کہا مینی کہ تحقیق اس شخص نی پڑہی قرارۃ کا انکار کیا مینی اوس قرارۃ کا اوسپر اور داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑہی اوسنی قرارۃ خلاف قرارۃ پہلی پڑہنی والیکی پہر حکم دیا اون دونون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس پڑہا دونون نی پس تحسین کی قرارۃ اونیکی پس

ڈالا گیا میری دلمین تردد و شبہ جو ہوئے اور نہ ایسا تردد و شبہ کہ تہا جاہلیت مین یعنی بلکہ تردد و شبہ جاہلیت کیسی ہی زیادہ شبہ دلمین آیا پس جبکہ دیکہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ چیز کڈا تانک لیا اوسنی مجکو یعنی حضرت نی معلوم کیا کہ میری دلمین شبہ پڑا مارا ہا تہہ میری سینہ پر یعنی تا وسواس جاتا رہی دست مبارک کی برکت سی پس ہوگیا مین اپسینہ پسینہ بس گویا کہ مین دیکہی لگا طرف اللہ کی ماری ڈر کی پہر فرمایا مجکو ای اُبی بہیجا گیا فرشتہ طرف تمہارے یعنی جبرئیل کو بہیجا اللہ تعالی نی یہہ کہ پڑہ قرآن ایک طور پر یعنی ایک قراءۃ پر یا ایک لغت پر پہر تکرار کی مینی طرف اللہ تعالی کی یہہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی ایک طرح پڑہنی مین تنگی ہی کئی طرح کا حکم ہوتا آسانی ہو یہہ حکم کیا گیا طرف تمہارے دوسری بار یہہ کہ پڑہ قرآن دو طور پر پہر تکرار کی مینی طرف اوسکی یہہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی اور زیادہ آسانی ہو یہہ حکم کیا گیا طرف میری تیسری بار یہہ کہ پڑہ اوسکو سات طور پر یعنی سات قراءۃ یا سات لغات پر اور وہلی تیری عرض ہر بار کی کہ حکم کیا ہمی اوسبار کا سوال ہی کہ کر تو مجہی اوسکو پس کہا مینی یا الہی بخش امت میری کو یعنی اہل کہا کر یا الہی بخش امت میری کو یعنی اہل صغائر کو اور تاخیر کے مینی تیسری سوال کی واسطی اوسدن کی کہ خواہش کریگی طرف میری تمام خلق یہانتک کہ ابراہیم اونپر سلام ہو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** جب پڑہ چکی ہم نماز ظہر پہر ہے کہ وہ نماز صبحی کی تہی یا کوئی اور نقل وڑدالا گیا تردد اور شبہ جہلانی سی یعنی بسبب کے حضرت نی دونون قراءتون کو اچہا کہا کلام خدا ایکطرح پر چاہیی ہر کوئی ہر طرح پر کہ پڑہی کیونکر درست ہوا اور تردد اور شبہ جاہلیت کیسی یہی زیادہ یعنی بسبب کے کہ جاہلیت مین جاہل تہا اور واقع ہونا جہلانی کا اوسحالت مین اتنا بعید و دراز معلوم ہوتا تہا اور بعد حاصل ہونی تصدیق موقعت کی بڑا معلوم ہوا اور واسطی تیری عرض ہر بار کی رفع یعنی تین بار کہ تو مانی سوال کیا اور مینی اوسکا جواب دیا اونکی عرض تین سوال کرنا قبول کر وغیرہ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تینون سوال مغفرۃ ہی کی کی سہلی کہ اہل مغفرۃ ہی اگر مغفرۃ ہو سکیو نجاتی ممکن نہین جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا وان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین لیکن مغفرت کو تین قسم پر کیا دونون اپنی امت کبیرہ اور صغیرہ کر تو الیکی لیی مانگین اور دوسرے کہی تمام خلائق کی لیی اولین و آخرین سے کہ اوسکو شفاعت کبری کہتی ہین کہ قیامت کو سب نفسی نفسی کہتی ہونگی اور آخر کو حضرت سی آرزو شفاعت کی کرینگی حضرت کیسے شفاعت کرینگی اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کو ذکر اسلیی کیا کہ افضل مین سب انبیا سی بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شرح

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقرأني جبرئيل على حرف فراجعته فلم أزل استزيده ويزيدني حتى انتهى الى سبعة احرف قال ابن شهاب بلغني ان تلك السبعة الاحرف انما هي في الامر يكون واحدا لا اختلاف في حلال ولا حرام متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہایا مجکو جبرئیل نی ایک طور پر یعنی اول پہر تکرار کی مینی اوسسے یعنی اللہ سی یا جبرئیل سی پس ہمیشہ رہا مین زیادہ کرواتا اوس سی یعنی طلب کرتا اللہ سے زیادتی یا طلب کرے تا جبرئیل سی یہہ کہ طلب کری اللہ سے زیادتی اور زیادہ کراتا تہا وہ مجکو یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراءۃ کا یا جبرئیل سات طور پر کہا ابن شہاب نے یعنی زہری نے یعنی کہ پہنچا مجکو کہ تحقیق وہ سات طور نہین پر جن امر دین کی مگر ایک یعنی متفق و متحد ہین نہین باختلاف حلال مین اور نہ حرام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اختلاف قراءۃ سی حکم متبدل نہین ہوتا یعنی ایک قراءۃ سی حکم ایک چیز کی حلال ہونیکا معلوم ہو اور دوسری قراءۃ سی حکم اوسچیز کی حرام ہونیکا معلوم ہو سو اسطرح نہین بلکہ اگر ایک قراءۃ سی حکم ایک چیز کی حلال ہونیکا معلوم ہو تو دوسری قراءۃ سی بہی حکم معلوم ہو قرار تو نہین اختلاف لفظونکا ہی حکمون کا نہین ہ مولانا من الشروح

الفصل الثاني

فصل دوسرے

عن ابي بن كعب قال لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم جبرئيل فقال يا جبرئيل اني بعثت الى امة امية منهم العجوز والشيخ الكبير والغلام والجارية والرجل الذي لم يقرأ كتابا قط قال يا محمد ان القرآن انزل على سبعة احرف رواه الترمذي وفي رواية لاحمد

وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ لَیْسَ مِنْہَا اِلَّا شَافٍ کَافٍ فِیْ رِوَایَۃٍ لِلنَّسَائِیِّ قَالَ اِنَّ جِبْرَءِیْلَ وَمِیْکَاءِیْلَ اَتَیَانِیْ فَقَعَدَ جِبْرَءِیْلُ عَنْ یَّمِیْنِیْ وَمِیْکَاءِیْلُ عَنْ یَّسَارِیْ فَقَالَ جِبْرَءِیْلُ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ قَالَ مِیْکَاءِیْلُ اسْتَزِدْہُ حَتّٰی بَلَغَ سَبْعَۃَ اَحْرُفٍ فَکُلُّ حَرْفٍ شَافٍ کَافٍ ۔ روایت ہے ابن کعب سے کہا ملاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پس کہا حضرت نے ای جبرئیل تحقیق مین بھیجا گیا ہون طرف امت ناخواندہ کی کہ اونمین بڑھیا ہین اور بوڑھی بڑی ہین اور لڑکی اور لڑکیان اور اونمین ایسا شخص ہے کہ نہین پڑھے کتاب کبھی کہا جبرئیل نے ای محمد تحقیق قرآن اوتارا گیا ہی سات طرح پر یعنی سات لغات پر پس جو سات قراءت پر پس پڑھی ہر کرنی بوسہل ہو اوسپر نقل کی بہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد اور ابوداؤد کی کہا یعنی جبرئیل نے بعد لفظ احرف کی کہ نہین اون طرحونمین سے کوئی طرح مگر شافی ہی یعنی بیمار کفر و شرک و جہل وغیرہ کو دفع کرتی ہی کافی ہی یعنی کفایت کرتی ہی بیچ حجت ہونیکی صدق نبی پر اور حق ہونی دین پر اور بیچ الزام ذہنی منکرون کی در بیچ روایت نسائی کی فرمایا حضرت نے کہ تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئی میری پاس پس بیٹھی جبرئیل داہنی طرف میری اور میکائیل بائین طرف میری پس کہا جبرئیل نے پڑھو قرآن ایک طرح پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کرو اوایک طرح سے یعنی اللہ سے جا ہو کہ اور طرح بھی پڑھنے کا حکم ہو یا جبرئیل سے کہو کہ اللہ تعالی سے عرض کر کہ زیادہ کرو اوپر حضرت زیادتی چاہتی رہی اور زیادتی ہوتی رہی یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراءۃ یا جبرئیل سات طرح کو پس ہر طرح شفا دینی والی اور کفایت کرنیوالی ہی ف طرف امت ناخواندہ کی یعنی اسی طرح پڑھ نہین سکتی اور اگر پڑھاون اونکو ایک قراءۃ پر نہین ہو سکتی اوسپر سہلی کہ بعضی انمین ایسی ہین کہ جاری ہوتی ہی زبان اونکی امالہ پر یا فتحہ پر اور بعضی ایسی ہین کہ غالب ہوتا ہی اونکی زبان پر اوعام یا انہا اور مانند انکیکی پس اونکی لیے کئی قراءتین چاہین کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو وہ پڑھی اور باوجود اسکی بعضی اونمین پڑھیان ہین اور بعضے بوڑھی کہ وہ زیادہ عاجز ہین سیکھنی سی بسبب بڑھاپی کی اور لڑکی بسبب صغر سن کے ع وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّہٗ مَرَّ عَلٰی قَاصٍّ یَقْرَأُ ثُمَّ یَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْیَسْئَلِ اللّٰہَ بِہٖ فَاِنَّہٗ سَیَجِیْئُ اَقْوَامٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَسْئَلُوْنَ بِہِ النَّاسَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ ۔ اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ وہ گذرا ایک قصہ کہنی والی پر اسحال مین کہ پڑھتا تہا قرآن اور پھر مانگتا تہا یعنی لوگون سی کچھ پس انا للہ وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی سنکر کہ یہہ بدعت ہی اور علامت قیامت کی ہی پھر کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ پڑہی قرآن پس چاہیی کہ سوال کری اللہ سی ساتہہ اوسکی پس تحقیق آوینگی لوگ کہ پڑہینگی قرآن مانگینگی بسبب قرآن کی لوگونسی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف سوال کری اللہ سی ساتہہ قرآن کی یعنی جو چاہی امور دنیا اور آخرۃ کی نہ لوگونسی یعنی اگر آیت رحمت پر یا ذکر جنت پر پہونچی مانگی وہ اللہ تعالی سی اور اگر آیت عذاب اور ذکر دوزخ پر پہونچی پناہ مانگی خدا تعالی سی اوسی یا مراد یہہ ہی کہ دعا کری بعد فراغ قراءۃ کی ساتہہ دعاون ماثورہ کی اور لائق ہی کہ ہر دعا و طلبی امر آخرۃ اور بہلائی مومنین کی دین و دنیا مین ہو ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ یَتَاَکَّلُ بِہِ النَّاسَ جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَوَجْہُہٗ عَظْمٌ لَیْسَ عَلَیْہِ لَحْمٌ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ ۔ روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہی قرآن کہ کہاوی بسبب اسکی لوگونسی یعنے قرآنکو وسیلہ فائدہ دنیا کا کری آویگا دن قیامت کی اور چہرہ اوسکا ہڈی ہوگا نہین اوسپر گوشت نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَۃِ حَتّٰی یَنْزِلَ عَلَیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ ۔ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہچانتی تہی فرق سورۃ کا یعنی دوسری سورت سے

بیشک کہ نازل ہوئی اوپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لفظ کی یہہ ابو داود نے ف ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بسم اللہ آیہ ہی قرآنکی نازل ہوئی
فرق کی لیی درمیان دو سورتون کی جیسا کہ مذہب ہمارا ہی ہوح وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ بِالْحِمْصِ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ
فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا ۴۸۰
هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی علقمہ سی کہ کہا ہمنے حمص مین کہ نام شہر کا ہی پس پڑہی ابن مسعود نی سورہ یوسف پس کہا ایک شخص نے انمین اسطرحسی نازل کی
گئی پہر کہا عبد اللہ بن مسعود نی قسم خدا کی تحقیق پڑہی مینی یہہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس فرمایا حضرت نی خوب پڑہا تو نی پس وقتیکہ
وہ شخص کلام کرتا تہا ابن مسعود سی کہ ناگاہ پائی اوس سی بو شراب کی پہر کہا ابن مسعود نی کیا شراب پیتا ہی تو یعنی خلاف کرتا ہی قرآن کا اور
جھٹلاتا ہی تو کتاب اللہ کو یعنی قراءۃ اوسکیکو یا اوار اوسکیکو پس ماری اوسکو حد نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ابن مسعود جو پڑہتی ہی اگر وہ
قراءۃ مشہور تہی تو یقینا کتاب اللہ ہی تکذیب و انکار اوسکا کفری یقینی اور اگر قراءۃ شاذ پڑہتی ہی تو تغلیظا کہا اور ظاہر ہی ہی اسلیی کہ حکم مرتد ہوتی
اوسکی کا نزدیک اور اکثفا کیا حد شراب پر اوپر کہا طیبی نی کہ یہہ تغلیظا کہا اسلیی کہ جہلانا کتاب کا اور انکار قراءۃ کا بیچ اصل کلمہ کی کفری نہ انکار اوار کا حاصل
یہہ کہ اوسنی انکار اوار کیا تہا نہ اصل قرآن کا اسی لیی جاری کی اوسپر حد شراب کی نمرتد ہونیکی پہر ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن مسعود
نی ماری اوسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونی مینی شراب کے ساتہہ ہونیکی اور یہی مذہب ہے ایک جماعت کا علماء کی اور ہمارے اور شافعی کی مذہب
مین ہوکی آنی سی حد نہین مانتی آتی اسلیی کہ ہوسیب ترش کی اور سا ہوود کی مشابہ ہوتی ہی بوی شراب کے پس شاید کہ اوار کیا ہو اوسنی باگواہ قائم ہوئی
ہون شراب پینی پر اس سبب سے حد لگائی ہوح ہوح وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى إِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ
بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِذٰلِكَ وَرَأَيْتُ
فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ
جَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ
أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ
الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا
مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ
اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زید بن ثابت
سی کہا بہیجا طرف میری کیسکو حضرت ابو بکر رضی نی بیچ دنون قتل اہل یمامہ کی پس گیا مین اونکی پاس ناگہان عمر بن الخطاب بیٹہے ہوئی تہی نزدیک ابو بکر
کی کہا ابو بکر نی تحقیق عمر آئی میری پاس اور کہا شہید ہوا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کی ساتہہ قاریون قرآن کی یعنی اس لڑائی مین بہت قاری ماری
گئی مین اور تحقیق مین ڈرتا ہون کہ اگر کثرہ سی ہوگا مارا جانا قاریون کا کتنی یکبارگی نہین پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق مین مصلحت دیکہتا ہون

لیکہ حکم کر دو ساتھہ جمع کرنی قرآن کی کہا یعنی ابوبکر نی واسطے حضرت عمر کی کس طرح کر دو گی تم ایک چیز کو کہ نہین کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا عمر نی یہہ قسم خدا کی بہتری پس ہمیشہ رہی عمر گفتگو کرتی مجسی یہانتک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اسکی یعنی واسطے جمع کرنی قرآن کی اور دیکھی مین مصحفت اسمین جو کہ دیکھی عمر نی کہا زید نی کہ کہا مجکو ابوبکر نی تحقیق تو مرد جوان ہی سمجھہ والا نہین متہم جانتی تجکو یعنی جو کہ نقل کرتی اوسمین تہمت جھوٹ وغیرہ کی نہین لگا سکتی ہمکو تجکو بیشک تہمت کی اور تحقیق تو لکھتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تلاش کر قرآنکو اور اکٹھا کر اوسکو یعنی ایک مصحف مین پس قسم ہے اللہ کی اگر تکلیف دیتی مجکو نقل کرنی پہاڑ کی پہاڑ وہین سے ہوتا بہت ہمپر اوسچیز سی کہ حکم کیا مجکو ساتھہ اوسکی جمع کرنی قرآن سی یعنی اسلیے کہ اسمین محنت بدنکی ہی ہے اور روح کی ہی کہ فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زید نی کہا یعنی کسطرح کرو گی تم ایک چیز کہ نہین کی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا حضرت صدیق نی وہ قسم ہے خدا کی بہتری پس ہمیشہ رہی ابوبکر گفتگو کرتی مجسی یہانتک کہ کھولا اللہ نی سینہ میرا واسطے اوسچیز کی کہ کھولا واسطے اوسکی سینہ ابوبکر کا اور عمر کا پس پڑی ہوئی ڈھانا یعنی قرآنکو در حالیکہ جمع کرتا تہا اوسکو شاخون کی کھجور کیسی اور سفید پتھرون سی اور لوگون کی یعنی حافظون کی سینونسی یہانتک کہ پایا یعنی آخر سورہ توبہ کا پاس ابوخزیمہ انصاری کی نہ پایا یعنی اوسکو ساتھہ کسیکی سوائے اوسکی وہ آخر سورۃ کا یہہ ہی لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر سورۃ برات تک پس تہی صحیفی لکہی ہوئی نزدیک ابوبکر کی یہانتک کہ وفات دی اوکو اللہ نی پہر نزدیک عمر کی اوکی زندگی مین پہر نزدیک حفصہ بیٹی عمر کی نقل کے پہر بخاری نی **ف** یا مانہ نام شہر کا ہی حضرت ابوبکر رضی نی اپنی خلافت مین خالد بن ولید کو ساتھہ لشکر کی دیکر بہیجا اور وہانکی لوگونسی خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بہی اوسمین مارا گیا اور بہت قاری اسمین مارے گئی انحضون نی کہا سات سو اور بعضون نی کہا بارہ سو پس وہانکی لڑائی کی بعد حضرت ابوبکر رضی نی زید بن ثابت کو ملایا جیسا کہ حدیث مین مذکور ہوا اور تہا تو لکہتا وحی یعنی اکثر لکہتا تہا اسلیے کہ لکہنی والی حضرت کی چوبیس تہی کہ کبہی خلفاء اربعہ بہی تہی پس معنی یہہ ہین کہ تم اسکی جمع کرنی اور لکہنی مین امانت دار رہو اور قرآن انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین لکہا ہوا سب کہا لیکن مصحف مین نہ تہا بلکہ پتھر کی ٹکڑون وغیرہ پر تہا پس جب حضرت کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکر رضی نی سانہہ مشورہ حضرت عمر رضی کی جمع کیا اوسکو ایسا ہوا کہ گویا پانی اوراق متفرق کو اوسمین قرآن لکہا ہوا تہا اوکو جمع کر دیا اور جانا چاہیے کہ ترتیب حضرت کی زمانی مین سورتونکی نہی بعد حضرت کی ہوئی صحابہ کی اجتہادسی اور ترتیب آیتونکی حضرت کی زمانہ مین ہوئی کہ جبرئیل جب ایک آیۃ قرآنکی پر جسمین فلانہ کی لانی تو کہتی کہ اسکو فلانی سورۃ مین بعد فلانی آیت کی رکھو اور لوح محفوظ مین بہی اسی ترتیب سے لکہا ہی اور دانسی آسمان دنیا پر بہیجا اور دانسی جبرئیل جب بہیجتا تہا کسی سورۃ مین اور ترتیب لانے اور ترتیب نزول قرآنکی غیر ترتیب تلاوت کی ہی اور جبرئیل ہر سال رمضان مین ایکبار تمام قرآن حضرت سی اسی ترتیب سے دور کرتی اور جس سال مین حضرت کا انتقال ہوا تو دو بار دور کیا اور نہ پایا مین اوسکو ناسخ حضرت کی زمانہ مین یا دکیا تہا تمام کلام اللہ یعنی صحابہ مین کسیکو یاد نہی مانند ابی بن کعب و معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی درداء کی پس مراد نہ پانی سے یہہ ہے کہ لکہا ہو کسی پاس نہ پایا سوائے اوکی اور تہی صحیفی الخ یعنی جب جمع کیا قرآن زید بن ثابت نی سانہہ اتفاق صحابہ کی تو بیچ متعدد صحیفونکی یعنی جزرون کی لکہا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنیکا ایک مصحف مین نہوا تہا پس صحیفی حضرت ابوبکر کی پاس رہتی تہی تا دم زیست پہر حضرت عمر کی پاس رہے اوکی زندگی کی پہر پہر اوکی بیٹی پاس رہے کہ حفصہ نام تہا اونکا پہر حضرت عثمان رضی نی جمع کیا اوکو ایک مصحف مین اور لکہوا کر کئی مصحف شہرون اسلام کی مین بہیجی جیسا کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی ع ح ب **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي اَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ اَرْمِيْنِيَةَ وَاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اِخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اِخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِي اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ

ثُمَّ تَرُدُّهَا إِلَيْكَ فَأَمَرَ سَلَّتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللهِ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلٰثِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس بن مالک سے یہہ کہ حذیفہ یمنی یہاں کی آئی حضرت عثمان کی پاس اور وہی حضرت عثمان کر سامان جہاد درست کرتی ہی اہل شام اور عراق کی لیی واسطی لڑائی ارمینیہ اور آذربیجان کی پس خوف مین ڈالا حذیفہ کو لوگونکی اختلاف فی ہیج قراۃ کی یعنی آپسمین ایک دوسیہ کی قراۃ سنکر انکار کرتا تہا پس کہا حذیفہ فی واسطی حضرت عثمان رضہ کی ای امیر المومنین تدارک کر اس امت کا پہلی اسسے کہ اختلاف کرین کلام اللہ مین مانند اختلاف یہود و نصاری کی پس بہیجا حضرت عثمان فی طرف حفصہ کی یہہ کہ بہیج دی طرف ہمارے صحیفہ کہ نقل کرواوین ہم اونکو مصحفونمین پہر بہنچا دین گی اونکو طرف تمہارے پس بہیجی صحیفی حفصہ نے طرف عثمانی پس حکم کیا حضرت عثمان نے زید بن ثابت کو یعنی انصارین سے اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش مین سی پس نقل کیی سبنے وہ صحیفی مصحفونمین اور فرمایا حضرت عثمان فی واسطی جماعت قریش کی کہ تین شخص یعنی سوای زید کی وصحابی جو ندکور ہوئی اونکو فرمایا جسوقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت کسی جگہ مذاقین یعنی لغات قراۃ مین پس لکہو اوسکو موافق لغت قریش کی اسلیکی کلام اللہ نازل ہوا ہی موافق زبان اونکیی پس کیا اسنی ایسطرحسی یہانتک کہ جسوقت نقل کر چکی صحیفی مصحفونمین بہیج دی حضرت عثمان فی صحیفی طرف حفصہ کی اور بہیجی طرف ہر جانب کی ایک ایک مصحف وانمین سی کہ نقل کیی تہی اور حکم کیا ساتہہ قرآن کی کہ تہا سوای اون مصحفون کی کہ بہیج ہر صحیفی کی یا مصحف کی جلا دینی کا کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو خارجہ بن زید بن ثابت کی فی یہہ کہ سنا زید بن ثابت سی کہ کہا نہ پائی مینی ایک آیۃ سورہ احزاب مین سی وسوقت کہ نقل کی مینی یعنی اور قریشون فی مصحف تحقیق سنا کرتا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی اوسکو پس تلاش کی مینی وہ آیت پس پائی مینی وہ آیت یعنی لکہی ہوئی پاس خزیمہ یعنی ثابت انصاری کی وہ آیۃ یہہ ہی من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ پس ملادی یعنی وہ آیۃ بیچ سورۃ اوسکیی یعنی احزاب کی مصحف مین نقل کی یہہ بخاری فی **ف** کرمانی فی شرح بخاری کہین لکہا ہی کہ معنی بخاری کی تغیر ہی کان عثمان یحیر اہل الشام واہل العراق لغزوۃ ہا مین الباحثین فی فتحہا پس صاحب ترجمہ فی ترجمہ اسکی موافق کیا ہی اور یہہ ہی کرمانی مین لکہا ہی کہ ارمینیہ قصبہ ہی نواح روم مین سے اور آذربیجان قصبات تبریز ہی انہی اور ملا علی وحضرت شیخ رحمہا اللہ فی اہم کان کا اور فاعل یغازی کا حذیفہ کو لکہا ہی اور قاموس سے ملا علی رحمہ اللہ فی لکہا ہی کہ ارمینیہ شہر ہی آذربیجان مین پس آذربیجان بالتعمیم بعد التخصیص ہے مانند اختلاف یہود و نصاری کی یعنی جسیی توریۃ وانجیل مین یہود و نصاری فی تغیر و تبدیل اور کمی اور زیادتی کی ہی مبادا قراۃ مین ہی مسلمان کرین پہلی برباد ہوئی اس فتنہ کی پہر تدبیر کیجیی جب حذیفہ فی یہہ کہا تو حضرت عثمان رضی لوگونکو جمع کیا اور وہ اوسدن بیچاس ہزار تہے پس فرمایا کہ کیا کہی ہو احوال مین کہ تحقیق پہنچا مجکو یہہ کہ کہتا ہی بعض اونکا کہ قراۃ میری بہتر ہی قراۃ تیری اور یہہ قریب ہی اسکہ

کہ ہو کہنے کہا لوگون نی کہ کیا مناسب جانتی ہو تم کہا حضرت عثمان نی مناسب جانتا ہون یہہ کہ جمع کرون لوگونکو ایک مصحف پر پس نہو اختلاف کہا
لوگون نی خوب ہے وہ چیز کہ مناسب جانی تمنی پس قصد کیا لوگونکی جمع کرنیکا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فارسل الخ مین ہی اور نازل ہوا ہی
موافق زبان قریشکیونکی پہلی معلوم ہوا کہ قرآن اصل مین نازل ہوا بلغت قریش مین پھر حضرت کی التماس سے فراخی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی
لغت مین پڑہی اب حضرت عثمان رض نی ساتہہ اتفاق صحابہ کی بخوف اختلاف لوگونکی موقوف کرنی اون لغات کا حکم کیا اور سہو نکو لغت
قریش مین پڑہنی کو فرمایا پس یہہ مین معنی اونکی قول کی کہ لکھو اوسکو لغت قریش مین کہا سنحاوی نی کہ پس اختلاف کیا لوگون نی لفظ تابوت
مین پس کہا زید نی التابوہ اور کہا اورون نی التابوت پس جوع کی لوگون نی طرف عثمان کی پس کہا اونہون نی لکھو اسکو سات ت کی
اسلیے کہ قریش کی زبان مین یون ہی اور پوچہا لوگون نی حضرت عثمان سی لفظ لم تمین پس کہا عثمان نی کہ لکھو اومین و اوہیچ ہر صحیفی کی با
مصحف کی ظاہر امراد ہیچی سی وہ ہین کہ حضرت حفصہ کی پاس تہے اور مراد ہر مصحف سی وہ کہ اوبعضی لوگون نی جمع کیی ہی اور ہو سکتا ہی کہ اسکا
راوی ہو اور ظاہر حدیث ہی معلوم ہوا ہی کہ حفصہ کی پاس جو صحیفی ہی بعد وفاتی وعدہ پھیرنیکی وہی حضرت عثمان نی جلا ڈالی اور کہا شاید کہ
نی کہ جب فارغ ہوئی حضرت عثمان رض لکھوانی مصحف کیسی تو وہ صحیفی حضرت حفصہ کو پھیرے اور سوای اونکی اور اپنی مصحف کی اور مصحف جلا ڈالے
اوس صحیفی حضرت حفصہ کی پاس سے رجب حاکم ہوا مروان مدینہ کا تو منگوایا اوسکو جلانیکی لیی اونہون نی نہ دیی جب حفصہ کا انتقال ہوا تو مروان نے
انکی بہائی عبد اللہ بن عمر سی منگا کر جلا ڈالی بخوف اسکی کہ اگر ظاہر ہوگی تو لوگ پھر اختلاف کرینگی اور اختلاف ہی پہ گمنتی اون مصحفون کی
کہ حضرت عثمان رض نی ہر طرف بہیجی کہ کتنی تہی مشہور یہہ ہی کہ پانچ تہی اور ابو داؤد نی کہا کہ سامینی ابو حاتم سجستانی سی کہ سات مصحف تہی
ایک مکہ کو بہیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفی کو اور ایک مدینہ مین رکہا اور اختلاف کیا ہی علی الوسی
نی پہ پرانی ورق مصحف کی کہ جب باقی رہی اومین نقص تو آیا اولی دہوڈ انا ہی یا جلا دینا بعضون نی تو کہا جلا دینا بہتر ہی اسلیے کہ دفع کیا ہی
مین تمام صورتین ذلت کی بخلاف دہونیکی کہ روندا جاتا ہی دہوون اوسکا اور بعضون نی کہا کہ دہونا اولی ہی اور ڈالا جاوی دہوون اوسکا
پاک جگہہ مین بلکہ لائق ہی کہ پی جاوی پانی اوسکا اسلیے کہ وہ دوا ہی ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی علتون کی اور حضرت عثمان رض نی جلایا بنا بر مصلحت
کی کہ اختلاف نہ باقی رہی اور طعن حضرت عثمان رض پر جب وارد ہوا کہ کہان شرع مین آیا ہو کہ جلانا ابی کی اور جبکہ شرع مین یہہ آیا ہو اونہون نی
بنا بر مصلحت کے یہہ فعل کیا ہو تو کیون اونپر طعن کرین بسبب جلادت اپنی کی تنبیہ لکہا ہی حلمانی کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایکبار تو روبرو
پیغمبر ندا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن ایک مصحف مین نہ تہا مرتب اور دوسری بار روبرو حضرت ابو بکر کی ہوا منقول ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نہ رکیا
لوگون کی پیچ مقدمہ مصحف کی از روی ثواب کی ابو بکر مین رحمت کری اللہ ابو بکر پر اور وہ اول جمع کرنیوالی ہین کتاب خدا عزوجل کو اور
تیسری بار حضرت عثمان کی وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہ کو پھر لکہا مصحفونمین سا تہہ لغت قریش کی اور جوانب اطراف مین بہیجی ہمہ بات
سنہ پچیس مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکر اور جمع عثمان رض کی یہہ ہی کہ ابو بکر نی جمع کیا اس طرح سی کہ سبا دا قرآن مین سے کچہہ جاتا ہی اور جمع
عثمان نی جمع اسلیے کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمان رض حقیقت مین جمع کرنیوالی قران کی نہین ہین بلکہ جمع کرنیوالی ہین لوگونکو لغت قریش پر

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلَى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ
بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَاْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوْرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ

مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوا هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ ضَعُوا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ نُزُولًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا میں نے عثمان سے کہ کیا سبب ہوا تمکو اسپر کہ قصد کیا تم نے طرف سورۂ انفال کی اور وہ ہی مثانی میں سے اور طرف سورۂ براۃ کی اور وہ ہی مئین میں سے پس نہ دیک کیا تم نے اون دونوں سورتونکو ایک اور نہ لکھی تم نے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی درمیان دونوں سورتونکی اور رکھا تم نے سورۂ انفال کو پیچ سات سورتون لمبیون کی کیا باعث ہوا تمکو اسپر فرمایا حضرت عثمان نے کہ نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تھا زمانہ اسحالت میں کہ اوترتی تھیں اوپر سورتیں آیتون والی اور تھی حضرت جسوقت کہ اوترتا اوپر کچھ یعنی قرآن میں سے بلائی بعضی وسکیکو کہ لکھتا تھا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کی اور فرماتی رکھدو یہہ آیتیں پیچ سورۃ کی کہ ذکر کیا جاتا ہی اوسمیں ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور پیچ وغیرہا کی پس جسوقت کہ نازل ہوتی اوپر کوئی ایت فرماتی رکھدو اس آیت کو پیچ اوس سورۃ کی کہ مذکور ہی اوسمیں ایسا اور ایسا اور تھی سورۃ انفال اول دن سورتونکی کہ نازل ہوئی ہیں مدینہ میں اور تھی سورۂ براۃ آخر قرآن اوترنی میں اور تھا قصہ سورۂ انفال کا مشابہ قصہ سورۂ براۃ کی یعنی دونونمیں ذکر ہی کافرونسی ٹوٹنیکا اور عہد توڑنیکا پس وفات کئی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہہ کہ تحقیق براۃ سورۂ انفال سی ہی پس بسبب بیان کرنی حضرت کی اور مشابہ ہونی قصہ کی نزدیک کیا تم نے دونون سورتونکو اور نہ لکھی تم نے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اور رکھدی تم نے وہ اٹھی دونون سورتیں یعنی پیچ سات سورتونکے لمبے ولیکن خاصلہ درمیان میں چھوڑا واسطی شبہ ہونیکی پیچ اتحاد اور تعدد دونون سورتون کی نقل کی ہی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** قصد کیا تم نے طرف انفال کی اثر کلام اللہ کی سورتونکو اسطرسی تقسیم کر رکھا ہی کہ سورۂ بقرہ سی سورہ یونس تک کو طوال کہتی ہیں عربی میں طوال لمبے کو کہتی ہیں اور یہہ سورتیں یعنی لمبی ہیں اور سورہ یونس سی سورہ شعرا تک کو مئین کہتی ہیں اور مئین جمع مائہ کی ہی مائہ عربی میں ہو کو کہتی ہیں اور یہہ سورتیں زیادہ سو سوا تو سی ہیں یا قریب سو کی اسلیی انکو مئین کہتی ہیں اور سورہ شعرا سی سورہ حجرات تک کو مثانی کہتی ہیں وہ سورتیں کہ کم کمی ہیں اور قصہ ہیں کمر ہیں اسلیی مثانی تام ہوا اونکا اور سورۂ حجرات سی آخر قرآن تک کو مفصل کہتی ہیں اسلیی کہ ان سورتونکی درمیان میں فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک نزدیک سے پہ منفصل کو تمنے تقسیم کر کہا ہی ایک طوال دوسرا وساط تیسرے قصار سورۂ حجرات سے والسماذات البروج تک کو طوال مفصل کہتی ہیں اور والسماذات البروج سی سورہ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتی ہیں اور لم یکن سی آخر تک کو قصار مفصل کہتی ہیں پس ابن عباس نے حضرت عثمان کو کہا کہ انفال مثانی میں سے اسلیی کہ سوا تو سی کم کی ہی اور براۃ کو مئین میں سی ہی اسلیی کہ سوا تو سی زیادہ کی ہی پس انکو پہلیں نزدیک کر طوال میں کیوں رکھا چاہی تم نے کہ انفال کو مثانی میں لکھتی اور براۃ کو مئین میں اور نہ یہہ کیا تم نے کہ بسم اللہ درمیان میں انکی نہ لکھی حضرت عثمان نے اسکا جواب پاکر اسمیں یہہ کہ پیچ احوال دونون سورتون کی اشتباہ ہی ایک جیسی تو یہہ دونون سورتیں ایک سورۃ ہیں اس سبب سے کہنا اونکا سبع طوال ہیں اور نہ لکھنا بسملہ کا درمیان میں اونکی درست ہوا اور ایک جیسی دو سورتیں ہیں اسلیی خاصلہ درمیان میں چھوڑا نہ عرض سے

کِتَابُ الدَّعَوَاتِ

کتاب ہے پیچ بیان دعاؤن کی **ف** دعا کی معنی ہیں طلب کرنا ادنی کا اعلی سی کچھ بطریق عاجزی کی اور کہا نووی نے کہ تمام شہرون کی اہل فتوی ہر عصر میں متفق رہی ہیں اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہے اور دلیل انکی ہی ظاہر قرآن و حدیث اور

فعل دنیا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم کا کرسب دعا کرتی رہی ہیں اور بعضی زیادہ اول معارف نے کہا کہ ترک دعا افضل ہی وہی رضی ہونیکی اپنی قسمت پر اور راضی ہونیکی رضائی مولی پر مع قول اول بعضی زیادہ کا محمول ہی ایک حالت پر کہ بعضوں کو ایک حالت ہوتی ہی کہ اوسمین غالب ہوتی ہی رضا بالقضا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تھا وقت ڈالنی کی آگ مین کہ جبرئیل نے دعا کی لیی کہا اونہون نے کہا کہ اللہ تعالی حال میرا جانتا ہی مجھے حاجت سوال کی نہین ۲ مولانا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه** لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ نَحْوُهُ أَقْصَرُ مِنْهُ روایت ہی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے ہر نبی کی ایک دعا ہی کہ قبول کیجاتی ہی پس جلدی کی ہر نبی نی اپنی دعا کی اور تحقیق مینی چھپا لیی ہی اپنی دعا واسطے شفاعت امت اپنی کی تا خیر دی گیی ہی دن قیامت تک پس وہ پہنچنی والی ہی اگر چاہا اللہ نی اوس شخص کو کہ مرا امت میری ایسی کہ نہ شریک کیا ساتھہ اللہ کی کسیکو نقل کی ہہ مسلم نی اور بخاری کی روایت کمتری اس سے **ف** واسطے ہر نبی کی اخیر یعنی حکم فرماتا ہا اللہ تعالی ہر نبی کو کہ اپنی مخالفین پر بد دعا کرتا ہا کی لیی اور وہ کرتی تھی اور اللہ تعالی قبول فرماتا ہا پس جلدی کی ہر نبی نی اپنی دعا کی جیسکہ حضرت نوح علیہ السلام نی بد دعا کی اپنی امت کی ہلاکت کی لیی حتی غرق کی گیی امت طوفان مین اور حضرت صالح نی بد دعا کی اپنی امت پر یہانتک ہلاک ہوئی ساتھہ اور از جبرئیل کی اور مینی اپنی دعا کو چھپا رکھا ہی یعنی صبر کیا ہی اونکی ایذا پر اور بد دعا نکی لیی کہ مین جنہ للعالمین ہون اور اسد دعا کو موقوف رکھا ہی قیامت پر کہ اوسکی بدلی شفاعت کرونگا ہر شخص کی لیی کہ با ایمان مرا ہو اگر چہ گنہگار رہا ہو اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی بعضے تو حضرت کی شفاعت سے دوزخ مین داخل ہی نہین ہونگی اور بعضی جلدی نکلینگے دوزخسے اور بعضی جلدی ہی داخل ہونگی جنت مین اور بعضون کی درجی بلند ہونگی جنت مین اللھم ارزقنا شفاعتہ نبینا علیہ الف الف صلوٰۃ بتوسع ۳ **وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم** اللَّهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی تحقیق مانگی مینی تجھسی ایک حاجت بہرہ مند کرمجکو ساتھہ اوسکی اور نہ نا امید کرمجکو اوسمین یعنی امیدوار ہون کہ ضرور قبول ہی کریں سوای اسکی نہین کہ مین آدمی ہون پس جس مومن کو ایذا دی ہو مینی کہ برا کہا ہو مینی اوسکو لعنت کی ہو مینی اوسکو مارا ہو مینی اوسکو پس کر ان سب چیزونکو سبب حق اوسکی سبب رحمت کا اور پاکی کا گنا ہونسی اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک کرتیو اوسکو سبب ان چیزونکے طرف اپنی دن قیامت کی نقل کی ہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ فانما انا بشر تمہید ہی عذر کی کہ مین آدمی ہون کبھی کسی پر خفا ہوتا ہون ساتھہ حکم بشریت کی اور لفظ فای المومنین بیان اور تفصیل ہی وجہ کی کہ التماس کی حضرت نی ساتھہ قول اپنی کی اتخذت عندک عہدا پس حاصل یہہ کہ جسکو مین ایذا وغیرہ دون اوسکو سبب رحمت وغیرہ کا کرینہ منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک فرقہ کملی ہی حجری اپنی سے نماز کی لیی کہ آمین حضرت کی پاس حضرت عائشہ اور مانگی اوسنسی کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنی مین اور پکڑ لیا دامن حضرت کا پس فرمایا حضرت نی اونکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹی اللہ تیری پہر چھوڑ دیا حضرت عائشہ نی حضرت کو اور مٹھین سے آبجیر مین غصی ہوکر اور رنگدل پس سب پہر آنحضرت اونکی پاس اور دیکھا اونکو اسطرح خوش فرمایا اونکی خوش کرنیکی لیی اللھم انی اتخذت عندک عہدا الخ پس سنت ہی اوسکی لیی کہ بد دعا کرے کسی پر پہر کہ دعا کرے اوسکی لیی بدلی اوسکی ۴ ح **وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم** إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

اِنْ شِئْتَ اَرْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ اَرْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْیَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ لَا مُکْرِهَ لَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت دعا مانگی ایک تمہارا پس کہی یا الٰہی بخش دے مجھ کو اگر چاہی تو رحم کر مجھ پر اگر چاہی تو روزی دے مجھکو اگر چاہی تو اور چاہیے کہ عزم یا جزم کرے اپنی مانگنی میں کیونکہ شک نہ کہی ہو اللہ تعالیٰ کو کہ اللہ تعالیٰ کرتا ہی جو چاہتا ہی نہیں زبردستی کرنیوالا اوپر کوئی نفل کی بیہتیارا ہی فف یعنی دعا جزم یا عزم کرنا اللہ جل جلالہ پر اگر وہ جو چاہتا ہی کرتا ہی یہہ نہ کہو کہ اگر چاہے تو دیوے یہی کہ یہہ شک کرنا ہی قبول میں اور وہ اپنی وعدہ میں خلاف نہیں کرتا وعدہ کیا ہی کہ دعا کرو میں قبول کرونگا اور نہیں کوئی زبردستی کرنیوالا اللہ پر اوپر کرنی کسی کام کی بلکہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پس چاہیدہ ہی یہہ کہنا کہ اگر چاہی دی ح ۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهٗ شَیْءٌ اَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ

اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ دعا مانگی ایک تمہارا پس کہی یا الٰہی بخش مجھکو اگر چاہی تو اور لیکن طلب کری یقین کر کہ نہیں شک کی اور بڑی کری رغبت سو اللہ تعالیٰ کو کہ اللہ تعالیٰ نہیں مشکل ہوتی اوسکو کوئی چیز کہ دیتا ہی وہ نفل کی بیہہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِیْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَآءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیجاتی ہی یعنی دعا بندکی بعد شرطوں قبولیت کی جبتک کہ نہیں دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنی ناتی کی سب تک کہ نہیں جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلدی فرمایا کہی کہ دعا مانگی میں اور تحقیق دعا مانگی میں اور تحقیق دعا مانگی میں بار بار مانگی میں کہ قبول کی گئی دعا میری پہر تھک جاوی نزدیک اسکی اور چھوڑ دی دعا مانگنی نفل کی بیہہ مسلم نے ف جبتک کہ دعا نہیں مانگتا گناہ کی ہی یہ کہ کہی یا اللہ قدرت دی مجھکو فلانی شخص کی قتل پر اور حال یہہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہی یا اللہ نصیب کر مجھکو شراب کہی یا اللہ خوش فلانیکو اور وہ مرا ہو کافر تعنتاً اور مانند انکی ہی مانگنا محال چیز کا سیکہ دیکھتا اللہ تعالیٰ کا دنیا میں پیچ حالت بیداری کی اور توڑنی ناتی کی سیکہ کہی یا اللہ جدائی ڈال مجھمیں اور میری باپ میں حاصل یہہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہی جبتک کہ گناہ کی اور توڑنی ناتی کی نہیں کرتا اور جلدی نہیں کرتا اور جب گناہ وغیرہ کی کرتا ہی نہیں قبول ہوتی اور تھک جاوی نزدیک اسکی لائق نہیں ہے بندیکو کہ تھکی دعا سے ایسی کہ یہہ عبادت ہی اور تاخیر قبولیت میں یا تو ایسی ہوتی ہی کہ نہیں آتا وقت اوسکا ایسی کہ ہر چیز کی لیی ایک وقت مقرر ہی ازل میں ایسی کہ مقدر نہیں ہوتا ازل میں قبول ہونا دعا اوسکا دنیا میں پس یا جاتا ہی آخرت میں ثواب حوض اوسکی یا آخیر کیجاتی ہی دعا اوسکی تاکہ مبالغہ کری دعا میں ایسی کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنیوالوں کو دعا میں ح ۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُّوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی درداءؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا آدمی مسلمان کی واسطے بھائی اوسکے مومن اپنی کی پیٹہیچھے قبول کیجاتی ہی یعنی کہ سر دعا کرنیوالے کی یا کنارہ میں کیا جاتا ہی جب دعا مانگتا ہی واسطے بھائی اپنی کی بھلائیکی کہتا ہی فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتھ اوسکی قبول کر دعا اوسکو اور واسطے تیری مانند اوسکی نفل کی بیہہ مسلم نے ف پیٹہیچھے اور اسطرح اگر یعنی بھائی مسلمان کی دعا کری اپنی دل میں یا بیکی تو بھی سیمیں داخل ہی بیہہ حدیث کے اور کہتا ہی فرشتہ الخ یعنی فرشتہ عرض کرتا ہی یا بیہہ میں کہ دعا اوسکی قبول کر تجھ پر بھی بھائی بیکی اور دعا کرنی والیکو خطاب کر کہتا ہی کہ تجکو بھی مانند اوسکی ح ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰٓى اَوْلَادِكُمْ

وَلَا تَدْعُوا عَلٰی اَمْوَالِکُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً یُسْاَلُ فِیْهَا عَطَاءً فَیَسْتَجِیْبُ لَکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بد عا کرو اپنی جانون پر اور نہ بد عا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد عا کرو اپنی نامون پر یعنی غلام و لونڈیون پر اور جانورون پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سی اوس ساعت کو کہ مانگی جاوی اوسمین بخشش پس قبول کری وسطی تمہاری نفل کی یہ مسلم نی ف یعنی بعضی وقات ہوتی ہین دعا قبول ہونیکی ایسا ہو کر وہی وقت دعا قبول ہونیکا ہو اور تم بد دعا کرو اپنی اوپر اپنی اولاد اور مال پر یہ قبول ہو جاوی تو پشیمان ہو پس بعضی اوقات کہ وقت غصی اور مصیبت کی اپنی ہی بد دعا کرتی ہین سو نہین بہتر ہ وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فِیْ کِتَابِ الزَّکٰوةِ ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی دعا مظلوم کیسی کتاب الزکوۃ مین اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل دوسرے عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاَ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا ہی ہی عبادت پھر پڑہی یہہ آیت اور کہا پروردگار تمہارا نی دعا مانگو مجھی قبول کرونگا مین تمہاری نفل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف از راہ مبالغہ کی فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہی اسلیی کہ دعا اسی عبادت سے کہ بندہ متوجہ ہوتا ہی اوسمین حق تعالی کیطرف اور متوجہ ہونا ہی سوا حق سی اور امید و ڈر نہین رکہتا مگر اوسی سی اور دعا مین اخلاص اور حمد و شکر اور مانگنا اور روحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجہنا اپنی کو اور مدد مانگنی اور فریاد کرنی پہر آیہ کو سند سچ ہونے کی اسلیی لائی کہ اوسسے معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہی یعنی حکم ہی اوسکی کرنیکا اور ہوتا ہی اوسپر ثواب اور جو چیز ایسی ہوتی ہی عبادۃ ہی اور آخر آیہ مین ہی دلیل ہی اوسپر کہ دعا عبادۃ ہی کہ فرمایا ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین یعنی جو کہ تکبر کرتی ہین عبادۃ یعنی دعا سی قریب ہے کہ داخل ہونگے دوزخ مین خوار و ذلیل ہوکر وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا گودہ ہی عبادت کا نفل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی خلاصہ عبادۃ کا اور بعضے بالذات اوسکا دعا ہی اسلیی کہ حقیقت عبادۃ کی اور خلاصہ اوسکا عاجزی اور ذلیل سمجہنا اپنی کو ہی اور یہہ معنی حاصل ہے حدیث وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ کی دعا سی نفل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے ف نہین کوئی چیز یعنی اذکار و عبادات مین کوئی چیز دعا برابر نہین پس نہین منافی ہی یہہ قول اللہ تعالی کی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ع وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی نفل کی یہہ ترمذی نی ف مراد تقدیر سی اوتر ایک چیز مکروہ کا ہی کہ جس سے ڈرتا ہی آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہی بندہ دعا کی دفع کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی اوسسے اور تقدیر دو قسم ہی پر ایک مبرم اور دوسرے معلق تقدیر مبرم مین کہ یہہ تغیر و تبدیل نہین اور قضائی معلق مین بعضی سبب سے تغیر و تبدیل ہوتی ہی پس یہان تقدیر سی معلق مراد ہی اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی یہان ہی کمی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کی ہی لکہا جاتا ہی کہ اگر نیکی کریگا تو عمر ہوگی اور اگر نہ کریگا اتنی ہو گی صورت اوسکی یہہ ہے کہ لکہا جاتا ہی لوح محفوظ مین کہ مثلاً اگر حج کریگا فلانا یا جہاد کریگا پس عمر اوسکی چالیس برس

ہوگی اور اگر جہاد دونوں کر یگا پس عمر اوسکی ساٹھہ برس کی ہوگی پہر جب دونوں کمی ساٹھہ برس کو پہنچا پس بڑہی عمر اوسکی اور جب ایک چیز کی زیادہ ہوئی چالیس سے پس کم ہوئی انتہای عمر اوسکی سی کہ ساٹھہ برس تہی اور بعضوں نے معنی اوسکی یہہ کہی ہین کہ جب نیکی کی تو نہ ضایع ہوئی عمر اوسکی پس گویا کہ زیادہ ہوئی ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دعا نفع کرتی ہی اوس چیز سی کہ اوتری اور اوس چیز سی کہ نہین اوتری پس لازم کرو اپنی پر ای بندو اللہ کی دعا کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ احمد نی معاذ بن جبل سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** اوس چیز سی کہ اوتر ے اسکو یعنی بلا کہ اوتری ہی اوسکو دافع کر دیتی ہی اگر ہوتی ہی معلق اور اگر مبرم ہوتی ہی صبر عطا فرماتا ہی اللہ تعالی پس سہل ہوتا ہی اوسپر تحمل اوس بلا کا اور راضی ہوتا ہی اوس سی یہہ نہین چاہتا کہ یہہ نہو بلکہ لذت پاتا ہی ساتہہ اوس بلا کی جیسکہ لذت پاتی ہین اہل دنیا ساتہہ مولی کی اور دعا نفع دیتی ہی اوس بلا کو نہین اوتر تے یعنی اوسکو اوتر تی نہین ہے روکتی ہی ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَا سَاَلَ اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص کہ مانگی دعا مگر دیتا ہی اوسکو اللہ جو مانگتا ہی یعنی اگر مقدر ہوتا ہی ازل مین دینا اوسکا یا بند رکہتا ہی اوس سے برائی مانند اوسکی یعنی دفع کرتا ہی بلا بقدر مانگی خیر کی عوض مذکور کی اگر نہین مقدر ہوتا دینا اوسکا جبتک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنی ناتی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگو اللہ تعالی سی فضل اوسکی سو اسطے کہ اللہ دوست رکہتا ہی یہہ کہ مانگا جاوی یعنی فضل اوسکا اور بہترین عبادتکی انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** انتظار کرنا کشادگی کا یعنی امیدوار رہی بہالی بلا اور غم کا ساتہہ ترک کرنی شکایت کی طرف غیر اللہ تعالی کی یہہ اشارہ ہی صبر کیطرف اور بیشک بڑا صبر بی حد ولی نہایت ہے ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نہ مانگی اللہ سی غصہ ہوتا ہی اوپر اوسکے یہہ نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیی کہ ترک کرنا سوال کا تکبر اور استغنا ہی ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وشخص کہ کہولا گیا واسطی اوسکی تم مین سے دروازہ دعا کا تو فرق دیا گیا بہت دعا کی مع شرائط و آداب کی کہولی گئی واسطی اوسکی دروازی رحمت کے یعنی کہبی مانگی ہوئی خیر ملتی ہی اور کبہی دفع ہوتی ہی اوسسے برائی مانند اوسکی اور نہین سوال کیجاتی اللہ تعالی سی کوئی چیز یعنی بہت محبوب طرف اسکی اسسے کہ سوال کیجاوی عافیت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی اللہ تعالی عافیت کی مانگنی کو بہت دوست رکہتا ہی اس برابر اور چیز کی مانگنی کو نہین دوست رکہتا اور عافیت کی معنی ہین سلامتی تمام آفات اور بیمار یونسی اور بلاون اور مکروہات ظاہری و باطنی سی دنیا و آخرت مین پس یہہ شامل ہی سب بہلایون کو نسال اللہ العافیۃ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُفَرِّجْ

اَدْعَاءِ فِي الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ خوش لگی اوسکو یہہ کہ قبول کری اللہ دعا اوسکی نزدیک سختیوں کے پس چاہیی کہ بہت دعا کری حالت فراغی مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے۔ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا مانگو اللہ سی اور تم یقین رکھتی ہو ساتہہ قبولیت کی اور جانو کہ اللہ نہین قبول کرتا دعا دل غافل کہیلنی والیکی سی یعنی غافل ہو اللہ سے اور مشغول ہو غیر خدا مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** یقین رکھتی ہو ساتہہ قبولیت کی یعنی ہو وقت دعا کی ایسی حالت پر کہ مستحق ہو سبب اوسکی قبولیت کی یعنی اچہی کام کرتے ہو اور بری باتون سی بچتی ہو اور رعایت کرتی ہو شرائط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کی یہانتک کہ ہو قبولیت اوپر دلون تمہاری کی غالب نہ قبول ہونیسی یا مراد یہہ ہے کہ تم معتقد ہو اوسکی کہ اللہ نہین نا امید کریگا تمکو سب فضل وسیع اپنی کی سی وجہ سی **وعن** مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی مالک بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وقت مانگو تم اللہ سے پس مانگو اوس سے ساتہہ اندر کی جانب ہاتہون اپنی کی اور نہ مانگو اوس سی ساتہہ اوپر کی جانب ہاتہون اپنی کی اور ایک روایت مین ابن عباس سی کہا مانگو اللہ سی ساتہہ اندر کی جانب ہاتہون اپنی کی اور نہ مانگو اوس سے ساتہہ اوپر کی جانب ہاتہون اپنی کی پس جو وقت کہ فارغ ہو تم یعنی دعا سی پس پہیرو ہاتہو کو اپنی مونہہ پر یعنی تا برکت حاصل ہو ہاتہہ اوپر کی ہی مونہہ پر پہیچی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اندر کی جانب ہاتہون اپنی کی یعنی دعا کرنی مین ہاتہہ سطح رکہو کہ اندر کا رخ ہاتہو کا سامنی مونہہ کی رہی جیسیکہ معمول ہی دعا مانگنی مین اولٹی ہاتہہ کر کر دعا نہ مانگو اور حالت استسقا اس سی مستثنی ہی اوسمین اولٹی ہاتہہ سی دعا مانگنی آئی ہی چنانچہ بیان اسکا باب الاستسقا مین ہو چکا ہی ۱۲ مولانا ۱۲ **وعن** سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِلَيْهِمَا فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی سلمان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق پروردگار تمہارا بہت حیا مند ہی یعنی معاملہ کرتا ہی حیا مندونکا سا دینی والا بغیر سوال کی حیا کرتا ہی بندی اپنی سی یہہ کہ پہیری اونکو خالی جو وقت کہ اوٹہاتا ہی بندہ اپنی دونو ہاتہہ طرف اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **وعن** عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی دعا مین نہ رکہتی اونکو جبتک کہ پہیر نی اونکو اپنی مونہہ پر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ ہاتہو کا اوٹہانا اور مونہہ پہیرنا سنت ہی دعا مین مولانا ۱۲ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چہا جاتی تہی اون دعا نکو جامع ہون اور چہوڑتی تہی اون دعاؤنکو کہ نہ جامع تہین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** دعا جامع وہ ہی کہ لفظ اوسکی تہوڑی ہون اور معنی بہت شامل ہو امور دنیا اور آخرۃ کو جیسی یہہ دعا مین ہین ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور اللہم انی اسالک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ اور مانند انکی بہت دعا مین جامع آئی ہین حدیث شریف مین اور چہوڑتی اخیر یعنی جو دعا کہ جامع نہو خاص مطلب اور مہمین

ذکر کردہ ہو دعا حضرت نبی تبرک کی ہی مانند دعا نقل کرنا سنت یعنی دعا ہی ہمکو دعا ہی اچھی وغیرہ ہمکو ہے اور یہ باعتبار اکثر کی ہی کہ حضرت اکثر دعا مین جامع ہی ہمکو ہی بھی خاص مطلب کے نہ مانگتی ہی و لاکہی کبھی خاص مطلب سے ہاتھ اٹھا ثابت ہوا ہی ع مولانا **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ہبت جلد دعا قبول ہوتی ہی دعا غائب کے واسطے غائب کے نمل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** یعنی کہ غائب کے دعا غائب کے یعنی خلوص ہوتی ہی خیال سانی دکہانیکا نہین ہوتا ع **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ وَلَا تَنْسَنَا** اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہا پروانگی مانگی مین نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کی پس اذن دیا ہمکو اور فرمایا شریک کرنا ہمکو ای چھوٹی بہائی میری بیچ دعا اپنی کی اور نہ بہولنا ہمکو یعنی وقت دعا کی بیچ فرمایا حضرت نی ایک کلمہ کہ نہین خوش کرتا ہمکو یہہ کہ واسطے میری ہو بدلی اوسکی تمام دنیا نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی اور تمام ہوئی روایت ترمذی کی نزدیک لفظ لا تنسنا تک **ف** مراد کلمہ سی یا تو ہی بات ہی کہ جو حضرت نی انکو فرمائی یا کوئی اور بات غایت کی فرمائی ہو اور حضرت نی جو التماس دعا کی تمین ظاہر کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہی مقام بندگی مین اور غربت دلالی ہمت کو کہ اچھی لوگون اور عابدون سے طلب دعا کی کرین اور تنبیہ امت کو کہ خاص اپنی ہی لیی دعا نکرین بلکہ شریک کرین قرابتیون اور دوستون کو ہی دعا مین خصوصاً بیچ مقامون قبولیت کی اور اس سے بزرگی حضرت عمر کی ہی معلوم ہوئی ع **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین رد ہوتی دعا اونکی ایک روزہ دار جو وقت کہ فطار کرتا ہی یعنی آسی کہ بعد ادائی عبادت کی ہوتی ہی اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہی اور دوسرا سردار سب کا کہ عدل کری یعنی آسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ عدل ایک ساعت کا بہتری ساٹھہ برس کی عبادت سے اور تیسری دعا مظلوم کی اوٹہاتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور پر ابر کی اور کہولی جاتی ہین واسطی دعا اوسکی دروازی آسمان کی اور فرماتا ہی پروردگار قسم عزت اپنی کی البتہ مدد کرونگا مین تیری اگرچہ ہو بعد مدت کی یعنی ضایع نہین کرتی کا حق تیرا اور نہین رد کرونگا دعا تیری اگرچہ دیر سے گذرجاوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اوپر ابر کی اوٹہانا اور کہلنا دروازون کا کنایہ ہی اوپر چڑہنی سی اور جلدی قبول ہونیسی ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت سے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین دعا مین قبول کیجاتی ہین نہین شک نہین یعنی وہی قبول ہوتی ہین دعا باپ کے اور دعا مسافر کی اور دعا مظلوم کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی **ف** دعا باپ کی یعنی باپ بیٹی کو خواہ دعا دی یا بد دعا کری جلد قبول ہوتی ہی اور دعا کی دعا بطریق ولی قبول ہوتی ہی بسبب نہایت شفقت اوسکیکی اگرچہ یہان نہین ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہی کہ دعا اوسکی قبول ہوتی ہی اوسکی حق مین کہ جو احسان کری اور بد دعا قبول ہوتی ہی اوسکی لیی کہ زیادتی اور بدسلوکی کری اوسسے یا ہیکہ مطلق اوسکی دعا قبول ہوتی ہی خواہ اپنی لیی کری یا اوسکی لیی اور دعا مظلوم کی یعنی جو کوئی مدد کری مظلوم کی یا تسلی دی اوسکو اور وہ دعا کرا اوسکو یا اپنی طلم کیا اوسپر اور اوسنے بد دعا دی اوسکو قبول ہوتی ہی ع **اَلْفَصْلُ**

الثالث ۔ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسأل احدکم ربہ حاجتہ کلہا حتی یسأل شسعۃ نعلہ اذا انقطع زاد فی روایۃ عن ثابت البنانی مرسلا حتی یسألہ الملح وحتی یسألہ شسعۃ اذا انقطع رواہ الترمذی ۔

روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ مانگے ایک تم اپنے رب سے اپنی سب حاجتیں اپنی یہانتک کہ مانگے اوس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے زیادہ کی ترمذی نے ایک روایت میں ثابت بنانی سے بطریق ارسال کی یہانتک مانگے اوس سے نمک اور یہانتک مانگے اوس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے نعل کی یہہ ترمذی نے ف زیادہ کی مصنف کو چاہیے تھا کہ یوں کہتا زاد الترمذی وزاد فی روایۃ اور دوسری روایت میں جسمیں یسالہ شسعۃ لانکر رایا تاکید کی لئے کہ دلالت کرے اسپر کہ وان رکاد اور محروم رہے ہیں سے سائل کو اللہ نہایت مہربان ہے بندہ پر دنیا ہی جو مانگتی ہیں اپنی التجا کرے بندہ گمراوس سے اور نہ سوا کرے اوسپر کہا ابو علی فاق نے کہ نشانیوں میں معرفت کیسی یہہ ہے کہ نہ مانگے حاجتیں اپنی کم ہوں یا زیادہ مگر اللہ ہی سے جیسا کہ حضرت ہوئے علیہ السلام متفاق روایت ہے کی ہوئی کہا رب ارنی انظر الیک اور محبت روتی کی ہوئی کہا رب لما انزلت الی من خیر فقیر ع وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ فی الدعاء حتی یری بیاض ابطیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھاتی تھا ہتھیلیاں اپنی دعا میں یہانتک کہ دکھلائی جاتی سفیدی حضرت کی بغلوں کی وعن سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یجعل اصبعیہ حذاء منکبیہ وکبر عو اور روایت ہی سہل بن سعدی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا ہی حضرت کردان نے دونو انگلیاں اپنی یعنی سر دونو انگلیوں کی برابر مونڈھوں کی اور دعا میں کی ف یہہ وسط درجہ ہی ہاتھ اوٹھانی کا اور اکثر ہیطرح اوٹھاتی تھی اور پہلی حدیث میں جو زیادہ ہاتھ اوٹھانی تھی وہ محمول ہی بعض اوقات پر کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا میں جیسے مثل حالت استسقا اور اور بلاؤں سخت کی تو اتنی اوٹھاتی کہ سفیدی بغلوں کی معلوم ہوتی ہ ع وعن السائب بن یزید عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دعا رفع یدیہ مسح وجہہ بیدیہ روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی سائب بن یزیدی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جسوقت کہ دعا مانگتی اور اوٹھاتی دونو ہاتھ اپنی پھیرتی اپنی موتھہ پر دونو ہاتھ اپنی نقل کہن یہقی نے تینوں حدیثیں دعوات کبیر میں ف کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اوٹھاتی ہاتھ اپنی دعا میں نہ پھیرتی موتھہ پر پس نماز میں وطواف میں وروقت خوبکی اور بعد کہا نکی ورمانند انکی کہ حضرت نے دعا میں منقول ہیں اور اوپر ہاتھ نہ اوٹھاتی تھی تو موتھہ پر بھی ہاتھ نہ پھیرتی تھی ع وعن عکرمۃ عن ابن عباس قال المسئلۃ ان ترفع یدیک حذو منکبیک او نحوہما والاستغفار ان تشیر باصبع واحدۃ والابتہال ان تمد یدیک جمیعا وفی روایۃ قال والابتہال ہکذا ورفع یدیہ وجعل ظہورہما مما یلی وجہہ رواہ ابوداود اور روایت ہی عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب سوال کرنیکا یہہ ہے کہ اوٹھاوے تو دونو ہاتھ اپنی برابر اپنی موڈھوں کی یا قریب انکے اور ادب استغفار کا یہہ ہی کہ اشارہ کرے تو ساتھ ایک انگلی کی اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا میں یہہ ہے کہ دراز کرے تو دونو ہاتھ اپنی کا جسمیں اسقدر کہ سفیدی بغلوں کی معلوم ہو اور ایک روایت میں یہہ ہے کہ کہا عاجزی کرنی اسطرح سے ہی اور اوٹھانی دونو ہاتھ اپنی اوسکی مثبتہ اتوں اپنی کی قریب موتھہ اپنی کے یعنی جیسکہ استسقا میں آیا نقل کی یہہ بوداود نے ف اشارہ کرے تو ساتھ ایک انگلی کی یعنی سابکی کہ جسکو انگلی شہادت کی کہتے ہیں مقصود اسسے ہی سب یعنے سلامت کرنا نفس مارہ اور شیطان رجیم کا اور پناہ مونڈھنی شر انکیسی ورقیہ ایک ایسی کاغذی کہ کمرہ ہی اشارہ کرنا دو انگلیونی چنانچہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ اشارہ کرتا تھا دو انگلیونی فرمایا دو سکو کہ ایک سے اشارہ کر ایک سے اشارہ کرا اور

اوٹھاتی ہو نواٹھاتہ ہی یعنی اوٹھاتی دونو اٹھاتہ ہی توب ہے یہانتک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلوں کی اور ہے دوسرا ٹھاتہ مقابل سر کی ع **وعن** ابن عمر انہ یقول ان رفعکم ایدیکم بدعۃ ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ھذا یعنی الی الصدر رواہ احمد

اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ وہ کہتی تہی کہ تحقیق تہی تمہارا اپنی اتھو کو یعنی ہیت اوٹھانا بدعہ ہی نہیں یاد دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی کئے اپسر یعنی سینہ تک اٹھاتی ہی نہ زیادہ اوس سے نقل کی یہہ احمدنی **ف** انکار کیا ابن عمر نی اوپر یہلی کہ اکثر اوقات ہیت ہی اوٹھاتی ہی اور فرق نکرتی ہی حالات مین کہ اکیلے مر کی لیی سینہ تک اٹھاتی اور مونڈہون تک وارمر کی لیی اور مونڈہونسی اونچی اور امر کی لیی بس اس تقریر سی خوب تطبیق حاصل ہوگی ع حاصل یہہ کہ حضرت کا اتھہ اٹھانا باعتبار اختلاف حالات کی مختلف تہا کہ اکثر تو سینہ تک اٹھاتی تہی اور بعضی امر کی لیی مونڈہونسی اونچی اور یہہ لوگ اکثر اوقات اونچی ہی اوٹھاتی تہی اور رعایت اختلاف حالات کی نہ کرتی تہی یہلی ابن عمر نی اوپر طعن کیا

ع مسئولہ **وعن** ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر احدا فدعا لہ بدأ بنفسہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب صحیح اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہتا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ ذکر کرتی کسی کا پہر دعا مانگتی اوسکے لیئے یعنی لادعا کرتا تو شروع کرتی دعا مانگنی اپنی لیی دعا کرتی پہر اوسکی لیی مثلا کہتی اللھم اغفر لی ولفلان بدع **وعن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یدعو بدعوۃ لیس فیھا اثم ولا قطیعۃ رحم الا اعطاہ اللہ بھا احدی ثلث اما ان یعجل لہ دعوتہ واما ان یدخرھا لہ فی الاخرۃ واما ان یصرف عنہ من السوء مثلھا قالوا اذا نکثر قال اللہ اکثر رواہ احمد اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ دعا مانگی کوئی دعا کہ نہو اوسمین ناگنا گناہ کا اور نہ توڑنا ناتا کی کا مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوس دعا کی تین چیز مین سی یا یہہ کہ جلدی دی اوسکی لیی مطلب اوسکا اور یا یہہ کہ ذخیرہ کر رکہی دعا کو اوسکی لیی اور دیوی آخرت مین اور یا یہہ کہ پہیر دیوی اوس سی برائی مانند اوسکی عرض کیا صحابہ نی اب بہت دعا کرینگی ہم یعنی سیسی کہ بڑی فائدے دعا کی نبی یعنی فرمایا اللہ کا بہت ہی یعنی جو کچہہ کہ دیتا ہی فضل اللہ کا بہت ہی فضل اپنی ہی اور وسعت کرم اپنی سی ہے اور چیز سی کہ دیتا ہی یکنوع ہی مقابلہ دعا تہا کی ع **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس دعوات یستجاب لھن دعوۃ المظلوم حتی ینتصر ودعوۃ الحاج حتی یصدر ودعوۃ المجاھد حتی یقعد ودعوۃ المریض حتی یبرأ ودعوۃ الاخ لاخیہ بظھر الغیب ثم قال واسرع ھذہ الدعوات اجابۃ دعوۃ الاخ یظھر الغیب رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پانچ دعائین ہین کہ قبولیت کیجاتی ہی اوسکی دعا مظلوم کی یہانتک کہ بدلیوی یعنی ظالم سی ساتہہ زبان یا ہاتہہ اپنی کی اور دعا حاجی کی یہانتک کہ پہر آوی یعنی طرف شہر اپنی کی اور اہل اپنی کی یا فارغ ہووی حج سی اور دعا جہاد کرنیوالیکی یہانتک کہ بیٹہے یعنی جہاد کرنیسی یا کوشش کرنیسی اور دعا مریض کی یہانتک کہ اچہا ہووی یا مری اور دعا بہائی کی واسطے بہائی مسلمان کے اپنی غائبانہ پہر فرمایا بہت جلدی قبول ہوتی ہین اون دعا مین سی دعا بہائی کی پس پشت نقل کی یہہ بیہقی فی دعوات کبیرہ مین

باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ

باب ہے بیچ بیان ذکر خدا کی اور نزدیکی حاصل کرنیکی طرف خدا کی **ف** یعنی نزدیکی حاصل کرنی ساتہہ ذکر اللہ کی طرف خدا کی یا نزدیکی حاصل کرنی ساتہہ نوافل کی طرف اوسکی ورذکر اللہ تعالی کا دو سی ہی ہوتا ہی اور زبان سی بہی اور فضل یہہ کہ دل

اور زبان دونوں سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل کا افضل ہی پھر ذکر دل کا دو قسم پر ہے ایک تو فکر کرنی عظمت خدا میں اور جبروت و ملکوت میں اور نشانیوں قدرت اوسکی ہیں کہ آسمان زمین میں ہیں اوسکو ذکر خفی کہتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہی کہ تسر درجہ افضل ہی ذکر خفی وہ جو نہیں سنتی اوسکو حفظہ یعنی جو ہے اعمال لکھنی والے سب ہوگا دن قیامت کا اور جمع کریگا اللہ تعالی خلائق کو اوسکی حساب کیلئے اور لاوینگی حفظہ وہ چیز کو کہ یاد رکھتی تھی اور لکھا تھا اوسکو فرماویگا اللہ تعالی اوسکو وہ ہو کیا باقی رہا ہے واسطی اوسکی کہہ پس کہیں گی وہ نہیں چھوڑ رہی کچھ اوسچیز میں سے جانا تھی اور یاد کہا تھی مگر جمع کیا تھی وسکو پھر بلاویگا اللہ تعالی یعنی بندہ کو تحقیق تیری پاس میری پاس ایک نیکی ہی کہ نہیں جانتا تو اوسکو اور میں بدلا دونگا اوسکا تجھکو اور وہ ذکر خفی ہی یا ذکر اسکو فی بدو السافرۃ یا تو اور دوسری قسم ذکر دل کی ہے کہ وقت امر و نہی اللہ تعالی کی اوسکو یاد کرنا ہی اور پہلی قسم افضل و اعلی ہی اور بعضی فقہا کہتی ہیں ذکر نہیں ہوتا مگر ساتھہ زبان کی اور ادنی مرتبہ اوسکا بموجب قول مختار کی ہے کہ سنا وی اپنی تئیں غیر اگر سنا معتبر نہیں اور دلسی جو ہوتا ہی فعل دل کا ہی قسم علم و تصور سی ذکر نہیں ذکر نام اوسکا ہی کہ زبان سی ہو پس یہہ بات خلاف ہی اوسکی کہ لغۃ کی کتابوں میں لکھا ہی صحاح و قاموس میں لکھا ہی کہ ذکر ضد نسیان کی ہی اور یہہ خود فعل دل کا ہی ان جو کچھہ کہ زبانسی ہو اوسکو بھی ذکر کہتی ہیں پس ذکر لفظ مشترک ہی درمیان فعل دل و فعل زبان کی اور کہا مشائخ طریقت جہم اللہ کی کہ ذکر دو نوع پر ہی قلبی اور زبانی اور افضل ذکر قلبی کا قوی تر اور برتر گنتر اور بہتر ہے ذکر زبانی سی اس لیئے مقصود بعضی فقہا کو یہہ ہو کہ جہاں ذکر زبانسی کرنا آیا ہی جیسے عین مانند تسبیحات اور قراءۃ نماز کی اور ذکر بعد نماز کی اور سوائے انکی وہاں دلسی ذکر کرنا کفایت نہیں کرتا بلکہ زبانسی کرنا چاہیئے نہ یہہ کہ اوسپر ثواب اخروی نہیں مترتب ہوتا ح ع **الفصل الاول** فصل یہی عن ابی ہریرۃ وابی سعید قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتہم الملئکۃ و غشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری سی کہ دونوں نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی نہیں بیٹھتی ایک قوم کہ ذکر کریں اللہ کا مگر گھیرتی ہیں اوسکو فرشتی یعنی جو کہ ڈھونڈتی ہیں اور ڈھانپتی ہیں اوسکو نہیں اہل ذکر کو اور دھانک لیتی ہی اوسکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ذاکرین اللہ کیلئے اور الذاکرات کی لیی ہی اور اوترتی ہی اوپر سکینۃ اور ذکر کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی اون شخصوں میں کہ نزدیک اوسکی ہیں یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیاء عظام میں اور نقل کی ہے مسلم نی **ف** سکینۃ خاطر جمعی کو ہی کہ اوسکی سبب سے خواہش لذتوں دنیا کی اور لذت ماسوای اللہ کی دلسی نکل جاتی ہی اور حضور ساتھہ اللہ کی ہمہ پہنچتا ہی اور اوترتا سکینۃ کا اس آیت سی ہی ثابت ہوتا ہی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ع **وعن ابی ہریرۃ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی طریق مکۃ فمر علی جبل یقال لہ جمدان فقال سیروا ہذا جمدان سبق المفردون قال وما المفردون یا رسول اللہ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم طریق حج راہ مکہ کی پس گذری ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تھا اوسکو جمدان پس فرمایا چلو یہہ ہی جمدان پیش دستی لیگئی مفردون عرض کیا صحابی نی کہ کون ہیں مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو یاد کریں بہت اور وہ عورتیں کہ یاد کریں اللہ تعالی کو بہت نقل کی ہے مسلم نی **ف** المفردون سوال ہی صفت سی کہ کیا صفت ہی مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لایق اعتبار کی تنہائی نفس کے ہی اللہ کے ذکر کی لیی آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سی ہی پہنچے تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئی بعضی الگ ہو کر اور دلسی پہلی وطن کو روانہ ہوئی پہنچی رستے والو کو حضرت نی فرمایا کہ ٹھہر قریب پہنچا بلد چلو کہ بعضی مفردون یعنی الگ ہو نیوالی آگی پہنچ گئی صحابہ نی صفت مفردون کے پوچھی فرمایا حاصل اوسکا یہہ ہے کہ معنی ان مفردون کی ظاہر ہیں اس سے کیا سوال کرتی ہو بلکہ پوچھنیکو ہی سبقت کرنیوالو کو وہ وہ ہیں کہ خالص اور تنہا کیا نفس نی کو اللہ کی ذکر کی لیی یعنی

انقطاع کیا تو گوشہ نشینی اختیار کر کر اکثر ذکر اللہ میں مشغول رہتی ہیں اور مراد وہابیت یاد کرنیسی ہے کہ ہمیشگی کرے ذکر پر بغیر غفلت کی اور جو غفلت ہو بھی جاوے تو جلد یسی دور کر کر مشغول ہووے اور ابن عباس نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہے ساتھ ذکر کرنے کی نماز کی بعد اوسکے چہ شام سوتی ہیں اور مانند انکی ہر طرح مشغول ہی حدیث شریف میں ہے ع **وعن** اَبِی مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسیٰ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوس شخص کے کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنی کو اور اوس شخص کے کہ نہیں یاد کرتا مانند زندہ اور مردہ کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ذکر حیات قلب کا کرتی ہے اور غفلت موت اوسکی اور جیسیکہ زندہ اپنی زندگی سی بہرہ مند ہوتا ہی ایسا ہی ذکر کرنیوالا اپنی عمل سی بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنیوالا کا اوسکو اپنی عمل سی بہرہ نہیں مانند مردہ کی ہی کہ اوسکو زندگی سی کچھ بہرہ نہیں ہوتا **بیت** زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مرا ست ۔ زندہ آنست کہ با دوست وصالی دارد **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ میں نزدیک گمان بندی اپنی کی ہوں کہ ساتھ میری رہتا ہی جب یاد کرتا ہی مجکو یعنی دلسی یا زبان سے پس اگر یاد کریگا مجکو ذات اپنی میں یعنی خفیہ یاد کرتا ہوں میں اوسکو ذات اپنی میں یعنی پوشیدہ دیتا ہوں ثواب اوسکو اور اگر یاد کریگا مجکو جماعت میں یاد کرتا ہوں میں اوسکو اوس جماعت میں کہ بہتر ہے اوسنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نزدیک گمان بندے اپنی کی یعنی معاملہ کرتا ہوں بندیسی موافق گمان اور توقع اوسیکی اگر امید عفو کی کہتا ہی حسن کرتا ہوں اور اگر گمان عذاب کا رکھتا ہی عذاب کرتا ہوں مراد غیب دلانی ہی اسپر کہ امید اللہ تعالیٰ کی خوف پر غالب کیجے اور گمان اچھا رکھی کہ بخشیگا مجکو ایک روایت میں آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو دوزخیوں میں سی لیجا کر حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر پہنچ رہیگا تو عرض کریگا ای رب میری نیہ گمان تیسے ساتھ تیا تھا فرماویگا اللہ تعالیٰ پھیر لاؤ اسکو ذا عند ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی یہ ہے کہ عمل کرے اور پھر امید واثق رکھے اور بغیر عمل کی امید رکھنی لوا سہ دکوٹنا ہی یعنی بیجا ہے اور میں ساتھ اوسکی ہوں یعنی توفیق دیتا ہوں اور رحمت نازل کرتا ہوں اور مدد و اعانت کرتا ہوں ع **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا وَاَزِیْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَاءُ سَیِّئَۃٍ مِّثْلُھَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ جو شخص کہ لاوی ایک نیکی پس واسطے اوسکی ثواب ہوتا ہی دس برابر اوسکی اور زیادہ بھی دیتا ہوں یعنی جسکو چاہتا ہوں موافق صدق و اخلاص کے ساتھ سو تک بلکہ زیادہ اوس سے اور جو شخص کہ لاوی برائی پس سزا برابر اوسکی یا بخش دیتا ہوں اور جسنی نزدیکی ڈہونڈی مجھی یعنی ساتھ طاعت کی ایک بالشت یعنی مقدار کلیل نزدیک ہوتا ہوں میں اوس سے ایک گز یعنی پہنچتا ہوں رحمت اپنی طرف اوسکی زیادہ اوس سے اور جسنی نزدیکی ڈہونڈی مجھے ایک گز نزدیک ہوتا ہوں میں اوس سے مقدار پہیلانی دونو ہاتھوں کی اور جو شخص کہ آتا ہی میری پاس چال چلکر آتا ہوں میں اوسکی پاس دوڑکر اور جو شخص ملے مجھی مقدار زمین کی گناہ لیکر نزدیک کرتا ہو ساتھ میری کیساتھ ملاقات کرونگا میں اوسکے مانند اوس زمین کی بخشش سے یعنی اگر چاہونگا میں یہہ اوسکی اپنی نقل کی یہ مسلم نے **ف** حاصل یہہ کہ بندہ اگر تھوڑیسی رجوع کرتا ہی تو وا نسی توجہ اور التفات اور رحمت اوس سے زیادہ ہوتی ہی ع

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قال من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وما ترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی فرمایا جو شخص کہ ایذا دی میرے ولی کو پس تحقیق نی خبر دار کرنا ہون میں اوسکو ساتھہ لڑائی کی اور نہین نزدیکی حاصل کی طرف میرے بندی میری نی یعنی مومن نی ساتھہ کسی چیز کی یعنی اعمال سی کہ بہت محبوب ہو طرف میرے اوسچیز سی کہ فرض کیا مینی اوسپر اور ہمیشہ رہتا ہی بندہ میرا یعنی جو کہ قایم ہی ساتھہ قرب فرائض کے نزدیکی ڈہونڈہتا یعنی زیادہ نزدیکی ڈہونڈہتا طرف میرے ساتھہ نفلون کی یعنی طاعتون کی کہ زاید ہین فرائض پر یہانتک کہ دوست رکہتا ہون میں اوسکو یعنی داخل جمع کرتی فرائض کو نوافل کی دوسبب وقت دوست رکہتا ہون میں اوسکو پس ہوتا ہون میں شنوائی اوسکی کہ سنتا ہی ساتھہ اوسکی اور ہوتا ہون میں بینائی اوسکی کہ دیکہتا ہی ساتھہ اوسکی اور ساتھہ اوسکا کہ پکڑتا ہی ساتھہ اوسکی اور پاؤن اوسکا کہ چلتا ہی ساتھہ اوسکی اور اگر مانگتا مجہی البتہ دیتا ہون میں اوسکو اور اگر پناہ پکڑتا ہی ساتھہ میرے یعنی برائیون اور مکروہات سی البتہ پناہ دیتا ہون اوسکو اور نہین توقف اور تردد کرتا کسی چیز سی کہ کرنیوالا ہون میں اوسکو مانند تردد دمیر کی قبض کرتی جان مومن کیسی ناخوش رکہتا ہی وہ موت کو اور حال یہ ہے کہ نہین ناخوش رکہتا ہون ناخوشی اوسکیکو اور چارہ نہین اوسکو مرگ سی بقول کی یہ بخاری فی ف ساتھہ لڑائی کی یعنی ساتھہ لڑائی اپنی کی اوس سے بسبب ایذا دہی اوسکے باخبر دار کرتا ہون ساتھہ لڑائی اوسکیکی مجہی پس گویا کہ وہ لڑتا ہی مجہسی کہا امامون نی کہ نہین کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نی اوسکی کہ نیوالیکو کہ وہ لڑنیوالا ہی اوس سے سوای اس گناہ کی اور کہانی بیہقی کی کہ اوسمین ہے فرمایا ہی فاذا نوا بحرب من اللہ ورسولہ پس معلوم ہوا کہ ان دو مین خطر عظیم ہی سلبی کہ لڑائی اللہ کی بندا سی دلالت کرتی ہی خاتمہ پر ہونی پر سلبی کہ جس سے اللہ تعالیٰ لڑا نہین فلاح پاتا وہ کبہی اور فرض کیا مینی یعنی جو کچہہ واجب کیا ہی مینی اوسپر یعنی فرمان بردار کرتی اوامر اور پسندیدہ ہی سی اوسکو ادا کرکر جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہی سب سے زیادہ محبوب ہونے اوسکی برابر اوسچیز ادا کرکر نزدیکی نہین حاصل کر سکتا اور ہوتا ہو میں شنوائی اوسکی الخ کہا خطابی نی یعنی آسان کرتا ہون میں اوسپر افعال کہ نسبت کی گئی ہین طرف ان اعضا کی اور توفیق دیتا ہون میں اوسکو اون افعا کی یہانتک کہ گویا کہ مین وہ اعضا ہی ہو جاتا ہون اوپر بعضون نی بہ معنی کہی ہین گرد دانتا ہی اللہ تعالیٰ حواس اوسکی اور اعضا اوسکی وسیلہ رضا اپنی کا پس نہین سنتا مگر جو کچہہ کہ دوست رکہتا ہی اللہ اور پسند کرتا ہی اوسکو پس گویا کہ سنتا ہی ساتھہ اوسکی الخ اور بعضون نی بہ معنی کہی ہین کہ گرد دانتا ہی اللہ سلطان حسب اپنی کو غالب اوپر ہیان تک نہین دیکہتا مگر وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اللہ اور نہین مبغوض مگر وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اللہ اور ہوتا ہی اللہ سبحانہ اوسمین مددگار و کارساز بچاتا ہی سمع اور بصر اور ہاتہہ اور پاؤن اوسکیکو اوس چیز سی کہ نہین پسند کرتا اوسکو اور نہین تردد کرتا کسی چیز سی الخ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین بسبب غیایت کی کہ نیدی کی حال پر رکہتا ہون اوسکی ملی نی مین بسبب اسکی کہ ناخوش ہی اوسکو موت لیکن فرشتہ چارہ نہین اور وہ ہی پہنچاتا ہی بزرگیون اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالیٰ اور سنت اوس سے حاصل ہوتی ہی اور تردد کی معنی مین تجویز کرنا دو امرو نہین کہ نہ جانتا ہو کہ کونسا اون دونو مین سی اصلحہ ہی اور اطلاق اسکا محال ہی حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات پر پس معنی یہہ ہین کہ تاخیر و توقف نہین کرتا کسی امر مین مانند تاخیر و توقف شخص متردد کی ایک کام مین مگر وہ یہ کہ قبض کرنی روح بندہ مومن کی کہ توقف کرتا ہو نہین میں تامل آسان ہو موت اوسپر اور مائل ہو دل اوسکی طرف اوسکی اور مشتاق ہو ساتھہ اوسکی پس داخل ہو بیچ ملک مقربین کی اور جگہہ پکڑی اعلی علیین مین ع ح ۱۲ منہ

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ يَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنَنِيْ قَالَ يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطے اللہ کی کئی فرشتی ہین پھرتی ہین راہو نہین یعنی مسلمانونکی راہو نہین دوڈھونڈی ہین فی کرکہ نیوالونکو یعنی تاکہ ملین ونسی اوسنین ذکر اونکا پس جبکہ پاتی ہین ایک جماعت کو ذکر کرتی ہین اللہ کا پکارتی ہین اوسکو ایک دوسرکو اوجلدی طرف مطلب اپنے کی یعنی سنی ذکر کی وملنی ذکر کرنیوالونکی فرمایا حضرت فی پس گھیرلیتی ہین فرشتی اونکو پروں اپنی سی آسمان دنیا تک فرمایا حضرت فی پس پوچہتا ہی فرشتونسی پروردگار اونکا حال حالانکہ وہ بہت جانتا ہی فی حال اونکا کیا کہتی ہین بندی میری فرمایا حضرت فی کہتی ہین فرشتی کہ تسبیح کرتی ہین تیری یعنی پاکی سی یاد کرتی ہین تجکو اور بڑائی بیان کرتی ہین تیری اور تعریف کرتی ہین تیری اور ساتہہ بزرگی کی یاد کرتی ہین تجکو فرمایا حضرت فی پہر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا دیکہا ہی اونہون فی مجکو فرمایا حضرت فی پس کہتی ہین فرشتی قسم خدا کی نہین دیکہا تجکو کہا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکہتی مجکو فرمایا حضرت فی پس کہتی ہین فرشتی اگر دیکہتی مجکو ہوتی بہت تیری بندگی کرنیوالی اور ہوتی بہت واسطی تیری بزرگی کریاد کرنیوالی اور ہوتی بہت واسطی تیری تسبیح کرنیوالی فرمایا حضرت فی پہر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا مانگتی ہین مجسی کہتی ہین فرشتی مانگتی ہین تجسی بہشت فرمایا حضرت فی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہا ہی اونہون نے بہشت کو فرمایا حضرت فی پس کہتی ہین فرشتی قسم ہی اللہ کی اے پروردگار نہین دیکہا اونہون فی اوسکو فرمایا حضرت فی فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکہتی جنت کو کہا حضرت فی کہتی ہین فرشتی اگر دیکہتی اوسکو ہوتی بہت اوسپر حرص کرنیوالی اور بہت ہوتی اوسکو طلب کرنیوالی اور بہت کرتی اوسکو رغبت یعنی اسلیی کہ نہین سے نہیں مانند دیکہنی کی فرماتا ہی اللہ تعالی پس کسچیز ہی پناہ مانگتی ہین فرمایا حضرت فی کہتی ہین فرشتی کہ دوزخ ہی پناہ مانگتی ہین فرمایا حضرت فی فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہا ہی اونہون فی دوزخ تجکو فرمایا حضرت فی کہتی ہین فرشتی قسم ہی خدا کی اے پروردگار ہماری نہین دیکہا اونہون فی دوزخ تجکو فرمایا حضرت فی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکہتی دوزخ تجکو فرمایا حضرت فی کہتی ہین فرشتی اگر دیکہتی اوسکو ہوتی بہت اوس سے بہاگنی والی یعنی جو چیز ہین کہ باعث داخل ہونی دوزخ کی ہین اونسی بہت بہاگتی اور ہوتی بہت اوس سے ڈرنیوالی یعنی اپنی دونہین کہا حضرت فی پس فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتونسی گواہ کرتا ہو یعنی تجکو فرمایا حضرت فی کہتا ہی ایک فرشتہ فرشتونہین سے کہ ذکر کرنیوالونہین فلانا شخص کہ نہین سے ذکر کرنیوالا سو اسکی نہین کرتا یہا تہا کسی کام کی لیی پہر بیٹہ گیا اونہین یعنی وہ لائق مغفرت کی نہین فرماتا ہی اللہ تعالی کہ وہ ایسی مٹینی والی ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اونکا تفضل کی پہر بیٹہا ہی فرشتونسی پوچہتا ہی اللہ تعالی باوجود جاننی کی واسطی الزام دینی ملائکہ کی کہ اونہون فی بنی آدم کی حق مین کہا تہا کہ یہہ فساد وخونریزی کرینگی اور تسبیح اور تقدیس تیری کرتی ہین آور اخیر حدیث مین رغبت دلائی ہمنشینی اہل ذکر پر

پر کہا ہی کسی عارف نے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کے پس ہر گز نہ کر سکو ہو پس صحبت رکھو ساتھ اوسکے کہ صحبت رکھا ہی ساتھ اللہ کے
ع وفی روایۃ مسلم قال ان للہ ملئکۃ سیارۃ فضلا یبتغون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیہ ذکر قعدوا
معہم وحف بعضہم بعضا باجنحتہم حتی یملوا ما بینہم وبین السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا وصعدوا الی السماء
قال فیسالہم اللہ وہو اعلم بحالہم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عباد لک فی الارض یسبحونک ویکبرونک
ویہللونک ویحمدونک ویسالونک قال وماذا یسالونی قالوا یسالونک جنتک قال وہل راوا جنتی قالوا لا ای رب قال و
کیف لو راوا جنتی قالوا ویستجیرونک قال ومما یستجیرونی قالوا من نارک قال وہل راوا ناری قالوا لا قال فکیف لو راوا نای قالوا
ویستغفرونک قال فیقول قد غفرت لہم فاعطیتہم ما سالوا واجرتہم مما استجاروا قال یقولون رب فیہم فلان عبد خطاء انما مر فجلس
معہم قال فیقول ولہ غفرت ہم القوم لا یشقی بہم جلیسہم اور مسلم کی روایت میں ہی کہ کہا تحقیق اللہ تعالی کی کئی فرشتے
ہیں پھرنیوالی زیادہ یعنی عمال کہنی والون وغیرہ کی سوا ہیں کہ اونکو مقصود سوائے حلقون ذکر کی کچھ نہیں دہونڈتی ہیں یعنی مجلسیں ذکر کی پس جب
پاتی ہیں مجلس کو اوہیں ہو ذکر غالبا بیٹھتی ہیں ساتھ اونکی اور گھیر لیتا ہی بعض اونکا بعض کو ساتھ پروں اپنی کی یہانتک کہ بھر جاتی ہیں فرشتی درمیان
ذکر کرنیوالونکی اور درمیان آسمان دنیا کی پس جو وقت کہ جدا ہوتی ہیں ذکر کرنیوالی چڑھتی ہیں فرشتی اوپر آسمانی ہیں آسمان تک یعنی ساتوں آسمانتک
فرمایا حضرت نی ہیر پوچھتا ہے اونسی اللہ تعالی اور وہ خوب جانتا ہی حال اونکا کہانسی آئی تم پس کہتی ہیں فرشتی آئی ہم تیری بندونکی پاسے کہ زمین میں
ہیں تسبیح کرتی ہیں تیری اور کلمہ پڑہتی ہیں تیرا اور ساتھ بزرگی کی یاد کرتی ہیں تجکو اور مانگتی ہیں تجکو ہی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا مانگتی ہیں مجھی کہتی ہیں
فرشتی کہ مانگتی ہیں تجکو بہشت تیری فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہی ہی اونہون نی بہشت میری کہتی ہیں فرشتی نہیں ای رب ہمارے فرماتا ہی اللہ تعالی
کیا حال ہوتا اگر دیکہتی وہ بہشت میری کہتی ہیں فرشتی اور پناہ مانگتی ہیں تجکو ہی فرماتا ہی اللہ تعالی اور کس چیز سی پناہ مانگتی ہیں مجھی کہتی ہیں فرشتی کہ
تیری سی پناہ مانگتی ہیں فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہتی ہی اونہون نی آگ میری عرض کرتی ہیں فرشتی کہ نہیں فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر
دیکہتی آگ میری کہتی ہیں فرشتی طلب بخشش کے ہی کرتی ہیں تجھی فرماتا ہی اللہ تعالی تحقیق بخشا میں اونکو اور دی میں اونکو وہ
چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ دی میں اونکو اوچیز سی کہ پناہ مانگی یعنی آگ سی فرماتا حضرت نی کہتی ہیں فرشتی ای پروردگار ہمارے اونمیں فلانا بندہ
ہی بڑا گنہگار سوا اسکی نہیں کہ گذرا تہا یعنی کسی کام کی لیی پس بیٹہہ گیا ساتہ اونکی فرمایا حضرت نی پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور اوسکو ہی بخشا میں وہ
قوم ہی کہ نہیں بدبخت ہوتا ساتہ سبب انکے اور برکت اونکیسی ہمنشین اونکا ف تجارکی روایت میں جواب کیف لو راوا جنتی وغیرہ کا نہ کو ہی لوانہم اوناہم
اور اوسمیں نہیں مذکور سلیی کہ تجارکی روایت میں یہہ جملہ فقط سوال ہی کی لیی ہے اور اسمیں تعجب وتعجب دلانیکی لیی ہے ع وعن حنظلۃ بن
الربیع الاسیدی قال لقینی ابوبکر فقال کیف انت یا حنظلۃ قلت نافق حنظلۃ قال سبحان اللہ ما تقول قلت نکون
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکرنا بالنار والجنۃ کانا رای عین فاذا خرجنا من عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عافسنا الازواج والاولاد والضیعات نسینا کثیرا قال ابوبکر فوا للہ انا لنلقی مثل ہذا فانطلقت انا وابوبکر
حتی دخلنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت نافق حنظلۃ یا رسول اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وما ذاک قلت یا رسول اللہ نکون عندک تذکرنا بالنار والجنۃ کانا رای عین

فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَدُومُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حنظلہ بن ربیع اسیدی سے کہ کہا ملاقات کی مجھ سے حضرت ابوبکر نے پھر کہا کیا حال ہی تیرا ای حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری اوپر چیز پر کہ سنی تو نے حضرت سے کیا موجود ہی یا نہیں کہا یعنی منافق ہو گیا حنظلہ یعنی منافق باعتبار حال کی ہی نہ ایمان کی کہا حضرت ابوبکر نے سبحان اللہ کیا کہتا ہی تو یعنی از راہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہی بیان کر معنی اوپر چیز کی کہ کہتا ہی تو کہا میں یعنی عجب ہیں میں اس حیلی کہ ہوتی ہیں ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کرتی ہیں ہمکو ساتھ دوزخ کی یعنی عذاب اوسکی کہیں اور ساتھ جنت کی یعنی نعمتوں اوسکی کہی گویا کہ ہم دیکھتی ہیں جنت و دوزخ کو آنکھوں اپنی پس جسوقت کہ نکل کر جاتی ہیں ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مشغول ہوتی ہیں بی بیوں اور اولاد میں و زمینوں اور باغوں میں بھول جاتی ہیں ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہی کہ جو ہمیہ رسنت کی صحبت میں رہنے سے بہت کم بھول جاتی ہیں وہ حالت نہیں ہے کہ جو حضرت کی صحبت میں ہوتی ہی کہا ابوبکر نے یعنی جسکا بیان کیا تو نے بیشک ہم بھی اسی قسم کی تحقیق ہم بھی پہنچی ہیں مانند احالت کو یعنی ہمارا بھی یہی حال ہی کہ حاضر و غائب میں تفاوت ہی پس چلے میں اور ابوبکر یہاں تک کہ آئی ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا میں کہ منافق ہو گیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے اس قول کا کہا میں یا رسول اللہ ہوتی ہیں ہم آپکی پاس نصیحت کرتی ہیں آپ ہمکو ساتھ دوزخ کی اور بہشت کی گویا کہ ہم دیکھتی ہیں آنکھوں اپنی پس جسوقت کہ نکل کر جاتی ہیں ہم آپکی پاس سے مشغول ہوتی ہیں ہم بیبیوں اور اولاد اور زمینوں اور باغوں میں ہوں جاتی ہیں ہم بہت میں ہم سے نصیحت کی باتیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے اگر ہمیشہ رہو تم اوسحالت کہ ہو تم نزدیک میرے اور حالت ذکر میں یعنی صاف دل اور ذکر والی اللہ سے تو البتہ مصافحہ کریں تمسے فرشتے اوپر بچھونوں تمہاری اور سچ راہوں تمہاری لیکن ای حنظلہ ایک ساعت اور ایک ساعت کہا یہ تین بار نقل کی یہ مسلم فی ف مصافحہ کریں تمسے فرشتے یعنی علانیہ والا مصافحہ کرتی ہیں فرشتے اہل ذکر سے خصوصاً اور اوپر بچھونوں اہ یعنی حالت فراغ میں و شغل میں مراد ہمیشہ ہی اور ایک ساعت یعنی ایک ساعت میں ہونا ہی حضور را و اذکر و حقوق پروردگار کی اور ایک ساعت میں غفلت ما و اذکر و حقوق نفس کی پس ایسے حالت ہونی میں منافق نہیں ہے تو ای حنظلہ اور کہا یہ یعنی ولیکن ای حنظلہ الخ

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّ مَالِكًا وَقَفَهُ عَلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ

روایت ہی ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبردار کروں تمکو ساتھ بہترین عملوں تمہاری اور بہت پاکیزہ عملوں کی نزدیک بادشاہ تمہاری اور بہت بلند عملوں کی بیچ درجوں تمہاری اور بہتر واسطی تمہارے خرچ کرنی سونے اور روپے کی کیسی اور بہتر واسطی تمہاری اس سے کہ ملو اپنی دشمن سے کہ مارو گردنیں انکی اور ماریں وہ گردنیں تمہاری عرض کیا صحابہ نے ہاں خبر دیجی فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہ مالک نے اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہی یہ حدیث ابو درداء پر ف ظاہر ہے یہ کہ مراد ذکری یہاں وہ ذکری کہ دل اور زبان دونوں ہموا اور اس سے معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور عملوں سے افضل ذکر خدا کا ہی ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سے کہا آیا ایک

گنوار پاپیں ہر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا خوشحالی ہی اوسکی لمبی عمر ہے وہ کہ دراز ہوئی عمر اوسکی ورنیک ہوئی عمل اوسکی کہا یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا یہ کہ جدا ہو تو دنیا سی اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** ترہو ذکر اللہ سی مراد یہان کی کنایہ ہے روانی زبانسی جیسیکہ خشکی زبانکی کنایہ ہی رکنی اوس کیسی یا کنایہ ہی مداومت سی ذکر پر مرنی دم تک کہ ذکر کسی ہنوز زبان خشک ہوئی ہو کہ مری ذکر شامل ہی جلی وخفی کو اور زبان محتمل ہی قلبی ورقابی کو یعنی دلکی زبانسی ذکر کری یا سی زبانسی اور دونونسی ہونا بہتر ہے ع ح ۱۲

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا قالوا وما رياض الجنة قال حلق الذكر رواه الترمذي اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وقت کہ گذرو تم بیچ باغون بہشت کی پس میوہ خوری کرو عرض کیا صحابہ نی کیا ہین باغ بہشت کی فرمایا حلقی ذکر کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی جب گذرو ایک جماعت پر کہ یاد کرتی ہون اللہ تعالی کو پس تم بہی اونکی ساتھ یاد کرو اللہ تعالی کو ذکر کی حلقون کو باغ جنت اسلیی کہا کہ اونکی سبب سے بہشت کی باغونمین داخل ہوتا ہی آدمی اور کہا نووی نی کہ جیسی مستحب ہے ذکر کرنا یونہی مستحب ہے بیٹہنا بیچ حلقہ ذکر کی اور ذکر کبہی ایسی ہوتا ہی زبانسی اور کبہی زبانسی اور افضل یہ ہے کہ دونونسی ہو اور اگر ایک سے ہی ہو تو دلسی افضل ہی بیان اسکا مفصل اوپر گذر چکا اور اگر فقط زبانسی ہو تو بہی خالی ثواب سے نہین منقول ہی کہ ایک مرد نی اپنی نجو نسی کہا کہ مین یاد کرتا ہون اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہی اونہون نی کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اوسنی مشغول کیا تیری ایک عضو کو اپنی یاد مین ع ح **وعن** ابی هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد مقعدا لم يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا لا يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة رواه ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بیٹہی ایک مجلس مین نہ یاد کری اللہ کو اوسپر اللہ کیطرف سی افسوس ہوگا یعنی بسبب کم اللہ تعالی کی اور قضا وقدر اوسیکی افسوس اور لوٹنا اور جو شخص کہ لیٹی خوابگاہ مین کہ نہ یاد کری اللہ کو اوسپر اللہ کیطرف سی افسوس ہوگا اور لوٹنا نقل کے یہ ابو داود نی **ف** یعنی ہر حال مین اوٹہتی بیٹہتی اور سوتی اور جاگتی اور شب و روز ذکر خدا مین مشغول رہنا چاہیی اور جو وقت خالی ذکر سی ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت مین **ع** چو اول شب آہنگ خواب کرد مہ تا بہ تسبیح نامت شتاب آورد م اگر نیم شب سر برآرم زخواب بہ تراخوانم ورزم از دیدہ آب باد گر بامداد ت راہم بدست بہ ہمہ روز تا شب بنا ہم بدست ع ح **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من قوم يقومون من مجلس لا يذكرون الله فيه الا قاموا عن مثل جيفة حمار وكان عليهم حسرة رواه احمد وابو داود اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی قوم کہ اوٹہی ہون ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو اوسمین مگر اوٹہی ہوئی مانند مردار گدہی کی سی اور ہوگی وہ حسرت نقل کی یہ احمد ابو داود نی **ف** یعنی جس مجلس مین نہ یاد کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار گدہی کی ہی اور جو لوگ وہانسی اوٹہی گویا وہ مردار کہا کر اوٹہی پہ فخر **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جلس قوم مجلسا لم يذكروا الله فيه ولم يصلوا على نبيهم الا كان عليهم ترة فان شاء عذبهم وان شاء غفر لهم رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیٹہتی کوئی قوم کسی مجلس مین ذکر کیا اللہ کا اوسمین اور نہ درود بہیجا اپنی نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس اوپر انہون کے افسوس اگر چاہی عذاب کری اونکو اور اگر چاہی بخشی اونکو نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اگر چاہی عذاب کری یعنی بسبب نہ کہنے اوکلی پہلی گناہونکی اور اگر چاہی بخشی یعنی ازراہ فضل و رحمت اپنی کی اوسمین اشارہ ہی کہ جب اہل مجلس یاد کرتی ہین اللہ تعالی کو تو نہین عذاب کرتا اونکو ملکہ بخشتا ہی اونکو بیقین ع **وعن** ام حبيبة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كل كلام ابن ادم عليه لا له الا امرا بمعروف او نهيا عن منكر او ذكر الله رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب

اور روایت ہی ابو حمید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کلام ابن آدم کا وبال ہی اوپر نہیں نفع اوسکو مگر امر کرنا ساتھ نیکی کی یا منع کرنا برائی سی یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کلام مین کوئی قسم مباح نہین لیکن یہہ مجمول ہی مبالغہ اور تاکید پر بیچ منع کرنیکی ایسی کلام سی کہ نہین درست اور نہین شک نہین کی کلام مباح مین نفع بیچ عقبی کی نہین یا یون کہا جاوی کہ تقدیر کلام کی یون ہی کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرۃ ہی اوپر نہین نفع اوسکی لیا وسین گران چیز وین کہ مذکور ہوئین اور مانند ہیں پس موافق ہوگی یہہ ساتھہ باقی احادیث مذکورہ کی اور اسسے اوٹھہ جاتا ہی خطر اس اعتراض کا امر مباح مین ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت کرو کلام بغیر ذکر خدا کی سیی کہ بہت کلام کرنا بادون ذکر خدا کی سبب سے سختی دلکا اور بہت دور آدمیونکا اللہ سے سخت دل ہی نقل کی یہہ ترمذی نے ف سبب سے سختی دل کا یعنی سبب کلام کرنیوالا حق بات سننا نہین اور نہ خواہش کہتا ہی مخالطت خلق کی اور کم کہتا ہی خوف خدا وغیرہ اور بہت رکہتا ہی غفلت آخرت سے ع **وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ** لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا جب نازل ہوئی یہہ آیہ اور وہ لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور چاندی تہی ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی سفرون اونکو مین پس کہا بعضی اصحاب اونکی نے کہ نازل ہوئی یہہ آیہ بیچ مذمت سونی اور چاندی کی یعنی اوپر پہچانا ہمنی حکم اونکا اور مذمت اونکی کا تنکی جانین ہم کہ کونسا مال بہتر ہی یعنی سونے سونی اور چاندی کی تو ذخیرہ کرین ہم اوسکو فرمایا بہتر ین مال زبان ہی یاد کرنیوالی اللہ کو اور دل شکر کرنیوالا اور بیوی مسلمان کہ مدد کری اوسکی اوپر ایمان اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ظاہر مین اگرچہ سوال تعین مال سی نہا لیکن ممکن ہی اوسکی یہہ ہے کہ ایسی چیز فرمائی کہ نفع دی وقت درپیش آنی حاجتون کی پس ایسی چیز قنی وہ چیز تین ہین کہ مفید ہین آخرت اور ایمان اوسکی یعنی مدد گار رہوے اوسکو دین کی کہ یاد الٰہی نماز اور روزہ اور اور عبادتین اور منع کری اوسکو زنا اور تمام حرام چیزون سی ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ** خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ اللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوْا اللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا غَيْرُهٗ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّيْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ هٰهُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ اللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا نکلی معاویہ ایک حلقہ پر کہ تہا مسجد مین یہہ کہا کس چیز نے بٹہلایا تمکو کہا بٹہلا یا ہمنو نے کہ ہمین ہین ہم اللہ کی یاد کرنیکو کہا قسم ہے خدا کی کہ نہین بٹہلایا تمکو مگر اسی نے کہا اونہون نے قسم خدا کی کہ نہین بٹہلایا ہمکو سوے اوسکی نے کہا معاویہ نے خبردار رہو تحقیق میں نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکہنی کی تمپر یعنی تمکو جہوٹا جانکر قسم نہین دی اسی بلکہ بمقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اونہون نے ہی اسطرح کیا تہا چنانچہ احادیث مین مذکور ہی اور نہین تہا کوئی بیچ مرتبہ میرے نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کمتر نقل کرنے مین حدیث کو یعنی مین بہت کم حدیث روایت کرتا تہا احتیاط کی لئے کہ مبادا کسی زیادتی ہو جاوے مقصود

اس سے آگاہ کرتا ہوں اپنی نہ بولنی پر کہ بہت روایت کرتا ہوں احتمال نسیان کا ہوتا ہے میں اپنا نہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی دیدار ایک حلقہ کی اپنی صحابہ میں سے پھر کہا کس چیز نے تمہیں باعث اس مجمع کا ہونے کا اس جگہ پر عرض کیا ہم نے اللہ کی یاد کرنے کا اور تعریف کرتے ہیں ہم اوسکی اوپر جو بخشا ہم کو اسلام کی اور منت رکھی ساتھ ہمارے اوسکی ہم نے فرمایا حضرت نے قسم ہے خدا کی نہیں تمہیں بٹھایا مگر اوسی نے عرض کیا اونہوں نے قسم خدا کی نہیں بٹھایا ہم کو مگر اوسی نے فرمایا میں نے تحقیق مبنی نہیں قسم دی تمکو واسطے تہمت کرنے کی تم پر یعنی جھوٹ کی ولیکن آئی میری پاس جبرئیل پھر خبر دی مجکو کہ تحقیق اللہ عزوجل فخر کرتا ہے ساتھ تمہارے فرشتوں کے اہل کی پہ سلم فی ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقسم پوچھا واسطے زیادتی تاکید و تقریر کی نہ متہم بکذب جانکر اور فخر کرتا ہے یعنی فرماتا ہے فرشتوں کو کہ دیکھو میری ان بندوں کو کہ کسطرح مسط کیا مبنی ناپرفسون اور خواہشوں اور شیاطین کو اور باوجود اوسکی مشغول ہر عبادت میں پس لائق ہیں اسکی کہ تعریف کئی جاویں زیادہ تر اسلیے کہ تم نہیں پاتی جو عبادت میں تعب اور عبادت بہ نسبت تمہارے ایسی ہی ایسی اونکو دوست ہے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے یہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق احکام اسلام کی یعنی نوافل بہت غالب ہوئی ہیں مجھ پر یعنی بہت ہیں کہ عاجز ہوں اسکے کرنے سے بسبب ضعف اپنی کی پس خبر دو مجکو ساتھ ایسی چیز وں کی کہ پھروں ساکر وہیں ساتھ اوسکی یعنی ایسا عمل فرمائی کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور آسان ہو اور موقوف کسی مکان و زمان و حال پر نہ ہو اوسکو ورد بنا کروں بعد ادائی فرائض کی ورشغنی ہوں بسبب اوسکی سب نوافل سے فرمایا ہمیشہ رہی زبان تیری تر یعنی جاری یاد خدا کیسی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف زبان سے مراد یا تو یہی زبان بندگی ہی یا دلکی ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کئی گئی کہ کونسا بندہ بہتر ہے یعنی بہت ثواب پاتا ہے اور بلند تر ہے درجہ میں نزدیک خدا کی دن قیامت کی فرمایا یاد کرنیوالی مرد اللہ کو بہت اور عورتیں یاد کرنیوالیاں بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد کرنیوالی سے یہ افضل و بلند تر درجہ میں ہے فرمایا اگر ماری تلوار اپنی کافروں اور شرکوں میں یہانتک کہ ٹوٹ جاوے یعنی تلوار اور رنگیں ہو جاوے خون سے یعنے وہ یا تلوار اوسکی یہ کنایہ ہے شہید ہو جاتی ہے پس تحقیق یاد کرنیوالا خدا کا بہتر ہے اوس سے درجہ میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یعنی اگر جہاد اس حد کو پہنچی تو بہتر ہے جہاد کرنیوالا اللہ ہی کا افضل ہے جہاد سے جمعی لڑائی میں ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّيْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان لگا ہوا ہے اوپر دل ابن آدم کی پس جو وقت کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو یعنی اوسی سے ہٹ جاتا ہے اور جو وقت غافل ہوتا ہے یاد خدا سے وسوسہ ڈالتا ہے یہ بخاری نے بطریق تعلیق کی یعنی بغیر سند کے وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَابِسٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِيْ وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهٗ

بِعَذَابٍ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا نہیں عمل کیا بندی نے کوئی عمل کہ بہت نجات دے اسکو عذاب خدا کیسی ذکر خدا کیسی نقل کی یہہ مالک و ترمذی اور ابن ماجہ فف یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کی عذاب سے قیامت کو چھڑا نہیں کروانیکا یعنی سب پر افضل ہی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَكَرَنِیْ وَتَحَرَّكَتْ بِیْ شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہی میں ساتھہ بندی اپنی کی ہوں یعنی مدد کرتا ہوں اور توفیق دیتا ہوں اور رحمت دعا کرتا ہوں وقت یاد کرتا ہی مجکو اور ہلاتا ہی ساتھہ ذکر میرے کی دو ہونٹ اپنی یعنی دل اور زبان سے یاد کرتا ہی نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَیْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَیْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ فرماتی وہ اللہ ہر چیز کی صفائی ہی اور صفائی دلوں کی یاد خدا کی اور نہیں کوئی چیز کہ بہت نجات دی اللہ کے عذاب سے ذکر اللہ کیسی عرض کیا صحابہ نی اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی فرمایا نہیں کہ ماری ساتھہ تلوار اپنی کی یہانتک کہ ٹوٹ جاوی نقل کی یہہ بیہقی فی دعوات کبیر میں فف اس سے معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس درجہ کو پہنچی تو بہی ذکر افضل ہے

كِتَابُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اب ہے بیچ بیان ناموں اللہ تعالیٰ کی فف جاننا چاہیی کہ نام اللہ تعالیٰ کی توقیفی ہیں یعنی موقوف ہیں سماع اور اذن شارع پر جو نام کہ شرع میں آیا ہی وہی کہنا چاہیی اپنی طرفسی از راہ عقل کی نہ کہنا چاہیی اگرچہ دونوں نامونکی ایک معنی ہوں مثلاً اللہ تعالیٰ کو عالم کہیں عاقل اور جواد کہیں سخی اور شافی کہیں نہ طبیب اور بندیکو چاہیی کہ صفات اللہ تعالیٰ کی اپنی میں حاصل کری جسقدر ہوسکی بنا بریں معانی شرح اسماء مبارک کی لفظ تعبد بہ کرادو بعضی جای ساتھہ دو عبارت کی کیا ہی ہر شخص کو چاہیی کہ کسی کری اوسکی حاصل کرنی میں اللھم وفقنا و یسرلنا حصولہا اور منقول ہی کہ ایک بزرگ کی پاس جب کوئی بارادہ بیعت کی آتا تو اوسکو حکم کرتی کہ وضو کر جب وہ متوضی کر آتا تو اوسکی آگی اسماء نہایت پاکیزگی کی پکار کر ساتھہ عظمت و جلال کی پڑہتی جس اسم مبارک کی تاثیر اوسمیں دیکہتی وہی تعلیم کرتی جانتی کہ اسکے کشود اسکو جلد ہوگا سو ہی ہوتا تہا وہ مولانا نہ بنا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَهُوَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطی اللہ تعالیٰ کی ننانوین نام ہیں یعنی ایک کم سو جو شخص یاد کری اوسکو داخل ہوگا بہشت میں یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کی اور ایک روایت میں ہی کہ اللہ تعالیٰ طاق ہی دوست رکہتا ہی طاق کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے فف اس حدیث میں حصر ننانوین پر نہیں ہے

نام اللہ تعالیٰ کی بہت ہین چنانچہ بعدان اسماء مبارک کی کہ پیدا ہوئین سی مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ بلکہ مقصود یہہ ہے کہ یہہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھہ ان نامونکی ہی اور عالمون نی بیچ معنی احصاء کی اختلاف کیا ہی کہا بخاری وغیرہ نی اور صحیح یہی ہی کہ معنی اوسکی یاد کیا ہین چنانچہ بصحیح روایت مین لفظ حفظہا کا آیا ہی اور بعضون نی کہا ٹہیرا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکی اور عمل معانی اونکی پر کیا اور دوست رکہنا ہی مطلق کو معنی حال اونکار تعلق کو مراد لیا ہے کہ دوست رکہتا ہی انمین سے اونکو کہ ہون اور بصفت اخلاص کے اور فقط اللہ کے کی لہی بزع فخر

اَلْفَصْلُ الثَّانِی فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصٰهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کی ننانوین نام ہین جو کوئی اونکو یاد کری داخل ہوگا بہشت مین هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یہہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بیان ہی ایک کم سو نامونکا اور اس کلمی کی کئی مراتب ہین ایک تو یہہ کہ اسکو منافق کہتا ہی کہ خالی زبانہی تصدیق سی پس یہہ تو نفع دیتا ہی اوسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ رہتی ہین جان و مال و اہل و اولاد اوسکی و آخرت کی لیی کچہہ مفید نہین اور دوسرا یہہ کہ ملاوی اسکی ساتہہ عقیدہ دلکا ساتہہ یہہ محض تقلید کی اسکی صحت مین اختلاف ہی صحیح یہہ ہے کہ یہہ صحیح ہی اور تیسرا یہہ کہ ساتہہ اوسکی اعتقاد مع تحقیق کی گیا ہو نشانیون قدرت کی سے اکثر کی نزدیک یہہ مرتبہ کی اوپر تو ہا یہہ کہ اوسکی ساتہہ اعتقاد جازم ہو از راہ دلیل قطعی کی لیہہ مقبول ہی اتفاقاً اور پانچوان یہہ کہ مرتبہ کہنی والا اسطرح کا کہ دیکہی معنی اوسکی دلکی آنکہونسی اور یہہ رتبہ عالی ہی اور اگر یہہ کلمہ فقط دل سے کہی تو اگرچہ عذر کرتا ہی گو نکاہن فی خیرہ کا تو نفع دیگا دنیا اور آخرت مین اور اگرچہ عذر نہین تو آخرت مین کچہہ مفید نہین نقل کیا ہی نووی نی اسپر جماعت اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کی مین سبق ذکر آیا اور نزدیک اکثر علما کی یہہ نام سب نامونمین بڑا ہی اور کہا گیا ہی کہ عوام کی لیی یہہ ہے کہ اس نام کو جاری کرین زبان پر اور ذکر کرین اسکو بطور خشیہ و تعظیم کی اور خواص کو چاہیی کہ تامل کرین اسکی معنیون اور جانین کہ اطلاق نہین اسکا لایق ہی مگر اوپر موجود جامع صفات الوہیتکی و خواص کو چاہیی کہ مستغرق رہین دل بنا ساتہہ اللہ کی پس التفات کرین طرف کسی کی سوا اوسکی اور نہ امید رکہین اور نہ ڈرین مگر اوسی سی اسلیی کہ وہی خالق ثابت ہے اور سوای اوسکی باطل جیسکہ بخاری کی حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ بہت سچا کلمہ شاعر کی کلام مین کلمہ لبید کا ہی الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل

خاصیت جو کوئی اس اسم کو ہمیشہ بار بار پڑہی صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کی سو بار پڑہی باطن اوسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو ہو الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ بخشنی والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونو نامونسی یہہ ہے کہ متوجہ ہووی اوسکی جناب پاک کیطرف اور توکل کری اوسپر و مشغول رہی کہی باطن اپنا اوسکی ذکر مین اور بی پروائی کری غیر اوسکی سی اور رحم کری بندگان خدا پر پس مدد کری مظلوم کی اور پہنچے ظالم کو ظلم سی ساتہہ طریق نیک کے اور خبردار کری غافل کو اور دیکہی طرف گنہگار کی ساتہہ نظر رحمت کی نہ حقارت کی اور کوشش کری ہیچ دور کرنی خلاف شرع کی بقدر طاقت کی اوسی طرح اوسی کری حاجت روائی محتاجون بقدر وسعت و طاقت کی **خاصیت** الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ جو کوئی بعد ہر نماز کی کہی الرحمن الرحیم ستعالی فضلت و نسیان و قساوت اوسکی دلسی اوٹہا دی اور جو کوئی سو بار الرحیم کہی تمام خلق اوسپر مہربان و شفق ہون ح الْمُلْكُ بادشاہ حقیقی کہ ملک دو جہان کا اوسکی قبضۂ قدرت مین ہی اور وہ ایسا بادشاہی ہے کہ اوسکی محتاج پس جب بندی نی یہہ جانا تو بندہ درگاہ اوسکی کا اور گدا گلی اوسکی کا ہووی اور طلب حاجت کی آستان خدمت اوسکیسے کری اور واجب ہے کہ تعلق کری ہیچ جناب قدرت اور تصرف اوسکیسی اوپر نی نیاز ہووی سب سے بالکل اور ظاہر نکری احتیاج اپنی ادنی اور بڑی اور امید نرکہی ادنی اور تصرف کری ملک دل و نفس و قالب اپنے مین اور مالک ہووی اعضا اور قوی اپنی کا اور سخر کری انکو طاعت حق تعالیٰ اور حکم شرع پر تا بادشاہ حقیقی وجود دنیا کی کا ہووی **خاصیت** الملک جو کوئی اس اسم کو ساتہہ اسم اللہ و یا کے ملازمت کری اگر صاحب ملک ہو حق تعالیٰ اوسکی ملک کو قایم و دائم کری الا نفس اوسکا مطیع فرمان بردار ہو سکا ہوگا اور اگر وہ ملی غربت و حرمت کی ٹہیرا ہی محترب سے ہو ح یا آور حضرت شاہ عبد الرحمن نی خاصیت اسکی یہہ کہی ہی کہ جو کوئی

ہر روز اسم الملک کو نوی بار کہی روشن اور تونگر اور بادشاہ مسخر اوسکی ہون اور وہ اعلی جاہ اور زیادتی عزت و حرمت کی مجرب ہے القدوس نہایت پاک کہا تشہیر ہی نے کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالی نہایت پاک ہی تو آرزو کری اوسکی کہ پاک کری اوسکو اللہ تعالی عیبون اور آفتونسی اور پاک کری نجاست گفتا ہونسی ہر حال مین ۔ القدوس جو کوئی ہر روز نزدیک وال کی پڑہی دل و سکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کی اسکو ساتھہ اسم البیوع کی روٹی کی سکوی پر لکھکر کہاوی تو زیادہ صفت ہو اور وہ اعلی پناہ حاصل ہونیکی دشمنونسی و قت بہاگنی کی جسقدر پڑہ سکی پڑہی اور اگر مسافر راہ مین مداومت کری کبھی نہ ہو عاجز ہو ۔ اگر تین سو انیس بار شیرینی پر پڑہ کر دشمن کو دی مہربان ہوجہ السلام سلامت و بی عیب و نصیب بند یکا اس سے یہہ ہی کہ بی عیب ہووی بڑی اخلاق ہی اور بڑی کامونسی اور کہا تشہیر ہی نے کہ نصیبہ اس سے یہہ ہی کہ بروج کری اپنی مولی کیطرف ساتھہ قلب سلیم کی اور بعضون نی کہا ہے کہ زیادہ مین مسلمان زبان اوسکیطرح پڑہا تھہ اوسکی ہی بلکہ بہت شفقت کری اونپر جسطرح اپنے ہی بڑی عمر والیکو دیکھی تو کہی یہہ میری مجبی اسلیی کہ بہ نسبت میری عمر بہت کی ہی و بڑی بہت رکہتا ہی ایمان و معرفت مین اور اگر چھوٹی کو دیکھی تو اوسکو ہی کہی کہ یہہ میری مجبی اسلیی کہ بہ نسبت میری گناہ کم کیی ہین اور اگر کچھہ ہمانی مسلمان سے قصور ہو جاوی اور وہ عذر کری تو قبول کری اور معاف کری قصور ۔ السلام جو کوئی اس اسم کو اکیسو گیا رہ بار ہمیشہ پڑہی حق تعالی صحت و شفا دیوی اوسی اور اگر مداومت کری اسپر خوف ہی مدرموح المؤمنین امن دینی والا نصیب بنیگا اس سے یہہ ہی کہ امن مین رکہی خلق کو اپنی برائی سی اور غیر کی برائی سی ۔ المومن اس اسم کو بہت پڑہی اپنی ساتھہ کبھی حق تعالی اوسکو نہ شیطان سی مدرکی اور کوئی اوسپر قدرت نہ پاوی اور ظاہر و باطن و مکاخق تعالی کی امان مین ہوا اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی خلق مطیع و منقاد اوسکی ہو ۔ المهيمن نگہبان ہر چیز کا خوبطرح اور نصیب عالی سی کا یہہ ہی کہ نگاہ رکہی دل اپنی کو بری عقیدون اور بری خصلتونسی اور حسد و کینہ و غیر ہمانی اور دوست کری احوال اپنا اور محفوظ رکہی قوی اور اعضا کو مشغول نہ کیسی اون چیزونمین کہ غافل کرین دلکو اللہ تعالی کیطرف سی ہیچ چیز کو نی مشغل کری اور اس اسم کو اکیسو پندرہ ان بار پڑہی اوپر باطنون اور غیبونکی مطلع ہو اور اگر اسپر مواظبت کری تمام افتونسی پناہ اوی اور علم و حکمتونسی موج العزیز غالب بی مثل کوئی اوسپر غالب نہین نصیب بنیگا یہہ ہی کہ غالب ہو نفس ہوا اور شیطان پر اور بی مثل ہووی علم و عرفان مین اور غرت دیوی اپنی نفس کو ساتھہ ترک سوال کی مخلوق سی اور ذلیل نکرے اوسکو ساتھہ سوال کی انسی کہا ابو العباس مریسی نی کہ سمری اللہ کی نہین کہی مینی عزت بدیہہ بلند کہی ہمت کی مخلوق سی و بعضون نی کہا کہ اللہ تعالی کو غیر جانا اوسی جانا کہ غیر کیا امر و طاعت اوسیکو اوسی سہل جانا اوسکی اور امر کو اوسی بجائی غرت اوسکی فرمایا اللہ تعالی نی و للہ العزۃ و لرسولہ و للمومنین ولکن المنفقین لا یعلمون ۔ العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کی آنکہ ملیس اپر اسکو بڑی دنیا و عقبی مین کید کا محتاج نہو اور بعد خواری کی عزیز ہو اور اس اسم مین جلد صفتین عجیب و غریب ہین ایک تو کار درست کرنیوالا کامون بگڑی ہون کا اور بعضون نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین لا نیوالا بند و نکا اور بیچیر یہ کہ ارادہ کرتا ہی نصیب بنیگا اس سے یہہ ہی کہ فضائل نفس اپنی کو ساتھہ حاصل کری کمال و فضائل کی درست کری اور نفس سرکش اپنی پر غالب ہو کر ساتھہ لازم کرنی تقوی اور ہمیشہ کرنی طاعت کی کامل ہووی اور کہا تشہیر ہی نے کہ بعضی کہتا ہون مین آپا ہی کو فرمایا اللہ تعالی نی ای بندی سے پیر ارادہ کرتا ہی تو اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو چیہہ کو ارادہ کرتا ہو نہین پس اگر نہی ہوا تو ساتھہ دو چیز کی کہ ارادہ کرتا ہو نہین کفایت کرونگا تجکو دو چیز کو کہ ارادہ کرتا ہی تو اور اگر نہ رہی ہوا تو ساتھہ دو چیز کی کہ ارادہ کرتا ہون مین نہ کفایت کرونگا تجکو دو چیز نہین کہ ارادہ کرتا ہی تو پھر نہین ہوتا مگر جو چیہہ کہ ارادہ کرتا ہو نہین انہی ایسا جو کوئی بعد سماعت عشر کی اکیسو بار یہہ ہمیشہ پڑہی ظالمونکی شر سی امن مین ہوا اور جو کوئی مداومت کری اوسپر غیب کرنی اور بدگوئی خلق کیسیتہ اور امان مین ہوا اہل دولت و سلطنت ہوا اور اگر انگوٹہی پر نقش کر پہنی ہیبت اور شوکت اوسکی خلق کی دلمین قرار پکڑی ح المتکبر جو ہیات بزرگ نصیب بنیگا اس سے یہہ ہی کہ جسمیں سمجہی تو نی بزرگی اللہ تعالی کی تو تکبر کرنی سی پرہیز کرنیمیں سی طرف شہوات کی اور آرام پکڑنی سی طرف الفت کی

چیزونکی طرف سے لان چیزونکیطرف رغبت کرنا کام جانورونکا ہی اگر رغبت کریگا شریک ونکا ہوگا بلکہ کبر ہر چیز ہی کہ باز رکھی تیری باطن کو حق سبحانہ وتعالیٰ اور حقیقہ جان پر حق کو سونپے پہنچی کیطرف جناب پاک وسیکی اور لازم کر طریقہ تواضع اور تذلل کا اور زائل کر اپنی ہی تمام دعوی تکبر کی تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اوسمین بیشبہہ پیش باقی رہی وہلی نفس کے اختیار اور نہ سا تھہ غیر اللہ کی قرار تا المکبر اگر اسکو بیچ بستر حلال اپنی کی بہی دخول ہی اس باڑ پر ہی حق تعالیٰ اوسکو فرزند خلعت اور پرہیزگار عطا فرماوی اور اگر ابتدای ہر کار مین بہت کہی ہو اراد کو پہچی ح الخالق اندازہ کر نیوالا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کی بنا خلاق جو کوئی اس اسم پر ملازمت کری حقتعالی فرشتہ پیدا کری تا اوسکی لیی عبادت کری روز قیامت تک دل اور مونہہ اوسکا روشن ونورانی کردی آور شاہد الرحمن ح نی لکہا ہی کہ جو کوئی اسم الخالق کو راتین بہت پڑہی دل اور مونہہ اوسکا روشن ہو اور تمام کا مونین قوی ہو البارئ پیدا کرنی والا اور جو کوئی ہفتہ تین سو بار اسم الباری پڑہی حقتعالی اوسکو قبر مین نیچوڑی اور ریاضت قبر کیطرف لیجا ح اور جو طبیب اسم الباری پر مواظبت کری جو علاج کری موافق پڑی المصور صورت بنانی والا نصیب عاید کا ان تینون نامونسی یہہ ہے کہ نہ دیکہی کوئی چیز اور تصور کری کوئی امر مگر کہ تامل کری بیچ قدرتون اوسکی عجائب کاری گریونکی کہ اوسمین ہین اور جو عورت بانج ہو سات روز روزہ رکہی اور افطار کی نزدیک کہیں بار المصور کو پڑہی اور پانی پر دم کر کہ پیوی حقتعالی فرزند نیک اور نرینہ عطا فرماوی اور جو کوئی بہت پڑہی کام دشوار اوسپر آسان ہون ع الغفار بخشنی والا بندونکی گناہونکا اور ڈانکنی والا عیبون اونکی کا نصیب یہ اسم سے یہہ ہی کہ بیجا نی تو یہہ کہ نہین بخشتا گناہونکو کوئی گردہ اور ڈانکی تو عیب لوگونکی اور بخشی قصوراونکی اور لازم کری اوسکو خصہ صاوقت سحری ہا جو کوئی بعد نماز جمعہ کی سو بار ہی یا غفار الغفرلی ذنوبی حقتعالی اوسکو بجملہ بخشی گیونگی اور اسکا ہی ح القہار غالب اوسکی قدرت کی آگی عاجز ومغلوب ہین نصیب بند یکا یہہ ہے کہ غالب ہو دی بڑی دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہتا ہی حقتعالی محبت دنیا کی اوسکی دلسی اوٹہا دیتا ہی اور خائفہ اوسکا نجیر ہوتا ہی اور حقتعالی شوق ومحبت اوسکی دلمین پیدا کرتا ہی ح اور وسطی ہر مہم کی اگر الم القہار سو بار پڑہی ہم اوسکی آسان ہو اور اگر اسپر مداومت کری محبت دنیا کی اوسکی دلسی جاتی رہی اور اگر درمیان سنت وفرض کی سو بار پڑہی بہ نیت متھوری دشمن کی دشمن متھور ہووے ع الوہاب بہت دینی والا بغیر عوض کی نصیب بندے یکا یہہ ہے کہ خرچ کری جان ومال اپنی اللہ تعالیٰ کی راہ مین بلا غرض وبلا عوض ہ جو کوئی فقر وفاقہ سی رنجیدہ ہو اس اسم پر مداومت کری حق تعالیٰ اوسکو ایسی نجات دیتا ہی کہ حیران رہجاتا ہی اور جو کوئی گلہکر اوسکو اپنی پاس رکہتا ہی ایسا ہی پاتا ہی اور اگر بعد نماز چاشت کی آیۃ سجدہ کی پڑہی اور سر سجدہ مین بیکہی سو رسات بار پڑہی خلقت سی بی پروا ہو جاتا ہی اور اگر کوئی حاجت رکہتا ہو اوہی رات کو درمیان صحن گہر کی یا مسجد کی تین بار سجدہ کری اور ہاتہہ اوٹہا کر سو بار پڑہی حاجت اوسکی روا ہوتی ہی ح وسطی فراخی رزق کی وقت چاشت کی چار رکعت پڑہی اور بعد از فراغت کی بسجدہ مین جاوے اور سجدہ مین اکسو چار مرتبہ یا وہاب پڑہی اور اگر فرصت ہو پچاس بار پڑہی مولانا عبد العزیز ح الرزاق رزق پیدا کر نیوالا اور پہنچانیوالا رزق مخلوقات کو رزق اوسکو کہتی ہین کہ جس سے فائدہ اوٹہایا جاوے کہہ دو قسم ہی ظاہری اور باطنی ظاہری وہ ہے کہ جس سے بدنکو فائدہ ہو مانند کہانی پینی کی چیزونکی اور اسباب کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دلکو فائدہ ہو مانند علوم معارف کی اور نصیب جاننا اس سے یہہ ہی کہ یقین کری اسکا کہ نہین کوئی لائق رزق دینی کی سوا اللہ تعالیٰ کی بس توقع کری اوسکی اگر اللہ ہی پر بس نہی اوسانی طرف اوسکی اور اوٹہاوے اور زیادتی رزق جسمانی اور روحانی کو تو کوشش پہنچاوے یعنی مال خرچ کری اور تعلیم وہدایت کری اور دعائی خیر کری وغیرذلک کہا کسی عارفین سے کہ کہا سے کہا ہی تو پس کہا جسیکو پہنچانا ہی خالق اپنی کو نہین تک کیا مینی اپنی رزق مین آور کہا گیا ایک عارف سی کہ کیا ہی قوت پس کہا ذکر الذی لایموت کا جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کی پہلی نماز فجر کی گہر کی ہر چاروں کونون مین دس بار پڑہی اوس گہر مین رنج اور مفلسی نہووے لیکن ذہنی کو شروع کری اور مونہہ قبلہ کیطرف نبی پہیری ح القسام حکم کر نیوالا اور مقسوم کی کہا کہانی والا اور روازون رزق ورحمت کا نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ تجا

کری تو فیصلہ کرنی مین درمیان لوگونکی و یہہ کہ مدد کریگا تو مطلوبونکی اور ارادہ کریگا تو لوگونکی حاجت روائیکا امور دنیا اور آخرت مین کہا فقیری نی کرسنی جاتا
کہ اللہ تعالی کی ہونیوالا درواز ون رزق و رحمت کا ہی اور میسر کرنیوالا اسباب کا اور درست کرنیوالا امور کا تو وہ نہین لگا ویگا غیر اوسکی مین دی ال پنا جو کوئی بعد
نماز فجر کی دونو زانو تہ سینہ پر رکھکر ستر بار اسکو پڑہی زنگ اوسکی دسی جاتا ہی اور صفائی ارزانی ہوجہ العلیم جانی والاظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسینی
کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالی جانی والا ہی حال میرا تو صبر کری اوسکی بلاؤ پر اور شکر کری اوسکی عطا پر اور بخشش چاہی اپنی خطاؤنی اور بعضی کتابون مین ہی کہ فرمایا
اللہ تعالی نی کہ اگر نہین جانتی تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو فضل ہی تمہاری ایا نہین دیکہتا ہون تمکو تو کیون کیا تمنی مجکو حقیر تر دیکہنی والا تمکو
کہ دیکہتی ہین تمکو یعنی اور دسنی شرم کرتی ہین کہ کوئی ہماری برائی پر مطلع ہو اور اللہ تعالی سی کچہہ شرم نہین کرتی عیاذاً باللہ منہ جو کوئی اس سم کو بہت بڑہی
حقتعالی معرفت اپنی ارزانی کری اور جو کوئی بعد از نماز کی سو بار کہی یا عالم الغیب حقتعالی بعد سکو اہل کشف سی کری ح اور اگر چاہی کہ کار پوشیدہ سی آگاہی
پاوی چاہی کہ شب جمعہ کو بعد از نماز عشا کی سو بار سجدہ مین کہکر سووی ہامیت اوسکا کی وسپر آسکا راہوبع القابض تنگ کرنیوالا روزیکا یا دل بند ونیکا
اور قبض کرنیوالا روح اونکی کا یہ جو کوئی اسکو چالیس روز تک ہر روز اوپر چار رانو انکی لکہکر کہا لیا کری عذاب قبر سی اور ہوک سی من مین ہیگا الباسط
فراخ کرنیوالا روزیکا یا دل بندونکا نصیب تیرا ان دونون نامونسی ہیچ کہ نہ نا امید ہو اوس سے بلا مین ما درنہ امن مین ہو عطا پر اور جان تنگی کو عدل اوکیطرف
پہر صبر کر اور فراخی کو فضل اوسکا اور پہر شکر کر اور کہا فقیری نی کہ ہمہ دو صفتین وارد ہوتی ہین عارفونکی دونو پر اس جب غالب ہوتی ہی خوف تنگ ہوتی ہی دل
اور جب غالب ہوتی ہی امید فراخ ہوتی ہین منقول ہی حضرت جنید رح سی کہ کہا اونہون نی خوف دل تنگ کرتا ہی میرا اور امید کشادہ کرتی ہی دلکو اور
حق جمع کرتا ہی محکو یعنی حق تعالی کی یاد سی خاطر جمعی ہوجاتی ہی اور خلق متفرق کرتی ہی محکو بینی اونکی صحبت سے پراگندہ خاطر اور متوحش ہوتا ہون انہی اور
لائق ہی بندیکو کہ پرہیز کری بیقراری سی حالت تنگی مین یا ور چھوٹ ری خوشی اور بی ادبی کو وقت فراخی کی اور اس سے ڈری مین بڑی بڑی لوگ پہ جو کوئی وقت
سحر کی یا تہ اوٹہکر اسکو دس بار پڑہی اور یا تہ مونہہ پر پہیرے ہر گز اوسکو حاجت اسکی ہنو وی کہ کسی سے کچہہ چاہی خ الخافض پست کرنیوالا کافرونکا ساتہ خوار
کرنیکی یا دور کرنیکی اپنی درگاہ سی جو کوئی تین روزی رکہی اور چوتہی روز ایک مجلس مین یا سکو ستر ہزار بار پڑہی دشمن پر فتح پاوی الرافع بلند کرنیوالا یعنی مومنونکا
سا تہہ مدد کرنیکی یا قرب کرنیکی اپنی درگاہ سی نصیب تیرا ان دونو نامونسی ہیچ کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنی سی اور نہ بہروسا کر کسی چیز پر علوم و اعمال
اپنی سی اور پست کر اوسچیز کو کہ اللہ تعالی نی اوسکی پست کرنیکا حکم کیا ہی مانند نفس و ہوا کی اور بلند کر اوسچیز کو کہ سکم کیا ہی تجکو اللہ نی اوسکی بلند کرنیکا مانند
دل اور روح کی دیکہا گیا ایک شخص اوڑتا ہوا ہوا مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیونکر پہنچا تو اس مرتبہ کو کہا اونی اگر دانی فہنی ہوا بینی خواہش اپنی بہی قدم اپنی کی پس
سخر کی اللہ نی ہوا جو کوئی اس اسم کو آدہی رات مین یا دوپہر کو سو بار پڑہی حقتعالی اوسکو خلایق مین سے برگزیدہ کری اور تو نگر و بی نیاز کری ح العزیز عزت
دینی والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ مین یا شب جمعہ مین بعد از تمام شام کی اکیسو چالیس بار پڑہی اوسکی نی خلق کی نظرون ایک بیبے و حرمت ظاہر ہو اور سوے
حقتعالی کی سیسنی ڈری بہ ح المذل ذلت دینی والا نصیب تیرا ان دونو نامونسی ہیچ کہ غریز کہی اونکو کہ جنکو غریز کہا اللہ تعالی نی بسبب علم و معرفت کی
اور خوار کہی اونکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نی بسبب کفر و ضلالت کی جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سی ڈرتا ہو پہتجہ بار اسکو پڑہی بعد اسکی سجدہ کری اور کہی الہی فلان
ظالم کی شر سی اماں دے حقتعالی مان دیگا ح السمیع البصیر سننی والا دیکہنی والا نصیب تیرا ان نامونسی ہیچ کہ کہنی اور سنی اور دیکہنی خلاف شرعی چیز سے
پرہیز کر اور اللہ تعالی کو اعمال و اقوال اپنی پر حاضر و ناظر جان کہا امام غزالی نی کہ جسنی چہپا یا غیر اللہ سے اوچیز کو کہ نہین چہپانا اوسکو اللہ سے پس حقیر جانا اوسنی
اللہ کی نظر کو کہ جسنی کیا گناہ اور وہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی دیکہتا ہے اوسکو کیا بڑی جرات کی اوسنی کیا اور حیا نہ کیا کہ اللہ نہین دیکہتا اوسکو کیا بڑا کفر
کیا کیا بڑا کفر کیا اوسنی اور ایسی کہا گیا ہی کہ جب گناہ کر تو مولی اپنی کا پس کر ایسی جگہہ مین کہ نہ دیکہی وہ تجکو اسکو تعلیق المحال کہتی ہین یعنی ایسی جگہہ کہان سے

اگر جہان اللہ دیکھی حاصل یہ کہ نہ کرگناہ السبیع جو کوئی اسکو بروز پنجشنبہ کی بعد از نماز چاشت کی پانسو بار پڑہی اور بموجب ایک قول کی ہر روز سو بار پڑہی وقت پر اسکے کی کلام نکری اور بعد اوسکی دعا کری دعا اوسکی قبول ہوگی ح البصیرہ جو کوئی اسکو درمیان سنت وفرض فجر کی ساتھہ اعتقاد درست کے ایکبار یا پانچ بار حضور ساتھہ نظر غایت حق کی ہوگا لم الحکم حکم کرنیوالا ایسا کہ کوئی اوسکا حکم پھیر نہیں سکتا اور نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ تو نی جب پہنچا کہ وہ حاکم ہی تو مان اوسکی حکم کو اور تا بعد ار ہو اوسکی قضا کا پس اگر تو راضی ہوگا اوسکی قضا کا باختیار خدا کے کریگا تجہہ پر بردباری اور اگر راضی ہو تو دسی نہر بانی کریگا تجہہ اور زندہ رہیگا خوش اور نہیں محتاج ہوگا فریاد کرنی کا طرف غیر اوسکیکی جو کوئی اسکو شب جمعہ میں اور بموجب ایک قول کی دہی رکعتوں اتنا پڑہی کہ بیہوش ہو جاوے حق تعالیٰ اوسکی باطن کو معدن اسرار کریگا ح العدل انصاف کرنیوالا نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب جانا تو نی کرہ عادل ہی تو نہ پاوی تو اپنی نفس میں گہبیرٹ اور تنگی اوسکی احکام سی بلکہ جان کہ جو اوسی حکم فرمایا میری حق میں میں انصاف ہی پس آرام طلب کر ساتھہ توکل اور اعتماد کی اوسپر اور جو کچھہ کہ پہنچی تجکو اللہ تعالیٰ کیطرف سی خرچ کر اوسکو اوس جگہہ میں کہ لایق ہی خرچ کرنا اوسمیں از راہ شرع اور عقل کی اور ڈر تو اوسکی عدل سی اور امید رکہہ اوسکی فضل کی اور پرہیز کر اپنی سب امور میں از افراط و تفریط اور لازم کر اوسط درجی کی امور جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ میں روٹی کی بیس لقمہ پر لکہہ کر کہاوی حقتعالیٰ تمام خلق کو مسخر اوسکا کریگا یا لطیف یا ایک میر کرد و رونوز دیک اوسکی نزدیک یکسان ہیں اور ترمی کرنیوالا بندہ پر نصیب بندیکا اس سے یہ ہی کہ غور کری امور دین و دنیا میں اور ترمی سی لوگونکو راحق کیطرف بلاوی جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ میں رہتا ہو یا غربت میں کوئی غمخوار نہو یا بیمار ہی اور کوئی تیمارداری اوسکی نکری یا بیٹی رکہنا ہو اور کوئی درخواست اوسسے نکاح کی نہیں کرتا ہی ضرور ہی طرح کری اور دو رکعت نماز کی پڑہ کر اس اسم کو اس نیت سی سو بار پڑہی حق تعالیٰ مہم اوسکی کفایت کری ح ودود نصیب تیرا اس سی یہ ہی کہ جب جانا تو نی کرہ میری ہیبت و نپر مطلع ہی اور جانتا ہی میری دلکی باتیں تو تو ہی اوسکو یاد کر اور ہول غیر اوسیکو اگلی یاد اوسیکی اور ہو تو پرہیز گار گرا ہی کی راہ سی اور لازم کر اپنی پر ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوی کا اور مشغول ہو باطن کے درستی میں غفلت نہ کر ہمیں اور امور دین و دنیا کہ میں خبردار رہ تو جو کوئی نفس مارہ کی ہاتہہ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑہی خلاصی پاویگا ح الحلیم بردبار کہ نہیں جلدی کرتا مؤخذ عذاب کے میں بلکہ ڈہیل دیتا ہی دنکو تا کہ شاید توبہ کریں نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ تحمل کر ایذای بدبختو پر اور تامل کر زیردستو کی عذاب دینی میں اور درگزر غصی کو اور کمال حلم کا یہ ہے کہ نیکی کر اوس پر جو کوئی کرے برائی کری تجسی جو کوئی اسکو کاغذ پر لکہکر دہووی اور پانی اوسکا کہیدی یا دست پر ڈالی فوتسی امن میں رہیگا اور کمال کو پہنچیگا اور برکت اوسمیں ہوگی ح العظیم بزرگ و برتر ذات و صفات میں حداوام سی نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ عظمت الہی کی آگی ملک کونین کو حقیر جانی اور دنیا کی لیی سرنہ جہکاوی اور حقیر جانی نفس اپنی کو اور ذلیل کری اوسکو اللہ تعالیٰ کی خوشی کی لیی ساتھہ بحالانی اوامر کی اور بچنی نواہی کی اور کوشش کریکی دن چیز و نمیں کہ دوست رکہتا ہی اللہ تعالیٰ اونکو جو کوئی اس اسم پر مداومت کری خلق کی نظر میں عزیز و مکرم ہوگا ح الغفور بہت بخشنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ لازم کر استغفار کو اوقات رات و دن میں خصوصا وقت سحر کی اور خبث اوسکو کہ ایذا دی تجکو جسکو کچھہ بیماری ہو مانند تپ اور درد سر وغیرہ کی یا غم واندوہ اوسپر غلبہ کری اوسکو کاغذ پر لکہی اور روٹی پر کلی نقش کو جذب کری اور کہاوی حقتعالیٰ شفا اور خلاصی اوسکو بخشی اور اگر اوسکو موت پڑے سہل اوسکی دلسی جاتی ہی اور حدیث صحیح میں آیا ہی کہ جو کوئی سجدہ کری اور سجدہ میں سو بار یا غفرلی تین بار کہی حقتعالیٰ گناہ اگلی پچہلی اوسکی بخشدیگا ح شکور درد سر اور بیماری اور یا غم میں ہے تین بار مقطعات یا غفور کی لکہکر کہاوی شفا پاویگا ح الشکور قدردان اور دینی والا ثواب بہت کا تہوڑی عمل پر مقبول ہی کہ ایک شخص دیکہا گیا خواب میں پس کہا گیا اوسکو کہ کیا کیا اللہ تعالیٰ نی ساتھہ تیری کہا حساب لیا اللہ تعالیٰ نی مجسی پس ملکا ہوا پلہ میکیوں میرا کہ بڑہ گیا اوسمیں ایک تہیلی یہ ہمارے

ہوگیا وہ پس کہا میں کیا ہی یہہ کہا ہہ تہی مٹی کی کہ ڈالی تہی تونی ساتہہ یک مسلمانکی قبر میں یہ نصیب تیرا یہ کہ شکر کری اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ کہ سب نعمتونکو اوسکیطرفسی جانکر ہر عضو کو کہ جسوملی بہ اوسکیہی یاد میں مصروف رکہی و شکر بہ اکری لوگونکا اور احسان کری او پر حدیث شریف من لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس سے نہیں نہیں کہ کرنا اللہ کا وہ کہ نہیں شکر کرتا لوگونکا جسکو نیکی معیشت کی ہو یا تاریکی دلکی یا آنکہکی پیدا ہوا کرتا ہے یہ الم نعلم پانی پڑہی اور پیوی اور آنکہہ پر ملی شفا پاوے اور تو نگر مدح العبد مرتبہ نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ ذلیل کرا پنی نفس کو اوسکی طاعتون اور عبادتون ظاہر و باطن کہ میں اور خرچ کر طاقت اپنی حاصل کرنی علم و عمل میں یہانتک کہ پہنچی تو نہایت کمالات اور مراتعالی کو حدیث شریف میں یا ہی کہ اللہ تعالیٰ دوست رکہتا ہی اعلیٰ امور کو اور ناپسند کرتا ہی ادنی امور کو اور اسلیے کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نی کہ علو ہمت ایمانسے ہی جو کوئی اس سم پر مداومت کری یا پنی پاس کہی اگر خوار و بی قدر ہو بزرگ ہو اور اگر فقیر ہو تو نگر ہو اور اگر مساوات میں مبتلا ہو یہ وطن تا لوف کو پہنچی ح الکبیر کبیر ایسا بڑا کہ کوئی اوسسے زیادہ بڑا نہیں اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ یاد رکہی تو بڑائی اوسکی ہمیشہ یہانتک کہ ہو بجاوی بڑائی غیر اوسکیکی اور کوشش کر بیچ کامل کرنی نفس میں کی ساتہہ حمل کرنی علم و عمل کی یہانتک کہ پہنچی کمال تیرا اور رفکو اور مبالغہ کر تواضع میں او راحتراز کر بی ادبی سی ساتہہ لازم کرنی خدمت مولی کی جو کوئی اس سم کو ہمت بڑی بزرگ و رعالی قدر ہو اور اگر حکام و ولاۃ سے بہرہ مداومت کر ین ساتہہ ادبون اور تہمات خوب سر انجام پاوے ح الحفیظ نگاہ کہنی والا علام کا فنون اور ضلع ہونی سی نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکہا عضا پنی کو گناہونسی اور باطن کو ملاحظہ غیر اسی او راکتفا کر تمام امور اپنی میں ساتہہ تیر اوسکیکی و رسے ہو اوسکی قضا و قدر پر قول ہی کسی بزرگ کا کہ جسکی محفوظ کہی اللہ تعالیٰ نی اعضا محفوظ کہا دل او سکا اور جسکا محفوظ رکہا اللہ تعالیٰ نی دل محفوظ رکہا ہمیشہ او سکا او منقول ہی کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایکدن یک چیز ممنوع پر کہا الہی چاہتا تہا میں بنالی اپنی و اعلی عبادۃ تیرکی پس جب سے سبب مجالفت امر تیرکی تو لیلی سکو پس ندہی ہوگئی او ہی نماز پڑہتی رہا کو پس محتاج ہوئی پانی کے طہارت کی لیی پانی نہ تا ہہ لگا پس کہا الہی کہا تہا میں دیکہے تیری کہ لیلی بنالی میری پس تا حین محتاج ہو نہیں اوسکا و اعلی عبادت تیرکی پس یہہ رکہی ہوگئی جو کوئی اسکو کہکہ داہین بازو پر باندہی خوف غرق و حرقی اور دیو اور پری اور نظر بد کیسی ہمیشہ بعد اکر ہوا قوت بدنون اور ارواح کا او دینی والا او سکا او نکو نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب بنا توی کردہ قوت پیدا کر ہوا او دینے والا او سکا ہی تو ہوئی تو ذکر قوت کا آگی ذکر او سکیکی جسیکیہ منقول ہی سہل سی کردہ پوچہی گئی قوت سے پس کہا عدی لذی لا یموت کا ہی او ز علک قوت و قوۃ مگر مولی پنی سی فرمایا اللہ تعالیٰ فی وان من شیٔ الا عندنا خزائنہ و ما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی نہیں کوئی چیز مگر کہ نزد یکی ہماری خزانی اوسکی ہیں و نہیں نازل کری ہم مگر ساتہہ اندازہ مقرر کی اور کوئی ہر منقول پنی کہ وہ قوت کہ مستحق ہی او سکا پس ہو بسبب طریقہ تیرا لفتح پہنچانا اور ہدایت کرنا مگراہ کا او رکہلانا بہوکی کا او رکہا قشیری فی کہ مختلف ہوئی ہیں قوت یعنی سبب کہ اپنی کہ اگر دانا ہی اللہ تعالیٰ قوت نفس او نکیکا توفیق عبادات کو اور قوت دل او نکی کا ہونی مکاشفات کو اور قوت روح او نکیکا مداومت مشاہدات کو او رب مشغول کرنا ہی اللہ بندہ کو اپنی طاعت میں قطع کر نا ہی او سکی لیی اپنی شخص کو کہ جہ گیری او رخدمت او سکی کرنا ہی او رجب کہ جو ہم کرنا ہی طرف اوسکی طرف متابعت خواہش کی چہوڑنا ہی طرف قوۃ او نیکیکی و راہنما لیتا ہی او سے سایہ عنایت و حمایت اپنے کا اگر کسیکو غریب دیکہی یا خود اسکو غربی پیش آئی یا کوئی دکہ یا بدخوئی کری یا بہت روکے وسات بار حملے کو زمینی آنجوہ و غیرہ پر پڑہ کر دم کری اور بعد او سکی پانی اوس کو زہ میں ڈالی و پیوی اور دوسرے کو پینی کو دیوی اور اگر روزہ دار کہ خوف ہلاک کا ہو ہول پڑ پڑہ کر سونگہی قوۃ پاوی گا او ر ہر روز روزہ رکہہ سکی گا ح الحسیب کفایت کرنیوالا ہر حال میں حساب لینی والا بندونسی دن قیامت کی نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ کفایت کری حاجت محتاج تو کو او حساب کرنی والا ہو تو نفس سے نہیں کہا قشیری فی کہ کفایت کرنا اللہ کا بندیکو یہہ ہی کہ کفایت کرتا ہی او سکو ہر حال او ر ہر شغل او سکی میں او جسنی جانا کہ اللہ تعالیٰ کافی ہیر اسے ہ پر لیشان فی دل ہو وی خلق کی نہ متوجہ ہو نسی او پر بسبب اعتماد کرنیکی ساتہہ او سکی کہ جو کچہہ قسمت کا ہی ہر حال پہنچی گا اگرچہ پی توجہی کر ین مجسے لوگ او رچہ کچہہ کہ قسمت میں نہیں سے نہیں پہنچی گا اگرچہ متوجہ ہون لوگ مجہہ او رجو کوئی اکتفا کریگا ساتہہ نیک سر انجامی اللہ تعالیٰ کی ہر حال میں پس ضرور دیگا او سکو مولی او سکا ساتہہ او چیز کی کہ اختیار کریگا او سکی لیی پس اختیار کریگا نہونیکو ہونی پر او ر فقیر کو غنی پر او ر آرام پکڑیگا طرف ہونی اسباب کے بسبب شنیدہ تصرف مولی کی

جو کوئی کسی چور یا حاسد یا ہمسایہ بدیا دشمن سے یا چشم زخم سے ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہی یا اللہ الحسیب یا قدیر و یا پنجتنبہ سی کری اللہ تعالیٰ اونکی شر سے نگاہ رکھی گا حق ہنوز ہفتہ نہ گذریگا کہ درستی کام کی ہو جائیگی ع الجلیل بزرگ قدر نصیب تیرا اسے یہ ہی کہ نفس اپنی کو آراستہ کرسا تہہ صفتون کمال کی جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سی لکھکر اپنی پاس رکھی یا کہی وا ہوی تمام خلائق تعظیم و توقیر اوسکی کرین ح الکریم ہر اسنی و بہتر دینی والا کہ نہین ہو چکت دینا اوسکا اور نہین نیچ لی ہوتی خزانی اوسکی اور نصیب بنیگا بیکا اسسے یہ ہی کہ دیوی بغیر وعدہ کی و پرہیز کری بری اخلاق و افعال سی اگر اپنی بستر مین یہ اسم بہت پڑہی یا نانک کہ جاوی فرشتی دعا کرین اوکہین اگر کمال اللہ اور کرم و مغفرت ہوا و کہتی ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑہتی ہی اسی سبب سے اونکو کرم اللہ وجہہ کہتی ہین ح ش الرقیب نگہبانی کرنیوالا ہر چیز کا اور بعضون نی کہا کہ جاننی والا احوال بندونکا اور افعال اونکی کا اور نصیب تیرا اسسے یہ ہی کہ نگاہ رکھی تو اوسکو ہر حالمین اور نہ التفات کرے تو طرف غیر اوسکی سوال مین اور کرے تو نگہبانی اونکی کہ کیا ہی نیکو نگہبان اونکا حدیث شریف مین آیا ہی کہ تم سب راعی یعنی نگہبان ہو اور تم سب پوچھی جاؤگی رعیت اپنے سی یعنی جسکی خبر گیری کرنیکو فرمایا ہی اوسکی خبر گیری کا حال پوچھا جائیگا اور کہا قشیری نی کہ مراقبہ نزدیک اس طائفہ کی یعنی جماعت اولیا اللہ کی یہ ہی کہ ہووی غالب نسبتی پر یا دب کی ساتھہ دل کی اور جانی یہہ کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہی میری حال پر پس رجوع کری اوسکی طرف ہر حالمین و ڈری عذاب اوسکیسی ہر دم پس مراقبہ والا چھوڑتا ہی باتین خلاف شرع از راہ حیا کی اللہ تعالیٰ سی اور ہیبت اوسکی کی زیادہ اوس شخص سے کہ چھوڑتا ہی گناہ بسبب خوف عذاب اوسکی کی اور جو کوئی رعایت کرتا ہی حق تو کوئی دم یاد خدا سی اور طاعت اوسکی سی خالی نہین تہا کیونکہ جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ حساب لیگا مجسی ہر عمل کا جو خواہ ہووا ہو یا بہت مستقول ہی ایک ولی سی کہ اونکو خواب مین دیکہا بعد انتقال کی پس کہا کیا اللہ نے ساتہہ تیری کہا کہ بخشا اللہ نی مجکو اور احسان کیا مجہہ پر کہہ کہا مجسی یہانتک مواخذہ کیا مجسی اس عمل پر کہ ایکدن تہا مین روزہ سی پس جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا مینی ایک گیہون اپنی یا کی دو کا نسی پس توڑا مینی اوسکو پہر یاد آیا مجکو کہ یہہ نہین ہے میری ملک پہر ڈالدیا مینی اوسکو گیہون پر پس لگین مین سیر نیکو نسی مقدار بدلی توڑنی اوسکیکی و جسکو معلوم ہوگی یہہ بات نہین خالیہ گریگا باطل پیرو مین عمر اپنی اور نہین کہونیکا غفلتو مین وقت اپنا انتہی آور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب کر اپنی اعمال کا پہلی اسسے کہ حساب لیا جاوی تجسی جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑہی اور اونکی گرد دم کری تمام دشمنونسی اور سب فتونسی نڈر ہوگا ح المجیب قبول کرنیوالا دعا بچی رونکی و جواب دینی والا پکارنیوالون کا نصیب بنیگا بیکا اسسے یہ ہی کہ فرمان بردار اللہ تعالیٰ کی کری اوامر و نواہی مین اور حاجت روائی کری حاجت مندونکی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی اور دعا کری جلدی قبول ہو اور اگر لکہکر اپنی پاس رکہی حق تعالیٰ کی مان مین ہیگا ح الواسع علم اور سکا فراخی و نعمت اوسکو پہنچی نصیب بنیگا بیکا اسسے یہ ہی کہ سخی کری فراخی علم اور سخاوت اور معارف اور اخلاق مین اور سیہ بخشی کشادہ پیشانی رہی اور نہ فکر کری حاصل کرنی مین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی حق تعالیٰ اوسکو قناعت و برکت دیگا ح الحکیم استوار کار و دانا نصیب بنیگا بیکا اسسے یہ ہے کہ کوشش کری بیہچ خلق کیساتہہ کی اور علاقہ پکڑیگا نیکی ساتہہ کتاب اللہ کی اور محکم کری کام اپنی اور چاہی کہ سفاہت یعنی بیوقوفی سی پرہیز کری اور کوئی کام مہلی باعثہ تعالیٰ اور دعویہ باطل کی نکری ہاسحق اطلاق اسم حکیم کا منقول ہے ذوالنون مصری سی کہ کہا سنا مینی کہ زمین مغرب مین ایک شخص ساتہہ علم و حکمت کی معروف شہر ہی اونکی زیارت کو گیا مین چالیس روز اونکی دروازے پر پڑا رہا نماز کیوقت مسجد مین آتی اور پریشان و حیران پہرتے اور میری طرف کبہہ التفات نکرتی اس حال سی تنگ یا مین کہا مینی ای جوانمرد چالیس روز ہوئی مین کہ یہان پڑا ہوا ہون اور تم میری طرف کبہہ التفات نہین کرتی اور کلام نہین کرتی مجکو کچہہ نصیحت کرو اور کچہہ حکمت سکہا و یاد کرو نہین کہا اوسپر عمل کریگا تو یا نہین کہا ہان کرونگا اگر خدا تعالیٰ توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نرکہہ اور نفرکو غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منہ کو کبہی نہ مٹنی کو عطا جان اور سا تہہ غیر حق کی انس مت پکڑ اور صحبت نرکہہ اور خواری کو عزت جان اور حیات کو موت گن و طاعت کو حرمت دیکہہ اور توکل کو اپنی معاش کر ح ازسینہ محو کن ہمہ نام و نشان غیر نہ الا کسی کہ مید ہد از وی نشان تراہ جسکو کوئی کام پیش آوی کہ اوسسے سرانجام اوسکا نہو سکتا ہو اس اسم

دوست رکھی مہم دشمن سر انجام پاوی ح الْوَدُوْدُ دوست رکھنی والا فرمان بردار دیکھا یا محبوب لیا کی دونوں نصیب ہیں یکا اس سے یہہ ہی کہ دوست رکھی خلق
کی لیی وجہ کر دوست رکھتا ہی اسے لیی اور احسان کری خلق پر بقدر طاقت اپنی کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ
دوست رکھی اپنی بہائی کی لیی وجہ کر دوست رکھتا ہی اپنی نفس کیلیی اور دوست رکھنا اللہ تعالی کا بندہ کو یہہ ہے کہ رحمت نازل کرتا ہی اوپر اور تعریف کرتا ہے
اوسکی اور بہلائی پہنچاتا ہی اونکو اور دوست رکھتا بندونکا اللہ تعالی کو یہہ ہے کہ تعظیم کرتی ہیں اوسکی اور ہیبت کہتی ہیں اوسکی مومنین اور آیا ہی حدیث قدسی میں
کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ نزدیک دوستو نہیں طرف میرے وہ ہی کہ عبادت کری واسطے غیر عطا کی یعنی خالص اوسکی خوشی لیی عبادت کری نہ ساتھہ امید عطا کی اگر نہیں
دیو ہیں نا موافقت ہو اور خصومت پڑی اس اسم کو ایک ہزار و ایکبار طعام پر پڑہی اور جس جانب سے گنا موافقتی ہو اوسکو دین تا کہ اوی اونکی درمیان میں اتفاق
و الفت ہو جائیگی ح الْمَجِيْدُ بزرگ و شریف ذات و افعال میں نصیب بند یکا اس اسم مبارک عظیم تین معلوم ہو جسکو آبلہ پایا باد فرنگ یا جذام یا برص
ہوا یام حیض میں روزی رکھی اور وقت افطار کی بہت پڑہی اور پانی پر دم کر کر پیوی شفا پاویگا اور جسکا پنی ہم علتوں میں غربت و حرمت ہو ہر صبح سنا ویا
پڑہی اور اپنی پر پہونکی عزت و حرمت حاصل ہو گی ح الْبَاعِثُ اوٹھانیوالا اور زندہ کرنیوالا مردونکا قبر فرستی اور بیدار کرنیوالا دل غافلونکا خواب غفلت سے
نصیب بنے یکا اس سے یہہ ہی کہ زندہ کری نفسون جاہل کو ساتھہ نصیحت کرنی اور تعلیم کرنی کی اور بی رغبت کرنیکی دنیا سی اور رغبت دلانیکی نفسونکو آخرت کیطرف
پس تبدا کری ساتھہ نفس اپنیکی پھر اوروں کی جو کوئی چاہی کر دل اوسکا زندہ ہو وقت سونیکی ماتھہ سینہ پر کہی اور اس اسم کو ایکبار پڑہی حق تعالی دل مردہ
اوسکا زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا ح الشَّهِيْدُ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر کہا قشیری نی کہ اہل معرفت نہیں طلب کرتی ساتھہ اسد کی کوئی مونس سے
اوسکی بلکہ غنی ہوتی ہیں ساتھہ اسکی کہ وہ دیکھتا ہی احوال ہمارا اور جانتا ہی امور و افعال ہمارے فرمایا اللہ تعالی نی اور کفیٰ بربکا علی کل شئی شہید یعنی کہا نہیں
کفایت کرنا پروردگار تیرا یہہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہی اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکھی تو اوسکو یہانتک کہ نہ دیکھی تجکو اوس جگہہ کہ منع کیا ہی تجکو اوس سے اور نہ غائب
دیکھی تجکو اوس جگہہ سے کہ حکم کیا ہی تجکو اوسکا اور باز رہی تو واجب علم اوسکی اور دیکھنی اوسکی اس کے کہ پیش کرے تو حاجتیں اپنی طرف غیر اوسکی اور باز رہی میل کرنی سی طرف
غیر اوسکی و خلق بکڑنا تیرا اس سے یہہ ہی کہ ہو تو گویا وہ پرا ور کفایت کرنیوالا سچ کا جسکا بیٹا نافرمان ہو یا بیٹی غیر صالح ہر صبح کی وقت ماتھہ اوسکی پیشانی پر رکھی اور
مونہہ آسمانکی طرف کر کر اکیس بار کہی یا شہید حق تعالی اوسکو صالح کری ح الْحَقُّ ثابت ساتھہ شہنشاہی کی اور لائق ساتھہ خدائی کی اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ جب
پہنچانا قوی کردہ حق ہی ہولی تو اوسکی مقابلہ میں یا خلق کی اور خلق پکڑنا تیرا ساتھہ اوسکی یہہ ہے کہ لازم کر تو حق کو تمام اقوال و افعال و احوال اپنی میں جسکا اسم
کچھہ جانا رہا ہو ایک کاغذ کی چار دون کو نو پر یہہ اسم لکھی اور کاغذ کی بیچ میں نام اوس اسباب کا بھی لکھی اور آدہی رانکو ہتیلی پر کہی اور نظر آسمانکی طرف کر کر ستر مرتبہ
لائی پایا جاویگا یا اوسمیں سے کچھہ پاوی اور اگر قیدی آدہی رانکو سر پنگا کر کر ایک سو آٹھہ بار پڑہی خلاصی پاوی ح الْوَكِيْلُ کارساز فرمایا اللہ تعالی نی وکفی باللہ
وکیلا یعنی کفایت کرنا ہی اللہ تعالی کارساز ہونی میں واسطے علی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین یعنی اللہ ہی پر کام سونپو اگر ہو تم مومن ہیں توکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی اور جو کوئی
بہروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہی اوسکو و توکل علی الحی الذی لا یموت یعنی اور بہروسا کر ایسی زندہ پر کہ نہیں مرتا و توکل علی العزیز الرحیم یعنی اور بہروسا کر اللہ
مہربان پر نصیب بنے یکا اس سے یہہ ہی کہ ضعیفون اور عاجزون کی کام میں کوشش کری اور حاجت روائی انکی میں ایسی سعی کری کہ گویا وکیل انکا ہی اگر بھلی عرض
یا جو سے یا پانی سی ڈاگ سی خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کری امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہہ میں ہیبت پڑہی نڈر ہو ح الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ قوت والا استوار امیں مراد
نصیب بنے یکا یہہ ہے کہ خواہش نفسانی پر غالب قوی ہو دین میں سخت و چست ہو اور جاری کرنی احکام شرعیہ میں سستی کو راہ نہ دی جسکا دشمن قوی ہو کہ
اوسکی دفع سی عاجز ہو تھوڑا سا آٹا گوندہی اور اوسکی ایک ہزار و ایکبار گولیاں بناوے اور ایک ایک گولی ڈہاوی اور کہی یا قوی اور بہ نیت دفع دشمن کے کھا گی
ڈالی حق تعالی اوسکی دشمن کو مقہور و مغلوب کری ح اور اگر جمعہ کی دوسری ساعت میں بہت پڑہی نسیان جاتا رہی ع اثنین حسنی بچہ کا دودہ چھٹا یا ہو اور

وہ صبر نہیں کر سکتا ہی یا دودہ پلانیوالی کی دودہ مین نقصان ہو جاہی کہ لیکہ اوس بچہ کو پلاوی اور دودہ والیکو یہی پلاوے نا صبر کری بچہ اور دودہ والی کا دودہ زیادہ ہو اور اگر کوئی اشغال و اعمال ملکی مین سے کچہ چاہی روزانہ اوراد کی اول ساعت مین یا وسط مین یا سی تین سو ساٹہ بار پڑہی وہ منصب یا ہوع الولی اور مددگار اور دوست کہنی والا موتا ہی خصوصیت یہ ہی کہ دوستی کری مسلمانونسی اور کوشش کری تائید دین مین اور سہی کری حاجت روائے خلق کی مین اور کہا تہیں کری گے کہ علامتون دوستی اللہ تعالی کی یہ ہی کہ ہمیشہ توفیق دی اللہ تعالی بندیکو خیر کی یہانتک کہ اگر ارادہ کری برائی کا بچاوے اوسکو اللہ تعالی مرتکب ہونی دیگا ایسی اگر ناکہان اوسین پڑہی جاوے تو ساتہہ توبہ اور انابت کی جلد ایسی پہیرا دے اور اوسین نہ چہوڑی اور ہے معنی مین اوسکی اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب یعنے جب دوست رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندیکو نہین ضرر کرتا اوسکو کوئی گناہ اور اگر میل کری طرف قصور کرانی کی طاعت اوسکی مین توفیق کرانی ہی کی دی اور یہہ علامت سعادت کی ہی اور عکس اوسکا علامت شقاوت کی اور علامتون سے دوا یہ کسی ہی کہ اوسکی محبت ہے اور ایسا کی دو نہین دو انتہا ہی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی خلق کی دلکی باتونسے نگاہ ہو اور جیسے لونڈی یا بیوی ہو کہ اوسکی سیرت سے خوش نہو جو وقت کہ اوسکی آگی جانا چاہی اس اسم کو بہت پڑہی حق تعالی اوسکو صلاحیت پر لاوے الجمیل تعریف کرنیوالا اوات و صفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیحت یہ کیا ہے کہ ہمیشہ تعریف کرنیوالا حق کا ہو اور آہستہ ہو ساتہہ صفتون کمال کی یا تعریف کیا گیا ہو نہ دیکہے اور بندونکے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی پسندیدہ افعال ہو اور چہرہ فرخش و بذربانی غالب آوے اور اپنی نہین اوسسے نہین نگاہ رکہہ سکتا ہی اس اسم کو پیالہ پر لکہی و بعضون نے کہا نوی بار پیالہ پر پڑہی اور ہمیشہ اوس پیالی مین پانی پیا کری فرخش گوئی سی امان پاوے بگاح الخصیص گہیرنیوالا ہی علم اوسکا ہر چیز کو اوسکا ظاہر ہی نزدیک اوسکو گننے سب مخلوقات کے اور نصیب تیرا اسسے یہہ ہی کہ ہو تجہی غفلت حرکت اوسکو نہین کسی لحظہ اور لمحہ اور نہ نکلی کوئی سانس گر بیچ طاعت خدا کی سلیی کہ آیا ہی حدیث شریف مین کہ نہین حسرت کرنیکی اہل جنت گر اوس ساعت پر کہ گذری ہوگی بغیر یاد خدا کی اور کوشش کر اوسکی اعمال و احوال باطن اپنے پر اطلاع پاوی اور خلق کی ساتہہ اسکی یہہ ہے کہ تکلف کر تو بیچ شمار کرنی نفسونکی کہ پہنچائی ہین اللہ تعالی نی مجکو تا کہ جانی تو عاجز ہوا اپنا شکر اوسکی سی اور گناہ اپنی شمار کر کر عذر کرا اور یاد کرا نیوالا دونکو کر خالی رہی طاعت اوسکی سی اور پہر افسوس کرا اور پہر تو کوئی شب جمعہ کو اوس اسم کی تین ایک ہزار بار پڑہی عذاب گور سی امان پاوے بگاح المجید بزرگ المعید پیدا کرنیوالا یہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنی والا نصیب تیرا اسسے یہہ ہے کہ رجوع کر تو طرف اوسکی ہر چیز مین اول بار اور دوبارہ اوسی کر پیچ پیدا کرنی نہایت کو اور ارادہ کرنیسی پہر کرا دا کر اوس عمل کو کہ اوسین کچہہ رہگیا ہو یا قصور ہوا ہو البدی جسکی ہوی کو حمل ہو اور اسقاط حمل سی ڈرتا ہو یا حمل دیرینہ کی ہی چاہی کہ اوسکا سحر کی وقت نوی بار اوسکو پڑہی اور اوسکی شہادت سے گر پیٹ کی پہر اوے حمل ساقط نہو اور خلاصی پاوے اور اوسکو کچہہ ضرر نہ پہنچی اور جو کوئی پہر مداومت کری جو کچہہ اوسکی زبان پر جاری ہو بصدق و ثواب ہوگا امید جسکا کوئی طالب ہو اور چاہی کہ وہ آجاوے یا اوسکی خبر پاوی جو وقت کہ اوسکی گہر کی لوگ سوتے ہون اس اسم کو گہر کے چارون کونون مین ستر ستر بار پڑہی اور بعد اوسکی کہی یا معیدہ پہر میرے فلانیکو سات روز مین کہ غائب آجاویگا یا اوسکی خبر آویگی ح اور اگر کچہہ چاہی سی اسم کو بہت پڑہے یا جامع المحیی المحیت زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا سی زندہ کرنا ہی دونکو ساتہہ فوراً یا سات کے اوپر پیدا کرنا ہی حیات جسم مین اور مارنا ہی بدن کو اور ملک ساتہہ خواہ غفلت و نادانی کی نصیحت یہ کیا اسسے یہہ ہے کہ زندہ کری خلق کو ساتہہ نفع پہنچانیکی علم سی اور دل کو ساتہہ معرفت الہی کی اور ساتہہ خوشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کری دنیا حیاتسے اور نہ موت کی بلکہ ہو تابعدار اوسکی قضا و قدر کا اور کہتا ہی یہہ دعا کہ آدمی سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللھم احیینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی و توفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی و اجعل الحیوۃ زیادۃ لی فی کل خیر و اجعل الموت راحۃ لی من کل شر جو کوئی ہر روز پڑہی کسی مضمونسی خالی نہو اسم المحیی کو سات بار پڑہی حق تعالی اوسی زندگی دے اہل و دفع درد و ہفت اندام کی ساتہہ رونق ہر روز پڑہ کر دم کری اور اگر مداومت کری ہر منزل و مکان زندہ ہو اور اوسکی بدن مین قوت پیدا ہو ح المحیی جو کوئی نفس قادر ہو کہ متابعت مین غلبہ کری وقت سونیکی تا ہفتہ مینہ پر کہی اور ہم المیت کو پڑہی یہانتک سو وے حق تعالی اوسکا نفس کو فرمان بردار کری ح المحی زندہ سب سے پہلی اور سب سے بعد ہی نصیحت یہ کیا ہے کہ زندہ ہو سے ساتہہ یاد پروردگار تعالی کی اور خرچ کری جان اپنے اوسکی راہ مین تا جات

اور بھی پاوے اگر کوئی شخص بیمار ہو اس سم کو بہت پڑھے صحت پاوے اور کبھی نہ پڑھی بیمار پڑا کہے یا صحت پاوے اور اگر بیمار پڑا کہے یا صحت پاوے اور اگر ہر روز ستر بار پڑھے اور اسکی روزی زیادہ ہو۔ قوت و حمایت دین پاوے ہو یا القیوم قائم رہنے والا اور خبر گیری کرنیوالا مخلوقات کا تصنیف بیکا اس سے یہ ہے کہ بی پروا ہو جاوے اللہ سے اور کہا قیہ ہی فی کرنی پہنچا اگر وہ قیوم ہی راحت پاوی رنج تدبیر و شغال سی اور جیا ساتھ راحت اعتراض کی پہنچ نہ کبھی کہ بگاڑ اور حقیقت سمجھی گا دنیا کی پڑھے تہجد میں زکی جو کوئی اسکو مہیب پڑھی وقت سحر کی دونوں تصرف اور سکا ظاہر ہو یعنی دوست کہیں گے لوگ اور سکوہ اور اگر مہیب پڑھی ہمیات اوسکی بحسب کواہ برآویں الواجد غنی کہ محتاج کسیکا کسی چیز میں نہیں نصیب بندیکا یہ ہے کہ جو چیز حاصل کرنی کمال ضروریکی کرے تا مستغنی ہو جاوے یہ فضل خدا کی سے جو کوئی کہ وقت گھبراہٹ کا کہا نیکی ساتھ پڑھ لیوے اسکو پڑھی وہ کہا ناپیٹ میں نور ہو اور جو کوئی خلوت میں اور سکو ہیبت پڑھی تو نگر ہو ح الماجد بزرگ نصیب بندیکا وہی ہی جو اوپر مذکور ہوا الواحد الاحد یکا ذات و صفاتین نصیب بندیکا یہ ہے کہ یکا ہو تنہائی میں بیسکا وہ یکا ہی خالی میں اور موصوف ہووی ساتھ ایسی فضائل کے کریم جلیس اسکی ایسی ہون اگر کسیکا دل خلوت ہی ہراسان ہو اکیلا رہا اس سم کو پڑھی خوف اوسکی جاتا رہی اور مقرب حضرت حق کا ہو اور اگر حالت فرق کا کہو اس سم کو لکھکر اپنی ساتھ کہی فرزند پیدا ہو ح الصمد بی پروا کرنیمیں محتاج کسیکا اور سب اوسکی محتاج نصیب بندیکا اس سے یہ ہے کہ ہر حاجت میں جو ہو اوسکیطرف کری اور بی فکر ہو اپنی رزق ہی اور وسیلہ توکل کری اور بچی دنیا کی حرام چیز دنیا اور بی رغبت ہو زمینت کی چیزون اوسکیسی اور نہ رغبت کری اوسکی حلال میں اور بی پروا ہو خلق سی اور سبی کری حاجت روائی خلق کی میں جو کوئی سحر کو یا آدمی راکھو سجدہ کری اور اگر کبھو بند ان یا اس سم کو پڑھی صادق الحال القول ہو اور کسی ظالم کی ناہنہ میں گرفتار نہو اور اگر مہیب پڑھی ہوگا تو ہو اور اگر حالت وخصومت میں کبھی بے پروا ہو ح القادر المقتدر قدرت والا قدرہ ظاہر کرنیوالا نصیب بندیکا یہ ہے کہ قادر ہووی اوپر بار کہنی اس کے خواہشون اور لاتو سبی اگر وقت وہونی احضار وضو کی ہر غصہ وہونی من ہم اللہ اور پڑھے کسی ظالم کی ناہنہ گرفتار نہو اور کوئی دشمن اوسپر فتح نپاوی اور اگر بچہ کا مشکل پیش آوی اکثر لیلیٰ پڑھی وہ کار دینی پاوی ح المقتدم اگر اس سم پر مداومت کری غفلت ساتھ ہوشیاری ہمیشہ اور جو کہ وقت اوٹھنی کی سونپسی ہم المقتدر کو میں بار پڑھی تمام کام اوسکی حق تعالیٰ کی طرف جو کہ رین ح المقدم المؤخر آگی کرنیوالا و ستونکو ساتھ نزدیک کرنیکی درگاہ عزت اپنی سی اوپر پہنچی الہی والا دشمنونکا لطف اپنے سی نصیب بندیکا ان نامون پاک سی یہ ہے کہ نیکیونکیطرف سبقت کرا اپنی تئیں آگی کری یعنی افضل ہو اور بڑسی اوآگی کری اوسکو مقرب درگاہ عزت میں یعنی عزیز رکھیں اوسکو اوپہنچی ڈالی نفس اور شیطان کو اور مردودون درگاہ الہی کو اور اہتمام کری امور اپنی کا پس مقدم کری اوس امر کو کہ بہت ضروری ہو اور سکو کری کہ سبکی کم ضرورت ہو اور ہی درمیان خوف و رجا کی لمقدم جو کہ معرکہ جنگ میں اسکو پیچھے یا اپنی پاس رکھے کچھ رخ اوسکو پہنچی اور اگر بہت پڑھی نفس طاعت الہی میں فروماں بردار ح المؤخر اگر سو بار پڑھی دل اوسکا ساتھ غیر حق کی آرام نہ پکڑی ح اور جو کہ ہر روز سو بار پڑھے تمام کام اوسکی باتمام پہنچیں اگر کتا لیس بار پڑھی نفس اوسکا مطیع ہو ہو الاول الآخر یہی سے اوپہنچی سے نصیب بندیکا یہ ہے کہ جلدی کری طاعتون میں اور بجالانی اوامر میں اور جان فرچ کری اللہ کی لیی ہیات اپنی اوی الاول اگر کسیکی فرزند ہو یہ میں بار ہر روز چالیس دن تک پڑھے مراد اوسکی برآوے اوسکو اور زوی فرزند اور غنا کی اور یا کوئی اور حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑھی تمام حاجتین برآوین بزح الآخر جسکی عزم آخر کو پہنچی و اعمال نیک کہتا ہو اس سم کو ور دانیا کری حق تعالیٰ عاقبت اوسکی بخیر کری ح الظاہر الباطن آشکارا یا عیاں مصنوعات کی کہ دلالت کرتی ہیں اوپر کمال صفتون اوسکیکی اور پوشیدہ وہم و خیال سی باعتبار کنہ ذات کے الظاہر جو کوئی بعد از نماز اشراق کی اسکو پانسو بار پڑھی حق تعالیٰ اوسکی اوجھل اوسکی روشن کری ح اور اگر خوف ہو آگ یا مینہ و مچھر کا ہو بہت پڑھی امان پاوے اور اگر گھر کی دیوار پر لکھی دیوار سلامت رہی ع الباطن جو کوئی ہر روز تینتیس بار یا باطن کہی صاحبان سر الٰہی سی ہو ح اور اگر مداومت کری اوسکی جو کوئی اسکو دیکھی دوست ہو ہو الولی کارساز و مالک نصیب بیکا شامل نصیب اوسکیکا ہی جو کوئی چاہی کہ گھر اوسکا بغیر اوسکی کام معمور آباد ہو مینہ اور مینہ و تمام آفتون محفوظ رہی اہل اولاد کو اوپر کوزہ آب رسیدہ کی لکھی و پانی اوس کوزہ میں ڈالی اور اوس کوزہ کو گھر کی دیوار و نہاد سے در و دیوار گھر کی سلامت رہیں و بہت کیسی تسخیر کی

پڑھی چاہیے اگر باران باڑ پڑھی وہ شخص مطیع و منقاد اوسکا ہو جو کوئی چاہی کہ اوسکا غیر اوسکیکا خراب ہو تین بار اسم والی پڑھی سلامت رہے حق تعالیٰ بہت بلند
مضیبت بیکا اسکے وہی ہی جو العلی مین کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے جو دشواری کہ ہو آسان ہو اور بعضون نے کہا جو عورت کہ حالت حیض مین اس اسم کو بہت پڑھے اوسکو
افیونسی خلاصی پاوے حالانکہ نہایت احسان کرنیوالا نصیب بیکا اسکے یہہ ہی نیکی کری مان باپ سے اور اوستاد ہی اور بزرگونسی اور قرابتیونسی اور رحمدلونسے
جو کوئی آفتون ہو اور غیر وہی ڈر رکھتا ہو اس اسم کو پڑھی امان پاویگا اور جسکی کوئی رکا ہوا اس اسم کو سات بار پڑھی اور اوس لڑکیکو خدا تعالیٰ کی سپہ دکری وقت بلوغ
تک من مین رہیگا اور بعضون نے کہا اگر کوئی شراب خواری اور زنا مین مبتلا ہو ہر روز سات بار پڑھی دل اوسکا اوس سے سیر ہو حق تعالیٰ توبہ قبول کرنیوالا اہل
ہوئے توبہ کی ہین پہر اجب نسبت اوسکی بندہ کی طرف کرین توبہ نا گاہی مراد کہتی ہین اور اگر پروردگار کیطرف نسبت کرین توبہ بزبرجت و توفیق ارادہ کرنے
ہین اور اللہ تعالیٰ میسر کرتا ہی اسباب توبہ کی اور توفیق دیتا ہی بندہ کو اوسکی اور بیدار کرتا ہی خواب غفلت سے ساتھہ تخویفات اور سختی رات اور آگاہ کرتا ہی اوسکو آگاہ کرنیکی گی ناگہ
عذاب پس جو کرتا ہی بندہ ساتھہ توبہ اوندامت کے اور جو کرتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھہ تفضل و کرامت کے پس حقیقت مین توبہ حق کی سابق ہی بندہ کی توبہ پر جیسکیہ
فرمایا تاب علیہم لیتوبوا مصرع تو بکن تا کنم تو بہ دہی شکنم تو بندہ کو چاہی کہ ہمیشہ امیدوار رہے اور دروازہ نا امیدی بند کری اور جناب حق کی توبہ طلب کری اور
سنا ہوئونسی پیشمان ہوا اور گوش عبرت کی کہلی اور توبہ مین تاخیر نکری اور امر عاجلوا التوبۃ قبل الموت کی فرمان برداری کری حکایت ایک پیر عیسیٰ بن عیسے
نام ساتھہ ایک جماعت سوارونکی چلا جاتا تھا لوگ بحسب عادت کی پوچھتی تھی کہ یہہ کون ہی یہہ کون ہی ایک بڑہیا راہ مین بیٹھی تھی اوسنی کہا چند آدمی کہتی ہو
یہہ کون ہی یہہ ایک بوڑہی ہی چشم عنایت حق سی گرا ہوا اور اس حالمین مبتلا عیسی بن عیسے یہہ سنا اور اپنی ممکانکو پہر آیا اور ترک وزارت کی اور ساتھہ دولت
توبہ کی مشرف ہوا اور مکہ مبارک مین مجاور ہوا الثواب جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کی تین سو ساٹھہ بار پڑھی حق تعالیٰ اوسکو تو بفضل کرامت دے ہوئے
آور جو کوئی اسکو بہت پڑھی سبکا راوسکی صلاح پذیر ہون اور نفس طاعت مین آرام پکڑی ہ نصیب بیکا اسکے یہہ ہی کہ امید قوی رکہی قبول ہونی توبہ کی اور
نا امید نہووی اور ترقی رحمت اوسکیسی اور درگاہ کری تقصیر وارونسی اور قبول کری عذر عذر کرنیوالونکا اگرچہ کئی بار ہو اور ساتھہ کرم و انعام کی اوپر رجوع کری اور
جو کوئی بعد نماز چاشت کی کہی اللھم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اوسکی بخشی جاوین اگر ذنبی جاء کتب احدث المستقیم بلا یعنی والا کافرون اور
سرکشون سی ساتھہ عذاب کے نصیب بیکا یہہ ہی کہ بدالی بڑی دشمنونسی کہ نفس و شیطان ہین اور دشمن ترین دشمنونکا نفس امارہ ہی اور سزاوار اوسکی یہہ ہے کہ جب کچھہ گناہ کری
یا عبادت مین قصور کری تو انتقام لی و عقوبت کری بایزید بسطامی قدس سرہ نے کہا کہ میری نفس نے مجکو کہا کہ ایک بات راتون مین ہی چور دکی پس نہ وضو
اوسکو کہا نی نہایا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر کرسکی تین جمعون تک ملازمت اسکی کری دوست ہووے جس نیت سی کہ آدہی رات کو پڑہی وہ کام مہم
یا دی اور حدیث روایت عبد ابوہریرہ کی المنعم ہی آیا ہی جو کوئی اسم المنعم پر مداومت کری ہر گز محتاج کسیکا نہووی جمع العفو درگذر کرنیوالا گناہون اور تقصیرون
سی نصیب بیکا اسکے یہہ ہی جو الغفور مین کہا اور حضرت شیخ رح فی شرح اسماء الحسنی مین یون لکھا ہی کہ المعفو جو کوئی درگذر کرنیوالا گناہون کا اور
سی قریب معنی غفور کی ہی ولیکن اوس سے ابلغ ہی اسلیے کہ غفران معنی ستر و کتمان کی ہی پس غفار یعنی ڈانکنی والیکی و عفو مستر الوجود معدوم کردینی کی ہی
اور بندہ ہر چند گناہگار ہو لیکن عفو پروردگار کا امیدوار رہی پس مت رکہی کسی گنہگار کی پیشانی پر نرکہنا چاہیی شاید کہ مولی کریم بخش دی اوسکو بسبب قیامت
حد شمر اور حکم دین کی رباعی رد کمن بدرا چہ دانی کو ہنرل نامہ او در نامہ نیکان بود نامہ او دو بد جائی نیکان ان گمان بر تو در روز رستخیز آن بود
او تحلی اسے یہہ ہی کہ تصفیہ لوگونکی اور گناہ اونکی کرا وسکی حق مین کئی ہین عفو کری نا در جلا کاظمین الغیظ و العافین عن الناس پاوسکی گناہ بہت
ہون اس اسم کو ورد اپنا کری حق تعالیٰ تمام گناہ اوسکی عفو فرماوی الودود بہت مہربان نصیب بیکا مثل الرحیم کی ہی منقول ہی کہ ایک شخص کا
تیر نہایت جب مرا تو اس شخص اوسکی نماز پڑہے چہ رہا یا گیارہ میت خواہین رکہا کہ کیا اللہ تیری کہا کرتا تھا ساتھہ تیری کہا کہ بخشدیا مجہی و کہا اوسنی کہ کہتا تھا فلانی شخص سے یعنی نماز نہ

پہنچی والی ہی تو تم تمکنون خزائن رحمت ربی اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق حاصل یہ کہ میرا رب بہت مہربان ہے اگر تمہارا افتیار ہوتا تو خدا جانے کیا کرتے یہ اوسنی طعن کیا نماز نہ پڑہنی پر اور وضو جو چاہی کہ کسی مظلوم کو ظالم کی ہاتھ سے چھڑاوی اوسکو دس بار پڑہی وہ ظالم شفاعت اوس شخص کے قبول کریگا اور جو کوئی اسمہ مداومت کریگا دل اوسکا مہربان ہوا اور سبکو دوست کہی اور سب لوگ اوسپہ مہربان ہون ح مَالِكُ الْمُلْكِ مالک ساری جہان کا نصیب بند یکا اسم الملک مین گذرا اور کہا شاذلی نے کہ مہر ایک دروازی پر یعنی اللہ کی دروازی پر آتا کہولی جاوین تیری لیی بہت سے دروازی اور گردن جہکا یا بہت بادشاہ کی لیی یعنی اللہ تعالیٰ کی لیی تاکہ جہکین تیرے لیی بہت سی گردنین فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان من شیئ الا عندنا خزائنہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کریگا تو نگر ہوا اور حاجات دنیا و دین کی دسترس اوپر ہی خاصیت اسم ذوالجلال والاکرام کی ح ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ صاحب ہیبت ہوگی اور بخشش نکا اور حشمت کی جلال خدا کا ہیچا نا تذلل کریگا اوسکا درگاہ مین اور حشمت اکرام اوسکا دیکہا نکا کہولی سکا پر خصوصیت ہے غیر اوسکے اور سوال ہے غیر اوسکی نصیب نہیں یکا اس اسم سے یہ ہی کہ حاصل کریگا اپنی نفس کے لیی بزرگی اور سلوک کریگا بندگان خدا سے لِلْقِسْطِ عدل کرنیوالا نصیب بند یکا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑہی شر شیطان سے اور وسوسہ سے کسی نہ رہوا اور آگر ساتہ سو بار پڑہی جو مقصود کر کہتا ہو حاصل ہو ح الْجَامِعُ جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت کو نصیب بند یکا یہ ہی کہ جمع کریگا علم و عمل کو اور کمالات نفسانیہ و جسمانیہ کو اور سعی کریگا بیچ جمع کرنی فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کی ہمت اور جمعیت کوشش تا ہمہ ذات شوی ہمہ تن سر سم کہ پراگندہ شوی بات شوی چسکی اہل و اقارب اتباع متفرق ہوئی ہون وقت چاشت کی غسل کریگا اور موہلہ سامنے کیطرف کعبہ کے اور اس اسم کو دس بار پڑہی اور ایک تکلی ہرا مین نیدکر تاجاوے اور ہرا تہا پنی مونہہ پہیرے تہوڑی عرصہ مین سب جمع ہو جائین گی ح اَلْغَنِيُّ بی پروا ہر چیز سی جو کوئی بلا طمع مین مبتلا ہو اسم الغنی کو اور ہر عضو کی اعضا اپنی سی پڑہے اور تا تہہ نہچی کو الوی حق تعالیٰ بلا اوسکی دفع کریگا اور جو کوئی ہر روز شہر بار پڑہی اوسکی مال مین برکت ہوگی اور کبہی محتاج نہوگا ح اَلْمُغْنِيُ بی پروا کرنیوالا اسکو چاہی نصیب بند یکا انسی ہے کہ ہتغنا کری ماسوی اللہ سے اس اسم کو دس جمعون تک ملے دوست کری کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑہی خلق سی بی پروا ہوگا ح اَلنَّافِعُ بازر کہنی والا ہلاک نفصان کا بندوبستی دین و دنیا مین نصیب بند یکا یہ ہے کہ نفس و طبیعت کو خوشون نفسانی سی باز رکہی جب میان میان ہوئی خفگی اور نزاع واقع ہو جو وقت کہ پہونی پرجاوی اسکو تین بار پڑہی حق تعالیٰ اوس غصہ کو دفع کریگا اور حضرت شیخ فی شرح اسماء حسنی مین پہلی اسم المانع کی اسم المعطی ہی نقل کیا ہی اور ترجمہ اور شرح دونو اسمونکی یون کی ہی کہ جسکو ہونہہ چاہی دی اور جسکو چاہی نہ دی لانافع لما اعطی ولا معطی لما منع اور بندی فی جب چاہا کہ حق تعالیٰ معطی اور مانع ہی اوسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیی اور اوسکی منع سی خائف اور مخلق اور مستغنی کو دیوی اور فاسقون اور ظالمونکو منع کریی یا قلب روح کو انوار حضور و طاعت کی عطا کریی و نفس و طبیعت کو ہوا و شہوت سے مانع آدمی اور ابو ہریرہ کی روایت مین کہ مشکوٰۃ مین ہے ذکر معطی کا نہین ہے اور منع کو بموجب اس روایت کی تفسیر کرتی مین ساتہہ رد ملاک کی یہ سب حضرت شیخ فی لکہکر یہ خاصیت معطی کی یہ لکہی ہی کہ جو کوئی المعطی کو ورد بنا کریی یا معطی السائلین بہت پڑہی کسی کا محتاج نہوا الضار النافع ضرر پہنچانیوالا اور فائدہ پہنچانیوالا سکو چاہی کہا قشیری فی کہ یہن اشارہ ہی اسکیطرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی قضا و قدر سی ہی پس جو کوئی نا بعد ار ہوا اوسکی حکم کا پس وہ جیا راحت مین اور جو نا بعد ار ہوا پڑا ہر آفت مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے من اسلم لقضائی وصبر علی بلائی وشکر علی نعمائی کان عبدی حقا ومن لم یسلم لقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی فلیطلب ربا سوائی شرح اسماء حسنی مین حضرت شیخ فی بیچ شرح دونو اسمون النافع الضار کی یون لکہا ہی کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالیٰ ہی اور پیدا کرنیوالا درد اور رنج و شفا کا گرمی اور سردی اور تشنگی اور تری مین وہی ہی اور گمان نہ لیجاوین کہ دو فاعل مخلوقات خود ہی اور زہر ہلاک کرنیوالا انجس خود اور طعام نفیس خوش و سیر کرتا ہی اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہی یہ تمام اسباب جاندی ہین یا تعنی کہ عادت اسپر جاری ہوئی ہی کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ انکو اسباب کیا ہی اور بوساطت انکی پیدا کرتا ہی یعنی چیز ہین کو رہ کو اور اگر چاہی نہیں انکی بہی پیدا کری اور اگر چاہی باوجود انکی نکری اسیطرح تمام اجزاء عالم کی جملیات و عنلیات سے اور وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ

باریتعالی کی ہین اور یہہ تمام بہ نسبت قدرت ازلیہ کی مانند قلم کی بیچ ہاتھہ کاتب کے ہین و ربندہ کو چاہی کہ حضر اور نفع تمام حق تعالی ہی سے جانے اور عالم اسباب کو مخلوقات قدرت اوسکی کا جانی اور حکم اور قضاء الہی کا تابعدار ہو اور تمام امور سپرد اوسکی کری تا زندگانی بسر کری اس حال مین کہ خلق سے راحت مین ہو حکایت لائی ہین کہ موسی علیہ السلام نی دانتونکی درد سے حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گہانس دانت پر رکہہ تا آرام ہو موسی علیہ السلام نی وہ گہانس دانتون پر رکہے آرام پایا بعد ایکساعت کی پہر ایک دانت مین درد ہوا وہی گہانس دانت پر رکہی درد زیادہ ہوا کہا الہی یہہ کیا گہانس ہی کہ تو نی تعلیم فرمائی ہی خطاب عتاب پہنچا کہ اوس وقت توجہ ہماری جناب مین کی ہی تو نی شفا دی ہی اور اس مرتبہ توجہ گہانس کیطرف کی تو نی درد زیادہ کیا ہین تا جانی تو کہ شفا دینی والی ہم ہین نہ گہانس و تخلق یہہ ہے کہ ساتہہ امر الہی اور حکم شریعت کی ضرر پہنچاوی اور زجر کری ضمنان دین کو اور نفع پہنچاوی اور مدد کری دوستان خدا کے انصار جسکو ایک سال اور مقام میسر ہو اس اسم کو جمعہ کے شب کو پڑہی حق تعالی اوسکو اوس مقام مین ثابتی عطا فرمائی اور مرتبہ اہل قرب مین پہنچی انفع جو کوئی کشتی مین بیٹہے ہر روز اسم النافع پر ملازمت کری کوئی آفت اوسکو نہ پہنچی اور اگر ابتدا رہر کا مین اکتالیس بار پڑہی تمام کام حسب خواہ اوسکی ہون النور روشن کرنیوالا آسمان کا ساتہہ ستارونکی اور روشن کرنیوالا زمین کا ساتہہ بنیا اور علماء وغیرہم کی اور دل مومنونکا ساتہہ نور معرفت و طاعت کے اضیف بیکا یہہ ہے کہ روشن ہو اوسکا ساتہہ نور ایمان فی عرفان کی جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورہ نور اور ایکہزار ایکبار اس اسم کو پڑہی اوسکی دلمین نور پیدا ہوا گر وقت صبح ملازمت کری دل اوسکا روشن ہو الہادی راہ دکہانیوالا الضیف بیکا یہہ ہے کہ بندگان خدا تعالی کو اوسکی راہ بتاوی اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نی شرح اسماء حسنی مین لکہی ہے کہ ہدایت راہ دکہانی اور منزل مقصود کو پہنچانا راہ نا تمام رہرو نکا ہی ہی جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہی راہ نما دہی ہے اور جو کہ راہ عقبی کی چلتا ہی رہبر اوسی ہی ہیت گر چراغ لطف تو راہ نما یدا زکرم پہ فا فلہائی شب تیرہ ان پی نبرد منزلی پہ اور پروردگار تعالی کی انواع انواع ہدایت کی ایسی حصر نہین آسکتی اعطی کل شئی خلقہ ثم ہدی جلیسی کہ اول کیکو پیدا ہونیکی مٹی سی پہاتی چوسنی کی راہ بتائی اور چوزہ کو بچہ ذکلنیکے انڈے ہی چینی کی راہ بتائی اور شہد کی مکہی کو گہر بنانیکی اور افضل و بزرگ ترین ہدایت کی راہ دکہانی ہی اوس طریق کی کہ موصل سبحانہ قبیلہ ہے اور رویت ذات پاک اوسکیہی اور خواص کے باطن مین پیدا کرنا نور ون توفیق اور اسرار تحقیق کا کہ سبب ہدایت طاعت و معرفت کی ہین اور بہرہ مند ترین بندونکے متعلق ساتہہ اس اسم کی بنیا اور ایسا اور علماء مین کی راہ دکہانیوالی خلایق کی ہین طرف صراط مستقیم کی خصوصا سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و صحابہ و اتباعہ ہذا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ذوالنون مصری قدس سرہ فی کہا کہ تین چیزین عارفون کی اخلاق سی ہین نگہدل و رفحمدو نکو کشادگی اور فرحت کے طرف لانا اور حق تعالی کی نعمتین غافلونکو یاد دلانی اور زبان توحید سی مسلمانونکو راہ حق دکہانی یعنی مومنہ اونکی دونکی دنیا سی طرف دین کی اور معاش سے معاد کیطرف لانے الہادی جو کوئی ہاتہہ دہاوی اور مومنہ اسمانکیطرف کری اور اس اسم کو بہت پڑہے اور ہاتہہ اوپر مومنہ اونکا مونکی پہیرے مرتبہ اہل معرفت کا پاوے البدیع پیدا کرنیوالا عالم کا بدون مثال کی کہا بعضون نی کہ حسنی سا میر کیا سنت کو اپنی نفس قول فعل مین بولتا ہی حکمت کی باتین اور جنی امیر کیا خواہش کو اپنی نفس پر قول فعل مین بولتا ہی بدعت کی باتین اور کہا قشیری نی کہ اصول ہمارے مذہب کے تین ہین پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاق و افعال مین اور کہانی مین کہ حلال مو ہ و سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام عمال مین اور یہہ بہی کہا ہی کہ حسنی مداہنت یعنی نرمی کی مبتدع سی لیتا ہی اللہ صلوات سنتونکی اعمال اوسکیطرح اور جو کوئی سہنتا ہی بدعتی کو دیکہکر نکال لیتا ہی اللہ تعالی نور ایمانکا دل اوسکیسی البدیع جسکو کوئی غم اہم نہین اوسکو ستر ہزار بلا اور ایک سو ایت مین ہزار بلا یا بدیع السموت والارض ہے وہم سر انجام ہا دے اگر اپنا وضو مونہہ قبلہ کیطرف کر کر اتنا پڑہی کہ سوجاوے جو کچہ چاہی خواب مین دیکہی البدیع بہی ہے حسنی والا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑہی تمام عمال اوسکی قبول ہون اور کرسی سے رنج اوسکو نہ پہنچی الوارث باقی بعد فنا موجودات کی اور مالک تمام مخلوقات کا نصیف بیکا یہہ ہے کہ اون اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سی ہین کوشش کری مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہا کہ وارث باقی بعد فنا موجودات کی ہی کہ تمام املاک بعد فنا

مالکونکی جو عوا اوسکیطرف کرینگی اور یہ بنظر ظاہری والا وہی مالک علی الاطلاق ازل سی ابد تک بی تبدل ملک کے اور تمام ملکوں ملکوت اوسکی ایسی ہی بی شریک کے
اور صاحبان ابصار ہمیشہ نہار من الملک الیوم للہ الواحد القہار کی گوش ہوش سی سنتی ہین بندکو چاہیی کہ بیچ فکر مال و میراث کی نہو اور جانی کہ سب کچھ چھوڑ
جانا ہی ہو تو قبول ان ہو تو اشعار عارفونکا ہی مصرعہ دل برین منزل فانی چہ نہی خست بہ بندہ او تخلق یہ ہے کہ تحصیل علوم اور معاف دین کری یا وارث
انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت تکلمی افقا کے اس اسم کو سو بار پڑہی کیہ رنج اوسکو پہنچی پہر اور جو کوئی اسکو ہمت پڑہی تمام کام اوسکی بن آوین عند اللہ
رنجہا عالم کا کہا بعضون نی کہ راہ دکہانا اللہ کا بندی اپنی کو یہ ہے کہ راہ وہ کہاوی نفس اوسکیکو طرف طاعت اپنی کی اور قلب اوسکیکو طرف معرفت اپنی کی
اور روح اوسکیکو طرف محبت اپنی کی اور علامت اوس شخص کی کہ راہ دکہاتا ہی اوسکو حق وہطی سنوارنی نفس اوسکیکی یہ ہے کہ الہام کرتا ہی اللہ تو کل فتفویض
تمام امورین منقول ہی کہ ہوک لگی ایک روز ابراہیم بن ادہم کو پس حکم کیا ایک شخص کو ساتہ گدہ کرنی ایک چیز کی کہ اون پاس تہی کہا کیی لیی پس نکلاوہ ناگہان ایک
شخص ملا کہ اوسکی ساتہہ ایک خچر تہا کہا کدہر جالیین ہزار دینار تہی پس پوچہا اوسی اس شخص سے ابراہیم کو اور کہا کہ یہہ میراث اوسکی ہی کہ اوسکی باپ کی مال مین سے بہیجہ
ہی اور مین غلام اوسکا ہون پہر لی آیا وہ شخص اوسکو ابراہیم کی پاس پس کہا ابراہیم نی کہ اگر ہی تو سچا تو آزاد ہی اللہ کی خوشکی لیی اور جو کہہ کہ ساتہہ تیری ہی
نجشا یعنی تجکو پس چلا جا میری پاس سے پس جب نکلا وہ کہا ابراہیم نی ای رب میری کلام کیا مین نی تجہی بیچ مقدمہ رویکی اور تو نی دی دنیا مجکو بکثرت
پس قسم تیری حق کی اگر ماڑ دالیگا تو مجہی بہوک سی نہیین انگنی کا مین تجہی کچہہ جو کوئی تدبیر اپنی کا کری نجاتی اس کمر کو درمیان نماز شام اور سونیکی ہزار بار پڑہی
جو کہہ کہ صلوات ہو اوسپر ظاہر ہو اور اگر مداومت کری اسکی مہمات اوسکی بی سعی اوسیکی سرانجام پاوین ح الصبور بردبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کی مگر بوقت
اور لصیب بندیکا اس سے ظاہری صبر نعمہ مین تنگیبانی کرنی صبور وہ کہ بیچ پکڑنی گنہگار کو کی شتابی نکری اور بیچ عقوبت اوسیکی جلدی نکری اور صبور نزدیک
معنے حلیم کی ہی و فرق یہہ ہے کہ صبور شخص ہی اپسہ کہ اگرچہ اپسہ کریا لیکن آخرت مین پکڑیگا اور حلیم مطلق ہی اور بعضون نی کہا کہ صبور معنی صبر دینی والیکی نہین کو
مصیبت اور بلا مین اور صبر دینی والا اور بیتحمل بار رسالت کی اور صبر دینی والا اور بیخالفت ہوا اور بیہوت کی اور صبر دینی والا اور بیمشقت کی ساتہہ ادای عبادت کے
وہی سبحانہ تعالی ہی اور بندیکو چاہیی کہ بیچ تمام بلاون اور رنجونکی صبر اوسسے چاہی اور نا فرمانی خی رہی او تخلق یہ کہ کسی کام مین بیکی اور شتابی نکری اور آرام و تکلیف
اختیار کری اور رنج و فراق مین پناہ اللہ تعالی سی ہی ہوندی رنبا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا
ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ایک شیخ فی مشائخ مین سے کہا کہ جام صبر پیے اگر یا راجا ہو تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت ہے ہکسی رنج یا مشقت یا مصیبت
پیش آوے تینتیس بار اسکو پڑہی طمانیان باطن پاوے اور اگر آدہی رات اور یا دو پہر کو مداومت کری وسطی زبان ہندی اور خوشنودی دشمنونکی اور رضا سلطانی کی تجد عجب
کی اور قبولیت دلونکی خاصیت تمام رکہتا ہی ح ع رواہ الترمذی وابن ماجہ فی الدعوات الکبیر وقال الترمذی ہذا حدیث غریب نقل کی یہہ ترمذی نی اور
بیہقی نی دعوات کبیر مین اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہی ہون کی کتاب حصین مین و حدیث رسول اللہ مین سے ان اسماء کی
اور اسماء ہی پائی ہین ہمنی کتاب اللہ مین یہہ ہین الرب الاکرم الاعلی الحافظ الخلاق الساتر الستار الشاکر العادل العالم العلام الغالب الناظر الخالق القدیر الاقرب
القہار الکفیل الکافی المنیر المحیط الملک المولی النصیر الحکم الحاکمین ارحم الراحمین احسن الخالقین ذو الفضل ذو الطول ذو القوۃ ذو المعارج ذو العرش رفیع الدرجات غافر
الذنب قابل التوب للعمال مالک یہ مخرج ہی من الیت اور حدیث شریف مین یہہ آئی ہین الحنان المنان المغیث اور سوای نکی اور کتابون مین تورتہ وغیرہ ہی
اور یہی نقل کی ہین للہ الحمد تمام ہوئی شرح اسماء نبی کی شرح ملا علی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم اللہ کما سمع عن بریدۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول اللہم انی اسئلک بانک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم
یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب رواہ الترمذی وابو داود

اور روایت ہی ہریدہ کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہتا ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی یعنی مطلب و مقصود اپنا بوسیلہ اسکی کہ تو ہی اللہ ہین کوئی معبود مگر تو ایک بے نیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی پس فرمایا حضرت نی کہ دعا مانگی نے اللہ تعالی سی ساتہہ اسم اعظم کی ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا کی جاتی ہی ساتہہ اوسکی قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی

ف ظاہر رہے کہ اسم اعظم اسمار الہی مین پوشیدہ ہی مثل لیلۃ القدر کی لیکن جمہور علما کہتی ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ نی فرمایا ہی کہ بشرط اسکیکہ اللہ کہی تو اور نہ ہو تیری لبین سوائے اوسکی کہیہ تاثیر تبہی ہوگی کہ جب ایسا حال ہوگا اور اور اقوال بہت وارد ہوئی ہین ہنا پنچہ بحر باب کے اخیر مین مذکور ہوگی اور علما نی فرق سوال اور دعا مین یہہ نقل کیا ہی کہ سوال کی معنی مین طلب کرنا ہی جیسکیکہ کہین اللہم اعطنی اور اعطا دینا اوسکا اور دعا کی معنی مین پکارنا جیسکیکہ کہین یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اوسکا جیسکیکہ فرماوی لبیک عبدی یعنی ہان بندہ میری ع فخرج

وعن انس قال کنت جالسا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ورجل یصلی فقال اللہم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان بدیع السموت والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم اسئلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجہ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور ایک شخص پڑہتا تہا نماز پس کہا اوسنی یا الٰہی مانگتا ہون مین تجھسی بمطلب اپنا بوسیلہ اسکی کہ تیری ہی ہی سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینے والا پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ای صاحب بزرگی اور بخشش کی ای زندہ ای خبرگیری کرنیوالی سوال کرتا ہون مین تجھسی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دعا مانگی اللہ سی ساتہہ نام اوسکیکی کہ جب اسکا ساتہہ دعا مانگی جاوے اوسکی قبول کری اور جب سوال کیا جاوے ساتہہ اوسکی بوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی

وعن اسماء بنت یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی ہاتین الایتین والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم وفاتحۃ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت اسماء بنت یزید کیسی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اسم اللہ کا اعظم جو ان دو آیتونکی ہی اور معبود تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہ بخشنی والا مہربان اور جو ابتدا ہی سورہ آل عمران کی اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ ہی خبرگیری کرنیوالا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی

وعن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ ذی النون اذ دعا ربہ وہو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین لم یدع بہا رجل مسلم فی شیء قط الا استجاب لہ رواہ احمد والترمذی وفی روایۃ ابی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا صاحب مچھلی کی یعنی حضرت یونس کے جسوقت کہ دعا مانگی اپنی رب سے اوسحالت مین کہ تہی پیٹ مچھلی کی کہ دعا یہہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو تحقیق مین تہا ظالمون مین نہین دعا مانگتا ساتہہ اوسکی کوئی شخص مسلمان ہرگز کسی چیز یعنی حاجت کی مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی

ف مختصر قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی بہیجا اونکو طرف رہنی والون شہر نینوی کی پس بلایا اونکو طرف ایمان کی وہ ایمان نہ لائی پہر وحی بہیجی اللہ تعالی نی کہ اونکو آگاہ کردی کہ عذاب تمپر آویگا بعد تین دن کی وہ یہہ بات کہ ہمکر نکل کہڑی رہی اونمین سے بطرف صہرا ایک برسیاہ اور قریب ہوا یہانتک کہ تہیرا اونکی شہر پر اور نکلا اوسمین سے ایک دہوان پس جب یقین کیا اونہون نی کہ فرو آیا ہے اوپر اونکے عذاب کا نکلی ساتہہ بی بیون اور اولاد اور جانورون اپنی کی طرف جنگل کی اور جدا کیا آدمیون نی اور جانورون کی بچونکو ماؤنسی اور بلند کی آواز ساتہہ زاری اور رونیکی اور ایمان لائی اور توبہ کی کفر اور گمراہی سی اور کہا یا حی حین لا الہ الا انت پس دفع کیا اللہ تعالی نی اونسی عذاب پہر قریب اوسکے شہر کی آئی حضرت یونس علیہ السلام تاکہ معلوم کرین حال اونکا پس دیکہا سر

اور شہر ویسا آباد ہی جیسا کہ تھا اور لوگ اسکی زندہ ہیں پس ہمارا کی دفن کی اور کہا کہ مینی کہا تھا اونکو کہ عذاب نازل ہوگا تیسرے بعد تین دن کی اور نہ نازل ہوا پس جلے گئی اور نہ جانا کہ عذاب اوترا تھا اونپر پہر پہر وقع ہوگیا پس ہمانتک آئی ایک کشتی پر اور بیٹھی اوسمین پس جب بیٹھی ٹھہر گئی کشتی پس ہمانتک کیا اوسکے تجار نے کہ اونمین زیادہ ہوئی پس کہا ملاحون نے کہ ہمان کوئی غلام ہمارا گا ہوا ہی پہر قرعہ ڈالا اونہون نی درمیان کشتی والونکی پس نکلا قرعہ یونس کی نام پر کہا اونہون نی کہ مین ہون غلام ہمارا گا ہوا پہر ڈالدیا اپنی کو دریا مین پس نگل گئی مچھلی اللہ کی حکم سی اور حکم کیا مچھلی کو اللہ تعالی نی یہہ کہ محفوظ رکھی اونکو پس ٹھہری اوسکی پیٹ مین اور سیر کروائی اونکو دریائی نیل اور دریائی فارس کی اور دجلی کی پہر کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یعنے مین ظالمون مین سی ہون بسبب نکلنی کی قوم مین سے پہلی اسکی کہ اذن دی تو مجکو نکلنی کا پس قبول کی اللہ تعالی نی دعا اونکی اور حکم کیا مچھلی کو اونکی ڈالنی کا طرف زمین صیبین کہ وہ ایک شہر ہی شام کی شہر ونمین سے ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَسْجِدِ حَسِنَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَقُوْلُ هٰذَا مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيْبٌ قَالَ وَأَبُوْ مُوْسٰى الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِهِ ثُمَّ جَلَسَ أَبُوْ مُوْسٰى يَدْعُوْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْهُ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ أَنْتَ الْيَوْمَ فِيْ أَمْرٍ صَدِيْقٌ حَدَّثَنِيْ بَحِيْرٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَرَّاتٍ رَوَاهُ الْبَزَّارُ۔ روایت ہی بریدہ سی کہا داخل ہوا مین ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد حسنا مین وقت حسنا کی پس ناگہان ایک شخص پڑہتا تھا قرآن اور بلند کرتا تھا آواز اپنی پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا کہتی ہو تم اسکو یا کہ ریا ہی ہے منافق کہ پڑہتا ہی پکار کر سنانی اور دکہانیکی لیی فرمایا حضرت نی بلکہ مسلمان رجوع کرنیوالا ہی یعنی غفلت سے طرف ذکر کی کہا بریدہ نی اور ابو موسی اشعری پڑہتے تہی قرآن اور بلند کرتی تہی آواز اپنی یعنی اوپر جو گذرا کہ ایک شخص پڑہتا تہا وہ ابو موسی ہی تہی پہر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سننا قرارۃ اونکی پہر بیٹہی ابو موسی یعنی شاید کہ وہ تشہد مین بیٹہی یا بعد نماز کی دعا مانگنی لگی پس کہا یا الہی تحقیق مین گواہ کرتا ہون تجکو یعنی اعتقاد کرتا ہون تیری حق مین کہ تو اللہ ہی نہین کوئی معبود سوا تیری ایک ہی بی نیاز نہ جنا اور نہ جنا یا گیا اور نہین ہی واسطی اوسکی ہمسر کوئی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مانگا اللہ تعالی سی ساتھہ نام اوسکیکی ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہی ساتھہ اوسکی دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا مانگی جاتی ہی ساتھہ اوسکی قبول کرتا ہی کہا بریدہ نی کہا مینی یا رسول اللہ خبر دیجیا و مین ابو موسی کو ساتھہ پہنچنے کی کہ سنی مینی آپسے فرمایا کہ ان پہر خبر دی مینی اونکو ساتھہ فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ابو موسی نی مجکو کہ تو آجکی دن میرا بہائی ہی سچا بیان کی تو نی جسنی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ زرین نی **ف** بیچ بیان اسم اعظم کی اور بہت سی قول وارد ہوئی ہین بعضون نی کہا اسم اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور بعضون نی لفظ ہو کو کہا اور بعضون نی بھی القیوم کو اور بعضون نے مالک الملک کو اور بعضون نے کلمہ توحید کو اور بعضون نی اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہی کہ اونہون نی سوال کیا رب العزت سی کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم کہ جسکو کہا یا اونکو خواہ ہین کہ اسم اعظم لا الہ الا اللہ ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ مخفی ہی اسماء حسنی مین اور بعضون نی کہا کہ اللہم ہی بعض سلف سے منقول ہی کہ کہا جسنے کہا اللہم عالی خاتمے اسکا ساتھہ تمام اونکی اور مانند اسکی حسن بصری سی بھی منقول ہی اور بعضون نی کہا الم ہی اور بعضون نی کہا کہ جو اسما الہی سی کہ اگر کہی بندہ اللہ کو ساتھہ اوسکی بطریق حضور و استغراق کی اسطرح کہ اوسکی باطن مین دس حالت مین سوائے اوسکی کچھہ نہو وہی وہ اسم اعظم ہی اور دعا ساتھہ اوسکی قبول ہوتی ہی یہہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہی اور ابو سلیمان دارانی نی کہا کہ پوچھا مینی بعضی مشایخ سی اسم اعظم کہا اپنی دلکو پہچانتا ہی تو کہا مینی نی کہا جسوقت کہ دیکھی تو دل اپنی کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کی اور نرم ہوا ناگہ حاجت اپنی کہ یہی اسم اعظم ہی اور ابو الربیع سی کہا مینی پوچھا کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم کہا کہ کلمہ طیبہ

اللہ تیلیک یعنی قربان بردار کر اللہ کی قبول کر یگا عرض تیری حاصل یہ کہ اطاعت کرنی اللہ کی اہم عظم ہی کر اس سے مہربان ہی ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اور قبول کرتا ہی دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم عارفی مانند کہن کے ہی اللہ تعالیٰ یعنی جیسی اللہ تعالیٰ کہن کی کہنی ہین جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے ویسی ہی بندگی ہی بسم اللہ کی برکت سی سر انجام ہر کام کا چاہتا ہی ہو جاتا ہی اور کہا بعضی محققین نے کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنی اسمین سب اسم عظم کہ بزرگون نی نقل کی ہین تجاتی ہین اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذو الجلال والاکرام یا خیر الواہبین یا ارحم الراحمین یا سمیع الدعاء یا اللہ یا عالم الجمیع یا علیم یا حلیم یا ملک الملک یا ملک السلام یا حی یا قدیم یا قائم یا غنی یا محیط یا حکیم یا علی یا قاہر یا رحمن یا رحیم یا سریع یا کریم یا محیی یا مصلی یا مانع یا مجیی یا مقسط یا حی یا قیوم یا احمد یا رب یا رب یا رب

اوسنی وہ افضل ہوگا اوچیز سی کرلاویگا وہ اور چیون نہیں بلکہ جسنی کہا مانند اوچیز کی کراوسنی کہالاویگا مانند اوچیز کی کروہ لاویگا نہ افضل اوس سے جواب یہ کہ تقدیر کلام کی اومعنی اوسکی یہ ہین کہ نزلاویگا کوئی برابر اوچیز کی کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اوچیز سی کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کی کہا مانند اوچیز کی کراوسنی کہا پس وہ برابر اوسکو لاویگا اور جسنی کہا زیادہ اوچیز سی کہا اوسنی لاویگا وہ افضل اوچیز سی کہ لاویگا وہ یا کلمہ کا یعنی واو کی ہی ع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو کلمین ہین ہلکی زبان پر بھاری ترازو مین یعنی ثواب اوسکا بھاری ہوگا میزان اعمال مین پیاری طرف بخشنی والی خدا کی وہ دو کلمی یہ ہین پاک ہی اللہ اور موصوف ہی ساتھ حمد اپنی کی پاک ہی اللہ بڑا نقل کی یہ بخاری اور مسلم

وعن سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ فَسَاَلَہٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِہٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَۃٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ فَیُکْتَبُ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ کِتَابِہٖ فِیْ جَمِیْعِ الرِّوَایَاتِ عَنْ مُّوْسَی الْجُھَنِیِّ اَوْ یُحَطُّ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ الْبَرْقَانِیُّ وَرَوَاہُ شُعْبَۃُ وَاَبُوْ عَوَانَۃَ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُّوْسَی فَقَالُوْا وَیُحَطُّ بِغَیْرِ اَلِفٍ ھٰکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص کی کہا ہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کیا عاجز ہی ایک تمہارا اوس سے کہ حاصل کری ہر روز ہزار نیکیان پس پوچھا اوسنی ایک بیٹھنی والی نی اوسکے ہمنشینون مین سی کہ کسطرح حاصل کری ایک ہمارا ہزار نیکیان یعنی ہر روز سو بار سبحان اللہ کہی جاویگی اوسکی لیی ہزار نیکیان یعنی اس حساب سے کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین یا دور کی جاوینگی اوس سے ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہی اللہ تعالیٰ نقل کی یہ مسلم نی اور کتاب مسلم یعنی صحیح مسلم مین تمام روایتون مین موسی جہنی سی لفظ اویحط کا ہی کہا ابوبکر برقانی نی اور روایت کیا اسکو شعبہ نی اور ابوعوانہ نی اویحیی بن سعید قطان نی موسی جہنی سی پس وہ نون نی یعنی شعبہ وغیرہ نی لفظ ویحط کا بدون الف کی اوسیطرح کتاب حمیدی کی مین ہی یعنی جمع بین الصحیحین مین ف الحط کی معنی یہ ہوتی ہین کہ دو نوا تون مین سی ایک بات ہوتی ہی یا نیکیان لکھی جاتی ہین یا گناہ جھڑتی ہین اور محط کی معنی یہ ہین کہ نیکیان ہی لکھی جاتی ہین اور گناہ جھڑتی ہین اور مؤید مین اوسکی روایتین ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی کہ اوسمین ہی محیط واوسی ہی پس ظاہر ان روایتون مین منافات معلوم ہوتی ہی تطبیق اسمین یون دی جاوی کہ کہی گئی ہی واو معنی او کی پس نہین منافاہ ہی دونو روایتون مین اور معنی یون ہونگی کہ جسنی بڑ ہی یہ تسبیح لکھی جاتی ہین ہزار نیکیان اگر نہون اوسکی ذمہ گناہ یا جھڑتی ہین اوس سے ہزار گناہ اگر ہون گناہ کی ف مع ح **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا کلام بہتر ہی فرمایا وہ کلام کہ چن لیا اللہ نی واسطی فرشتون اپنی کی سبحان اللہ وبحمدہ نقل کی یہ مسلم نی ف چن لیا یعنی ذکر مین سے فرشتونکی لیی اور حکم کیا اونکو ہمیشہ پڑہنی کا بسبب نہایت فضیلت اوسکی اور یہ مختصر ہی چارون کلمونکا یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا اوسی کو اسبیح مین نفی شرک کی ہی ہے اور یہی معنی تہلیل کی ہین اور لازم آتا ہی اوس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنی بہت بڑا ع ع **وعن** جُوَیْرِیَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِھَا بُکْرَۃً حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَھِیَ فِیْ مَسْجِدِھَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰی وَھِیَ جَالِسَۃٌ فَقَالَ مَا زِلْتِ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُکِ عَلَیْھَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَکِ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْیَوْمِ لَوَزَنَتْھُنَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جویریہ سے کہ بیوی حضرت کی تھین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی وہ کی پاس سے وقت صبح کی اوسوقت کہ ادا کرتا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھی

ہوں نہیں اپنی صلی ہیں پہر پہر کے حضرت وقت چاشت کی وہ بیٹھیں ہوں تہیں اسی جگہ فرمایا ہیں تو اوس حالت پر کہ جدا ہوا میں تجھی اوس حالت پر سے وقت صبح کی بات تلک وقت چاشت کا گیا بیٹھی ہوئی ذکر میں مشغول ہی کہا کہ ہاں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہی میں بعد تکلنی کی تیری پاس سے چار کلمے تین بار وہ ایسی ہیں کہ اگر تولی جاویں ساتھ اوسنی اور سچیز کی کہ کہی تو فی استدا راس اونسی تو البتہ غالب آوے یا اوسپر یعنی ذکر پڑھنے والے کا یا وہ ثواب کا زیادہ ہو ثواب تکلیسی وہ چار کلمے یہہ ہیں پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی اور تعریف کرتا ہوں اوسکی بقدر گنتی مخلوقات اوسکیکی اور موافق رضی ذات اوسکیکی اور موافق بوجہ عرش اوسکیکی اور موافق مقدار کلموں اوسکیکی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کلموں یعنی کتابوں اور صحیفوں اوسکیکی یا اسماء یا صفات یا اوامر اوسکیکی ورد لالت کرتی ہے یہہ پچھلے اسپر کہ اعتبار ذکر میں کیفیے کا ہی نہ کمیہ کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اونکا خوب ہو اور حضور دل سی پڑہی اگرچہ کم ہوں افضل ہیں اون تسبیحات سے کہ ایسی نہوں اگرچہ بہت ہوں اور اسی قیاس پر قرارۃ قرآن کی ساتھہ تدبر اور تفکر اور حضور کی اگرچہ ایک آیت ہو افضل ہے بہت قرارۃ سی کہ خالی ہو ان چیزوں مذکورہ سی ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اوسکا اوسکی لیی ہی بادشاہت اور اوسکی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی جو کہی دفعہ سو بار ہو گا اوسکیلیی ثواب برابر آزاد کرنی سو بندوں کی اور لکھی جاتی ہیں اوسکی لیی سو نیکیاں اور وہ کی جاتی ہیں اوسسے سو برائیاں اور ہو وہ ہی اوسکی لیی پناہ شیطان ہی اوسدن شام تلک اور نہیں لایا کوئی یعنی دن قیامت کی عمل بہتر اوسچیز ہی کہ لایا اوسکہ کہ وہ شخص عمل کیا زیادہ اوسسے **ف** ظاہر ایہہ حدیث ہوتا ہی کہ اگر شام کو پڑہی صبح تلک سمیطرح پناہ میں رہے پس احتمال ہی کہ موہبہ حفظ رہا پسی یا حضرت ہی فی شیطان کب ہو سکتی کہ ظاہر ہی واللہ علم اور کہا نووی نی کہ یہہ ثواب سو کا ہی اور جسقدر زیادہ پڑہیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہہ سو خواہ اکٹھی پڑہی یا متفرق ہی ثواب دیگا لیکن افضل ہی کہ اکٹھی پڑہی اور اول روز میں پڑہی تا کہ تمام دن پناہ میں رہے شیطان سے **وعن** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهِ فَنَادَى أَبُو مُوسٰى وَأَنَا خَلْفَهُ أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فِي نَفْسِي فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہا ہی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر میں پس تحقیق وہ کہ لوگوں نی پکارنا ساتھہ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای تم دھیمون نرمی کرو اپنی جانو پر یعنی اتنی چلاؤ کہ تکلیف نہ ہو تحقیق تم نہیں پکارتی یعنی ساتھہ تکبیر کی یا نہیں یاد کرتی پہری کو نہ غائب کو تحقیق تم پکارتی ہو سننی والی دیکھنی والیکو اور وہ ساتھہ تمہاری ہی یعنی مطلع ہی تمہاری حال پر یہاں تکہیں کہ ہو تم نزدیک ہی کہ پکار کر یا دکر دیا چکی اور وہ کہ پکارتی ہو اوسکو بہت نزدیک ہی طرف ایک تمہارے کی گردن سواری اوسکیسی کہا ابو موسی نی اور میں تہا پیچھی حضرت کے یعنے اونٹ پر یا پیادہ کہتا تہا میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ اپنی دلمیں پس فرمایا حضرت نی ای عبد اللہ بن قیس تحقیق نام ہی ابو موسی اشعری کا کیا خبردار کروں میں تجکو اوپر ایک گنج کی گنجوں بہشت کی سی یہہ کہا یعنی مقرر خبردار کیجی بار رسول اللہ فرمایا حضرت نے وہ گنج یہہ ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پکارنا ساتھہ تکبیر کے یعنی بلند جگہہ پر چڑہی ہوئی جو تکبیر کہی سنت ہی پکار کر کہتی ہی بامر اوسسے تکبیر ورمانند اوسکی ہی یعنی ذکر سمعا پکار کر کرتی ہی اور حسب حدیث میں لاحول کو گنج اسلیی کہا کہ اسکی برابر شے والیکو بہت ثواب ملتا ہی مانند گنج دنیا کی بلکہ دنیا کی گنج کی کچھہ ہی حقیقت نہیں اوسکی گنی اور

مشائخ رح فی کہا ہی کہ کوئی ذکر وہ کرنیوالا عمل پر اسسے زیادہ نہیں اور معنی اس کلمی کی یہہ ہین کی نہین ہیر سکتا گناہ سی کر ساتھہ سچائی اللہ کی اور نہین قوۃ اللہ کی عقاید مگر ساتھہ مدد اللہ کی ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِی** فصل دوسری **عَنْ جَابِرٍ** قال قال رسول اللہ **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ** سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہی اوسکی لیی درخت کھجور کا بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** خاص کیا گیا درخت کھجور کا واسطی کثرت منفعت اوسکیکی اور اچھا ہونی پھل اوسکیکی ع ح **وَعَنِ الزُّبَیْرِ** قال **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** مَا مِنْ صَبَاحٍ **یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ** اِلَّا مُنَادٍ یُنَادِیْ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی صبح کہ صبح کرین بندے اوسمین مگر کہ ایک فرشتہ پکارنیوالا پکارتا ہی کہ ساتھہ پاکی کی یاد کرو بادشاہ پاک کو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی کہو سبحان الملک القدوس یا کہو سبوح قدوس رب الملائکہ والروح اور یہہ معنی کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہی سب عیبونسی ع **وَعَنْ جَابِرٍ** قال **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر ہین ذکر کا لا الہ الا اللہ ہی اور بہتر ہین دعا اوسکا الحمد للہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** لا الہ الا اللہ افضل اسلیی ہی کہ ایمان غیر اسکی صحیح نہین اور کہا بعضی محققین نی علیہ کلمہ افضل سب ذکرونمین اسلیی ہی کہ اسکو تاثیر عجیب ہے پیچ پاک کرنی باطن کے اوصاف برائی کی وہ معبود ہین پیچ باطن ذاکر کی فرمایا اللہ تعالی نی اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰہَہٗ ہَوٰاہُ پس جبکہ الا اللہ کہتا ہی تو نفی ہوتی ہی سب معبودونکی اور الا اللہ کی کہنی سی ثابت ہوتا ہی ایک معبود یعنی اللہ اور رجوع کرتا ہی ذکر طاہر زبانی طرف دل کی پھر قرار پکڑتا ہی اوسمین اور غالب ہوتا ہی اوسمین اور غالب ہوتا ہی اعضا اوسکی پر برائی حلاوت اوسکی وسنی کہ چکھیا مزا اسکا اور الحمد للہ کو دعا اسلیی کہا کہ تعریف کریم کی پیچ معنی دعا سوال کی ہی اور افضل اسلیی کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہی پیچ معنی شکر کی ہی اور شکر موجب زیادتی نعمت کا ہی فرمایا اللہ تعالی فی **وَلَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ** ع ح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو** قال **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** اَلْحَمْدُ رَاْسُ الشُّکْرِ مَا شَکَرَ اللّٰہَ عَبْدٌ لَا یَحْمَدُہٗ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تعریف کرنی سر سی شکر کا نہین شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اوس بندی نی کہ تعریف کی اوسکی **ف** حمد فقط زبانسی ہوتی ہی اور شکر زبان اور دل اور اعضا سی ہوتا ہی پس حمد ایک شاخ شکر کی ہی اور حمد کو سر شکر کا اسلیی کہا کہ وہ فعل بالکل ہی اور زبانسی بیان نعمت و تعریف الہی کا خوب ہوتا ہی اور زبان بالکل اعضا کی ہی پس گویا حمد ہی مجمل شکر ہی اور مفصل شکر کا جزء اعظم ہی اسلیی فرمایا کہ نہین شکر کیا اللہ کا اوس بندی نی کہ حمد نکی اور اسی کلام مین اشارہ ہی اسپر کہ آدمی کو چاہی کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی ہی کرے ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قال **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** اَوَّلُ مَنْ یُدْعٰی اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اول جن خصوص کیے کہ بلائی جاوینگی طرف بہشت کی دن قیامت کی وہ لوگ ہونگی کہ تعریف کرتی ہین اللہ کی وقت خوشی کی اور وقت سختی کی یعنی ہر حال سی بضمار مولی ہین نقل کین یہہ دونو حدیثین ہیہقی نی شعب الایمان مین **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قال **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** قال مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَذْکُرُکَ بِہٖ وَاَدْعُوْکَ بِہٖ فَقَالَ یَا مُوْسٰی قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ یَا رَبِّ کُلُّ عِبَادِکَ یَقُوْلُ ہٰذَا اِنَّمَا اُرِیْدُ شَیْئًا تَخُصُّنِیْ بِہٖ قَالَ یَا مُوْسٰی لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَہُنَّ غَیْرِیْ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ وَضِعْنَ فِیْ کَفَّۃٍ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ کَفَّۃٍ لَمَالَتْ بِہِنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی نی ای پروردگار میری سکھلا مجکو ایک چیز کہ یاد کرون تجھکو ساتھہ اوسکی اور دعا کرون تجھسی ساتھہ اوسکی پس فرمایا اللہ تعالی نی ای موسی کہہ لا الہ الا اللہ پس کہا موسی نی ای پروردگار میری سبھی بندی تیرے یعنی موحدین کی ہین یہہ سوائے

اسکی نہیں کہ چاہتا ہو نہیں ایسی چیز کو کہ خاص کری تو مجکو ساتھ اوسکی یعنی ذکر و یاد خاص فرما کر اور اوسمین شریک نہیں غیر نہو وین فرمایا ہی موسی اگر ساتوں آسمان اور آباد کرنیوالی اونکی سوائے میری یعنی فرشتی اور ساتوں زمینین کہی جاوین ایک پلڑے مین اور لا الہ الا اللہ یعنی ثواب سکا کہا جاوے ایک پلڑے مین البتہ جھک جاوی ان چیزونکی پلڑے سی پلڑا لا الہ الا اللہ کا نقل کی نبوی فی یہہ شرح السنہ مین ف اگر کوئی کہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نی ذکر و دعا اسی طلب کے تہی کہ سبب اوسکی اور وہ چیز فائق ہون پس مطابقت جواب کے ساتھہ سوال کی کیا ہوئی کہ فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ جواب یہہ کہ گویا اللہ تعالی نی فرمایا کہ طلب کے تو نی محال چیز اسوطلب کر نہین کوئی دعا وذکر افضل اس سے وہ سب پتھے ہین اور حضرت موسی علیہ السلام نی ذکر و دعا خاص طلب کے بسبب عادت بشر کی کہ آدمی بہت خوش نہین ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہی ساتھہ ایک چیز کی کہ وہ اوری پاس نہو مثلا اگر اوسکی پاس جواہر ایسا ہو کہ اوسکی پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہی اسطرح اسمار و دعا وذکر علوم نادر اور کاری گریونکا حال ہی کہ انہین کسی پاس ایسی چیز ہوتی ہی کہ اور پاس نہین ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہی باوجود یکہ عادت اللہ بسبب حکمت عام کی جاری اسپر ہوتی ہی کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہی مانند زندگانی اور تنکے و پانی کی کہ یہہ چیزین کسی خزینہ مین اور رہین بہت خلاف سونے و یاقوت و زعفران وغیرہ کی کہ یہہ اونکی برابر عزیز نہین اور رہین کم اور مصحف شریف عزیز کتابونسی افضل ہی اور پایا جاتا ہی بہت اور سستا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہے اسکی اگی و پایا جاتا ہی اور جاہل وسے ایسی خوش ہوتی ہین کہ علم قرآن و حدیث سے ویسی خوش نہین ہوتی و کلمہ طیب کلمہ شہادت کی وہ اشرف سب کلمات ہین و نفیس ترسب مالونمین اور افضل سب ذکرونمین اور کامل تر سب جنات مین ہین حالانکہ اکثر ہین وجود مین اور آسان تر ہین حصول مین اور عوام نی ترک کر دیا ہی اونکو اور مواظبت کرتی ہین اسمار غریبہ اور دعاون عجیبہ پر کہ اکثر اونمین ایسی ہین کہ جنکی پہچہ اصل ہی نہین کتاب و سنت مین حاصل شبہ اونکی بیانسی ہے کہ اکثر چیزین حقیقت مین بہت خوب ہین لیکن بسبب کثرت کی لوگ اونکی قدر نہین جانتی اور بعضی چیز ہین اوس درجہ کی غیر نہین ہین اور لوگ اونکو غیر سمجھتی ہین بسبب قلت کے اور اللہ تعالی فی یہہ سوال حضرت موسی علیہ السلام کو الہام کیا تا کہ وہ پوچھین اور رب العزت جواب دے اور ظاہر ہو برکی نزدیک خواص عوام کی اور در دیکھین اسکا مروقت و ہر مقام مین وعن ابی سعید و ابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ واللہ اکبر صدقہ ربہ قال لا الہ الا انا وانا اکبر واذا قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یقول اللہ لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی واذا قال لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد قال لا الہ الا انا لی الملک ولی الحمد واذا قال لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال لا الہ الا انا لا حول ولا قوۃ الا بی وکان یقول من قالہا فی مرضہ ثم مات لم تطعمہ النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی سعید و ابی ہریرہ کی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی سچا کرتا ہی اوسکو رب اوسکا ثابت کرتا ہی اور قبول کرتا ہی اوسکا قول کو اور موافق کہتا ہی اوسکی فرماتا ہی نہین کوئی معبود مگر مین اور مین بہت بڑا ہون اور جو وقت کہ کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک اوسکا کوئی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین ایک ہون نہین کوئی شریک اوسکے اور کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اوسکی ہی بادشاہت ہی اور اوسکی ہی تعریف فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین ہی بادشاہت ہی اور میری ہی تعریف ہی اور جب کہتا ہی بندہ نہین معبود کوئی مگر اللہ اور نہین پھرنا گناہ سی اور نہین قوۃ طاعت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین اور نہین پھرنا گناہ سی اور نہین قوۃ طاعت پر مگر ساتھہ مدد میری کی اور تہی حضرت فرمائی جس شخص نی کہا ان کلمات کو یعنی سوائے جو اونمین مذکور ہی اپنی بیماری مین پھر مر گیا نہ جلا دیگا اوسکو آگ نقل کیا یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی و عن سعد بن ابی وقاص انہ دخل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امراۃ وبین یدیہا نوی او حصی تسبح بہ فقال الا اخبرک بما ہو ایسر علیک من ہذا او افضل سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما بین ذلک وسبحان اللہ عدد ما ہو خالق والحمد للہ مثل ذلک واللہ اکبر مثل ذلک ولا الہ الا اللہ مثل

وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ وہ داخل ہوئی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کی پاس اور آگی اوسکی گٹھلیاں کھجور کی تہین یا کنکریاں تسبیح پڑھتے ہی اوسکے آگے یعنے تسبیح گنتی ہے ستاتھ پس فرمایا حضرت نے کیا خبر دوں تجکو ساتھ اوس تسبیح کی کہ وہ بہت آسان ہو تجپر اوسسے یعنی اوس تسبیح پڑھنی سی بہت سی گٹھلیون پر بلکہ بہت ہو تجپر وہ تسبیح یہ ہی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوسچیز کی کہ پیدا کی آسمان زمین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوسچیز کی کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوسچیز کی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوسچیز کی کہ وہ پیدا کرنیوالا ہی یعنی بعد اسکی یا زمانہ سی ہمیشگی ہی اور اللہ اکبر مانند اسکی اور الحمد للہ مانند اسکی اور لا الہ الا اللہ مانند اسکی اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ مانند اسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف ایک عورت پاس بعضی روایتون مین آیا ہی کہ وہ عورت حضرت کی بیویون مین سی تہین جویریہ یا اور کوئی اور یا کنکریان یہہ شک راوی کو شک ہوا ہی کہ گٹھلیان تہین یا کنکریان اور تسبیح اسطرح کی کہ آپ تسبیح پڑھتے تھے ف ہی حضرت کی زمانہ شریف مین ہی بعضی گٹھلیون یا سنگریزون پر پڑھتی تہی اور بعضی دو ڈبیان گرہین دیتی جاتی ہی لیکن یہہ حدیث اصل صحیح ہی واسطے جائز ہونے اس تسبیح کی یہی سبب تقریر یعنی جائز کہنے حضرت کی اسلیے کہ یہہ تسبیح اوسکی حکم مین ہے کیونکہ فرق نہین ہی درمیان پروئی ہوئی دانون کی اور بغیر پروئی ہوئی کے بیچ مقدمہ گنتی کی اور نہ اعتماد کیا جاوی اوسکی قول پر گنتی اور سکو بدعت اور کہا ہی مشائخ نے کی کہ یہہ کروہی شیطان کی لیعنی آوے منقول ہی کہ کسینے تسبیح دیکھی حنیفہ کی ہاتھ مین پھر حالت منتہی ہونے اوسکی پس پوچھا اوسسے کہا کہ یہہ ایسی چیز ہی کہ پہنچی ہم بسبب اسکی طرف اللہ کی پہر کیونکر چھوڑ دینگے اوسکو اور اللہ اکبر مانند اسکی یعنی کہا اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء الخ اور الحمد للہ ہی کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہو بجای عدد ما خلق فی السماء الخ اور سبحان اللہ ہی بالعدد کی جملو مین دونو احتمال ہین ع ح **وعن عمرو بن شعیب** عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنے اپنی باپ سے اوسنے نقل کی اپنی دادا سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہی سبحان اللہ سو بار اول دنین اور سو بار آخر دنین موتہی مانند اوس شخص کے کہ کیی سو حج یعنی نفل حج اوسنے الحمد للہ کہا سو بار اول دنین اور سو بار آخر دنین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ سوار کیا اوسنی لوگون کو سو گھوڑے پر خدا کی راہ مین اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دنین اور سو بار آخر دنین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ آزاد کیی اوسنی سو بردے اولاد حضرت اسمٰعیل کے اور جسنے اللہ اکبر کہا سو بار اول دنین اور سو بار آخر دنین نہین لاویگا اوسدنین یعنی قیامت کو کوئی شخص ثواب مین یا وہ اوس ثواب سے کہ لاویگا وہ اوسکو مگر وہ شخص کہ کہی نہ اسکی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اوس سے پڑہی یعنی وہ افضل اوس سے ہوگا نقل کے یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف مانند اسکی کہ کیی ہو جو دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوپر کہ ذکر سہل بشر حضور کی ساتھ اللہ کی فضل ہی عبادات شاقہ مین کی ساتھ غفلت کے ہون اور مکمل ہے کہ ہو یہہ تسبیح لاحق کرنی ناقص کیسی ساتھ کامل کی واسطے مبالغہ کی ہیچ بیان فضیلت اوس عمل کی اور بعضون نے کہا کہ ثواب مضاعف تسبیح کا اصل ثواب حج کی برابر ہوتا ہی اور ضد اوسکی ریا دین یعنی جہاد کی لیے دنیا کی اور اسمین رغبت دلانی ذکر کی تا کہ نہ التفات کرے دنیا کی طرف اور جمع کرے ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کی واسطے مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سی اور مرکب ہے فی اور مالی سی ذکر اللہ ہی نہ اور کیونکہ اوسمین شبہ نہین کہ مطلوب اصلی ہوتا ہی وسیلے اور آزاد کیی سو بردے اسمین تسلی ہے واسطے ذکر کرنیوالون محتاجون کی کہ عاجز ہین عبادات مالیہ سی کہ غنی ادا کرتی ہین اور مراد اولاد اسمٰعیل سے عرب ہین اسلیے کہ وہ افضل ہین بسبب نسب کے

ازنیکی قرابتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ اکبر افضل ہی سب تسبیحات سی کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین اور اوپر اسکے یہہ تین سبحہ والات سپہ کرتی ہین افضل انہین لا الہ الا اللہ پہر الحمد للہ اور پہر اللہ اکبر اور سبحان اللہ پس تاویل انہین یون کیجاویگی کہ نہین لا ویگا وسد نہین ثواب کی سوا لا الہ الا اللہ کہنی والی اور الحمد للہ کہنی والی کی زیادہ اوس ثواب سے کہ لا ویگا یہہ ح وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح نصف المیزان والحمد للہ تملاہ ولا الہ الا اللہ لیس لہا حجاب دون اللہ حتی تخلص الیہ رواہ وقال ہذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقوی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سبحان اللہ کہنا بہر تا ہی آدہی ترازوی اعمال کو یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہی میکینو کی تولنی کی لیی اوسکو بہر دیگا اور الحمد للہ کہنا بہر تا ہی ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ نہین واسطی اوسکی پردہ کے اللہ کی یہانتک کہ پہنچتا ہی طرف اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی قوی ف الحمد للہ کہنا الخ یعنی ثواب الحمد للہ کا بہر دیتا ہی ساری ترازو کو اور افضل ہی سبحان اللہ سی یا مراد یہہ ہی کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہی کہ آدہی ترازو کو بہر دیتا ہی ثواب سبحان اللہ کا اور آدہی کو بہر دیتا ہی ثواب الحمد للہ کا دونو ملکر ساری ترازو کو بہرتی ہین اور اخیر حدیث کی معنی یہہ ہین کہ لا الہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہوتا ہی درگاہ کبریا مین اور بہت ثواب پاتا ہی پڑہنی والا اوسکا اور اسمین دلالت ظاہری اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہی سبحان اللہ اور الحمد للہ سی ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قال عبد لا الہ الا اللہ مخلصا قط الا فتحت لہ ابواب السماء حتی یفضی الی العرش ما اجتنب الکبائر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہتا کوئی بندہ لا الہ الا اللہ خالص دلسی یعنی بدون ریا کی کبہی مگر کہ کہولی جاتی ہین اوسکی لیی دروازی آسمان کی یہانتک کہ پہنچتا ہی طرف عرش کی یعنی جلدی قبول ہوتا ہی جبتک بچتا ہی کبیرہ گناہ سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف بچنا کبیرہ گناہ سی شرط ہی جلدی قبول ہونیکی اصل ثواب کے یعنی جلدی قبول جبہی ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہ سی بچی اور اصل ثواب بہر حال ملتا ہی ح وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراہیم لیلۃ اسری بی فقال یا محمد اقرأ امتک منی السلام واخبرہم ان الجنۃ طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانہا قیعان وان غراسہا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اسنادا اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ملا مین ابراہیم سی اوس رات کہ معراج ہوئی مجکو یعنی ساتوین آسمان پر ملی مجکو یہہ کہلا ئی ہو حدیث المعنی سے پس کہا ابراہیم نی ای محمد کہنا اپنی امت کو میری طرف سی سلام اور خبر دینا اونکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہی مٹی اوسکی یعنی مشک وزعفران ہی جیسا کہ مٹی کی سیرین ہی پانی اوسکا اور وہ ہی میدان پٹ پڑ یعنی ہموار خالی درختونسی اور تحقیق درخت اوسکی مین سبحان اللہ والحمد للہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی از راہ اسناد کی ف میرے طرف سی سلام لائق ہی سی ہی وا لیکو کہ کہی وعلیہ السلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت اوسکی سبحان اللہ الخ معنے اسکی یہہ ہین کہ اگاہ کرا پنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند اونکی پڑہنی سی آدمی جنت مین داخل ہوتا ہی اور بہت سے درخت جنت مین لگائی جاتی ہین یعنی ہر کلمہ کی پڑہنی سی ایکدرخت لگتا ہی پس جتنی زیادہ پڑہی گا اوتنی ہی درخت زیادہ لگائی جاوینگی ع وعن یسیرۃ وکانت من المہاجرات قالت قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکن بالتسبیح والتہلیل والتقدیس واعقدن بالانامل فانہن مسئولات مستنطقات ولا تغفلن فتنسین الرحمۃ رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی یسیرہ سی اور نہی وہ ہجرت کرنیوالونسی کہا کہ فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ملازم کرو اپنی پر کہنا سبحان اللہ والا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس تا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنو ساتہہ انکو یعنی تسبیحات مذکورہ سپلیی کہ وہ پوچہی جاوینگی گویا کروائی جاوینگی اور نہ غافل ہو تم یعنی ذکر نہ چہوڑو پس بہلائی جاوگی رحمت سی یعنی اگر ذکر چہوڑوگی محروم رہوگی

ثواب کی سی نقل کی ہے ترمذی اور ابو داؤد نے ف پوچھی جاویگی اپنے یعنی قیامت کو پوچھی گا اللہ تعالی کہ کیا کیا تمنی اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالی انکو پھر گواہی دینگی اپنی صاحب کے اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نے یوم تشہد علیہم السنتہم الآیہ پھر ذکر جلیل اور سبحان بعجب دلالی اپر کو استعمال کریں اعضا کو اور بچیں ہین کہ نہی ہو اللہ تعالی اوس سے اور بچاوی گنا ہونسی اور اس سے معلوم ہوا کہ اذکار کا افضل ہے اگرچہ جائز ہی تسبیح پر پڑھنا الفصل الثالث فصل تیسری عن سعد بن ابی وقاص قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال علمنی کلاما اقولہ قال قل لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب العلمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم قال فھؤلاء لربی فما لی قال اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وعافنی شک الراوی فی عافنی رواہ مسلم اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک دیہاتی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا سکھلا مجکو ایک ذکر کہ کہا رسول نے یعنی ورد کرون اوسکو فرمایا کہہ نہین اوسکو دیگر اللہ اکبر کبیرا نہین کوئی معبود دیگر اللہ اکبر نہین کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور تعریف بسیار اللہ کی بہت ہی پاکی ہی اللہ کو پالنی والا عالمونکا نہین پھر نہ گنا ہونسی اور نہین طاقت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ غالب حکمت والیکی کہا اوسنے پس یہہ الفاظ ہین میری اپنی واسطے ذکر کرب میرے کی پس کیا ہی واسطے میری کہ دعا کرون ساتھہ اوسکی اپنی لیے پس فرمایا کہہ یا الہی بخش مجکو اور رحم کر مجھہ یعنی ساتھہ توفیق دینی طاعت کی حرکات وسکنات مین اور ہدایت کر مجکو یعنی طرف بہتر احوال کی اور روزی دی مجکو یعنی مال حلال اور عافیت سی کہہ مجکو شک کیا راوی نے لفظ عافنی مین کہ یہہ لفظ ہی یا نہین نقل کی یہہ مسلم نے ف آیا ہی ہزار کی روایت مین لفظ العلی العظیم کا یعنی بجای العزیز الحکیم کی اور مشہور یہی العلی العظیم ہی ہی لوگون کی زبانپر اگرچہ نہین وارد ہوا ہے مسلم مین ع وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی شجرۃ یابسۃ الورق فضربھا بعصاہ فتناثر الورق فقال ان الحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لتساقط ذنوب العبد کما یتساقط ورق ھذہ الشجرۃ رواہ الترمذی وقال اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوپر ایک درخت خشک پتوں کی پھر مارا اوسکی ٹہنیونکو اپنی لاٹھی سی پس جھڑی پتی پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جھڑتا ہی گناہ بندونکی جیسیکہ جھڑتی ہین پتی اس درخت کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے وعن مکحول عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من قول لا حول ولا قوۃ الا باللہ فانھا من کنز الجنۃ قال مکحول فمن قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ لم یصبہ فقر ابدا رواہ البیہقی فی شعب الایمان ورواہ الحاکم وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ومکحول لم یسمع من ابی ھریرۃ اور روایت ہی مکحول سی کہ نقل کی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت کرتی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی پس تحقیق یہہ گنج ہی گنجون بہشت کیسی کہا مکحول نی جو شخص کہ کہی نہین حیلہ یعنی واسطے دفع ضرر کی اور نہین قوۃ یعنی اوپر حاصل کرنی نفع کی مگر ساتھہ حفاظت اور قدرت اللہ کی اور نہین پھیرنا راعذاب اللہ کیسی مگر طرف اوسکی یعنی ساتھہ رجوع کرنیکی طرف رضا اور رحمت اوسکیکی دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے ستر درواری یعنی ستر قسمین ضرر کا دنیا اوسکی محتاجگی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہین ہے متصل اسلیی کہ مکحول نی نہین سنا ابو ہریرہ سے ف گیا ہے یعنی فہم نہین وہی حبت کا کہ نفع اوٹھاویگا اوس سے پڑھنی والا اوسکا اور دور کرنہ نافع دیگا مال اور نہ اولاد اور مراد محتاجگی ہی محتاجگی دل کی ہی جو کہ آئی ہی حدیث مین کاد الفقر ان یکون کفرا پس دل کی محتاجگی دور ہوتی ہی سکے پڑھنی ہی اسلیی کہ جب اسکی پڑھنی والی نی معنی اسکی تصور کیی تو یقین ہوتا ہی اوسکی دلین کہ ہر امر اللہ ہی کی اختیار مین ہی اور نفع اور ضرر اور دینا اور مدینا اوسکی ہاتھہ ہی پس صبر کرتا ہی بلا پر اور شکر کرتا ہی نعمتونپر اور سونپتا ہی امر اپنا اللہ تعالی پر اور راضی ہوتا ہی قضا وقدر پر پس ہوتا ہی الحراولی شیخ امام قطب ابو الحسن شاذلی نی کہا کہ صحبت رکھی مینی اپنی ساحت مین ساتھہ ایک شخص کے پس نصیحت کی مجکو کہ نہیں اقوال مین کوئی چیز بہت مہم ومعاون اعمال نیک

برابر لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی اور نہیں کوئی چیز افعال میں بہت مدد معاون برابر بہا گنی کی طرف خدا کی وجہ کل اور نیکی ساتھ فضل اور نیکی ومن یعتصم باللہ فقد ہدی الی صراط مستقیم اور نہیں سند اسکی متصل یہہ حدیث اگرچہ منقطع ہی لیکن قوۃ دیتی ہی اسکو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی ابو موسی اشعری سے مرفوع لاحول ولا قوۃ الا باللہ فانہا کنز من کنوز الجنۃ روایت کی یہہ صحاح ستہ والوں نے اور روایت کی نسائی اور بزار نی ابو ہریرہ سے مرفوع لاحول ولا قوۃ الا باللہ مع لا منجا من اللہ الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحول ولا قوۃ الا باللہ دواء من تسعۃ وتسعین داء ایسرہا الہم اور روایت ہی اسکے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لاحول ولا قوۃ الا باللہ دوا ہی ننانوے بیماریوں کی یعنی بیماریوں دنیویہ اور اخرویہ کی ادنی انمیں سی غم ہی یعنی غم دین اور دنیا کا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلک علی کلمۃ من تحت العرش من کنز الجنۃ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یقول اللہ تعالی اسلم عبدی واستسلم رواہما البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی اسکے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ بتلاؤں میں تجکو ایک کلمہ کہ اوتری عرش کے نیچے سی گنجہ بہشت سے وہ کلمہ یہہ ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ جسپر یہہ کہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالی تابعدار ہوا بندہ میرا اور بہت فرمان بردار ہوا اتل کیں یہہ دونو حدیثیں بیہقی نی دعوات کبیر میں **وعن** ابن عمر انہ قال سبحان اللہ ہی صلوۃ الخلائق والحمد للہ ملء الشر والہ الا اللہ ملء ما بین السماء والارض واللہ اکبر مثل ذلک رواہ مسلم ع **باب الاستغفار والتوبۃ** ف استغفار والتوبۃ سے ہر چیز سیان استغفار اور توبہ کی ف استغفار کی معنی میں طلب بخشش کے کرنی اور وہ کبہی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبہی نہیں اسلیی کہا والتوبۃ یا استغفار بالسی ہوتی ہی اور توبہ کی معنی میں رجوع کرنا گناہ سی طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کی اور غیبت سے طرف حضور کی اور بخشش اللہ تعالی کی بندہ کی لیی یہہ ہے کہ ڈھانکی گناہ اوسکی دنیا میں کہ نہ مطلع کرے کسی کو اوسپر اور ڈھانکی خرت میں کہ نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سی پوچہا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنیکی ایسی صلاوت گناہ کی دلسی نکل جاوے ذکر گو یا پہچانتا ہی نہیں گناہ کو اور سہل تستری سی پوچہا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بہولی تو گناہ کو یعنی بسبب خوف خدا کے انتہی اور توبہ اور استغفار کرنی ہوجب مرد نو والی اللہ جمیعا کی ہر بندے پر واجب ہی اسلیی کہ ہر ایک بسبب حال اور مرتبہ اپنی کی گناہ یا چوک سی خالی نہیں پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہون گذشتہ سی توبہ کری اور بخشش چہاہی اور آئندہ کو تمام گناہ ترک کری اور صبح اور شام توبہ و استغفار کو ورد کری تا کفارہ ہو تا ئی تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصد اکیی ہون یا خطا یا بہولا اور بسبب غمی کی گناہ ہونکی توفیق طاعت سے محروم رہی اور ظلمت اصرار کی گناہون پر دلکو بالکل گہیر لے اور کفر و دزخلوہ نہ پہنچا دی اور شرطین توبہ کی چار ہین ایک تو یہہ کہ محض خوف عذاب الہی سی اور بسبب تعظیم امر اوسکی توبہ کری اور کوئی غرض درمیان نہو مانند تعریف کرنی لوگونکی اور ضعف اور تقرر اور مانند اسکی دوسرے یہہ کہ گناہ ہون گذری ہوئی پر شرمندہ ہو تیسرے یہہ کہ آئندہ ترک کرنا گناہون ظاہر و باطن کا کری چوتہی یہہ کہ غرم بالجزم کری کہ آئندہ ہرگز کوئی گناہ نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس غرم کی یہہ ہے کہ اسباب سے جو غرا پنی سی وقت توبہ تلک ضائع کری کہ کیا کیا گناہ ہوئی ہین تا مدارک ہر ایک کا کری پس اگر نماز روزہ اور حج اور زکوۃ اور فرائض ترک ہوئی ہون قضا اور کفارہ کی اوسکی ادا کرنے مین سہانہ صرف کرنی وقت کی نفل مین اور فرض کفایہ مین کہ متعین نہ ہو قوف ہو اور سپر آوے جو منع چیزون کی مین مانند پینی شراب وغیرہ کی انسی درگاہ خدا تعالی میں

توبہ و استغفار کرنی مرتبہ عمل خیر کرنی اور وعدہ دی تا توبہ اوسکی مقبول ہو اور بخشا جاوی چنانچہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نی ہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیات اور یہہ توبہ اللہ تعالی سی کرنی اون گناہونسی ہی کہ محض گناہ خدا کی ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونی حقوق بندونکی ہون تو اللہ ہی بخشنی چاہی اہلی کہ نافرمانی اوسکی کی اور اونسی ہی تدارک وسکا کری کہ اگر حق قسم مال سی ہو تو ادا کری یا بخشوا وی اور اگر سوائی مال کی ہو مانند غیبت وغیرہ کی تو اوسسے بخشوا وی اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لی اوس قصور کا اور نہین تو بغیر ذکر کرنی نام کی مطلق گناہ معاف کراوی اور اگر اہین بہی خوف فتنہ کا ہو تو رجوع خدا تعالی سی کری اور تضرع اور زاری اور اعمال خیر کری اور تصدق کری تا اللہ تعالی اوسسے راضی ہو اور اپنی فضل سی اوسکی ذمہ لی کو ساتہہ دینی اجر کی اپنی پاس سے راضی کری اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اوسکی قایم مقام اوسکی ہین اونسی بخشوا وی اور سلوک کری اونسی اور مردیکی لیہی کیجہ صدقہ اور توبہ اور استغفار ہین کری اور ساتہہ وسوسہ الٰہی نفس و شیطانکی بہہ نہ سکی کہ ہین توبہ پر ثابت نہین رہی کا توبہ کیونکر کرون اہلی حسنہ توبہ توبہ کرتا ہی تو گناہ گلی اوسکی بخشی جاتی ہین اگر آیندہ پہر بسبب بشریت کی گناہ ہو تو پہر توبہ کری اگرچہ دہنین کیی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کی اوسکی دلمین ہو کہ پہر گناہ کرونگا اور توبہ کرونگا بلکہ یہہ خیال کری کہ شاید پہلی گناہ کرنیکی مرجاؤن اور جب توبہ کری تو نہاکر پاک کپڑی پہن کر دو رکعت پڑہہ حضور الٰہی سجدہ مین جاوی اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کری اور گناہ گذری ہونکو یاد کر اوسسے ڈر کر اوسم ہو اور توبہ و استغفار کری بعدہ ساتہہ اٹہا کر کہین یا الٰہی غلام بہاگا ہوا گنہگار تیرا تیرے در دولت پر حاضر ہوا ہی اور عذر کرتا ہی گناہ میری بخشدی اور اپنی فضل سی عذر میرا قبول کر اور ساتہہ نظر رحمت کے میری طرف دیکہہ اور میرے گذشتہ گناہ بخش اور مرتی دم تک مجکو اپنی گناہ سی نگاہ رکہہ کہ خیر تیری ہی دست قدرت مین ہے اور تو ہی بخشنی والا ہی بعدہ درود پڑہی اور مسلمانونکی لیہی بخشش چاہی بہہ توبہ عوام کی ہی کی صاحب کا مستحق بشارت ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین کا ہوتا ہی اور توبہ خواص کے بہہ ہے کہ بری اخلاق سی کہ وجہ سے ناپاک کرنا دل کا اونسی توبہ کرین اور توبہ مجہونکی غفلت خدا سے اور مشغول ہونی ماسوا اللہ سے ہوتی ہی اور چاہا چاہی کہ گناہ کبیرہ ابانسی تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کردیتا ہی اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر و علامات النفاق مین تفصیل سی کیا گیا ہی جو چاہے وانسی دیکہیلی اور صغیرہ گناہ بی انہا مین اور پرہیز کرنا ہی اونسی دشوار ہی اور بسبب بخشے جانیکی تقوی مین ہی خلل نہین لاتی مین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر یعنی کہ صغیرہ بسبب اصرار کی کبیرہ ہو جاتا ہی پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سی بلکہ حتی المقدور صغائر سی بہی پرہیز کری اور جانی کہ گناہ اگرچہ ایمانسی خارج نہین کردیتی لیکن خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر دوزخ تکونہ پہنچا دین اور سہل تر علامہ گنا ہونسی بچنی کا یہہ ہے کہ ہر چیز مین جلد ضرورت پر پہیری اور وہ یہہ ہے تہمت موقع کرنیوالا ہوکو اور پکڑا ڈالنی والا سرکار اور مکان محافظت کرنیوالا گرمی سردی سی اور بس ضروری اور ایک ہیوی اگر ضرور ہو اور جانا چاہی کہ بسبب تجاوز کرنیکی حد ضرورت سی اور ساتہہ وسعت کرنیکی مباح مین پڑتا ہی شبہات اور مکروہات مین اور بسبب پڑنیکی مکروہات مین مرتکب حرام چیزونکا ہوتا ہی اور یہانسی ہر حد اسلام کی تمام ہوتی ہی اور مین بعد اسکی گہر کفر و الحاد کا ہی نعوذ باللہ منہ عن ہو وتعینہ بحر العلوم

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ رواہ البخاری

ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم کی اللہ کے تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ کا اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی دن مین زیادہ ستر بار سی نفل کے بہہ بخاری نی ف توبہ و استغفار کرنا حضرت کا نہین تہا وسطی گناہ کی اسلیی کہ حضرت معصوم ہی بلکہ اسلیی تہا کہ حضرت اپنی اعتقاد مین جانتی ہی کہ قصور ہوا مجسے بندگی مین کما لائق حضرت ذی الجلال والاکرام کی نہین ہوئی اور منظور رغبت دلانی ہی امت کو توبہ و استغفار پر کہ حضرت باوجود یکہ معصوم اور خیر المخلوقات ہی جب یہ نہون نی توبہ و استغفار کی ہر دن یا دو ستر بار سے تو گنہگار دنکو بطریق اولی کثرت اسکی کرنی چاہی فرمایا حضرت علی نی کہ نہین مومن دو انہین عبث حد سے پس یک تو انہہ گئی اور دوسرے موجودی پس جنگل مارو سانہہ اوسکی وہ امان جو اوٹہہ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہی اور وہ جو باقی ہی استغفار ہی فرمایا

اللہ تعالیٰ فی ما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون ع **وعن** ۱۲ الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی اغر مزنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ ہے کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہی دل میری پر اور تحقیق میں البتہ استغفار کرتا ہوں اللہ سے ہیچ دن کی سو بار نقل کے یہ مسلم نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی تہی کہ دل مبارک ہر وقت جناب باری میں حاضر رہی غافل نہو اور سہو سے پس بسبب مشغول ہونکی خیر دون مباح کی مین مثل کہانکی اور ہو بوسی غلطہ کرنیکی اور سوا اسکیکی جو فی الجملہ او وہم سے غفلت ہوتی تہی اسکو بہ نسبت اپنی پردی اور گناہ جانکر استغفار کرتی تہی اور اسکی اور یہی کہنی معنی لکہی ہین علمانی بخوف دراز کے یہان نہین ذکر کیی اور مختار رہے کہ جو بعضی اچہی لوگون نی لکہا ہی کہ مختار یہ ہے کہ یہہ حدیث متشابہات سے ہی علم اسکا اللہ رسول کو ہی ایمان اسپر لاے اور درپی سمجہنی مضمون اسکیکی نہووی ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی اغر مزنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای لوگو توبہ کرو طرف اللہ کی پس تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف اوسکی ہیچ دن کی سو بار یعنی بس تحقیق اولی جاہیی کہ توبہ کرو ایک ساعت مین ہزار بار نقل کی نہیہ معنی نے **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن اللہ تبارک وتعالی انہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من ہدیتہ فاستہدونی اہدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنہار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسالونی فاعطیت کل انسان مسئلتہ ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر یا عبادی انما ہی اعمالکم احصیہا علیکم ثم اوفیکم ایاہا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ ہے اون حدیثونکی کہ روایت کرتی ہی اللہ برکت والی اور بلندی یعنی حدیث قدسی یہہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی ای میرے بندو تحقیق یعنی حرام کیا ظلم اپنی اوپر یعنی پاک ہونیمین علم سی اپنی ذات میری حق مین ایسا ہی جیسا کہ لوگونکی حق مین حرام اور کیا یعنی اوسکو درمیان تمہارے حرام پس ظلم کرو لوگون سے بندو میرے سب تم گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت کرون پس چاہیے جو مجہسی ہدایت کرو نگا مین تمکو ای بندو میرے سب تم بہوکی ہو یعنی محتاج ہو طرف کہانیکی مگر جسکو کہلاؤن یعنی اور فراخ کرون اوسپر رزق اوپی پروا کرون اوسکو پس مانگو کہانا مجہسی کہلاؤنگا مین تمکو ای بندو میرے سب تم ننگی ہو ننگی یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہنی کو دا یعنی پس مانگو مجہسی لباس پہناؤنگا مین تمکو ای بندو میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمہاے خطا کرتی ہو رات اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجہسی بخشونگا مین تمکو ای بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہنچوگی میرے ضرر کو تا کہ ضرر پہنچاسکو مجہکو اور ہرگز نہ پہنچوگی نفع میرے کو تا کہ نفع پہنچا سکو مجہکو یعنی گناہ کرنی سی درگاہ صمدیت مین کچہہ نقصان نہین اور طاعت کرنی سی کچہہ فایدہ نہین بلکہ نفصان فائدہ تمہاری ہی لیی ہی چنانچہ اگی تفصیل سے فرمایا اسکو ای بندو میرے اگر تحقیق اگلی تمہارے اور پچہلی تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے سب ملکر ہون اوپر سب پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے نہ زیادہ کرے یہہ میری ملک مین کچہہ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسی حضرت یحییٰ وغیرہ تو ہماری ملک مین کچہہ زیادتی نہین ہوتی ای بندو میرے اگر تحقیق اگلی تمہارے اور پچہلی تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے سب ملکر ہون اوپر بدترین

ایک شخص کی تم میں سے یعنی مانند شیطان کی ہو جاؤ تو نہ ناقص کرے تمہارے ملک میں کسی چیز کو اے بندو میرے اگر اگلی تمہاری اور پچھلی تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے کھڑے ہوں ایک مقام میں پھر مانگیں مجھ سے پس دیں میں ہر آدمی کو موافق مانگنے اوسکے یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان میں گٹھلی وی وہ دینا اوسچیز سے کہ نزدیک میرے ہی مگر جیسی گٹھلی ہی سوئی یعنی پانی کو جسوقت کہ ڈالی جاوے دریای شور میں سے بندو میرے سوا اوسکی نہیں کہ اعمال تمہارے یاد کرتا ہوں اور لکھتا ہوں تمہیں پھر پورا دونگا میں تمکو بدلا اوسکا پس جو شخص کی پاوی بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کیطرف سے پاوے اور عمل خیر کری پس چاہیے کہ تعریف کری اللہ کی اور جو پاوی سوا اوسکے بھلائی کی یعنی برائی پس ملامت کری مگر نفس اپنی کو یعنی اسلیے کہ صادر ہوئی اوسکو نفس سے نقل کی ہے یہ مسلم فی ف ب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال و سعادت دینیہ و دنیویہ سے مگر جسکو میں ہدایت کروں مراد یہ ہے کہ اگر جھوٹی جاوین لوگ اوس حالت پر کہ انکی طبیعت میں ہی گمراہ ہوں لیکن میں ہدایت کرتا ہوں جسکو چاہتا ہوں اور یہی معنی ہیں اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کی اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِی ظُلْمَۃٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْہِمْ مِنْ نُوْرِہٖ اور یہ منافی نہیں ہے ساتھ اس حدیث کی کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ اسلیے کہ مراد فطرت سے اوسکی قابلیت ہے نہ جاننا ہی تفصیل احکام ایمان کیکو اور حدود اسلام کیکو اور بخشتا ہوں گناہ یعنی ساتھ توبہ و استغفار کی یا مراد یہ ہے کہ سوا شرک کی بخشدیتا ہوں اگر چاہتا ہوں اور مگر جیسی گٹھلی ہی سوئی کہا طبیبی نے کہ گٹھلی ناسوئی کا محسوس اور قابل اعتماد کی نہیں عقل کی نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہی اسلیے اوسکی ساتھ شباہت دی والله اعلم خزانہ میں کمی کا کیا ہاتھی اور کہا ابن ملک نے کہ یا کہا جاتا ہے کہ یہ قبیلہ یا لفرض التقدیر کیسی ہی یعنی اگر فرض کریں نقصان اللہ کے خزانہ میں تو اسقدر ہو ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی رَاھِبًا فَسَاَلَہٗ فَقَالَ اَلَہٗ تَوْبَۃٌ قَالَ لَا فَقَتَلَہٗ وَجَعَلَ یَسْئَلُ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اْئْتِ قَرْیَۃَ کَذَا وَکَذَا فَاَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَنَاٰی بِصَدْرِہٖ نَحْوَھَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ فَقَالَ قِیْسُوْا بَیْنَھُمَا فَاُوْحِیَ اِلٰی ھٰذِہٖ اَقْرَبُ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تہا پیچ بنی اسرائیل کی ایک شخص کہ مارے ایک کم سو آدمی پھر نکلا یعنی اوسنیسے پوچھتا تہا یعنی لوگونسے حال قبول ہونی توبہ اپنی کا پھر آیا ایک عابد زاہد پاس اور پوچھا اوسسے پس کہا کیا ہی اوسنے اسکی یعنی اس فعل کی یا اوسنے اس کام کر نیوالیکی یعنی میری لی توبہ یعنی قبول ہوگی یا نہیں کہا اوسنی کہ نہیں پس مار ڈالا اوس شخص نی اوس عابد زاہد کو یہی اور پورا کیا پورا پہنا پس کہا اوسکو ایک شخص نے جا تو بستی فلانی اور ایسی میں یعنی نام اوسکا لیا اور وصف اوسکا بیان کیا کہ وہ خوبستی ہی کہ اوسمیں ایک عالم رہتا ہے قومیں دیگا تجکو قبول ہونی توبہ تیرے پاس آئی اوسکو موت یعنی جب بس بستی کیطرف روانہ ہوا اور قریب آدہی راہ کی پہنچا تو معلوم ہوئی اوسکو علامت مرنیکی پس جھکایا اوسنی سینہ اپنا طرف اوس بستی کی پس جھگڑی بیچ فرشتہ رحمت کی اور فرشتی عذاب کے پس حکم کیا اللہ تعالی نی اوس بستی کو کہ چلا تہا طرف اوسکی تو بہ کی لیی یہ کہ نزدیک ہو جا تو یعنی طرف میت کی اور حکم کیا طرف اوس بستی کی کہ راہب کو مار کر اوسمیں چلا تہا یہ کہ دور ہو جا میت سے پھر فرمایا اللہ تعالی نی یعنی اون فرشتو کو کہ ناپو تم درمیان دونو بستیونکی یعنی جس بستی سی نزدیک ہوگا اوسکی فرشتونکی حوالہ ہوگا پس پایا گیا طرف اوس بستی کی کہ چلا تہا اوسکیطرف دیکھا پایا بیست گز بخشش کی گئی واسطے اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف جھگڑی بیچ فرشتہ رحمت کی اور فرشتہ عذاب کے عزرائیل سی اور کہا ابن ملک نے کہ یعنی کہا ملائکہ رحمت کی نی کہ ہم لیجاوین گے اوسکو طرف رحمت کی اسلیے کہ یہ تائب تہا بسبب متوجہ ہونیکی طرف اس بستی کی توبہ کی لیی اور کہا ملائکہ عذاب نے کہ ہم لیجاوینگی اوسکو طرف عذاب کے اسلیے کہ ہمارا ہی سوا دیونکو اور نہیں توبہ کی اتنک آئے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر فراخ ہونی رحمت اللہ تعالی کی طالب توبہ کی لیی اور کہا طیبی نی کہ جب راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اپنی بندے سی راضی ہوتا ہی اوس سے دشمنوں اوسکے اور حدیث میں رغبت دلائی توبہ پر اور منع کیا لوگو کو ناامید ہونی سی ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

سَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی قبضہ مین ہی اگر نہ گناہ کرو تم البتہ لیجاوی اللہ تمکو اور البتہ لاوی ایک قوم کو کہ گناہ کرین پھر بخشش مانگین اللہ سے پس بخشی اللہ اونکو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مقصود بیان کرنا مغفرت اور وسعت رحمت اللہ تعالی کا ہی کہ وہ ایسا بخشنی والا ہی وطعی ظاہر کرنی معنی اسم غفور کی تا لوگ توبہ کرنی مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہے سکی کو اوسے منع کیا ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو سکی بھیجا ہی فخر الدین رح **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی پھیلاتا ہی ہاتھہ اپنا رات کو تا کہ توبہ کری گناہ کرنیوالا دن کا اور پھیلاتا ہی ہاتھہ اپنا دن کو تا کہ توبہ کری گناہ کرنیوالا رات کا یہانتک نکلی آفتاب مغرب کیطرف سی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پھیلانا ہاتھہ کا کنایہ ہی طلب نیسی اسلیی کہ عادت سے لوگونکی کہ جب کسی سی کچھہ مانگتی ہین تو ہاتھہ پھیلاتی ہین اوسکی آگی پس معنی یہہ ہین کہ بلاتا ہی گنہگارونکو توبہ کیطرف اور بعضون نے کہا کہ یہہ کنایہ ہی وسعت مغفرت ورحمت سی اور یہانتک نکلی آفتاب لخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب کیطرف سی تو دروازہ توبہ کا بند ہوجاویگا پھر کسیکو توبہ نہین قبول ہوتی نکی ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہی یعنی اپنی گناہ کا پھر توبہ کرتا ہی قبول کرتا ہی اللہ تعالی توبہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توبہ کری پہلی نکلنی آفتاب کی مغرب کیطرف سی قبول کریگا اللہ تعالی توبہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ یہہ حدیث سے یہہ معلوم ہوتی ہی کہ پہلی نکلنی آفتاب کے مغرب کیطرف سی توبہ قبول ہوتی ہی بعد اوسکے نہوگی اور ایک اسکی اور ہی کہ پہلی حالت غرغرہ کی توبہ کری حالت غرغرہ کی توبہ یہی نہین قبول ہوتی ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ اَحَدِکُمْ اِذَا کَانَتْ رَاحِلَتُہٗ بِاَرْضٍ فَلَاۃٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْہُ وَعَلَیْھَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَاَیِسَ مِنْھَا فَاَتٰی شَجَرَۃً فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّھَا قَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِہٖ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذَا ھُوَ بِھَا قَائِمَۃً عِنْدَہٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِھَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی ساتھہ توبہ کرنی بندہ اپنی کی جو وقت کہ توبہ کرتا ہی طرف اوسکی بہ نسبت ایک تمہارے کی کہ ہو سوار اوسکی پیٹھ زمین جنگل کی پھر جاتی رہی سوار اوسسے اور اوسپر تمہارا کھانا اور پینا اوسکا پس ناامید ہوا اوسسے یعنی بعد تلاش کرنیکی پھر آیا ایک درخت کی پاس پس لیٹ رہا اوسکی سایہ مین ناامید ہوکر اپنی سوار سی پس اوس وقت کہ وہ تمہارا اسیطرح حسی دیکھا کہ ناگہان سوار کھڑی ہی نزدیک اوسکی پس پکڑی مہار اوسکی پھر کہا اسنے نہایت خوشی کی یا الہی تو ہی بندہ میرا اور مین ہون پروردگار تیرا چوک گیا ماری زیادتی خوشی کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہتا ہون کہ تورپ میرے اور مین بندہ تیرا بسبب نہایت خوشی کی بدہوش ہوکر کہنی لگا بجای اوسکی کہ تو ہی بندہ میرا اور مین ہون پروردگار تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہی کہ اللہ تعالی بندہ کی توبہ سی نہایت راضی ہوتا ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اسکو مشابہت دیا اوس شخص کی خوشی کی ساتھہ کہ گم ہوئی سوار اسکی اپنی جنگل مین پائی ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْہُ فَقَالَ رَبُّہٗ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِہٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَکَثَ مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْہُ فَقَالَ

اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا قال رب اذنبت ذنبا اخر فاغفرہ فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی فلیفعل ما شاء اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ایک بندی نی یعنی بنی اسرائیل سی یا اگلی امتونمین سی کہا گناہ پھر کہا ای پروردگار میری گناہ کیا یعنی پس بخش دو میرا گناہ کو پس فرمایا پروردگار او سکی نی یعنی فرشتونے کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق او سکی لیی پروردگار ہی بخشتا گناہ کو یعنی جب چاہتا ہی او سکی لیی چاہتا ہی اور پکڑتا ہی ساتھہ گناہ کو یعنی جب چاہتا ہی او سکے لیی چاہتا ہی بخشتا یعنی بندی اپنی کو پھر ایسا یعنی گناہ کرنیسی ایک مدت تک کہ چاہا اللہ نی پھر کہا ای پروردگار میری کیا یعنی گناہ پس بخش دو سکو پس فرمایا اللہ تعالی نی کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق او سکی لیی پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھہ او سکی بخشتا یعنی بندہ اپنی کو پھر ایسا بندہ اوس مدت تک کہ چاہا اللہ نی پھر کہا گناہ کہا ای پروردگار میری کیا یعنی گناہ اور پس بخش دو سکو داسطی میری پس فرمایا کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق واسطی او سکی پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھہ او سکی بخشنا یعنی بندی اپنی کو پس چاہیی کہ کری جو چاہی نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کری جو چاہی یعنی جبتک استغفار کرتا رہی حاصل یہہ کہ جبتک گناہ کرتا رہی گا اور استغفار کرتا رہی گا بخشونگا گناہ او سکو مقصود وبیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر او سکی کا بخشش گناہونمین امر سابقہ گناہ کی نوع سی **وعن جندب** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدث ان رجلا قال واللہ لا یغفر اللہ لفلان وان اللہ تعالی قال من ذا الذی یتالی علی انی لا اغفر لفلان فانی قد غفرت لفلان واحبطت عملک او کما قال رواہ مسلم اور روایت ہی جندب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نی یعنی اس امت مرحومہ یا اگلی امتونمین سی کہا قسم ہی خدا کی نہین بخشی گا اللہ فلانیکو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی فرمایا کون شخص ہی کہ قسم کہاتا ہی مجہپر کہ نہ بخشونگا فلانیکو پس تحقیق میں بخشا فلانیکو اور ناپید کیا عمل تیرا یا مانند اوسکی کہا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کوئی شخص گناہ بہت کرتا تہا او سکو سی نی کہا کہ فلانی کو اللہ نہین بخشی گا کبہی یہہ بات از راہ تکبر کی کہ او سکو بہت گنہگار جانا اور اپنی کو اچہا جانا جیسیکہ صادر ہوتی ہی بعضی جاہل صوفیونسی اور ناپید کیا عمل تیرا یعنی باطل اور رہونی کی میں قسم تیری حاصل یہہ کہ اوس قسم کہانیوالی نی جو یقین کیا تہا او سکی نہ بخشی جانیکا اوسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا یہہ جائز ہی یہہ سے کسیکو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکی حقین نص وارد ہوئی ہی مضائقہ نہین اونکو کہنیمین **وعن** شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الاستغفار ان تقول اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت قال ومن قالہا من النہار موقنا بہا فمات من یومہ قبل ان یمسی فہو من اہل الجنۃ ومن قالہا من اللیل وہو موقن بہا فمات قبل ان یصبح فہو من اہل الجنۃ رواہ البخاری اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی افضل استغفار یہہ ہی کہ کہی تو یا الہی تو ہی ہے پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور میں بندہ تیرا ہون اور میں تیری عہد پر ہون یعنی مستقیم ہون اور وفا کرنی عہد میثاق کی اور تیری وعدی پر ہون یعنی یقین کرنیوالا ہون بسا ہنہ وعدے تیری کی ہو سکا اور سوا اسکے کہ جو کیا ہی بقدر طاقت ہے پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی او چیز کیسی کو کی میں اقرار کرتا ہون نعمتون تیری کی مجہپر اور اقرار کرتا ہون ساتھہ گناہون اپنی کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہونکو مگر تو فرمایا حضرت نی جو شخص کہی ان لفظونکو ومنین یقین کرکے منجملہ اونکی پر پہر موی اوسدن پہلی شام ہونیکی پس وہ بہشتیونمین سی ہی او جو کوئی کہی یہہ الفاظ کو اور وہ یقین کرنیوالا ہو ساتھہ منجملہ ان الفاظ کی پہر موی پہلی صبح سی پس وہ بہشتیونمین سی ہی نقل کی یہہ بخاری نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی یا ابن ادم انک ما دعوتنی ورجوتنی

غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ لَقِيتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے اے بنی آدم کی تحقیق تو جبتک مانگی گا مجھسے بخشتا رہونگی اور امید رکھی گا مجھسے بخشونگا میں تجکو کسی عمل بد پر ہو تو اور نہیں پروا کہتا ہوں میں یعنی تیرا بخشنا بڑی ہے نہیں میرے نزدیک اگرچہ بڑا گناہگار ہو تو اے بیٹی آدم کی اگر آویں تیرے گناہ تیری بلندی آسمان تک پھر بخشتا رہونگا میں تجکو اور نہیں پروا کرتا ہوں میں اے بیٹی آدم کی تحقیق تو اگر ملی مجھسے ساتھ بھری زمین کے خطاؤنسی ہر بھری سے حالیکہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آوینگی تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کی اوری بخشش کے ساتھ رواہ الترمذی فی اوائل کی احمد اور دارمی فی آخر کی اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالیٰ من علم انی ذو قدرۃ علی مغفرۃ الذنوب غفرتہ ولا ابالی مالم یشرک بی شیئا رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس شخص نے جانا کہ میں صاحب قدرت ہوں اوپر بخشنے گناہوں کے بخشتا ہوں اوسکو اور نہیں پرواکرتا ہوں میں جبتک نہ شریک کرے ساتھ میری کسیکو نقل کی یہہ شرح السنۃ میں **ف** دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ جاننا بندہ کا اسکو کہ اللہ قادر ہی مغفرت گناہوں پر سبب ہے مغفرت کا سلیے کہ جو کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی گناہوں کے بخشنے پر امید رکھتا ہی اوسسے اور جو کوئی امید رکھتا ہی کریم کسی وہ محروم نہیں کرتا اوسکو پس یہہ حدیث مانند اس حدیث کی ہی انا عند ظن عبدی بی منقول ہی کہ حماد بن سلمہ نے عیاذ کی سفیان بن عیینہ سے پس کہا سفیان نے حمادسی کہ آیا گمان کرتا ہی تو کہ بخشی گا اللہ مجھہ جیسیکو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاتا میں میان ساتھ اسکے کی حسی اور درمیان حساب کے باپ اپنی کی تو اللہ سے کو میں اختیار کرونگا سلیے کہ اللہ زیادہ باپ سے رحم کرتا ہی مجھہ پر حاصل یہہ کہ تم امیدوار مغفرت کی ہو وہ ارحم الراحمین ہے، عن **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم فرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب رواہ احمد وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لازم کری استغفار کو گردانتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اوسکی ہر تنگی سی راہ نکلنے کے اور ہر غم سی خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب پس جاتا ہے سی کہ نہیں گمان کرتا اتصال کے بہ حمد اور ابو داود ابن ماجہ نے **ف** لازم کری یعنی وقت صادر ہونے گناہ کی و ظاہر ہونے بلا کی پناہ کری یعنی یہہ میں کہ مداومت کری اوسپر سلیے کی ہر دم میں محتاج ہی اوسکا اسلیے فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا اور یہہ فضیلت مذکور ہوئی سلیے ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہی اوسکی بخشی جاتی ہیں گناہ اوسکی پس ہیچ حکم منعی و متوکل کی ہوتا ہی اور اوسکی نشانیوں میں یہہ آیت وارد ہوئی ہی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب و من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ پس یہہ حدیث اسی آیت کی گئی ہے سو فضیلت استغفار کی و فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انہارا منقول ہی حسن بصری سی کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اوسی قحط سالی کا پس کہا استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک دوسرے شخص نے اوجہ تنگی کا یہہ ایک دوسری کی اولاد کا پھر ایک دوسری کی پیدائش کا زمین سے پس ہر ایک کو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اوسی کو شکوہ کیا لوگوں نے تمسی کئی چیزوں کا اور حکم کیا تمسی اون سبکو استغفار کری کا پس کہا اوسنے اوجہ ان آیت فقلت استغفروا الخ یعنی جواب دیا میں سب آیت سی ثابت ہیں **وعن** ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی ابوبکر صدیق رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اڑا رہا دوم کیا گناہ پر اوسشخص نے کہ استغفار کی اگرچہ عود کری دن میں ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کری نقل کے یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** اصرار دوام یعنی

گناہ پر براہی کہ اصرار صغیرہ پر کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہنچاتا ہی پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہی وہ شرمندہ ہوتا ہی گناہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ حاجز ہوتا ہی حد اصرار سی کہ مصر وہی ہی جو استغفار نکری اور نادم نہووی ۱۲ فخر **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو بنی آدم ہی خطا کار ہی یعنی سوا انبیا علیہم السلام کی اس لیی کہ وہ معصوم ہین خطاسی اور بہترین خطا کرنیوالون کی توبہ کرنیوالی ہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِهٖ فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہی ہوتا ہی ایک نقطہ سیاہ اوسکی دل مین پھر اگر توبہ کرتا ہی وطلب بخشش کی کرتا ہی صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہی وہ نقطہ یہانتک کہ چھا جاتا ہی اوسکی دل پر پس یہہ ہی ران یعنی زنگ ذکر کیا اللہ تعالی نی اس آیت مین ہرگز نہین یون بلکہ زنگ بندھا ہی اوسکی دل پر اوس چیز کی کہ تہی کرتی یعنی گناہ یہانتک کہ نہین باقی رہی ونہین خیر ہرگز نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی تو دل کو پس مندا ہوتا ہی مبتلائی دل کی سی پس نہین ڈکیتا کوئی چیز علمون نفع دینی ولیسی اوحکمتون فائدہ مندی اور جاتی رہتی ہی شفقت ورحمت کہ نہ اپنی پر رحم کرتا ہی نہ اورون پر اور ثابت ہوتی ہین اوسکی دلمین آثار ظلم اور فتنہ کی اور جرات کرتا ہی گناہ پر ۱۲ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ بندی کی جبتک کہ نہین غرغرہ لگتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** جبتک کہ غرغرہ نہین لگتا ہی یعنی جبتک کہ یقین نہین ہوتا موت کا جبتک توبہ مقبول ہی ورب یقین ہوموت کا توبہ نہین مقبول وظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مطلق توبہ قبول مرنیکی نہین درست خواہ توبہ کفر سی کری خواہ گناہ سی اور ظاہر آیت لیست التوبۃ الخ سی ہی ہی معلوم ہوتا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ توبہ گناہ ہوسی صحیح ہی نہ کفر سی پس انکی نزدیک یمان یاس کا غیر مقبول ہی اور توبہ یاس کی مقبول ہی اور کہا طیبی نی کہ یہہ حکم گناہ ہوسی توبہ کرنیکا ہی اور اگر کسی سی حق ہو اوسکا بخشوادی ایسی حالت مین توصحیح ہی نزح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِيْ عِبَادَكَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شیطان نی عرض کیا پروردگار سی قسم تیری عزت کی ای رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہون گا تیری بندونکو جبتک کہ ارواح اونکی بدنون اونکی مین ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نی قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنی کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جبتک کہ بخشش مانگتی رہین مجھ سی نقل کی یہہ احمد نی **وَعَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی صفوان بن عسال سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا جانب مغرب کی ایک دروازہ توبہ کی لیی کہ عرض اوسکا مسافت ستر برس کی ہی نہین بند کیا جاتا جبتک کہ نکلی آفتاب جانب مغرب سی اور یہہ بعینہٖ

طلوع ہونا آفتاب کا مغرب کیطرف سے یا نہ ہی قبول توبہ کا معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی اس قول کی وسدن کہ آوینگی بعضی نشانیاں پروردگار تیری نہیں نفع دیگا کسی جان کو ایمان اوسکا ایسی جان کہ نہ تھی ایمان لائی پہلی سے یعنی پہلی آئی بعضی نشانیوں کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** توبہ کی لیے یعنے کہا ہوا ہی توبہ کرنیوالوں کی لیے یا علامت سے واسطی صحت توبہ اور قبول توبہ کی حاصل یہہ کہ لوگوں کی لیے دروازہ توبہ کا کہلا ہوا ہی جبتک آفتاب مغرب کیطرف سی نہیں نکلتا جب دہرسی نکلی گا تو دروازہ توبہ کا بند ہو جائیگا پس نہیں قبول ہوویگا ایمان اور نہ توبہ گناہوں سی اور اوسدن کہ آوینگی الخ یعنے ظاہر کریگا بعضی نشانیاں رب تیرا جبکہ قریب ہوگی قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہی مغرب سے اور باقی آیہ یہہ ہے اوسکیطرف فی ایمانہا خیراً یعنی یا نہ تھی جان کہ کی حالت ایمان اپنی کی مین پہلائی یعنی توبہ نفع دیگی اوسکو توبہ حاصل آیہ کا یہہ ہے کہ جسدن آفتاب مغرب کے جانب سے نکلی گا تو جو کوئی پہلے اوسکی ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان پر ہوگا لیکن گناہوں سی توبہ نہ کی ہوگی تو اوسکو ایمان یا توبہ اوسدن سے نہ نفع دیگی ہرگز **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں موقوف ہوگی ہجرت یعنے من ہونسی طرف توبہ کی نیتک کہ موقوف ہو توبہ اور نہیں موقوف ہوگی توبہ یہانتک کہ نکلی آفتاب مغرب کیطرف سی نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نی **ف** یعنی جبتک توبہ موقوف نہیں ہوتی یعنی قبول ہوتی ہی تب تلک گناہوں سی آدمی پاک ہوسکتا ہی اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہوں سی نہیں پاک ہوسکیگا اور توبہ جب موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سے نکلی گا حاصل یہہ کہ جبتک آفتاب مغرب سے نہیں نکلتا توبہ کر کر پاک ہوسکتا ہی اور جب دہرسی نکلی گا تو توبہ سی نہیں پاک ہوسکی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ جَدَّهُمَا فِيْ الْعِبَادَةِ وَاٰخَرُ يَقُوْلُ مُذْنِبٌ يَفْعَلُ يَقُوْلُ اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ خَلِّنِيْ رَبِّيْ حَتّٰى اَجَدَهُ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ فَاسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ لَا يَا رَبِّ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل مین آپس مین دوست ایک اوسمین سے بہت محنت کہنیوالا تھا اپنے کرنی مین اور دوسرا کہتا تھا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تھا اپنی گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنیوالی نی کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اوس چیزی کہ تو آوسمین ہی یعنی گناہ سی پس کہتا گناہگار کہ چھوڑ مجکو ساتھہ پروردگار میرے کی یعنی اپنی حال کی وہ غفور الرحیم ہی یہانتک کہ پایا اوس عابد نی اوسکو ایک دن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نی چھوڑ دی مجکو ساتھہ پروردگار میرے کی کیا بھیجا گیا ہی تو مجھہ پر داروغہ پس کہا عبادت کرنیوالی نی قسم ہی خدا کی نہیں بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بھیجا اللہ تعالیٰ طرف اون دونون کی فرشتہ پہ قبض کی ارواح اون دونون کی پس اکٹھے ہوئے دونو یعنی اروحین اونکی نزدیک اللہ تعالیٰ کی یعنی برزخ مین یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت میرے کی اور فرمایا دوسرے کو کیا طاقت رکھتا ہی تو یہہ کہ محروم کرے بندہ میرے کو رحمت میرے کی پس کہا اوسنی کہ نہیں طاقت رکھتا مین سے پروردگار میرے فرمایا پروردگار نی غضبناک ہوکر یعنی جو کہ روح پر متعین ہے کہ لیجاؤ اوسکو طرف دوزخ کے تعلق کہ یہہ احمد نی **ف** اوس شخص نے جو عجب و غرور کیا اپنی عمل پر اور جتلایا جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نہیں بخشیگا تجکو مستحق عذاب کا بلوسیلی کہا ہی کسی بزرگ نی جو گناہ کہ باعث ذلیل و حقیر جانی کا اپنی تئین وہ بہتر ہی وسطاعت سے کہ لازم کری عجب و تکبر **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُوْلُ بَلْ يَقْرَأُ

اور روایت ہی اسماء بنتِ یزید کیسی کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے یہ آیت تا اسی سے بندوں کو زیادتی کی ہی نفس اپنے پر یعنی بسبب گناہ کے نہ کہ نیکی نا امید مت ہو رحمت خدا کی سے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ بخشتا ہی گناہ سب نہیں پروا کہتا نفل کے بارہ حماد و ترمذی نے اور کہا ہی یہ حدیث حسن غریب ہے اور شعر الستہ میں لفظ لقول کا ہی بجائے اقرار کی ف بخشتا ہی گناہ یعنی کافروں کی ساتھ توبہ کی اور مومنوں کی ساتھ توبہ اور بغیر توبہ کی بھی اگر چاہتا ہی ع و

عن ابن عباس فی قول اللہ عز وجل الا اللمم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللھم تغفر جما وای عبد لا الما

رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی الا اللمم کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشے تو یا الٰہی تو بخشندہ بڑی گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہی کہ جسنی نہیں کیے چھوٹی گناہ نفل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف سارے آیت یوں ہے والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرۃ یعنی جو لوگ پرہیز کرتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے سوای چھوٹی گناہوں کے بیشک پروردگار تیرا فراخ کرنیوالا ہی مغفرت کا پس اس آیت میں جو ہی سوای چھوٹی گناہوں کی پھر حضرت نے بطور سند کی شعر مذکور پڑھا کہ اس سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ مومن خالی نہیں ہے چھوٹی گناہوں سے اور حاصل یہ ہے کہ شان و فضل تیرا الٰہی کا اگر چاہی تو بخشی تو کبیرہ گناہوں کو چھوٹوں کی تو کیا حقیقت ہی اس کو نسا بندہ تیرا کہ چھوٹی گناہ نہیں کرتا اور تو نہیں بخشتا بلکہ چاہا دیتا ہی اور کو سبب نیکیوں کی اور یہ شعر امیہ بن ابی صلت کی ہی کہ ایام جاہلیت کی بتوں کی بہت عبادت کرتا تھا اور سو وقت میں اور ایمان کہتا تھا قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہیں ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تھا اسی سے بخشے صلے اللہ علیہ وسلم اور کی شعر سنتی تھی اور خود بھی کہی پڑھی تھی ش ع و عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فسلونی الھدی اھدکم وکلکم فقراء الا من اغنیت فسلونی ارزقکم وکلکم مذنب الا من عافیت فمن علم منکم انی ذو قدرۃ علی المغفرۃ فاستغفرنی اغفر لہ ولا ابالی ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی ما زاد ذلک فی ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما نقص ذلک من ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا فی صعید واحد فسال کل انسان منکم ما بلغت امنیتہ فاعطیت کل سائل منکم ما نقص ذلک من ملکی الا کما لو ان احدکم مر بالبحر فغمس فیہ ابرۃ ثم رفعھا ذلک بانی جواد ماجد افعل ما ارید عطائی کلام وعذابی کلام انما امری لشیء اذا اردتہ ان اقول لہ کن فیکون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اے بندو میری سب تم گمراہی ہو سوا ہ کہ جسکو ہدایت کی میں پس مانگو مجھی ہدایت ہدایت کرونگا میں تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن میں مگر جسکو دولتمند کیا میں پس مانگو مجھی روزی دونگا میں تمکو یعنی حلال طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی مقصور ہی سب کے گناہ مگر جسکو نگاہ رکھی میں یعنی بنیا کپوں سے جانا تم نے کہ تحقیق میں قدرت والا ہوں بخشنی پر پس بخشش مانگی مجھی بخشونگا میں اور سکو یعنی گناہ اور کی اور نہیں پروا کرتا میں اگر کل تمہارے اور پچھلی تمہارے اور زندی تمہاری اور مردی تمہاری اور تر تمہاری اور خشک تمہاری یعنی جوان اور بوڑھی تمہاری یا عالم و جاہل تمہارے یا فرمان بردار و گنہگار تمہاری غرضکہ سب مخلوقات جمع ہوں اوپر ایک متقی دل بندے کی میری بندوں میں سے کہ وہ نہی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں زیادہ کرے یہ یعنی جمع ہونا تمہارا ملک میں بقدر بازو مچھر کی اور اگر تحقیق اگلی تمہاری اور پچھلی تمہارے اور زندی تمہاری اور مردی تمہاری اور خشک تمہاری جمع ہوں اوپر بدبخت ترین دل بندے کی میرے بندوں میں سے کہ کرے یہ تمہارا ملک میں سے بقدر بازو مچھر کی اور اگر تحقیق اگلی تمہارے اور پچھلی تمہارے اور زندی تمہارے اور مردی تمہارے اور

اور خشک ہماری جمع ہوں ایک جگہ ہمیں پھر نمی ہر آدمی تم میں سے اور متفرق کر دے ہی آدم اور اسکی یعنی جو حاجت ہے ہمیں کہتا ہو پھر وہ ہمیں ہر آنی دے یہ کہو تم ہم یعنے مقاصد اوسکی تم کم کری یہ یعنی دنیا اور حاجت روائی کر فی ملک میں یہ ہی کہہ مگر صبا کہ اگر تم ایک مین کا گذری دریا پر پہر ڈالی آمین ہوئی ہر ڈھاوی اسکو یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو کہ جتنا پانی سوئمین مین لگ جاتا ہی والا اوسکی ملک مین کمی کا کب پاتی ہے وہ کتنا ہی دی اوسکی ان ہر کمی ہمیں ہوتی یعنی نہ کم ہونا بار واکرنا حاجتوں کا بسبب اسکے ہی کہ مین بہت سخی ہون بہت دینی والا کرتا ہون جو چاہتا ہون یعنی یہہ تمام سخاوت وکرم سائل اور مطلوب اور اختیار میری ہی ارادہ بندیکو دخل نہین دنیا یہ حکم کرتا ہی اور عذاب میرا حکم کرتا ہی یعنی ایک حکم مین یہہ سب کرتا ہون محتاج اسباب کا نہین ہمیں ہی امر میرا وطی کسی چیز کی حسوقت کہ چاہتا ہون مین یعنی پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہتا ہون مین اوسیتیر کو ہو جا پس ہو جاتی ہی نقل کی یہہ حدیث اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ ھو اھل التقوی واھل المغفرۃ قال ربکم انا اھل ان اتقی فمن اتقانی فانا اھل ان اغفر رواہ الترمذی وابن ماجۃ واللفظ لہ اور روایت ہی انس سے نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اونہون نی پڑہی یہہ آیت کہ وہی صاحب ہی تقوی کا اور صاحب ہی بخشش کا فرمایا حضرت نی یہہ تفسیر آیت مذکورہ کی کہ فرمایا رب تمہاری نی کہ مین لائق اسکی ہون کہ لوگ پرہیز کرین شرک کہ سی سے تابہ میری پس جو کوئی پرہیز کرتا ہی شرک کرنے سی تابہ میری پس مین ہون لائق اسکی کہ بخشون مین اور نسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** مضمون اس آیت کا مانند مضمون اس آیت کی ہی ان اللہ لا یغفران یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شرک کیا جاوے اوسکا اور بخشتا ہی سوائے اوسکی اوسکے کہ جسکو چاہتا ہی ع **وعن** ابن عمر قال کنا نعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس یقول رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الغفور مائۃ مرۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ہم نی گنتے تھے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین کہ کہتی سو بار ای پروردگار میرے بخش واسطے میرے اور قبول کر توبہ میری تحقیق تو ہی ہی توبہ قبول کرنیوالا بخشنے والا نقل کی یہہ حمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **وعن** بلال بن یسار بن زید مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی ابی عن جدی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفرلہ وان کان قد فر من الزحف رواہ الترمذی وابو داود اذا کذلک عند ابی داود وھلال بن یسار قال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی بلال مٹی یسار مٹی سی کہ زید موی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ کہا حدیث کی مجھ سی باپ میرے نی کہ نقل کی دادا میرے سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی وہ کہتی جو شخص کہ کہی طلب بخشش کی کرتا ہو مین اللہ سی وہ اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ نہر گہری کرنیوالا اور توبہ کرتا ہو مین طرف اوسکی بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکی اگرچہ بھاگا ہو لڑائی کفار کیسی کہ کبیرہ گناہ ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی لیکن نزدیک ابی داود کی ہلال بن یسار کے اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ الحی القیوم کو زیادہ ہی اوپر پیش ہی لیکن مرفوع اور اکثر روایتون مین بے اور ستار العیوب ہی تو صدق دلی سے پہر خاتمہ آیا ہی کہ استغفار کرنیوالا گنہ وہی اوگرچہ مقیم ہو اوس گناہ پر مانند ٹہہرا کرنیوالیکی ہی تابہ رہے اوپر اسکی ہمیشہ تابندہ

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل لیرفع الدرجۃ للعبد الصالح فی الجنۃ فیقول یا رب انی لی ھذہ فیقول باستغفار ولدک لک رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہی درجہ واسطے بندہ نیکبخت کی بہشت مین پس کہتا ہی بندہ اپروردگار میری کہا اصل ہوا مجکو یہہ درجہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیری کی واسطے تیری نقل کی یہہ احمد نی **وعن** عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما المیت فی القبر الا کالغریق المتغوث ینتظر دعوۃ تلحقہ من ابٍ او ام او اخٍ

اوصدیقی فاذا لحقتہ کان احب الیہ من الدنیا وما فیہا وان اللہ تعالی لیدخل علی اہل القبور من دعاء اہل الارض امثال الجبال وان ہدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا ہی مردہ قبر میں مانند ڈوبنے والی کی فریاد کرنیوالیکی کہ کوئی ماندہ اوسکا پکڑی نیطر ہوتا ہی دعا کا کہ پہنچی اوسکو اب کیطرف سی یا ماں کیطرف سی یا بہائی کیطرف سی یا دوست کیطرف سی پس جو وقت کہ پہنچتی ہی دعا اوسکو ہوتا ہی بیچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکی دنیا سی اور دنیا کی چیزوں سی اور تحقیق اللہ تعالی البتہ بیچتا ہی قبر والونکو بسبب دعا کرنیوالونکی مانند پہاڑوں کی یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش اور تحقیق تحفہ زندوں کا طرف مردوں کی استغفار کرنا ہی اونکی لیی نفل کی ہیہقی نی شعب الایمان میں **وعن** عبداللہ بن بسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا رواہ ابن ماجۃ وروی النسائی فی عمل یوم ولیلۃ اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہی واسطی اوس شخص کے کہ پاوی نی اعمال نامہ میں استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نفل کی ہیہ ابن ماجۃ اور نفل کی نسائی نی یہچ کتاب عمل یوم ولیلہ کی **ف** روایت کی بزازی اوس سے بطریق مرفوع کی کہ ہیں دونو قسمی اعمال کی بہتی والی اور بہا لیجاتی ہیں اعمال نامہ بندیکا ہر دن پہر دیکہتا ہی اللہ تعالی اول اعمال نامہ میں اور اخیر میں استغفار مگر کہ فرماتا ہی تبارک تعالی بخشی میں واسطی بندی اپنی کی وہ گناہ کہ درمیان دونو طرفونکے اعمال نامہ کی ہیں نقل ہیہ کہ صبح وشام کی استغفار سی ہیہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللہم اغفر لی ما قدمت وما اخرت واسررت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت رواہ مسلم وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمہم من الذین اذا احسنوا استبشروا واذا اساءوا استغفروا رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے کہتے یا الہی کر بخشدیو میرے اگلے گناہونکو اور پچلے گناہونکو اور چہپے کرے گناہونکو اور ظاہر کرے گناہونکو میرے تو ہی آگے کرنیوالا اور تو ہی پیچہے کرنیوالا نہیں ہی کوئی معبود مگر تو اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتے یا الہی کر بخشدیو مجکو اون لوگونکو میں سے کہ جب نیکی کریں خوش ہوں اور جب برائی کریں استغفار کریں نفل کی ہیہ ابن ماجۃ نی دعوات کبیر میں **وعن** الحارث بن سوید قال حدثنا عبداللہ بن مسعود حدیثین احدہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیتہ عن نفسہ قال ان المؤمن یری ذنوبہ کانہ قاعد تحت جبل یخاف ان یقع علیہ وان الفاجر یری ذنوبہ کذباب مر علی انفہ فقال بہ ہکذا ای بیدہ فذبہ عنہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للہ افرح بتوبۃ عبدہ المؤمن من رجل نزل فی ارض دویۃ مہلکۃ معہ راحلتہ علیہا طعامہ وشرابہ فوضع رأسہ فنام نومۃ فاستیقظ وقد ذہبت راحلتہ فطلبہا حتی اذا اشتد علیہ الحر والعطش او ما شاء اللہ قال ارجع الی مکانی الذی کنت فیہ فانام حتی اموت فوضع رأسہ علی ساعدہ لیموت فاستیقظ فاذا راحلتہ عندہ علیہا زادہ وشرابہ واللہ اشد فرحا بتوبۃ العبد المؤمن من ہذا براحلتہ وزادہ رواہ مسلم المرفوع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ فحسب البخاری الموقوف علی ابن مسعود ایضا اور روایت ہی حارث بن سوید کہ کہا حدیث کہیں ہم کو عبداللہ بن مسعود نی دو حدیثیں ایک انہیں سے نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور دوسری نفل کی اپنی طرف سی کہ وہ یہ ہے کہا کہ تحقیق مومن دیکہتا ہی اپنی گناہونکو گویا کہ بیٹہا ہوا ہی نیچی پہاڑ کی کہ ڈرتا ہی اوس سے کہ گر پڑی پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر دیکہتا ہی اپنی گناہونکو مانند مکہی کی کہ اوڑی اوسکی ناک پر پس شارہ کیا ساتہہ اوس مکہی کی اوسطرح سی یعنی اپنے ہاتہہ سے پس اوڑایا اوسکو اپنی ناک سی یعنی مومن گناہ سی بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اوسکا کہ پکڑا نہ جاؤں اور فاجر کو اپنی گناہ کریکی پروا نہیں ہوتی پہر کہا عبداللہ نی یعنی حدیث جو حضرت سی سنی تہی وہ بیان کی کہ سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنی اپنی بندے مومن کی بہ نسبت اوس شخص کے کہ اوترا ایک جنگل میں کہ نالی ہی درخت اور کہا اوس نی سجگہہ ہی ہلاکت کی ساتہہ اوسکی تیز سواری اوسکی اوسپر تہا کہانا اوسکا اور پینا اوسکا پس کہا سر رکہا یعنی استراحت کی لیی زمین پر اور سو رہا کچہہ سونا پہر جاگا اوس حالمیں کہ تحقیق جاتی رہی سواری اوسکی پہر تلاش کیا اوسکو یہانتک کہ جب وقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی نی یعنی بخر و بلا سوا گرمی و پیاس کے کہا پہر جاؤں میں طرف

مکان اپنی کی کہ تہامہ دو منزل پس سوار ہوں یہاں تک کہ مرجاوں پس کہا اپنا سر میری بازو پر تاکہ مرے پر جاگا پس گمان سوار اوسکی اوسکے پاس جاگا پھر اوسپر توشہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنی بندی مومن کی اس شخص سے ساتھہ سوار اپنی کی اور توشہ اپنی کے یعنے جیسی یہہ شخص اپنے سوار سے اور توشہ کی منی سی خوش ہوتا ہی اس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہی بندی کی توبہ کرنی سی نعمل کی یہہ مسلم فی ان دونوں حدیث ترجمہ اوسکو کہ مرفوع ہی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فقط یعنی جسمین قصہ سوار کی ہلاکنی اور پانی کا ہی اور حدیث جو موقوف ہی ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مانند پہاڑ کی دیکھتا ہی وہ نہیں ذکر کی اوسنے نقل کی بخاری فی حدیث موقوف ہی **ف** حاصل یہہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہی اور حدیث موقوف فرد بخاری ہی اور اسحدیث مین اشارہ ہی طرف اس آیتکی ان اللہ یحب التوابین کہا امام غزالی نے کی منقول ہی شیخ عالم اعمل و سنا فی العارفین سراج الحق والدین ابو الثناء محمود رحمۃ اللہ کہ او نہون نی کہا دعا کی یعنی اللہ سبحانہ و تعالی سی تیس برس تک یہہ کہ نصیب کری مجکو توبہ نصوحہ پس قبول کی گئی دعا میرے پر یعنے یعنی اپنی والدین اور کہا یعنی سبحان اللہ کیا حاجت کی لینی دعا کی یعنی تیس برس تک اور نہ روا ہوئی اتنک پس کہا یعنی خواب مین کہ کوئی کہنا ہی مجکو یا الفتح کیسا تو نی اوسنے یہہ ہی جانا ہی کہ کیا مانگتا ہی تو مانگتا ہی تو اللہ تعالی سی یہہ کہ دوست رکھی مجکو کیا نہین سنا تو نی اللہ تعالی سی کہ فرماتا ہی ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین پس یہہ حاجت کیا آسان ہی ع **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العبد المفتن التواب و روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اوس بندے ہی مومن کو کہ مبتلا ہووے گناہ نو مین اور بہت توبہ کرنیوالا ہی **ف** یہہ دوست رکھنا بسبب توبہ کی ہی بسبب گناہ کی ح **وعن** ابو بکر قال قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما احب ان لی الدنیا بھذہ الایۃ یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا الآیۃ فقال رجل فمن اشرک فسکت ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال الا ومن اشرک ثلث مرات و روایت ہی ابو بکر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ فرماتا تھا نہین دوست رکھتا مین کہ تحقیق میری لیی دنیا ہووے اس آیت کی لامی یعنی بندے میرے کہ زیادتی کی اونہون نی اپنی جانو پر یعنی ساتھہ گناہ کرنیکی نا امید ہو نہو رحمت سی اللہ تعالی کی تک یہہ کہا ایک شخص نے پس جنی شرک کیا یعنی وہ ہی داخل ہی اس آیت کی حکم مین ناہین یعنی بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہوا پس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وحی انتظار احکام الہی کی یا وسکی تفکر و تامل کے ادای جواب مین پھر فرمایا یعنی ہووے جو کوئی یا اپنی انتہا تک پہنچا ہوا پس شخص نے شرک کیا یعنی شرک کیا اور توبہ کی اپنی زندگی مین توبہ اوسکی قبول ہوئی پس وہ بھی داخل ہی اس آیت کی حکم مین تین بار فرمایا یہہ کلمہ **ف** نہین دوست رکھتا مین اعمال قبیحہ کو یعنی دوست رکھتا مین کہ اس آیت کی بدلی تمام دنیا کی چیزین تا ہہ لگین اور اونکو لمدد و ان اور لذت اوٹھاون اوسکی لذت کی چیز و نسی اسیمی کہ توشہ ہی مع اسمین مضمرہ گناہ ہونگی اور بعد لفظ لا تقنطوا کی باقی آیت یہہ ہی من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم یعنی مضمون اس آیت علی کرم اللہ وجہہ فی ان شعر و نمین اذہا ہی **شعر** یا عبادی الذین اسرفوا لا تقنطوا فان الا لہ روف بہ ولا تحسن ما بعدہ فان المطلق موقوف بالمقید یعنی مضمون اس شعر و فا کہی کہ ہمیں **شعر** غافل مرو کہ مرکب مردان مرد راہ در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند و نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ناگاہ بیک خروش میرسند رسیدہ اند ع وغیرہ **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی لیغفر لعبدہ عالم یقع الحجاب فقالوا یا رسول اللہ وما الحجاب قال ان تموت النفس وھی مشرکۃ رواہ احمد والبیہقی فی الثلثۃ الاحادیث الا خیر فی کتاب البعث و النشور اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی البتہ بخشتا ہی واسطے بندی اپنی کی یعنی ہووے جاہتا گناہ نو سی جبتک نہو پردہ درمیان بندیکی اور رحمت حق کی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کیا ہی پردہ فرمایا یہہ کہ مری آوے اسی الہین کہ مشرک کرتا ہووے اللہ کا بعد کہ ایمان لیا ہووے ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لقی اللہ لا یعبد

علیہ مثل جبال ذنوبہ غفر اللہ لہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان والشیرازی یعنی شعب الایمان اور شیرازی نے بسند ضعیف روایت کی ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے یعنی مرے حالیکہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے کسی کو اور نہ برابر کرتا ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے کسی کو اور دنیا میں پھرتا ہو اوپر پشت زمین کے گناہ پہاڑ کے گناہ یعنی بہت گناہ بخشے جائینگے اللہ تعالیٰ اور بھی دیکھئے گا اگر چاہی گا اصل کی دیۃ بیہقی نے کتاب الاحاد والمثانی میں **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وقال تفرد بہ النہرانی وھو مجہول وفی شرح السنۃ روی عنہ موقوفا قال الندم توبۃ والتائب من الذنب کالا ذنب لہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرنیوالا گناہ سے یعنی توبہ کرنیوالا گناہ سے ایسا ہے جیسا کہ نہیں ہوا گناہ اسکو یعنی توبہ صحیحہ مانند اس شخص کے ہی کہ نہیں گناہ اسکو اصل کی نقل کی ہے ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے کہ تفرد کیا ہے اسکو نہرانی نے اور وہ مجہول ہی اور شرح السنہ میں روایت کی بغوی نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے پشیمانی توبہ ہی ہے پشیمانی توبہ کرنیوالا مانند اس شخص کے ہی کہ نہیں گناہ اسکو اور بھی **ف** جانا چاہیے کہ توبہ جب ہوتی ہی ساتھ شرطوں کے تبھی نہیں تمک سکی قبول ہونی میں اور ہوتی ہی اس سے مغفرت بموجب وعدہ الٰہی کے ہی وہ الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ اور استغفار از راہ محبتی اور کسر نفسی کے ہر وقت توبہ کی کبھی ہوتی ہی نشانی والی گناہوں کی اور کبھی نہیں ہوتی لیکن ثواب پاتا ہی اوپر البتہ حاصل یہ ہے کہ یہ موقوف ہی مشیت ایزدی پر کہ چاہتا ہی تمہارے گناہ دور کرتا ہی اور چاہتا ہی نہیں دور کرتا ہی سو **باب** یہ باب ہے بیچ بیان اون حدیثوں کے کہ متعلق ہیں پہلی باب کے **ف** اکثر لفظوں میں فقط لفظ باب کا ہی اور بعضی لفظوں میں باب ہے فتحہ رحمہ یعنی اس باب میں بیان ہے وسعت رحمت باری تعالیٰ کا **الفصل الاول**

فیہ ہی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قضی اللہ الخلق کتب کتابا فھو عندہ فوق عرشہ ان رحمتی سبقت غضبی وفی روایۃ غلبت غضبی متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو مقدر کیا اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا مخلوقات کا لکھا اون مخلوقات کو بیچ اپنے فرشتوں کے یا قلم کو حکم کیا لکھنی کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالیٰ کی ہی اوپر عرش کے یعنی عرش پر ہی یہ ہے کہ تحقیق رحمت میری سبقت لیگئی ہی غضب میری پر اور ایک روایت میں ہی کہ غالب ہے رحمت میری غضب میرے پر نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** کتاب سے مثل اس حکم کی رکھی گئی اوپر عرش کی سبب بزرگ قدری اوسکی کی اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اوسکی سے غضب پر غالب ہونا نشانیوں رحمت کا اور بخشش و انعام اوسکی کا ہی کہ تمام مخلوقات کو گھیری ہوئی ہی اور بے نہایتی اور نشانیاں غضب کے کم ہیں جیسا کہ فرمایا ہی ان لعذابہ یعنی غضبہ من یشاء اور فرمایا ہی اللہم لک الحمد کلہ ولک الشکر کلہ الیک یرجع الامر کلہ علانیتہ وسرہ اور فرمایا ہی خدا نے اس بطلیموس تک علی خلقہ ما شاء من رحمتہ جیسا کہ فرمایا تو تو اندازہ کر اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر بقدر رحمت اوسکی کے ہی کہ باقی رکھتا ہی اوسکو اور روزی دیتا ہی اور نعمت پہنچاتا ہی اور عذاب نہیں کرتا ہے تو ظہور اوسکی رحمت کا دنیا میں ہے اور آخرت میں اس سے زیادہ ہوگا جیسا کہ حدیث اسنید میں بیان ہوا اور بھی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ مائۃ رحمۃ انزل منہا رحمۃ واحدۃ بین الجن والانس والبہائم والہوام فبہا یتعاطفون وبہا یتراحمون وبہا تعطف الوحش علی ولدہا واخر اللہ تسعا وتسعین رحمۃ یرحم بہا عبادہ یوم القیمۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن سلمان نحوہ وفی آخرہ قال فاذا کان یوم القیمۃ اکملہا بہذہ الرحمۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا

مسلم فی اور یہ ایک روایت مسلم کی سلمانسی مانند اسکی اور یہ ہے آخر اوسکی یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے پس جو وقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ثنا نوین رحمتوں کو ساتھ دوسو رحمت کی یعنی جو کہ دنیا مین پہنچی ہی ف اس روایت سی معلوم ہوا کہ یہانکی رحمت ہی ہوگی قیامت مین اور ثنا نوین وہ ہونگی سب ملکر سو رحمتیں ہوجاوینگی ح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابے ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانتا مومن ما پیچہ کو کہ نزدیک اللہ کی ہی عذاب سے نہ طمع کری ساتھ بہشت اوسکی کوئی اور اگر جانتی کافر ما پیچہ کو کہ نزدیک اللہ کی ہی رحمت سے نا امید نہووی جنت اوسکی کوئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف وارد ہوئی ہی یہہ حدیث پیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اوسکی تاکہ نہ مغرور ہو مومن ساتھ رحمت اوسکی پس نہ نڈر ہو عذاب اوسکی سی اور نہ نا امید ہو کافر رحمت اوسکیسی اور نہ چھوڑدی توبہ کرنی اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ بندیکو لائق ہی کہ ہو درمیان خوف و رجا کے منقول ہی حضرت عمر رضی کہ کہا اگر پکارا جاویگا قیامت مین یہہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت مین تو امید رکہونگا کہ وہ مین ہون اور اسیطرح کہ اگر پکارا جاویگا کہ ایک شخص دوزخ مین جاوی گا تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون ۱۲ ع **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشت بہت نزدیک ہی طرف ایک تمہارکی تسمی پاپوش اوسکیسی اور دوزخ بہی مانند اسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف حاصل یہہ کہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہین جیہی کام کری اور امید واحبت کا ہی اور ہرگا موتسی بچی اور ڈرتا رہی دوزخسی ۱۲ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِاَهْلِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ بِهٖ اَحَدًا مِنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابے ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا وسطی اپنی گہر کی لوگون کی ایک شخص نے کہ نہین کے تہی بہلائی کبہی اور ایک روایت مین ہے کہ زیادتی کی تہی ایک شخص نے اپنی نفس پر یعنی گناہ بہت کہی تہو پس جب پہنچا اوسکو موت وصیت کی اپنی بیٹون کو کہ جب مرجاوے یہہ شخص یعنے میں پس جلادو اوسکو یعنی محکو پہر اوڑا ڈالو آدہی راکہہ اوسکی جنگل مین اور آدہی دریا مین پس قسم ہی خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ و پہر اور مناقشہ کریگا ساتھ مین البتہ عذاب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسیکو عالم مین سے پس جب مرگیا کیا بیٹون اوسکی نی جو کہہ گیا تہا اوسنی پس حکم کیا اللہ تعالی نی دریا کو پس جمع کیا دریائی اوسچیز کو کہ اوسمین ہے اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگلی نی وہ چیز کہ اوسمین ہے یعنی دریا و جنگل نی اجزا اوس شخص کی سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہوکر پیدا ہوا پہر فرمایا اللہ تعالی نی کو سطی کیا تہا تو نی یہہ کہا اوس شخص نی کیا یعنی ڈر تیرا سی اے پروردگار میرے اور تو دانا تر ہی پس بخشدیا اللہ تعالی نی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اوس شخص نے جلد اکر اوڑانی کا حکم اسلیے کیا کہ وہ سمجہتا تہا کہ عذاب خاص اوسیکو ہوتا ہی کہ دفن کیا جاتا ہی پس اللہ سے ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نوازی ہی بات اوسکی پسند آگئی اور بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کی معنی ایک تو یہی ہین جو ند کو ہوئی اسصورت مین تو کچہہ اشکال نہین وارد ہوتا اور اگر معنی اسکی یہہ لین کہ اگر قادر ہوگا اللہ تو یہہ اشکال لازم آتا ہی کہ یہہ شک نا ہی قدرت باری تعالی مین اور وہ کفر ہی پس جواب اسکا بعضون نے یہہ کہا ہی کہ وہ شخص بیچ زمانہ فترت نبوت کی تہا یعنی اوسوقت مین کوئی نبی نہ تہا پس اوسوقت مین فقط توحید کافی تہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ غلبہ حیرت و دہشت سے واقع ہوا کہ اوسمین آدمی حکم مجنون اور مغلوب العقل کا رکہتا ہی اخوذ نہین ہوتا جیسیکہ ایک شخص کا ذکر اوپر کی باب مین ہوا کہ وقت پانی سوار کی اسپر نہایت خوشی کی کہا انت عبدی وانا ربک اللہ علم ح **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

وَرَدَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْعَى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بندیون سے پس ناگہان ایک عورت سے بندیون مین کہ تحقیق وہی تھی پیاتی اوسکی یعنی دودھ بہتا تھا بسبب کثرت کی اسکے کہ بچا اوسکی ساتھہ نہ تھا ڈھونڈتی تھی یعنی بچی کی تلاش مین جو وقت کہ پاتی کسی لڑکے کو بندیون مین یعنی اوسکو اور لگاتی اوسکو اپنی پیٹ سی اور دودھ پلاتی اوسکو یعنی بسبب محبت بچی اپنے کی پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان کرتی ہو اس عورت کو کہ ڈالی بچا اپنا آگ مین یعنی جب غیر کی بچی پر ہمہ محبت کہتی ہی تو کیا گمان کرتی ہو کہ اپنی بچیکو آگ مین ڈالی گی پس کہا ہمنے کہ نہین ڈالیگی اور سکتی ہے کہ قادر ہو نہ ڈالنی پر پس فرمایا کہ البتہ اللہ بہت رحم کرنیوالا ہی اپنے بندونپر یعنی مومن بندونپر بہ نسبت اس عورت کی اپنی بچی پر نقل کی ہمہ بخاری اور مسلم

وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاغْدُوا وَرُوحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نجات دیگا یعنی آگ سی کسی کو تم مین سے عمل اوسکا نہ اعمل نہین نفع دیگا بلکہ جز بفضل اور رحمت اوسکی ساتھہ ہو تو مفید ہی عرض کیا صحابہ نے اور نہ تمکو یعنی اپکو بھی عمل نہین نجات دیگا باوجود کامل ہونیکی فرمایا اور نہ مجکو مگر یہ کہ ڈھانکی مجکو اللہ اپنی طرف سی ساتھہ رحمت اپنی کی پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کی درمیانہ روی کرو عمل مین یعنی زیادتی اور کمی نکرو عمل مین اور اول روز مین عبادت کرو اور آخر روز مین عبادت کرو اور کچھہ رات کو یعنی نماز تہجد پڑہو اور میانہ روی اختیار کرو میانہ روی اختیار کرو یعنی عبادتین ہمیشہ کرو تم منزل مقصود کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل کریگا کسیکو تم مین عمل اوسکا بہشت مین اور نہ بچا دیگا اوسکو دوزخ سی یعنی عمل اوسکا اور نہ مجکو یعنی نہین داخل کریگا مجکو عمل جنت مین مگر ساتھہ رحمت اللہ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** مگر ساتھہ رحمت اللہ کے یعنی عمل کسا تھہ رحمت کے ہوگا وہ یہہ کام کریگا پس داخل بہشت کا ساتھہ محض فضل الہی کے ہوگا اور درجات اوسکی ملینگی موافق اعمال کے

وعن أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ اسلام لاوے بندہ پس اچھا ہو اسلام اوسکا یعنی خالص و نفاق سی کہ ظاہر و باطن یکسان ہو جہاڑتا ہی اللہ تعالی اوسسے ہر گناہ کو پہلی اسلام کی کیا تہا اور ہوتا ہے بعد اسکے بدل یعنی بعد اسلام لانیکی جو عمل کرتا ہی اوسپر بدلا ملتا ہی بیان اوسکا یہ کہ ایک نیکی دس سے سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور برائی مانند اوسکی یعنی جتنی کرتا ہی اوتنی ہی لکھی جاتی ہی مگر یہہ کہ تجاوز کرے اللہ اوسسے نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ بفضل رحمت الہی ہے کہ نیکی کا ثواب دس سے چند دیتا ہی سات سو چند تک اور جسکی لیے چاہتا ہی زیادہ بھی دیتا ہی موافق مشقت اور صدق و اخلاص اوسکی اور بدی جتنی کرتا ہی اوتنی لکھی جاتی ہی اور جسسے چاہتا ہی درگذر بھی کرتا ہی نہ ح

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھیں نیکیاں اور برائیاں یعنی حکم فرمایا وستو کو ساتھ لکھنے نیکی اور لکھنے کی اور حفظ ماتقدم تفصیل اوسکی یہ کہ جو شخص قصد کریگا نیکی کا پھر نہ کریگا نیکی یعنی میسر ہوکر اوسکا بسبب کسی عذر کے لکھتا ہے اوس نیکی کو اللہ تعالیٰ اوس نیکی کو لکھنے والے کی نزدیک اپنی ایک نیکی پوری پھر اگر قصد کریگا نیکی کا اور کریگا اوسکو لکھتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ اوسکی نزدیک اپنی دس نیکیاں سات سو تک بلکہ زیادہ اس سے جیسے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اپنی میں سے زیادہ جیسا چاہتا ہے اور لکھتا ہے زیادہ فضل و کرم اپنی کی موافق اخلاص اور بجالانی شرائط و آداب نیکی کے اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پھر نہ کی برائی لیکن بسبب خوف الٰہی کی لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکی نزدیک اپنی ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پھر کی برائی لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکی ایک برائی فضل کے یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد بنیکیوں سے وہ اعمال ہیں کہ جنکی کرنیسے ثواب پاتا ہے اور مراد برائیوں سے اعمال ہیں کہ جنکی کرنیسے مستحق عذاب کا ہوتا ہے اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کریگا اور پھر نہ کریگا تو ایک نیکی لکھے جانیکی سبب اسکے لکھے جانیکی ثواب عمل کا موقوف ہی نیت اور نیت موجب کے بہتری عمل اور اوسکی سبب اسکی کہ ثواب پاتا ہے نیت پر بدون عمل کی اور نہیں ثواب پاتا ہے عمل پر بدون نیت کی لیکن مضاعف نہیں ہوتا ثواب نیکی کا ساتھ نیت کی اور بلکہ زیادہ اس سے اس زیادتی کی حد کوئی نہیں جانتا ہے کہ کس قدر ہوتی ہے اور مبہم کہا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اسلیے کہ ذکر کرنا مبہم کا عبث دلالت میں قوی تر ہے ذکر کرنی معین کے سے چنانچہ اسلیے فرمایا ہے فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین ع **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مثل الذی یعمل السیئات ثم یعمل الحسنات کمثل رجل کانت علیہ درع ضیقۃ قد خنقتہ ثم عمل حسنۃ فانفکت حلقۃ ثم عمل اخری فانفکت اخری حتی تخرج الی الارض رواہ فی شرح السنۃ روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حال اوس شخص کا کہ کرتا ہے برائیاں پھر کرے نیکیاں مانند حال اوس شخص کے ہے کہ اوسپر زرہ تنگ تنگ کیا ہے حلقوں زرہ کے نے اوسکو پھر کی اوسنے نیکی پس کھل گئی حلقہ اوسکی پھر عمل کیا اوسنے نیکیاں یہانتک کہ کشادہ ہوکر نکل پڑی طرف زمین کی نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** حاصل یہ کہ برائی کرنی ہی سینہ تنگ ہوتا ہے اور متحیر ہوتا ہے امور دین اور دشمن کہتی ہیں اوسکو لوگ و نیکی کرنی سے سینہ فراخ ہوتا ہے امور آسان ہوتی ہیں یا مور اوسکی اور ہوتا ہے محبوب لوگونکی دلونمیں مشابہت رکھتا ہے اوسکو ساتھ ہیئت زرہ تنگ کے کہ سبب کھٹنی کا ہی دیکھنا اوسکا سبب تنگی قبر اور خوشدلی کا ہی ع بڑھ **وعن** ابی الدرداء انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقص علی المنبر وہو یقول ولمن خاف مقام ربہ جنتان قلت وان زنی وان سرق یا رسول اللہ فقال الثانیۃ ولمن خاف مقام ربہ جنتان قلت الثانیۃ وان زنی وان سرق یا رسول اللہ فقال الثالثۃ ولمن خاف مقام ربہ جنتان قلت الثالثۃ وان زنی وان سرق یا رسول اللہ قال وان رغم انف ابی الدرداء رواہ احمد اور روایت ہے ابی درداء سے یہ کہ اونہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نصیحت فرماتے تھے منبر پر اور فرماتے تھے اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈر اکھڑی ہونیسے روبرو پروردگار اپنے کی یعنی حساب کیلیے دن قیامت کی دو بہشتیں ہیں کہا میں نے اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنی ڈرنی والی نے تو بھی دو بہشتیں ہونگی اوسکیلیے پھر فرمایا دوسرے بار اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈر اروبرو کھڑی ہونی پروردگار اپنی کی سے دو بہشتیں ہیں پس کہا میں نے دوسرے بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ پھر فرمایا تیسرے بار اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈر اروبرو کھڑی ہونی پروردگار اپنی کیلیے دو بہشتیں ہیں پھر کہا میں نے تیسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداء کی نقل کیا ہے احمد نے **ف** دو بہشتیں ہیں بعضی حدیثوں نہیں آیا ہے کہ ایک ہیئت ہی کہ سونیکی ہیں مکان اور محل اور زیور وغیرہ اوسکی اور ایک ہیئت ہی کہ بمقابلہ جانیکے ہی مکان اوسکا اور ابو درداء نے اسلیے بعید جانا اس حکم کو اوسپر حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو درداء کی یعنی خوش معلوم ہو اوسکو یہ حکم بات یو نہیں ہے جملہ معترضہ کہی ع **وعن** عامر الرام قال بینا نحن عند یعنی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل رجل علیہ لساء وفی یدہ شیء قد التفع علیہ

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِيْ كِسَائِيْ فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَأْسِيْ فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَكَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِيْ فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِيْ قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُوْمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخِهَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی عامر تمیر انصاری کہا اوسوقت کہ تہا مین نزدیک مکی یعنی نزدیک پنج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان آیا ایک شخص اوسپر تہی ایک کملی وراوسکی ناتہہ مین کچہہ نیچے پیٹ رکہی تہی کملی اوسپر پہر کہا یا رسول اللہ گذرا تہا مین درختونکی پرپس سنی مینی اوسنین آواز سین جانور وکی بچونکی پس پکڑ لیا مینی اونکو اور رکہہ لیا مینی اونکو اپنی کملی مین پہر آئی بچونکی مان پہر نی لگی میری سر پرپس کہولدی مینی کملی بچونپر سی واسطی مانکی یعنی تاکہ دیکہی مان بچون کو پس آڑ پڑی اونپر پہر پیٹ لیا مینی مان اوربچون کو چادر اپنی مین پس پہر سب کیہ پاس ہین فرمایا کہہ دی اونکو پس کہہ دیا مینی اونکو یعنی اور کہول دیا اونکو اور چہوڑدی مان اونکی نی ہر جیسے سوا اوسکے مینی کی اونسو پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا تعجب کرتی ہو واسطی رحم کرنی مان بچون کی اپنی بچون پر پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی محکو ساتہہ حق کے البتہ اللہ تعالی بہت رحم کرنیوالا ہی اپنی بندونپر بہ نسبت مان بچون کی ساتہہ بچون اپنی کی پہر بہیجا اونکو یہانتک کہ رکہدی اونکو جہانسی پکڑا تہا تو نی اونکو حال آنکہ مان اونکی ساتہہ اونکی ہو پہر لیگیا وہ اونکو یعنی اور کہول دیا اونکو اور چہوڑدی مان اونکی نی ہر جیسے سوا اوسکے مینی کی اونسو

الفصل الثالث　فصل تیسرے

عن عبد اللّٰه بن عمر

قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَأَةٌ تَحْضُبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعُوْا هَجَمَتْ بِهِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ قَالَ بَلٰى قَالَتْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلٰى قَالَتْ إِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِيْ وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِيْ يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَأَبٰى أَنْ يَقُوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا تہا ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بعض غزوہ حضرت کی پس گذری حضرت کی ایک لوگون پر پہر فرمایا کون لوگ ہو تم عرض کیا اونہون نی ہم ہین مسلمان اور ایک عورت جلاتی تہی آگ نیچی ہانڈی اپنی کی اور اوسکی ساتہہ تہا بیٹا اوسکا پس جو وقت کہ اوٹہہتی لپٹ آگ کی دور کرتی لڑکیکو یعنی آگ کی گرمی سی پہنچ نہ اوٹہاوی پہر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا تم ہو رسول خدا کی فرمایا مان کہا اوس عورت نی قربان ہو باپ میرا اور مان میری کیا نہین اللہ بہت رحم کرنیوالون کا فرمایا کہا مان کہا اوس عورت نی کیا نہین اللہ تعالی زیادہ رحم کرنیوالا اپنی بندونپر مانسی ساتہہ بچی اپنی کی فرمایا کہا مان کہا اوس عورت نی کہ تحقیق مان نہین ڈالتی اپنی بچی کو آگ مین پس رہکا یا سر اپنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روتی ہوئی پہر اوٹہایا سر اپنا طرف اوس عورت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اپنی بندونکو مگر سرکشی کرنیوالیکو کہ سرکشی کرے اللہ یعنی خلاف کرے اوسکی حکم کا اور انکار کرے کہنی لا الہ الا اللہ کا نقل کی یہ ابن ماجہ نی

وعن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم

قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرَئِيْلَ إِنَّ فُلَانًا عَبْدِيْ يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِيْ أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ جِبْرَئِيْلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ فَيَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ فَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَهَا أَهْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہے ثوبان سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی تبکہ بندہ البتہ ڈہونڈہتا ہی مرضی اللہ کی یعنی ساتہہ

اور کرتی طاعات کی پھر ممسیکہ رہتا ہی ساتھ اوس مؤمن ہونیکی پس فرماتا ہی اللہ عزوجل جبرئیل کو کہ فلانا بندا میرا ڈھونڈھتا ہی پھر کہ راضی رہی محبوب دار ہو کہ رحمت یعنی رحمت کا ملکہ میرا اور پھر وہی پھر کہتا ہی جبرئیل رحمت خدا کی فلانی پر ہو جبھو اور کہتی ہین یہی بات فرشتی اوٹھانیوالی عرش کی اور کہتی ہین اوسکو وہ فرشتے کہ گرد اوسکی ہین یہانتک کہ کہتی ہین اس بات کو فرشتی ساتون آسمانونکی پھر اوترتی ہی رحمت اوس شخص کیطرف زمین کی نقل کی یہہ حمدنی **ف** اوترتی ہی رحمت یعنی دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اوسکو پھر رکھی جاتی ہی اوسکی ایسی قبولیت زمین مین یعنی لوگ خوش رکھتی ہین اوسکو اور یہہ حدیث مانند اوسحدیث کی ہی کہ ذکر فرمایا نصرانی کہ اللہ تعالی جب دوست رکھتا ہی ایک بندیکو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دوست رکھتا ہون فلانی بندیکو تو بھی دوست رکھ اوسکو پھر دوست رکھتا ہی اوسکو جبرئیل پھر پکارتا ہی جبرئیل آسمانمین کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی فلانیکو پس دوست رکھو تم اوسکو پس دوست رکھتی ہین اوسکو آسمان والی پھر کہجاتی ہی اوسکی لیی قبولیت زمین مین یعنی لوگ دوست رکھتی ہین اوسکو اور جب دشمن رکھتا ہی اللہ تعالی کسی بندیکو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دشمن رکھتا ہون فلانیکو تو بھی دشمن رکھ اوسکو پھر دشمن رکھتا ہی اوسکو جبرئیل پھر پکارتا ہی آسمان والون مین کہ اللہ تعالی دشمن رکھتا ہی فلانیکو پس دشمن رکھو تم اوسکو پس دشمن رکھتی ہین اوسکو پھر رکھدی جاتی ہی اوسکی لیی دشمنی زمین مین یعنی لوگ دشمن رکھتی ہین اوسکو انتہی یہی سبب ہے قبولیت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب لوگ اونکو دوست رکھتی ہین اور جو کہ سانہہ کو فریب دے اور خرچ کرنی مال کی عوام کی دلونکو اپنی طرف مائل کرتی ہین وہ خارج ہین ہمارے حصار سے ع ح **وعن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ تفسیر قول عزوجل کی پس بعضی اونمین سے ظالم ہین واسطی نفس اپنے کی اور بعضی اونمین سے میانہ رو ہین اور بعضی اونمین سے سبقت کرنیوالی ہین بنیکیون بفرمایا سب یہہ بہشت مین ہین نقل کی یہہ بیہقی فی کتاب بعث و نشور مین **ف** اوپر سی آیہ یون ہی ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ الایہ یعنی پھر دی ہمنی کتاب بعث اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنی اونکو یعنی ساتھ ایمان اسلام کی اپنی بندونمین سے پس بعضے برگزیدہ بندونمین سے وہ ہین کہ ظلم کرتی ہین اپنی نفسونپر یعنی مرتکب ہوتی ہین منہیات کی و بعضی اونمین سے میانہ رو ہین یعنی نیکی ہی کرتی ہین اور برائی ہی اور بعضی اونمین سے وہ ہین کہ سبقت کرتی ہین بھلائیونمین یعنی نہایت جد و جہد کرتی ہین بیچ سیکھنی علم اور کرنی عمل کی اور باوجود علم و عمل کے تعلیم و ارشاد ہی اور نکو کرتی ہین اور کہا حسن بصری رح نی کہ سبقت کرنیوالا وہ ہی کہ غالب ہون نیکیان اوسکی برائیونپر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہون نیکیان اور برائیان اوسکی اور ظالم وہ کہ غالب ہون برائیان اوسکی نیکیونپر یہہ تینون قسمین برگزیدہ بندونمین سے ہین سب بہشت ہین داخل ہونگی بحسب تفاوت مراتب و درجات کی اور اس سے فراخی رحمت باریتعالی کی معلوم ہوئی ع ح

باب ما یقول عند الصباح والمساء والمنام

باب ہے اون دعاؤنکا کہ پڑہی وقت صبح کی اور شام کی اور سونیکی **ف** صبح کہتی ہین اول روز کو افتاب نکلنیتک اور شام وقت غروب ہونی افتاب کے سیتا غروب ہونی شفق کی پس دعائین جو صبح و شام کی پڑہتی ہی آئی ہین چاہی ہیی نماز فجر و مغرب کے پڑہی اور چاہی بعد ع ح

الفصل الاول

فصل ہیں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسٰى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہتے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب

کر شام کرتی کہتی داخل ہوئی ہم شام مین اور داخل ہوا شام مین ملک سحالمین کو ملک ہین واسطے اللہ کی اور سب تعریف واسطے اللہ کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ
ایک ہے وہ نہین کوئی شریک واسطے اوسکی اوسکی ہی بادشاہت اور اوسکی ہی ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون بھلائی
اس امر کی اور بھلائی اوس چیز کی کہ آمین ہی یعنی جو چیزات مین پیدا ہوئی ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی اس امر کی اور برائی
اوسچیز کی کہ آمین ہے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کاہلی سی یعنی طاعت مین اور نہایت بڑاپی سی کہ خلل آجاوی بعضی قوی مین اور
برائی بڑاپی کیسی یعنی عقل جاتی رہی اور وہ چیز مین پیدا ہون کہ برا ہو سبب اوسکی حال اور پناہ مانگتا ہون فتنہ دنیا کیسی یعنی دنیا کی فتنون مین
اور محبت دنیا مین گرفتار ہونیسی اور عذاب قبر کی سی اور بسوقت صبح کرتی حضرت کہتی یہ ہے یعنی جو کہ شام مین پڑہی وہ صبح مین یہی پڑہنی ولیکن پر لفظ
بہ لی مسینا واسی الملک للہ کی اصبحنا واصبح الملک للہ اور ایک روایت مین بعد لفظ سوا الکبر کی یہ ہے ہی کہ ای رب میرے پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب
سے کہ دوزخ مین ہے اور عذاب سے کہ قبر مین ہی تقل کی ہے مسلم نے ف صبح کی وظیفہ مین بجائے اللیلۃ کی الیوم پڑہی یعنی اصبحنا اللھم انی اسالک من خیر ہذا الیوم
اور بجائے مونث ضمیرون کی مذکر ضمیرین پڑہی یعنی ہا کی جگہہ ہ پڑہی ع وعن حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
اخذ مضجعہ من اللیل وضع یدہ تحت خدہ ثم یقول اللھم باسمک اموت واحیی واذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد
ما اماتنا والیہ النشور رواہ البخاری ومسلم عن البراء اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آتی بجہونے
پر رات کو کہتی تا ہتھہ اپنا یعنی داہنی ہتیلی نیچی گال اپنی کی یعنی داہین گال کی پہر کہتی یا الٰہی ساتھہ نام تیری مرتا ہون مین اور زندہ ہوتا ہون مین یعنی سوتا
ہون اور جاگتا ہون اور بسوقت جاگتی کہتی سب تعریف ہی واسطے اوس خدا کی کہ جلایا ہمکو یعنی جگایا بعد مارنی ہمارکی یعنی بعد سلانی کی اور
طرف اوسکی ہی جو اٹھنا کے یہ ہے بجائے نی اور نقل کی مسلم نے برا ہی ف طرف اوسکی ہی رجوع یعنی بعد موت کی حساب اور جزا کی لیی دن قیامت کے
مضمون نی تو یہ معنی کہی ہین اور ظاہر یہ ہے کہ اوسنو سی یہان متفرق ہونا ہی بیچ طلب معاش وغیرہ کے بعد سونی کی اور رخسار یکی نیچی ہاتھہ رکہکر سونی مین
بہت غفلت نہین ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کرنی مین وقت سونی اور جاگنی کی یہ ہی کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع افعال کا عبادۃ پر ہو ع
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی احدکم الی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ
ازارہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ ثم یقول باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فارحمھا
وان ارسلتھا فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین وفی روایۃ ثم لیضطجع علی شقہ الایمن ثم لیقل باسمک
متفق علیہ وفی روایۃ فلینفضہ بصنفۃ ثوبہ ثلث مرات وان امسکت نفسی فاغفر لھا
اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسوقت کہ جگہہ پکڑی ایک تمہارا طرف اپنی بچھونی کی چاہیی کہ جہاڑی بچھونا اپنا تہہ
اندر کی کونی لنگی اپنی کی یعنی جو کونہ کہ متصل بدن ہے ہی ایسی کہ وہ نہین جانتا کہ کیا چیز پڑی ہی بیچ اوسکے بچھونی پر یعنی شاید کہ کوئی کیڑا یا کوڑا کرکٹ
اوسپر آ ہو پہر کہی بجائے لفظ کی ساتھہ نام تیرکی ای پروردگار میری رکہی مینی کروٹ اپنی اور ساتھہ نام تیرکی اور مدد تیری اوٹہاؤنگا مین اوسکو اگر
قبض کرے جان میری پس مہر کر اوسپر یعنی بخشدی اوسکو اور اگر چہوڑی تو اوسکو یعنی پھیرے تو حیات طرف میری اور جگاوی تو محکو پس نگہبانی کر اوسکی
ساتھہ وہ طرحکی کہ نگہبانی کرتا ہی ساتھہ اوسکی اپنی نیکبخت بندونکی اور ایک روایت مین ہے کہ جب آوی ایک تمہارا بچھونی پر جہاڑی بچھونا پہر چاہیی کہ لیٹے
داہنی کروٹ اپنی پر پہر کہی باسمک یعنی آخر تک پڑہ جاوے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہے پس چاہیی کہ جہاڑی بچھونی کو ساتھہ کونہ
کپڑی ہے کی مین کہ اصل روایت مین ہے واذا امسکت نفسی فاغفر لہا یعنی جبکہ قبض کرے جان میری تو بخش دے اوسکو فاغفر لہا ہی ف لنگی کی اندر کی کوفی سی جہاڑنی کو یسی فرمایا

کراوپر کا نہ میلا نہو اور آمین ستر اہی طرح دہکار رہتا ہی اور اگر قبض کرتو جان میری الٰہی جسکو تو ہی تو حکم مردیکا رکہتا ہی کہ حق تعالیٰ روح اوسکی قبض کرلیتا ہی بعد ازاں یا روح رکہہ چہوڑ تا ہی مار ڈالتا ہی یا پہر چہوڑ دیتا ہی جلا دیتا ہی پس دعا کی کہ خداوندا اگر روح رکہہ چہوڑی تو اور ماری تو زندہ رکہی اور اگر پہر بہیجی روح کو اور زندہ رکہی محفوظ رکہہ جیسی نیک بندہ کو محفوظ رکہتا ہی یعنے توفیق بہلائی کی دی اور گناہون سی بچایا اور مدد کر ہمارے امین اور نیک بندی وہ ہین کہ حق تعالیٰ کی اور بندون کی ادا کرتی ہین اور دامین کروٹ سی سونی مین حکمت یہ ہے کہ دل داہنی ہی پہلو مین ہی پس جب دامین کروٹ سی سوتا ہی تو دل لٹکتا رہتا ہی اوسسے بہت استراحت اور غفلت نیند مین نہین ہوتی اور آسان ہوتا ہی جاگنا نماز تہجد کی لیے اور بایین کروٹ سی سونی مین دل اپنی جگہہ پہیرا رہتا ہی اوسسے راحت اور غفلت نیند مین بہت ہوتی ہی ع ح **وعن** البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ نام علی شقہ الایمن ثم قال اللہم اسلمت نفسی الیک ووجہت وجہی الیک وفوضت امری الیک والجات ظہری الیک رغبۃ ورہبۃ الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک اٰمنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قالہن ثم مات تحت لیلتہ مات علی الفطرۃ وفی روایۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل یا فلان اذا اویت الی فراشک فتوضا وضوءک للصلوۃ ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللہم اسلمت نفسی الیک الی قولہ ارسلت وقال فان مت من لیلتک مت علی الفطرۃ وان اصبحت اصبت خیرا متفق علیہ

اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جگہہ پکڑتی طرف بچہونی اپنی کی سوتی دامین کروٹ اپنی پر پہر کہتی یا اللہ خالص متوجہ کیا مینی ذات اپنے کو طرف حکم تیری کی اور متوجہ کیا مینی مونہہ اپنا طرف تیری یعنی طرف قبلہ تیری کی اور سونپا مینی کام اپنا طرف تیری اور لگائی مینی پیٹہ اپنی طرف تیری یعنی اعتماد کیا مینی تجہہ اور پناہ لایا طرف تیری واسطی خواہش کرنیکی طرف ثواب تیری کی اور ڈر نیکی عذاب تیرے سے نہین پناہ اور نہین نجات تیری عذاب سے مگر طرف رحمت تیری کی ایمان لایا مین ساتہہ کتاب تیری کی کہ اوتاری ہی تو نی اور ساتہہ نبی تیری کی کہ بہیجا ہی تو نی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسشخص سے کہا ان کلمات کو پہر مرگیا اوسی رات مین مرا دین اسلام پر اور ایک روایت مین ہی کہ کہا براء نی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی واسطی ایک شخص کی کہ ای فلانی جسوقت کہ جگہہ پکڑی تو طرف بچہونی اپنی کی پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنی پورا پہر لیٹ داہنی کروٹ اپنی پہر کہہ اللہم اسلمت نفسی الیک الخ اور فرمایا حضرت نی پس اگر مری تو اوس رات اپنی مین مرگیا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو پہنچیگا بہلائی کو یعنی بہت بہلائی کو یا بہلائی کو دارین مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وآوانا فکم ممن لا کافی لہ ولا مؤوی رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی طرف بچہونی اپنی کی کہتی سب حمد واسطی اللہ کے ایسا اللہ کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہمارے کو اور ٹہکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہین دنیا مین سی کہ نہین کفایت کرنیوالا واسطی اونکی اور نہ ٹہکانا دینی والا نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی بہت لوگ ہین کہ نہین کفایت کرتا اونکو اللہ تعالیٰ ہر ذکی بدلی سی یعنی محفوظ نہین کہا اونکو ہر دن کی ایذا رسانی سی بلکہ وہ غالب ہو رہی ہین اوپر اور نہ مہیا کیا ہی اونکی لیے ٹہکانا بلکہ چہوڑ دیا ہی اونکو کہ سرگردان رہتی ہین کوچون اور بازارون اور جنگلو نہین اور ایذا پاتی ہین گرمی اور جاڑے مین ع **وعن** علی ان فاطمۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشکو الیہ ما تلقی فی یدیہا من الرحی وبلغہا انہ جاءہ رقیق فلم تصادفہ فذکرت ذلک لعائشۃ فلما جاء اخبرتہ

عائشہ قال فجاءنا وقد اخذنا مضاجعنا فذهبنا نقوم فقال على مكانكما فجاء فقعد بيني وبينها حتى وجدت برد قدميه على بطني فقال الا أدلكما على خير مما سألتماني اذا اخذتما مضاجعكما تسبحان ثلاثا وثلاثين وتحمدان ثلاثا وثلاثين وتكبران اربعا وثلاثين فهو خير لكما من خادم متفق عليه اور روایت ہی حضرت علی رضی کہ تحقیق حضرت فاطمۃ آمین بیمہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ارادہ سکی کہ شکایت کرین طرف حضرت کی شدت کی کہ پائی تہی اپنی ہاتھون سبب پیسنی چکی کی اور پہونچی تہی خبر حضرت فاطمہ کو پہ کہ آئی ہین حضرت کی پاس بردی پس پایا حضرت فاطمہ نی حضرت کو پس نہ کر سکیا یہ رو پر وعائشہ کی یعنی کہا اونسی کہ حضرت سی عرض کردینا کہ خادم کی مانگنی کی لیی آئی تہی پہر جب آئے حضرت خبر دی حضرت کو عائشہ نی یعنی جو کہ حضرت فاطمہ نے کہا تہا کہا حضرت علی نی پس آئی حضرت ہمارے پاس واسحالت ہین کہ لیٹ رہی تہی ہم اپنی بچھونے پر پس ارادہ کیا ہمنی اوٹہنی کا پس فرمایا حضرت نی ٹہہری رہو اپنی جگہ پہر آئی حضرت اور بیٹہہ گئی درمیان سیرے اور درمیان فاطمہ کی یہانتک کہ پائی یعنی ہنڈک حضرت کی قدم مبارک کی اپنی پیٹ پر پہر فرمایا کیا نہ بتلاؤن تمکو بہتر اوس چیز سے کہ مانگی تمنی یعنی بردہ وہ یہ ہے کہ جو وقت جاؤ تم اپنی بچھونی پس سبحان اللہ پڑہو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس بار پس یہ بہتر ہی تمہاری لیی خادم سی متفق علیہ اور فی حضرت جو اون دونون صاحبون کی درمیان مین آئی ہی تو یہ سبب نہایت شدت اور بی تکلفی کی تہا جیسا کہ کہا گیا ہی اوارت الاصفعت التکلفہ اور پائی معنی ہنڈک کی اس سی معلوم ہوا کہ حضرت علی اور فاطمۃ ایک لحاف مین سوتے تہی اور حضرت علی ننگی تہی سوائے ستر کی اور کہا جزری نی شرح حصن حصین مین کہ بعضی روایات صحیحہ مین تکبیر پہلی ہے پس شیخ ہماری حافظ ابن کثیر کہتی ہی کہ بعد نمازونکی سبحان اللہ پہلی پڑہی اور وقت سونیکی اللہ اکبر پہلی پڑہی انتہی اوظاہر تر یہ ہی کہ کبھی اللہ اکبر پہلی پڑہی اور کبھی پچھی تاکہ عمل دونون روایتون پر ہو جاوے اور بعد ولی اولیٰ تر ہی اور یہ بہتر ہی تمہاری لیی خادم سی یہ رغبت دلانی اوپر صبر کرنیکی مشقت دنیا پر اور مکروہات دنیا پر یعنی فقر و مرض وغیر ذلک پر اور آمین اشارہ ہی طرف افضلیت فقیہ صابر کی غنی شاکر پر شرح ۔ وعن ابی هريرة قال جاءت فاطمة الى النبي صلى الله عليه وسلم تسأله خادما فقال الا ادلك على ما هو خير من خادم تسبحين الله ثلاثا وثلاثين وتحمدين الله ثلاثا وثلاثين وتكبرين الله اربعا وثلاثين عند كل صلاة وعند منامك رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ آئی آمین حضرت فاطمہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مانگین حضرت سی خادم یعنی اور حضرت نہ ملی پس سب سنا تو تشریف لائی اور فرمایا حضرت نی کیا نہ بتاؤن تمکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سی سبحان اللہ پڑہو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس بار بعد ہر نماز کی اور نزدیک سونی کی نقل کی یہ مسلم فی فضل دوسری ۔ الفصل الثانی عن ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اصبح قال اللهم بك اصبحنا وبك امسينا وبك نحيا وبك نموت واليك النشور واذا امسى قال اللهم بك امسينا وبك اصبحنا وبك نحيا وبك نموت واليك المصير رواه الترمذي وابو داود وزاد ما عجز عنه وعن ابی ہریرہ کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت صبح کرتی کہتی یا الٰہی ساتہہ قدرت اور نام تیرے صبح کیے ہمنی اور ساتہہ نام تیرے جیتے ہین ہم اور ساتہہ نام تیرے مرنی ہین ہم اور طرف تیری ہی رجوع اور جو وقت کہ شام کرتی کہتی یا الٰہی ساتہہ قدرت تیری شام کی ہمنی اور ساتہہ قدرت تیری صبح کی ہمنی اور ساتہہ مدد تیری زندہ رہتی ہین ہم اور ساتہہ مدد تیری مرتی ہین ہم اور طرف تیرے ہی اوٹہنا یعنی بعد مرنی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور زاد ما عجز فی وعنه قال قال ابو بكر قلت يا رسول الله مرني بشيء اقوله اذا اصبحت واذا امسيت قال قل اللهم عالم الغيب والشهادة فاطر السموات والارض رب كل شيء ومليكه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان

وشرکہ وقولہ اذا اصبحت واذا امسیت واذا اخذت مضجعک رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہی ہے
ہریرہ سے کہ کہا حضرت ابوبکر نے کہا یعنی یا رسول اللہ حکم کیجئے مجکو ساتھہ ایک پیر کے کہ کہوں میں وسکو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کی جو وقت کہ صبح کروں میں اور جو وقت کہ
شام کروں فرمایا کہہ یا اللہی جاننے والے پوشیدہ و ظاہر کی پیدا کرنے آسمان اور زمین کی ای رب ہر چیز کی اور مالک ہر چیز کی گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی
معبود دیگر تو پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ تیری برائی نفس اپنی کیسی اور برائی شیطان کیسی اور شرک کروانی شیطان کیسی کہہ سکو وقت کہ صبح کرے
تو اور جو وقت کہ شام کرے تو اور جو وقت کہ لیوے تو جگہہ سونے اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے **وعن** ابان ابن عثمان
قال سمعت ابی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یقول فی صباح کل یوم ومساء کل لیلۃ بسم اللہ الذی
لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ثلث مرات فیضرہ شیء فکان ابان قد اصابہ طرف فالج فجعل
الرجل ینظر الیہ فقال لہ ابان ما تنظر الی اما ان الحدیث کما حدثتک ولکنی لم اقلہ یومئذ لیمضی اللہ علی قدرہ
رواہ الترمذی وابن ماجۃ وابوداود وفی روایتہ لم تصبہ فجاءۃ بلاء حتی یصبح ومن قالھا حین
یصبح لم تصبہ فجاءۃ بلاء حتی یمسی روایت ہی ابان بن عثمان سے کہ کہا سنا میں اپنی باپ سے کہتا تھا فرماتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں کوئی بندہ کہ کہی ہر صبح صبح ہر روز کی اور شام ہر رات کی صبح کی میں اور شام کی میں ساتھہ نام اوس اللہ کی کہ نہیں ضرر کرتی ساتھہ نام اوسکے
کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ ہی سننے والا اور جاننے والا کہی تین بار پس ضرر کرے اوسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اس کلمہ کو تین
تین بار پڑھہ لی تو کوئی چیز اوسکو ضرر نہ کرے اور نہ اوسکو کوئی آفت پہونچے پس ہی ابان تحقیق پہونچی ہی اونکو ایک قسم بیماری فالج کی پس شروع کیا شخص سے
والی نے کہ دیکھتا تھا طرف ابان کی یعنی از راہ تعجب کے دیکھتا تھا کہ یہہ روایت کرتے ہیں کہ جو اس عالم کو پڑے ہی اوسکو کچھہ ضرر نہ پہونچے اور خود بیمار ہی فالج
میں گرفتار ہیں پس کہا اوسکو ابان نے کہ کیا دیکھتا ہی طرف میری تعجب سے خبردار ہو تحقیق حدیث بیشک طرح ہی کہ بیان کی تجھ سے ہی لیکن نہ میں نے صحیح ہی لیکن میں نہیں
پڑھی ہی یہہ دعا اوسدن تاکہ جاری کرے اللہ تعالی مجھہ پر تقدیر اپنی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابوداؤد نے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے نہ پہنچے اوسکو
فجاءۃ بلا الخ یعنی جو پڑے یہہ دعا ہر شام تین بار نہیں پہنچتی اوسکو ناگہانی بلا صبح تک و جو پڑے اوسکو وقت صبح کی نہیں پہنچتی اوسکو بلا ناگہانی شام
وعن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا امسی امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر رب اسئلک خیر ما فی ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذ بک
من شر ما فی ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا رب اعوذ بک من الکسل ومن سوء الکبر والکفر وفی روایۃ من سوء الکبیر والکبر رب
اعوذ بک من عذاب النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا اصبحنا واصبح الملک للہ رواہ ابوداود والترمذی
وفی روایتہ لم یذکر من سوء الکفر اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہتے جب شام کرتے شام کی ہمنے اور
شام کی ملک نے واسطے خدا کی اور سب تعریف واسطے خدا کی اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اوسکا اوسکی ہی بادشاہت اور اوسکی
ہی ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای پروردگار میرے مانگتا ہوں میں بہتری کی اس شب میں واقع ہوئی اور بہتری کی اس کے بعد اس شب
کی واقع ہوا اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ تیری برائی اوسچیز کیسی کہ اس رات میں واقع ہو اور برائی اوسچیز کیسی کہ بعد اس رات کی واقع ہوا ی پروردگار میرے پناہ
مانگتا ہوں میں ساتھہ تیری کاہلی سی یعنی عبادت میں اور برائی بڑاپی کیسی یا کہا برائی کفر کیسی اور ایک روایت میں ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ تیری برائی
بڑاپی کیسی اور تکبر کیسی ای پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ تیری عذاب فرخ کیسی اور عذاب قبر کیسی جو وقت کہ صبح کرتی کہتی یہی یعنی جو کہ شام میں

پڑھی وہ صبح میں بھی پڑھی لیکن ٹھیک بھی نہیں اسی الملک کے اسناد سے الملک سے نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی فی الدعوات روایت ترمذی کی میں ذکر کیا لفظ من سورۃ الکہف **وعن** بعض بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمہا فیقول قولی حین تصبحین سبحان اللہ وبحمدہ لا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ کان ومالم یشا لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما وانہ من قالہا حین یصبح حفظ حتی یمسی ومن قالہا حین یمسی حفظ حتی یصبح رواہ ابو داؤد اور روایت ہی بعض بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی سکھلاتی اونکو پس فرماتی کہ جو وقت کہ صبح کرے تو پاکی ہی اللہ کو ساتھ تعریف اوسکی اور نہیں قوۃ یعنی تسبیح و حمد وغیرہ پر مگر ساتھ مدد اللہ کی جو کہ چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا جانوں ہوں نہیں یعنی اعتقاد رکھوں ہوں نہیں یہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور تحقیق اللہ نے گھیرا ہی ہر چیز کو از روی جاننے کی پس تحقیق جس شخص نے کہی یہ کلمے وقت صبح کے محفوظ رہتا ہی یعنی بلاؤں اور خطاؤں سے شام تک اور جس نے کہی یہ کلمے شام کو محفوظ رہتا ہی صبح تک نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح سبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظہرون الی قولہ وکذلک تخرجون اذکر ما فاتک فی یومک ذلک رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہی وقت صبح کے پس ساتھ پاکی کی یاد کرو اللہ کے یا نماز پڑھو اللہ کے اوسوقت کہ شام کرتی ہو یعنی وقت مغرب عشا کا اور اوسوقت کہ صبح کرتی ہو اور اوسکی لیے ہی تعریف آسمانوں میں اور زمین میں اور ساتھ پاکی کی یاد کرو یا نماز پڑھو وقت عصر کی اور وقت ظہر کی تا قولہ وکذلک تخرجون جس پڑھیں یہ آیتیں صبح کو پائی اوسنی وہ چیز کہ رہ گئی تھی اوس سے اور جس پڑھیں یہ آیتیں وقت شام کی پائی وہ چیز کہ رہ گئی تھی اوس سے اوس سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** بعد لفظ تظہرون کی آیت ہوں ہی یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتہا وکذلک تخرجون یعنی نکالتا ہی اللہ تعالی زندہ کو مردہ سی یعنی بچی کو منی سی اور انڈی سی اور نکالتا ہی مردہ کو زندہ سی یعنی منی اور انڈے کو آدمی اور جانور سی اور زندہ کرتا ہی زمین کو بعد مرنی اوسکی یعنی سرسبز کرتا ہی بعد خشک ہونیکی اوس سے اسطرح نکالی جاؤ گے تم یعنی قبر وں سی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ جو کوئی یہ آیت صبح کو پڑھتا ہی تو جو بھلائی اور ورد اوسدن فوت ہو جاتا ہی اوسکا ثواب حاصل ہو جاتا ہی اور اسطرح شام کی پڑھنی ہی رات کی بھلائی اور ورد فوت ہونیکا ثواب پاتا ہی اور معالم التنزیل میں لکھا ہی کہ کہا نافع بن ازرق نے ابن عباس سے کہ آیا پاتی ہو تم پانچوں نمازیں قرآن میں کہا اونہوں نے ہاں اور پڑھیں یہ دونوں آیتیں یعنی فسبحان اللہ سے لفظ تظہرون تک اور کہا کہ جمع کیا ہی ان آیتوں نے پانچوں نماز وں کو اور انکی وقتوں کو **وعن** ابی عیاش ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کان لہ عدل رقبۃ من ولد اسماعیل وکتب لہ عشر حسنات وحط عنہ عشر سیئات ورفع لہ عشر درجات وکان فی حرز من الشیطان حتی یمسی وان قالہا اذا امسی کان لہ مثل ذلک حتی یصبح فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا قال صدق ابو عیاش رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی عیاش سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کہی وقت صبح کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اوسکا اوسکی لیے ہی بادشاہت اور اوسکی لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہوتا ہی اوسکی لیے ثواب موافق آزاد کرنی بردی کی اولاد حضرت اسمعیل کی اور لکھی جاتی ہیں اوسکی لیے دس نیکیاں اور دور کیجاتی ہیں اوس سے دس برائیاں اور بلند کیجاتی ہیں اوسکے لیے دس درجے اور ہوتا ہی پناہ میں شیطان سے یعنی شر بہکانی اوسکی سے شام تک اور جس نے کہا ان کلمات کو وقت شام کی ہوتا ہی اوسکی لیے مانند اسکی صبح تک

کہا حماد بن سلمہ نے کہ ایک دن ہی حدیث کا کہ میں نے کہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہے حدیث آپ سے ایسی اور ایسی یعنی جو کہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش نے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** الحارث بن مسلم التمیمی عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اسر الیہ فقال اذا انصرفت من صلوۃ المغرب فقل قبل ان تکلم احدا اللھم اجرنی من النار سبع مرات فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک جوار منہا واذا صلیت الصبح فقل کذلک فانک ان مت فی یومک کتب لک جوار منہا رواہ ابو داؤد والنسائی حارث بن مسلم تمیمی سے کہ نقل کرتے اپنی باپ سے اونہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ نے چپکی سی کہی اونسی باپ پس فرمایا جو وقت کہ فارغ ہو وے تو نماز مغرب کی سی پس کہہ سات بار پہلے اسکی کہ کلام کرے تو کسی سی یا الٰہی پناہ دی مجھکو آگ سی پس تحقیق تو جو وقت کہ کہی گا یہ ہر مری تو اوسی رات میں لکھی جاوے گی تیری لیے خلاصی آگ سی اور جو وقت کہ پڑھی تو نماز صبح کی یہ کہی تو اسیطرح یعنی سات بار پہلی کلام کرنیسی پس تحقیق اگر مری اوسدن لکھی جاوے گی تیری لیے خلاصی آگ سی نقل کیے یہ ابو داؤد نے **وعن** ابن عمر قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ہؤلاء الکلمات حین یمسی وحین یصبح اللھم انی اسالک العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واہلی ومالی اللھم استر عوراتی وامن روعاتی اللھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی یعنی الخسف رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن عمر کی کہ نہیں چھوڑتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہوویں ان کلمات کو وقت شام کی اور صبح کی یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسی عافیت دنیا اور آخرت میں یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسی معافی گناہوں کی اور سلامتی یعنی عیبوں سی بیچ امور دین اپنی کی اور دنیا اپنی کی اوپر بیچ حال اہل اپنی کی اور مال اپنی کی یا الٰہی ڈھانک عیب میرے اور امن میں کہہ خوف کی چیزوں سی یعنی دفع کر بلاؤں مجھے یا الٰہی محفوظ رکھہ مجکو آگے میری سی اوپیچھے میرے سی اور داہنی میرے سی اور بائیں میرے سی اور اوپر میرے سی اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ بڑائی تیری کی اسسے کہ ہلاک کیا جاؤں میں ناگہان نیچی اپنی سی یعنی زمین میں دھنس جانی سی نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح اللھم اصبحنا نشہدک ونشہد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک الا غفر اللہ لہ ما اصابہ فی یومہ ذلک من ذنب فان قالہا حین یمسی غفر اللہ لہ ما اصابہ فی تلک اللیلۃ من ذنب رواہ الترمذی وابو داؤد وقال الترمذی ہذا حدیث غریب **ف** لفظ من حمد من قال میں یمسی ما فیہ کی ہی اور ممکن ہے یہ کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور موید ہی اسکا جملہ وان قالہا الخ **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یقول اذا امسی واذا اصبح ثلثا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیہ یوم القیمۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ثوبان کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی

کوئی بندہ مسلمان کہ کہی وقت شام کی اور وقت صبح کی تین بار راضی ہوا میں ساتھ اللہ کی رب ہونے کو اور ساتھ اسلام کی دین ہونی کو اور ساتھ محمد کی نبی ہونے کو مگر گر ہوگا لازم اللہ پر یعنی از راہ تفضل کرم کی بہہ کہ راضی کر دی اوسکو دن قیامت کی یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہو جائیگا نقل کے بہہ حمد اور ترمذی نے

ف بعضی روایتوں میں لفظ نبیا ہی ہو بعضی میں رسولا پس مستحب ہے کہ دونوں پڑہی یعنی کہی نبیا اور رسولا بھی

وعن حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وضع یدہ تحت راسہ ثم قال اللھم قنی عذابک یوم تجمع عبادک او تبعث عبادک رواہ الترمذی وروی احمد عن البراء ورد روایت ہی حذیفہ سی بہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ ارادہ کرتی سونی کا رکہتی ہاتھہ اپنا نیچی سر اپنی کی بہر کہتی ہاتھہ اپنا نیچی سر اپنی کی بہر کہتی تین بار یا الہی بچا مجکو اپنی عذاب سی اوسدن کہ جمع کریگا تو اپنی بندون کو یا کہا اوٹہاویگا تو اپنی بندون کو یعنی راد کیونکہ ہوا ہی کہ جمع عبادک کہا یا بچا تو اوسکی بعث عبادک کہا نقل کے بہہ ترمذی نی اور نقل کے احمدنی براء سی **ف** اس روایت میں آیا کہ دست مبارک سر کی نیچی رکہتی تہی اور روایت میں آیا کہ رخسارہ مبارکہ کی نیچی رکہتی تطبیق اسمین یون دیجاوی کہ کبہی سر کی نیچی رکہتی ہون گی اور کبہی رخسارہ کی نیچی جس راوی نی جو دیکہا سو روایت کیا یا بہہ کہ کبہہ ہاتہہ سر کی نیچی ہوتا ہو اور کبہہ رخسارہ کی نیچی پس بیان کیا ہر راوی نی مختلف وجہ سی کا کہ دیکہا بخ **وعن** حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یرقد وضع یدہ الیمنی تحت خدہ ثم یقول اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلث مرات رواہ ابو داؤد اور روایت ہی حفصہ سی بہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ ارادہ کرتی سونی کا رکہتی داہنا ہاتہہ اپنا نیچی کالی اپنی کی بہر کہتی تین بار یا الہی بچا مجکو عذاب سی اوسدن کہ اوٹہاویگا تو اپنی بندون کو نقل کی بہہ ابو داؤد نی **وعن** علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول عند مضجعہ اللھم انی اعوذ بوجھک الکریم وکلماتک التامات من شر ما انت اخذ بناصیتہ اللھم انت تکشف المغرم والمانم اللھم لا یھزم جندک ولا یخلف وعدک ولا ینفع ذا الجد منک الجد سبحانک وبحمدک رواہ ابو داؤد اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہتی تہی نزدیک سونی اپنی کی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ ذات بزرگی تیری کی اور کلمات پوری تیری کی یعنی اسماء و صفات کی یا کتابون تیری کی برائی اوس چیز کی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی یعنی جو چیز تیری قبضہ قدرت مین ہے یعنی ہر چیز کی برائی سی یا الہی تو دور کرتا ہی قرض کو اور گناہ کو یا الہی نہین شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہین مغلوب ہوتا آخر الامر مین اور نہین خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب سی تیری دولتمندی یعنی بلکہ نفع دیتی ہین عمل صالح پاک ہی تو اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھہ تعریف تیری نقل کی بہہ ابو داؤد نی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یاوی الی فراشہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ثلث مرات غفر اللہ لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر او عدد رمل عالج او عدد ورق الشجر او عدد ایام الدنیا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی اوسوقت کہ جاوے اپنی سیجہونی پر بخشش چاہتا ہون مین اللہ سی ایسا اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر کرنی والا خلق کا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اوسکی تین بار بخشتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکی گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند کف دریا کی یا گنتی ریت عالج کی یا گنتی پتون درخت کی یا گنتی دنون دنیا کی نقل کی بہہ ترمذی نی اور کہا بہہ حدیث غریب ہے **ف** عالج زیر اور زیر لام کی نام ہی ایک جنگل کا زمین مغرب مین و مان ریت بہت ہوتی ہی اور غرض ان چیزون کی بیان سے بہہ ہی کہ اگر بہت گناہ ہونگے تو بہی بخشی جاوینگی **وعن** شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یاخذ

مَضْجَعَهٗ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لیوے خواب گاہ اپنی ساتھ پڑھنی کسی سورۃ کی کتاب اللہ سے مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکی ایک فرشتہ یعنی حکم کرتا ہی اوسکو نگہبانی کرنی اوسکی ضرر کرنی والی چیزوں سی پس نہیں نزدیک ہوتی اوسکی کوئی چیز کہ ایذا دی اوسکو یہانتک کہ جاگی جب وقت جاگنے کا یعنی بعد دیر کی خواہ جلدی قتل کی یہ ترمذی فی ف روایت ہی ابن سنی طریق مرفوع کی کہ جب کہی تو بہلونا اپنا بچھونی پر اور پڑھی تو فاتحۃ الکتاب کے قتل ہو اللہ احد پس تحقیق امن میں ہیگا تو ہر چیز سی سوائے موت کی ع وعن عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

لا يحصيهما

اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ يُسَبِّحُهٗ وَيُكَبِّرُهٗ وَيَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطٰنُ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ خَصْلَتَانِ اَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَلِلنَّسَائِيِّ فِيْ رِوَايَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَاَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَيَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَفِي اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرتا اوپر ہر مرد مسلمان مگر کہ داخل ہوتا ہی بہشت میں یعنی نجات پانی والوں کی ساتھ داخل ہوگا خبردار ہو وہ دونوں چیزیں آسان ہیں یعنی اسلیے کہ دشوار نہیں کرنا اوسکا اوسپر آسان کرنی اللہ اوسپر اور عمل کرنی والی دو نہ کم ہیں یعنی مداومت کرنی والی اوپر نادر ہیں بسبب نہونی توفیق کی ایک چیز تو یہ ہی کہ ساتھ پاکی کی یاد کرنی اللہ کو یعنی سبحان اللہ پڑھنی جبھی ہر نماز فرض کی دس بار اور حمد کرنی خدا کی یعنی الحمد للہ کہنی دس بار اور اللہ اکبر کہنی دس بار کہا ابن عمرو نی پس دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گنتی ہی ان تسبیحات کو اپنی ہاتھ ہی یعنی انگلیوں پر فرمایا حضرت نی پس یہ ہوئے دو سو پچاس یعنی بابت پانچوں نمازوں کی زبان پر اور ہزار پچاس میزان میں یعنی میزان اعمال میں حساب اسکی کہ ہر نیکی دس برابر لکھی جاتی ہی اور دو سو پچاس چیز یہ ہی کہ جب پکڑی خواب گاہ اپنی تسبیح کرنی اللہ کو اور تکبیر کہنی اوسکو اور حمد کرنی اوسکو سو بار یعنی سبحان اللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑھی کہ سب ملکر سو بار ہوں پس یہ سو بار میں زبان پر اور ہزار ہزار میزان اعمال میں پس کون تم میں سی کرتا ہوگا دن رات میں اڑھائی ہزار برائیاں عرض کیا صحابہ نی کہ کسطرح نہ محافظت کرینگی ہم ان چیزوں پر فرمایا آتا ہی ایک تمہاری کی پاس شیطان اوسحالیکہ وہ اپنی نماز میں ہوتا ہی پھر کہتا ہی شیطان یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یعنی امور دنیا اور احوال اغنیا سی یاد نہ کرے متعلق ساتھ نماز کی نہیں اگرچہ امور آخرت سی ہو یہانتک کہ نماز پڑھ کہ پھر جاتا ہی پس شاید کہ وہ نہ کرے یعنی محافظت ان کلمات پر اور آتا ہی شیطان پاس خواب گاہ اوسکی پس سلاتا ہی اوسکو یہانتک کہ سو جاتا ہی نقل کی یہ ترمذی ابو داؤد و نسائی فی اور صحیح روایت ابو داؤد کی خلاف ہی بعضی نسخوں میں اسطرح ہی کہ فرمایا حضرت نی دو خصلتیں ہیں یا فرمایا دو خلتیں ہیں یا کہ شک ہوا ہی کہ وہ لفظ فرمایا یہ ہے یعنی دونوں کی ایک ہی معنی

یعنی دو بیزار ہین کہ نہین محافظت کرتا اونپر بندہ مسلمان یعنی بجای لاتحصیہا چاہیے مسلم کی لایحافظ علیہا عبد مسلم ہی اور اسطرحسی ہیچ روایت ابوداود کی نہیں قول ذکمکی والف وحمسائہ فی المیزان کی اسطرح ہی کہ فرمایا اور تکبیر کہی چونتیس بار جسوقت کہ آدمی اپنی خوابگاہ مین درحد کرے تینتیس بار اور تسبیح کرے تینتیس بار اور اکثر نسخون مصابیح کی مین عبداللہ بن عمرو ہی یعنی یہہ اور فائدہ ذکر کیا گیا کہ مولف فی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے یہہ حدیث نقل کی اور مصابیح کی اکثر نسخو مین عبداللہ عمری ہی **ف** پس کون تم مین سی الخ یہہ جواب ہے شرط محذوف کا اور تفہام مین ایک طرح کا انکار ہی یعنے جب محافظت کی دونون چیزون پر اور حاصل ہوتی ہین اڑہائی ہزار نیکیان دن رات مین تو معاف کی جاتی ہین اوس سے بدلی ہر نیکی کی برابر کیسا کہ فرمایا اللہ تعالی فی ان الحسنات یذہبن السیات پس کون تم مین سے کرتا ہی برابر ان زیادہ ان نیکیون دن رات مین کہ نہون معاف اونسی پر کیا ہی تکو کہ نہ محافظت کرو اونپر حاصل یہہ کہ نیکیان بہت ہوتی ہین برابر ان سی اونسی گناہ جو ہر جاتی ہین بلکہ بسبب زیادہ ہونی نیکیون کی درجی بلند ہوتی ہین تمہین چاہیی کہ محافظت کرو اونپر صحابہ نی عرض کیا کہ جب اڑہائی ثواب ہوتا ہی تو کیون نہ محافظت کرینگی ہم اونپر گویا اونہون نی بعید جانا انکی ترک کر نیکو پس حضرت نی اونکی استبعاد یعنی بعید جانی کو رد کیا کہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہی نماز مین یہانتک کہ غافل کر دیتا ہی ذکر سے نماز کی اور سلا رکہتا ہی اسیطرح غافل کر کر ذکر سی **وعن** عبداللہ بن غنام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح اللہم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر فقد ادی شکر یومہ ومن قال مثل ذلک حین یمسی فقد ادی شکر لیلتہ رواہ ابوداود اور روایت ہی عبداللہ بن غنام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی وقت صبح کی یا الہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجکو صبح مین نعمت سی یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری و باطنی یا کسیکو مخلوق تیری ہی پس تیری ہی طرفسی ہی تنہا نہین شریک کوئی واسطے تیرے پس تیری ہی ہی بعضے ہی اور تیری ہی ہی شکر ہی پس جو کوئی یہہ عاصبح کو پڑہی پس تحقیق ادا کیا شکر اوسدنکا اور جو کوئی کہی مانند اسکی وقت شام کی پس تحقیق ادا کیا شکر اوس رات کا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** شام کو یہہ دعا پڑہی تو لفظ امسی کہی ہی بی اصبح کی اور آیا ہی کہ حضرت داود علیہ السلام نی کہا ای پروردگار میری نعمتین تیری میری پاس بہت ہین شکر اونکا کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ ای داود جب جانا تو نی کہ جو نعمتین ہے پاس مین سب تیری ہی طرف سی ہین تو تحقیق شکر ادا کیا تو نی اونکا ۴ ع ح **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اذا اوی الی فراشہ اللہم رب السموت ورب الارض ورب کل شیء فالق الحب والنوی منزل التورٰۃ والانجیل والقرآن اعوذ بک من شر کل ذی شر انت اخذ بناصیتہ انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الاخر فلیس بعدک شیء وانت الظاہر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنی الدین واغنی من الفقر رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ ورواہ مسلم مع اختلاف یسیر اور روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ جب کہ آتے طرف بچھونی اپنے کے یا الہی اے پروردگار آسمانون کے اور پروردگار زمین کے اور ای پروردگار ہر چیز کی اور ای پہاڑنی دانی اور گٹھلی کی یعنی اونکو پہاڑ کر زراعت اور درخت کہجور کا نکالتا ہی اونا ڈالنی والی توریت اور انجیل و قرآن کی پناہ مانگتا ہون تجھ سے یہہ تیری برائی ہر بری کیسی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی یعنی تیری قبضہ قدرت مین ہے تو ہی ہی پہلی یعنی قدیم بلا ابتدا کی پس نہین پہلی تجھی کوئی چیز اور تو ہی آخر یعنی باقی بغیر انتہا کی پس نہین پیچھے تیرے کوئی چیز اور تو ہی ظاہر یعنی باعتبار افعال صفات کی پس نہین اوپر تیری یعنی اوپر ظہور تیرے کی کوئی چیز یعنی نہین کوئی چیز ظاہر تر تجھسی اور تو ہی پوشیدہ

یعنے باعتبار ذات کی پس نہیں کوئی چیز زیادہ پوشیدہ تجسی اور محسی دین یعنی حقوق اللہ تعالی کی اور بندوں کی اور غنی کہ مجکو فقر سی یعنی محتاج ہونے سی طرف مخلوق کی یا دلکی محتاجگی سی نقل کی یہہ ابو داؤد و ترمذی ابن ماجہ اور نقل کی یہہ مسلم نی ساتھہ تھوڑی سی اختلاف کی **ف** سبب اسی طرف بچھونی اپنی کی اور حصن حصین مین ہی کہ پڑہی یہہ دعا لیٹ کر واسطے **وعن** ابی الازہر انماری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی جسوقت کہ جاتی خوابگاہ اپنی مین رات کو کہتی ساتھہ نام اللہ تعالی کی سوتا ہونمین کہی مین بے کروٹ اپنی واسطی اللہ کی یا الہی بخش میری بڑی گناہ میری اور دور کر شیطان میرے کو اور چھڑا گروی میرے کو اور کر مجکو مجلس بلند مین یعنی ملائکہ مقربین اور انبیا کی مجلس مین نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** مراد گروی سے نفس ہے یعنی خلاص کر نفس میرے کو بندون کی حق سی اور اپنی عذاب سے یعنی گناہ میری بخشدی **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ قال الحمد للہ الذی کفانی واوانی واطعمنی وسقانی والذی من علی فافضل والذی اعطانی فاجزل الحمد للہ علی کل حال اللہم رب کل شیء ومالیکہ والہ کل شیء اعوذ بک من النار رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی جبکہ لیتی خوابگاہ اپنی یعنی رات کو فرماتی سب تعریف ہی خدا کی ایسی جسنی کفایت کیا مجکو یعنی خلق سی بی پروا کیا مجکو اور جگہ دی مجکو یعنی مکان دیا مجھی کو کہ دفع کرتا ہی سردی اور گرمی کو اور کہلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی بسبب نبی اوسیجز کی کہ احتیاج پڑتی ہی اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سی اور وہ خدا کہ دیا مجکو پس بہت دیا شکر ہی اللہ کے لیی ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری آگ سے لیتے اون چیزون سی کہ باعث عذاب دوزخی ہین نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** بریدۃ قال شکی خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما انام اللیل من الارق فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اویت الی فراشک فقل اللہم رب السموات السبع وما اظللن ورب الارضین وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن کن لی جارا من شر خلقک کلہم جمیعا ان یفرط علی احد منہم او ان یبغی علی عز جارک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک لا الہ الا انت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی والحکیم ابن ظہیر الراوی قد ترک حدیثہ بعض اہل الحدیث

اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا شکایت کی خالد بن ولید نی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہین سوتا مین رات کو سبب بیخوابی کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب جگہہ پکڑی تو طرف بچھونی اپنی کی پس کہہ یا الہی پروردگار ساتون آسمانون کی اور جسچیز پر کی سایہ کیی ہوئی ہین آسمان اور سپر اوری پروردگار زمینون کی اور جسچیز کی کہ اوٹہا رہی ہین زمینین یعنی مخلوقات اور اے پروردگار شیطانون کی اور اونکی کہ گمراہ کیا ہی شیطانون نی اونکو یعنی جن انس ہو میری پناہ دینی والا برائی سب مخلوقات اپنی کسی اس سے کہ زیادتی کری مجپر کوئی ہین سے یا ظلم کری غالب ہے پناہ چاہنی والا تیرا اور بزرگ ہی تعریف تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیری نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہین اسناد اسکی قوی اور حکیم بن ظہیر راوی حدیث کا متحقق چھوڑ دی ہی حدیث اوسکی بعضی اہل حدیث نی **ف** حکم ساتھہ زرح اور کلام کی ہی اور اصل نسخہ سید کیمین حکیم ساتھہ یا کی ہی اور حاشیہ پر لکھا ہی کہ صواب حکم ہی اور حصن حصین مین ہے کہ روایت کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ابو شیبہ نی لیکن انکے روایت مین بجای اجمعین کے جمیعا ہی اور بجای یبغی کے یطغی ہی اور بجای جل ثناؤک کے وتبارک اسمک ہی الفظ پر تمام

ہوئی ہی یہہ دعا دسمین ۱۰ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی مالک **ان** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصبح احدکم فلیقل اصبحنا واصبح الملک للہ رب العلمین اللہم انی اسالک خیر ھذا الیوم فتحہ ونصرہ ونورہ وبرکتہ وھداہ واعوذ بک من شر ما فیہ وشر ما بعدہ ثم اذا امسی فلیقل مثل ذلک رواہ ابوداود

روایت ہی ابی مالک سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ صبح کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہی صبح کی یعنی اوصبح کی ملک نے خالص واسطے خدا کی پروردگار عالمون کا یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھی بہلائی اسدن کی کشایش اسکی یعنی مقصود کو پہونچون اور مدد اسکی یعنی اسدن مین ہو میری کر کہ نفس اور شیطان اور اور دشمنون پر غالب ہون اور نور اسکا یعنی توفیق علم اور عمل کی ہو مجھین اور برکت اسکی یعنی اسدن مین رزق حلال میسر ہہ لگی اور ہدایت اسکی یعنی عمل اور اعتقاد حق پر رہون اور پناہ مانگتا ہون تجھسے تیری برائی اوسچیز کی سی کہ اسدن مین ہے اور برائی اوسچیز کی سی کہ پیچھے اسکی ہی پھر جبکہ شام کرے پس چاہیے کہ کہی مانند اسکی تقل کی یہہ ابوداود نے **ف** شام کو یہہ دعا پڑہی تو بجاہی اصبحنا واصبح الملک کے امسینا وامسی الملک پڑہی اور ہذا الیوم کی جگہہ ہذا اللیلۃ اور مذکر ضمیرون کی جگہہ مونث ضمیرین پڑہی یعنی ہ کی جگہہ ا ۱۲ع **وعن** عبد الرحمن بن ابی بکرۃ قال قلت لابی یا ابت اسمعک تقول کل غداۃ اللہم عافنی فی بدنی اللہم عافنی فی سمعی اللہم عافنی فی بصری لا الہ الا انت تکررھا ثلثا حین تصبح وثلثا حین تمسی فقال یا بنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بھن فانا احب ان استن بسنتہ رواہ ابوداود

اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی بکرہ سی کہ کہا مین واسطے باپ اپنے کو کی میں باپ میرے سنا یعنی تمکو کہتی ہو ہر روز یا الہی عافیت دی مجکو بدن میرے مین یا الہی عافیت دی مجکو شنوائی میری مین یا الہی عافیت دی مجکو بینائی میرے مین نہین کوئی معبود مگر تو تکرار پڑہتی ہو اوسکو تین بار وقت صبح کی اور تین بار وقت شام کی پس کہا اوسنے میں نے سنا یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتی تہی ساتھہ ان کلمونکی پس مین دوست رکھتا ہون کہ پیروی کرون حضرت کی سنت کی تقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اسمین اشارہ ہی اسپر کہ دعا اور اوراد خیر کی کرنی مین بنظور اصلی بجا لانا امر حضرت کا اور اتباع سنت اونکی کا ہو نہ خیال عمل اور فضیلت دعا ۱۲ع **وعن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح قال اصبحنا واصبح الملک للہ والحمد للہ والکبریاء والعظمۃ للہ والخلق والامر واللیل والنہار وما سکن فیہما للہ اللہم اجعل اول ھذا النہار صلاحا واوسطہ نجاحا واٰخرہ فلاحا یا ارحم الراحمین ذکرہ النووی فی کتاب الاذکار روایۃ ابن السنی اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتی کہی صبح کی یعنی اوصبح کی ملک نے واسطے خدا کی اور سب تعریف واسطے خدا کے اور بزرگی ذات کی اور بزرگی صفات کی خدا ہی کی ہے اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پکڑتی ہین رات مین اور دن مین سب اللہ ہی کی ہے مین اور مخلوق و ملک اسکی مین یا الہی کر اول اسدن کا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین اوسکو طاعت مین اور درمیان اوسکی سبب برآمد حاجات کا اور آخر اوسکی سبب نجات کا ای ہیت رحم کرنی والی سب رحم کرنی والونکی ذکر کی یہہ حدیث نووی نے کتاب الاذکار مین یہہ روایت ابن سنی کی **ف** حضرت نے اس کا لفظ یا ارحم الراحمین پر اسلیے دعا جلدی قبول ہوتی ہی جیسی کہ ایک حدیث مین آیا ہی اور روایت کی حاکم نے مستدرک مین ابی امامہ سے بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی کا ایک فرشتہ متعین ہے اوسپر کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اوسکو تین بار تو کہتا ہی اوسکو فرشتہ کہ ارحم الراحمین متوجہ ہی تجھہ پس تمت ۱۲ع **وعن** عبد الرحمن بن ابزی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اصبح اصبحنا علی فطرۃ الاسلام وکلمۃ الاخلاص ودین نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ملۃ ابینا ابراھیم حنیفا ومما کان

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابزا سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تہی جو وقت صبح کرتی صبح کی ہی اوپر دین اسلام کی اور کلمہ توحید کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اور اوپر دین نبی اپنی کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اوپر دین باپ اپنے ابراہیم کی کہ دین باطل سی بیزار ہو کر متوجہ تہی دین حق پر اور نہ تہی ابراہیم مشرکون سی نقل کی یہہ احمد اور دارمی نی **ف** اوپر دین نبی اپنی کی لخ ظاہر اس لفظ کا ہی کہ حضرت بعوث ہی طرف خلق کی اور طرف اپنی ہی بالعلیم مت کی لیی فرمایا ہ شرح ہ

باب الدعوات فی الاوقات

باب ہے جمع دعاؤن متفرق کی جمع وقتون وقتون مختلف کی **ف** جواذکار کہ شارع سی کسی وقت یا کسی حالت پر وارد ہوئی ہین مسنون ہی ہر کسیکو بجالانا اونکا اگرچہ اکیلا رہو اور اصلی تبلیغ حضرت کی نوع ہ

الفصل الاول فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقْدَرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک تہارا ارادہ کری صحبت کرنیکا بیوی اپنی سی یا لونڈی اپنی سی کہی مدد چاہتی مین ہم ساتہہ نام اللہ کی یا الہی دور رکہہ ہمکو شیطان سی اور دور رکہہ شیطان کو اوس ولادی کہ نصیب کری تو ہمکو پس تحقیق شان یہہ ہی کہ اگر مقدر ہو اور دیا جاوی درمیان مرد و عورت کی فرزند اوس جماع مین ضرر نہین کرتا اوسکو شیطان کبہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اگر کوئی کہی کہ اکثر لوگ یہہ پڑہتی ہین اور فرزند اونکی شیطان کی تصرف سی محفوظ نہین ہتی جواب یہہ ہی کہ ضرر نہ کرنی سی مراد یہہ ہی کہ شیطان وسی کا فر نہین کر سکتا پس اسمین اشارہ ہی طرف خاتمہ بخیر ہونی فرزند کی بسبب برکت ذکر اللہ کی اوسوقت یا یعنی یہہ ہین کہ ضرر نہین پہونچاتا شیطان ساتہہ ایسے وصرع یعنی ہاتہہ پانون ٹیڑہی کردینی کی اور مانند اسکی اور کہا خوزی نی کہ نہین مسلط ہوتا شیطان اوسکی دین پر اور نہین ظاہر ہوتی مضرہ اوسکی فرزند کی حق مین بسبب غیر اوسکی اور بعضون نی کہا مراد ضرر نہ پہنچانی سی یہہ ہی کہ شیطان اوسکی وسوسی نہین ڈالتا بوع

وعنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی نزدیک شدت فکر و غم کی نہین کوئی معبود سوائے اللہ کی کہ بزرگ ہی بردبار نہین کوئی معبود سوای اللہ کی پروردگار عرش بڑی کا نہین کوئی معبود سوائے اللہ کی پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بڑی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سلیمان بن صرد سی کہ کہا دو شخصون نی بسمین نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ہم نزدیک حضرت کی بیٹہی ہوئی تہی اور ایک اونمین سے بہت برا کہتا تہا دوسرا کو غصہ مین بہرا ہوا تحقیق سرخ ہو گیا تہا چہرہ اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک کلمہ اگر کہی اوسکو البتہ جاتا رہی اوس سی وہ غصہ جو پایا ہی وہ یہہ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی پس کہا صحابہ نی اوس شخص کو کہ کیا نہین سنتا تو وہ چیز کہ فرماتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا آپنے کہ نہین تحقیق مین دیوانہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ حدیث نکالی گئی ہی اس آیت سی وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اور مین مین دیوانہ یعنی یہہ کلمہ اوسکو بڑی کوکہتی ہین کہ دیوانہ ہوتا ہی اور مین نہین دیوانہ وہ شخص راستہ ساتھہ شریعت کی نہین تہا اور سیدہین مین نہین کہتا تہا
پس توہم کیا کہ یہہ دیوانہ ہی کہتا ہی یہہ نہ سمجہا کہ غصہ ہی شیطان کے بہکانی سی ہوتا ہی اوسکو یہہ مفید ہی اور کہا طیبی نی احتمال ہی کہ وہ شخص منافق ہو یا جو
گستاخ یعنی ۲ ع ۲ **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سمعتم صیاح الدیک فسئلوا
الله من فضله فانها رأت ملکا واذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذوا بالله من الشیطان الرجیم فانه رأی شیطانا متفق علیه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب سنو تم آواز مرغ کی پس مانگو اللہ تعالی سی فضل اوسکا اسلیی کی تحقیق وہ دیکہتی ہین
فرشتی کو اور جب سنو تم آواز گدہی کی پس پناہ اوسکو ساتھہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی اسلیی کی تحقیق وہ دیکہتا ہی شیطان کو نقل کی ہیہ بخاری
اور مسلم نی **ف** یعنی مرغ فرشتی کو دیکہکر آواز کرتا ہی اوسوقت دعا کرو تا وہ آمین کہی اور جنبش چاہی تہا ہے لیی اور گدہی کی آواز سنکر اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم کہو اسلیی کی وہ شیطان کو دیکہکر آواز کرتا ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نیکوئی کی اسکی وقت رحمت اور برکت اوترتی ہی پس سبب ہے
اوسوقت دعا کرنی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ نازل ہوتا ہی غضب اللہ کا خرون پر پس سبب ہے پناہ مانگنی وقت گذرنی کفار کی نخوف اسکی کہ پہنچی اوسکو
شر فلکی سی ۳ ع ۳ **وعن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا استوی علی بعیره خارجا الی السفر کبر
ثلثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللهم انا نسئلک فی سفرنا هذا
البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللهم هون علینا سفرنا هذا واطو لنا بعده اللهم انت الصاحب فی السفر
والخلیفة فی الاهل اللهم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبة المنظر وسوء المنقلب فی المال والاهل واذا
رجع قالهن وزاد فیهن ائبون تائبون عابدون لربنا حامدون رواه مسلم
اور روایت ہی ابن عمر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب سوار ہوتا اوپر اونٹ کہ چکی اپنی اونٹ پر حالت نکلنی مین طرف سفر کی تی اللہ اکبر تین بار پہر کہتے
یہہ ایت پاک ہی وہ ذات کہ فرمان بردار کی واسطی ہماری یہہ سواری اور نہین تہی ہم واسطی اوسکی طاقت کہینی والی اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی کی البتہ
پہرنی والی مین الہی تحقیق ہم مانگتی مین تجہی اپنے اس سفر اپنی کی نیکی و تقوی و عمل سی جو راضی ہووی تو اوس سے یعنی قبول کری اوسکو یا الہی آسان کر ہمپر
سفر ہمارا یہہ اور لپیٹ دے واسطی ہمارے یعنی دفع کر دراز گی اوسکی یا الہی تو ہی ہمارا ساتھی ہے یعنی نگہبان ہمارے مین و تہہ گیری کرنی والا اہل مین یا الہی تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتھہ تیری مشقت سفر کی اور بری حالت دیکہنی کی اسی سبب نقصان دیکہنی کی مال مین غمگین ہون اور حالت پہرے ہوا اس سے پناہ مانگتا ہون
اور برائی پہرنی کی مالمین اور اہل مین و اولاد مین یعنی اس سے بہی پناہ مانگتا ہون کہ پہرا اہل مالمین نقصان مخبر وہ دیکہون اور نیچ اوٹہاوون اور جسوقت
کہ پہرنی حضرت سفر کی کہتی یہہ الفاظ اور زیادہ کرتی اوسمین ہم پہرنی والی مین یعنی سفر سی ساتھہ سلامتی کی طرف وطنون اپنے کی توبہ کرنی والی مین بندگی
کرنی والی مین پروردگار اپنی کی یعنی تعریف کرنی والی مین فعل کی نہیں سلم نی **وعن** عبد الله بن سرجس قال کان رسول الله صلی
الله علیه وسلم اذا سافر یتعوذ من وعثاء السفر وکآبة المنقلب والحور بعد الکور ودعوة المظلوم وسوء
المنظر فی الاهل والمال رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہ کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتی پناہ مانگتی محنت
سفر کی سی اور بری حالت پہرنی کی سی و نقصان کی پہنچی زیادتی یعنی عمل صالح مین و اہل مال مین و بد دعا مظلوم کی سی اور بری حالت دیکہنی کی سی اہل
و مال مین نقل کی ہیہ سلم نی **ف** پناہ مانگتی بد دعا مظلوم کی سی حقیقت مین پناہ مانگتی ہی ظلم کی ظلم کرنی والی پر مظلوم بد دعا کری مجہپر ۲ ع ۲ و
عن خولة بنت حکیم قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من نزل منزلا فقال اعوذ بکلمات الله

التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی خولہ بنت حکیم کیسی کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی جو کوئی اوتری کسی مکان میں سے سفر میں ہو یا حضر میں پھر کہی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں اللہ تعالیٰ کی کہ پوری ہیں اپنے اسماء و صفات پاکت ہیں وسکی برائی اوپھیر کیسی کہ پیدا کی ہیں ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کری ہاوس منزل سی نقل کی یہہ مسلم نی و

عن اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِیْ الْبَارِحَةَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی میں ایک بچھو سی کہ کاٹا مجکو رات گذری میں نے یا حنبر دار ہو اگر کہتا تو اوسوقت کہ شام کی تو میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ کلموں اللہ تعالیٰ کی کہ پوری ہیں ساتھ کلموں اللہ تعالیٰ کی کہ ضرر پہنچا تا مجکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اور ترمذی کی ایک روایت میں کہا ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو وقت شام کی تین بار نہیں ضرر کرتا اوسکو زہر یعنی کسی جانور کا اوسمیں اور ایک روایت میں وقت صبح کی ہی ٹہرسنا اسکا یا ہی پس اسیا ہی فائدہ صبح کی پڑہنی میں ہوتا ہی کہ محفوظ رہتا ہی دن کو موذی چیزوں سی اور مثل ابن السنا سحابی سی منقول ہی کہ جسنی یہہ خود پڑہی متعین ہوتی ہیں اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ عاجز نہ کرتی ہیں اوسکی لیی اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہی یہ فی المرقات و شرح الحصن **وعن** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَانَ فِیْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جو وقت ہوتی سفر میں اور وقت سحر کا ہوتا کہتی سنی سنتی والی نی تعریف کرنی میری خدا کو اور اقرار میرا ساتھ خوبی نعمت اوسکی میرے رب ہمارے نگہبانی کرتا ہی اور احسان کرتا ہی ہمپر ہم یہہ کلام پناہ چاہتی ہوئی ساتھ خدا کی آگ سی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر کی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ پھرتی جہاد سی یا حج سی یا عمرہ سی تکبیر کہتی اوپر ہر جگہ بلندی کی زمین سے تین تکبیر پھر کہتی نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے نہیں شریک کوئی اوسکا اوسکی لیی ہی ملک اور اوسکی لیی ہی حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پھرنی والی میں اپنی طرف وطن کے توبہ کرنی والی میں عبادت کرنی والی میں اپنی اللہ کو سجدہ کرنی والی میں اپنی اللہ کو واسطی پروردگار اپنی کی تعریف کرنی والی میں سچ کیا اللہ نی اپنا وعدہ یعنی ظاہر کرنی دنیا کی اور مدد کری اپنی بندگی کی یعنی حضرت کی اور شکست دی کفار کی گروہ ہو کو تنہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی غزوہ خندق میں کہ دس ہزار یا بارہ ہزار کفار سے یہود قریظہ اور نضیر کی جمع ہو کر مدینہ پر آچڑہی تھی اور ارادہ لڑائی کا سر دور عالم سی رکہتی تھی اللہ تعالیٰ نی ہوا کو اور لشکر ملائک کو اوپر متعین کیا کہ ہلاک و خراب کیا ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا بد دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن جنگ خراب کے مشرکون پر سب کہا یا الٰہی اوتارنی والی کتاب کے جلدی کرنی والی حساب کے یعنی دن قیامت کی کی اوسی دن میں سب سے حساب لی لیگا یا الٰہی شکست دی گروہ کافرونکو یا الٰہی شکست دی اونکو اور ہلا دی اونکو یعنی ثابت نہ رکہہ اونکو مقابلہ میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ؛

وعن عبد اللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقربنا الیہ طعاما ودطبۃ فاکل منہا ثم اتی بتمر فکان یاکلہ ویلقی النوی بین اصبعیہ ویجمع السبابۃ والوسطی وفی روایۃ فجعل یلقی النوی علی ظہر اصبعیہ السبابۃ والوسطی ثم اتی بشراب فشربہ فقال ابی واخذ لحام دابتہ ادع اللہ لنا فقال اللھم بارک لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ کہا آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری باپ کے پاس مہمان پس نزدیک لی گئی ہم طرف حضرت کی کہانا اور ایک چیز مانند مالیدہ کی پس کہا یا آوین سی پھر لائی گئی کھجور خشک پس آپ ہی حضرت کہاتی اوسکو اور ڈالتی گٹھلی درمیان دو نو انگلیون اپنی کی اور اکٹھی کرتی انگلی شہادت اور بیچ کی اور ایک روایت مین ہی پس شروع کیا حضرت نی کہ ڈالتی گٹھلی اوپر پشت دونون انگلیون اپنی کی انگلی شہادت کی اور بیچ کی پھر لائی گئی پانی پس پیا اوسکو پھر کہا باپ میرا نی اس حال مین کہ پکڑی تھی لگام جانور حضرت کی کی دعا مانگو اللہ سے میری لیی پس کہا حضرت نی یا الٰہی برکت دی انکی لیی جو تو نی روزی دی تو نی انکو اور بخش دے انکی اور رحم کر انپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہلی روایت مین تو یا کہ گٹھلیان ڈالتی تھی درمیان دونون انگلیون کی اور دوسری مین یہہ کہ دونون انگلیون کی پشت پر ڈالتی تھی تطبیق انمین یہ ہے کہ کبھی اوسطرح ڈالتی ہونگی اور کبھی اسطرح اور انگلیون کی پشت پر سہولت ڈالتی تھی کہ تا نہ ہے کہ اندر کا رخ پھیری نہین ستھرائی اندر کی ولی ہی باہر کی ستھرائی سی اور انگلیون سی مراد یا مین نہ ہے کہ انگلیان مین اور آپس سے معلوم ہوا کہ سنت ہی پکڑنا کابر اور مہمانکی رکاب اور لگام کا از راہ تواضع اور خاطر داری کی اور یہہ طرح سنت ہی در وازہ تک مہمانکی ساتھ جانا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ سنت ہی ضیافت کرنی ایسکی لیی جو طلب دعا کی کری مہمانسی اور سنت ہے مہمانکی لیی یہہ کہ دعا کری ضیافت کرنی ولیکی لیی

الفصل الثانی فصل دوسرے **عن** طلحۃ بن عبید اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الھلال قال اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جسوقت دیکھتی چاند کہ نیا ہی الٰہی نکال تو اس چاند کو ہمپر ساتھ امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کی رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ہلال کہتی ہین پہلی اور دوسری اور تیسرے رات کے چاند کو بعد اسکی قمر کہلاتا ہی پس جب حضرت ہلال دیکھتی تو دعا مذکورہ پڑہتی حاصل سکا یہہ ہے کہ یا الٰہی اس مہینی مین ہم پر امن و ایمان و سلامت سے فائز اور احکام اسلام پر مستقیم رہین بعد از ان خطاب چاند کو کر کر فرماتی کہ رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی ہی امین وہی انکا جو چاند اور سورج کو پوجتی ہین اور رب بھی ہین ۶ **وعن** عمر بن الخطاب وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل رای مبتلی فقال الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا الا لم یصبہ ذلک البلاء کائنا ما کان رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وعمرو بن دینار الراوی لیس بالقوی اور روایت ہی عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سے کہ دونون نی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص کہ دیکھی کسی مبتلے کو یہہ کہی شکر ہے اللہ کا کہ بچایا مجکو اوسچیز سی کہ گرفتار کیا تجکو ساتھ اوسکی اور بزرگی دی مجکو بہتون پر اون لوگون کی کہ پیدا کیا بزرگی دینا مگر کہ نہین پہنچتا اوسکو یہہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابن عمر سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار راوی نہین قوی

ف حاصل یہہ کہ جو کوئی مبتلا بلا کو دیکھے یہہ دعا الحمد للہ الذی لفظ تفضیلا تک پڑہ لیا ہی اوس بلا مین نہین گرفتار ہوا اور بلا عام ہی خواہ بدنی ہو یا نفسی

برص و خدام اور آدمی ہوتیکی و رسوائی آمیکی و خواہ بلائی دنیوی ہو مانند حاصل کرنی مال و جاہ اور مانند آمیکی و خواہ بلائی دینی ہو مانند فسق و ظلم اور بدعت اور کفر اور مانند آمیکی غصہ ہر طرحکی مبتلائے بلا کو دیکھے کہ یہہ دعا پڑہی ولیکن لکھا ہی علمارنی کہ جو کوئی مبتلا رہا رکھو دیکھی تو چپکی سی اسد عاکو پڑہی تا وہ آزردہ نہو اور اگر گناہ مین یا دنیا مین کسیکو مبتلا دیکھی تو پکار کر کہے تا وہ باز رہی اور اگر دیکھی کہ پکار کر کہنی مین فساد ہوتا ہی تو اوسکو نہی دیکھکر چپکی پڑہی

ع **وعن** عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ مَنْ قَالَ فِيْ سُوْقٍ جَامِعٍ بُيَاعٌ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ

اور روایت ہی عمر رض سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص داخل ہو بازار مین اور کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین کسیکو اوسکے ساتھی اور اوسکے لیے ہی بادشاہت اور اوسکے لیے ہی ہے تعریف زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہے نہ مریگا اوسکی ہاتھہ ہی بہلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکھتا ہی اللہ اوسکی لیے دس ہزار لاکھہ نیکیان اور دور کرتا ہی اوسسے دس لاکھہ برائیان اور بلند کرتا ہی اوسکی لیی دس لاکھہ جی اور بناتا ہی اوسکی لیی گہر بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور شرح السنہ مین ہے من دخل السوق کی یون ہی کہ جو شخص کہی یعنی کلمہ کو بیچ بازار جامع کی یعنی بڑی بازار کی کہ خرید و فروخت کیجاوی یعنی اکثر چیزین بکتی ہون اوسمین **ف** سبب ہے ثواب کا یہہ ہی کہ بازار جگہہ غفلت اور بھولون قسمون اور جگہہ سلطنت شیطان کی ہی ایسی جگہہ مین اللہ تعالی کو یاد کرنی سی بہت ثواب پاتا ہی

ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ اَرْجُوْ بِهَا خَيْرًا فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہی کہتا ہی یا الہی تحقیق مین تجسی چاہتا ہون تجسی تو نعمت پس فرمایا کیا چیز ہی پوری نعمت پس کہا اوس شخص نی کہ یہہ دعا ہی کہ امید کرتا ہون ساتھہ اوسکی بہلائی پس فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہی اور نجات پانا دوزخ سی اور سنا حضرت نی ایک شخص کو کہ کہتا ہی ای صاحب بزرگی اور بخشش کی پھر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تیری پس مانگ اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہی یا الہی تجھسے مین مانگتا ہون تجسی صبر پس کہا مانگی تو نی اللہ سی بلا پس مانگ اوسسے عافیت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** حاصل سری حدیث کا یہہ ہے کہ وہ شخص نعمت دنیا کو نعمت پوری سمجھہ کر دعا اوسکی حاصل ہونیکی مانگ رہا تہا حضرت نی فرمایا کہ یہہ فانی ہی نعمت پوری داخل ہونا جنت مین ہے اور نجات پانا دوزخ سی اور مانگی تو نی بلا یعنی ایسی کہ صبر ملا پر ہوتا ہی پس مانگ عافیت کہ سب بلا اور آفتون سی نگاہ رکھی کہ بلا اور چیز ہی نہ مانگنی چاہیی اور اگر بلا نازل ہو صبر کری

ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بیٹہی ایک جگہہ اور بہت ہون اوسمین بیفائدہ باتین پھر کہی پہلی اوسنی سی پاک ہے تو یا الہی اور باکی بیان کرتی ہون تیرے ساتھہ تعریف تیری گواہی دیتا ہون نہین معبود

نہیں کوئی معبود مگر تو بخشش مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیری مگر کہ بخشا جاتا ہے واسطے اوسکی جو کچھ کہ ہو اوس مجلس میں نقل کی ہے ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ف لغو سے مراد ہیہودہ کلام ہے کہ جس سے گنہگار ہو اور بعضوں نے کہا لغو کی معنی ہیں کلام ہیہودہ اور اس کو کفارہ المجلس کہتے ہیں یعنی اس کا پڑھنا ہے واسطے بخشش گناہوں کے جو ہیہودہ باتیں بیٹھنے اوس مجلس میں گناہ ہوئے ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے سے بخش دیتا ہے وعن عَلِيٍّ أَنَّهُ أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلٰثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَقُولُ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت علی سے ہے کہ لائی گئی اوسکی پاس جانور تاکہ سوار ہوں اوسپر جبکہ رکھا اپنا پانوں رکاب میں یعنی ارادہ کیا پانوں رکھنی کا کہا بسم اللہ پس جبکہ چڑھا اوسکی پیٹھ پر کہا یعنی جبکہ بیٹھا اوپر پیٹھوں والیکی اور سوا اوسکی پر کہا پاک ہے وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اس جانور کو اور نہ تھے ہم واسطے اوسکے طاقت رکھنی کی اور تحقیق ہم پروردگار اپنے کی البتہ پھرنے والے ہیں پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار پاک ہے تو تحقیق میں نے ظلم کیا اپنی پس بخش مجھ کو گناہ میرے پس تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سوائے تیری پھر ہنسا حضرت علی کہا گیا کہ اوسواسطے ہنسی اے امیر المومنین کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا میں نے پھر ہنسا پس کہا میں نے کس چیز سے ہنسی تم یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہے بندے سے جب کہتا ہے اے پروردگار میرے بخش مجھ واسطے میرے گناہ میرے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جانتا ہے یہ بندہ کہ نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سوائے میرے نقل کی ہے احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے

ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی راضی ہوئی سے ہنسی اور حضرت علی نے بسبب پیروی حضرت کی ہنسی وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا لَمْ يَذْكُرْ وَآخِرَ عَمَلِكَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا ہے ابن عمر نے کہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت رخصت کرتا کسی شخص کو یعنی مسافر کو پکڑتا ہاتھ اوسکا پس چھوڑتا نہ ہاتھ اوسکی کو یہانتک کہ وہ شخص چھوڑتا ہے ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھ کو یعنی بہ سبب حسن خلق اور تواضع حضرت کی تھا اور فرماتا سونپا میں اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنی طلب کرتا ہوں حفاظت دین امانت تیرے کی اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو اور ایک روایت میں ہے خواتیم عملک یعنی بجای آخر عملک کے بہ لفظ ہی یعنی اعمال آخری تیری ہی پھر واللہ تعالیٰ کے کیسی مطلب ہے ہی جو پہلی جملہ کا تھا نقل کے بہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کی نہیں ذکر کیا گیا لفظ واخر عملک

ف مراد امانت سے اموال دین کر لینے دین کرنا ہی ساتھ وفا کی لوگوں کی اور بعضوں نے کہا مراد امانت سے اہل و اولاد ہیں کہ گھر میں چھوڑ چلا وعن عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ اسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ خطمی سے کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت ارادہ کرتا رخصت کرنی لشکر کا فرماتا سونپا میں اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور اعمال آخری تمہاری نقل کی ہے ابوداؤد نے وعن أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِیْ فَقَالَ زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی قَالَ زِدْنِیْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَکَ قَالَ زِدْنِیْ یَا بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَالَ وَیَسَّرَ لَکَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا کُنْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا یا رسول اللہ تحقیق میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس توشہ دیجئے مجکو یعنی دعا کیجئے کہ برکت اوسکی ساتھہ میری سفر میں اندوشہ اوسکی ہو پس فرمایا توشہ دی تجکو اللہ تقوی یعنی پرہیزگاری الصیب کی کہ توشہ راہ آخرۃ کا ہی کہا اوسنے زیادہ دعا کر دمیری لیی فرمایا اور بخشی اللہ گناہ تیری کہا زیادہ دعا کیجئے میرے لیی فرمایا ہو باپ میرا تمہاری اور ماں میری فرمایا او آسان کری تیری لیی اور توفیق دی تجکو بھلائی دین و دنیا کی جہاں ہو تو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالتَّکْبِیْرِ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلّٰی الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰھُمَّ اطْوِ لَہُ الْبُعْدَ وَھَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس مجکو نصیحت فرمایئے فرمایا لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہہ بلند کی پس جب پیٹہ پھیرا اوس شخص نے کہا حضرت نے یا الٰہی لپیٹ اوسکی لیی دوری سفر کی یعنی دور کر مشقت سفر کی بسبب نزدیک کر دینی مسافۃ دراز کی اور آسان کر اوسپر سفر یعنی سب امور سفر کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا یعنی ڈر اللہ تعالی سی اور ترک کر شرک اور گناہ کو اور شبہ کی چیز کو اور اون چیزوں کو زیادہ ہیں حاجت سے اور خطبہ کے اوخطبہ کے اور غیر خطبہ پر اعتماد کر بیکوئے ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّیْلُ قَالَ یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا فِیْکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتی ہیر رات کہتی ای زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ سے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ اللہ کی تیری برائی سی یعنی جو کہ تیری ذات میں برائی ہی مثل خست وغیرہ کی اور برائی او چیز کی کہ تجمیں ہی یعنی پانی یا کوئی بوٹی ایسی زمین سے پیدا ہو کہ کسیکو ہلاک کری اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور برائی او چیز سی کہ پیدا کی گئی تجمیں یعنی زہریلی جانور اور اور چیزیں ہلاک کرنی والیں اور برائی او چیز کی سی کہ چلتی پھرتی ہیں تجمیں یعنی حشرات الارض اور جو انات کہ ضرر پہنچاتی ہیں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھہ اللہ کی شیر سی اور کالی سانپ سے اور ہر طرح کی سانپ سے اور بچھو سی اور برائی رہنی والوں شہر کی سی یعنے آدمیوں کی برائی سی اور بعضوں نے کہا کہ مراد جن ہیں کہ ہر شہر و ہر زمین میں ہیں اور برائی جنی والی کی سی اور او چیز کی سی کہ بنا یعنی شر ابلیس کی سی اور اولاد او سکی سی یا ہر جنی والی کی شر سی اور اولاد او سکی سی نقل کی یہہ ابوداود نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتی کہتی یا الٰہی تو ہی مدد علیہ میرا یعنی تجھی پر بھروسا ہی تجھی ہی امر میں اور مدد گار میرا ساتھہ قوت تیری حیلہ کرتا ہوں میں واسطی دفع کرنی کفار کی اور ساتھہ قوۃ تیری حملہ کرتا ہوں دشمنان دین پر اور ساتھہ تیری لڑتا ہوں میں دشمنان دین سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جو وقت اندیشہ کرتی کسی قوم سی یا الٰہی تحقیق ہم کرتی ہیں تجکو مقابل کفار کی یعنی مانگتی ہیں تجھی یہہ کہ دفع کر تو شر انکی ہمسی اور حائل ہو درمیان ہمارے اور درمیان انکی اور پناہ مانگتی ہیں ہم

ساتھ میری برائی اونکی سی نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد فی ف حصن حصین میں لکھا ہی کہ جو کوئی ڈری دشمن سے یا اور کسی سے کہیں سنبھالا یا لاف قریش کا اما
ہی ہر برائی سی یہہ عمل مجرب ہے ع وعن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا خرج من بيته قال بسم الله
توكلت على الله اللهم إنا نعوذ بك من أن نزل أو نضل أو نظلم أو نظلم أو نجهل أو يجهل علينا رواه أحمد والترمذي والنسائي
وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وفي رواية أبي داود وابن ماجة قالت أم سلمة ما خرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم من بيتي قط إلا رفع طرفه إلى السماء فقال اللهم إني أعوذ بك أن أضل أو أضل أو أظلم أو أظلم أو أجهل
أو يجهل علي اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وقت کہ نکلتی اپنی گہر سی کہتی نکلتا ہون میں ساتھہ نام
اللہ کی بہروسا کیا میں اللہ پر یا الہی تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتھہ تیری اس سے ہیسلین ہم یعنی بغیر قصد کی گناہ کرین یا گمراہ ہوون ہم یعنی قصد گناہ
کرین یا ظلم کرین ہم یا ظلم کیی جاوین یا جہل کرین ہم یا جہل کیا جاوی ہمپر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن
صحیح ہی اور بیچ روایت ابو داؤد اور ابن ماجہ کی یون ہی کہ کہا ام سلمہ نی نہین نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری گہر سی کبہی مگر کہ اوٹہا نی نگاہ اپنی
طرف آسمان کی پہر کہا یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سے کہ گمراہ ہونمین یا گمراہ کیا جاؤن یعنی کوئی گمراہ کردی مجہی یا ظلم کرون مین یا ظلم
کیا جاؤن مین یا جہل کرون مین یا جہل کیا جاؤن مجہپر وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا خرج الرجل من بيته
فقال بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة إلا بالله يقال له حينئذ هديت وكفيت ووقيت فتنحى له الشيطان ويقول
شيطان آخر كيف لك برجل قد هدي وكفي ووقي رواه أبو داود وروى الترمذي إلى قوله له الشيطان
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب نکلی کوئی شخص اپنے گہر سی پہر کہی نکلتا ہو مین یا تہنام اللہ کی بہروسا کیا میں اللہ پر
نہین پہر ناگاہ ہو نہی اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی کہا جاتا ہی اوسکی لیی اوسوقت یعنی ملکر تا ہی اور سو فرشتہ کہ ای بندہ اللہ کے راہ راست
پر کیا گیا تو اہ کفایت کیا گیا تو بہ یعنی جمیع مہمات مین اور محفوظ رہا تو سب بلا نہو نہی پس کنارہ ہو جاتا ہی اوس سے شیطان اور کہتا ہی دوسرا شیطان یعنے
اوس شیطان کی تسلی کی لیی کہ کیونکر میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب برائیون نطلکی
یہہ ابو داؤد نی اور نقل کی ترمذی نی لفظ لا الشیطان تک کتاب ابن سنی مین ہے حضرت عمر رضی کی وہ نقل کرتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
آپنی کہ کونسی چیز منع کرتی ہی ایک تمہارے کو جو وقت کہ تنگ ہوا وسپر امر معیشت کا پڑہنی اس حاکی سی جو وقت کہ نکلی گہر سی بسم الله على نفسي
ومالي وديني اللهم رضني بقضائك وبارك لي فيما قدرت لي حتى لا أحب تعجيل ما أخرت ولا تأخير ما عجلت یہہ روایت
کتاب الاذکار امام نووی کی مین ہے اور ابن ماجہ مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی نکلی اپنی گہر سی طرف نماز کی پس کہی اللهم
إني أسألك بحق ممشاي هذا فإني لم أخرج أشرا ولا بطرا ولا رياء ولا سمعة وخرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك
فأسألك أن تعيذني من النار وأن تغفر لي ذنوبي فإنه لا يغفر الذنوب إلا أنت متوجہ ہوتا ہی اللہ تعالی اوسپر نیات خود اور استغفار
کرتی ہین اوسکی لیی ستر ہزار فرشتی ف راہ راست دیکہا گیا یعنی تو فی جو نام خدا کا لیا اور توکل و سپر کیا اور لا حول پڑہی یعنی اپنی کو عاجز جانا اور
راہ راست پائی تو فی ایسی کہ راہ راست یہی ہی کہ بندہ یا خدا مین ہے اور اپنی کام سپرد اوسکی کرے بیت کار خود را بخدا باز گذار ہ کت نبی میم از ین بیت
کاج ہ وعن أبي مالك الأشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ولج الرجل بيته فليقل اللهم
إني أسألك خير المولج وخير المخرج بسم الله ولجنا وعلى الله ربنا توكلنا ثم ليسلم على أهله رواه أبو داود اور روایت ہے

ابی مالک اشعری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ داخل ہو اپنی گھر میں پس چاہیے کہ کہی یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی بہلائی داخل ہونیکی اور بہلائی نکلنی کی یعنی آنا اور نکلنا ساتھہ بہلائی کی ہو ساتھہ نام اللہ کے داخل ہوئی ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہی بھروسا کیا ہمنی پھر سلام وعلیک کری اپنی اہل پر نقل کے یہہ ابوداؤد نے **ف** حصن حصین میں ہے یہہ دعا ابوداؤد ہی سے نقل کی گئی ہی آمین بعد لفظ وعنا کی وسم اللہ خرجنا ہی ہی پھر ابوداؤد میں جو دیکھا آمین ہے یہہ جملہ موجود ہی پس مولف مشکوٰۃ کا یا کاتب وسکی اس جملہ کو لکھنا بھول گئی ہونگی اور پھر سلام علیک کری لکھا ہی علمانی کہ اگر گھر میں کوئی نہو تو بھی سلام کری ساتھہ نیت ملائکہ کی کہ وہان ہیں طرح السلام علی عباد اللہ الصالحین وح بامولف

وعن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جو وقت کہ دعا دیتی آدمی کو لیئے ارادہ کرتی دعا کا جب نکاح کرتا کہتی برکت دی اللہ تعالیٰ واسطی تیری اور برکت دی تم دونو کو یعنی میان ہو یکو یعنی رحمت ہو تم پر اور زندگی اور اولاد بہت ہو اور جمع کری درمیان تمہارے جمع بہلائی کی یعنی طاعت کرتی رہو اور صحت اور عافیت سی رہو اور سلوک سی رہیں اور اولاد نیک ہو نقل کے یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

وعن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی اور عبد اللہ نی نقل کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو وقت کہ نکاح کری ایک نہا لا کسی عورت سے یا خریدی وہ پس چاہیے کہ کہی یا الٰہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھی بہلائی اسکی یعنی بہلائی اسکی ذات کی اور بہلائی اوسچیز کی کہ پیدا کیا تو نی اوسکو اوسپر یعنی اخلاق بہی اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوسچیز کیسی کہ پیدا کیا تو نی اوسکو اوسپر یعنی بری اخلاق و افعال اور جب کہ خریدی اونٹ پس چاہیے کہ پکڑی بلندی کوہان اوسکی کہی مانند اسکی یعنی دعا می مذکورہ پڑہی اور ایک روایت میں بیچ عورت اور بردی کی یوں آیا ہی کہ پھر چاہیے کہ پکڑی بال پیشانی عورت یا خدمتگار اور دعا کری ساتھہ برکت کی نقل کے یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** دعا کری ساتھہ برکت کی یعنی اوپر کی دعا پڑہی یہہ بات سمجھی جاتی ہی حصن حصین سے

اور کہا جزری نی کہ اگر اور جانور خریدی تو بھی اسیطرح پڑہی ۱۲

وعن أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِي إِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا غمزدہ کی یعنی اسکی پڑہنی سی غم جاتا رہتا ہی یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس نہ سونپ مجکو طرف نفس میرے کی ایک نقطہ یعنی اسمیں کہ وہ دشمن برا میرا ہی اور عاجز ہی نہیں قدرت رکہنا حاجت روائی کی اور درست کر میرے لیئے کام میرا سب نہیں کوئی معبود سوائے تیری نقل کے یہہ ابوداؤد نے

وعن أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُوْنٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّي وَقَضٰى عَنِّي دَيْنِي رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا ایک شخص نے کافرین لگین ہین مجکو اور میری ذمہ پر دین ہین یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکھلاؤن تجکو ایک کلام کہ جسوقت کہی تو اوسکو دور کری اللہ فکر تیری اور ادا کری تجسی دین تیرا کہا کہا مینی مقرر تبلائی فرمایا کہہ جسوقت صبح کرتیو اور جسوقت کہ شام کری تو یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون تیرا تہہ تیری فکر و غم سی اور پناہ مانگتا ہون تیرا تہہ تیری عاجزی سی اور سستی سی اور پناہ مانگتا ہون تیرا تہہ تیری بخیلی سی اور نامردی سی اور پناہ مانگتا ہون تیرا تہہ تیری غالب ہونی دین کی سی یعنی کثرت اوسکی سی اور غلبی لوگون کیسی کہا اوس شخص نے پس کیا مینی بہر پس دور کیی اللہ فی فکر میری اور ادا کیا ذمہ میری دین میرا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** کہا مینی مقرر تبلائی کہا طیبی نے ظاہر یہ ہے کہ کہا جانا کہا مقرر تبلائی اسلیی کہ ابو سعید نی نہین روایت کی اوس شخص سے بلکہ دیکہا حال اوسکا اور بیان کیا اوسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہی اول کلام یا الٰہی کی تہہ نہین بنتی مگر یہہ کہ تاویل کیجاوی اور کہا جاوے کہ تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ کہا ابو سعید نی کہ کہا وائلی سے اوس شخص نے کہ کہا مینی وائلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر دعا عاجزی سی یعنی ادای طاعت اور عبادت سی اور تحمل مصیبت سی عاجز ہون اس سی پناہ ہی اور بخل یہہ ہی کہ ترک کری ادای زکوۃ کو اور کفارات کو اور واجبات مالیہ کو اور یہہ ہی سوال کو اور ترک کری ضیافت مہمانکی اور ترک کری سلام اور جواب اوسیکو اور جس علم و مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہہ جاننا ہو اور پہر سیکہے اور بتاوی نہین اور ترک کری امر و روکو وقت سنی نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نامردی سی مراد یہہ ہے کہ وقت جہاد کی کافرونسی ڈر کر مقابلہ نہ کرسکی اور بہین و اصل ہی نہ جرات کرنی وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور دل سی نہ توکل کرنا اللہ پر بہج امر رزق وغیرہ کی **وعن علی** انہ جاءہ مکاتب فقال انی عجزت عن کتابتی فاعنی قال الا اعلمک کلمات علمنیہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیک مثل جبل کبیر دینا ادّاہ اللہ عنک قل اللہم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر

اور روایت ہی حضرت علی سی یہہ کہ آیا اوسکی پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق مین عاجز ہون بدل کتابت اپنی سی یعنی پہنچا ہی وقت ادا کری مال کتابت کا اور نہین میرا پاس مال نہین ہی پس مدد کر میری یعنی ساتہہ مال ورد عا کی فرمایا کیا نہ سکھلاؤن تجکو وہ کلمات کہ سکھلائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہو تجپر مانند پہاڑ بڑی کی دین ادا کری اوسکو اللہ تعالی تیری مدد سی کہہ یا الٰہی کفایت کر مجکو ساتہہ حلال اپنی کی حرام اپنی سی یعنی رزق حلال پہنچا کہ سبب اوسکی حرام سی بی پروا ہون اور بلی پر و اکر مجکو ساتہہ فضل اپنی کی اوس شخص سے کہ سوا تیری ہین بغل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** مکاتب اس غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکا لکہوالی کہ جب تو اتنی روپی ادا کری تو اوسوقت تو آزاد ہی اور بدل کتابت اوس مال کو کہتی ہین کہ اوس غلام نے اپنی مدد پر ادا کرنا اوسکا قبول کر لیا پس جب ادا کریگا اوسیوقت آزاد ہوگا **شرح وسنذکر** حدیث جابر اذا سمعتم نباح الکلاب فی باب تعظیمہ الا وانی ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگی ہم حدیث جابر کی اذا سمعتم نباح الکلاب سیح باب تعظیمہ الاوانی کی اگر چاہی گا اللہ تعالی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلی تکلم بکلمات فسألتہ عن الکلمات فقال ان تکلم بخیر کان طابعا علیہن الی یوم القیمۃ وان تکلم بشر کان کفارۃ لہ سبحانک اللہم وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک رواہ النسائی

روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہ کہا نہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہی جب بیٹہتی ایک جگہہ یا نماز پڑہتی پڑہتی کتنی کلمی یعنی وقت اوٹہنی کی مجلس سی اور وقت فارغ ہونیکی نماز سی پس پوچہا مینی اوسنی یعنی فائدہ اوسکا پس فرمایا اگر کلام کیا جاوے نیک یعنی پہلی ان کلمون کی ہونگی یہہ کلمی مہر اوپر یعنی کلام نیک پر قیامت تک یعنی وہ کلام محفوظ رہیگا ثواب اوسکا ضایع نہین ہونیکا اور اگر کلام کیا جاوے برا یعنی پہلی ان کلمونکی کلام گناہ کا کیا جاوے ہونگی یہہ کلمی سبب بخشش اوسیکی وہ کلمی یہہ ہین

پاک ہی تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتی ہیں تیری ساتھ تعریف تیرے کی نہیں کوئی معبود سوائے تیری بخشش چاہتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تجھ طرف تیری نقل کی یہہ نسائی نے **وعن** قتادۃ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الہلال قال ہلال خیر ورشد ہلال خیر ورشد ہلال خیر ورشد امنت بالذی خلقک ثلث مرات ثم یقول الحمد للہ الذی ذہب بشہر کذا وجاء بشہر کذا رواہ ابوداؤد **و** اور روایت ہی قتادہ سے پہنچا اوسکو یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی جبکہ دیکھتے نئے کو کہتے چاند ہی ہیلائیکا اور ہدایت کا چاند ہی ہیلائی اور ہدایت کا چاند ہی ہیلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا میں ساتھ اوس ذات کی کہ پیدا کیا تجکو یعنی ای چاند یہہ ہی تین بار کہتی پھر کہتی سب تعریف ہی واسطے اوس خدا کی کہ لیگیا اوس مہینے کو اور لایا اس مہینے کو یعنی ماہ گذشتہ اور آیندہ کا نام یعنی نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** کہتی یعنی بعد کہنی اللہ اکبر کی یہہ کہتی ہلال خیر و رشد الخ جیسا کہ روایت دارمی کی میں ابا ہی حدیث ابن عمر کیسی اور چاند ہی ہیلائی اور ہدایت کا یہہ یعنی دعا کی ہی یعنی اس چاند میں ہیلائی اور ہدایت ہو یا خیر ہی بطور فال نیک **ع** **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کثر ہمہ فلیقل اللہم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک وفی قبضتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی قضائک اسالک بکل اسم ہو لک سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استاثرت بہ فی علم الغیب عندک ان تجعل القرآن ربیع قلبی وجلاء ہمی وغمی ما قالہا عبد قط الا اذہب اللہ ہمہ وابدلہ بہ فرحا رواہ رزین اور روایت ہی ابن مسعود سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بہت ہو فکر اوسکو پس چاہیے کہ کہی یا الٰہی تحقیق میں بندہ تیرا ہوں اور بیٹا ہوں بندہ تیرکیا اور بیٹا ہوں لونڈی تیرکیا اور تیری قبضہ میں ہوں یعنی تیری ملک تصرف میں ہوں بال پیشانی میری تیری ہاتھ میں ہیں یعنی میں تیری تو قوۃ مگر ساتھ مدد تیرکی جاری ہی میری حق میں حکم تیرا یعنی تیری حکم کو توقف اور کوئی روکنی والا نہیں جو کہی اور چاہی ہے تو عدل ہی میرے اوپر قضا تیری مانگتا ہوں میں تجھ سے ساتھ وسیلہ ہر نام کی کہ وہ واسطے تیری ہی نام کہا تو نی ساتھ اوسکی ذات اپنی کا یا اوتارا تو نی اوسکو کتاب اپنی میں یا سکھایا تو نی وہ اسم کسیکو مخلوق اپنی سے یعنی انبیا کو الہام کیا بغیہ ذکر کرنیکی کتاب میں ابا اختیار کیا تو نی اوسکو پیچھے پردہ غیب کے نزدیک اپنی یعنی کسیکو اوسکی اطلاع نہیں سوائے تیری یہہ کہ کرے تو قرآن کو بہار دل میری کی اور روشنی آنکھوں میری کی اور دور کرنی والا غم میرکا اور لے جانی والا اندیشہ اور غم میرکا نہیں مگر کہتا اسکو کوئی بندہ کبھی کہ دور کرتا ہی اللہ تعالیٰ غم اوسکا اور بدل بنا ہی جگہ اوسکے غم کی خوشی کو نقل کی یہہ رزین نے **وعن** جابر قال کنا اذا صعدنا کبرنا واذا نزلنا سبحنا رواہ البخاری **ش** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ہی ہم جب چڑھتی یعنی بلند جگہہ پر اللہ اکبر کہتی اور جب اوترتی سبحان اللہ کہتی نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کرب یقول یا حی یا قیوم برحمتک استغیث رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ولیس بمحفوظ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھی جب غمگین کرتا اونکو کوئی امر کہتی اے زندہ ای قایم کہتی الی یعنی مخلوق کی ساتھ رحمت تیری کی فریاد رسی چاہتا ہوں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہیں محفوظ **ف** اور روایت کی یہہ حاکم اور ابن سنی نے ابن مسعود سے اور روایت کی حاکم اور نسائی نے حضرت علی سے مرفوع اوسکی لفظ یہہ ہیں و یکرر وہو ساجد یا حی یا قیوم یعنی بار بار کہتی یا حی یا قیوم حالت سجد میں **ع** **وعن** ابی سعید الخدری قال قلنا یوم الخندق یا رسول اللہ ہل من شیء نقولہ فقد بلغت القلوب الحناجر قال نعم اللہم استر عوراتنا وامن روعاتنا قال فضرب اللہ وجوہ اعدائہ بالریح وہزمہم اللہ بالریح رواہ احمد اور روایت ہی ابی

سعید خدری سی کہ کہا عرض کیا ہمنی دن خندق کی یا رسول اللہ کیا ہی کوئی چیز یعنی ذکر دعا کہ پڑہیں ہم اوسکو یعنی نافع ہو پس تحقیق پہنچی ہیں اس خبر کو دل کو یعنی نہایت دشوار اور مخت لاحق ہوئی ہی فرمایا ہاں وہ ہیہ ہے یا الٰہی ڈانک عیب ہماری اور امن میں کہہ تجکو ڈر ہماری سی کہا ابو سعید نی پس ماری اللہ نے مونہہ دشمنون انکی ساتہہ ہاوکی اور شکست دی اللہ نی ساتہہ ہاوکی نقل کی یہہ احمدنی **ف** دن خندق کی کہ اوسکو غزوۂ احزاب بہی کہتی ہیں اللہ تعالیٰ فی ہوا مسند مسلط کی کافرون پر کہ ہانڈیان اونکی اولے دین اور خیمی اوکہا ڑ ڈالی اور طرح طرحکی تکلیفین پہنچا کر تباہ و برباد کیا ہ ع **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی بریدہ کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتی بازار میں کہتی تا ہیں ساتہہ نام اللہ کی یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہون تجسے بہلائی اس بازار کی یعنی رزق حلال میسر ہو اور نفع اور برکت ہو اوسمین اور بہلائی اوسچیز کی کہ اوسمین ہے یعنی لوگ اور پناہ مانگتا ہون میں ساتہہ تیری اوسکی سی اور برائی اوسچیز کیسی کہ اوسمین ہی یعنی مقدر فاسد اور نقصان اور لوگ مفسد یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سے کہ پہنچون میں اوسمین معاملہ نقصان کو کہ نقل کے یہہ پہنچی دعوات کبیر میں **باب الاستعاذة** باب ہے بیچ بیان پناہ مانگنی کی **ف** یعنی اوسمین دعا مانگنی ہیں کہ اونمین واقع ہوتا ہے پناہ مانگنا اکثر چیزون سے اور مخالف کیا ہی علما نی کہ کلام اللہ پڑہنی کی پہلی فضل اعوذ باللہ پڑہنا ہی یا بسمیہ یا بالفاظ کثر کہتی ہیں کہ استعیذ باللہ فضل ہی اسلیے کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہی کہ فرمایا ہی فاذا قرات القرآن فاستعذ باللہ اور اخبار و آثار میں اعوذ باللہ بہی وارد ہوا ہی شرح **الفصل الاول** فضل پہلی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی مشقت بلا کیسی اور پہنچی بدبختی کیسی اور بری تقدیر سی اور خوش ہونی دشمنون کیسی نقل کے یہہ حجۃ اور مسلم نی **ف** بلاء اوسحالت کو کہتی ہین کہ امتحان کیا جاوے اور فتنہ مین ڈالا جاوی اومی اوسمین اور دشوار ہو اوسپر اور جہد کی معنی ہین مشقت و نہایت پس مراد اس سے مصیبتین ہین کہ پہونچین آدمی کو دین یا دنیا مین اور عاجز ہو اوسکی دفع کرنی سی اور صبر نہ کر سکی اونکی دافع ہونی پر اور بری تقدیر سی مراد وہ چیز ہی کہ بری ہو آدمی کی حق مین اور خوش ہونی دشمنون کیسی یعنی کوئی مصیبت ایسی مین یا دنیا مین کہ دشمن خوش ہون پس یہہ دعا جامع ہی سب مطالب کو ع **وعن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الٰہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری اندیشہ سی اور غمی اور عاجز ہونی سی اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیلی سی اور بوجہ دین کیسی اور غلبہ لوگون کیسی یعنی غالب ہونی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری سستی سی یعنی طاعت مین اور بڑہاپی سی یعنی سبب بڑہاپی کی ہونی اوس سی اور اوسچی سی یا قرض سے اور گناہ سے

یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب آگ کے اور فتنہ آگ کی اور فتنہ قبر کی اور عذاب قبر کی اور شر فتنہ دولت کی اور برائی فتنہ فقر کی اور برائی فتنہ کانی دجال کی یا الٰہی دھو ڈالیو میرے ساتھہ پانی برف اور اولے کی یعنی پاک کر مجکو گناہون سے ساتھہ طرح طرح کی مغفرتون کی جیسیکہ پاک کرتی ہین یہہ چیزین میل سی اور پاک کر دل میرے کو یعنی تری اخلاق سی جیسا پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی اور دوری ڈال میرے اور میرے گناہون مین جیسے کہ دوری رکھی تونی درمیان مشرق اور مغرب کے لفظ کے یہہ بخاری اور مسلم کی **ف** عذاب آگ کی یعنی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ ہون وہ خصلتون کو وہ کفار ہین اسلیے کہ عذاب کافرون کی دی جاینگی اور موحدون کی جاوینگی اور پاک کیی جاوینگی ساتھہ آگ کی نہ عذاب اور فتنہ آگ کی مراد ہین وہ چیزین کہ باعث عذاب آگ کی ہین یعنی گناہ اور فتنہ قبر کی مراد ہی متحیر ہونا جیح جواب منکر و نکیر کی اور عذاب قبر کی مراد ہے ماننا ہی کی گردن سی اور عذاب آخرت اوسکو کہ جواب دی سکی گا اور مراد قبر سی برزخ ہی خواہ قبر ہو یا اور کچہہ اور فتنہ دولت کا ہی تکبر و سرکشی کرنی اور حاصل کرنا مال کا حرام سی اور خرچ کرنا اوسکا گناہ مین اور فخر کرنا ساتھہ مال و جاہ کی اور فتنہ فقر کا ہی حسد کرنا اغنیا پر اور طمع کرنا اونکی مالونپر اور نہ راضی ہونا اوسچیز پر کہ قسمت مین کی ہی اللہ تعالی نی اور اوسچیز مین مانگنا کمی اور اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزونسی امن مین کیا تہا لیکن پناہ مانگی واسطی تعلیم امت کی **وعن** زید بن ارقم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انی اعوذ بک من العجز والکسل والجبن والہرم وعذاب القبر اللہم اٰت نفسی تقواہا وزکہا انت خیر من زکہا انت ولیہا ومولاہا اللہم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوۃ لا یستجاب لہا رواہ مسلم

اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عاجز ہونی سی یعنی نہ قدرت رکہنی سی ساتھہ کرنی عبادت کی جیسی کہ مومنین اور نامرد جیسی اور بخیلی سی اور بڑہاپی سی یعنی ناکارہ ہونی حضار اور ہجو اسی سی بسبب بڑہاپی کی اور عذاب قبر کی اور عذاب آگ کی اور فتنہ قبر کی اور فتنہ مالدار کرون کی اور فتنہ محتاجی کی اور فتنہ دجال کی یا الٰہی دھو ڈالیو مجکو ساتھہ پانی برف کی اور اولے کی اور مانند اسکی یا الٰہی دے نفس میرے کو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہترین وہ شخصونکا ہی کہ پاک کرتی ہین اوسکو تو کارسازی اوسکا اور مالک ہے اوسکا یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس علم سی کہ نفع دی اور اوس دل سی کہ نہ ڈری یا نسکین نپاوی ساتھہ ذکر اللہ کی اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو یعنی حریص ہو اور جو کچہہ اللہ نی دیا اوسپر قناعت نکری اور اوس دعا سے کہ نہ قبولیت کیجاوی واسطی اوسکی لفظ کی یہہ مسلم کی **ف** اوس علم سی کہ نفع نہ دی یعنی اوس علم سی کہ نہ عمل کروں اوسپر اور نہ سکہاؤن اوسکو لوگون کو اور نہ درست کری اخلاق و افعال کو یا اوس علم سی کہ نہ احتیاج ہو طرف اوسکی دین مین یا اوس علم سی کہ نہ ہو اوسکی سیکہنی مین ذون شرعی اور کہا ابوالعالیہ کمی نی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پناہ مانگی ایک قسم علم کی سی جیسیکہ پناہ مانگی شرک اور نفاق اور بری اخلاق سی اور جس علم کی ساتھہ تقوی ہو تو وہ ایک باب ہے ابواب نیاسی اور ایک قسم ہی قسمون ہو کسی نوع **وعن** عبد اللہ بن عمر قال کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاۃ نقمتک وجمیع سخطک رواہ مسلم

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ دعا ہون سی دعا یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری جاتی رہنی نعمت تیری کسی اور بدلنی عافیت تیری کسی یعنی مبتلا ہونی صحت کی بیماری سی اور بے خبر ہونی عذاب کی محتاجی و غیرہ ذالک اور ناگہانی عذاب سے اور سب غصون سے نقل کی یہہ مسلم کی **ف** مراد نعمت سی بیان اور اسلام اور نیکیان اور عرفان ہی **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل رواہ مسلم۔ روایت ہی عائشہ سی کہا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی اوسکام کی سی کہ کیا مینی اور برائی اوسکام کی سی کہ نہین کیا مینی نقل کی یہہ مسلم نے

ف یعنی جو بری کام کر چکا ہوں انکی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں یعنی اور پھر عذاب ہو اور بخشی جاویں اور جو کام نہیں کیے ہیں انکی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یعنے آئندہ کوئی کام ایسا نہ کروں کہ باعث ناراضامندی تیری کا ہو یا بسبب ترک کرنی بری کام کی مونکی عجب کروں بلکہ محض تیری فضل سے جانوں پنج

وعن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول اللهم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت و الیک انبت وبک خاصمت اللهم انی اعوذ بعزتک لا الٰه الا انت ان تضلنی انت الحی الذی لا یموت والجن والانس یموتون متفق علیه اور روایت ہی ابن عباس سے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہی فرماتی یا الٰہی واسطے تیری فرمان برداری کی مینی اور ساتھہ تیری ایمان لایا مین اور تیہی پر توکل کیا مینی اور تیری طرف رجوع کی مینی یعنی گناہ ہوسی طرف طاعت تیری رجوع کی مینی اور ساتھہ مدد تیری کی ڈرتا ہوں مین یعنی کافروسی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہوں ساتھہ عزت تیری کی نہیں کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے تو مجکو تو زندہ ہی ہے کہ نہ مریگا اور جن اور آدمی مرینگی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا یسمع رواه احمد وابو داود وابن ماجة ورواه الترمذی عن عبد الله بن عمرو والنسائی عنهما اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری چاہیے وسی علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس دل سی کہ نہ عاجزی کرتی اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سی کہ نہ قبول کیجاوی نقل کے ہیہ حماد ابو داود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی ہیہ ترمذی نی عبد اللہ بن عمرو سی اور نسائی نی ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو سی **وعن** عمر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتعوذ من خمس من الجبن والبخل وسوء العمر وفتنة الصدر وعذاب القبر رواه ابو داود والنسائی اور روایت ہی عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتی پانچ چیز وسی نامرد سی اور بخیلی سی اور بڑائی عمر کی یعنے ہانی عمر ہو کہ قوی اور حواس مین فرق آجاوی اور فتنہ سینہ کی یعنی سینہ مین بری اخلاق اور بری عقائد جگہہ پکڑین یا حق بات نہ قبول کری اور مخیل بلا وسکا نہو اوسی پناہ مانگتی اور پناہ مانگتی عذاب قبر کی نقل کے ہیہ ابو داود اور نسائی نی **وعن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول اللهم انی اعوذ بک من الفقر والقلة والذلة واعوذ بک من ان اظلم او اظلم رواه ابو داود والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے ہیہ کہ کہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری محتاجگی سی اور کمی سی اور ذلت سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اسسے کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیجاوون مین نقل کی ہیہ ابو داود اور نسائی نی **ف** مراد محتاجگی سی محتاجگی دلکی ہی یعنی دل حریص ہو جمع کرنی مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہی کہ اوسمین صبر نہو پس حقیقت مین پناہ مانگی فتنہ محتاجگی کیسی اور کمی سی مراد ہی کمی نیکیون کی نہ کمی مال کی پس کہ حضرت نی اختیار کی تہی کمی مال کے اور مکروہ جانتی تہی کثرت مال کو یا کمی سے مراد وہ کمی مال کی ہی کہ قوت لایموت کو کفایت نکرے اور حرج ہو عبادت کی کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ کمی صبر کی مراد ہی اور مراد ذلت سے ذلت بسبب کمی کے ہی کہ اللہ کی نزدیک گنہگار ذلیل ہوتا ہی یا مراد ہی ذلیل ہوا غنیا کی نظر مین بسبب مسکینی کی ہ ع **وعنه** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول اللهم انی اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق رواه ابو داود والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے ہیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری خلاف سی اور نفاق سی اور بری خلقون سی نقل کی ہیہ ابو داود اور نسائی نی **ف** خلاف سی یعنے مخالفت حق سی اور بعضون نی کہا خلاف وعداوت سی آپسمین اور نفاق سی سب قسم نفاق کی مراد ہین خواہ نفاق عقیدہ مین ہو یا عمل مین یا قول مین

کفر کرنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور بظاہر کرنا کسی سے خلاف اور بحیرہ کی کہ دلمین ہے اور بہت جھوٹ بولنا اور خیانت امانت مین کرنی اور یہ کہا کرنا وقت لینے
اور خلاف وعدہ کیا کرنا وغیرذلک ع ۱۰ **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ
الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی
ہریرہؓ سے ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری بھوک سی پس تحقیق وہ بری ہی بھوکون سی پس تحقیق وہ بری ہی بھوکون سی ہے
مین ساتھہ تیری خیانت سی پس تحقیق وہ بری خصلت اندر کی ہی نفل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** بھوک سی الٰہی پناہ مانگی کہ اس سے ضرر ہوتا
ہی آدمی کی بدن اور قوی اور حواس مین اور فتور آتا ہی حضور مین اور عبادت کی کرنی مین پس بھوک بری وہ ہی کہ موجب ضرر کی اور اکثر ہوا اور جو کہ صحت
کی ہی بطور اعتدال کی اور موافق حال کی ہو بری نہین بلکہ موجب صفائی باطن اور نورانیت دل اور صحت وسلامتی بدن کی ہی بیمار یونسی اور خیانت
سی مراد ہی نافرمانی کرنی اللہ ورسول کی اور خیانت کرنی لوگون کی مالون اور بھیدون مین چنانچہ دلالت کرتی ہی اس پر یہہ ایت یا ایہا الذین آمنوا لاتخونوا
اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم ع ۱۰ **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّیءِ الْاَسْقَامِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی انس سے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یا الٰہی تحقیق مین
پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کوڑہ سی اور جذام سی اور دیوانگی سی اور بری بیماریون سے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** بری بہ بیماریونسی
اوسکو تعمیم بعد تخصیص کے کہتی ہین یعنی پہلی خاص بری بیماریونسی پناہ مانگی پھر عام مانند استسقاء اور دق وغیرہما کی انسی شاید اسلیے کہ اکثر لوگ کہین کہا کرتی
ہین اور ہیئۃ متغیر ہو جاتی ہی اور آدمی آدمیت سی نکل جاتا ہی اور ہمیشہ رہتی ہین بخلاف اور بیماریون کی مانند بخار درد سر وغیرہ وہما کی کہ اوہین
یہہ حال نہین ہوتا اور رنج کم ہوتا ہی اور ثواب بہت اور کہا ابن ملک نے حاصل یہہ کہ جو مرض ایسا ہو کہ اختیار کرتی ہون لوگ صاحب اوس مرض سے اور نہ منقطع
ہوتی ہون اوس سے اور نہ وہ منقطع ہوتا ہون سی اور عاجز ہو بسبب اوس مرض کے اللہ کی حقون سی اور بندونکی حقونسی تو مستحب ہے پناہ مانگنی اوس سے انہی
اور کوڑہ اور جذام بالطبع سے متعدی نہین ہین یعنی کسیکو نہین لگ جاتی مگر اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بسبب بن لگانی کی کوڑہی یا جذامی سی جیب لگ کر یہہ
بیماریان پیدا ہو جاتی ہین معاذ اللہ ع ۱۰ **وعن** قُطْبَۃَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی قطبہ بن مالک سے کہ کہا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری بری خلقونسی اور بری عملون سے اور بری خواہشون سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف**
منکر اوسکو کہتی ہین کہ نہ معلوم ہو بھلائی اوسکی شرع سی یا معلوم ہو برائی اوسکی شرع سی اور مراد اخلاق سی اعمال باطن کے ہین حاصل یہہ کہ بری اعمال دل
کیسی مانند حسد وکینہ وغیرہما کی پناہ مانگتا ہون اور بری اعمال سی مراد بری افعال ظاہر کی ہین اور بری خواہشونسی مراد بری عقیدی ہین ع ۱۰
وعن شُتَیْرِ بْنِ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ تَعْوِیْذًا اَتَعَوَّذُ بِہٖ قَالَ قُلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہی شتیر بن شکل بن حمید سی کہ نقل کے اپنی باپ سے یعنی شکل سی کہ کہا میں نی نبی اللہ کی نکسا مجکو تعویذ یعنی ایسی دعا کہ پناہ پکڑون ساتھہ
اوسکی فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی شنوائی اپنی کیسی یعنی نہ سنون اوسسے کلام بد اور برائی بینائی اپنی کی سی یعنی بری
چیز اوس سی نہ دیکھون اور برائی زبان اپنی کی سی یعنی کلام بری اور بیفائدہ اوسسے نہ کرون اور برائی دل اپنی کیسی یعنی بری عقیدی اور حسد وکینہ
وغیرہ دلمین نہ آوین اور بری کام پر ارادہ مصمم نکرون اور برائی منی اپنی کی سی یعنی زنا مین صرف نہو اور لطر شہوۃ سی کیسکو نہ دیکھون نفل کی یہہ ابوداود

در ترمذی اور نسائی نی **وعن** ابی الیسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو اللھم انی اعوذ بک من الھدم واعوذ بک من التردی ومن الغرق والحرق والھدم واعوذ بک من ان یتخبطنی الشیطان عند الموت واعوذ بک ان اموت فی سبیلک مدبرا واعوذ بک من ان اموت لدیغا رواہ ابوداود والنسائی ودرادفی روایۃ اخری والغم اور روایت ہی ابوالیسر سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہی دعا مانگتی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری سکان کی گرنیسے یعنے مجھپر کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑی کہ ہلاک ہوجاون اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری گر پڑنیسی بلند جگھہ سی اور ڈوبنی سی اور جلنی سی اور بہت بڑا بی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اسسے کہ حیران کری مجکو شیطان نزدیک مرنیکی یعنی وسوسی ڈالکر دین کو تباہ کری اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اسسے کہ مرونمین تیری راہ مین پشت دیکر یعنی جہاد مین کفار سی بھاگ کر اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اسسے کہ مرونمین لدیغ یعنی سانپ بچھو اور مانند انکی زہریلی جانورون کی کاٹنی سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور زیادہ کیا نسائی نی ایک روایت مین لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری غم سی **ف** اگر کوئی کہی کہ بعضی چیزین ایسی ہین کہ اونسی آدمی درجہ شہادت کا پاتا ہی پھر حضرت نی پناہ اونسی کیون مانگی جواب یہہ کہ ایسی اوقات مین رنج بہت ہوتا ہی آدمی صبر نہین کرسکتا مبادا شیطان بہکا کر دین کو تباہ کردی ایسی اونسی پناہ مانگی اور بہت بڑا بی سی یعنی بڑی بڑی بی سی کہ حواس و قوی مین فرق جاوے اور کلام بیہودہ کرنی لگون اور عبادت مین فتور آوی اسسے بھی پناہ ہی اور آیا ہی کہ جو کوئی یاد کرتا ہی قرآن محفوظ رہتا ہی اسسے ۴ ع **وعن** معاذ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال استعیذوا باللہ من طمع یھدی الی الطبع رواہ احمد والبیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی معاذ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھہ اللہ کی طمع سی کہ پہنچاوی طرف طبع کی نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** طمع کی معنی ہین امید کہنی مال کے لوگونسی اور طبع اصل مین کہتی ہین تلوار کی زنگ لگنی کو اور یہان مراد ہے عیب یعنی یہہ مین آپ سے پناہ مانگتا ہون ساتھہ اللہ کی طمع سی کہ پہنچاوی مجکو طرف وسحالت کی کہ عیب اکری مجکو کہ وہ تواضع کرنی ہی اہل دنیا کی اور ذلیل ہوتا ہی سفلونکی آگی اور ظاہر کرنا ہی ورپاکا اور سوا اللہ کی اور چیزین کہ حالت طمع مین ہوتی ہین اور ایسی کہا گیا ہی کہ طمع باعث فساد دین کی ہی اور ورع باعث صلاح دین کا اور شیخ علی متقی رح نی کہا کہ طمع اوسکو کہتی ہین کہ امید رکہی اوس مالکی کہ شک ہو اوسکی حصل ہونی مین اور اگر یقین ہو جیسی کہ پیغمبر حق اوسکا ہی وعدہ صادق مجیب یا رسخ کسی سے ہو اوسسے توقع کہنی کو طمع نہین کہتی ۴ ع **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر الی القمر فقال یا عائشۃ استعیذی باللہ من شر ھذا فان ھذا ھو الغاسق اذا وقب رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا طرف چاند کی پس فرمایا ای عائشہ پناہ پکڑ ساتھہ اللہ کی برای اسکی سی پس تحقیق یہہ ہی غاسق یعنی اندہیرا کرنی والا جب بی نور ہوجاوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** قران شریف مین جو آیا ہی غاسق اذا وقب اوسکو حضرت نی بیان فرمایا کہ مراد اوس سی جب کہ چاند بی نور ہوجاوی پس اوسسے پناہ مانگنی کا سبب یہہ ہے کہ کہنا اسکا نشانیون خدا تعالی کی کیسی ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر اوترنی بلاؤنکی چنانچہ حدیث سنہ لیصابن باحد او سوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسپہ کہڑی ہوتی تہی ترسان اور ہول ناک اور مراد ان بلاؤنکی اوترنی سی وہ نہین ہے کہ جو منجم احکام کسوف و خسوف سے ثابت کرتی ہین ایسی کہ اہل اسلام کی نزدیک معتبر نہین بلکہ مراد یہہ ہے کہ وقت عبرت کا ہوتا ہی کہ جب چاند با وجود اس نورانیت کی گہہ گیا اور نور اسکا جاتا رہا تو ایسا ہو کہ نور ایمان اور عمل کا بھی جاتا رہی اور مانند سیکی اور اکثر مفسرین نی تفسیر من شر غاسق اذا وقب کے یہہ بھی کہی کہ برائی رات کی سی جبکہ تاریک ہو جوجہ ۴ ع **وعن** عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی یا حصین کم

الٰھًا قَالَ اِیْ سَبْعَۃً سِتَّۃٌ فِی الْاَرْضِ وَوَاحِدًا فِی السَّمَآءِ قَالَ فَاَیُّھُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِکَ وَرَھْبَتِکَ قَالَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ قَالَ یَا حُصَیْنُ اَمَا اِنَّکَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُکَ کَلِمَتَیْنِ تَنْفَعَانِکَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَیْنٌ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِی الْکَلِمَتَیْنِ اللَّتَیْنِ وَعَدْتَنِیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی باپ میرے کی یعنی پہلی اسلام لانیکی اے حصین کتنی معبودونکو بندگی کرتا ہی آجکی دن کہا باپ میری نی سات معبود و نکو جیہہ ہین پہنچے بغوث و یعوق و نسر اور لات اور منات اور عزی کہ نام بتونکی ہین اور ایک آسمان مین کہ خالق سب کا ہی فرمایا حضرت نی پس سکو اینمین سے گنتا ہی و واسطی امید و ڈر اپنی کی یعنی کس سے امید بہلائی کی کہتا ہی اور ڈر تا ہی کہا حصین نے اوسکو کہ آسمان مین ہی فرمایا حضرت نی ای حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکھلاتا مین تجکو دو کلمے کہ فائدہ دیتی تجکو یعنی دارین مین کہا عمران نی پس جب مسلمان ہوا حصین عرض کیا یا رسول اللہ سکھلائی مجکو وہ دو کلمے کہ وعدہ کیا تہا آپ نی مجھی فرمایا حضرت نی کہہ یا الٰہی میرے دلمین ڈال ہدایت میری اور بچاہ دی مجکو برائی نفس میری کیسی نقل کے یہہ ترمذی نی **ف** ایک آسمان مین ہی اوسی بموجب گمان اپنی کی کہا والا اللہ کی لیی ایک مکان مقرر نہین یا معنی یہہ ہین کہ وہ جو آسمان مین عبادت کیا جاتا ہی ہوء **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُکُمْ فِی النَّوْمِ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو یُعَلِّمُھَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَبْلُغْ مِنْھُمْ کَتَبَھَا فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَھَا فِیْ عُنُقِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَھٰذَا لَفْظُہٗ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور اوسی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ ڈری ایک تمہارا نیند مین پس چاہی کہ کہی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللہ کی کہ پورے ہین غضب اوسکی سی اور عذاب اوسکی سی اور شر بندون اوسکی سی اور وسوسی شیطانونکی سی اور اس سے کہ حاضر ہون شیطان میرے پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پہنچاوین گی کہنی والی ان کلمات کی کو اور تہی عبد اللہ بیٹی عمرو کی سکھلاتی یہہ کلمات اوسکو کہ بالغ ہوتا اولاد اون کیسی اور جو کہ نا بالغ ہوتا اونمین سی لکہتی ان کلمات کو پرچہ کاغذ مین پہر لٹکاتی اوسکو گردن اوسکی مین نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی اور یہہ لفظ ترمذی کی ہین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ڈرانیوالے شیطان کے تصرف سی ہوتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی لٹکانا تعویذ کا گلی مین اور بعضی علمانی اسمین اختلاف کیا ہی لیکن صحیح رہہ ہی کہ لٹکانا مکتوب غیرہ کا حرام ہی اور مکروہ اور اگر آیت قرآن کی یا اسمار الٰہی لکہکر لٹکاوین تو مضائقہ نہین ہرح **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّۃُ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگی اللہ سی جنت تین بار یعنی یون کہی اللہم انی اسالک الجنۃ یا کہی اللہم ادخلنی الجنۃ یا زبان ہندی وغیرہ مین اس مضمون کو کہی کہتی ہی جنت یا الٰہی داخل کر تو اسکو جنت مین اور جو شخص کہ پناہ مانگی آگ سی تین بار یعنی یون کہی اللہم اجرنی من النار یا اور زبان مین کہی اس مضمون کو کہتی ہی آگ یا الٰہی محفوظ رکہہ اسکو آگ سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** تین بار کہی ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین گر گڑا کر ہوء **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَلْمِقْدَامِ اَنَّ کَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا کَلِمَاتٌ اَقُوْلُھُنَّ لَجَعَلَنِیْ یَھُوْدُ حِمَارًا فَقِیْلَ لَہٗ مَا ھُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْہُ

وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا مَالِكٌ روایت ہی فعلص سی یہہ کہ کعب جبارنی کہا اگر نہ کہتا مین کہتی کلمی ایسہ کڑوالتی مجکو ہووے گدا پس کہا گیا واسطی اوکی کہا ہین وہ کلمی کہا کعب نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ ذات اللہ کی بڑا ہی وہ اللہ کہ نہین کوئی چیز بڑی اوس سے اور ساتھہ کلموں اللہ کی کہ پوری ہین نہین تجاوز کرتا اوسی نیک اور نہ بدا ور ساتھہ ناموں اللہ کی کہ نیک ہین جو کچھہ کہ جانتا ہون نہین اون نا موسی اور جو کچھہ کہ نہین جانتا برائی اوچیز کی سی کہ پیدہ کی اور پراگندہ کی اور برا برکی یعنی متناسب الاعضا کی نقل کی یہہ مالک نے **ف** کعب الاحبار یہود یون نہین بڑی دانشمند نبی اور حضرت کی زمانہ مین تھی لیکن حضرت کو دیکھا نہین حضرت عمر کی زمانہ مین ایمان لائی وہ کہتی ہین کہ بسبب یمان لانیکی یہود مجھسی نہایت بغض رکھتی ہین اگر میں ہمیشہ عمامہ پر باندھا کرتا تو سمجھہ کر مجھی گدھا کر دیتی اور مراد گدھا کرنی سی یہہ ہے کہ مجھی ذلیل اور بی وقوف سلب العقل مانند گدھی کی کر دیتی اور مراد کلموں اللہ کے سی تو قرآن ہی پس معنی سچی وذکر نیکی اوسکے یہہ ہین کہ اوسکی ثواب عذاب وغیرہ سی کوئی خارج نہین یعنی جس سے وعدہ ثواب کا یا وعید عذاب کا یا اور چیز وسناوا امین کیا ہی بلاشبہ ہوتا ہی اور یا مراد کلموں اللہ کی یہہ صفات الہی یا علوم الہی ہین اوسی ہی کوئی چیز باہر نہین اوسکو محیط یعنی گھیری ہوئی ہین بنج ہ

وعن مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ أَقُولُهُنَّ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ أَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ فِي دُبُرِ صَلٰوةٍ اور روایت ہی مسلم بیٹی ابی بکرہ کی سی کہ کہا تھا باپ میرا کہتا ہر پیچھی نماز کی یعنی فرض نماز کی پیچھی یا ہر نماز کی پیچھی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کفر سی اور فقر سی یعنی فقہ قلبی کیسی کہ دولی صبری ہی اور کفران نعمت اور مانند انیکی اور عذاب قبر سی پس تھا مین کہتا یہہ کلمی پس کہا باپ میرہ نی ای بیٹی میری کس سی سیکھی تو نی یہہ کلمی کہا مینی آپ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہتی ان کلموں کو پچھی نماز کی نقل کی یہہ نسائی اور ترمذی نی مگر ترمذی نی نہین ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوۃ کا اور نقل کی حمیدی لفظ حدیث کی یعنی بغیر ذکر کرنی باپ و بیٹی کی اور نزدیک حمیدی کی لفظ فی دبر کل صلوۃ ہی یعنی لفظ کل کا امین زیادہ ہی

وعن أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِي رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَيُعْدَلَانِ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی سعید سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اللہ کی کفر سی اور دین سی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کیا برابر کیا آپ نی کفر کو ساتھہ دین کی فرمایا کہ ہان اور ایک روایت مین ہی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کفر سی اور فقر سی کہا ایک شخص نی اور برابر کیی جاتی ہین دونون یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہان نقل کیے ہیدسانی نی **ف** کفر اور دین کو برابر سلیی فرمایا کہ آدمی بسبب دین کی جہوٹ بولتا ہی اور خلاف وعدہ کیا کرتا ہی اور یہہ صفات کافرون اور منافقون کی سی ہی اور کفر و فقر کو برابر سلیی کیا کہ بسبب فقر کی آدمی نی صبری کرتا ہی اور ایسی کلام کریہتا ہی کہ باعث کفر کی ہوئی ہین شرح

باب جامع الدعاء

باب ہے جمع بیان اون دعاؤن کی کہ جامع ہین **ف** یعنی امین ایسے دعائین ہین کہ الفاظ تہوڑی ہین اور معانی بہت یا جامع سے مراد یہہ ہے کہ امین ایسی دعائین ہین کہ جمع کرنی والی ہین مقاصد و مطالب کو شرح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمْدِیْ وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ بخشیں وہ تہی مانگتی یہہ دعا یا الٰہی بخش میری لیی خطا میری اور زیادتی میری یعنی جس چیز و نکا جاننا یا عمل کرنا اوپر واجب تہا اور مینی نہین جانا اونکو اوسکو بخش دی اور زیادتی میری بیچ کام میرے کی اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہی اونکو محبسی یعنی مجہی اونکا علم نہین جیسا تجہی ہی یا الٰہی بخش میری لیی قصد سے کرنا میرا اور ہنسی سی کرنا میرا اور زیادتی سی کرنا میرا اور جہالت کرنا میرا اور یہہ سب میرے پاس یا الٰہی بخش میری لیی وہ گناہ کہ پہلی کیی مینی اور وہ گناہ کہ ہونگی بعد اسکی یعنی بالفرض المحال اور وہ گناہ کہ چہپ کر کیی ہین مینی اور وہ گناہ کہ اشکار کیی مینی اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہی اونکو محبسی تو اگی کرنی والا ہی یعنی جسکو چاہی ساتہہ توفیق اپنی کی طرف رحمت اپنی کی اور تو بیچہ ڈالنی والا ہی اپنی رحمت سے جسکو چاہی اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ سب مین میری پاس یہہ حضرت نی از راہ تواضع اور کسر نفسی اور زاری کی جناب کبریائی مین کہا والا حضرت پاک تہی سب گناہون سی اور حقیقت مین یہہ تعلیم امت کو کہ یون بخشش مانگا کرین ۞ حر

وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہا الٰہی درست کر میری لیی دین میرا جو بچاوہی کام میرے یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سے محفوظ رہتی ہین اور اخرت کی عذاب سے نجات پاتی ہی اور درست کر میری لیی دنیا میری کہ اوسمین ہے زندگانی میری اور درست کر میری لیی اخرۃ میری وہ کہ اوسمین ہی رجوع کرنا میرا اور گردان زندگی کو سبب زیادتی کا میری لیی ہر نیکی مین کہ بہت جیون اور نیک کام بہت کروں اور کر موت کو سبب راحت کا میرے لیی ہر برائی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** درستی دنیا کی ساتہہ حاصل ہونی قوت کی ہوتی ہی وجہ حلال سی کمانے کے اور درستی اخرۃ کی ساتہہ حاصل ہونی قوت کی ہوتی ہی خلل و تعویض عبادت مین نہین ہوتی اور درستی آخرت کے ساتہہ توفیق ہونی اوسچیز کی ہوتی ہی کہ سبب اوسکی نجات ہو عذاب سے اور پہنچی سعادت اوس جہان کو اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ موت میری کلمہ شہادت اور اچہی اعتقاد پر اور توبہ کر کر ہو تاکہ ہو سبب خلاصی کی مشقت دنیا سی اور باعث حاصل ہونی راحت کی جسمین بہت ۞ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ کہتی تہی یا الٰہی بخشش مین مانگتا ہون تجہی ہدایت اور تقوی اور باز رکہنا نفس کا حرام اور مکروہ سی اور سوال کرتا ہون بی پروائی یعنی دلکی اور ظاہر کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَكَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہہ یا الٰہی ہدایت کر مجکو یعنی سیدہی راہ دکہا اور سیدہا کر مجکو یعنی افعال و گفتار یہہ کو راست و درست کر اور یاد دلا کر یہہ طلب کرنی ہدایت کی سیدہا چلنا راہ کا اور چہ طلب کرنی راستی کی راہی تیر کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جب ہدایت طلب کری تو تو یہہ خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجکو مانند رہنمائی اوس شخص کے کہ چلتا ہی سیدہے راہ پر اور جب راستی مانگی تو یہہ خیال کر کہ راستی حاصل ہو مجہی مانند راستی تیر کی حاصل یہہ کہ نہایت ہدایت اور نہایت راستی طلب ۞ ع **وعن** اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ یَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

لِی وَارْحَمْنِی وَاهْدِنِی وَعَافِنِی وَارْزُقْنِی رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مالک اشجعی سے کہ اوس نے اپنے نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا تھا آدمی نے جب مسلمان ہوتا سکھلاتی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پھر حکم کرتی اوسکو کہ دعا کری ساتھ ان کلمات کی یا الٰہی بخش واسطی میری اور رحم کر مجھ پر یعنی ساتھ ڈالنے کسی چیز کے میری اور ہدایت کر مجھکو اور عافیت سی رکھ مجھکو اور روزی دی مجھکو یعنی حلال نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** انس قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ ہی انس سی کہ کہا تھی اکثر دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی ہی ہمکو دنیا مین نیکی یعنی نعمتین اور حالت باہی اور آخرت مین یعنی بعد موت کی نیکی یعنی مراد سے پہنچنا اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ آیت اکثر دعا اسلمی تھی کہ جامع ہی سب مقاصد دین و دنیا کو اور کلام اللہ مین کی ہی طالب صادق اگر وقت اور مناجات کی خلوت مین بیٹھکر ساتھ صفائی باطن کی ہر افراد حسنات دنیا و آخرۃ کی اوظاہر و باطن کے تصور کر کر دعا کری تو دیکھی کیا کچھہ ذوق و جمعیت اور نورانیت و سعادت حاصل ہوتی ہین ر ح **الفصل الثانی**

فصل دوسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو يَقُولُ رَبِّ اَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَاَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عباس سے کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی کہتی ای رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دی مجکو اپنی ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنی کی اور نہ مدد کر مجہہ پر یعنی غالب نکر مجہہ اوپر کو نہ کر مین مجکو طاعت تیری سی خواہ شیاطین ہون خواہ نفس خواہ کفار اور فتح دی مجکو اور نہ فتح دی مجہہ پر یعنی غالب کر مجہی کفار پر اور نہ غالب کر اونکو مجہہ اوپر مکر کر واسطی میری اور نہ مکر کر میری ضرر پر اور راہ سیدہی دکہا مجکو اور آسان کر سیدہی راہ پر چلنا واسطی میرے اور مدد کر میری اوپر کہ زیادتی کی مجہہ پر ای رب میرے کر مجکو واسطی اپنی شکر کرنی والا یعنی ہر وقت واسطی اپنی ذکر کرنی والا یعنی ہر حال مین واسطی اپنی ڈرنی والا واسطی اپنی بہت فرمان بردار واسطی اپنی عاجزی کرنی والا طرف اپنی بہت آہ کرنی والا یعنی زاری کرنی والا رجوع کرنی والا ای پروردگار میری قبول کر توبہ میری اور دہو ڈال گناہ میری اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکہہ دلیل میری یعنی اپنی دشمنون پر دنیا اور عقبی مین اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولی مگر سچ اور حق اور سیدہی راہ دکہا دل میرکو اور نکال سیاہی سینہ میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** مکر کرنی دشمنون پر واسطی مدد کرنی میری کی مکر کی معنی ہین فریب اور مراد مکر خدا سی پہنچانا بلا کا ہی دشمنان دین پر اوس جگہہ سی کہ گمان نہ کرین اور سیاہی سینہ سی مراد ہی کینہ اور حسد اور بغض اور سوا اونکی اور اخلاق بد ع **وعن** اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی ابی بکرۃ سی کہ کہا کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پہر روئی اور فرمایا مانگو اللہ سی بخشش اور عافیت اسلیے کہ کوئی نہین دیا گیا ہی بعد یقین یعنی ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سی یعنی بعد دولت ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سی نہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار سند کی **ف** حضرت جانتی ہی کہ امت گرفتار ہوگی فتنون اور غلبہ شہوت اور حرص مین اسلیے روئی اور حکم کیا کہ طلب کرین بخشش اور عافیت تا کہ بچاوے اونکو اللہ ان بلیات سی اور عافیت کی معنی ہین سلامتی ہوئی دین

مین فتنہ سی اور بدبختی بری بیماریون اور بری خصلت سی ۔ ع **وعن** انس انّ رجلاً جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ ای الدعاء افضل قال سل ربک العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ فی الیوم الثانی فقال یارسول اللہ ای الدعاء افضل فقال لہ مثل ذلک ثم اتاہ فی الیوم الثالث فقال لہ مثل ذلک قال فاذا اعطیت العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ فقد افلحت رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اسنادا

اور روایت ہی انس سے یہکہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یارسول اللہ کونسی عاہیت بہتری فرمایا مانگ ربّ اپنی سی عافیت یعنی سلامتی دین مین اور بدن مین اور معافات یعنی عافیت رکھی تجکو اللہ لوگونسی اور عافیت سی رکھی اونکو تحقیق دنیا اور آخرۃ مین پہر آیا وہ شخص حضرت پاس دوسری دن پہر کہا یارسول اللہ کونسی عاہیت بہتری پس فرمایا اوسکو مانند اوسکی یعنی جو کہ پہلی دن فرمایا تہا پہر آیا وہ تیسری دن پس فرمایا اوسکو مانند اوسکی فرمایا جسوقت دیا جاے تو عافیت اور معافات دنیا اور آخرۃ مین پس تحقیق چیکا پایا تو نی اور مقصد کو پہنچی الفعل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی باعتبار سند کی **وعن** عبداللہ بن یزید الخطمی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی دعائہ اللھم ارزقنی حبک وحب من ینفعنی حبہ عندک اللھم ما رزقتنی مما احب فاجعلہ قوۃ لی فیما تحب اللھم ما زویت عنی مما احب فاجعلہ فراغا لی فیما تحب رواہ الترمذی

اور روایت ہی عبداللہ بن یزید خطمی سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ کہتی تہی عاہی مین یا الہی نصیب کر مجکو دوستی اپنی اور دوستی اوس شخص کی کہ نفع دی مجکو دوستی اوسکی نزدیک تیری یا الہی جو کچہہ کہ دیا تو نی مجکو او چیز سی کہ دوست رکہتا ہون مین پس گردان اوسکو سبب قوۃ میری کا اوچیز مین کہ دوست رکہتا ہی تو یعنی جو نعمتین کہ دی ہین تو نی قسم مال اور عافیت اور اولادون نیوہ سی اونکو باعث شکر اور طاعت اپنی کا کر کہ خرچ کرون اونکو تیری راہ مین اور خوشنودی تیری مین یا الہی جو کچہہ کہ سمیٹ رکہا ہی تو نی مجکو اوچیز سی کہ دوست رکہتا ہون پس گردان اوسکو سبب فراغت میری کا اوچیز مین کہ دوست رکہتا ہی تو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی مال وغیرہ جو نہین دی ہی اوسکو باعث مشغول عبادت کی ہے کا کر کہ لینیوالے کی تیری عبادت مین مشغول رہون اور حاصل دونون جملون کا یہہ ہی کہ اگر نعمت دنیا کی دی تو توفیق شکر اوسکی کی دی تا اعتنا شاکر ہی ہون مین اور اگر نہ دی تو مجکو تو اوس سی فارغ رکہہ دل میرکو کہ اوسمین داغ لگا رہی اور عبادت مین مشغول ہون اور جمع فراغہ کرون تا افتقار صابر ہی ہون مین شرح **وعن** ابن عمر قال قلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم من مجلس حتی یدعو بھؤلاء الدعوات لاصحابہ اللھم اقسم لنا من خشیتک ما تحول بہ بیننا وبین معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تھون بہ علینا مصیبات الدنیا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کبہی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوہی کسی مجلس سے یہانتک دعا کرتی ساتہہ ان دعاؤن کی واسطی یارون اپنی کی یعنی اسلیی کہ وہ داخل ہون جمین اوسمین باوجود تعلیم اونکی یا الہی نصیب کر ہماری لیی خوف اپنا اوسقدر کہ حائل ہووے تو بسبب اوسکی درمیان ہمارے اور درمیان گناہون اپنی کی یعنی اوس ڈر کی سبب سی تیری گناہونسی بچین اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی اوسقدر کہ پہنچاوی تو ہمکو بسبب اوسکی بہشت اپنی مین یعنی عالی درجون بہشت کی مین اور نصیب کر یقین ہی اوسقدر کہ آسان کری تو بسبب اوسکی ہمپر مصیبتین دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتہہ شنوائیون ہمارے کی اور بینائیون ہماری کی اور قوۃ ہمارے کی

جبتک کہ زندہ کہی تو ہمکو اور کر بہرہ مند کہو وارث ہمارا یعنی باقی رکہہ اوسکو اوپر ہمارے یعنی تمام عمر ہمارے اعضا اور حواس ہمارے کو سلامت رکہہ اور گردان کینہ کشی ہمارے اوپر کہ ظلم کیا ہمپر یعنی قادر کر ہمکو کہ ظالم سے بدلہ لیں یا ہماری طرف سے تو بدلہ لی اور فتح دی ہمکو اوپر کہ دشمنی رکہی ہمسے یعنی دشمن ہوئے ہو اور نہ کر اوپر ہمارے مصیبت ہمارے دین ہمارے میں یعنی ایسی چیز میں نہ مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کی اور نہ مسلط کر ہمپر اوسکو کہ نہ رحم کری ہمپر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** نصیب کر یقین الخ یعنی یقین ذات اور صفات اپنے پر اور فرمائی ہوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پر السادی کہ سختیان دنیا کی آسان ہون مثلاً جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز نہین فکر کریگا اور بہروسا کری گا اوسپر یا جو کوئی یقین کریگا کہ مصیبتین آخرۃ کی اشد ہین اور ہماری مصیبتین بالمقابلہ اوسکو ہماری مصیبتین آسان ہو جائینگی پس ایسا یقین عطا فرما اور نہ کر دنیا کو اخیر یعنی دنیا کی بہت فکر و تدبیر ہمارے لگی رہین بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرۃ ہی کا بہت کہیں اور تہوڑی فکر معاش کی رکہنی جائز ہی بلکہ مستحب نوع حرس **وعن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما الحمد للہ علی کل حال واعوذ باللہ من حال اہل النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اسنادا اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی نفع دی ساتہہ اوسچیز کی کہ سکہلائی تو نی مجکو یعنی عمل نصیب ہو علم پر اور سکہلا مجکو وہ چیز کر نفع دی مجکو یعنی ایسا علم دی کہ نفع دی مجکو وہ اور عمل کرنا اوسپر دین ہمارے اور آخرۃ ہمارے اور زیادہ کر مجکو علم یعنی علم دین کا سب تعریف ہی واسطے اللہ کی ہر حال اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی حال و فرخیون کیسی یعنی دنیا میں کفر و فسق سی بچون اور عقبی میں عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے یا عتبار سند کی **وعن** عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ الوحی سمع عند وجہہ دوی کدوی النحل فانزل علیہ یوما فمکثنا ساعۃ فسری عنہ فاستقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال اللہم زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تہنا واعطنا ولا تحرمنا وآثرنا ولا تؤثر علینا وارض عنا ثم قال انزل علی عشر آیات من اقامہن دخل الجنۃ ثم قرأ قد افلح المؤمنون حتی ختم عشر آیات رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوتری اوپر وحی سنی جاتی تہی نزدیک منہہ حضرت کی آواز مانند آواز شہد کی مکہی کی پس اوتاری گئی اوپر وحی ایک دن پس تہہری ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہی کہ سختی جو بسبب اوتری وحی کی وارد ہوتی ہی رفع ہو پس دور کی گئی وہ سختی حضرت سی پہر سامنی ہوی قبلہ کی اور اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا یا الٰہی زیادہ کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمان بہت ہون اور کم کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمانونکو کم نہ کر اور بزرگ رکہہ ہمکو یعنی ساتہہ حاجت روائی کی دنیا میں اور بلند کر نی منازل کی عقبی میں اور نہ ذلیل کر ہمکو یعنی بسبب ہونی چیزون مذکورہ کی اور دی ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرت کی اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنی ساتہہ رحمت و عنایت اپنی کی اور برگزیدہ کر ہمپر یعنی غیر ہمارے کو ساتہہ لطف و حمایت اپنی کی یا نہ غالب کر دین کی دشمنونکو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنی اپنی قضا پر ساتہہ دینی صبر اور توفیق شکر کی اور راضی ہو ہمسے یعنی ساتہہ طاعت تہوڑی کی پہر فرمایا کہ اوتاری گئی ہین مجہپر یعنی ابہی دس آیتین جو شخص کہ پڑہا کرے ہمیشہ یعنی عمل کرتا رہی اوپر داخل ہوگا بہشت مین نیکیون کی ساتہہ پہر پڑہین حضرت نی یہہ آیتین تحقیق فلاح پائی مومنون نی یہانتک کہ ختم کین دس آیتین نقل کے یہہ حمد اور ترمذی **ف** آواز مانند آواز مکہی شہد کی یہہ وہ آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ہی کہ پہنچاتے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی وہ صحابہ کی سنہ مین نہین آتے ہی جیسی کوئی آواز مکہی کی سنتا ہی اور سمجہتا نہین اوس سے اور دس آیتین یہہ ہین قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم

عن للغو معرضون والذین ہم للزکوۃ فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون والذین ہم علی صلواتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون یعنی مطلب یابسوے وہ مومن کہ اپنی نماز مین عاجزی کرتی ہین یعنی دل سی اور بدن سے اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیزون سے یعنی خواہ کہنی کی ہون خواہ کرنیکی اعراض کرتی ہین اور وہ مومن کہ زکوۃ ادا کرتی ہین اور وہ مومن کہ اپنی شرمگہونکو محفوظ رکہتی ہین یعنی حرام کاری سی مگر اپنی بیبیون سی یا لونڈیون سی صحبت کرتی ہین پس وہ نہین ملامت کیی گئی ہین پہر جو کوئی چاہی سوا اسکی یعنی اغلام کری یا ہاتہہ وغیرہ سی منی گراوی یا متعہ کری پس وہ ہین سجاوز کرنی والی ہین حد حلال سی اور پڑنی والی ہین حرام مین اور وہ مومن کہ اپنی امانتون کی اور عہدون کی محافظت کرتی ہین اور وہ مومن کہ اپنی نمازون محافظت کرتی ہین یعنی شرایط و آداب ادا کرتی ہین یہہ لوگ وہی ہین وارث جو وارث ہونگی فردوس کے کہ وہ جنتون مین اعلی جنس ہی وہ یہین ہمیشہ رہنے والی ہین ۱۲ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عثمان بن حنیف قال ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فہو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضا فیحسن الوضوء ویدعو بہذا الدعاء اللہم انی اسالک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی ہذہ لیقضی لی اللہم فشفعہ فی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب

روایت ہی عثمان بن حنیف سی کہ کہا تحقیق ایک شخص کم سوجہہ یا اندہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا دعا مانگو اللہ سی یہہ کہ عافیت دی مجکو یعنی آنکہہ کی خلل سی پس فرمایا اگر چاہی تو دعا کرو نہین یعنی تیری لیی اور اگر چاہی تو صبر و رضا صبر کر پس صبر کرنا بہتر ہی تیری لیی کہا اوس شخص نی دعا کیجی اللہ کی جناب مین کہا عثمان نی پس حکم کیا حضرت نی اوسکو یہہ کہ وضو کری پس اچہا وضو کری یعنی ساتہہ سنتون اور آداب کی اور اوسکو یہہ دعا مین آیا ہی کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑہی اور دعا مانگی ساتہہ اس دعا کی یا الہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجسی یعنی مقصود دنیا اور متوجہ ہوتا ہون طرف تیری بوسیلہ نبی تیری کی کہ محمد مین نبی رحمت کی تحقیق مین متوجہ ہوتا ہون ساتہہ وسیلہ تمہاری کی ای نبی طرف پروردگار اپنی کی تا کہ حکم کری واسطے میرے بیچ حاجت میری کی کہ یہہ ہی یا الہی شفاعت قبول کر نبی کی بیچ حق میری کی نقل کی ہے ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی ۱۲ ف صبر کرنا بہتری اسکی کہ ثواب و سکا بہشت ہی حدیث مشرف مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جب مبتلا کرتا ہون بندے اپنی کو ساتہہ دونون آنکہون اوسکیی و بندہ صبر کرتا ہی عوض اوسکی بہشت دیتا ہون ۱۲ ح

وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من دعاء داود یقول اللہم انی اسئلک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اللہم اجعل حبک احب الی من نفسی ومالی واہلی ومن الماء البارد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر داود یحدث عنہ یقول کان اعبد البشر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن

اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہی دعاون داؤد علیہ السلام کی سی یہہ کہ کہتی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسی دوستی تیری اور دوستی اوس شخص کی کہ دوست رکہی تجکو اور وہ عمل کہ پہنچاوی مجکو دوستی تیری کو یا الہی گردان دوستی اپنی کو بہت پیاری طرف میری محبت جان میری کیسی اور مال میری کیسی اور اہل میری کیسی اور ٹہنڈی پانی سی کہا راوی نی اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر کرتی حضرت داؤد کا درحالیکہ حدیث کرتی اوسسی کہتی نبی داؤد کو تہی عابد ادمیون یعنی اپنی زمانہ کے آدمیون نقل کی بیہقی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ۱۲ وعن عطاء بن السائب عن ابیہ قال صلی بنا عمار بن

نفسہ قالوا وکیف یذل نفسہ قال یتعرض من البلاء لما لا یطیق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان
وفی الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں لایق واسطی مومن کی یہہ
کہ خوار کری نفس اپنی کو عرض کیا صحابہ نی کسطرح خوار کرتا ہی نفس اپنی کو فرمایا پڑی بلاو نہین کہ طاقت رکھتا ہو تحمل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور
بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہی ف مثلاً ایک شخص حساب نہین جانتا ہی اور وہ امور حساب کے اپنی سہیلی اس سے
منع فرمایا بالوس حدیث کو اس باب مین اسلیی لائی کہ جس چیز کا تحمل ہو اوسکی طاقت نہ ہو مانگی جیسا کہ اوپر کی حدیث مین گذرا ۱۲ مولانا وعن عمر قال
علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قل اللھم اجعل سریرتی خیرا من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ اللھم
انی اسئلک من صالح ما تؤتی الناس من الاھل والمال الولد غیر الضال ولا المضل رواہ الترمذی اور روایت ہی
حضرت عمر سی کہ کیا سکھا یا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہہ بالہی گردان باطن میرکو بہتر ظاہر میر سی اور گردان ظاہر میرکو شایستہ بالہی تجھسے
مین مانگتا ہون بھلی بہتر آئی اوسچیز کی کہ دیتا ہی تو لوگونکو اہل سی اور مال سی اور اولاد سی کہ نہ گمراہ ہون اور نہ گمراہ کرین نسل کی یہہ ترمذی نے

کتاب المناسک

کتاب ہی بیچ بیان افعال حج کی ف حج فرض ہوا سنہ نو ہجری مین یا سنہ پانچ یا سنہ چھہ مین پہر حضرت نی بسبب
مشغول ہونیکی بیچ تعلیم افعال حج کی اور تیاری اسباب سفر حج کی تا خیر کی اور نوین سال مین حضرت ابوبکر کو امیر حاجیونکا کرکی کہ ہیجا نا لوگونکو حج
کرواوسی یہہ دسوین سال حضرت حج کو تشریف لیگئی ف حج فرض ہی عمر مین ایکبار فی الفور پس منکر اسکا کافر ہی اور تارک سکا باوجود قدرت کے
فاسق و گنہگار ہوتا ہی اور شرط حج کی اسلام ہی یعنی مسلمان پر فرض ہی نہ کافر پر اور حریت ہی یعنی آزاد پر ہی نہ بردی پر اور عقل ہی یعنی ہوشیار
پر ہی نہ دیوانہ اور بیہوش پر اور بلوغ ہی یعنی بالغ پر ہی نہ لڑکی پر اور صحت ہی یعنی تندرست پر ہی نہ بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر ہی یعنی جو قادر
ہو خرچ راہ اور سواری پر او سپر فرض ہی او نہین تو مہین او خرچ استدر ہو کہ جاتی اور آتی کفایت کری اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اوسکی سے
وقت پہرنی تک اور امن راہ ہی غالباً یعنی اگر اکثر لوگ امن سی پہونچ جاتی ہین تو فرض ہے اور اگر اکثر راہ مین ہلاک ہوتی ہین بسبب ڈاکہ زنی وغیرہ کی یا
لٹ جاتی ہون تو فرض نہین او کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اوسکا اعتبار نہین جیسی اس زمانہ مین حال ہی کہ اکثر تو سلامت حج کو آتی ہین اور بعضی
تباہ ہوتی ہین پس ہیان والونکی لیی وہ شرط پائی جاتی ہی یہہ نہ ہاز ہین حج سی اور شرط حج کی ہی ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کی لیی اگر ہو
درمیان اوسکی اور درمیان مکہ کی مسافت سفر کی یعنی تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہون تو عورت حج کو نہ جاوی اور شرط ہی ہونا محرم کا عاقل و بالغ
اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ اوسکا اوس عورت پر ہی اور حج فرض محرم کی ساتھہ کری بغیر اذن خاوند کی ہی اور اگر احرام باندہی لڑکا یا غلام
پہر بالغ ہو جاوی لڑکا یا آزاد ہو جاوی غلام پہر حج پورا کری فرض نہین ادا ہونیکا پہر اگر ازسر نو احرام باندہی لڑکا حج فرض کی لیی صحیح ہو گا بخلاف
غلام کی کہ اوسکا احرام حج فرض کے لیی اس صورت مین نہین درست ہونیکا اور فرض حج کی یہہ ہین احرام اور وقوف عرفہ مین اور طواف الزیارۃ اور اکثر
طواف الافاضہ او طواف الرکن ہی کہتی ہین احرام شرطہی اور باقی دونون رکن اور واجبات حج کی یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی درمیان صفا او
مروی کی اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اوسکو طواف الوداع ہی کہتی ہین افاقی کی لیی یعنی غیر مکی اور حلق یا بال کترائی اور ہر چیز کو واجب ہوا
بسبب کل ویکی دم یعنی جانور ذبح کرنا اور سوا انکی سنتین ہین اور اداب ۱۲ ملتقی الابحر **الفصل الاول** فصل پہلی عن
ابی ھریرۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایھا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا فقال رجل اکل عام یا رسول
اللہ فسکت حتی قالھا ثلثا فقال لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم ثم قال ذروا ما ترکتکم فانما ھلک من کان قبلکم

بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا ای او میو تحقیق فرض کیا گیا تمپر حج پس حج کرو پھر کہا ایک شخص نے آیا ہر سال کر ین ہم حج یا رسول اللہ پس چپ رہے حضرت یہانتک کہ اوس شخص نے یہہ بات تین بار پھر فرمایا اگر کہتا میں ہاں البتہ فرض ہوتا حج یعنی ہر سال میں اور نہ طاقت رکھتی تم پھر فرمایا چھوڑ دو مجکو جب تک کہ چھوڑ دین تمکو پس سوای اسکی نہیں کہ ہلاک ہوی وہ لوگ کہ تہی پہلے تمسی یعنی یہود و نصاری بسبب بہتات سوال نبی کی اور اختلاف کرنی اونکیلی و پر انبیاء اپنی کی یعنی جیسی قوم بنی اسرئیل سی منقول ہی پس جسوقت کہ حکم کرون میں تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اوسمین سے اوسچیز کو کہ طاقت رکھو تم اور جسوقت کہ منع کرون میں تمکو کسی چیز سی پس چھوڑ دو اوسکو تم نقل کی یہہ مسلم فی ف جب حضرت نی حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے یعنی اقرع بن حابس صحابی نی عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کرین وہ سمجھی کہ جیسی اور عبادات نماز روزہ اور زکوۃ مکرر ہوتی ہین عمر مین ویسی ہی یہہ ہوگا لیکن حضرت کو سوال اوسکا ناگوار معلوم ہوا ایسی تنبیہا چپکی رہی جواب دیا اور اونہون نے کئی بار سوال کیا اخر کو جواب دیا کہ اگر مین ہان کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا یعنی ایسی کہ بموجب حکم خدا تعالی کی کہتا بغیر اوسکی حکم کی نہین ہوتا ہون اور تمسی پھر نہو سکتا پھر فرمایا کہ چھوڑ دو مجکو یعنی نہ پوچھو مجسی کہ یہہ فعل کتنا ہی اور کیسا ہی جبتک کہ چھوڑ دین تمکو یعنی بیان نکرون کہ کتنا ہی اور کیسا ہی حاصل یہہ کہ جو کچھہ مین کہون وہ کرو اگر مطلق حکم کرون بلا قید عدد کی وسیطرح بجا لاؤ اور اگر بیان کرون کہ اتنی بار کرو اوسیطرح کرو پھر کہ مجکو واسطی بیان شرایع اور پہنچانی احکام کی بھیجا ہی جو کچھہ ہی مین آپ بیان کرتا ہون حاجت تمہاری سوال کی نہین ہی اور اوسچیز کو کہ طاقت رکھو تم یہہ تاکید اور مبالغہ ہی پہنچ بجالانی احکام کی یعنی احکام خدا اور رسول کی بجا لاؤ جہان تک طاقت ہو یا اشارہ ہی رفع حرج پر کہ مثلا نماز کی بعضی شرایط و ارکان کی ادا کرنیسی عاجز ہو تو جتقدر ہو سکی وسیقدر ادا کرو ۴ شرح **وعنه** قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہت بہتر ہی فرمایا ایمان لانا ساتھہ اللہ کی اور رسول اوسکی کہا گیا کہ پھر کونسا فرمایا کہ جہاد خدا کی راہ مین کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نفل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف حدیثین مختلف آئی ہین پوچھ بیان افضل اعمال کی یعنی کسی حدیث مین کسی عمل کو افضل فرمایا ہی اور کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ یہہ مختلف بحسب حیثیات اور مقامات اور احوال سائلین کے ہی بیان مفصل اسکا کتاب الصلوۃ مین ہو چکا ہی ۲ شرح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کی حج کری واسطی اللہ کی پس نہ صحبت کری اپنی عورت سے اور نہ فسق کری پھر تاہی مانند اوسدن کی کہ جنا اوسکو مان اوسکی نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف واسطی اللہ کے یعنی محض اوسکی رضا کی لیی کری نہ دکہانی اور سنانی اور اور اعتراض کے لیی اور جانا چاہی کہ جو کوئی حج کو جاوی بقصد حج اور تجارت کی تو اوسکو ثواب کم ہوتا ہی بہ نسبت اوسکی کہ جو فقط حج ہی کی لیی جاوے اور رفث کی معنی ہین جماع کرنا اور کلام فحش بکنا اور بات کرنی عورتونسی بحج متعلقہ جماع کی اور فسق کری یعنی کبیرہ گناہ اوسمین نکری اور نہ اصرار کری صغائر پر اور کبائر سی ہی ترک کرنا تو بہ کا گناہونسی فرمایا اللہ تعالی نی ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون حاصل یہہ کہ جو کوئی خالصتہ للہ حج کری اور اوسمین جماع اور کلام بد نکری اور نہ اور گناہ کی چیز مین کری تو وہ ایسا پاک گناہونسی ہو کر پھرا ہے کہ جیسی پاک گناہونسی پیدا ہوا تہا مان کی پیٹ سی ۳ شرح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عنہ سلم فی ایک عمرہ دوسری عمرہ تمتع کفارہ ہی دان کا ہوگی لیی کہ درمیان ان دونوں کی مہینہ یعنی صفیہ گزرنا واجب نہیں ہوسکا بدائع دبشت
تفصل کی یہ بخاری اور مسلم فی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عمرۃ فی رمضان تعدل
حجۃ او حجۃ معی متفق علیہ　اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان میں برابر ہوتا ہی حج
کی یعنی ثواب میں کی یہ بخاری و مسلم فی **وعنہ** قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی رکبا بالروحاء فقال من
القوم قالوا المسلمون فقالوا من انت قال رسول اللہ فرفعت الیہ امرأۃ صبیا فقالت الھذا حج قال نعم ولک اجرہ رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک قافلہ سی روحاء میں پس فرمایا کون قوم ہی کہا قافلہ والون نی ہم ہیں مسلمان ہم
پوچھا قافلہ والون نی کہ تم کون ہو فرمایا کہ میں ہوں رسول اللہ کا پس بلند کیا طرف حضرت کی ایک عورت نی لڑکا یعنی کجاوہ میں سی لڑکا کہ ہاتھ میں
اونچا کر کہا یا پیر کہا کیا ہی واسطی اسکی حج یعنی ثواب حج کا فرمایا ہاں واسطی تیری ہی ثواب ہے تجھکو فضل کی یہ مسلم فی **ف** روحا نام ایک جگہ کا ہی چھتیس
کوس سے مدینہ سی اور فرمایا ہاں اغ یعنی اسکی لیی ثواب حج نفل کا ہی اور تجھکو ہی ثواب ہوگا کہ تو افعال حج کی تعلیم کریگی اور خبر گیران اوسکی اور باعث حج کی
ہی اور لڑکا اگر نابالغ ہی میں حج کری تو حج فرض اسکی ذمہ سی ساقط نہیں ہوتا اگر بعد بالغ ہونیکی شرائط فرضیت حج کی پائی جاوین تو پھر حج کری اور
اسیطرح غلام اگر حج کری تو اوسکی ذمہ سی بھی ساقط نہیں ہوتا بعد آزاد ہونیکی پھر حج کری اور فقیر اگر حج کری تو حج فرض سی ادا ہوتا ہی بعد غنی ہونیکی ہی
حج کرنا اوسکو واجب ہیں **وعن** ابن عباس قال ان امرأۃ من خثعم قالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ فی الحج ادرکت
ابی شیخا کبیرا لا یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الوداع متفق علیہ　اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق
ایک عورت نی خثعم میں سی کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کی نی کہ اوسکی بندوں پر ہی حج امر حج کی یا باپا یا میرا کو بوڈھا بڑا نہیں ٹھہر سکتا سواری پر کہ حج
کرون اوسکی طرف فرمایا کہ ہاں حج کر　اور یہہ سوال و جواب تھا حجۃ الوداع میں نفل کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** حاصل اوس عورت کی کلام کا یہ
ہی کہ میری باپ پر بڑھاپی میں حج فرض ہوا ہی اس سبب سی کہ وہ بڑھاپی میں مسلمان ہوا ہی اور اوس پاس مال ہی یا مال تہہ لگا ہی اوسکی بڑھاپی میں اوپر
وہ سواری پر مثبت نہیں سکتا کہ میں اوسکی طرف سی نیابتہ حج کرون فرمایا ہاں جانا چاہیی کہ حج کرنا غیر کیطرف سی اگر فرض ہو جائز ہی وقت عجز کی اگر عاجز ہی
مرتی دم تک اور امر کری وہ غیر کو اور خرچ راہ دی اور جائز ہی بعد موت کی اگر وہ وصیت کری اور بعضونکی نزدیک جائز ہی والدین کیطرف سی حج کرنا
بغیر امر و بغیر وصیت کی ہی اور اگر حج نفل ہو تو جائز ہی باوجود قدرت کی مطلق خرچ و حج و موافق اول روایت فقہی کی یہہ حدیث معمول ہوگی
اوپر کہ بغیر اجازت و خرچ دیا ہوگا چنانچہ یہہ دلیل حضرت شیخ کی تقریر سی سمجھی جاتی ہی کہ وہ تقریر شرح حدیث ابی رزین کی گئی ہی لکھی ہی
بسبب قول بعض کی حاجت اس تاویل کی نہیں بلکہ یہہ حدیث دلیل ہی اوسکی ہا مولف **وعنہ** قال ان رجل النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ان اختی نذرت ان تحج وانہا ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیہا دین اکنت قاضیہ
قال نعم قال فاقض دین اللہ فھو احق بالقضاء متفق علیہ　اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہا کہ تحقیق بہن میری نی نذر مانی تھی یہہ کہ حج کری اور وہ مرگئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اگر ہوتا اوسپر دین کیا تو ادا کرتا اوسکو کہا
کہا ان فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لائق تری ساتھہ ادا کرنیکی نفل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** احادیث میں دلیل ہی اسپر کہ اوس شخص کو جہنم
جہنم سے کچھہ مال تہہ لگا ہوگا ارث میں پس قیاس کیا حضرت فی حق اللہ کو حق العباد پر مسئلہ وارث کو درست ہی کہ مورث کی طرفسی حج کرو اوی
یا آپ حج کری بغیر اذن کی ہی اور اور کو اذن شرط ہی ہ درمختار **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحلون رجل امرأۃ

وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خلوت کرے کوئی شخص ساتھ عورت کی یعنی مرد عورت اجنبیہ ایک مکان میں تنہا نہ جمع ہوں اور نہ سفر کرے عورت مگر اوسکی ساتھ ذی محرم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ لکھا گیا ہوں میں بیچ غزوہ فلانے اور فلانیکی یعنی فلانا جہاد جو دربیش ہی اور وہان نکلکر جاتا ہی اونمیں میرا نام ہی لکھا گیا ہی کہ میں ہی اونکی ساتھ جاؤں اور ارادہ نکلنے کا کیا ہی میری نے حج کی یعنی پس کیا کروں آیا جہاد کو جاؤں اور بیوی کو اکیلا حج کی یعنی دون یا بیوی کی ساتھ جاؤں اور جہاد میں جاؤں فرمایا جا اور حج کر ساتھ عورت اپنی کی یعنی اسلیے کہ غازی بہت ہیں اور تیری بیوی کی ساتھ ہے سوائے تیری کوئی محرم ہی نہیں لقاء کے بہ بخاری و مسلم نی **ف** حرام ہی مرد و عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان میں جمع ہونا اور عورت کو سفر کرنا حد سفر تک یعنی تین منزل بغیر محرم کی یا خاوند کی درست نہیں حتی کہ سفر حج میں بھی عورت کی لیے ہونا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اوسکی شرط ہی واجب ہونی حج کی یعنی عورت پر جب حج فرض ہوتا ہی کہ اوسکی ساتھ محرم یا خاوند بھی ہو اور محرم سے مراد وہ ہی کہ جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہی بسبب قرابت کی یا علاقہ دودھ کی یا مسئلہ کی بشرطیکہ وہ عاقل بالغ اور نہ موہومی اور نہ فاسق بشرح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا پروانگی مانگی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ جہاد کے پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہی یعنی تمہ جہاد نہیں ہے اور حج ہی اگر استطاعت بوتل کی ہے بخاری و مسلم نی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کرے کوئی عورت بقدر مسافت ایکدن اور رات کی مگر کہ ساتھ اوسکی محرم ہو نقل کی ہے بخاری اور مسلم نی **ف** اگر کوئی کہے کہ ہدایہ وغیرہ میں لکھا ہی کہ مبلح ہی عورت تو مولکنا طرف اوس جگہ کے کم ہو حد سفر کے حد سفر تین منزل ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محرم کی ایک رات دن کی راہ پر بھی جاوی اور اور روایت صحیحین میں ہے آئی ہی کہ نہ سفر کری عورت دو دون کا مگر کہ اوسکی ساتھ خاوند اوسکا ہو یا محرم اوسکا پس ظاہر قول فقہا کا خلاف ان روایات کی معلوم ہوتا ہی جواب یہ ہے کہ حدیث میں جو مطلق آیا ہی کہ نہ سفر کری عورت مگر کہ اوسکی ساتھ محرم ہو اوسکو فقہا نی حمل کیا ہی تین دن پر اسلیے کہ سفر شرعی کم تین دن سے نہیں ہوتا اور حدیث نہیں جو ایک یا دو دن کی سفر سے منع آیا ہی تو اوس صورت میں ہی کہ مظنہ فساد کا ہو یا یہ ہے کہ جہان تین دن کی سفر سے منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ سفر شمار آدھی دن سے زیادہ کی ہو اور جہان دو دن کی سفر سے منع آیا ہی تو مراد یہ ہے کہ تمام دن چلی اور جہان ایک دن رات کی سفر سے منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ شب و روز چلی پس یہ ایک یا دو دن کا سفر ہی برابر تین دن کی ہو جائیگا **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا معین کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جگہ احرام باندھنی کی اہل مدینہ کی لیے ذوالحلیفہ کو اور شام والونکی لیے جحفہ کو اور نجد والونکی لیے قرآن منازل کو اور یمن والونکی لیے یلملم کو پس یہ سب جگہ احرام باندھنی کی ہیں اون شہر والونکی لیے کہ مذکور ہوئی اور اونکی لیے کہ گذریں ان جگہوں پر بغیر اہل انکے یعنی مثلاً اہل ہند و ستان جب وہاں پہنچیں تو یلملم سے احرام باندھیں و ہمچنین حال ہی کہ جسکا احرام کی جگہ پر آوین وہیں سے احرام باندھیں وہ جگہ ہیں احرام کی ہیں اوسکی لیے کہ ارادہ کری حج کا اور عمرہ کا پس جو شخص کہ اندر رہنی والا ہو مواضع کی لیے جگہ احرام اوسیکی گھر اپنی سے اور ہمچنین حال ہر یہانتک کہ اہل مکہ احرام باندھیں مکہ سے نقل کی ہے بخاری اور مسلم نی **ف** ذوالحلیفہ مدینی ایک جگہ کا ہے کوس

ہی مدینہ سی اور دسل منزل ہی مکہ سی اور نجد اصل مین کہتی ہین مینج کو اور اب نام ہی شہرون عرب کے کا تہامہ سی زمین عراق تک اور رقرن منازل ایک پہاڑ کا نام ہی
قریب طایف کی اور یلملم ایک پہاڑ ہی دو منزل مکی سی اور یہ جگہین احرام کی ہین اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی احرام کی جگہہ سی گذری بغیر ارادہ حج
اور عمرہ کی تو لازم نہین ہی اوسکو احرام باندہنا واسطی داخل ہونی مکہ کی جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور مذہب حنفی مین جایز نہین ہے داخل ہونا مکہ مین بغیر احرام
کی اگرچہ ارادہ حج اور عمرہ کا نکرتا ہوا وہون فی عمل اس حدیث پر کیا ہی لایجاوز ہ صدالمیقات الامحرما یہہ حدیث مطلق ہی اسمین قید ارادہ حج وعمرہ کی نہین اور
دوسرے یہہ کہ احرام واسطی تعظیم اوس مکان بزرگ کی ہی پس اسمین تا حج اور عمرہ کرنی والا وغیرہ برابر ہین اور جو کہ اندر میقات کی یعنی جگہون احرام کی ہرن اونکو جایز ہے
مکہ مین داخل ہونا اپنی حاجت کی لیی بغیر احرام کی اسلیی کہ اونکو اکثر مکی مین آنا پڑتا ہی اگر ہر بار احرام واجب ہو تو حرج ہی پس حکم اونکا حکم اہل مکہ کا سا ہی اسلئے
مین یعنی حسبی اونکو درست ہی کہ اگر کسی کام کی لیی مکہ مین نکلین اور پہر داخل ہون مکہ مین تو بغیر احرام کی چلی آوین کسی ہی اونکو ہی کذا فی الہدایہ اور جو
شخص کہ ہو اندر رہنی والا یعنی جو اہل احرام کی جگہون کی اندر رہتا ہو تو اوسکی جگہہ احرام کی گہری تا حد حرم ہی اوسکو میقات پر جانا ضرور نہین اگرچہ قریب
ہو میقات کی اور جو کہ ان احرام ہی باندہنی کی جگہون مین رہتی ہین انکا حکم اس سے نہ معلوم ہوا جمہور علما کہتی ہین کہ حکم اونکا حکم اندر والونکا سا ہی اور اسیطرح
اور اسیطرح یعنی جسقدر نزدیک ہوتا جاوی مکہ سی اور ہوا اندر احرام کی جگہہ کی پس احرام باندہنی کی جگہہ اوسکی ہین سے ہی جہان رہتا ہو اوسی حد تک اور اہل
مکہ یعنی اہل حرم احرام باندہین حج کا مکی سی یعنی نفس مکہ سی اور حرم مکہ سی اور ظاہر اسی حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مکی کی جگہہ احرام کی مکہ ہی حج مین اور عمرہ
مین اور مذہب یہہ ہی کہ عمرہ کرنی والا مکی احرام کی لیی طرف حل کی اسلیی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عائشہ رض کو ساتہہ مکلنی کی طرف تنعیم کی کہ حل مین سے
احرام عمرہ کی لیی پس یہہ حدیث مخصوص ہے ساتہہ حج کی یعنی یہہ حکم حج کرنی والی مکہ کا ہی کہ وہانسی احرام باندہی اور عمرہ کرنی والا حل مین آکر باندہنی جیسا کہ حدیث
عایشہ رض کی سی معلوم ہوا وغیرہ ذٰلک وعن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھن لھن ولمن اتی علیھن من غیرھن ممن اراد الحج والعمرۃ
ومن کان دونھن فمن حیث انشا حتی اھل مکۃ من مکۃ متفق علیہ اور روایت ہی جابر رض سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا احرام کی جگہہ مدینہ والونکی ذی الحلیفہ ہی اور راہ دوسرے جحفہ اور احرام کی جگہہ
عراق والونکی ذات عرق ہی کہ نام ایک جگہہ کا ہی دو منزل ہی مکہ سی اور احرام کی جگہہ نجد والونکی قرن ہی اور احرام کی جگہہ یمن والونکی یلملم ہی نقل کی یہہ
مسلم نے ف اور راہ دوسری جحفہ یعنی جگہہ احرام راہ دوسرے شامکی واسطی انکی جحفہ ہی یعنی مدینہ والونکی دوسری راہ مین جحفہ ملتا ہی اوس راہ سی آوین تو
وہانسی احرام باندہنا چاہیی کہ پہلی دو راہین مین مدینہ والونکی ایک مین ذی الحلیفہ ملتا تہا اور ایک مین جحفہ اور اب ایک ہی راہ ہی اوسمین اول ذی
الحلیفہ ملتا ہی اور یہہ جحفہ پس اسصورت مین دو میقات ہوئین مدینہ والونکی پس احرام کہانسی باندہین لکہا ہی علمانی کہ اولی یہہ ہے کہ جو میقات دور ہی
مکہ سی وہانسی احرام باندہی یعنی ذی الحلیفہ سی اور جایز جحفہ سی ہی مولانا وعن انس قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع
عمر کلھن فی ذی القعدۃ الا التی کانت مع حجتہ عمرۃ من الحدیبیۃ فی ذی القعدۃ وعمرۃ من العام المقبل فی ذی القعدۃ
وعمرۃ من الجعرانۃ حیث قسم غنائم حنین فی ذی القعدۃ وعمرۃ مع حجتہ متفق علیہ اور روایت ہی
انس سے کہا عمرہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سب ذی قعدہ مین ہی مگر وہ عمرہ کہ ساتہہ حج اونکی کہ وہ ذی حجہ کی مہینی مین تہا اور بیان
اون چار عمرونکا یہہ ہی کہ ایک عمرہ حدیبیہ سی سنہ ۶ ہجری مہینہ ذیقعدہ کی اور دوسرا عمرہ اوس سی اگلی برس مین وہ ہی ذیقعدہ مین ہوا اور تیسرا عمرہ جعرانہ سی
اوس جگہہ کہ باٹی غنیمت غزوہ حنین کے یہہ ہی عمرہ سنہ ۸ ہجری ذیقعدہ کی ہوا اور چوتہا عمرہ ساتہہ حج اونکی کہ ذی حجہ مین تہا نقل کے یہہ بخاری اور
مسلم نے ف حدیبیہ نام ایک گاؤن کا ہی نو کوس ہی مکہ سی اکثر اوسکا حرم مین ہی اور کچہہ حل مین اور بیان مجمل عمرہ حدیبیہ کا یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم روانہ ہوی مدینہ سی چھٹی سال ہجرہ مین پہلی ریخ ذیقعدہ کی پیر کی دن ساتہہ قصد عمرہ کی اور چودہ سو آدمی یا کچہہ زیادہ ساتہہ ہی جب مینہ مین پہونچی تو قریش جمع ہوکر آئی اور حضرت کو مکہ کی آنہی منع کیا اور عہد کیا کہ سال آیندہ آنا اور عمرہ کریا پس حضرت صلح کرکے پہر آئی پس حقیقت مین یہہ عمرہ تو نہوا ولیکن بسبب ثواب ملنی عمرہ کی پہلا عمرہ گنا گیا اور حکم احصار کا یہین سی مشروع ہوا اور سال آیندہ مین اسی عمرہ کی قضا کو گئی کی مین اور تین روز وہان رہی چوتہی روز روانہ ہوی وہانسی یہہ دوسرا عمرہ ہوا اس عمرہ کو عمرۃ القضا کہتی ہین چنانچہ یہہ نام اسکا حدیثون مین ہی آیا ہی اور یہہ مویدی مذہب حنفی کا کہ وہ کہتی ہین کہ محرم بسبب احصار کی یعنی رکنی کی احرام سی نکل آوی اور واجب ہوتی ہی قضا اوسکی ورشافعیہ کی نزدیک وہ کی قضا نہین اور تیسرا عمرہ وہ ہی کہ حضرت نی ادا کیا جعرانہ سی جاکر کہ جہان غنیمت یعنی لوٹ حنین کی بانٹی بیان اس اجمال کا یہہ ہے کہ جعرانہ نام ایک موضع کا ہے کہ نو کوس ہی مکہ سی آٹہوین سال ہجرہ مین بعد فتح مکہ کی غزوہ حنین کا ہوا اور غنیمت بی شمار وہانسی تہہ لگی حضرت پندرہ یا سولہ روز جعرانہ مین رہی فراغ اور وہ غنیمت بانٹی اونہین دنونہین ایک وزرات کو بعد از نماز عشا کی سوار ہوکر مکی مین تشریف لیگئی اور عمرہ کیا اور اوسی رات پہر آئی اور نماز صبح کی جعرانہ مین ادا کی اور جو تہا عمرہ وہ ہوا کہ حضرت نی حج کی ساتہہ کیا بعد فرض ہونی حج کی نہیں بیچہ مین ہوا اور باقی ذیقعدہ مین پس چار دن عمری کی حضرت نی کیی یہہ مین اور حج اسلام سوائے ایک کی نتہا اور ایام جاہلیت مین قریش حج کرتی تہی اور حضرت ہی کرتی تہی لیکن گنتی اونکی علما کو نہین معلوم ہوتی کہ کیی واللہ اعلم و بیان مفصل کی نیت حج اور عمرہ کا آگی ہوگا اور بیان مجمل اسکا یہہ ہے کہ حج مین وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی ہوتی ہی اور عمرہ مین فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہی اور احرام دونونمین شرط ہی حج مین یہہ اور عمری مین ہی اور حج فرض ہے ہوتا ہی نفل ہی اور عمرہ سنت و نفل ہی مگر کوئی نذر سی عمرہ تو واجب ہوجاتا ہی کرنا اوسکا ۞ وعن البراء بن عازب قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی القعدۃ قبل ان یحج مرتین رواہ البخاری ۞ اور روایت ہی براء بن عازب سی ہے کہ کہا عمری کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ذیقعدہ مہینہ مین حج کی پہلی دو برس کے پہر نجاری نی ف یہہ پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حج سی پہلی تین عمرہ کیی اور اسی حدیث مین آیا کہ حج سی پہلی دو عمری کیی پس بطبق ان دونون حدیثون نہین ہے کہ ظاہر مین بیچ صلح حدیبیہ کی حضرت نی عمرہ نہین کیا لیکن اللہ تعالی نی حکم فرمایا کہ تم حلال ہوجاؤ تمکو ثواب عمری کا ہوچکا گو ظاہر مین افعال عمرہ کی نکیی پس جس روایت مین دو عمری آئی ہین حج سی پہلی مراد یہہ ہے کہ ظاہر مین دو ہی عمری ہوئی اور جس روایت مین آیا ہی کہ تین عمری کیی پہلی حج سی مراد ایک عملی ہے ثواب ہی عمرہ کا اس اعتبار سی تین عمری ہوئی ۞ مولانا ۞

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس ان اللہ کتب علیکم الحج فقام الاقرع بن حابس فقال فی کل عام یا رسول اللہ قال لو قلتہا نعم لوجبت ولو وجبت لم تعملوا بہا ولم تستطیعوا والحج مرۃ فمن زاد فتطوع رواہ احمد والنسائی والدارمی ۞ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای لوگو تحقیق اللہ نی فرض کیا تمپر حج پس کہڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا حج ہر سال کی ہی حج فرض ہی رسول خدا کی فرمایا اگر کہتا مین اس حج کی ہی یعنی اوسطی واجب ہوتی حج کی ہان البتہ واجب ہوتا یعنی ہر سال مین حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا نہ کرسکتی تم اوسکو اور نہ طاقت رکہتی اور حج ایک ہی بار فرض ہی پس جو زیادہ کری اکیاسی پس نفل ہی یہہ حمد اور نسائی اور دارمی نی ۞ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملک زادا وراحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت ہودیا او نصرانیا وذلک ان اللہ تبارک وتعالی یقول وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وفی اسنادہ مقال وہلال ابن عبد اللہ مجہول والحارث یضعف فی الحدیث ۞ روایت ہی علی رضی کہ

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور سواری کا کہ پہنچا دی اوسکو بیت اللہ تک اور نہ حج کیا پس نہیں فرق درمیان اسکے اور یہود ہونے کے اور مرنے کے اوپر یہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا شرط ہونا زاد و راحلہ کا اور وعید اس عبادت کی ترک کرنی پر اسوسطی ہی کہ اللہ تعالیٰ بابرکت و برتر نے فرمایا اور واسطے اللہ کی حج ہے لوگونپر حج کرنا خانہ کعبہ کا اوسپر کہ طاقت رکھی طرف اوسکی راہ کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور اوسکی سند میں گفتگو ہی اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہی اور حارث ضعیف کیا جاتا ہی حدیث میں **ف** مالک ہو توشہ کا یعنی اتنا خرچ ہو کہ راہ میں جاتی آتی کفایت کری اور اپنی اہل و عیال کو بھی اسقدر دی جاوے کہ جسنیہ آدمی اونکو کافی ہو پس جس پاس اتنا خرچ ہو اور سواری ہو اگرچہ کرایہ ہو اور وہ پھر حج نہ کری تو مرتا ہی اسحالت میں کہ مانند یہود ی اور نصرانی کی ہوتا ہے یعنی مانند اونکی ہوتا ہی کفر میں اگر منکر اسکی فرضیت کا ہو کر ترک کرے اور بغیر انکار کی نہ کری تو مانند اونکی ہوتا ہی گناہ میں اور معضون نے کہا کہ یہہ از راہ تغلیظ اور تشدید کی فرمایا غرضکہ ہر نوع اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہے کہ جسکو حضرت نے فرمایا کہ یہودی اور نصرانی ہو کر مرتا ہی حیاذا باللہ منہ اور بعد لفظ سبیلا کی باقی آیت ہے ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین یعنی اور جو کوئی کفر کری اور کفران نعمت خدا تعالیٰ کا کری یعنی بسبب بجا لانی طاعات کی پس اللہ تعالیٰ بی نیاز ہی عالم کی لوگونسی یعنی طاعت کرین یا نہ کرین اوسکو نفع اور نقصان اوس سے نہیں فائدہ اور نقصان انہین کو ہی پہر ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام آیت پڑہی ہوگی راوی نے لفظ سبیلا ہی تک پڑہا ہے کہ پورا استدلال ساری آیت سی حاصل ہوتا ہی واللہ علم ع ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صرورۃ فی الاسلام رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین صرورۃ اسلام مین یعنی نہین ہے کسی مسلمان کے واسطے صرورۃ اور سکو کہتی ہین کہ جسنی کبھی حج نکیا ہو یعنی جسنے کبھی حج نہ کیا ہو واجب ہونیکی حسنی حج نہین ہے مسلمان کہا طیبی نے کہ دلالت کرتا ہی ظاہر اسحدیث کا اسپر کہ جو استطاعت کبھی حج کی اور حج نہ کری تو نہین ہے مسلمان اور مراد اسسے لفظ ہی یا یہہ کہ مسلمان کامل نہین ہوتا اور بعضون نے کہا کہ معنی صرورۃ کی ہین ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنی ترک کرنا نکاح و حج کا اسلام مین نہین ہے بلکہ مباحیت مین ہی حاصل یہہ کہ مسلمان کو ترک کرنا حج اور نکاح کا نہ چاہیی ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد الحج فلیعجل رواہ ابوداؤد والدارمی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کری حج کا پس چاہیی کہ جلدی کری حج کا یعنی لفظ کے یہہ بوداؤد اور دارمی نے **ف** یعنی جو کوئی چاہی حج کرنا اور قادر ہو اوسکی ادا کرنی پر پس چاہیی کہ جلدی کری اور فرصت کو غنیمت جانی اسلیکی بہت سی فتنین ہین اور اوسکی تاخیر مین اور بہت صحیح روایت ہماری مذہب کے اور امام مالک و احمد کی یہہ ہے کہ حج واجب علی الفور ہی یعنی جسوقت حج فرض ہوا اور موسم جانیکا ہوا اور قافلہ ہم پہنچی اگر استطاعت حج ہو قافلہ کی تو اوسی سال حج کری دوسرے سال تک تاخیر نکری اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہین کیجائیگی گواہی اوسکی پہر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض اوسکی ذمہ رہیگا اور امام محمد اور شافعی کی نزدیک جب علی التراخی ہی یعنی اخیر عمر تک جائز ہی تاخیر اوسکی جسیکہ جائز ہی تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہہ کہ گمان فوت ہونی حج کا تو نہ تاخیر کری پس اگر ادا باوجود فرض ہونی حج کی اور حج نہ کیا تو گنہگار مرسمجھی نزدیک اور ہماری علمانی کہا ہی کہ اگر حج نکری یہانتک کہ تلف ہو جاوے مال اوسکا تو پہنچتا ہی اوسکو یہہ کہ قرض لی مال اگرچہ نہ قادر ہو اوسکی ادا پر اور امید ہی یہہ کہ نہ مواخذہ کریگا اوسسے اللہ تعالیٰ اسپر اگر نیت ادا کی رکہتا ہو کما حقہ ع ح **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرۃ فانہما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذہب والفضۃ ولیس للحجۃ المبرورۃ ثواب الا الجنۃ رواہ الترمذی والنسائی ورواہ احمد وابن ماجۃ عن عمر الی قولہ خبث الحدید اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پی در پی کرو حج اور عمرہ پس یہہ دونون یعنی ہر ایک مین سے دور کرتی ہین فقر کو اور گناہون کو جیسی

دور کرتی ہی اینٹی میل لوہیکا اور سونیکا اور روپی کا اور نہیں ہے درمیانی حج مقبول کی ثواب مگر ہیشت نفل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے نقل کی حدیث ابو ماجہ فی حضرت عمر سے لفظ حدیث الحدیث تک ف پی دریں کرد حج اور عمرہ یعنی قران کر دکرا دمین حج اور عمرہ دونوں ہوتی ہین چنانچہ بیان سکا گی آویگا یا مراد یہہ ہے کہ عمرہ کیا ہو تمتی تو پہر حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پہر عمرہ کرو اور مختصر سے ظاہر باطن سے یعنی مالدار ہو جاتا ہی یا دل غنی ہو جاتا ہی ع

وعن ابن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما یوجب الحج قال الزاد والراحلۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا یا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو یعنی کیا ہی شرط واجب ہونی حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جاتی آتی اوسکو اور اوسکی عیال کو کفایت کری اور سوار کا ہو سوار ہو کر جاوے اور شرطین واجب ہونی حج کی کتنی ہی ہین چنانچہ آگی انشاء اللہ تعالی مذکور ہونگی پس خاص انہین دو شرطونکو سہی ذکر کیا کہ یہہ اصل اور پر ضرور ہیں اور اسی حدیث مین سے امام مالک پر کہ وہ کہتی ہین واجب ہوتا ہی حج اوسپر ہی کہ قادر ہو پیادہ پا چلنی پر اور تجارۃ پر یا کسب پر مرع ہے

وعنہ قال سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما الحاج قال الشعث التفل فقام آخر فقال یا رسول اللہ ای الحج افضل قال العج والثج فقام آخر فقال یا رسول اللہ ما السبیل قال زاد وراحلۃ رواہ المرمذی فی شرح السنۃ وروی ابن ماجۃ فی سننہ الا انہ لم یذکر الفصل الاخیر اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا کیا ہی صفت حاجی کی فرمایا پراگندہ بال ہوائی ہو بسبب پینی اور میل کی یعنی تارک الزینت ہو پہر کھڑا ہوا ایک دوسرا شخص اور کہا یا رسول اللہ کونسی چیزین حج مین بہت ثواب کہتی ہین یعنے بعد ارکان حج کی فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتھ کہنی لبیک کے اور بہانا خون قربانی یا ہدی کا پہر کھڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا یا رسول اللہ کیا ہی سبیل یعنی کلام اللہ مین حج کی آیۃ مین جو آیا ہی من استطاع الیہ سبیلا تو مراد سبیل سے کیا ہی فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور نقل کی ابن ماجہ نے بیچ سنن اپنی کی مگر نہین ذکر کی عبارت اخیر کی یعنی مقام اخر جو اخیر ہی

وعن ابی رزین العقیلی انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرۃ ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابی رزین سی یہہ کہ وہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑھا ہی نہین طاقت رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سوار ہونیکی یعنی افعال حج اور عمرہ کی نہین کر سکتا اور نہ سوار ہو کر انکی لیی جا سکتا ہی فرمایا حج کر اپنی باپ کیطرف سی اور عمرہ کر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی

وعن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لبیک عن شبرمۃ قال من شبرمۃ قال اخ لی او قریب لی قال احججت عن نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم حج عن شبرمۃ رواہ الشافعی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی لبیک شبرمہ کیطرف سی فرمایا بیچ خبر اسکی کون ہی شبرمہ کہا اوسنی بہائی میرا ہی یا کہا قریب میرا ہی فرمایا کیا حج کر چکا ہی تو اپنی طرف سی کہا نہین فرمایا حج کر تو اپنی طرف سی پہر حج کر شبرمہ کی طرف سی نقل کی یہہ شافعی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف یہی ہی ہی امام شافعی اور امام احمد کا کہ جبتک نہ ادا کری اور کی طرف سی حج کر نا اوسکو درست نہین اور امام مالک اور امام اعظم کی نزدیک درست ہی حج کرنا غیر کیطرف سی گو کہ آپ حج نہ کیا ہو لیکن اولی یہہ ہی کہ پہلی آپ حج کر لی پہر اوروں کیطرف سی حج کری [illegible]

اور بہتر جواب یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی یا منسوخ ہی سلیمی اونہون نی اپر عمل نہین کیا ش ع ش ح **وعنه** قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا معین کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہہ احرام کی مشرق والونکی لیی عقیق نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** عقیق نام ایک جگہکا ہی کہ محاذی ہی ذات عرق کی اور مشرق والونسی وہ لوگ مراد ہین کہ جو انکی خارج حرم کی جانب شرقی کی کی ہین اور وہی عراقی کہلاتی ہین جو اگلی حدیث مین مذکور ہین پس مشرق والونکی جگہہ احرام کی دو ہون مین ایک تو عقیق اور دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونون جگہون مین سے جس جگہہ پر گذری مین سی احرام باندہی ش ع مولانا **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی معین فرمائی عراق والونکی لیی احرام کی جگہہ ذات عرق نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام سلمی کی کہ کہا سنا مینی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی جو شخص کہ احرام باندہی حج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک یعنی کی بخشی جاتی ہین وہ طی وسکی وہ گناہ کہ پہلی کیی اور وہ گناہ کہ پچہی کریگا یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہی اوسکی لیی بہشت یعنی ابتدا نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** اوعمرہ مین لفظ واؤ کا تنویع کی لیی ہی اور اوجبت الجنۃ مین فک رکاوٹ کا اور جب آدمی بیت المقدس سے آتا ہی کہ کی طرف تو راستہ مین نہ مطہرہ سی ملتا ہی پس مشرف ہوتا ہی ساتہہ افضل مقامات کی اول اور اوسط اور آخر مین اس سبب سے یہہ ثواب عظیم پاتا ہی اور حنفیون نی کہا کہ احدیث مین اشارہ ہی طرف اوسکی کہ احرام کی جگہہ حنفی دو ہوگی اوتنا ہی ثواب یاوہ ہوگا انتہی اور جانا چاہیی کہ تقدیم احرام کی مواقیت سے یعنی احرام پہلی باندہنا اور اپنی گہر سی احرام باندہ کر جانا ہماری نزدیک افضل ہی اور شافعی کا ہی ایک قول یہی ہی اور یہہ جب ہی کرسکی ممنوعات احرام سی اور اگر جانی کہ نہین پہنچ سکنی کا تو میقات سے افضل ہے اور حج کی مہینونسی پہلی احرام باندہنا کہ وہ ہی ہمارے نزدیک بلکہ اور بہی کہا مالک اور احمد نی اور شافعی سی ایک روایت تو یہہ ہی کہ اوسکا احرام ہی نہین درست ہوتا اور مشہور روایت اونکی یہہ ہی کہ وہ احرام حج کا بدل کر احرام عمرہ کا ہو جاتا ہی ش ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی یمن والی حج کرتی اور نہ توشہ لیتی اور کہتی ہم توکل کرنی والی ہین پس جب آتی مکہ مین مانگتی اونسی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیت اور توشہ لو اور پرہیزگاری کرو سوال سی اسلیی کہ تحقیق بہتر ہین توشہ پرہیزگاری ہی یعنی یہہ فقر آخرۃ کا توشہ ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اون لوگون کی توکل کو توشہ خیال کیا تہا اگرچہ حقیقت مین وہ توکل تہا پس فرمایا کہ تقوی سے ہی اوسکو توشہ بہراو اور آیندہ اور حدیث مین اشارہ ہی طرف اوسکی کہ اسباب رکہنا منافی توکل کے نہین ہے بلکہ یہہ افضل ہی کاملین کے نزدیک سے اور جو کوئی ارادہ کری ترکی توکل کا یعنی بدون اسباب کے اوسکو ہی کہیہ حرج نہین بشرطیکہ مضبوط ہو کہ صبر کرسکی ش ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ عورتون پر ہی جہاد فرمایا کہ ان عورتون پر ایسا جہاد ہی کہ نہین اوسمین لڑائی یعنی کہ وہ حج و عمرہ مین نقل کے یہہ ابن ماجہ نی **ف** حج و عمرہ مین لڑائی تو نہین لیکن مشقت سفر اور مفارقت گہر کی لوگونکی اور وطن کے ایسی ہوتی ہی جیسی جہاد مین پس وہ عورتونکی حق مین بمنزلہ جہاد کی ہین ش ع **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا اَوْ اِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ منع کیا اوسکو حج سی حاجت ظاہری نے کہ ہو ناتوشہ اور سواری یا بادشاہ ظالم نے یا مرض بند کرنی والی نے پس مر گیا اور حج نکیا پس چاہی کہ مری اگر چاہی یہودی ہو کر اور اگر چاہی نصرانی ہو کر نقل کی یہہ درمی نے **ف** یا بادشاہ ظالم نے یعنی راستہ مین بادشاہ ظالم سی ڈرتا ہی اپنی جان و مال کی تلف پر تو حج فرض نہین ہوتا اور یہیطرح بیماری کہ اوس سے سفر نہ کر سکی مانع حج کی ہی پس اندہی اور فالج والی وغیرہ پر حج فرض نہین حاصل ساری حدیث کا یہہ ہی کہ جس پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری یہی مانع نہو اور باوجود اسکی حج نکری تو چاہی یہودی ہو کر مری چاہی نصرانی ہو کر اللہ کو کچھہ پروا اوسکی نہین اور بیان اسکا اوپر گذر چکا ہی ع ۞ و

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحاج والعمار وفد اللہ ان دعوہ اجابہم وان استغفروہ غفر لہم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ انہون نے فرمایا کہ حج کرنی والی اور عمرہ کرنی والی مہمان ہین اللہ تعالی کی اگر دعا مانگتی ہین اللہ تعالی سی قبول کرتا ہی دعا اونکی اور اگر بخشش چاہتی ہین اوس سے بخشتا ہی اوسطی اونکی نقل کی یہہ بیان ہوئی

وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وفد اللہ ثلثۃ الغازی والحاج والمعتمر رواہ النسائی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی مہمان اللہ کی تین ہین جہاد کرنی والی اور حج کرنی والے اور عمرہ کرنی والی نقل کی یہہ نسائی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقیت الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ رواہ احمد اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ملاقات کرتو حاجی سی یعنی جو کر حج کر چکی پس سلام کر اوسپر اور مصافحہ کر اوس سے اور کہہ اوس سے یہہ کہ بخشش چاہی تیرکو یعنی پہلی اس سے کہ داخل ہو اپنی گہر مین پس سلام کی تحقیق وہ بخشش کیا گیا ہی نقل کی یہہ احمد نی **ف** پہلی داخل ہونیکی قید اسلیی لگائی کہ وہ ہو نہ راہ خدا مین ہے اور اپنی اہل و عیال مین مشغول نہین ہوا پاک ہی گن ہو نسی دعا اوسکی بہت قبول ہوگی اور حاجی کی حکم مین عمرہ کرنی والا اور جہاد کرنی والا اور طالب علم بھی ہین یعنی یہہ جب گہر کو آوین تو اونسی بھی پہلی داخل ہونگی گہر مین یعنیطرح سلام وغیرہ کر کہ دعا بخشش کی کروادی کہ وہ بھی مغفور ہین ع ۞

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج حاجا او معتمرا او غازیا ثم مات فی طریقہ کتب اللہ لہ اجر الغازی والحاج والمعتمر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص نکلا ارادہ حج کی یا عمرہ کی یا جہاد کی پھر مر گیا بیچ راہ اوسکیلیے لکھتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی ثواب جہاد کرنی والی اور حج کرنی والی اور عمرہ کرنی والی کا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

ف انہین کی حکم مین ہی وہ شخص کہ طلب علم دینکی لیی نکلا ہی اور پھر مر گیا یعنی اوسکی لیی ہی ثواب علما اونکا سا لکھا جاتا ہی ع ۞

باب الاحرام والتلبیۃ

باب ہے بیچ بیان احرام باندہنی کی اور لبیک کہنی کی **ف** احرام کو احرام اسلیی کہتی ہین کہ کہنی چیزین احرام باندہنی والیکو اپنی پر حرام کرنی ہوتی ہین چنانچہ بیان اونکا اگی ہوگا انشاء اللہ تعالی ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی مین خوشبو لگاتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطی احرام اونکیلی پہلی احرام باندہنی کی اور واسطی نکلنی اونکیلی احرام سی پہلی طواف کرنیکی ساتہہ خانہ کعبہ کے ساتہہ خوشبوئی کی کہ ہوتا تہا اوسمین مشک گویا کہ دیکہتی ہون مین طرف چمک خوشبوئی کی بیچ مانگ سر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ہونی محرم یعنی وہ چمک گو ہمیشہ اونکو ملی ہوئی تہی یہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** واسطی احرام اونکیلی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ

احرام کا کرتی تو میں خوشبو حضرت کی لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی کہ اس میں شک ہی ہوتا پس اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر خوشبو پہلی احرام کی لگا دی اور اثر اوسکا بعد احرام کی باقی رہی تو کچھ مضر نہیں ایسی کہ ممنوعات احرام استعمال کرنا خوشبو کا بعد احرام کی ہی پہلی پس مسلک امام ابو حنیفہ و امام احمد کا تو یہی ہی اور امام مالک و امام شافعی کی نزدیک مکروہ ہی پہلی احرام کی لگانا ایسی خوشبو کا کہ باقی رہی اثر اوسکا بعد احرام نہ تھی کی اور داخلی نکلنی و نکلی حرام سی اتر جانا چاہیئے کہ روز عید کی کہ مزدلفہ سی منی کو آتی ہیں بعد رمی جمرہ عقبہ کی احرام سی نکل آتی ہیں اور سب کچھ یہ حلال ہو جاتا ہی مگر عورت حلال نہیں ہوتی ہی یہاں تک کہ کرآتی ہیں اور طواف افاضہ کرتی ہیں پھر عورت بھی حلال ہو جاتی ہی پس حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضرت احرام سی نکلی تو جب سے میں حضرت کو خوشبو لگاتی پہلی طواف کرنیکی بوقت ح **وعن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھل ملبدا یقول لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک لا یزید علی ھؤلاء الکلمات متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آواز بلند کرتی ہی تلبیہ کہی ہوئی کہتی حاضر ہوں حاضر ہوں تیرا کوئی ساجھی نہیں حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں خدمت تیری میں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں تیری خدمت میں تحقیق سب تعریف و نعمت و ملک تیری ہی اور بادشاہت نہیں تیرا کوئی ساجھی زیادتی کرتی ہی ان کلمات پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** تلبیہ کہی ہوئی تلبیہ یہ ہے کہ ذوالحلیفہ میں کہ مدینہ سی ہے مکہ کو جاتی ہوئی اور یہ تلبیہ کہتی ہیں کہ ذوالحلیفہ میں نماز ظہر کی پڑھ کر روانہ ہوئی اور نماز عصر کی ذوالحلیفہ میں کہ میقات اہل مدینہ کا ہی جا پڑھی اور رات وہاں گذاری اور صبح کو احرام باندھا اور حدیث سی معلوم ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب بیٹھی کہ اونٹ کی بیٹھ پر اور کھڑی ہوئی اونکیلی لبیک کہی اور اور روایت میں آیا ہی کہ بعد دو کھتوں احرام کی لبیک کہی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ بید الجیش کے نام ایک جگہ بلند کا ہی پہونچ کر لبیک کہی پس امام شافعی نی قول اول روایت پر عمل کیا ہی کہ اونٹ پر بیٹھ کر لبیک کہی اور امام اعظم اور امام مالک اور احمد نی دوسری روایت پر عمل کیا ہی کہ اونکی نزدیک مستحب یہی ہی کہ بعد پڑھنی دو رکعت احرام کی نیت احرام کی کرے اور لبیک کہی اسی حالت میں کہ بیٹھا ہو چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہی کہ اگر اونٹ پر بیٹھ کر لبیک کہی تو درست ہی لیکن بعد نماز کی افضل ہی اور تطبیق ان روایات میں یوں دی گئی ہی کہ حضرت نی مصلی پر لبیک کہی پھر جب اونٹنی پر بیٹھی جب ہی کہی پھر جب بیداء پر پہونچی جب ہی کہی چنانچہ اسی حدیث کی لکھا ہی کہ مستحب ہے ہمارے لبیک کی نزدیک تغیر حالتوں اور زمانوں اور مکانوں کی پس جس کو اونی جہاں لبیک کہتی سنا وہ یہ سمجھا کہ یہیں سے لبیک کہنی شروع کی اور موید اس توجیہ کے روایت ابن عباس کی ہے کہ ترجمہ حضرت شیخ رحمہ اللہ ذکر کی گئی ہی بوقت ح **وعن** ابی سعید الخدری قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصرخ بالحج صراخا رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا نکلی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحابین کہ چلاتی تھی ہم ساتھ حج کی چلانا نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی بلند آواز سی لبیک کہتی تھی حج کی یعنی اور شاید کہ اقتصار ذکر حج پر اسلیئے کیا کہ وہ اصل و مقصود اعظم ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ حال اوسکی ہی اور

جو کہ موافق اوسکی ہی اور حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکوت عنہ ہی کہ اور روایت سی واضح ہوگا پس نہین منافی ہی یہہ روایت روایات آیندہ کی ۶۴

وعن انس قال کنت ردیف ابی طلحۃ وانہم لیصرخون بہما جمیعا الحج والعمرۃ رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا پیچہی ابوطلحہ کی سواری پر اور تحقیق صحابہ کثیر صحابہ بالعینہ چلاتی ہی ساتہہ دونون کی اکٹہی یعنی حج اور عمرہ کی نقل کی یہہ بخاری کی **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوسپر کہ قران افضل ہی اور معنی قران کی اگی معلوم ہونگی انشاء اللہ تعالی اور یہی مذہب ہی ہمارا اسلیے کہ صحابہ حضرت کی ساتہہ تہا وہ منا فعت حضرت کی کب کرتی یعنی حضرت نی قران کیا ہوگا باتباع حضرت کی صحابہ نی بہی قران کیا ۱۲

وعن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اہل بعمرۃ ومنا من اہل بحج وعمرۃ ومنا من اہل بالحج وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممن اہل بالحج فاما من اہل بعمرۃ فحل واما من اہل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضی کہ کہا کہ نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سال حجۃ الوداع کی پس بعضی ہم مین سے وہ ہی کہ احرام باندہا ساتہہ عمرہ کی اور بعضی ہم سے وہ ہی کہ احرام باندہا ساتہہ حج اور عمرہ کی اور بعضی ہم سی وہ ہی کہ احرام باندہا ساتہہ حج کی اور احرام باندہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ حج کی پہر جنہون نی احرام باندہا ساتہہ عمرہ کی پس حلال ہوگیا اور جنہون نی احرام باندہا ساتہہ حج کی یا جمع کیا احرام حج اور عمرہ کی نہین پس نہین حلال ہوا یہانتک کہ ہوا دن نحر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جانا چاہیی کہ حج کرنیوالی تین قسم پر ہین یک تو مفرد اور مفرد وہ ہی کہ نیی حج کا احرام باندہی اور دوسرا قارن اور قارن وہ ہی کہ احرام حج اور عمرہ کا دونو نکا باندہی اور تیسری متمتع اور متمتع وہ ہی کہ اول احرام عمرہ کا باندہی میقات سی حج کی مہینونمین اور افعال عمرہ کی بجالاوی پہر اگر ہدی ساتہہ لایا ہی احرام باندہی رہی اور اگر ہدی نہین لایا ہی تو احرام کھول دیگی اور حج کی تین [illegible] تو احرام حج کا حرم سی باندہی اور حج کری چنانچہ بیان ان احکام کا اگی ہوگا انشاء اللہ تعالی اور حدیثین مختلف ہے ہین حضرت کی حج مین بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت مفرد تہی چنانچہ یہہ حدیث بہی اونمین سے ہی اور اکثر حدیثون سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت قارن تہی اور بعضی احدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت متمتع تہی پس تطبیق انمین یون دی گئی ہی کہ بعضون نے حضرت سے فقط لبیک بحجۃ ہی سنا اور لفظ وعمرۃ کا نہ سنا اونہون نی کہا کہ حضرت مفرد تہی اور بعضون نی لبیک بحجۃ وعمرۃ سنا اونہون نی کہا کہ حضرت قارن تہی اور بعضون نے لبیک بعمرۃ سنا اونہون نی کہا کہ حضرت متمتع تہی واحتمال یہہ ہے کہ حضرت کہتی ہون کبہی لبیک بحجۃ اور کبہی لبیک بعمرۃ اور کبہی لبیک بحجۃ وعمرۃ پس جسنی جو کچہہ سنا وہ روایت کیا اور افعال قران کی اور متمتع کی اکثر صحابہ مین بعضی صحابہ نی جانا کہ حضرت نی قران کیا وہی نقل کیا اور بعضون نی جانا کہ متمتع کیا وہی نقل کیا اور یا متمتع سی مراد متمتع لغوی ہی یعنی نفع اونہانا اور وہ قران مین موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمری کرساتہہ حج کی واللہ علم اور جسنی احرام باندہا ساتہہ عمرہ کی یعنی پہلی حج کی پس حلال ہوگیا یعنے نکل آیا احرام عمری کیسی بعد طواف کرنی اوسی کرنی اور حلق یعنی سر منڈانکی پس حلال ہوگئی اوسکو سب ممنوعات احرام کی پہر احرام باندہا حج کا اور جسنی احرام باندہا حج کا یا حج وعمرہ کا وہ احرام سی نہین نکلا یہانتک کہ بادن نحر کا پس دن نحر کے حلال ہوا بعد رمی کرنی جمرۃ العقبہ وحلق کی یہہ اوسکو سب ممنوعات احرام کی کرنی درست ہوی سوائے مباشرت عورتونکی کہ وہ بعد طواف کرن کے درست ہوتی ہی حج مولانا

وعن ابن عمر قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج بدا فاہل بالعمرۃ ثم اہل بالحج متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تمتع کیا یعنی فائدہ اوٹہایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین ساتہہ عمرہ کی طرف حج کی بیان وسکا یہہ ہے کہ شروع کیا احرام عمرہ کا یہہ احرام باندہا حج کا یعنی داخل کیا حج کو عمرہ مین پس قارن ہوی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ۱۲ **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن زید بن ثابت انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم تجرد لاہلالہ واغتسل رواہ الترمذی والدارمی روایت ہی زید بن

ثابت سے یہ کہ نہوں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کنگھی ہوئی واسطے حرام اپنی کی وغسل کیا نقل کے یہہ ترمذی اور دارمی نے ف کنگھی ہوئی یعنی سیدھی ہوئی کپڑی اوتاڑوالی اور رنگ باندھا اور چادر اوڑھی کہ حالت احرام میں سیا ہوا کپڑا کہ بدن پر قطع کیا ہو پہنا منع ہی اور غسل کرنا احرام کی اپنی فضل سے اور کنگھی منع ہی نوع ج ۴ **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبد راسہ بالغسل رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی بال سر اپنی کی ساتھہ ایسی چیز کی کہ اونسی سر ہو جاتا ہی نقلی کے یہہ ابوداود نے ف یعنی گوند لغدی غیر سی بال جمالیں تا غبار وغیرہ سی محفوظ رہیں چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی ۴ **وعن** خلاد بن السائب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل فامرنی ان امر اصحابی ان یرفعوا اصواتہم بالاہلال او التلبیۃ رواہ مالک والترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی نے ف اور روایت ہی خلاد بن سائب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئی میری پاس جبرئیل تا امر کروں میں یاروں اپنے کو یہہ کہ بلند کریں آوازیں اپنی ساتھہ اہلال کی یا کہا تلبیہ کے نقل کی یہہ مالک نے ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اور تلبیہ میں لفظ اہلال کا تنگ ہی کہا بالاہلال کہا یا بالتلبیہ معنی دونوں کی ایک ہے ہیں لبیک کہنا اور پکار کر لبیک کہنی مرد کو مستحب ہے لیکن نہ اتنا پاوی کہ نفس کو رنج ہو اور عورت جیسی کہی طرح کہ چاہے سنی اور نہ سنی ۴ **وعن** سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یلبی الا لبی من عن یمینہ وشمالہ من حجر او شجر او مدر حتی تقطع الارض من ہہنا وہہنا رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی سہل بن سعدی کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہتا کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو مگر لبیک کہتی ہیں جو کوئی اسکی دہنی طرف اسکی اور بائیں طرف اسکی قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلی سی یہانتک کہ تمام ہووی زمین یہانسے اور یہانسے یعنی دائیں اور بائیں طرف سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جو کوئی لبیک کہتا ہی تو سب چیزیں زمین کی موافق اسکی کرتی ہیں یعنی وہ لبیک کہتی ہیں **وعن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکع بذی الحلیفۃ رکعتین ثم اذا استوت بہ الناقۃ قائمۃ عند مسجد ذی الحلیفۃ اہل بہؤلاء الکلمات ویقول لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک لبیک والرغباء الیک والعمل متفق علیہ ولفظہ لمسلم اور روایت ہی ابن عمر کی کہتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتا ہی ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں ہر جو وقت کہ اونٹنی کہڑی ہوتی حضرت کو اونٹنی کہڑی نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کی باندہ کرتی آواز ساتھہ ان کلمات کی یعنی لبیک تجھہ کو اے اللہ لبیک لبیک تیرا کوئی شریک نہیں لبیک تیری ہی ہے حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں ساتھہ ہوں تیری خدمت میں دو بخیتی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور میلانی تیری ہی طرف ہے میں ہی حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت طرف تیری ہی اور عمل تیری ہی لیی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی مسلم کی ہیں ف پڑہی ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں کہ سنت احرام کی ہیں پڑہے نہیں قبل یا اوقات اور اخلاص اور نیت کرنی احرام کی اور لبیک کہتی بعد اوکی یہ مرکب اونٹنی حضرت کو سوار کر کہڑی ہوئی مسجد ذی الحلیفہ کی پاس تو لبیک کہے جہور کہتے اور نہ زیادہ اوس سے کہتی لبیک الخ ۴ **وعن** عمارۃ بن خزیمۃ ابن ثابت عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا فرغ من تلبیتہ سال اللہ رضوانہ والجنۃ واستغفاہ برحمتہ من النار رواہ الشافعی اور روایت ہی عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کے اپنی باپ سے یعنی خزیمہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ نبی حضرت جب فارغ ہوتی اپنی لبیک کہنی سی مانگتی اللہ تعالی سی خوشنودی اوسکی اور جنت اور طلب مغفرت کرتی اوس سے ساتھہ رحمت اوسکی اگ سی نقل کی یہہ شافعی نے ف کہا علما نے اپنی کہ مستحب ہے یہہ کہ درود بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنی سی اور آواز پست کری درود بھیجنی میں بہ نسبت لبیک کہنی کی اور مانگی اللہ تعالی سی خوشنودی اوسکی اور جنت اور پناہ

مائی وسے اگر کسی اور دعا کرے اپنی لیے جو چاہی اور ایسی حالت مین مکروہ ہی کہ یکو سلام علیک کہے نی وسے لیکن اگر کوئی سلام علیک کرے تی تو اسکو جواب دینا چاہیے
ہی پھر لبیک کہنی ایکبار شرط ہی تمام نزدیک اور زیادہ ایکبار سی سنت ہے پہانتک کہ لازم نی ہی سارا ذیقعدہ ترک وسکی کی بدعۃ **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** جابر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَی الْبَیْدَاءَ
اَحْرَمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ارادہ کیا حج کا خبردار کردیا لوگونکو پس جمع ہوی پھر جب آیے
میدان بیدا کی مین احرام باندہا نفل یہہ کہ سنجاری نی **ف** خبردار کردیا یعنی ندا کرنی والیکو حکم فرمایا کہ ندا کردی لوگونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ
حج کا رکہتی ہین پس جمع ہوی خلق کثیر مدینہ مین پس جب آیے بیدا مین کہ نام ایک مکان کا ہی قریب ہی ذوالحلیفہ کی احرام باندہا یعنی ظاہر کیا احرام کو لبیک کہکر
دوبارہ اسلیے کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت نی احرام باندہا ابتدا مسجد ذی الحلیفہ مین بعد دو رکعتون احرام کی ۔ ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
کَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ فَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلَکُمْ قَدْ قَدْ لَا شَرِیْکَ لَکَ اِلَّا شَرِیْکًا ھُوَ لَکَ
تَمْلِکُہٗ وَمَا مَلَکَ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا وَھُمْ یَطُوْفُوْنَ بِالْبَیْتِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہتی تہی مشرک عاشہ مین تیری
خدمت مین نہین شریک ہے اسکی تیرا کوئی پس فرماتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس ہے تمکو پس بس یعنی بس کرو اسی سے زیادہ نہ کہو کہتی تہی مشرک
زیادہ اس سے گمراہ شریک کہ ملک اسکی تیری ہی مالک ہے تو اوسکا اور نہین وہ شریک ملک نیز اکہتی مشرکین ان کلمات کو اس حالت مین کہ طواف کرتی تہی خانہ کعبہ کا
الفصل الثانی فصل دوسری **ف** مشرک ہی حج اور عمرہ اور طواف خانہ کعبہ کا کرتی اور تعظیم اسکی کرتی لیکن بسبب شرک کی لبیک طرح کہتی لبیک نہ شریک
لک الا شریکا ہو لک یعنی شرک کی حق تعالی ہی کرتی اور توحید کو نہ کرتی کہ وہ شریک خدا کی ہین لیکن مملوک وسکی ہین پس جب یہانتک پہنچتی لبیک نہ شریک
لک تب حضرت فرماتی کہ بس اسی قدر کہو کہ کوئی شریک نہین خدا کا اور زیادہ اس سے نہ کہو الا شریکا الخ اور حقیقت مین یہہ کہنا اوسکا کمال اوسکی حمق پر دلالت کرتا ہی
کہ مملوک شریک مالک کو کیونکر ہو سکتا ہی ۔ ع **باب قصۃ حجۃ الوداع** باب حج حجۃ الوداع کی **ف** وداع والوں سے
یعنے حضرت کرنیکی ہی اور حجۃ الوداع اوس حج کو کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد فرض ہونی حج کی دسویں سال ہجری مین کیا یہہ نام کیا گیا
کہ حضرت نی اوسمین لوگونکو تعلیم احکام شرع کی کی اور رخصت کیا اوسکو اور خبر دی اپنی رحلت کی پس وداع کی لوگونکو پس کہا یہہ حج وداع ہے
یہہ حدیث جابر کی جامع تر احادیث کی ہی اسمین بڑا حصہ مسئلی قصہ کی ہین اور اگر کوئی تامل کری تو اس سے بھی زیادہ نکل سکتی ہین ۔ شرح طیبی ۔ ۱۲
الفصل الاول فصل پہلی **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَثَ بِالْمَدِیْنَۃِ تِسْعَ سِنِیْنَ
لَمْ یَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ فِی الْعَاشِرَۃِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ بَشَرٌ کَثِیْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَہٗ
حَتّٰی اِذَا اَتَیْنَا ذَا الْحُلَیْفَۃِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَصْنَعُ
قَالَ اغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِیْ فَصَلَّی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَکِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰی اِذَا اسْتَوَتْ
بِہٖ نَاقَتُہٗ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَھَلَّ بِالتَّوْحِیْدِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ
لَاشَرِیْکَ لَکَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِیْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَۃَ حَتّٰی اِذَا اَتَیْنَا الْبَیْتَ
مَعَہٗ اسْتَلَمَ الرُّکْنَ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰی مَقَامِ اِبْرٰھِیْمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَرَأَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ
وَقُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ۔ روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سے مدینہ مین نو برس کہ حج نہین

کیا یعنی ولیکن عمرہ کیا جیسا کہ گذرا پھر خبر کی لوگوں میں جانے ندا کی نداکرنی والی نے حضرت کی حکم سے سو سال میں یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا کرتے ہیں پس آئے مدینہ میں آدمی بہت پس نکلی ہم ساتھ حضرت کی یعنی جبکہ پانچ دن باقی رہی تھی ذیقعدہ کی درمیان ظہر و عصر کے یہاں تک کہ جب پہونچی ہم ذوالحلیفہ پس جنے اسماء بنت عمیس محمد بن ابوبکر کو پس بھیجا اسماء یعنی کسیکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا کروں میں یعنے بیچ مقدمہ احرام کی آیا احرام باندھوں یا نہ باندھوں تو کیونکہ باندھوں فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندھ ساتھ کپڑے کی اور احرام باندھ پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذی الحلیفہ میں پھر سوار ہوئے قصواء پر کہ نام حضرت کی اونٹنی کا تھا یہاں تک کہ جب کھڑی ہوئی ساتھ حضرت کی اونٹنی اوپر کی میدان بیدا پر آواز بلند کی ساتھ لبیک کہنے کی کہ وہ یہ ہے میں حاضر ہوں تیری خدمت میں الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں نہیں کوئی شریک واسطے تیری حاضر ہوں تیری خدمت میں بخشش تعریف اور نعمت تیری ہی لیے ہی اور بادشاہت نہیں شریک کوئی واسطے تیرے کہا جاتا ہے نہیں تجھ سے پہلی اس سے نیت کرتی مگر حج کی نہ ہم جانتے عمرہ کو یعنی حج کی مہینوں میں یہاں تک کہ ہوگئے آئے ہم نزدیک بیت اللہ کعبہ کی ساتھ حضرت کی بوسہ دیا حجر اسود کو یعنی ہاتھ کو بھی اور بوسہ دیا اوپر بوسہ دیا پھر جلدی چلی تین بار میں اور چلا پھری اپنی طور پر یعنی آہستہ پھر آگے بڑھی طرف مقام ابراہیم کی پھر پڑھی آیہ واتخذوا من مقام ابراہیم کو یعنی حوالی اور سکیکو جای نماز پھر گردانا مقام ابراہیم کو حضرت کی درمیان اپنی اور درمیان خانہ کعبہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھی حضرت نے دو رکعتیں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون

ف آدمی بہت کہا بعضوں نے کہ اوس حج میں حضرت کی ساٹھ نوے ہزار آدمی جمع ہوئی اور بعضوں نے کہا کہ ایک سو تیس ہزار تھی اور اسی پہلی جمعہ کی ذی الحجہ کو طالب نے ذکر کیا پھر انکی انتقال کی بعد حضرت ابوبکر کی نکاح اوسکا ہوا بھر اوسکی انتقال کی بعد حضرت علی نے اسی ہوا پس جبکہ حضرت حج کو تشریف لائی تو اسماء حضرت ابوبکر کی نکاح میں تھیں اور اولدنی محمد بن ابوبکر پیدا ہوئی اور غسل کرنا دلالت کرتی ہے یہ حدیث اپر کہ غسل کرنا نفاس والی عورت کو احرام کی لیے سنت ہے اور یہ غسل نظافت یعنی ستھرائی کی لیے ہے نہ طہارت کی لیے اور اسی لیے عورت نفاس والی کو احرام کی لیے تیمم کرنا نہیں کہا ہے اور یہی حکم حائضہ کا ہے اور احرام باندھ یعنی نیت احرام کی کرا اور لبیک کہنا سے معلوم ہوا کہ احرام نفاس والی عورت کا صحیح ہے اور اسپر اجماع ہے سب علماء کا اور نماز پڑھی العصر یعنی دو رکعتیں نیت احرام کی پڑھیں اور لائق ہے کہ اگر میقات میں مسجد ہو تو نماز پڑھے اوسمیں اور مگر اور جگہ مسجد سے نماز پڑھی تو بھی مضائقہ نہیں اور اوقات مکروہہ میں نماز نہ پڑھے اور نماز فرض ہے قایم مقام اس نماز کی ہو جاتی ہے مانند تحیۃ المسجد کی اور نہ ہی ہم جانتے غیر یکو یہ تاکید ہے پہلی جملہ کی معمول تھا ایام جاہلیت میں کہ حج کی مہینوں میں عمرہ کی کرنیکو بڑا گناہ جانتے تھے حضرت نے اوسکو رد کیا اور حکم فرمایا عمرہ کرنیکا حج کی مہینوں میں چنانچہ بیان اسکا آگے آتا ہے اور جسوقت کہ آئے ہم یعنی والی ذی طوی میں اوترے اور راتکو میں رہے یہاں تک کہ پڑھی صبح کی نماز غسل کیا یعنی طرف مکہ کے اور داخل ہوئے مکہ میں ثنیہ علیا کیطرف سے جو ہے بیچ کو اور قصد کیا مسجد کا جانب باب السلام سے اور نماز تحیۃ المسجد نہیں پڑھے اسلیے کہ وہاں تحیہ طواف ہی اور پھر جلدی چلی الخ یعنی کعبہ کیطواف کرنی میں سات بار گردا ہونکی پھرتی تین پس تین بار پھرے ہیں جلدی چلی کندھی ہلا کر جیسی پہلوان چلتی ہیں اور چار بار اپنی چال چلی اور جلدی چلنی کا سبب یہ تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضا کی لیے مکہ میں آئے تو مشرکوں نے کہا کہ انکو تپ یثرب یعنی مدینہ کی نے لاغر و سست کر دیا پس آنحضرت نے مسلمانوں کو فرمایا کہ اسطرح چل کر اظہار قوت کر دیں بعد دور ہونی علت کی ہی سے حکم باقی رہا اور اسی حدیث میں ذکر اضطباع کا ہوا وہ یہی مسنون ہی وقت طواف کی چنانچہ اور حدیثوں میں مذکور ہی اور اضطباع اسکو کہتے ہیں کہ چادر مین نیفل کی نیچی نکالی کر اپنے مین کاندہی پر ڈال لیتے ہیں وہ بھی اظہار قوت کی لیے تھا اور پھر آگے بڑھی طرف مقام ابراہیم کی یعنی بعد طواف کرنیکی مقام ابراہیم کیطرف کبھی اور مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہی کہ اوپر حضرت ابراہیم کی کھڑی ہو کر کعبہ کو بنایا تھا اوسمیں نشان ہی آگے پاؤں کی اور معنی مقام ابراہیم کی ہیں جگہہ کھڑی رہنی ابراہیم کی اور بالفعل خانہ کعبہ کی ایک جز ہیں کہا ہی بیل اوسکی بیچی کھڑی ہو کر حضرت نے دو رکعتیں پڑھیں اور اس جگہہ کھڑی ہو کر یہ نماز پڑھنی افضل ہی اور جائز ہی ہر جگہہ حرم میں خواہ مسجد حرام میں پڑھے خواہ باہر مسجد سے اور یہ دو رکعت واجب ہیں ہمارے نزدیک

بعد ہر طواف کی اور امام شافعی کی نزدیک سنت ہیں و قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ظاہر یہ معلوم نہ ہا کہ قل ہو اللہ پہلی رکعت میں پڑھے اور قل یا ایہا
ہیں پس تقدیم سورۂ متاخر کی اوپر سورۂ متقدم کی لازم آئی تو جیسا کہ یہ لکھی ہی علمائی کرد اور مطلق جمع کی ہی یعنی دونوں رکعتوں میں دونوں سورتیں
پڑھیں تقدیم و تاخیر کچھ نہیں سمجھی جاتی پس اشکال مذکور نہیں لازم آتا اور کہا طیبی نے کہ سر اس میں یہ ہے کہ قل ہو اللہ احد اثبات توحید کی لیے اور قل یا ایہا
الکافرون واسطے تبری شرک کی پس مقدم کیا توحید کو واسطی اہتمام شان اوسکی اور بعضی روایتوں میں تقدیم قل یا ایہا الکافرون کی ہی آئی ہی
ح ع **ثُمَّ رَجَعَ** إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَى مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَ
قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ
وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشَى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي
ثُمَّ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى
الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ
هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَشَبَّكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ
پھر پہنچے طرف حجر اسود کی پس بوسہ دیا اوسکو پھر نکلی دروازہ مسجد سے یعنی باب الصفا سی طرف پہاڑ صفا کی پس جب نزدیک ہوئی صفا سی پڑھے یہ آیت
تحقیق صفا اور مروہ نشانہا ہیں اللہ کیسی ہیں یعنی اللہ کی دین کے نشانیوں میں اور فرمایا حضرت نی کریم شہ دعوکرتا ہوں میں ساتھہ وسیلہ کی کہ شروع کیا اللہ نی ساتھہ
اوسکی یعنی جیسی اللہ تعالی نی اول ذکر صفا کا کیا اور پھر مروہ کا اسیطرح میں بھی اول صفا پر چڑھتا ہوں اور پھر مروی پر چڑھوں گا پس شروع کیا ساتھہ
صفا کی پس چڑھی اوسپر یہانتک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو پھر سامنی ہوئی بیت اللہ کے پس وحدانیت بیان کی اللہ کے یعنی لا الہ الا اللہ کہا اور بڑائی بیان کی
اوسکی یعنی اللہ اکبر کہا اور کہا نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہیں شریک کوئی اوسکا اوسکی ہی بادشاہت واسکی ہی ہے تعریف اور وہ ہر چیز
پر قادر ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ پورا کیا وعدہ اپنا یعنی اسلام کی بول بالا کیا تھا اور مدد کی بندگی کی یعنی حصہ دی اوسکو شدی گروہ کافروں
تنہا یعنی خندق کی لڑائی میں پھر دعا کی درمیان اسکی کہا مانند اسکی تین بار یعنی ذکر کیا اور دعا کی اور پھر ذکر کیا اور دعا کی تین بار اسیطرح کیا پہاڑ
صفا سی اوچلی طرف پہاڑ مروی کی یہانتک کہ پہونچی قدم حضرت کی بیچ نشیب میدان کی یعنی بلندی میانہ سی پستی میں دوڑے یہانتک کہ جب نکلے
دونوں قدم حضرت کی یعنی نشیب سی بلندی مروی پر چڑھنی لگی آہستہ چلی یعنی دوڑنا موقوف کیا یہانتک کہ آئی مروی پر پھر کیا مروی پر جو کیا صفا
پر یہانتک کہ جب ہوا آخر پھرنا مروی پر پکارا اوسحالت میں کہ وہ تھی مروی پر اور لوگ تھے نیچی پہاڑ کی فرمایا اگر میں پہلی جانتا اور اپنی سی جو کچھ پیچھے جانا
میں نے نہ لاتا میں ساتھہ اپنی اور کر ڈالتا میں جگہ عمرہ پس جو ہو تم میں سے کہ نہو ساتھہ اوسکی بدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوی یعنی احرام چھوڑ کیسی باہر
ہو اور کر ڈالی جگہ عمرہ پس کھڑا ہوا سراقہ بیٹا مالک بن جعشم کا اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے کی لیے ہی یہ حکم یا ہمیشہ کی لیے پس ڈالیں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی انگلیاں اپنی ایک انگلی کو دوسری انگلی میں اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج میں دو بار فرمایا نہیں یعنی یہ حکم خاص ہمارے
نہیں بلکہ ہمیشہ کو ہی یعنی جائز ہی عمرہ حج کی مہینوں میں ہمیشہ کو **ف** یہانتک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو اور اوس زمانہ میں کہ صفا پر تھی معلوم ہوتا تھا وہ
عمارت مسجد الحرام کیسی جہپ گیا ہی لیکن حجر اسود بعضی دروازوں حرم کیسی کہ معلوم ہوتا ہی اوسکی ہی معلوم ہوتا ہی اور جو کیا تمام صفا پر یعنی جیسے ذکر اور دعا کیا

کی ابتدا صفا سے ہوئی اور ختم مروہ پر جب کہ فرمایا یہانتک کہ جب ہوا آخر پھیرا مروہ پر تو فرمایا یہ سعی کرنی یعنی پھیرا دو درمیان صفا اور مروہ کی واجب ہے اور اصل اسکی یہ ہے کہ حضرت اسمعیل جن کو نہیں چھوٹی تھی انکی والدہ حضرت ہاجرہ پانی تلاش کو گئیں جب نشیب میں پہونچیں تو حضرت اسمعیل انکی نظر سے پوشیدہ ہوگئی وہ صفا اور مروہ پر چڑھ کر انکو دیکھتی تھیں پس یہ انکی سنت سے حضرت یہی بجالائی اور اب مٹی پھر گئی ہے درمیان صفا اور مروہ کی دو پٹی نشان میں رہی ہیں نشان بنا دئی ہیں بجا آوری سنت کی لیئے ان دو پٹیوں میں دوڑتی ہیں اور اگر میں پہلی جانتا امر اپنی سعی کے مشروع اس کلام کی درازی حاصل اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں پہونچے اور عمرہ ادا کر چکی تو صحابہ کو حکم کیا کہ جو ہدی ساتھ نہیں لایا ہے عمرہ کرے اور احرام سے نکل آوے اور فسخ حج ساتھ عمرہ کی کرے اور بعد ازاں یام حج میں احرام باندھے اور حج کرے اور جو کوئی ہدی ساتھ لایا ہے عمرہ کرے اور اپنی احرام پر رہے حج تک بعد ادا کرنی حج کی احرام سے نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدی لائی تھی احرام باندھے رہی پس یہ بات صحابہ کو گراں گذری کئی سبب سے ایک تو یہ کہ ہم احرام سے نکلیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے رہیں اور ترک مباشرت زنی کا کریں دوسرے یہ کہ درمیان حج اور عرفہ کی سوائے پانچ روز کی نہیں ہے پس مناسب نہیں کہ احرام سے نکلیں اور عورتوں پاس جاویں اور ہنوز ستروں ہماری سے منی ٹپکتی ہو اور پھر عرفہ میں جاویں اور حج کریں تیسرے یہ کہ جاہلیت میں عمرہ کرنا حج کی مہینوں میں نہایت برا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے اور فرمایا کیا کرو ہمیں حکم الہی اسطرح ہی اگر میں پہلی سے جانتا کہ نکلنا احرام کا تم پر دشوار ہوگا تو میں بھی ہدی نہ لاتا اور احرام سے نکل آتا اور فسخ حج ساتھ عمرہ کی کرتا میں اور میرے جانتا تھا کہ حکم الہی اسطرح ہوگا اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے فسخ حج کی ساتھ عمرہ کی کہ آیا یہ خاص صحابہ ہی کی لیئے تھا اوسی برس میں یا اور ونکو بھی جائز ہے قیامت تک پس کہا احمد اور ایک جماعت نے اہل حدیث سے کہ یہ خاص صحابہ ہی کی لیئے تھا بلکہ یہ حکم باقی ہے قیامت تک پس جاری وہ شخص کہ احرام باندھے حج کا اور ہدی اوسکی ساتھ ہووے نہیں فسخ کرے احرام حج کا ساتھ عمرہ کی اور حلال ہو جانا ساتھ اعمال عمرہ کی اور کہا مالک شافعی اور ابو حنیفہ اور جماہیر علمائی سلف و خلف سے کہ یہ خاص صحابہ ہی کی لیئے تھا اوس برس میں کہ مخالفت ہو جاوے واویجہ کی تھی اوسپر اہل جاہلیت کہ حرام جانتے تھے عمرہ کو حج کے مہینوں میں اور اسے حدیث پر عمل کیا ہے امام ابو حنیفہ اور احمد نے کہ جو کوئی احرام باندھے عمرہ کا اور ہدی نہ لایا ہو تو احرام سے نکل آوے اور جو کوئی احرام باندھے عمرہ کا اور ہدی لایا ہو تو احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی اوسکے دن بخرمی اور امام مالک رامام شافعی رحمہ اللہ کہا کہ حلال ہو جاوے عمرہ کے فارغ ہونیکی اعمال عمرہ سے اگرچہ ہدی ساتھ لایا ہو شرح ۱۲

وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ قَالَ فَاِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهٖ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِيْ اَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ

وکان مسترضعا فی بنی سعد فقتلہ ھذیل وربا الجاھلیۃ موضوع واول ربا اضع من ربانا ربا عباس بن
عبد المطلب فانہ موضوع کلہ فاتقوا اللہ فی النساء فانکم اخذتموھن بامان اللہ واستحللتم فروجھن بکلمۃ
اللہ ولکم علیھن ان لا یوطئن فرشکم احدا تکرھونہ فان فعلن ذلک فاضربوھن ضربا غیر مبرح
ولھن علیکم رزقھن وکسوتھن بالمعروف وقد ترکت فیکم ما لن تضلوا بعدہ ان اعتصمتم بہ کتاب اللہ
وانتم تسئلون عنی فما انتم قائلون قالوا نشھد انک قد بلغت وادیت ونصحت فقال باصبعہ السبابۃ
یرفعھا الی السماء وینکتھا الی الناس اللھم اشھد اللھم اشھد ثلث مرات اور لائی حضرت علی میں سی کتنے
اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی حضرت علی نے یمن کے حاکم ہو کر گئی تھی وہاں سی کتنی ایک اونٹ حضرت کی لیے لائی پھر فرمایا حضرت نے حضرت علی کو کہ کیا کہا
تھا اوسوقت کہ لازم کیا تھا حج یعنی وقت باندھنی احرام کی کیا کہا تھا اور کیا نیت کی تھی کہا حضرت علی نے کہ کہا تھا میں یا الٰہی تحقیق میں احرام باندھتا ہوں
ساتھ اوسچیز کی کہ احرام باندھا ساتھ اوسکی رسول تیری نے فرمایا حضرت نے کہ پس تحقیق ساتھ میری ہدی ہے یعنی ہمیشہ کی ہدی متعہ تو میں احرام عمرہ کا باندھے
ہوئی ہوں اور میرے ساتھ ہدی ہیں احرام سی نہیں نکل سکتا ہوں تا تک فارغ ہوں عمرہ سی اور حج سی پس تم بھی احرام عمرہ سی نکلو کہا جابر نے پس اٹھے اونٹ
کہ لائی اونکو حضرت علی یمن سی اور وہ کہ لائی اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو کہا جابر نے پس حلال ہوئی لوگ سب و کپڑا پہنا اپنی یعنی جنکی ساتھ ہدی
نہ تھی وہ احرام سی عمرہ کی نکل آئی بعد فارغ ہونکی عمرہ سی مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ نہیں اونکی ساتھ ہدی نہ حلال ہوئی پھر جبکہ ہوا دن ترویہ
کا یعنی آٹھویں تاریخ ذیحجہ کی متوجہ ہوئی یعنی ارادہ کیا متوجہ ہونیکا طرف منا کی پس احرام باندھا حج کا صحابی یعنی اونھون نی کہ احرام عمرہ سی نکل آئی تھی
بعد فارغ ہونیکی عمرہ سی اور سوار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جب کہ آفتاب چلا ہوا اور پہونچی منا میں پس نماز پڑھی ظہر کی میں یعنی سنت ظہر اور عصر
اور مغرب و عشا اور فجر کی پھر ٹھہری رہی یعنی بعد ادا کرنی نماز فجر کی ٹھہرا رہی یہاں تک کہ نکلا آفتاب اسنے حکم کیا ساتھ ہمیشہ کی کہ تنبو کھڑا کیا جاوے حضرت کی لیے وادی نمرہ میں پھر چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منی سی طرف عرفات کی و نہیں گمان کرتی تھی قریش کہ پھرے گا حضرت
ٹھہری ہونگی حج کی لیے نزدیک مشعر حرام کی جیسکو نبی قریش کرتی جاہلیت میں پس گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرد لفہ سی یہاں تک کہ آئی میدان عرفات
میں پس پایا خیمہ کہ کھڑا کیا گیا تھا حضرت کی لیے نمرہ میں پس اوترے اور یہیں ٹھہری رہی اوجب سورج ڈھل گیا حکم کیا ساتھ اپنی قصوی کی
کہ نام تھا حضرت کی اونٹنی کا پس زین کی گئی حضرت کی لیے پھر آئی حضرت یعنی اونٹنی پر سوار ہو کر اندر وادی کے پھر خطبہ فرمایا روبرو لوگونکی اور فرمایا کہ تحقیق
خون تمہاری اور مال تمہاری حرام ہیں تم پر یعنی آپس میں ایک دوسرے کا نہ خون کرنی اور نہ مال کسیکا چوری دغا باز یعنی کہا جاوے مانند اسدن تمہارکی یعنی
عرفہ کی بیچ اس مہینے تمہارکی یعنی ذیحجہ کی بیچ اس شہر تمہارکی یعنی مکہ کی یعنی جیسا حرام جانتی ہو کسیکی مال یعنی کو اور خون کرنیکو اس دن میں اور اس
مہینے میں اور اس شہر میں اسیطرح سی ہمیشہ اور ہر جگہ خون کرنا اور ناحق مال لینا آپس میں حرام ہی خبردار ہو ہر چیز امر جاہلیت کی نیچی قدموں میرے کی گئی
ہی اور بست و ہا مال ہی یعنی باطل موقوف ہی یعنی جو کچھ کسی نے کیا پہلی اسلام کی معاف کیا میں نی اور جو میں جاہلیت کی نہیں موقوف کیں نی اور خون
جاہلیت کی موقوف کئی یعنی مفصل ہے اسمیں اور نہ دیت اور نہ کفارہ اسکو اور سود کو جدا بیان فرمایا ہی واسطے زیادتی اہتمام کی اور تحقیق اول خون کہ
موقوف کرتا ہوں ہے خون ابن ربیعہ بن حارث کا ہی اور وہ دودھ پیتا تھا بیچ بنی سعد کی قتل کیا تھا اوسکو ہذیل نی اور سود جاہلیت کا موقوف
کیا گیا اور اول سود کہ موقوف کیا میں نے سود ہیں سے سود عباس بن عبد المطلب کا ہی پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا بالکل پھر ڈرو اللہ سے بیچ حق عورتونکی
پس تحقیق تمنی لیا ہی اونکو ساتھ امان اللہ کے یعنی ساتھ عہد اوسیکی کہ منسی کیا ہی ساتھ عہد کی کہ تمنی اوس سے کیا ہی بیچ رعایت حقوق اونکی اور حلال

کہا ہاں معنی اونکی نہر مگا ہو نکو ساتھہ حکم اللہ کی کرفا نکے ہی اور تمہا را حق و نہر ہیے کہ نہ آنی دین تمہاری بیجہو نون پر کسو کو کہ کروہ جانی ہو تم اونکی نہ کہو نہ ہو نون دیو ین گہر مین نہ آنیکا کسیکو بغیر مرضی تمہا رکی خواہ مرد ہو خواہ عورت پس اگر ین ہیہ یعنے اون دین آنیکا پس مار واونکو مارنا بغیر سختی کا اور اونکا حق تمہا روزی اونکی یعنی کہانا پینا اور اوسکی حکم مین داخل ہی یکان ہیے گا اور کپڑا اونکا موافق معدور اپنی کی اور بخوبی ہو ہیے تم مین ایسی چیز کہ ہر گز نہین گمراہ ہو نیکی بعد جیچو نی میر یکی او سکو تم مین یا بعد جگل مانیکی ساتھہ اوسکی اور عمل کرنیکی و سپہ اگر جگل ماروگی ساتھہ اوسکی وہ نہر کتاب اللہ ہی اور تم پوچہی جاوگی لیے میری پہنچانی اور نہ پہنچانی سی احکام دین کو پس کیا جواب دوگی کہا صحابہ نی گو ہی دینگی ہم یعنی گو ہر دیا اللہ تعالی کی یہ بیشک پہنچا نی تم نے امانت اور ادا کی امانت اور خیر خواہی کی امتی پہر اشارہ کیا حضرت نی ساتھہ شہادت کی دو نگلی اپنی کی و سمان مین کہ اوٹہا یا او سکو طرف آسمان کی اور پہر کیا او سکو طرف لوگونکی اور کہا تین بار یا الہی گواہ رہ یا الہی گواہ رہ یعنی اپنی بندونکی اقرار پر کیا پہنچا نیکا ف کہ تم واسطی بال منڈانا یا کتروانیکا وقت نکلنی کی حرام سی فضل سے اور باوجود اسکی صحابہ نی بال کتروائی اسلیے کہ تا بانی بال حج مین منڈوا دین اور متوجہ ہوی طرف منی کی اون ہو تین تاریخ منا مین جانا اور وہان رہنا ہماری نزدیک واجب نہین بلکہ سنت ہی اور مزدلفہ ساتھہ پر نون کی و زیر میم کی نام ایک پہاڑ کا ہی قریب عرفات کی کہ زیر میم کی وان تمام ہوتی ہی اور عرفات حل مین سے اور نہین گمان کرتی ہی ع یعنی قریش گمان کرتی ہی کہ حضرت مہیہ نگی نزدیک مشعر حرام کی نام ایک پہاڑ کا ہی مزدلفہ مین جیسیکہ قریش جاہلیت مین کرتی ہی کہ مزدلفہ مین ٹہیرتی ہی اور اوسکو کہتی ہی کہ یہہ موقف حمس یعنی جگہہ ٹہیرنی قریش اور اہل حرم اللہ کی ہی و عرفات مین نہین جاتی ہی بخلاف تمام عرب کے کہ وہ وقوف عرفات مین کرتی ہی پس انہون نی گمان کیا کہ حضرت ہی مزدلفہ مین ٹہیرینگی پہر حضرت وہان ٹہیری اور عرفات مین ہو نچی اور خطبہ فرمایا یعنی وہ خطبی بڑی ہی اول مین احکام حج کی بیان کیی اور رغبت دلائی کثرہ ذکر دعا کے عرفہ مین اور دوسرا خطبہ چہوٹا تہا بہ نسبت پہلی کی و یہان زمی عاتبی اور ابن ربیعہ بن حارث الرچہا تی حضرت کی منبی عبد المطلب کے اکلا بیٹا تہا ربیعہ اور ربیعہ کا بیٹا تہا اباس اسکو قبیلہ بنی سعد مین دودہ پلانی کی لیی دیا تہا جن ایام کہ نبی سعد اونہیل مین لڑائی ہوی ہذیل مین سی کسی نی اباس کو پہر مارا وہ مر گیا پس اباس حضرت کی بچا کی پوتی تہی اونکی خون یعنی کا حضرت کو حق تہا حضرت نی معاف فرمایا و عباس بن عبد المطلب چچی حضرت کی ایام جاہلیت مین سود کہاتی تہی اور سود لوگونکی ذمہ بہت تہا وہ بہی حضرت نی معاف فرمایا ع ثم اذن بلال ثم اقام ثم اقام فصلی الظہر ثم اقام فصلی العصر ولم یصل بینہما شیئا ثم رکب حتی اتی الموقف فجعل بطن ناقتہ القصواء الی الصخرات وجعل حبل المشاۃ بین یدیہ واستقبل القبلۃ فلم یزل واقفا حتی غربت الشمس وذہبت الصفرۃ قلیلا حتی غاب القرص وارد ف اسامۃ وردع حتی ان المزدلفۃ فصلی بہا المغرب والعشاء باذان واحد واقامتین ولم یسبح بینہما شیئا ثم اضطجع حتی طلع الفجر فصلی الفجر حین تبین لہ الصبح باذان واقامۃ ثم رکب القصواء حتی اتی المشعر الحرام فاستقبل القبلۃ فدعاہ وکبرہ وہللہ ووحدہ فلم یزل واقفا حتی اسفر جدا فدفع قبل ان تطلع الشمس وارد ف الفضل ابن عباس حتی اتی بطن محسر فحرک قلیلا ثم سلک الطریق الوسطی التی تخرج علی الجمرۃ الکبری حتی اتی الجمرۃ التی عند الشجرۃ فرماہا بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ منہا مثل حصی الخذف رمی من بطن الوادی ثم انصرف الی المنحر فنحر ثلثا وستین بدنۃ بیدہ ثم اعطی علیا فنحر ما غبر واشرکہ فی ہدیہ ثم امر من کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمہا وشربا من مرقہا ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافاض الی البیت فصلی بمکۃ الظہر فاتی علی بنی عبد المطلب یسقون علی زمزم فقال انزعوا بنی عبد المطلب فلولا ان یغلبکم الناس علی سقایتکم لنزعت معکم فناولوہ دلوا فشرب منہ رواہ مسلم

پہر اذان دی بلال نی پہر تکبیر کہی پہر پڑہے نماز ظہر کے پہر تکبیر کہے پہر پڑہے نماز عصر کے اور نہ پڑہا درمیان
اون دونون کی کچھہ یعنے نہ سنت نہ نفل پہر سوار ہوئی یہان تک کہ آئی میدان عرفات مین ٹہرہنکی جگہہ پس کیا پیٹہ
اپنی اونٹنی قصواکا طرف پتہرون کی اور کیا جبل مشاط کو کہ نام ایک جگہہ کا ہی آگی اپنی اور سامنی ہوی قبلہ کی پس ہمیشہ رہی کہڑی یہان تک
کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تہوڑیسی یہانتک کہ غایب ہوا گردہ آفتاب کا اوپر ہی سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلی یہانتک کہ آئی مزدلفہ مین پہر نماز
پڑہی اوسمین مغرب اور عشا کی ساتہہ ایک اذان اور دو تکبیرون کی اور نہ پڑہی درمیان دونون کی کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پہر لیٹ رہے یہانتک کہ طلوع ہوے
فجر پہر پڑہی نماز فجر کی اوسوقت کہ ظاہر ہوی روشنی اذان کی فجر ساتہہ اذان اور تکبیر کی پہر سوار ہوئی اونٹنی پر یہانتک کہ آئی مشعر حرام پر پس سامنی کہڑی ہوی قبلہ کو
اور دعا مانگی اللہ تعالی سی اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور وحدہ لیت اللہ کی کہی یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک کہا پس ہمیشہ رہی کہڑی یہانتک
کہ صبح ہوئی خوب روشن پس چلی پہلی تکلنی آفتاب کے اوپر ہی سوار کیا فضل بن عباس کو یہانتک کہ آئی درمیان وادی محسر کی پس حرکت دی سوار کو تہوڑیسی
پہر علی بیچ کی راہ کہ تکلتی ہی اوپر جمرہ کبری کی یہانتک کہ آئی جمرہ کی پاس کن نزدیک درخت کی کہ پس پہینکیں اوسپر سات کنکر یان مانند کنکریون خذف
کی یعنی جو کہ انگلیو نمین رکہکر پہینکتی ہین مراد بیان کرنا مقدار انکی کا ہی کہ بقدر دانہ باقلا کی تہین تکبیر کہتی تہا ہر کنکر کی اون کنکریون سی مارین
حضرت نی کنکریان تا کہ اندر سی بیچ کی وادی کے پہر پھرا طرف منحر کی طرف اپنی اور ذبح کیے حضرت نی تریسٹہ اونٹ اپنی کی پہر دیدیا باقی حضرت علی کو پس ذبح کیے وہون نے
مابقی یعنی ستہتیس ۳۷ اور شریک کیا حضرت نی حضرت علی کو پہر ہر ایک اپنی کی پہر حکم کیا حضرت نے ساتہہ یعنی ایک ایک ٹکڑی گوشت کی ہر ایک سے پہر ڈالی گئی ٹکڑی گوشت
کی ایک ہنڈی مین پس پکائی گئی ٹکڑی پس کہایا دونون ساجونے اوس قدر انکی گوشت مین سی اور پیا دونون نی اوسکی شوروی مین سے پہر سوار ہوے
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلی طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا پس نماز پڑہی مکی مین ظہر کی پہر آئی اولاد عبد المطلب کے پاس یعنی اپنی چچا جا
اور اولاد اونکی پاس کہ پلاتی تہی پانی زمزم کا پس فرمایا کہینچو ای اولاد عبد المطلب کے یعنی پانی زمزم کا کہ بہت ثواب کے بات ہی پس اگر نہوتا خوف اسکا
کہ غلبہ کرینگی لوگ تمپر اور پر پانی پلانی تمہاری تو البتہ کہینچتا مین پانی ساتہہ تمہارے یعنی خوف اسکا ہی کہ لوگ بہی کہینچینگی دیکہکر سبب تبع مہ یرکی کہینچین کی
اور ازدحام کرینگی اور یہہ منصب تمہاری ہا تہہ ہی جاتا رہیگا اگر اسکا خوف نہوتا تو مین ہی تمہارے ساتہہ کہینچتا پس دیا اولاد عبد المطلب کے فی اونکو دول پس پیا
حضرت نی اوس سے نفل کی یہہ مسلم نی **ف** پہر پڑہی نماز عصر کے اخر یعنی جمع کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کی وقت مین اسکو جمع تقدیم کہتی ہین عرفات مین وقوف
کرنیکی لیی یہہ دونون نمازین ملاکر پڑہ لیتی ہین اور اونکی درمیان نہین سنت و نفل پڑہی تا کہ باطل ہو جمع یعنی کوئی وجہ جمع یعنی کوئی وجہ نماز دیکہا واجب ہے
اور غائب ہوا گردہ آفتاب کا یہہ تا کید اور بیان غروب کا ہی تا کوئی گمان نکری کہ غروب سے مراد قرب غروب کے ہی اور یہانتک کہ آئی مزدلفہ مین کنارہ ایک
جگہہ کا ہی درمیان عرفات اور منا کی وادان اگر رہنا ہمارے نزدیک سنت ہی اور امام احمد اور شافعی کی نزدیک واجب ہی پس حضرت نی وان ہو کر اترا
پڑہی ساتہہ ایک اذان اور دو تکبیرون کی صحیح یعنی ظہر و عصر عرفات مین پڑہین تہین اور یہی مذہب تینون امامون کا ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی ساتہہ ایک اذان اور
ایک تکبیر کی مین ہی کہ عشا یہان اپنی وقت مین ہی پس احتیاج جدی تکبیر کو واسطی یاد قی اعلام کی نہین اور عصر عرفہ مین اپنی وقت مین نہین ہوتی ہی پس احتیاج
ہی زیادتی اعلام کی اور صحیح مسلم مین اسکو ابن عمر سی روایت کیا ہی اور ترمذی نی بہی اسکو تحسین و تصحیح کیا ہی اور مشعر الحرام نام ایک پہاڑ کا ہی مزدلفہ
مین وقوف یعنی ٹہہرنا واسطی دعا مانگنا واجب ہے ہمارے نزدیک اور مستحب نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مزدلفہ اور منی کی جب حضرت وان پہونچی تو سواری کو حرکت دی
یعنے جلدی انکی تہوڑیسی دور یعنی بقدر مسافت دس وادی کی اور سبب جلدی چلنی کا یہہ تہا کہ عادت شریف یہہ تہی کہ جس جگہہ کسی قوم پر عذاب نازل ہوا ہو
تا تو وانسی جلدی گذرتی از راہ عبرت کی پس محسر مین اصحاب فیل ہلاک ہوی تہی وانسی جلدی گذری اور بعضون نی کہا کہ وان نصاری یا مشرکین نے

پہنچا کرتی تہی اونکی مخالفت کی نہی جلدی چلتی پس ہرکیلئے مستحب ہے کہ وہانسی چلدہی گذری حضرت کی پیرہ دیکی لیدی ویہہ پھر چلی پیچ کی راہ جس راستے جانی ہوئی تشریف لیگئی تہی وہ راہ اور تہی اور یہہ راہ اور اوسکو طریق صعب کہتے ہین اور اسکو طریق نامین کہ نام دوہیا ڈونگا ہی اور یہہ راہ جا نکلتی ہی جمرہ کبری یعنی جمرۃ العقبہ پر اور یہانتک کہ آئی اوس جمرہ پر کہ بیچی درخت کی ہی مراد وہی جمرۃ العقبہ ہی کہ ذکر ہوا اور جمرۃ کہتی ہین منارکیوان کہتی منارسی ہین کہ اوپہ سنگریزی مارتی ہین مفصل بیان انکا آگی آویگا انشاء اللہ تعالی اور شروع کیا الخ یعنی حضرت نی ونکو کہدیا دنٹ دی کہ تا اپنی طرفسی ذبح کرین یا تو مالتھی اونکو تین سی دبی یا اور دنبہ سے اور اسحدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ اپنی قربانیکی گوشت ہین سی کہانا مستحب ہے اور چلی طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا اس طواف کو طواف افاضہ اور طواف رکن کہتی ہین یہہ بہی ایک رکن ہی حج کا اور اسپہ تمام ہوتا ہی حج اور یہہ طواف افضل ہی روز نحر کی اور جائز بعد بہی ہی اور نماز پڑہی ظہر کی مکی مین اور ابن عمر سی ایک روایت آئی ہی کہ حضرت نی نماز ظہر کی منامین پڑہی اوجہہ تطبیق کی دونون مین یہہ ہے کہ حضرت نی مکی مین ظہر کی نماز پڑہی اور منامین نفل پڑہی ہون اوسکو عبداللہ بن عمر نی گمان کیا کہ ظہر کی نماز پڑہی یا یون کہا جا وی کہ دونون روایتین جب متعارض ہوئین تو دونون ساقط ہوئین پہر ترجیح دی گئی اسکو کہ حضرت نی ظہر کی مین پڑہی اہلی کہ وہ نماز زینی افضل ہی واللہ علم بالصواب ع ح ۱۲ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا فِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ يَنْحَرَ هَدْيَهُ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہانکلی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع مین پس بعضی ہم مین سے وہ تہی کہ احرام باندہا ساتہہ عمرہ کی فقط اور بعضی ہم مین سے وہ تہی کہ احرام باندہا ساتہہ حج کی یعنی نری حج کا یا حج اور عمرہ کیا پس سب آئی ہم مکی مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی احرام باندہا ہی عمرہ کیا فقط اور نہیں ہدی لایا پس چاہیی کہ حلال ہوجاوی یعنی احرام سی نکل آوی ساتہہ سر منڈانیکی یا بال کترانیکی اور جسنی احرام باندہا ہی عمرہ کیا اور ہدی ہی ساتہہ لایا پس چاہیی کہ احرام باندہی حج کا ساتہہ عمرہ کی یعنی داخل کری حج کو عمرہ مین پس ہووی قارن پہر نہ نکلی حرام سی یہانتک کہ حلال ہووے دونو سی یعنی تمام کری افعال حج اور عمرہ کی اور ایک روایت مین ہی کہ پس حلال ہووے یہانتک کہ حلال ہوساتہہ حج کرنی ہدی اپنی کی یعنی ذبح عید کی اور جسنی احرام باندہا ہی حج کا یعنی برابر ہے کہ ہدی ساتہہ لایا ہووے یا نہ لایا ہووے حج کی ساتہہ احرام عمرہ کا باندہا ہووے یا نہ باندہا ہووے پس چاہیی کہ تمام کری حج اپنا یعنی مگر جو کوئی حکم کیا گیا فسخ کرنی حج کا ساتہہ عمرہ کی وہ نہ تمام کری کہا عائشہ نی پس حائض ہوئی مین اور نہ طواف کیا تہا مینی خانہ کعبہ کا یعنی واسطی عمرہ کی اور نہ سعی کی تہی مینی درمیان صفا اور مروہ کی یعنی اسلیی کہ نہیں صحیح ہوتی سعی مگر بعد طواف کی والاصل مین سعی نہین پس ہمیشہ رہی مین حائض یہانتک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہین احرام باندہا تہا مینی مگر عمری کا پس حکم فرمایا مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہولونہین سر اپنا اور کنگہی کرون مین یعنی نکلونہین احرام عمری کیسی اور حلال کرون اون چیزونکو کہ حرام ہوئین تمہین بسبب احرام کی اور احرام باندہون حج کا

بعد اسکی دو چھوڑ دو نہیں عمرہ کو یعنی پھر جب فارغ ہوں حج سے تو احرام فضار عمرہ کا کرو ان پس کیا یعنی ہمانتک کہ ادا کیا یعنی حج اپنا بھیجا ساتھ میری عبد الرحمن بیٹی ابی بکر کیکو اور حکم کیا مجکو یہ کہ عمرہ کرو نہیں مثل عمری اپنی کی تنعیم سے کہا حضرت عائشہ نے پس طواف کیا خانہ کعبہ کا واسعی صفا کی فی کہ احرام باندھا تھا ساتھ عمرہ کی یعنی طواف عمرہ کیا کیا اور سعی کی درمیان صفا اور مروہ کی پھر احرام سے نکلی پھر کیا اور طواف پھر بھی اسکی کہ پھری مناسک طرف مکہ کی اور یہہ طواف حج کی لبی کیا کہ اوسکو طواف افاضہ کہتے ہیں اور جن خصوص نے حج کیا تھا حج اور عمرہ کو پس سوار اسکی نہیں کہ کیا اور نہوں نے طواف ایک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف تنعیم نام ایک جگہ کا ہی کہ تین کوس مکہ کی سی ہی خارج حد حرم سے نیچی حل میں ہے اور احرام عمرہ میں شرط ہی کہ حل سے باندھا جاوے خواہ احرام باندھنے والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی کو حرم سے باندھنا اور غیر مکی حل سے اور جن خصوص نے جمع کیا تھا حج اور عمرہ کو یعنی ابتدا یا دخل کیا ایک کو دوسرے میں اور نہوں نے ایک ہی طواف کیا یعنی دن نحر کی اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور یہہ ایک روایت ہے امام مالک کی کہ لازم ہے قارن کو دو طواف کرنی ایک طواف عمرہ کی لبی جسکو دخل ہو مکہ میں اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کی حج کی لبی حدیث نہ کورہ سنی ہے ہوا ہی کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم قارن نے اور وہ جسکو کہ میں نے ذکر کیا لائی تو طواف کیا اور دو سرا طواف الزیارۃ کیا بعد وقوف کی اور دار قطنی نے ایک روایت نقل کی ہی اوسکا حاصل یہہ ہے ہی کہ قارن دو طواف کری اور دو بار سعی کری صفا اور مروہ میں اور حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اسیطرح منقول ہی کہ قارن دو طواف کری اور دو بار سعی ۔ ش ع وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا أَقْدَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً أَكَمَّ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فائدہ اوٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتھ عمرہ کی طرف حج کی یعنی اول عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا پس لبیک کہا ساتھ ذی الحلیفہ سے کہ نام ایک جگہ کا ہی ومیں حضرت نے احرام باندھا تھا اور شروع کیا پس احرام باندھا ساتھ عمرہ کی پھر احرام باندھا ساتھ حج کی پس تمتع کیا لوگوں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ عمرہ کی طرف حج کی یعنی ملایا عمرہ کو طرف حج کی پس ہی بعضی لوگ میں سے یعنے جنہوں نے کہ احرام عمرہ کا باندھا تھا وہ کہ ہدی لائی اور بعضی اون میں سے وہ ہی کہ نہیں ہدی لائی پس جبکہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فرمایا واسطے لوگوں کی یعنی عمرہ کرنی والوں کی جو ہو تم میں سے ہدی لایا پس نہ حلال ہووی کسی چیز سی کہ بار رہا ہی واسطے اوسکے یعنی احرام سی نکلی یہانتک کہ ادا کری حج اپنا اور جو شخص کہ نہو تم میں سے ہدی لایا پس طواف کری خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کری اور سعی کری صفا اور مروہ میں اور کترا وی بال اور چاہیے کہ نکلی احرام سی یعنی احرام عمرہ کی سے جو چیز ہیں منع تہیں احرام میں وہ اب جائز ہو میں یہہ احرام کری ساتھ حج کی یعنی زمین حرم سی اور ذبح کری ہدی یعنی دن نحر کی بعد رمی جمار کی پہلی

سر منڈانا یعنی کوا جب ہے یہ متمتع کو واسطے شکر گزاری اس نعمت کی کہ توفیق ادا کرنے عمرے اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ بادی ہے پس چاہیے کہ روزی کرے تین دن بیچ حج کی یعنی حج کی مہینوں میں بعد احرام کی پہلی دن نحر کی اور افضل یہ ہے کہ ساتویں آٹھویں نویں کو رکھیں اور سات دن جبکہ پھری فقط اہل اپنی کی یعنی فارغ ہوا افعال حج سے اگرچہ مکی ہیں ہو یہ طواف کیا حضرت نے خانہ کعبہ کا جبکہ آئی مکہ میں یعنی طواف عمرہ کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزوں سے یعنی افعال جو طواف کی ہیں اون میں سے پہلی حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کہنے کے پھر جلدی چلی طواف کرنی تین بار اور چار بار چلی پس چال یعنی ایکبار جو گرد خانہ کعبہ کے پھرتی ہیں اوسکو شوط کہتے ہیں پس سات شوط بطور مذکور کیں اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پھر پڑھی نماز نزدیک مقام ابراہیم کی دو رکعت اوسوقت کہ پورا کیا طواف پناگرد خانہ کعبہ کی پھر سلام پھیرا یعنی صلوۃ الطواف پڑھی کہ وہ واجب ہے ہماری نزدیک پھر پھرے یعنے خانہ کعبہ سے اور آئی صفا پر پھر سے صفا مروہ میں سات بار پھر نہ حلال ہوئی کسی چیز سے کہ باز رہی تھی اوس سے یعنی احرام سے نکلی جانتک کہ تمام کیا حج اپنا اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کی یعنی دسویں تاریخ کو پس حلال ہوئی ساتھ حلق کے ہر چیز سوای جماع کے اور چلی یعنی مناسی کی میں آئی پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ یہ حلال ہوئی ہر چیز سے کہ باز رہی تھی اوس سے یعنے اب جماع کرنا بھی حلال ہو گیا اور کیا مانند اوسچیز کے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کے کہ لایا تھا ہدی صحابہ میں سے نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے ف اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تھے اور صحیح تر یہ ہے کہ حضرت قارن تھے تاویل اسکی یہ ہے کہ وہ متمتع سے متمتع لغوی ہی یعنی نفع اوٹھانا اور وہ قارنین موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمرے کر ساتھ حج کی بوجہ حج وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذه عمرة استمتعنا بها فمن لم يكن عنده الهدى فليحل الحل كله فان العمرة قد دخلت في الحج الى يوم القيمة رواه مسلم وهذا الباب خال عن الفصل الثاني اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمرہ ہی کہ فائدہ اوٹھایا ہمنی ساتھ اسکی پس جو شخص کہ نہو پاس اوسکی ہدی کہ حلال ہو جاوے سب طرح کا حلال ہونا سکا یعنی تمتع کرنا دا خل ہوا یعنی جائز ہوا حج مہینوں حج کی روز قیامت تک نقل کیے یہ مسلم نے اور یہ باب خالی ہی فصل دوسری سے ف یہاں بھی تمتع سے مراد تمتع لغوی ہی یعنی فائدہ اوٹھانا اور باقی شرح احدیث کی اوپر ذکر ہو چکی ہی فراغ ہوا الفصل الثالث فصل تیسری عن عطاء قال سمعت جابر بن عبد الله في ناس معي قال اهللنا اصحاب محمد بالحج خالصا وحده قال عطاء قال جابر فقدم النبي صلى الله عليه وسلم صبح رابعة مضت من ذي الحجة فامرنا ان نحل قال عطاء قال جابر وامر النساء قال عطاء ولم يعزم عليهم ولكن احلهن لهم فقلنا لما لم يكن بيننا وبين عرفة الا خمس امرنا ان نفضي الى نسائنا فاتي عرفة تقطر مذاكيرنا المني قال يقول جابر بيده كاني انظر الى قوله بيده يحركها قال فقام النبي صلى الله عليه وسلم فينا فقال قد علمتم اني اتقاكم لله واصدقكم وابركم ولولا هديي لحللت كما تحلون ولو استقبلت من امري ما استدبرت لم اسق الهدى فحلوا فحللنا وسمعنا واطعنا قال عطاء قال جابر فقدم علي من سعايته فقال بما اهللت قال بما اهل به النبي صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهد وامكث حراما قال واهدى له علي هديا فقال

سراقة بن مالك بن جعشم يا رسول الله العامنا هذا ام لابد قال لا بل ابد رواه مسلم

روایت ہی عطا سے کہ کہا سنا میں جابر بن عبد اللہ کو جبکہ کہتے تھے میرے ساتھ سنی میں کہا جابر نے کہ احرام باندھا ہمنی یعنی صحابہ نے بیمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے ساتھ حج کی خالص تر یعنی بغیر ملانے عمرے کی کہا عطا نے کہا جابر نے پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتھی

تاریخ کی کہ گذری تھی دیجھ کی پس حکم کیا تھکو یہہ کہ حلال ہو جاوین ہم کہا عطارنی فرمایا حضرت نی کہ حلال ہوا اور پہنچو عورتونکی پاس یعنی اونسی ہی صحبت کرو کہا عطارنی اور نہ واجب کی حضرت نی صحبت کرنی اونسے پر لیکن حلال کردین عورتین اونپر یعنی حلال ہونیکا امر وجوب کی لیی تہا اور صحبت کرنیکا اباحت کی لیی پس کہا تھنی یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نہ رہین یہان سوا ہمارے اور درمیان موقف کی بکریا پہنچ راتین حکم کیا تھکو یہہ کہ صحبت کرین ہم اپنی ہیویونسی پر حاضر ہون میدان عرفہ مین احالانکہ یہہ ہمکو خصوص ہے منی کو یعنی قریب حج کی ہوئی ہونگی اور اسکو عیب گنتی تھی جاہلیت مین بلکہ باعث نقصان کا جانتی تھی حج مین کہا عطارنی کہ اشارہ کیا جابر نی ساتہہ ناتہہ اپنی کی گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف اشارہ کرنی اونکی ساتہہ ناتہہ اپنی کی کہ ملاتی تھی اوسکو کہا جابر نی پس کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنی کو پس فرمایا کہ تحقیق جانا تمنی کہ تحقیق مین بہت ڈرتا ہون پرہیزگاری مین بہ نسبت تمہاری خدا سے اور بہت سچا ہون مین اور بہت نیک ہون تم مین اور اگر نہوتی ہدی میری ساتہہ البتہ حلال ہو جاتا مین جیسیکہ حلال ہوی ہو تم اور اگر پہلی سی جانتا مین کام اپنی سی اونچیز کو کہ پیچہی جانا مین ہدی کو یعنی اگر مین ہدی نہ لاتا مین کہ تمپر حرام ہے نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتہہ نہ لاتا اور مین بہی احرام سے نکل آتا پس حلال ہو جاؤ یہہ حلال ہوی ہم اور سامعی اور اطاعت کی تمنی کہا عطا نی کہ کہا جابر نی پس آئی حضرت علی کام اپنی سی یعنی مین کی قاضی وغیرہ جو ہو کر گئی تہی والسی آئی پس فرمایا حضرت نی ساتہہ کس چیز کی احرام باندہا تمنی کہا ساتہہ اوسچیز کی کہ احرام باندہا ساتہہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس ہی دیجے کر یعنی دن نحر کی کہ قارن کو واجب ہے اور ٹہیری ہو حالت احرام مین یعنی اب جیسیکہ ہی کیا ہی کہا جابر نی کہ لائی واسطی حضرت کی یا واسطی اپنی حضرت علی ہدی پس کہا سراقہ بیٹی مالک بیٹی جعشم کی نی یا رسول اللہ یا واسطی اس سال کی ہی یا ہمیشہ یعنی جائز ہونا عمرہ کا حج کی مہینونمین اسی سال ہی یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہہ مسلم نی ف ساتہہ حج کی خالص پس بات جابر نی بسبب عمر اپنی کی کہی سلیی کہ حضرت عائشہ کی روایت مین اوپر گذر چکا ہی کہ بعضون نی نری عمرہ کیا احرام باندہا اور بعضون نی حج اور عمرہ کیا اور بعضون نی نری حج کیا یا مراد صحابہ سی اکثر صحابہ یا بعض صحابہ مین یا وہ صحابہ مراد ہین کہ ہدی ساتہہ نہین لائی تہی اور یہہ ظاہر تر ہی اور اشارہ کیا جابر نی یعنی تشبیہ دی ستر کی منی کو ساتہہ ناتہہ کی منی کی کہ اصلاح ستر ہوتی جاوی عادت عرب کے ہی کہ کلام کی کرتی مین اشارہ ساتہہ بعضا رکی کرتی مین ۱۲ ح **وعن عائشۃ انہا قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاربع مضین من ذی الحجۃ او خمس فدخل علی وھو غضبان فقلت من اغضبک یا رسول اللہ ادخلہ اللہ النار قال اوما شعرت انی امرت الناس بامر فاذا ہم یترددون ولو انی استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الہدی حتی اشتریہ ثم احل کما حلوا رواہ مسلم** اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اونہون نی کہا آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوتہی تاریخ کہ گذری تہی ذی الحجہ سے یا پانچوین پہر آئی میری پاس اسحالت مین کہ غصی ہوتی تہی پس کہا مینی کسنی غصہ دلایا اسکو یا رسول اللہ داخل کری اوسکو اللہ آگ مین فرمایا کیا نہیں جانتی تو کہ تحقیق مینی حکم کیا لوگونکو یعنی بعضونکو ساتہہ ایک امر کی یعنی تو ڑنی حج کی ساتہہ عمرہ کی پہر وہ تردد کرتی ہین اور اگر تحقیق مین پہلی سی جانتا کام اپنی سی اونچیز کو کہ پیچہی جانا مین نہ لاتا مین ہدی کو اپنی ساتہہ یہان تک کہ خریدتا مین اوسکو یعنی مکہ مین یا راہ مین پہر حلال ہوتا جیسی حلال ہوی لوگ نقل کی یہہ مسلم نی

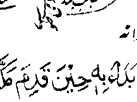
باب دخول مکۃ والطواف

باب ہے بیچ بیان داخل ہونی مکی کی اور طواف کرنیکی ف یعنی اسباب مین ذکر کی ہی کیفیت داخل ہونی مکی کی کہ کس طرف سے داخل ہوے اور کسطرف سی نکلی اور کسوقت آوے اور ذکر کی ہی کیفیت طواف کی اور متعلقات اوسیکی یعنی بوسہ دینا حجر اسود کا وغیرہ ذلک ورمک کی معنی ہین ہلاک و نقصان کرنیکی اور روس شہر اشرف کو مکہ اسلیی کہتی ہین کہ وہ ہلاک و ناقص کرتا ہی گنہونکو اور ہلاک کرتا ہی اوسکو کہ ظلم و کج روی کری اوسمین ۱۲ ح

الفصل الاول

فصل پہلی

وعن نافع قال ان ابن عمر کان لا یقدم مکۃ الا بات بذی طوی حتی یصبح ویغتسل ویصلی فیدخل مکۃ نہارا واذا ذکر منہ ذی طوی بات بہا حتی یصبح ویذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک متفق علیہ اور روایت ہی نافع سے کہ کہا تحقیق ابن عمر تھی نہ آتی کی مین مگر رات گذارتی ذی طوی مین یہانتک صبح کرتی اور نہاتی اور نماز پڑہتی پہر داخل ہوتی مکہ مین دن کو اور جو ذکر ہوتا تھا ذی طوی کا سو گذرتی ذی طوی پر اور رات کو رہتی اوہین صبح تک اور ذکر کرتی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کرتی یہہ فعل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ذی طوی نام ایک جگہ کا ہی قریب کے اندر حرم کی پس جب حضرت مکہ مین آتی تو رات کو ذی طوی مین رہتی استراحت کی لیی پہر صبح کو نہاتی اور نماز پڑہتی طاہر امراد نماز سی نماز نفل ہی کہ وقا کی جانیکی لیی پڑہتی تہی پہر جب سیکے سی پہرتی تو یہی ذی طوی مین رہتی تا اسباب درست کہی ہوجاوین اور کہا ابن ملک نے کہ اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے مکہ مین آنا دنکو تا کعبہ کو دیکہی اور دعا کری برج بزج وعن عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما جاء الی مکۃ دخلہا من اعلاہا وخرج من اسفلہا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آئی طرف مکی کی یعنی حجۃ الوداع مین داخل ہوئی اوہین بلندی کی طرف سی اور نکلی نشیب کی طرف سی نفل کی بخاری اور مسلم نی ف بلندی کی طرف سی کداوسی طرف ذی طوی ہی اور معلا مقبری



مکہ کا بہی اودہر ہی اور نشیب دوسری جانب مین ہی پس ان دونون روایتون مین منافاۃ نہین یا سلیی کہ نشیب کی طرف سی جو نکل کر مدینہ کو آئی تو ذی طوی پر گذرتی اور وہان رات کو رہتی اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ ہوئی نہ مولانا وعن عروۃ بن الزبیر قال حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتنی عائشۃ ان اول شیء بدء بہ حین قدم مکۃ انہ توضا ثم طاف بالبیت ثم لم تکن عمرۃ ثم حج ابوبکر فکان اول شیء بدء بہ الطواف بالبیت ثم لم تر انہ عمرۃ ثم عمر ثم عثمان مثل ذلک متفق علیہ اور روایت ہی عروہ بن زبیر سی کہ کہا تحقیق حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس خبر دی مجکو عائشہ نی کہ تحقیق اول چیز کہ شروع کی ساتہہ وہکی حضرت نی اور سوقت کہ آئی مکی مین یہہ ہی کہ وضو کیا پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کیا پہر سعی کی حضرت نی ساتہہ ہی بامتمتع پہر جو احرام باندہا حج کیلیی یعنی بعد حضرت کی پس پہلی اول ہی چیز کہ شروع کی ساتہہ وہکی طواف خانہ کعبہ کا پہر نہ ہوا عمرہ پہر حضرت نی پہر حضرت عثمان نی کیا مانند وہکی نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف وضو کیا یعنی وضوء پر وضو کیا سلیئے پہلی گذری ہی جبکہ ہی حضرت ذی طوی مین غسل کرتی تہی اور بہارہ شہر طہی صحت طواف کی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک واجب ہے اور نہوا عمرہ اوپر کسی حد تک ثابت نہی معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ بعد انکی کسی مین عمرہ کیا ومکن ہو کہ ہدی لائی نہی احرام باندہی رہی اور جو نہ لائی تہی وہ احرام سی نکل آئی پس مراد نہوئی عمرہ سی یہہ ہے کہ حج کو فسخ یعنی موقوف کر کر عمرہ نہین کیا اور احرام سی باہر نہین آئے بلکہ احرام پر رہے سلیی کہ قارن تہی دن نحر کی احرام سی نکلی اور عمرہ نی یہہ کلام وسطی رد کرتی اون لوگون کو کیا کہ گمان کرتی تہی کہ حضرت نی حج کو فسخ کر کر عمرہ کیا یا یہہ مراد ہی کہ سب صحابہ نے عمرہ بعد حج کی نہین کیا بلکہ اکتفا کیا اوسی عمرہ پر کہ حج کی ساتہہ ملا کر تہا برج وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طاف فی حج او العمرۃ اول ما یقدم سعی ثلثۃ اطواف ومشی اربعۃ ثم سجد سجدتین ثم یطوف بین الصفا والمروۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت طواف کرتی پہلے حج کی یا عمرہ کی اول آنی نی مین جلدی چلتے تین شوط مین دوڑتے ہی چال چار بار پہر نماز پڑہتے دو رکعت یعنی طواف کی پہر سعی کرتی درمیان صفا اور مروہ کی نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کعبہ کے گرد جو ایکبار پہری تو اوسکو شوط کہتی ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی پس طواف کرنی مین بار تو حضرت جلدی چلتی تہی اسطرح کہ قدم پاس پاس کہی جلد جلد اور دوڑتی اور اوہلتی نہ تہی اور چار بار اپنی چال برج وعنہ

قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا كَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جلدی کی چلنی مین پنج طواف کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجر اسود سے تا حجر اسود تین پہیر نمین ور چلی موافق چال اپنی کی چار پہیر نمین اور تہی دوڑتی بطن سیل مین جبوقت کہ سعی کرتی درمیان صفا اور مروکی یہہ سلم نی **ف** سعی کرنی یعنی پہنا درمیان صفا اور مروکی سات باروجب سے ہمارے نزدیک اور رکن سے امام شافعی کی نزدیک اور بطن سیل نام ایک جگہ کا ہی درمیان صفا اور مروکی اوسکی سہ رونہ نشان بنا دیی ہین پہنچانی کی لیی اوسمین جلدی چلنا سنت ہی سکی نزدیک وقت سعی کرنیکی ؛ ع ؛

وعن جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آیا مکہ مین تو آیی حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اوسکو پہر چلی داہنی ہاتہہ اپنی کیطرف پس جلدی چلی بازو ہلا کر یعنی جیسی کہ پہلوان چلتی ہین تین بار اور اپنی چال چلی چار بار نقل کی یہہ سلم نی **وعن** الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زبیر بن عربی سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نے ابن عمر سی احوال بوسہ دینی حجر اسود کیسی پس کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی ہی اوسکو اور بوسہ دیتی ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہین دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی ہون خانہ کعبہ کہ مگر دو رکنونکو کہ جانب یمن کی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کعبہ کے چار رکن یعنی چار کونی ہین ایک تو وہ ہی کہ جسمین حجر اسود ہی اور دوسرا سامنی اوسکی ہی رکن یمانی حقیقت مین یمانی یہی ہے لیکن تغلیبًا دونون کو رکن یمانی کہتی ہین اور دو رکن اور ہین ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی گر دونون کو شامی کہتی ہین اور رکن مین حجر اسود ہے اوسکو دو ہری فضیلت ہے ایک تو یہہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنا یا ہوا ہی اور دوسرے یہہ کہ اوسمین حجر اسود ہی اور رکن یمانی کو ایک ہی فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کا بنا یا ہوا ہے مگر سکہ یہہ دونون فضیلت رکھتی ہین شامیون پر اسی سبب سے خاص کیی گئی ہین یہہ استلام اور استلام کی معنی ہین مس کرنی یعنی چہونا یا تو ساتہہ ہاتہہ منہہ کی یا ساتہہ بوسہ دینی کی یا ساتہہ دونون کی پس رکن اسود از بسکہ فضیلت ہے اوسکو بوسہ دیتی ہین یا ہاتہہ منہہ لگا کر یا اشارہ کر کر چومتی ہین اور رکن یمانی کو فقط ہاتہہ ہی سے چہوتی ہین اور دو رکن شامیونکو نہ بوسہ دیتی ہین نہ ہاتہہ لگاتی ہین ؛ ع ؛ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کیا طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین اونٹ پر بوسہ دیتی حجر اسود کو ساتہہ محجن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اونٹ پر حضرت نی جو طواف کیا تو یہہ خصوصیت ایکی ہوگی یا بسبب عذر کی کیا پیادہ یا طواف کرنا ہمارے نزدیک وجب ہے اور جیسی شافعی نی کہا کہ اگرچہ پیادہ یا طواف کرنا افضل ہی لیکن حضرت نی سوار ہو کر اسلیی کیا کہ تا سب لوگ دیکہین حضرت کو اور ایک اشکال یہان اور وارد ہوتا ہی کہ یہہ ثابت ہوا ہی بلاشبہہ کہ حضرت نی رمل کیا یعنی جلدی چلی مونڈہی ہلا کر حجۃ الوداع مین اور اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نی طواف کیا سوار ہو کر اونٹ پر حجۃ الوداع مین جواب یہہ ہے کہ پیادہ یا طواف کرنا طواف قدوم مین تہا اور سوار ہو کر طواف کرنا طواف افاضہ مین جن نی خبر کی کہ اوسکو طواف الرکن بہی کہتی ہین جو کہ فرض ہی تا کہ لوگ دیکہلا فعال طواف کی سیکہین اور محجن کہتے ہین اوس لکڑیکو کہ سلم اوسکا خمدار ہو اوس لکڑیسی حضرت اشارہ کرتی تہی اونٹکو پہر چومتی تہی ؛ ع ؛ **وعن** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طواف کیا خانہ کعبہ کا اونٹ پر جب

حجر اسود پر اشارہ کرنی طرف اوسکی ساتھہ ایک چیز کی یعنی لکڑی کی کہ ہاتھہ اونکی مین نہی اور اللہ اکبر کہتی تھی نقل کی یہہ بخاری نی ف حضرت ازدحام خلائق کی سبب سے اسطرح اشارہ کرتی ہونگی اسی واسطے مذہب مین ہمارے کہ نزدیک عاجز ہو بوسہ لینی یا ہاتھہ لگانی سی تو اشارہ کری نوع

وعن أبي الطفيل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يطوف بالبيت ويستلم الركن بمحجن معه ويقبل المحجن رواه مسلم اور روایت ہی ابی طفیل سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتی تھی خانہ کعبہ کو یعنی سوار اور اشارہ کرتی تھی طرف حجر اسود کی ساتھہ لکڑی خمدار یہہ کجی کی کہ ساتھہ تھی آپکی اور بوسہ دیتی اوس لکڑی کو نقل کی یہہ مسلم نی ف حضرت سی بعضی روایتون مین بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضی مین ہاتھہ لگا کر چومنا اور بعضی مین اشارہ کرنا پس تطبیق اسطرح پر ہوسکتی ہی کہ کسی طواف مین بوسہ دیا ہو اور کسی مین ہاتھہ لگا کر چوما ہو اور کسی مین اشارہ کیا ہو بسبب ازدحام کی یا یہہ کہ ہر شوط کی بعد بوسہ دینا وغیرہ ہی کسی شوط کی بعد بوسہ دیتی ہون اور کسی کی بعد ہاتھہ لگا کر چومتی ہون اور کسی کی بعد اشارہ کرتی ہون بسبب ازدحام کی مولانا

وعن عائشة قالت خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم لا نذكر إلا الحج فلما أتينا سرف طمثت فدخل النبي صلى الله عليه وسلم وأنا أبكي فقال لعلك نفست قلت نعم قال فإن ذلك شيء كتبه الله على بنات آدم فافعلي ما يفعل الحاج غير أن لا تطوفي بالبيت حتى تطهري متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین ذکر کرتی تھی ہم سوا حج کی لبیک کہتی مین اور بعضون نی کہا کہ نہین قصد کرتی تھی ہم مگر حج کو یعنی مقصود صلی حج تھا نہ عمرہ پس ذکر کرنی عمری کیسی یہہ نہین لازم آتا کہ نیت مین بھی نہ تھا پس جبکہ پہونچی ہم سرف مین حائض ہوئی مین پس تشریف لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مین روتی تھی یعنی گمان اسکی کہ حیض نی ہمارے کا حج سے پس فرمایا حضرت نی شاید کہ تو حائض ہوئی کہا مینی ہان فرمایا پس یہہ شی جو یعنی حیض یہہ ایک چیز ہی کہ مقدر کیا ہی اسکو اللہ نی اوپر بیٹون آدم کی پس کر تو جو کرتی ہین حاجی سوا اسکی کہ طواف کری تو خانہ کعبہ کا یہانتک کہ پاک ہوی تو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سرف نام ایک جگہہ کا ہی یہہ کوس کی سی ہی اور سوا اسکی کہ طواف کری تو یعنی طواف نکراور اسیطرح سعی ہی نکری حائض یعنی نہین درست سے سعی مگر بعد طواف کی اور یہانتک کہ پاک ہو وے یعنی حیض سے اور نہائی تو طواف وسعی کرنا اور یہہ حدیث منافی ہی حضرت عائشہ کی پہلی قول کی ولم اہل الا بعمرۃ یعنی نہین احرام باندہا تھا مینی مگر عمرہ کا یا الہی کچہہ نہین مگر یہہ کہا جاوی کہ قول حضرت عائشہ کا کہ نہین ذکر کرتی تھی ہم مگر حج مراد اس سے یہہ ہی کہ نہین تھا قصد صلی ہمارا اس سفر سی مگر حج کوئی سی قسم قسمون اوسکیسی وہ قران اور تمتع اور افراد مین پس بعضا ہم مین سے افراد کرنی والا تھا اور بعضا تمتع کرنی والا اور بعضا قران کرنی والا اور مینی قصد کیا تھا متع کا پس عمرہ کیا مینی یہہ جبکہ حاصل ہوا بجکو عذر حیض کا اور باقی رہا دن عرفہ تک اور وقت وقوف حج تک حکم کیا حضرت نی مجکو یہہ کہ موقوف کرون اوسکو اور کرون نہین تمام افعال حج کی سوا طواف اور سعی کی

وعن أبي هريرة قال بعثني أبو بكر في الحجة التي أمره النبي صلى الله عليه وسلم عليها قبل حجة الوداع يوم النحر في رهط يؤذن في الناس ألا لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بہیجا مجکو ابوبکر نی اوس حج مین کہ امیر کیا تھا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دس حج کی لوگونپر پہلی حجۃ الوداع کی دن نحر کی یہہ جماعت کی کہ حکم کیا تھا اوسکو اعلام کری لوگونمین خبردار ہونیکی کہ بعد اس سال کی کوئی مشرک اور نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی ننگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جب حجۃ وداع کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونکی غزوات مین حج کو نجا سکی حضرت ابوبکر کو امیر قافلہ حاجیونکا کر کہ حج کی لیی ہجی اور یہہ حج ایک برس پہلی ہوا حجۃ الوداع کی پس جب ابوبکر روانہ ہوئے تو ایک جماعت کو کہ اونمین ابوہریرہ بھی تھی دن نحر کی لوگونی اعلام

بہیجا اور اوس جماعت کو حکم کیا کہ اعلام کری لوگونکو بعد اس سال کی کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوی حج کرنا خاص مسلمانون ہی کی لیی ہیہ ہیہ بات بموجب اس آیۃ کی کہی زانما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا اور ہیہ اعلام کری کہ نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی ننگا عادت تہی اہل جاہلیت کی کہ ننگی طواف کرتی تہی اور کہتی تہی کہ عبادت خدا کی نکر ینگی ہم اون کپڑونمین کہ جنمین گناہ کرتی ہین اس سے منع فرمایا ۔ شرح ۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** المہاجر المکی قال سئل جابر عن الرجل یری البیت یرفع یدیہ فقال قد حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم نکن نفعلہ رواہ الترمذی وابوداود ۔ روایت ہی مہاجر مکی سی کہ کہا سوال کیا گیا جابر حال اوس شخص کیسی کہ دیکھی خانہ کعبہ کو اوٹھاوی دونون ہاتہہ اپنی یعنی ہیہ شروع ہی یا نہین پس کہا جابر نی کہ تحقیق حج کیا ہمنی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نتہی ہم کرتی ہیہ یعنی اوٹہاتہ نہ اوٹہاتی تہی وقت دیکہنی خانہ کعبہ کی دعا کرنی مین نقل کی ہیہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک کا کہ اتہہ نہ اوٹہاوی کعبہ کا دیکہنی والا دعا کی لیی اور امام احمد کی نزدیک اتہہ اوٹہاوی دعا کری ملا علی قاری نی مرقات مین مذہب امام ابوحنیفہ اور شافعی کا برخلاف اسکی نقل کیا ہی کہ اتہہ اوٹہاوی ہیہ منا سک مین کی تصنیف ملا علی قاری کی ہی جو کہا تو اوسین اسکو مکروہ لکہا ہی اور بعض سے جواز اسکا نقل کیا ہی اور ہدایہ اور در مختار سی یہی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہی ۔ مولف **وعن** ابی ہریرۃ قال قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل مکۃ فاقبل الی الحجر فاستلمہ ثم طاف بالبیت ثم اتی الصفا فعلاہ حتی نظر الی البیت فرفع یدیہ فجعل یذکر اللہ ما شاء ویدعو رواہ ابوداود ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوی کہ مین پہر متوجہ ہوی طرف حجر اسود کی پہر بوسہ دیا اوسکو پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا پہر آئے صفا کی پاس یعنے بعد نماز طواف کی پس چڑہی اوسپر یہانتک کہ نظر کی طرف خانہ کعبہ کی پس اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی پہر شروع کیا ذکر کرتی تہی اللہ کا یعنی تکبیر تہلیل کرتی تہی جسقدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی ہیہ ابوداود نی **ف** اوٹہائی ہاتہہ اپنی یعنی دعا کی لیی اور یہہ جو عوام کرتی ہین کہ اتہہ اوٹہاتی ہین وہان ساتہہ تکبیر کی جیسیکہ نماز مین اوٹہاتی ہین کچہہ اصل اسکی نہین ۔ شرح ۔ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطواف حول البیت مثل الصلوٰۃ الا انکم تتکلمون فیہ فمن تکلم فیہ فلا یتکلمن الا بخیر رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وذکر الترمذی جماعۃ وقفوہ علی ابن عباس ۔ اور روایت ہی ابن عباس سے ہیہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طواف کرنا گرد خانہ کعبہ کی مانند نماز کی ہی مگر تحقیق تم بولتی ہو اوسمین پس جو کوئی بولی اوسمین پس نہ بولی مگر ساتہہ نیکی کی نقل کی ہیہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ موقوف کی ہے یہہ حدیث ابن عباس پر **ف** مانند نماز کی ہی یعنی ثواب مین لیکن فرق ہیہ ہے کہ طواف مین کلام کرتی ہو اور کلام مفسد نہین جیسی نماز مین مفسد ہے اور مراد ہیہ ہے کہ کلام اور جو چیزین کہ حکم مین کلام کی ہین منافی نماز کی یعنی کہانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کی نہین اور جا مگی فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سی کہ نہین شرط ہی طواف مین موالہ کرنا قبلہ کیطرف اور نہین شرط کیا گیا ہی واسطے اصل طواف کی وقت اور اور شرطین نماز کی یعنی طہارہ حقیقیہ اور حکمیہ اور ڈہکنا ستر کا معتبر ہین نزدیک شافعی کی مانند نماز کی یعنی یہہ چیزین جیسیکی نماز مین شرط ہی ویسی طواف مین ہے شرطین اور ہمارے نزدیک واجب ہین سایکی مثل نماز نہیں ہی لازم آتا کہ بعینہ نماز ہو جاوے اور طواف کو جو مانند نماز کی کہا اس سے ہی معلوم ہوا کہ نماز افضل ہی طواف سے ۔ شرح ۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل الحجر الاسود من الجنۃ وہو اشد بیاضا من اللبن فسودتہ خطایا بنی آدم رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح ۔ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اترا حجر اسود بہشت سے اور وہ تہا زیادہ سفید دودہ سے پس سیاہ کر دیا اوسکو گناہ ہوں نی آدم کی نی نقل کی ہیہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ہیہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یعنے دونون

جو اوسکا ہاتھہ لگاتی اونکی گناہونکی ہاتھہ سی سیاہ ہوگیا پس میں کہتا ہوں کہ جب پتھر میں یہہ اثر ہوا کہ گناہونکا اونکی نوبت کیا حال ہوتا ہوگا اونکی نیکی سبب کرنی گناہونکا معاف اللہ منہ ع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَجَرِ وَاللّٰہِ لَیَبْعَثَنَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَہٗ عَیْنَانِ یُبْصِرُ بِہِمَا وَلِسَانٌ یَنْطِقُ بِہٖ یَشْہَدُ عَلٰی مَنِ اسْتَلَمَہٗ بِحَقٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی قسم ہی اللہ کے البتہ اوٹھاوے گا اوسکو اللہ دن قیامت کی کہ واسطے اوسکی ہونگی اوسکو دو آنکھین دیکھیگا ساتھہ اونکی اور ہونگی زبان بولیگا ساتھہ اونکی گواہی دیگا اوس شخص کی لیی کہ بوسہ دیا ہوگا اوسکو ساتھہ حق کی ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** ساتھہ حق کی یعنی جسنے ساتھہ ایمان اور صدق اور یقین کی اور واسطے طلب ثواب کے بوسہ دیا ہوگا اوسکی لیی گواہی دیگا کہ اسنے بھی بوسہ دیا تھا اور یہہ حدیث بھی محمول ہی ظاہر پر اسپر کہ حق سبحانہ قادر ہی اوپر پیدا کرنی بینائی اور گویائی کی جمادات مین ع ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّکْنَ وَالْمَقَامَ یَاقُوْتَتَانِ مِنْ یَاقُوْتِ الْجَنَّۃِ طَمَسَ اللّٰہُ نُوْرَھُمَا وَلَوْ لَمْ یَطْمِسْ نُوْرَھُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر کی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہین یاقوت بہشت کیسی دور کیا اللہ سبحانی نورانی دونون کا اور اگر نہ دور کرتا نور اونکا البتہ روشن کردیتی اوسچیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی نقل کی ترمذی نے **ف** شاید حکمت الٰہی نور دور کرنی مین یہہ ہے کہ ایمان غیب ہو ع ح **وعن** عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُزَاحِمُ عَلَی الرُّکْنَیْنِ زِحَامًا مَا رَاَیْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُزَاحِمُ عَلَیْہِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ یَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَھُمَا کَفَّارَۃٌ لِلْخَطَایَا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ طَافَ ھٰذَا الْبَیْتَ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاہُ کَانَ کَعِتْقِ رَقَبَۃٍ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَا یَضَعُ قَدَمًا وَلَا یَرْفَعُ اُخْرٰی اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً وَکَتَبَ لَہٗ بِھَا حَسَنَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبید بن عمیر سی یہہ کہ ابن عمر ہی غلبہ کرتی لوگون پر اوپر ہاتھہ لگانی رکنونکی یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی غلبہ کرنا کہ نہین دیکھا مینی کسیکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیسی کہ غلبہ کرتا ہون اوپر یعنی ہر ایک پر اون دونون رکنونسی کہی ابن عمر اگر دونمین غلبہ لگانا نکر و محجر بلکہ کہ تحقیق سنا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق ہاتھہ لگانا ان دونون رکنونکا کفارہ ہی واسطی گناہونکی اور سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی جو کوئی طواف کریگا خانہ کعبہ کا سات بار اور محافظت کریگا اوسکی یعنی واجبات و سنن و آداب اوسکی بجا لاویگا تو اوسکا مانند ثواب آزاد کرنی بردے کیے اور سنا مینے حضرت کو کہ فرماتی تہی نہین کہتا کوئی قدم اونہین اونہاتا دوسری بار یعنی طواف مین مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی اوسسے سبب اوسکی گناہ اور لکہتا ہی اوسکی لیی سبب اوسکی نیکی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** غلبہ کرتی لوگون پر یعنی لوگونکو ہٹا چیر کر وہان پہونچتی ہاتھہ لگانیکی لیی لیکن اسطرح کہ لوگونکو ایذا نہوتی اور اگر لوگونکو ایذا ہو کہ دیکھتا ہوا دہان پہونچی لوگنہ گار ہوگا ایسی صورتمین چاہیی کہ دور سی ساتھہ ہاتھہ کی اشارہ کری چنانچہ بیان ہوا سکا اوپر ہو چکا ہی اور سات بار سہین تین احتمال ہین ایک تو یہہ کہ سات شوط کری یعنی سات بار گرد کعبہ کی پہری کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی اور دوسری یہہ کہ سات طواف کری اور تیسری یہہ کہ سات روز تک طواف کری ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ الرُّکْنَیْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی درمیان دونون رکنونکی یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی اے رب ہمارے دی ہمکو دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کی سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وعن** صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِیْ بِنْتُ اَبِیْ تُجْرَاۃَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَۃٍ مِّنْ قُرَیْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِیْ حُسَیْنٍ نَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى وَإِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُورُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اسْعَوْا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى الْأَئِمَّةُ السِّتَّةُ مَعْنَاهُ بِاخْتِلَافٍ اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہا خبر دی مجکو میری ابی خبر اوکی نی کہا گئی میں ساتھہ عورتون قریش کی گہر ابی حسین کی میں تاکہ دیکھین ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ پہرتی ہون درمیان صفا اور مروکی یعنی تاکہ مشرف ہووین اونکی جمال باکمال سی اور مستفید ہووین اونکی عمل و برکت سی پس دیکھا میں اونکو دوڑتی ہوئی درمیان صفا اور مروکی سحالمین کہ تحقیق تہہ بند اونکا البتہ پہرتا تہا یعنی گرد پاؤن اونکی بسبب شدت دوڑنیکی اور سنا میں اونکو کہ فرماتی تہی سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالی نی لکہا تمپر سعی کرنا نفل کی یہہ شرح السنۃ میں اور نقل کی احمدی ساتھہ اختلاف کی **ف** لکہا تمپر سعی کرنا امام شافعی تو اوسکی معنی یہہ لیتی ہین کہ فرض کیا اونکی نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروکی فرض ہی جو سعی نکری اوسکا حج باطل ہوتا ہی اور امام اعظم لکہنی کی معنی یہہ لیتی ہین کہ واجب کیا اونکی نزدیک سعی کرنی واجب ہے اوسکی ترک سی دم واجب ہوتا ہی یعنی دنبہ بغیر فرق کرنا آتا ہی ع **وعن** قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی قدامہ بن عبد اللہ بن عمار کی کہا دیکہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتی ہوئی درمیان صفا اور مروکی اونٹ پر نہ مارنا تہا اور نہ ہانکنا تہا اور نہ تہا کہنا ایک طرف ہو جاؤ ایکطرف ہو جاؤ نقل کی یہہ شرح السنۃ میں **ف** اونٹ پر اس سے معلوم ہوا کہ سعی حضرت فی سوار ہو کر کی اور اوپر کی حدیث سی اور اوسکے بعضی حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ پیادہ پا کی تطبیق انمین یون دیجاوی کہ کسی سعی کرنی میں پیادہ پا سعی کی اور کسی میں سوار ہو کر تعلیم کی لئی یا بسبب کسے اور عذر کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک پیادہ پا سعی کرنی بشرط قدرت کی واجب ہے پس بلا عذر ترک کری تو دم آتا ہی اور نہ مارنا تہا یعنی نہ لوگونکو مارتی تہی اور نہ ہانکنا یعنی نہ تہہ ہٹاتی تہی نہ ہی اونکو اور نہ کہتی تہی ایکطرف ہو جا جیسیکہ عادت ہے بادشاہون اور ظالمون کی اوسمقصود اس طعن سے اون لوگونپر کہ یہہ حرکت کرتی ہین ع

وعن يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ أَخْضَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی یعلی بن امیہ کی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طواف کیا خانہ کعبہ کا اس حالمین کہ اضطباع کرنی والی تہی تمپ چادر سبز کی یعنی سبز خطونکی چادر تہی نفل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** اضطباع اسکو کہتی ہین کہ چادر داہنی بغل کی نیچے سی نکال کر بائین کندہی پر ڈالی جیسی ہاکی اوڑہتی ہین اور سبب اسطرحکی اوڑہنی کا اوپر مذکور ہو چکا ہی ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوا أَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوهَا عَلَى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکی نی عمرہ کیا جعرانہ سی کہ نام ہی ایک جگہ یہہ کا آہستہ کوس مکی سی پس جلد چلی پیچ طواف خانہ کعبہ کی تین بار اور کیا اپنی چادرونکو نیچی اپنی بغلونکی یہہ ڈالا اونکو اپنی بائین مونڈہیون پر نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یعنی اضطباع کیا جو کا اوپر مذکور ہوا اور اضطباع سنت ہے ساری طوافون مین بخلاف رمل یعنی جلدی چلنی کی کہ دو تین ہی طوفون مین ہے اور نہین مستحب ہے اضطباع سوے طواف کی اور یہہ جو عوام ابتدا احرام سی اضطباع کرتی ہین حج مین یا عمرہ مین اسکی کچھہ اصل نہین بلکہ مکروہ ہی حالت نماز مین

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہین چہوڑا ہمنی تہہ لگانا دونون رکنون کا رکن یمانی اور حجر اسود کا ہیچ مین اور نہ چہیڑ مین جسیکہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تہہ لگاتی تہی ان دونون رکنون کو نقل کی

یہ بخاری اور مسلم فی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی ہیں یہ ہے کہ کہا نافع فی نے دیکھا میں ابن عمر کو کہ لگاتی تھی حجر اسود کو اپنا ہاتھ پھر بوسہ دیتی تھی اپنے ہاتھ اپنی کو اور کہا نہیں پہونچا میں اسکو جب کبھی دیکھا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتی ہوئی اسکو **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا شکایت کی میں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ تحقیق میں بیمار ہوں یعنی پیادہ پا طواف نہیں کر سکتی پس فرمایا طواف کر تو پیچھے لوگوں کے تو ہو سوار پس طواف کیا میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھی طرف پہلو کی خانہ کعبہ کی یعنی متصل دیوار کعبہ کی پڑھتے تھی سورہ طور و کتاب مسطور نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی سورہ طور ایک رکعت میں پڑھے جیسیکہ عادت شریفہ تھی یا دونوں رکعتوں میں پڑھی ہو اور اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ بسبب عذر کے سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے اور بلا عذر نہیں جائز اسلئے کہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہے ع **وعن** عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عابس بن ربیعہ سے کہا دیکھا میں حضرت عمر کو کہ بوسہ دیتی تھی حجر اسود کو اور کہتی تحقیق میں البتہ جانتا ہوں کہ تحقیق تو پتھر ہی نفع پہونچا سکتا ہی اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہوتا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتی تو نہ بوسہ دیتا میں تجھکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہنا بسبب فتنہ میں پڑنے میں بسبب پوجنے اوسکی اور مراد حضرت عمر رضی کی یہ تھی کہ یہ پتھر ذاتہ کچھ نفع اور ضرر نہیں پہونچا سکتا اگرچہ باعتبار بجا اوری حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع ہوتا ہی اوسکی چومنی سی کر ثواب پاتا ہی ع ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَّلَ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوا آمِينَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعین ہیں ساتھ اوسکی ستر فرشتے یعنی رکن یمانی پر پس جو کوئی کہی یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے درگذر کرنا اور عافیت دنیا و آخرت میں پس ہی رب ہمکو دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کے کہی تھے میں فرشتے قبول کرنقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** جب رکن یمانی کی یہ فضیلت ہوئی تو رکن اسود کی اس سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ یہ فضیلت اور خاصیت رکن یمانی ہی کی نہیں ہو اور رکن اسود کی بھی اور فضیلتیں زیادہ اسسے ہوں اور نہیں منافاۃ ہی اسمیں اور اوس حدیث میں جو پہلی گذری کہ رکنین درمیان دونوں رکنوں کی زمانہ اخیر پڑھتی تھی اسلئے کہ جب پہنچی طرف رکن یمانی کی اور شروع کی یہ دعا پڑھی میں تو شک نہیں ہے کہ واقع ہوگی وہ درمیان اون دونوں کی اسلئے کہ بڑھنا دعا کی لمبی طواف میں تو درست ہی نہیں جیسیکہ عوام جاہل کرتی ہیں فرع ع **وعنه** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے مگر ساتھ یہ سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اور لا حول و لا قوۃ الا باللہ کی دور کیجاتی ہیں اوسسے دس برائیاں اور لکھی جاتی ہیں اوسکی دس نیکیاں اور بلند کیجاتی ہیں اوسکی دس درجے اور جو شخص کہ طواف کرے اور کلام کرے اور وہ بیچ اسحالت کی ہی یعنی حالت طواف میں داخل ہوتا ہی دریائے رحمت میں ساتھ دونوں پاؤں اپنی کی مانند داخل ہونے والی

پانچی ساتھہ پانوں اپنی کی نعل کی یہہ ہین ما جہ فی **ف** کلام کری یعنی کلمات مذکورہ پڑہی اور دوبارہ لائی اسکلام کو تاکہ بیان ثواب کرین غیر اول کی اور ظاہر معنی بلا تکلف یہہ ہین کی کلام کری سو ان کلمات کی مانند اور اذکار کی اور اخبار علما، اخیار کی اور اولیا رکرام کی واللہ علم ع **باب الوقوف بعرفۃ** باب ہے حج بیان ہیز کی میدان عرفہ مین **ف** عرفہ نام ہی مکان مخصوص کا اور آتا ہی یعنی زمان کی ہی کہ روز عرفہ ہی اور عرفات ساتھہ لفظ جمع کی فقط یعنی مکان ہی کی آتا ہی اور جمع باعتبار جوانب اطراف کی ہی اور عرفات اسکا نام اسلیی کہا گیا کہ حضرت آدم وحوا مین تعارف واقع ہوا اوس مکان مین بعد اوتر نیکی جنت سی یا بہ الہام اسلیی ہوا کہ جبرئیل ع تعلیم کرتی تہی حضرت ابراہیم کو افعال حج کی وکہتی ہے عرفت یعنی پہچانا تو نی وہ کہتی ہی عرفت یعنی پہچانا مین اور وقوف عرفہ کا ایک رکن اعظم حج کا ہے دور کنو نہین ہے ح **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سال انس بن مالک وھما غادیان من منی الی عرفۃ کیف کنتم تصنعون فی ھذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یہل منا المہل فلا ینکر علیہ ویکبر المکبر منا فلا ینکر علیہ **متفق علیہ** روایت ہی محمد بن ابی بکر ثقفی سی یہہ کہ اونہون نی پوچہا انس بن مالک سے وحال مین کہ دونون جاتی تہی صبح کی وقت منی سی طرف عرفات کی کہ کسطرح کرتی تہی تم اسدن مین یعنی عرفہ مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا انس نے لبیک کہتا تہا ہم مین سے لبیک کہنی والا پس نہ انکار کیا جاتا اوپر اوسکے لبیک کہنا تہا بکبیر کہنی والا ہم مین سے پس نہین انکار کیا جاتا اوپر نعل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نے کہ یہہ کہنی جائز ہی اوسدن حاجیون کی لیی مانند اذکار کی ولیکن سنت نہین بلکہ سنت انکی لیی لبیک کہنی ہی جبتک کہ رمی کرین جمرۃ العقبۃ انتہی اور تکبیر کہنی صبح عرفہ سی پیچہے نماز ونکی واجب ہے حاجیون اور غیر حاجیون کی لیی آخر ایام تشریق تک یعنی تیرہین کی عصر تک اور واجب ہے ہر فرض پر وقتی والی پر فوتی والی اسپیر ع **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحرت ھھنا ومنی کلہا منحر فانحروا فی رحالکم ووقفت ھھنا وعرفۃ کلہا موقف ووقفت ھھنا وجمع کلہا موقف **رواہ مسلم** اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا نحر کیا مینی اس جاگہہ منی تمام جاگہہ نحر کرنیکی ہی پس نحر کرو اپنی ڈیرونمین اور وقوف کیا مینی یعنی یہہ اس جاگہہ اور عرفات تمام جاگہہ وقوف کی ہی اور وقوف کیا مینی اس جاگہہ اور مزدلفہ تمام جاگہہ ہی وقوف کی نعل کی یہہ مسلم نی **ف** نحر کیا مینی اس جاگہہ اشارہ کیا حضرت نی طرف جاگہہ معین کے مناسب کہ جہان حضرت نحر کیا نہا اور اوسجاگہہ معلوم ومعروف ہی اوسکو منحر البتہ کہتی ہین پس اوسکی طرف حضرت نی اشارہ کرکر کہا کہ مینی تو یہان نحر کیا ہی اور مناسب ہر جاگہہ نحر کرنا درست ہی اور اسطرح عرفات مین اپنی وقوف کی جاگہہ کیطرف اشارہ کرکر فرمایا کہ مینی تو وقوف یہان کیا ہی اور تمام عرفات مین یعنی سوے بطن عرنہ کی وقوف درست ہی اور مزدلفہ مین کہ اوسکو جمع بہی کہتی ہین اپنی وقوف کی جاگہہ کیطرف اشارہ کرکر فرمایا کہ مینی نے تو یہان وقوف کیا ہے اور تمام مزدلفہ مین وقوف درست ہی سوا وادی محسر کے اور اسمین شک نہین کہ حضرت کی جاگہہ افضل ہے ح **وعن** عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبدا من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنو ثم یباہی بہم الملئکۃ فیقول ما اراد ھؤلاء **رواہ مسلم** اور روایت ہی عائشہ سی کہ البتحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی دن کہ زیادہ ہو ازروی آزاد کرنیکی اللہ تعالی کو ہمین بندہ کو آگ سی دن عرفہ سی یعنی اس عرفہ کی دن عرفات مین سب لوگون سی زیادہ اللہ تعالی آزاد کرتا ہی بندہ کو آگ سی اور بخشتا ہی اللہ تعالی البتہ نزدیک ہوتا ہی یعنی ساتھہ رحمت ومغفرت کی پہر فخر کرتا ہی ساتھہ حاجیونکی روبرو فرشتونکی پس فرماتا ہی کیا چاہتی ہین یہہ لوگ یعنی جو کچھہ یہہ چاہتی ہین وہ دونگا نعل کی یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمرو بن عبد اللہ بن صفوان عن خالہ یقال لہ یزید بن شیبان قال کنا فی موقف لنا یعرفہ یبا عدہ عمرو من موقف الامام ح

فَاتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْکُمْ یَقُوْلُ لَکُمْ قِفُوْا عَلٰی مَشَاعِرِکُمْ فَاِنَّکُمْ عَلٰی اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سے کہ نقل کی نبی ابو موسیٰ کہ کہا جاتا تھا اوسکو یزید بن شیبان کہا جاتا ہم بیچ جگہہ مہیر نبی اپنی کہ بیچ وسطی ہمارے بیچ میدان عرفہ کی کہ دور بیان کرتا تھا اوسکو عمرو جگہہ ٹہیر نبی امام کیسی بہت دور پس آئی ہماری پاس بیٹی مربعہ انصاری کہ پہر کہا تحقیق میں ایلچی ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف تمہاری طرف فرمائی ہیں حضرت وسطی تمہاری کہ ٹہیرو اوپر جگہہ عبادت اپنی کی پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کی یعنی متابعت کی میراث باپ اپنے کی کہ ابراہیم ہیں وہ سلام اللہ نقل کی ہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** حاصل معنی حدیث کی ہہ ہیں کہ عرفہ کی ہر قوم و قبیلہ کا الگ الگ زمانہ میں ایک موقف معین تہا عرفات میں کہ وہاں ٹہیرتی تہی و ر موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تہا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کی موقف امام عبارت اوس سے ہی پس وہاں نی چاہا کہ حضرت سے عرض کریں کہ ہم کو پاس کہڑی ہوں حضرت نی دریافت کیا کہ ہہ سایکی درخواست کرتا ہی ایک صحابی کا تہا کہ ابن مربعہ اونکا نام تہا اونکو یہہ کہلا بہیجا کہ اپنی ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمہاری باپ دادی چلا آتا ہی کہ مشاعر عبارت اسی سے انتقال کر کہ عرفات تمام موقف ہی دوسرے اور نزدیکی موقف امام سی کیونکہ فرق نہیں کہتی پس سمع بات اوکی تسلی کیلئے کہلا بہیجی اور آئیں خلاف و نزاع نہ واقع ہو

ح **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ عَرَفَۃَ مَوْقِفٌ وَکُلُّ مِنًی مَنْحَرٌ وَکُلُّ الْمُزْدَلِفَۃِ مَوْقِفٌ وَکُلُّ فِجَاجِ مَکَّۃَ طَرِیْقٌ وَمَنْحَرٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ ح اور روایت ہی جابر کی ہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میدان ہی عرفہ کا جگہہ ٹہیرنکی ہی اور جو جگہہ ہی مناسین جگہہ بحر کرنیکی ہی اور جو جگہہ ہی مزدلفہ میں جگہہ ٹہیرنکی ہی اور سب راہین مکہ کی راہ ہی اور جگہہ بحر کرنیکی نقل کیے ہہ ابو داود اور دارمی نی **ف** یعنے جس راہ سی مکہ میں جاوین درست ہے اور جس جگہہ مکہ میں بہ ذبح کریں روا ہی اسلیے کہ ذبح کرنا اوسکا حرم میں چاہیی اور مکہ کہ میں ہے لیکن منی میں عادت سے ہی ذبح کرنیکی کہ دسویں ذبحہ کی ہی منی میں ہوتی ہیں ہاں ذبح کرتی ہیں اوسمیں مقصود حاصل ہوجاتا ہی والا آنحضرت کی وقوف کی جگہہ اور ذبح کی جگہہ اور راہ اوکی فضل ہیں ح **وعن** خَالِدِ بْنِ ھَوْذَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ عَرَفَۃَ عَلٰی بَعِیْرٍ قَائِمًا فِی الرِّکَابَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی خالد بن ہوذہ سی کہ کہا دیکہا میں نی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی لوگونکو دن عرفہ کی یعنی عرفات میں اونٹ پر کہڑی ہو کر دونوں رکابونپر نقل کی ہہ ابو داؤد نی **ف** اونچی ہونیکی لیی رکابون پر کہڑی ہوئی تا دور و نزدیک سب سنین ح **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مَالِکٌ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اِلٰی قَوْلِہٖ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنے عبد اللہ بن عمرو سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہترین دعا کی دعا دن عرفہ کی ہی یعنی عرفات میں یا ہر جگہہ کہ کہیں اور بہترین اوچیز کی کہ کہی میں اور زمینون کے پہلی جسی ہہ ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں شریک کوئی اوسکا اوسکی ہی ہے بادشاہت اور اوسکی ہی ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کی ہہ ترمذی نی اور نقل کی مالک نی طلحہ بن عبید اللہ سے قال شریک ذلک **وعن** طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ کُرَیْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِیَ شَیْطَانٌ یَوْمًا ھُوَ فِیْہِ اَصْغَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْیَظُ مِنْہُ فِیْ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَمَا ذَاکَ اِلَّا لِمَا یَرٰی مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَۃِ وَتَجَاوُزِ اللّٰہِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَا رُئِیَ یَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّہٗ قَدْ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ یَزَعُ الْمَلٰٓئِکَۃَ رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سی ہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں دیکہا

کہا شیطان کسیدن کہ وہ اوسمین بہت ذلیل اور بہت راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصہ مین ہوا اپنی سی برابر دن عرفہ کی یعنی شیطان ہمیشہ بھلائیان دیکھکر اور میوسنی غصہ کہاتا ہی اور خوار ہوتا ہی اور روز عرفہ کی سب دنونسی زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہی اور نہین ہیگا اس سبب سے کہ دیکھتا ہی اوتر نا رحمت کا یعنی خاص عام پر اور معارف کرنا اللہ کا بڑی گناہونکو مگر وہ کہ دیکھا گیا دن بدر کے یعنی اوسدن کہ فتح مسلمانونکی اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری وغیرہ شیطانکی مانند خواری وغیرہ عرفہ کی نہی بازیادہ بتحقیق شیطان بے دیکھا جبرئیل کو کہ تربیت پاتے ہین اور برابر کرتی ہین فرشتونکی صفونکو یعنی مشرکونکی لڑائی یعنی قتل کے بہانہ لکنے بطریق رسال کی اور شرح السنہ مین روایت کی بیہقی سے ساتھہ لفظ مصابیح کی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عرفۃ ان اللہ ینزل الی السماء الدنیا فیباھی بھم الملئکۃ فیقول انظروا الی عبادی اتونی شعثا غبرا ضاجین من کل فج عمیق اشھدکم انی قد غفرت لھم فیقول الملئکۃ یارب فلان کان یرھق وفلان وفلانۃ قال یقول اللہ عزوجل قد غفرت لھم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما من یوم اکثر عتیقا من النار من یوم عرفۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوسوقت کہ ہوتا ہی دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا ہی طرف آسمان دنیا کی یعنی قریب ہوتا ہی ساتھہ رحمت و احسان و کرم کی پھر فخر کرتا ہی ساتھہ جانونکی روبرو فرشتونکی اور فرماتا ہی دیکھو طرف میرے بندونکی آئی میری پاس آگندہ بال گرد الودہ چلاتی ہوئی راہ دور سے یعنی ساتھہ لبیک ذکر کی گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ تحقیق بخشا مین اونکو پھر کہتی ہین فرشتی ہی پروردگار ہمارے فلانا شخص ہے کہ نسبت بڑا گناہ کیا جاتا ہی اور فلانا شخص اور فلانی عورۃ گناہ کرتی ہین فرماتا ہی اللہ عزوجل کہ تحقیق بخشا مین اونکو کہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین کوئی دن کہ بہت آزاد کیی جاوین دوزخ سے آگ کی برابر دن عرفہ کی نقل کی بیہقی نے شرح السنہ مین **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عائشۃ قالت کان قریش ومن کان دینھا یقفون بالمزدلفۃ وکانوا یسمون الحمس وکان سائر العرب یقفون بعرفۃ فلما جاء الاسلام امر اللہ نبیہ ان یاتی عرفات فیقف بھا ثم یفیض منھا فذلک قولہ عزوجل ثم افیضوا من حیث افاض الناس متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی قریش اور جو شخص کہ تابع تھی دین قریش کے کہڑی ہوتی تھی مزدلفہ مین اور تھی قریش نام رکھی جاتی تھین حمس یعنی بجدع اور تھی تمام عرب ٹھیرتی تھی بیچ میدان عرفہ کی پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ نی نبی اپنی کو یہہ کہ اوین عرفات مین اور ٹھیرین وہان پھر چلین وہانسی پس یہ معنے ہین قولہ عزوجل کی یہہ پھر اوس جگہہ سی کہ پھرتی ہین لوگ اور مسلم نی **ف** مزدلفہ حرم ہین سے اور عرفات حل مین پس قریش و جو کہ تابع اونکی دین کی تھی مزدلفہ مین ٹھیرتی تھی وسطی تر فہ اور تعوق کی لوگونکو پھرا کہتی تھی کہ ہم اہل اللہ اور بسنے والی اوسکی حرم کی ہین ہم حرم سے باہر نہین نکلتی کی اور سوائے قریش کے اور لوگ عرفات مین ٹھہرتی تھے پس جب اسلام آیا تو قریش منع کیی گئی اسسے اور حکم ہوا کہ عرفات مین وقوف کیا کرین جیسے اور لوگ کرتی ہین ۱۲ حر **وعن** عباس بن مرداس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا لامتہ عشیۃ عرفۃ بالمغفرۃ فاجیب انی قد غفرت لھم ما خلا المظالم فانی اخذ للمظلوم منہ قال ای رب ان شئت اعطیت المظلوم من الجنۃ وغفرت للظالم فلم یجب عشیتہ فلما اصبح بالمزدلفۃ اعاد الدعاء فاجیب الی ما سال قال فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قال تبسم فقال لہ ابوبکر وعمر بابی انت وامی ان ھذہ لساعۃ ما کنت تضحک فیھا فما الذی اضحکک اضحک اللہ سنک قال ان عدو اللہ ابلیس لما علم ان اللہ عزوجل قد استجاب دعائی وغفر لامتی اخذ التراب فجعل یحثوہ علی راسہ ویدعو بالویل والثبور فاضحکنی ما رایت من جزعہ رواہ ابن ماجۃ ورزین الیہ فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی عباس بن مرداس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا کی واسطے امت اپنی کی عرفہ کی شام کو بخشش کے پس قبول کی گئی رتحقیق مجھ

بخشنا و اسطی اوکی سواے حقوق بندوں کی پس تحقیق میں بخشونگا واسطی مظلوم کی جو کی و سکا ظالم سی کہا حضرت نے اسی رب کیجیے اگر چاہی تو دی مظلوم کو نعمتوں جنت کیسے یعنی بدلی اوسکی حق کی کہ ظالم نی لیا ہی اور بخشندی واسطی ظالم کی پس نہ قبول کی گئی عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت نی مزدلفہ مین پہر اگلی عاجزی قبول کی گئی وہ چیز کہ اگلی تہی کہا راوی نی پس نہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاکہا آگو نی مسکرائی پس کہا واسطی حضرت کی ابوبکر اور عمر نی قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمہارے تحقیق یہہ وقت کہ نہین ہنستی تم ہنستی او ہمین یعنے مقتضای حال اس ساعت کا نہین ہے کہ ہنسو تم پس کس چیز نی ہنسا تمکو ہمیشہ ہنساوی اللہ تمہارے دانتونکو یعنی ہمیشہ خوش رہو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق دشمن خدا ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نی قبول کی دعا میری اور بخشا واسطی امت میری کی مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنی سر پر اور پکارنا شروع کیا ساتھہ ویل اور ہلاکت کی یعنی کہنی لگا واویلا اثبور اپس ہنسا ابلیس کو اوجہ نی کہ دیکھی بیتابی اضطراب اوکی سی نقل کے بہہ ابن ماجہ نی اور نقل کے بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین مانند اسکی ف ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ مغفرۃ عام ہوئی کہ حق اللہ بھی بخشی گئی اور حق بندوں کے بھی لیکن یہہ قابل قبول نہین کی ہی کہ حضرت کی ساتھہ تہی دس سال مین اونکی لی یہہ بات ہوئی یا اوسکی حق مین سے ہے کہ جسکا حج مقبول ہو کہ فسق و فجور حج مین واقع ہوا محمول ہی اوس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن عاجزی اوسکے حقوق سی اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ع جانا چاہی کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچیگی ہر مسلمان کو خواہ صالح خواہ گنہگار گنہگار کیلیے کی زیادہ کریگا اللہ تعالی درجات جنت مین بسبب شفاعت کی اور بخشیگا اکثر گنہگار دونکو بسبب شفاعت اونکی پہر داخل کریگا اونکو جنت مین اور جو لوگ کہ دوزخ مین ہونگی پس انپر حضرت کی شفاعت کا اونکی حق مین یہہ ہوگا کہ کم ہو جائیگا عذاب اور کم ہو جاویگی مدت اور اسیطرح مغفرت اللہ تعالی کی ہوگی انشاء اللہ تعالی ہر مسلمانکو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کی تو درجی بلند ہونگی جنت مین زیادہ اوسیکو سی کہ مستحق تہا اوسکا بسبب عمل کی اور فاجر کو یا تو داخل کریگا جنت مین بغیر عذاب کے یا کم کر دیگا مدت اوسکی عذاب کے پس یہہ ہے ایک نوع ہی مغفرت کی ۵ مولانا ولی اللہ رح **باب الدفع من عرفة والمزدلفة** باب ہی بیچ بیان پہر نیکی عرفات و مزدلفہ سی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن هشام بن عروة** عن ابیہ قال سئل اسامة بن زید کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی حجة الوداع حین دفع قال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوة نص متفق علیہ روایت ہی ہشام بن عروہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عروہ کی کہا عروہ کی پوچھی گئی اسامہ بن زید کسطرح تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی حجۃ الوداع مین جس وقت کہ پہری عرفات سے کہا تہی چلتی جلد پس جب پاتی راہ کشادہ دوڑانی یعنی اونٹ سوار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس انہ دفع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفة فسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وراءہ زجرا شدیدا وضربا للابل فاشار بسوطہ الیہم وقال یا ایہا الناس علیکم بالسکینة فان البر لیس بالایضاع رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سی کہ وہ پہری ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن عرفہ کی یعنی عرفات سے طرف منی کی پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی اپنی زجر شدید یعنی ہانکنا جانورونکا ساتھہ آواز بلند کی اور مارنا اونٹونکو پس اشارہ کیا ساتھہ کوڑی اپنی کی طرف لوگونکی یعنی تاکہ متوجہ ہون طرف حضرت کی اور سنین بات حضرت کی اور فرمایا ای لوگو لازم ہی تمکو آرام سی چلنا اسلیے کہ تحقیق نیکی نہین ہے دوڑانا نقل کے یہہ بخاری نی ف یعنی نیکی فقط دوڑانی ہی مین نہین ہے بلکہ ساتھہ ادا کرنی افعال حج کی اور پرہیز کرنی ممنوعات کی ہی حاصل یہہ کہ جلدی کرنی نیکیونکی طرف خوب ہے لیکن اسطرح کہ پہونچی طرف مکروہات کی اور مرتکب ہوا وہ سیگناہ پس منافات ہوئی حدیث مین اور پہلی حدیث مین ع **وعنہ** ان اسامة بن زید کان ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرفة الی المزدلفة ثم ارتدف الفضل من المزدلفة الی منی فکلاہما قال لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی جمرة العقبة متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ

اسامہ بن زید ہی پیچھے بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفہ سے مزدلفہ تک پھر پیچھے ہی وہاں سے فضل کو مزدلفہ سے منا تک پس دونوں نے کہا ہمیشہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے رہے یہانتک کہ پھینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنی دن نحر کی جب پہلی کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عمر قال جمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم المغرب والعشاء بجمع کل واحدۃ منہما باقامۃ ولم یسبح بینہما ولا علی اثر کل واحدۃ منہما رواہ البخاری ؒ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب اور عشا کی مزدلفہ میں یعنی عشا کی وقت میں دونوں اکٹھی پڑہیں پڑہی ہر ایک دونمیں سے ساتھہ تکبیر کی یعنی مغرب کی لمبی جدی تکبیر کہی اور عشا کی لمبی جدی اور نفل نہ پڑہی درمیان دونوں دونوں کی اور نہ پیچھے ہر ایک کی اون دونوں میں سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ان نمازوں کی بعد جو نفل پڑہنے کی نفی کی تو اس سے نفی سنتوں کی اور وتروں کی بعد ان دونوں کی نہیں لازم آتی ۱۲ ع باب قصہ حجۃ الوداع میں جو بڑی حدیث جابر سے گذری اور اوسمیں جو یہہ جملہ ہی لم یسبح بینہما شیئا اسکی شرح میں ملا علی رح نے لکہا ہی کہ جب مغرب و عشا مزدلفہ میں پڑہ چکی تو سنتیں مغرب کی اور عشا کی اور وتر نہ پڑہی چنانچہ ایک روایت میں یہہ آیا ہی انتہی اور شیخ عابد سندہی نے بہی بیچ حاشیہ درمختار کی اسمیں اختلاف نقل کر کر لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ بعد عشا کی سنتیں اور وتر پڑہی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوۃ الا لمیقاتہا الا صلاتین صلوۃ المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتہا متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا نہیں دیکہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز مگر اپنی وقت میں سوا دو نمازوں کی نماز مغرب کے اور عشا کی مزدلفہ میں یعنی مغرب کی نماز عشا کی وقت میں پڑہی اور پڑہی نماز فجر کی اوسدن یعنی مزدلفہ میں دن نحر کی پہلی وقت اوسکی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سو ان دو نمازوں کی الخ اور نماز ظہر اور عصر کی بہی حضرت نے عرفات میں جمع کی ہیں کہ عصر ظہر کیوقت میں پڑہی اوسکا ذکر بیان نہیں کیا اسلیے کہ ہر کوئی جانتا تہا بسبب اسکے کہ دن تہا حاجت اوسکی بیان کرنیکی کچہہ نہیں اور پہلی وقت سی مراد یہہ ہے کہ تاریکی میں پڑہی پہلی وقت معمولی سی کہ اوجالی میں پڑہتی اتہی نہ یہہ کہ پڑہی پہلی فجر کی اسلیے کہ پہلی فجر سی پڑہنی نماز فجر کی درست نہیں سب عالموں کی نزدیک ۱۲ ع **وعن** ابن عباس قال انا ممن قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ فی ضعفۃ اہلہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا میں اون ضعیفون تہا کہ آگی بہیجا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی راتکو بیچ زمرہ ضعیفون اہل اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ضعیفون سی مراد عورتیں اور لڑکی ہیں اونکو حضرت نے پہلی روانہ کر دیا تہا منا کو اونمیں ابن عباس بہی تہی اور حضرت بعد روشن ہونی صبح کی پہلی طلوع ہونی افتاب کے سوار ہوئی سنت ہی ہی اور حضرت نے اہل کو بیچ دیا تا ایذا نہ پاویں بسبب اژدہام کی یہہ جائز ہی اور اور روایت میں آیا ہی چنانچہ وہ آگی آتی ہی کہ حضرت نے ان لوگونکو آگی روانہ کیا اور یہہ فرمایا کہ رمی جمرۃ العقبہ کی نکرنا مگر بعد نکلنی افتاب کے مذہب امام اعظم رح کا بہی یہی ہی اور بعضی روایتوں میں مطلق آیا ہی کہ جاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کی کرو اوسپر امام شافعی اور امام احمد نے عمل کیا ہی کہ اونکی نزدیک بعد آدہی رات کی رمی جمار جائز ہی ۱۲ ع **وعنہ** عن الفضل بن عباس وکان ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی عشیۃ عرفۃ وغداۃ جمع للناس حین رحلوا علیکم بالسکینۃ وہو کاف ناقتہ حتی دخل محسرا وہو من منی قال علیکم بحصی الخذف الذی یرمی بہ الجمرۃ وقال لم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی الجمرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ نقل کی فضل بن عباس اور نبی فضل سوار پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جبکہ چلی فرودلہ سی منا کو یہہ کہ حضرت نے فرمایا بیچ شام عرفہ کی اور صبح فردلفہ کی لوگونکو جسوقت

کہ پہر ہی اور جلد ہانکین سواریان اور مار کوٹ بہت کی لازم ہی تمکو چلنا ساتھہ آہستگی کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکی تو ہی اپنی اونٹنی اپنی کجاوہ تک کہ داخل ہوئی میدان محسر مین اور وہ ہی منی سی فرمایا لازم ہی تمکو اوٹھا لینا کنکریون کا یعنی اس مسجد جانسی مانند کنکریون خذف کی کہ ماری جاوینگی جمرہ پر یعنی منار و نہ اور کہا فضل نی کہ ہمیشہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتی ہیانتک کہ ماری کنکری جمرۃ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو جسے پہلے کنکری ماری تو لبیک کہنی موقوف کی فضل کی ہیہ مسلم نی **ف** فرمایا بیچ شام عرفہ کی یعنی جبکہ عرفات سے مزدلفہ کو چلی اور اوسوقت فضل حضرت کی ساتھہ سوار نہ تہی اور صبح مزدلفہ کی یعنی جبکہ مزدلفہ سی منا کو آتی ہی اور اوسوقت فضل حضرت کی ساتھہ سوار تہی اور محسر منی سی ہی یعنی وہ ایک جگہہ ہی منی کی قریب آخر مزدلفہ مین اور خذف کہتی ہین اسکو کہ چھوٹی کنکری یا گٹھلی کھجور کی دونون شہادۃ کی اور انگلی پہونچ کہ پہینکتی ہین اور مراد یہان سے کہ چھوٹی کنکریان چنی چنی برابر کہ جیسی پھوٹی ہوئی مین پہانسی اوٹھالو اور کنکریان جس جگہہ سی اوٹھاوین جائز ہی مگر وہ کنکریان کہ منار و پر ایکدفعہ ماری جاوین پھر اونکو نہ اوٹھاوی اور اگر اونمین سی ہی اوٹھاوی جائز ہی ولیکن خلاف اولی ہے اور شرح نقایہ مین لکھا ہے کہ اون کنکریون سی کرنی نفایت لازم ہے لیکن یہہ فعل برے اور اسمین بے احتیاطی ہے کہ سات کنکریان اوٹھاوے کہ دسرے می جمرۃ العقبہ کو بیچ کام آوین یا وہ سات اوٹھاوے کہ سات تو بیچ کام آوین یا وتر تین اور دونون کی لیسی کرسی عربی طبعی

وعن جابر قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من جمع وعلیہ السکینۃ وامرہم بالسکینۃ واوضع فی وادی محسر وامرہم ان یرموا بمثل حصی الخذف وقال لعلی لا ادری لقی بعد عامی ھذا اور روایت ہی جابر سی کہ کہا چلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سی اور اوہ پر تہی تسکین چلنی مین اور حکم کیا لوگونکو ساتھہ آہستہ چلنی کی اور جلدی چلانی اونٹنی اپنی بیچ میدان محسر کی اور حکم کیا لوگونکو یہہ کہ مارین ساتھہ مانند کنکریان خذف کی یعنی چنی چنی برابر اور فرمایا حضرت نی یعنی صحابہ کو کہ شاید کہ مین نہ دیکہونگا تمکو بیچی اس برس کے **ف** یعنی مین انتقال کرونگا احکام دین کی اور حج کی مجھی معلوم کرو اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم کی احکام اور وداع کیا یارونکو اور سال آیندہ مین کہ گیارہوان سال ہجری تہا بیچ الاول کو حضرت کا انتقال ہوا ہ ح ع **ہذا الحدیث فی الصحیحین الا فی جامع الترمذی مع تقدیم وتاخیر** کہا صاحب مشکوۃ نی کہ نہین پائی مین نی یہہ حدیث بخاری و مسلم مین مگر پائی جامع ترمذی مین ساتھہ تقدیم و تاخیر کی یعنی صاحب صحاح جو اسکو پہلی فصل مین لایا تو دلالت کرتا ہی کہ صحیحین کے ہی اور اوسمین سے نہین پس صاحبی تہا کہ اسکو پہلی فصل مین لاتا دوسری فصل مین لایا اور اعتراض پھر بہی باقی رہتا بسبب تقدیم و تاخیر کی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** محمد بن قیس بن مخرمۃ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اہل الجاہلیۃ کانوا یدفعون من عرفۃ حین تکون الشمس کانہا عمائم الرجال فی وجوہہم قبل ان تغرب ومن المزدلفۃ بعد ان تطلع الشمس حین تکون کانہا عمائم الرجال فی وجوہہم وانا لا ندفع من عرفۃ حتی تغرب الشمس وندفع من المزدلفۃ قبل ان تطلع الشمس ہدینا مخالف لہدی عبدۃ الاوثان رواہ ابو داؤد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح محمد بن قیس بن مخرمہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ تحقیق اہل جاہلیت کہی پھرتے عرفات سے بیوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان مردونکی ہین بیچ چہرون اونکی پہلی غروب ہونیکی یعنی چلتی عرفات سی پہلی ڈوبنی آفتاب کی اور چلتی مزدلفہ سی بعد نکلنی آفتاب کے اوسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان ہین مردونکی اوپر چہرون اونکی اور تحقیق ہم نہین چلین گی عرفات سے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب اور چلین گے ہم مزدلفہ سی پہلی نکلنی آفتاب کی طریقہ ہمارا مخالف ہی ہدی بتون والون کی طریقہ کی اور شرک کرنی والونکی طریقہ کی **ف** پگڑیان مردونکی یعنی آدہا آفتاب ہے سر ہوتا ہا اور آدہا غروب مشابہت پگڑی کی ساتھہ اسلیئے می کہ آدہا کرہ پگڑی کی مثل ہوتا ہی اور اسیطرح مزدلفہ سی اسی وقت چلتی کہ آدہا آفتاب طلوع ہوتا اور آدہا نہ اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور ایک صحیح نسخہ مین لکھا ہی حاشیہ پر رواہ البیہقی ای فی شعب الایمان ولفظہ البیہقی فخطبنا

رسالہ بجوہ مرح ۴ ع **وعن** ابن عباس قال قدمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ اغیلمۃ بنی عبد المطلب علی حمرات فجعل یلطح افخاذنا ویقول ابنیی لا ترموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آگے ہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی منا کو رات مزدلفہ کی من یعنے عید الضحی کی شب مین کہ ہم کتنی ایک لڑکی تہی اولاد عبد المطلب کیسی سوار گدہو پہ پس شروع کیا حضرت نی کہ مارتی تہی ہمارے رانو پہ یعنی ازراہ محبت کی وقت رخصت کی اور فرماتی تہی ای چہوٹی بیٹو میری نہ پہینکنا تم کنکریان منار یعنی جمرۃ العقبہ پہ یہانتک کہ نکلی آفتاب نقل کی ہیہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ لیل ہی اسپر کہ نہین جائز رمی سے رات کو اور ہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور اکثر علما کا اور امام شافعی کی نزدیک آدہی رات کی بعد سے جائز ہی اور بعد طلوع فجر کی رمی کرنی جائز ہی سبکی نزدیک لیکن امام ابوحنیفہ کی نزدیک جائز ہی ساتہہ کراہت کی اور بعد طلوع آفتاب کی مستحب ہے ع ح ؛ **وعن** عائشۃ قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بام سلمۃ لیلۃ النحر فرمت الجمرۃ قبل الفجر ثم مضت فافاضت وکان ذلک الیوم الذی یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندھا رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ام سلمہ کو یعنی مزدلفہ سی منا کو رات عید قربانی کی پس کنکریان مارین منار ی پر یعنی جمرۃ العقبہ پر پہلی فجر کی پہر چلین اور طواف کیا بیت اللہ کو طواف فرض اور تہا یہہ دن ایسا دن کہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی پاس یعنے انکی نوبت کا دن تہا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** امین اشارہ ہی طرف سبب بہیجنی انکی رات سے اور طرف سبب رمی کی رات سی اور طواف افاضہ کرنی کی دن مین بخلاف اور بی بیونکی کہ انہون نی رات آیندہ مین طواف افاضہ کیا اور شافعی نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ حدیث کی اور چاہیے ہو نی رمی جمرۃ کی پہلی فجر کی اگرچہ افضل بعد فجر کی ہی اور اورون نی کہا کہ یہہ رخصت ام سلمہ ہی کو تہی اور اورونکو درست نہین پہلی فجر کی سبب حدیث ابن عباس کی اور ممکن ہے کہ فجر سی مراد نماز فجر ہو ع **وعن** ابن عباس قال یلبی المقیم او المعتمر حتی یستلم الحجر رواہ ابوداود وقال وروی موقوفا علی ابن عباس اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا لبیک کہے مقیم یا عمرہ کرنی والا یہانتک کہ بوسہ دے حجر اسود کو نقل کی یہہ ابوداود نی یعنی مرفوع اور کہا ابوداود نی کہ روایت کی گئی ہی یہہ موقوف ہی ابن عباس پر **ف** مقیم یعنی جو کہ کی کا رہنی والا ہو عمرہ کرنی والا مین سی اور یا عمرہ کرنی والا یعنی جو کہ باہر کا آیا ہو عمرہ کری پس آوے تنعیم کی لبی ہی اور یہانتک کہ بوسہ دی الخ مقصود یہہ ہے کہ عمری مین موقوف کری لبیک وقت چومنی حجر اسود کی جیسیکہ حج مین موقوف کرتی ہین ساتہہ رمی جمرۃ العقبہ کی ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** یعقوب بن عاصم بن عروۃ انہ سمع الشرید یقول افضت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مشت قدماہ الارض حتی اتی جمعا رواہ ابوداود روایت ہی یعقوب بن عاصم بن عروہ مالبی سی یہہ کہ اوسنی سنا شرید صحابی کو کہ کہا پہرا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عرفات سی پس لگی پانون حضرت کی زمین کو یہان تلک کہ آئی مزدلفہ مین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** مقصود یہہ ہے کہ تمام راہ مین حضرت سوار چلی پیادہ پا نہین چلی نہ یہہ کہ اصلا راہ مین پیادہ ہی نہین اسلیے صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت راہ مین درہ پہاڑ کی طرف تشریف لیگئی اور پیشاب کیا پہر وضو کیا اور اسامہ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز کا وقت آیا فرمایا نماز آگی ہی یعنے مزدلفہ مین پڑہین گی ع ح **وعن** ابن شہاب قال اخبرنی سالم ان الحجاج بن یوسف عام نزل بابن الزبیر سال عبد اللہ کیف تصنع یوم عرفۃ فقال سالم ان کنت تریدالسنۃ فہجر بالصلوۃ یوم عرفۃ فقال عبد اللہ بن عمر صدق انہم کانوا یجمعون بین الظہر والعصر فی السنۃ فقلت لسالم افعل ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سالم وہل

یَتَّبِعُوْنَ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔ اور روایت ہی ابن شہاب سے ہے کہ کہا خبر دی مجکو سالم بن عبداللہ بن عمر نی یہہ کہ حجاج بن یوسف نی اوس سال کہ قتل کیا عبداللہ بن زبیر کو یعنی مکہ مین آنکر پوچھا عبداللہ بن عمر سی کہ کسطرح کرین ہم حج یہہ پنچی دن عرفہ کی یعنی نماز ظہر و عصر کی پہلی وقوف کی پڑہین یا پچھین یا پچھی پس کہا سالم نی اگر ارادہ کرتا ہی تو سنت کا پس سویری پڑہ یعنی ظہر و عصر دن عرفہ کی پس کہا عبداللہ بن عمر نی کہ سچ کہا سالم نی کہ تہی صحابہ جمع کرتی درمیان ظہر و عصر کی واسطی ادا کرنی طریقہ سنت کی کہا ابن شہاب سے کہ کہا مینی سالم کو کہ کیا کیا ہی یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا سالم نی کہ نہین ما اتباع کرتی ہمین یعنی اسطرح نمازین پڑہنی مین کہ طریقہ پیغمبر خدا کا تہا کل کی یہہ بخاری نی **ف** حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی کہ جسنی ایک لاکھہ و بیس ہزار آدمی باندہ کر قتل کیے تہی وہ عبدالملک بن مروانی طرفسی عبداللہ بن زبیر پر چڑہ کر آیا تہا مکی مین اور انکو سولی پر کھینچا بعد ازان عبدالملک نے اوسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیون پر اور حکم کیا اوسکو کہ پیروی کرنا تمام افعال حج مین عبداللہ بن عمر کی اقوال و افعال کی اور پوچہتا رہنا اونسی مسائل حج کی اور مخالفت اونکی نکرنا پس اوسنے یہہ مسئلہ کو رہی پوچہا

باب رمی الجمار

باب ہی رمی بیان پہینکنی کنکریون کی منارہ پر **ف** جمار اصل مین سنگریزہ کو کہتی ہین اور جمار حج نام اون سنگریزہ ونکا ہی کہ منارہ پر ماری جاتی ہین اور جن منارہ پر کہ وہ سنگریزی ماتی ہین انکو جمرات کہتی ہین بسبب پہینکنی جمار کی اونپر اور جمرات تین ہین جمرہ اولی اور جمرہ وسطی اور جمرہ العقبہ عید کی روز تو فقط جمرۃ العقبہ ہی پر کنکریان ماتی ہین اور گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین کو تینون پر اور اونپر کنکریان ماتی واجب ہے یوم النحر

الفصل الاول فصل پہلی **عن** جابر قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْمِیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ یَوْمَ النَّحْرِ وَیَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ هٰذِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ماتی تہی کنکریان سوار اپنی سوائے پر دن نحر کی اور فرماتی کہ سیکہو افعال حج کی سیکہنی کی تحقیق مین نہین جانتا شاید کہ مین نہ حج کرون پیچہے اس حج اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا شافعی نی کہ مستحب ہے اوسکو کہ پہونچی مناہین سوار یہہ کہ رمی کری جمرۃ العقبہ کو دن نحر کی سوار اور جو کوئی پہونچی مناہین پیادہ رمی کری جمرۃ العقبہ کو پیادہ اور گیارہوین بارہوین کو رمی کری سب جمرات کو پیادہ اور تیرہوین کو سوار اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جو رمی کرے بعد اوسکی رمی ہی جیسیکہ رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کی اوسمین افضل یہہ ہے کہ پیادہ پا کری سلیی کرے بعد اوسکی کہڑا رہنا ہی اور دعا کرنی اور حالت پیادہ پا ہی قریب ہے ساتہہ عاجزی کی اور جو کچہہ کہ حدیثون صحیحہ مین آیا ہی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رمی جمرۃ العقبہ کی دن نحر کی سوار اور دو دنونمین رمی کی پیادہ سب پر ع **وعنه** قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَمَی الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ماری منارہ کو ساتہہ مانند کنکریون خذف کے یعنی چہوٹی چہوٹی کنکریونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** طور کنکریان پہینکنی کا مختلف لکہا ہی لیکن صحیح تر یہہ ہے کہ اونگلی شہادت اور انگوٹہی کی سرونے پکڑ کر یعنی چٹکی مین کہکہ پہینکی اور معمول ہی اب اسیطرح ہی ع **وعنه** قَالَ رَمَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پہینکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنکریان مناری پر دن نحر کی وقت چاشت کی اور پیچہی دن نحر کی جسوقت کہ دوپہر ڈہلی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اگر کنکریان منارہ پر ڈال دی پہینکی نہین تو کافی ہی لیکن برخلاف رکہنے دینی کی کہ یہہ کافی نہی نہین اور صحیح کہتی ہین بعد طلوع آفتاب سے زوال کی پہلی تک کو اور پیچہی دن نحر کی یعنی ایام تشریق مین کہ تیرہوین تک مین بعد زوال کی رمی کرتی تہی کہا ابن ہمام نی کہ اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن یعنی گیارہوین کو نہین ہوتا ہی مگر بعد زوال کی اور اسیطرح تیسری دن پہرگی کی کہ جاوے تو پہلی ہوتی فجر تیرہوین کے چلا جاوے اور اگر بعد

قبر کی جا دیگا تو رمی ضرور ہی اور اوسدن پہلی زوال کی ہی رمی جائز ہی ۱۲ **وعن** عبد اللہ بن مسعود انہ انتہی الی الجمرۃ الکبری فجعل البیت عن یسارہ ومنی عن یمینہ ورمی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ثم قال ھکذا رمی الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے یہہ کہ وہ پہونچی طرف جمرۃ کبری کی یعنی جمرۃ العقبہ کی پس کیا خانہ کعبہ کو بائیں طرف اپنی اور منی کو داہنی اپنی اور پہینکیں سات کنکر یان اللہ اکبر کہتی ہی ساتھہ ہر کنکری کی پھر کہا ابن مسعود نی کہ اسیطرح سی پہینکیں کنکر یان اوس شخص نی کہ اوتاری گئی اوپر سورہ بقرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس کیا کعبہ کو بائیں طرف اور منی کو داہنی طرف اور اوجمرات کو رمی کرتو مستحب ہی کہ قبلہ رو کھڑا ہووی ۱۲ اور بیہقی نی روایت کیا ہی کہ حضرت تکبیر کہتی ہی ساتھہ ہر کنکری کی اللہ اکبر اللہ اکبر اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا وعملا مشکورا اور خاص سورہ بقرہ کو اسلیی ذکر کیا کہ اوسمین اعمال حج کی مذکور ہین **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا استیحار تو رمی الجمار تو ونحری تو والسعی بین الصفا والمروۃ تو والطواف تو وزاد احمد لکم فلیستمتع بتوتہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ استیحاط اق ہی یعنی ڈہیلی لیوی اوپہینکنا کنکریونکا طاق ہی یعنی سات کنکر یان پہینکی اور پہرنا درمیان صفا اور مروی کی طاق ہی یعنی سات بار اور گرد پھرنا خانہ کعبہ کی طاق ہے یعنی سات بار اور جسوقت کہ دہونی اگر کی لیوی ایک انہار اپس چاہیی کہ طاق لیوی یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سات سات کنکر یان پہینکنی جمرات پر واجب ہی اور سات بار سعی کرنی درمیان صفا اور مروی کی واجب ہی اور طواف بین سات بار پھرنا فرض ہی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک چار اشواط یعنی پھیرے فرض ہین اور باقی واجب ع ۱۲ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** قدامۃ بن عبد اللہ بن عمار قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمرۃ یوم النحر علی ناقۃ صہباء لیس ضرب ولا طرد ولیس قیل الیک الیک رواہ الشافعی والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی روایت ہی قدامۃ بن عبد اللہ بن عمار سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہینکتے ہی کنکر یان یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کی سوار اوٹنی صہبا پر نہ تہا اوس جگہہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایکطرف ہو ایکطرف ہو نقل کی اسکو شافعی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** صہبا اوس اوٹنی کو کہتی ہین کہ سفید ہی اور ساتھہ سرخی کی آگی معلوم تہا ۱۲ **وعن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جعل رمی الجمار والسعی بین الصفا والمروۃ لاقامۃ ذکر اللہ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین مقرر کیا گیا مارنا منار ونکا اور پہرنا درمیان صفا اور مروی کی مگر واسطی قایم کرنی یاد خدا کی نقل کیا یہہ ترمذی و دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ظاہر ہین یہہ فعل ایسی ہین کہ انکا عبادۃ ہونا نہین معلوم ہوتا ہی اسلیی فرمایا کہ یہہ مقرر ہوی واسطے قایم کرنی ذکر اللہ کی یعنی تکمیر سنت ہی ساتھہ ہر کنکری کی اور دعا ہین مذکورہ سنت ہین سعی مین ۱۲ **وعنہا** قالت قلنا یا رسول اللہ الا نبنی لک بناء یظلک بمنی قال لا منی مناخ من سبق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا کہا ہمنی یا رسول اللہ کیا نہ بناوین ہم آپکی لیی عمارت کہ سایہ کری تمکو منا مین فرمایا نہین منا جگہہ ہی بٹہانی اونٹ اوس شخص کے پہلی منجی لیگا یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** معنی یہہ ہین کہ خصوصیت اسمین ساتھہ سبقت کی ہی نہ ساتھہ سکان بنانیکی یعنی منا اسیی جگہہ ہی کہ اسمیں بے خصوصیت اوسمین نہین جو پہلی ۱۲ یعنی کسی جگہہ منی مین مسجد اوسکا وہی ہی ۱۲ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن**

نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَقِفُ عِنْدَ الثُّلْمَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ وَقُوْفًا کَثِیْرًا یُکَبِّرُ اللّٰہَ وَیُسَبِّحُہٗ وَیَحْمَدُہٗ وَیَدْعُو اللّٰہَ وَلَا یَقِفُ عِنْدَ جَمْرَۃِ الْعَقَبَۃِ مَرَّاہُ مَالِکٌ ۔ روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق ابن عمر تھی آہستہ نزدیک دو مناروں پہلی کی پہیرا اور ازاللہ اکبر کہتی اور سبحان اللہ کہتی اور الحمد للہ کہتی اور دعا مانگتی اللہ سی یعنی تا نیدو نہا کرا ور نہ پہیرا نی نزدیک جمرۃ العقبہ کی نقل کی پہیرہ مالک نے ف مراد دو مناروں پہلی سی جمرہ اولی اور وسطی ہی ابن عمر رضہ حسب وہ پہ رہی کہ چکی تو پہیرہ کرتی وہاں پہیرا اور دعا وزاری کرنی اور تسبیحات مذکورہ پڑہنین مسئلون مین اور کہا ہی علمانی کہ بقدر پڑہنی سورۂ بقرہ کی کہڑی رہنا چاہی اور بعضی اہل علمانی کہا ہی کہ اونکی پاؤن درم کرکہی ہین اور نہین ٹہیرتی تہی پہنے دعا کی یعنی نزدیک جمرہ عقبہ کی نہ وان تہرکی اور نماز ایام مین اوراس سی نہین لازم آتا ہی ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب یوم النحر مین آویگا کہا ابن عمر فی کہ اسیطرح دیکہا نبی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑع بڑع **باب الھدی** باب ہے بیچ بیان ہدی کی ف ہدی ساتہہ بڑہ کی اور سکوہ دال کی، م اون چارپایونکا ہی کہ حرم مین ذبح کہی جاتی ہین واہلی طلب ثواب کے خواہ بکری ذبیہ پہیڑ ہو خواہ گاہین بیل پہینس غیر اونٹ اور عدد غیرہ جو قربانی مین شرط ہی سو سی نہین ہے کفایت کرتی ہی بکری اور مانند اسکی ہر جگہ بدگر جبکہ طواف الزیارۃ کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد وقوف عرفہ کی پہلی سر منڈانیکی تو نہین کفایت کرتا اونہین مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گاہ مین اور ہدی دو قسم ہے واجب اور تطوع یعنی نفل پہر ہدی واجب کے چار قسمین ہین یکے قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور یکے نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ یکی یہ ہے کہ ہدیہ بہیجتا ہی اوسکو جناب حق مین اور زیادہ حاصل کرنا ہی اللہ تعالی ہی بسبب اسکی بڑع یہ مولانا ملتقی الابحر **الفصل الاول** فصل ہی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِہٖ فَاَشْعَرَھَا فِیْ صَفْحَۃِ سَنَامِھَا الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْھَا وَقَلَّدَھَا نَعْلَیْنِ ثُمَّ رَکِبَ رَاحِلَتَہٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِہٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَھَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کی پہر منگوائی اونٹنی اپنی پس خم کیا اونٹنی کو بیچ کنارے کی کوہان دہنی اوسکیطرف پونہچہہ ڈالا نعلون اوسکا اوپر اوڑہانی کی مین دو جوتونکا پہر سوار ہوئی اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا قصوا تہا پس جبکہ اونٹنی نی آنحضرت کو بیدا پر کہ نام ایک جگہہ کا ہی لبیک کہے ساتہہ حج کی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی جب حضرت حج کی لیی چلی اور ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی پہنچی تو ظہر کی نماز پڑہی پہر منگوائی اونٹنی اپنی کہ جسکو بطور ہدی کی لی چلی تہی پس نیزہ مارا اوسکی کوہان کی داہنی جانب مین اور خون پونچہکر دو جوتیان اوسکی گلی مین ڈالین اور علامت یہ کی تا کہ لوگ اس نشانی سی معلوم کرلین کہ ہدی ہی پس تعرض کرین قصاص اور اگر راہ بہول جاوے تو لوگ پہنچا دوین اور یہہ عادت تجاہلیت کی تہی کہ جسپر مہ علامت نہ دیکہتی تو اوسکو لوٹ لیتی اور جسکو دیکہتی اسطرح پر تو چہوڑ دیتی پہر شارع فی ہی اسکو واسطے اعراض کرنی کی اور جمہور ائمہ متفق ہین اسپر کہ اشعار یعنی پہہ زخمی کرنا سنت ہی لیکن غنم مین یعنی بکری ذبیہ پہیڑ مین ترک کری اشعار کو اسلیی کہ ضعیف ہین اونکو تقلید کافی ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہ اشعار مثلہ سے ہے اور مثلہ منہی عنہ ہی اور علمانی تاویل اسکی یہ کہے ہی کہ امام ابو حنیفہ فی اپنی زمانہ کی اشعار کو مکروہ کہا ہی کہ اوسوقت مین لوگ بہت زخمی کردیتی تہی کہ خوف ہوتا تہا سرایت زخم کا نہ یہہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتی تہی اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی ذی الحلیفہ مین پڑہی اور باب صلوۃ السفر مین گذرا اور مسلم کی حدیث گذری اوس سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی مدینہ مین پڑہی اور عصر ذی الحلیفہ مین پس تطبیق اسمین یون دیجاوے کہ ابن عباس نے حضرت کی ساتہہ نماز ظہر کی مدینہ مین نہ پڑہی ہوگی حضرت کو نفل پڑہتی دیکہکر ذی الحلیفہ مین گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑہی ہین اور لبیک کہی ساتہہ حج کی یعنی اور عمر کی اسلیی کہ صحیحین مین اس سے آیا ہی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لبیک کہتی تہی ساتہہ حج اور عمر کی پس راوی نی فقط حج ہی ذکر کیا اسلیی کہ وہ اصل ہی یا یہہ کہ سنا ہو عمر کا ذکر کرنا بڑع

مولانا ۔ **وعن** عائشۃ قالت اھدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ الی البیت غنما فقلدھا ۔ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک مرتبہ طرف خانہ کعبہ کے بکریان بھیجی ہار ڈالا اونکی گلی مین نعل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ متفق مین علماء اسپر کہ اشعار یعنی زخمی کرنا بکری مین نہین ہے اور تقلید یعنی ہار ڈالنا اونکی سنت ہی خلاف ہی امین امام مالک کا ۔ **ع** **وعن** جابر قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ بقرۃ یوم النحر رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ کی طرف سے ایک گائی دن نحر کی نعل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قال نحرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ بقرۃ فی حجتہ رواہ مسلم اور روایت جابر سی کہ کہا ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی بی بیونکی طرف سی ایک گائی اپنی حجۃ الوداع مین نعل کی یہ مسند ف کہا گیا ہی کہ یہ حدیث اوپر کے حدیث خود آپ سی کہ حضرت نی اونکی اذن سی قربانی کی ہوگی اسلیی کہ قربانی کرنی غیر کی طرف سی بغیر اذن اوسکی روا نہین ذکرہ الطیبی ۔ اور جمہور ائمہ کی نزدیک یہ ہی کہ گائی سات تک کی طرف سی قربانی کرنی جائز ہی اور امام مالک کی نزدیک ایک گائی یا ایک بکری وغیرہ تمام گھر والونکی طرف سی کفایت کرتی ہی پس یہ حدیث دلیل اونکی ہوسکتی ہی اگر سات سی زیادہ کی طرف سی ہو اور اونکی نزدیک محمول ہی اسپر کہ سات کی طرف سی ہوگی ۔ ع **وعن** عائشۃ قالت فتلت قلائد بدن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم قلدھا واشعرھا واھدھا فما حرم علیہ شیء کان احل لہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا مینی نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹونکی نبی ہاتھ سی ہار والی اونکی گلی مین اور زخمی کیا اونکو یعنی کوہان اونکی زخمی کی اور بھیجکر اونکو طرف خانہ کعبہ کی یعنی جب نو ہین سال حج فرض ہوا تو حضرت ابوبکر کو امیر حاجیونکا کرکر بھیجا اور اونکی ساتھ ہدی کی بھیجی پس احرام ہوی حضرت پر کوئی چیز کہ ہی حلال کیی گئی اونکی لیی نعل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت پر احکام احرام کی جاری ہوئی اور حضرت عائشہ نی یہ بات اسلیی کہی کہ اونہون نی سنا تہا کہ ابن عباس کہتی ہین کہ جو کوئی ہدی بکہ کو بھیجی حرام ہوتی ہین اوسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر یہانتک کہ بھیجی ہدی حرم مین اور ذبح کی جاوے پس حدیث بیان کرکر قول ابن عباس کا رد کیا ۔ ع **وعنہا** قالت فتلت قلائدھا من عہن کان عندی ثم بعث بہا مع ابی متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا مینی نی اونٹون کی صوف کی کہ تہا میرپاس پھر بھیجا اونکو ہدی کرکر ساتھ باپ میرکی یعنی حضرت ابوبکر کی نعل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق بدنۃ فقال ارکبہا فقال انہا بدنۃ قال ارکبہا ویلک فی الثانیۃ او الثالثۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ انکتا ہی اونٹ پس فرمایا سوار ہوا سپر پھر کہا اونی کہ تحقیق یہ ہدی ہی یعنی کہ نوکر سوار ہون اسپر وہ سمجہا کہ مطلق ہدی پر سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پھر کہا اونی کہ یہ ہدی ہی فرمایا سوار ہو ائی ہی تجکو یعنی مین کہتا ہون اور پھر عذر کرتا ہی یہ بات دوسری بار مین فرمائی بات سیکہ بار مین نعل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی الزبیر قال سمعت جابر بن عبد اللہ سئل عن رکوب الہدی فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ارکبہا بالمعروف اذا الجئت الیہا حتی تجد ظہرا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی الزبیر سی کہ کہا سنا مینی جابر بن عبد اللہ کو کہ پوچھی گئی سوار ہونی ہدی کی کسی پس کہا کہ سنا مینی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سوار ہو اوسپر اچہی طرح یعنی اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہونچی اوسکو جبوقت کہ مضطر ہوے تو طرف اوسکی بیابانک کہ پاوی تو اوسپر سواری نعل کی یہ مسلم نی **ف** اختلاف کیا ہی علماء کی کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہے یا نہین بعضی تو کہتی ہین کہ اگر نہ زنکری تو سوار ہو اور حنفیہ کہتی ہین کہ اگر ضرورت پڑی تو سوار ہوی اونپر نہین تو نہین پس جن روایتونمین کہ مطلق امر سوار ہونیکا آیا ہی محمول ہی ضرورت پر یہ شرح ۔ ع **وعن** ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ عشر بدنۃ مع رجل واکمر ہ فیہا فقال یا رسول اللہ

کیف اصنع بما ابدع علیہا قال انحرہا ثم اصبغ نعلیہا فی دمہا ثم اجعلہا علی صفحتہا ولا تاکل منہا انت ولا احد من اہل رفقتک رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا بھیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ ساتھ ایک شخص کے یعنی ناجیہ اسلمی کے کہ کو اوسکو امیر کیا اوسکو اوسمین یعنی نگہبانی کرتا ہو الیجا وی اور کہی مین پہنچکر نو بچکری پس کہا اوسنی یا رسول اللہ کیا کرو مین اوس اونٹ کو کہ چل سکی اور بہر سے یعنی بسبب تہک جانیکی یا دو بلاہی کی قریب المرگ ہو فرمایا ذبح کر اوسکو پھر رنگ دی دونون پاپوشین اوسکی خون اوسکی مین یعنی وہ پاپوشین کہ گلی مین ڈالین تہین بطریق ٹہکی پھر جہاب سے تو اون پاپوشنی اور پر کناری کو تان اوسکیکی اور نہ کہا اوسمین سے تو اور نہ کوئی رفیقون مین سے نقل کی یہہ مسلم نے

ف پہلا یہ دینی کو اسلمی فرمایا کرتا جا مین راہ چلنی والی کہ ہدی ہی پس کہا اوسمین سے فقیر نہ اغنیا کہ کہانا اوسکا اغنیا پر حرام ہی اور نہ کہا تو اوسمین سے بیچ ہدا ہی کہ فقیر ہو یا غنی ہو اونکو مطلق منع اسلمی کیا کہ کہین بہانہ اندگی کا کر کر اپنی کہانیکی لیی ذبح نہ کرڈالین اور اگر کوئی کہی کہ جب کہا دیگا اوسکو کوئی قافلہ مین سے تو یونہی ضائع ہوگا جواب ہے کہ جنگل کی رہنی والی کئی بیچی منتفع ہونگی اور کہیں قافلہ والی کہ بعد کئی آتی ہین وہ فائدہ اوٹہاتی ہین اوس سے دیع راستی مین جو ہدی ہلاک ہونیی لگی اور اوسکو ذبح بکری اوسکا تو یہہ حکم ہی جو نہ کور ہوا کہ اوسکا کہانا اغنیا کو اور قافلہ والونکو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہی جسکا بیان مبسوط الاخبار اور درمختار مین مذکور ہی کہ ہدی واجب سے جو ہلاک ہونی لگی یا عیب دار نقاش ہو تو اور ہدی تطوع ہم مقام اوسکی کر ی اور اوسکو چاہی ہو کر ی اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونی لگی تو ذبح کر ی اوسکو اور جو قی اوسکی خون مین رنگ کر اوسکی گردن پر چہاپہ دی اور نہ کہا وی اوس سے وہ اور نہ غنی انہی اور جو ہدی جاکر ذبح ہو اوسکا حکم اسی فصل کی اخیر حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی کہ ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی مین سی کہانا مستحب ہے اور سوائے انکے نہین درست اور شارحین کو حدیث کی شہر مین چوک ہوئی ہی کہ لکہا ہی کہ یہہ حکم اوس ہدی کا ہی کہ واجب کیا ہو اوسکو اپنی پر یعنی ہدی نذر او جبکہ ہو نفل تو کہانا اوسکا درست ہی انہی پس اونہون نے راستی کی ہدی کو وانکی ہدی پر قیاس کر کر یہہ لکہا ہی اور یہہ ہی خلاف منقون کی والله علم بالصواب

وعن جابر قال نحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الحديبية البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة رواه مسلم

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نحر کیا یعنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسا تہہ سال حدیبیہ کی اونٹ سات کی طرف سی اور گائین سات کی طرف سی نقل کی یہہ مسلم نے

ف اسمین دلیل ہی وسطی امام عظم اور اکثر اہل علم کی جانبی ہی شریک ہونا سات کا اونٹ مین اور گائین مین جبکہ سبکو قربت ہو یعنی ثواب منظور ہو خواہ قربت ایک طرحکی ہو جیسیکہ ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسرہ کو ہدی یا قربت مختلفہ ہو جیسیکہ بعضی ہدی کا ارادہ کرین اور بعضی قربانی کا اور امام شافعی کی نزدیک اگر بعضی ارادہ کرین قربت کا اور بعضی گوشت کا تو بہی جائز ہی اور امام مالک کی نزدیک نہین جائز ہی شریک ہونا واجب مین مطلق اور بکری مین شریک ہونا نہین جائز ہی بالاجماع یعنی ہی

وعن ابن عمر انه اتى على رجل قد اناخ بدنته ينحرها قال ابعثها قياما مقيدة سنة محمد صلى الله عليه وسلم متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر کی یہہ کہ وہ آئی ایک شخص کے پاس کہ بٹہا یا تہا اونٹ اپنا اور حالیکہ نحر کرتا تہا اوسکو کہا ابن عمر نی کہڑا کر تو اوسکو اور پانون باندہ یعنی بایان لازم پکڑ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف نحر کہی مین نیزہ مارنیکو اونٹ کی سینہ مین اور ذبح کہتی مین چھری گائین وغیرہ کی گلا کاٹنی کو پس نحر اونٹ مین سنت ہی اور ذبح گائین بکری وغیرہ مین اور طریق نحر کا یہہ ہے کہ اونٹ کو کہڑا کر بائیان زانو تری سی باندہی اور اوسکی سینہ پر نیزہ ماری تا خون جاری ہو اور وہ گر پڑی اور ابن ہمام نے لکہا ہی حاصل اوسکا یہہ ہے کہ کہڑا کر کر نحر کرنا افضل ہی اور اگر کہڑا نہ کر سکی تو بٹہا کر کرنا افضل ہی ٹانگ کر ذبح کرنا بکری وغیرہ کو بائین پہلو اوسکا کر بانون کہلی ذبح کر ی

وعن علي قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقوم على بدنه وان اتصدق بلحومها وجلودها وجلالها وان لا اعطي الجزار منها قال نحن نعطيه من عندنا متفق عليه اور روایت ہی حضرت علی سی

کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ خبر گیری کرہ میں اونکی اونٹونکی اور یہہ کہ تصدق کروں میں اونکی گوشت اور پوست اور جھولین اور یہہ کہ نہ دوں میں قصاب کو اون میں سے یعنے مزدوری اون کی اون میں سے نہ دوں فرمایا حضرت نے ہم اوسکو دینگی یعنی مزدوری اوسکی اپنی پاس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد اونٹونسی وہ اونٹ ہیں کہ حضرت بطریق ہدی کی لی گئی تہی میں پنج حجۃ الوداع کی اور وہ سب سو تہے جیسیکہ اوپر گذرا اور جھول اور مہار اور کہال وغیرہ ہدی کی لہدیدی قصاب کو اوسکی مزدوری میں نہ دی اور احساناً دیدی تو جائز ہی بالاجماع اور کہال کو بیچ کر قیمت اوسکی اگر لہدیدی تو یہی جائز ہی اور ہدی کا دودہ نہ دوہی بلکہ اوسکی چہاتی پر بہندہ اپانی چھڑکدی تا دودہ منقطع ہوجاوے اور اگر دوہی تو لہدیدی بوجہ **متفق** **وعن** جابر قال کنا لا ناکل من لحوم بدننا فوق ثلث فرخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کلوا وتزودوا فاکلنا وتزودنا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ہی ہم نہ کہاتی گوشت قربانی اپنی کا زیادہ تین دن سے پہر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہاؤ اور توشہ کرو یعنی بعد تین دن کی یہی پس کہایا ہمنے اور توشہ کیا ہمنے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابتدا اسلام میں لوگونکو احتیاج گوشت کی بہت تہی حضرت نے حکم فرمایا تہا کہ گوشت قربانی کا بعد تین دن کی جمع نکرکہا کرو کہاؤ کی لی لہدیدیا کرو بعد زمان کہ احتیاج نرہی اور قربانی کرنی سکو میسر ہوئی اجازت فرمادی کہ اگر بعد تین دن کی یہی جمع کرو مضایقہ نہیں اور کہا شمنی نے کہ مستحب ہے کہانا ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی میں سے اور نہیں جائز ہی سوای انکی اور ہدایا میں سی کہانا اہلیی کہ وہ کفارات ہیں ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہدی عام الحدیبیۃ فاہدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جملا کان لابی جہل فی راسہ برۃ من فضۃ وفی روایۃ من ذہب یغیظ بذلک المشرکین رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیکہی سال حدیبیہ کی میں بیچ ہدایا اپنی کی اونٹ کہ تہا ابوجہل کا اوسکی ناک میں ایک نتہنی تہی چاندی کی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ سونی کی تہی غصہ میں ڈالی تہی بسبب اوسکی مسلمانونکو نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہلی سال ہجری میں عمرہ کو تشریف لیچلی تہی کہ مشرکون نے حدیبیہ میں روکا اور کہی میں نہ آنے دیا چنانچہ یہہ قصہ مشہور ہی پس سنہ میں جو حضرت اونٹ اپنی ہدی کی لیگئی وہ بیچ کر نیکی لی اونمیں ایک اونٹ ابوجہل کا بہی تہا کہ بدر کی لڑائی میں غنیمت میں آیا تہا اور اوسکو حضرت اسلیی لیگئی تا کہ اوسکیلیے غمگین ہوں اور جلیں کہ مسلمانونکی ناہتہ بڑا اور ذبح کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ غمگین کرنا اور غصہ میں ڈالنا کافرونکو مستحب ہے ع **وعن** ناجیۃ الخزاعی قال قلت یا رسول اللہ کیف اصنع بما عطب من البدن قال انحرہا ثم اغمس نعلہا فی دمہا ثم خل بین الناس وبینہا فیاکلوہا رواہ مالک والترمذی وابن ماجۃ وروی ابوداود والدارمی **عن** ناجیۃ الاسلمی اور روایت ہی ناجیہ خزاعی سی کہ کہا کہا میں یا رسول اللہ کسطرح کرونمیں ساتہہ اوس جانور کی قریب مرنیکی پہنچی جانورون ہدی کی میں سی فرمایا کہ ذبح کر ڈال اوسکو پہر رنگ یا پوتس اوسکی اوسکی خون میں یعنی جو کہ اوسکی ٹرین ہے اوسکو خون میں رنگ کر اوسکی گردن پر چہاپا لگا پہر چہوڑدی درمیان لوگونکو اور درمیان ہدی کی یعنی منع کر مت کہا اوسکی کہانیسی پس کہاوین وہ اوسسے نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سی **ف** کہا وین وہ اوس سے یعنی فقرا سوای ہمراہیونکی جیسا کہ پہلی فصل میں بیان اسکا مفصل ہوچکا ہی اور ناجیہ اسلمی سی ظاہر یہہ ہے کہ اختلاف نسبت میں ہے اور ذات ایک ہی اسلمی کہ ناجیہ صحابیہ میں ایک ہے پس بعضون نے اسلمی کہا اور بعضون نے خزاعی اور یہہ دونون نام اوسکے قبیلہ کی ہیں ع **وعن** عبد اللہ بن قرط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم الایام عند اللہ یوم النحر ثم یوم القر قال ونہر یومہ الیوم الثانی قال وقرب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنات خمس او ست فطفقن یزدلفن الیہ بایتہن

یبدء قال فلما وجبت جنوبہا قال فتکلم بکلمۃ خفیۃ لم افہمہا فقلت ما قال قال من شاء اقتطع رواہ ابوداؤد

اور روایت ہی عبداللہ بن قرط سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ بہت بڑا دن دنو عین نزدیک اللہ کی دن نحر کا ہی پہر دن قرکا کہا تو نی کہ راوی حدیث کا ہی اور وہ دن دوسرا ہی یعنی گیارون ہی تاریخ کہا راوی نی اور نزدیک کیی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ پانچ یا پہد پس شروع کیا انحون نی کہ نزدیک ہوتی تہی طرف حضرت کی تا کہ سکو دنعین سی پہلی ذبح کرین کہا راوی نی پس جب گرین کروٹین جانورونکی زمین پر کہا راوی نی پس لوبی حضرت بولنا آہستہ کہ نہ سمجہا مین اوسکو پہر کہا نبی یعنی اوس شخص کو کہ پاس تہا میری کہ کیا فرمایا حضرت نی کہا اوسنی کہ فرمایا جو شخص کی چاہی کاٹ کر لیجاوی یعنی اس دن سی مین سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وذکر** حدیث ابن عباس **وجابر فی باب الاضحیۃ** اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابن عباس اور جابر کی باب الاضحیہ مین **ف** بہت بڑا دن نحر کا ہی سلیی کہ عشرہ فضل ہی اپنی سوا اسی انہی ایام عشرہ رمضان کا ہی یا عشرہ ذی الحجہ کا ہی پہر بعضی حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ افضل ایام عشرہ ذی الحجہ کا ہی اور بعضی سی معلوم ہوتا ہی کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہی انمین تطبیق یون دیجاوی کہ حدیثون عشرہ ذی الحجہ کو مقید کرین ساتہہ شہر حرم کی یعنی اشہر حرم مین عشرہ ذی الحجہ کا افضل ہی پس حاصل یہہ کہ عشرہ ذی الحجہ کا حرام مہینون مین افضل ہی اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہی اور نہین بعید سی یہہ کہ کہا جاوی کہ افضلیت مختلف ہی باعتبار حیثیت کی یعنی رمضان مین روزی رکہی جاتی ہین اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور عشرہ اخیر مین اعتکاف ہوتا ہی اس جہت سی تو عشرہ اخیر رمضان کا افضل ہی اور عشرہ ذی الحجہ مین افعال حج کی اور قربانی ہوتی ہی اس جہت سی وہ افضل ہی اور پہر دن قرکا عید کی دوسری دن کا یہہ نام ہی اس کہ لوگ قرار و آرام پکڑتی ہین اوسدن منا مین بعد رمی جمار اوٹہا نیکی ادای مناسک مین اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ عرفہ افضل ایام ہی پس یہان ہی وہی مراد ہی کہ جملہ افضل ایام سی دن قرکا ہی اور تا کہ سکو دنعین پہلی ذبح کرین یعنی وہلی حاصل کرنی برکت دست مبارک حضرت کی ہر ایک نظر سکا تہا کہ معنی پہلی ذبح کرین اور یہہ معجزہ تہا حضرت کا ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن سلمۃ بن الاکوع قال قال النبی** صلی اللہ علیہ وسلم **من ضحی منکم فلا یصبحن بعد ثالثۃ وفی بیتہ منہ شیء فلما کان العام المقبل قالوا یا رسول اللہ نفعل کما فعلنا العام الماضی قال کلوا واطعموا وادخروا فان ذلک العام کان بالناس جہد فاردت ان تعینوا فیہم متفق علیہ** روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کی قربانی کری تم مین سی پس صبح کری پیچہی تیسرے دن کی اسحالمین کہ اوسکے گہر مین ہو کچہہ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نی ای رسول خدا کی کرین ہم جیسا کیا تہا ہمنی سال گذری ہوئی مین یعنی نہ کہین گوشت قربانی بعد تین دن کی فرمایا کہاؤ اور ذخیرہ کرو سلیی کہ تحقیق اوس سال مین لوگونپر تہی محنت و مشقت و محتاجگی پس چاہا مینی یعنی ساتہہ منع کرنیکی جمع کرنسی یہہ کہ مدد کرو تم اونکی یعنی احاجت نرہی تہی یہمنا بتہر اگر کہو کی اجازت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اوسال قحط شدید ہوا تہا مدینہ مین کہ تمام مدینہ بہر گیا تہا باہر کی رہنی والونسی اوس سال حضرت نی فرمایا تہا کہ جتنا گوشت لوگون پاس ہو تقسیم کردین جمع نہ کرکہین سال آیندہ مین جب حاجت نرہی تو اجازت دیدی کہنی کی ع **وعن نبیشۃ قال قال رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **انا کنا نہیناکم عن لحومہا ان تاکلوہا فوق ثلث لکی تسعکم جاء اللہ بالسعۃ فکلوا واتجروا واخروا الا وان ہذہ الایام ایام اکل وشرب وذکر اللہ رواہ ابوداؤد** اور روایت ہی نبیشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نہی ہم منع کرتی تمکو گوشت قربانی کا بدی کیسی یہہ کہ کہاؤ تم اوسکو زیادہ تین دن سی تا کہ وسعت ہو تمکو یعنی تہا کہ فقرا کو ہو پہنچے لایا اللہ تعالی وسعت پس کہاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی ساتہہ تصدق کرنیکی خبردار ہو اور تحقیق یہہ دن یعنی منا کی کہ چار

دن ہین کہانی اور پینی کی یعنی پس روزہ حرام ہی انہین اور یاد کرنی خدا کی نقل کی ہیہ ابو داؤدنی ف یعنی یہہ دن بہت یاد کرنی خدا کی ہین موجب قبول
اللہ تعالی کی فائدہ فضیلت مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا ع ؛ **باب الحلق** باب ہے بیچ بیان سر منڈانیکی ف
رسانے باب مین سر منڈانیکا ذکر ہی اور بال کترونی کا پہلی اور مولف نی اکتفا کیا ہی ساتھہ بیان کرنی فضل کے کہ احرام سی نکلی تو سر منڈانا افضل ہی بال
کترونی سی اور تفضیل اسکی گی ذکر ہوگی انشاء اللہ تعالی اور ثابت نہین ہوا ہے منڈانا سر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سوا حج اور عمرہ کی ع ؛
الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلق راسہ فی حجۃ الوداع و
انا من اصحابہ و قصر بعضہم متفق علیہ ترجمہ ابن عمر سی ہیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منڈایا سر اپنا حجۃ الوداع مین اور بعضی
لوگون نی بہی منڈایا صحابہ مونہین سی اور کترونی بال بعضی صحابیون نی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف بعضون نی واسطی مشابعت حضرت کی
اور حاصل کرنی فضیلت کے سر منڈایا اور بعضون نی عمل جواز پر کیا کہ بال کترونی اور صحیحین و غیرہما مین آیا ہی کہ حضرت نی عمرۃ القضا مین بال کترونی
پس دونون چیزون حضرت سی ثابت ہوئین لیکن افضل سر منڈانا ہی ہی ع ؛ **وعن** ابن عباس قال قال لی معاویۃ انی قصرت
عن راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند المروۃ بمشقص متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ہا واسطی میری معاویہ نی
کہ تحقیق مینی کتری بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک مروہ کی ساتھہ پیکان تیر کی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف اور بعضون نی کہا کہ مشقص
بڑی قینچی کو کہتی ہین اور یہہ معنی مناسب تر اور ظاہر تر ہین اور ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بال نہین کترونی اپنی حج مین بلکہ منڈایا
تہا پس یہہ بال کترونی جو معاویہ نی روایت کیی عمرہ مین تہی چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر یہہ کہنا کہ نزدیک مروہ کی سہی کہ اگر حج مین ہوتا تو کہتی مینا بن
ع **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی حجۃ الوداع اللہم ارحم المحلقین قالوا و للمقصرین یا رسول اللہ قال اللہم ارحم المحلقین قالوا و للمقصرین یا رسول اللہ قال و المقصرین متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی
یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حجۃ الوداع مین یا الہی رحم کر سر منڈانیوالون پر عرض کیا صحابہ نی اور کترونی والی بالونکی لیی ہی دعا رحمت کی کیجیی یا رسول اللہ کہا حضرت نی
اور کترونی والونپر ہی رحم کر نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف اس سی فضیلت سر منڈانیکی معلوم ہوئی کہ حضرت نی کئی بار سر منڈانیوالیکی لیی دعا
کی اور کترانیوالونکی لیی کئی بار کی بعد ع **وعن** یحیی بن الحصین عن جدتہ انہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی حجۃ الوداع دعا للمحلقین ثلاثا و للمقصرین مرۃ واحدۃ رواہ مسلم اور روایت ہی یحیی بن حصین سی کہ نقل کی ہی دادی اسکی کہ سنا ہی
سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حجۃ الوداع مین کہ دعا کی واسطی منڈانیوالونکی تین بار اور واسطی کترونیوالونکی ایک بار یعنی آخر کو نقل کی ہیہ مسلم نی ف
صحیحین کی روایت کہ اسکی اوپر مذکور ہوئی اوس سی معلوم ہوا کہ حضرت نی دو بار سر منڈانیوالونکی تین بار اور واسطی کترونیوالونکی ایک بار یعنی آخر کو نقل کی ہیہ مسلم نی ف
صحیحین کی ایک اور روایت مین آیا ہی کہ چوتہی بار مین حضرت نی دعا کی کترونی والونکی لیی اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانی والونکی لیی دعا کی اور
ایکبار کترونی والونکی لیی خواہ تیسری ہی بار مین انکو شریک کر لیا خواہ چوتہی بار مین علیحدہ انکی لیی دعا کی وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ یہہ دعا کی مجلسون
کی ہر مجلس مین دو بار سر منڈانی والونکی لیی اور تیسری بار کترونی والونکی لیی و کسی مجلس مین تین بار سر منڈانی والونکی لیی اور چوتہی بار کترونی
والونکی لیی یا یہہ کہ جس راوی نی جو سنا اور تحقیق ہوا اوسکی نزدیک روایت کیا ع ؛ مولانا **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اتی منا فاتی الجمرۃ فرماها ثم اتی منزلہ بمنی و نحر نسکہ ثم دعا بالحلاق و ناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ

ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیَّ فَاَعْطَاهُ اِیَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَیْسَرَ فَقَالَ اَحْلِقْ فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَیْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی منا مین یہہ آئی جمرۃ العقبہ کی پاس پس مدین کنکریان اوسکو پھر آئی اپنی مکانین کر منا مین تہا اور ذبح کیا بدی اپنی پھر بلایا سر مونڈنیوالیکو کہ نام اوسکا معمر بن عبد اللہ تہا اور آگی کی سر مونڈنیوالیکی داہنی طرف اپنی سر کی پس مونڈا سر حضرت کا پھر بلایا حضرت ابو طلحۃ الانصاری کو اور دیدی بال مونڈی ہوئی اونکو پھر آگی کی بائین طرف سر کی اور فرمایا مونڈ پس مونڈا سر پس دیدی بال مونڈی ہوی ابو طلحہ کو اور فرمایا تقسیم کر بالونکو درمیان لوگونکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ داہنی طرفسی ابتدا کرنی سر مونڈانی مین سنت ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ داہنی طرف سر مونڈانیوالیکی مستحب ہی اور خصوص نی کہا کہ داہنی طرف مونڈنیوالیکی مستحب ہی ع ح **وعن عائشة** قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَیَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِاَطْیَبِ مَا یَجِدُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین خوشبو لگاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی احرام باندہنی کی یعنی احرام حج کا باندہنی یا عمرہ کیلیا دونون کا دن نحر کی پہلی طواف کرنی خانہ کعبہ کی یعنی بعد سر مونڈانی اور کپڑی پہننی کی ساتہہ خوشبوئی کی کہ اوسمین ہوتا مشک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکہا ہی حلال اور کراہ لی بیچ خوشبوئی احرام کی مشک گلاب سی اور دون نحر کی احرام سی کل نی مین اور سب چیزین حلال ہوجاتی ہین سوائی عورت کی اور بعد طواف کی عورت بہی حلال ہوجاتی ہی یعنی جماع کرنا اوسسی ع ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّی الظُّهْرَ بِمِنًی رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مکی مین دن نحر کی یعنی بعد رمی اور ذبح کرنیکی اور طواف فرض کیا وقت چاشت کی پہر پہر یعنی آئے روز اور نماز پڑہی ظہر کی منا مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اجتمع الوداع مین جابر سی حدیث گذری اوسسی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی مکی مین پڑہے اور اسسی معلوم ہوا کہ منا مین پڑہنی سنت ہی تطبیق حدیث جابر کی حدیث کی فائدہ مین ذکر کی گئی ہی جو چاہی دیکہلے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن علی وعائشة** قَالَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی حضرت علی و حضرت عائشہ سی کہ کہا دونون نی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مونڈا وی عورت سر اپنا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جب احرام سی نکلی تو سر مونڈا وی یا مطلق مراد ہی یعنی کہ سر مونڈانا عورتونکو حرام ہی مانند داڑہی مونڈنیکی مرد کو مگر بصورت جانیکی عورت کو سر مونڈانا ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَی النِّسَاءِ التَّقْصِیْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی عورتون پر سر مونڈانا سوا اسکی نہین کہ عورتون پر ہی کترانا نقل کی یہہ ابوداؤد و ترمذی اور دارمی نی **ف** یعنی عورتین احرام سی نکلیکر اونپر سر مونڈانا واجب نہین بلکہ احرام ہی اور واجب ہی اونپر کترانا بالونکا بخلاف مرد ونکی کہ واجب ہی اونپر ایک تہائی سر مونڈانا افضل ہی یہہ ہماری نزدیک کترانی مین تو واجب ہی کہ بقدر ایک انگشت کی سری چوتہائی سر کی بالونکی کترا وی و تمام سر کی کترانی مستحب ہین اور مونڈانی مین جو ابتدا کی سر کا مونڈانا واجب ہی اور ساری سر کا افضل مذہب یہہ ہی اور اختیار کیا ہی ابن ہمام نی جو کہ اختیار کیا ہی امام مالک نی کہ واجب ہی مونڈانا اور کترانا سر کا اور دعوی کیا ہی کہ صواب ہی یہی ع و مختار ذهذا المذهب حال عن الفصل الثالث اور یہہ باب نبی ہی فصل تیسری سی **باب** باب ہی بیچ بیان متعلقات حج کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عبد الله بن عمرو بن العاص** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ یَسْاَلُوْنَهٗ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

علیہ وسلم عن شیء قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم اتاہ رجل فقال حلقت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج واتاہ اخر فقال افضت الی البیت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیرے حجۃ الوداع میں بیچ منا کے واسطے لوگوں کے کہ پوچھتے تھے مسائل حضرت سے پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تھا میں پس منڈوایا میں نے سر اپنا پہلی ذبح کرنیکی پس فرمایا کہ ذبح کر لی اب درنہیں گناہ پھر آیا ایک اور شخص اور کہا کہ نہیں جانتا تھا میں پس کنکری ماری میں نے پہلی کنکریوں مارنیکی منار و پھر فرمایا اب پھینک کنکریاں اور نہیں گناہ پس پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے کہ مقدم ہوئی یا مؤخر ہوئی مگر کہ فرمایا کہ اور نہیں گناہ متفق کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا کہ سر منڈایا میں نے پہلی پھینکنی کنکریوں کے فرمایا پھینک نہیں گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا میں نے خانہ کعبہ کا پہلی پھینکنی کنکریوں کی فرمایا اب کنکریاں پھینک لے اور نہیں گناہ

ف دن نحر کی چار چیزیں ہیں ترتیب سے کرنی چاہئیں کہ پہلی منا میں پہنچکر جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک منا یکا ہی سات کنکریاں ماری پھر جانور کہ میان اوسکا اوپر ہو چکا ذبح کری پھر سر منڈاوی پھر مکہ میں جاکر طواف کری خانہ کعبہ کا اس ترتیب سے کہ ان چیزوں میں سنت سے اکثر لوگوں کی نزدیک بموجب حدیث کی اور امام شافعی اور امام احمد بھی انہیں میں ہیں پس نہیں تمام دم یعنی جانور ذبح کرنا انکی نزدیک اگر کوئی چیز اگلی بھی ہو جاوے اور کہا ایک جماعت نے کہ یہ ترتیب واجب ہے اور امام اعظم اور امام مالک انہیں میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ مراد نہو فی حرج سی نہو ناگناہ کا ہی بسبب جہل و نسیان کی لیکن دم واجب ہے یعنی انمیں سے کوئی چیز اگلی بھی ہو جاوے تو ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کری اور طیبی نے کہا کہ روایت کی ابن عباس نے مثل حدیث کی اور واجب کیا دم پس اگر وہ یہ معنی نہ بھی لیتے کیوں دم واجب کرتی و اللہ اعلم ح **وعن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسئل یوم النحر بمنی فیقول لا حرج فسالہ رجل فقال رمیت بعد ما امسیت فقال لا حرج رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی جاتی دن نحر کی منا میں فرماتی نہیں گناہ پس پوچھا آپسے ایک شخص نے کہ کنکریاں پھینکیں میں نے پیچھی شام ہونیکی پس فرمایا نہیں گناہ متفق کی یہ بخاری نے **ف** نزدیک اور امام مالک کے اگر دن نحر کی تاخیر کری کنکریاں پھینکنی میں غروب تک تو لازم ہوتا ہی دم اور مراد پیچھی شام ہونیکی اوسکی نزدیک بعد عصر کے اور صحیح مذہب ہمارے کی اسمیں تفصیل ہی کہ کنکریاں پھینکنی کی لیئے بعد طلوع فجر کا دن نحر کی وقت جواز کا ہی ساتھ سارہ کی یعنی جائز ہی لیکن برا اور بعد طلوع آفتاب کا زوال تک وقت مسنون ہے اور بعد زوال کا غروب تک وقت جواز کا ہی بغیر سارہ کی اور رات وقت جواز ہی ساتھ سارہ کی اور سارہ اس صورت میں ہے کہ بلا عذر رات تک تاخیر کری پس اگر چروائی اور مانند اوسکی لائکو کنکریاں پھینکیں تو اوسکی حق میں سارہ نہیں چنانچہ حدیث میں جو فرمایا کہ نہیں گناہ تو وہ شخص چرواہا یا مانند اوسکی ہوگا اوسکو فرمایا گیا ہے نہیں گناہ یعنی کہ معذور تھا اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر تاخیر کری رمی کو صبح تک بلا عذر تو دم کری اور اوسپر دم لازم آتا ہی ابو حنیفہ کی نزدیک بخلاف صاحبین کی پھر وقت مسنون بیچ دو دونو کی کہ بعد دن نحر کی ہیں بعد زوال ہی غروب تک ہے اور بعد غروب سے طلوع ہونی فجر تک وقت مکروہ ہی اور جب طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کی نزدیک باقی ہی اور وقت قضا کا باقی ہے آفتاب اور جب غروب ہوا آفتاب تو نہیں انکا یعنی تیرون کا فوت ہوتا ہی وقت ادا اور قضا کا کسی کی نزدیک ف ح ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** علی قال اتاہ رجل فقال یا رسول اللہ انی افضت قبل ان احلق قال احلق او قصر ولا حرج وجاء اخر فقال ذبحت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج رواہ الترمذی روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں طواف افاضہ یعنی طواف فرض کیا پہلی سر منڈانیکی فرمایا کہ اب سر منڈا لے یا کتروا لی اور نہیں گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا ذبح کیا میں پہلی پھینکنے کنکریوں کی فرمایا پھینک کنکریاں اور نہیں گناہ متفق کے یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اسامۃ بن شریک

قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهُ فَمَنْ قَائِلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوْفَ أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرَجَ وَهَلَكَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ ۔ روایت ہی اسامہ بن شریک سے کہ کہا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حج کو نکلا پس ہی لوگ آتے حضرت کی پاس بعضا کہتے کہ الا کہتا یا رسول اللہ پھر امین صنعاء و یمین ہی طواف کرنیکی یا پیچھی کی مینی ایک چیز یا پہلی کی مینی ایک چیز یعنی بیچ افعال ایام منا کی پس ہی حضرت فرماتی نہیں کچھ گناہ لیکن گناہ اوس شخص پر کہ آبروریزی کری مسلمان کی حالانکہ وہ شخص ہے ظالم پس یہ شخص ہی گنہگار اور ہلاک ہوا فعل کی یہ ابوداؤد نے ف پھر امین صنعاء و یمین یعنی حج کی پیچھی احرام کی اور طواف قدوم کی اگر افاقی تہا یا پیچھی طواف نفل کی اگر مکی تہا پہلے طواف کیے پیچھے طواف افاضہ کی اور اس حدیث کا مطلب ہی کہ بیچ تقدیم تاخیر افعال منا کی بسبب دشواری کے گناہ نہیں ہے گناہ اوسپر ہی کہ از راہ ظلم کی مال کسیکے آبروریزی کری یعنی اہانت یا غیبت وغیرہ کری اوس سی وہ نکل گیا کہ دین کی لیی کسیکی آبروریزی کری وہ گنہگار نہیں ہوا ع باب

خطبة يوم النحر ورمي ايام التشريق والتوديع

باب ہے بیچ بیان خطبہ کی دن نحر کی اور پھینکنی کنکریوں کی تشریق کی دنوں میں کہ دو ہیں دن بعد روز نحر کی اور بیچ بیان طواف رخصت کی

الفصل الاول فصل پہلی عن أبي بكرة

قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ وَقَالَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ فَقَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کی فرمایا تحقیق زمانہ یعنی برس پھر گیا ہی مانند وضع اپنی کی کہ تہا بیچ دن پیدا کرنی اللہ تعالی کی آسمان و زمین کو یعنی برس بارہ مہینی کا ہوگیا اوسمیں سی چار مہینی باحرمت ہیں تین تو پی دپی ذیقعدہ و ذوالحجہ و محرم جسے مضر کہا وہ رجب درمیان جمادی اور شعبان کی ہی اور فرمایا حضرت نی کونسا مہینہ ہی یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ نام کہیگے اوسکا ساتھ غیر نام اوسکے کیا نہیں ہی ذیحجہ کہا ہمنی ذیحجہ مقرر ہی فرمایا کونسی بستی ہی یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ نام کہیں گی اوسکا ساتھ غیر نام اوسکے کیا نہیں ہی بلدہ کہ نام مکہ کا ہی عرض کیا ہمنی مقرر ہی بلدہ فرمایا کونسا دن ہے یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ دو نام کہیں گی اوسکا ساتھ غیر نام اوسکے کیا نہیں ہے دن نحر کی عرض کیا ہمنی کہ ہاں مقرر ہی فرمایا پس تحقیق خون تمہاری اور مال تمہاری اور آبرو میں تمہارے تم پر حرام ہیں مانند حرام ہونی اس دن تمہارا کی بیچ اس بستی تمہارا کی بیچ اس مہینی تمہارا کے اور البتہ ملوگی پروردگار اپنی سی پس پوچھی گا تمسی عملوں تمہاری خبردار ہو پیچھے میرا نہ پھر جانا جیسے گمراہ ہوکر کہ ماری بعض تمہارا گردن بعض کی خبردار ہوا پہنچا دو حاضر یعنی احکام الہی کو عرض کیا ہمنی کہ ہاں پہنچا دیا کہا حضرت نی بااہی تو گواہ رہ یعنی انکی اقرار پر تا روز قیامت کے منکر نہ ہوں پس چاہیی کہ پہنچا دی

حاضر غائب کو پس بعضی پہنچا دی گئی زیادہ یاد رکھتی ہیں بنی والی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** خطبہ فرمایا آنحضرت نے نزدیک شیطانہ کی خطبہ جمرہ اول یا م نحر کی اور ہماری نزدیک دوسری دن نحر کی چنانچہ حدیثوں صحیحہ میں قید دوسری دن کی آئی ہی وہ مؤید ہیں ہماری مذہب کے پس یہ خطبہ کو نصیحت کا ہوگا اور خطبہ معروفہ دوسری دن نحر کی واللہ علم اور پیدا کیا آسمان و زمین یعنی بارہ مہینے کا برس ہوگیا جیسا کہ ابتدا پیدائش میں تھا جیسکہ قرآن مجید میں فرمایا ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموت والارض آخر آیۃ تک معنی کلام کی یہ ہیں کہ عرب نے ایام جاہلیت میں تغیر کردیا تھا اسکو ایک برس بارہ مہینے کا مقرر کیا تھا اور ایک برس تیرہ مہینے کا پس نسیٔ خیر کرتی ہی حج کو ہر دو برس میں ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کی کہ بعد سال ہوتا پس معتدل ہوتی مہینے سکی و حلال ٹھہراتی مہینوں حرام کو اور حرام ٹھہراتی غیر اسکیعنی پہلی مہینوں حرام میں لڑتی نہیں اور ہمت تعظیم کرتی تھی اسکی و اس حساب سے حرام مہینوں کو حلال کر ڈالا تھا یعنی اگرچہ واقع میں مثلاً محرم ہوتا اور سکو وہ اپنی حساب سے محرم نہ جانتی اور لڑتی اور ان مہینوں کی غیر کو حرام ٹھہراتی اپنی حساب سے جیسیکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انما النسیٔ زیادۃ فی الکفر الآیۃ پس باطل کیا اللہ تعالیٰ نے اسکو اور مقرر کیا اسکو اصل بیان پر پس جس برس حجۃ الوداع کیا حضرت نے اوس برس تین بحجہ اپنی جگہ پر تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الزمان قد استدار کہیئتہ یعنی حکم کیا اللہ تعالیٰ نے یہہ کہ ہو وہ بحجہ اسوقت میں پس یاد رکھو اسکو اور کیا کرو حج اسوقت میں اور نہ مبدل کیا کرو ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کی آور کہا بعضاوی نے کہ ہی عرب جب آتا مہینا حرام اور اونکو دشمن لڑنا منظور ہوتا حلال ٹھہرا لیتی اوٹھیلتی جگہ دوسکی اور مہینا بہانا تک ترک کردی ہی خصوصیت مہینوں کی واعتبار کیا تھا زیادہ نہی پس گویا کہ ہی عرب مختلف تاخیر میں اللہ علم اور السنۃ اثنا عشر شہرا جملہ مسائل ہی یعنی علیحدہ ہے مہینوں اسطی جملہ پہلی کی و چار مہینے ماہ حرمت ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے فلا تظلموا فیہن انفسکم کہا جمہور نے کہ حرمت قتال کی انمیں منسوخ ہی اور تاویل کیا ہی اونہوں نے ظلم کو ساتھ تمکا تمام اعصا کے انمیں یعنی گناہ انمیں کہ بہت برا ہی مانند گناہ کے نیکی حرم میں اور حالت احرام میں اور مؤید ہی قول جمہور کا یہہ کہ حضرت نے گیارہ طائف کو اور غزوہ کیا ہوازن حنین میں بیچ شوال اور ذیقعدہ کی اور بعضوں نے کہا حرمت نسیٔ کی اسے ہاتی ہی اور مضر ماہ قبیلہ کا ہی عرب میں وہ رجب کے بہت تعظیم کرتی تھی اسلیے رجب انکی طرف نسبت کیا گیا کہ کہا رجب مضر اور حضرت نے مہینوں غیر وکو اسلیے پوچھا کہ لوگونکی نفوسنمیں حرمت مہینہ کی و شہر کی اور زمانکی قرار پکڑے تاکہ بتا کریں اوسپر جو کہ منظور تھا بیان کرنا پھر لوگوں نے جو کہا جواب میں کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہی ازراہ ادب کے کہا اور تاکہ معلوم کریں کہ غرض اس سوال سی کیا ہی اور ایک روایت میں کفار آیا ہی بدلی ضلالا کی یعنی مشابہ کا فروں کی نہو جاؤ اعمال میں کہ بعض بعض کو قتل کرنی لگی نوع **و عن** ابی بکرۃ قال ابن عمر متی ارمی الجمار قال اذا رمی امامک فارمہ فاعدت علیہ المسئلۃ فقال کنا نتحین فاذا زالت الشمس رمینا رواہ البخاری اور روایت ہے ابوبکرہ سے کہا پوچھا میں ابن عمر کہ کوقت پھینکوں میں کنکریاں منار و یعنی گیارویں بارویں دیکھو کہ فرمایا جوقت پھینکے امام تیرا پس پھینک یعنی پیروی کر رمی میں اوسکی کہ بسنت تیری زیادہ جانتا ہو وقت رمی کا پس پھر عرض کیا میں اوپر **مسئلہ** یعنی چاہے میں تحقیق وقت رمی کی پس فرمایا کہ ہم انتظار کرتی یعنی وقت رمی کا پس جو وقت ڈھلی دوپہر سے کرتی ہم یعنی پھینکتی کنکریاں نقل کی یہ بخاری نی **وعن** سالم عن ابن عمر انہ کان یرمی جمرۃ الدنیا بسبع حصیات یکبر علی اثر کل حصاۃ ثم یتقدم حتی یسہل فیقوم مستقبل القبلۃ طویلا ویدعو ویرفع یدیہ ثم یرمی الوسطی بسبع حصیات یکبر کل حصاۃ ثم یاخذ ذات الشمال فیسہل ویقوم مستقبل القبلۃ ثم یدعو ویرفع یدیہ ویقوم طویلا ثم یرمی جمرۃ ذات العقبۃ من بطن الوادی بسبع حصیات یکبر عند کل حصاۃ ولا یقف عندہا ثم ینصرف فیقول ہکذا رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ رواہ البخاری اور روایت ہی سالم سی کہ نقل کی ابن عمر سی یہہ کہ وہ بھی پھینکتی نزدیک کی منارہی پر ساتھ کنکریاں اللہ اکبر کہتی ہر

جیسے ہر کنکر پہ تکبیر کہی پہر آگے بڑہتی یہانتک کہ آئی زمین ہموار پہر کھڑی ہوئی ساتھی قبلہ کی طرف پہر پڑہی سورہ بقرہ کی اور دعا مانگی اور اوٹہائی دونوں ہاتہہ اپنی پہر پہینکتی بیچ کی بڑی پرسات کنکر یا ان اللہ اکبر کہتی جب پہینکتی کنکری پہر چلتی بائیں طرف یہانتک کہ آئی زمین نرم ہموار اور کھڑی ہوئی ساتھی قبلہ کی پہر دعا مانگی اور اوٹہائی دونوں ہاتہہ اپنی اور کھڑی رہتی دیر تک پہر پہینکتی منارے عقبہ پر نالیکی اندر سی سات کنکر یا ان اللہ اکبر کہتی تہی نزدیک ہر کنکری کی اوپر بیٹہہ پیر قی نزدیک نالی کی پہر پہرتی اور کہتی اسیطرح سی دیکہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتی تہی اور سکو نقل کی یہہ بخاری نے ف ترتیب مذکور سی رمی کرنی ہماری نزدیک سنت ہی لیکن احتیاط مقتضی اسکی ہی کہ اسکو ترک نکری اسلیے کہ واجب ہے امام شافعی وغیرہ کی نزدیک پہر مولات لینے پی درپی رمی کرنی سنت ہی اور امام مالک کے مذہب میں واجب ہے رمی کی اندر سی ہدایہ میں لکہا ہی کہ اگر کنکریاں پہینکی جمرۃ العقبہ پر اوپر کی جانب سے تو کافی ہی لیکن یہہ خلاف سنت ہی اور پہیلی دو منارونکی پاس ٹہیرنا اور دعا کرنا ثابت ہوا اور تیسری کی پاس نہیں حکمت اسکی کہہ معلوم نہیں اگرچہ بعضوں نے کچہہ کہہ لکہا ہی ع وعن ابن عمر قال استاذن العباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منی من اجل سقایتہ فاذن لہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا پروانگی مانگی عباس بیٹی عبد المطلب کے نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی راتکو رہنی کی مکی مین راتون منا کی مین بسبب خدمت سبیل زمزم کی پس اذن دیا حضرت نی اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف پانی زمزم کا میٹہا ہی اسمین طواف افاضہ کی مستحب ہے پس اوس زمانی مین کہ تہی ایک حوض بہری رہتی تہی آپ زمزم سی کہ کنوئین پر اگر بسبب ازدحام کی کوئی نہ پہنچ سکی تو اون حوضونمین جو پیونمین ہے پیوی اور اوسکی داروغہ عباس بن عبد المطلب پیچا حضرت کی تہی اور نائب نکی کہی رہتی تہی وہ پلایا کرتی تہی پس جو راتونمین کہ منا مین رہتی ہین اونمین پروانگی چاہیی حضرت عباس سے کہ حکم ہووی تو مین مکہ مین رہون واسطی خدمت پانی پلانیکی حضرت نی پروانگی دی اور راتکو منا مین رہنا راتون معلوم مین واجب ہے جمہور علما کی نزدیک اور سنت ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور ایک روایت شافعی اور احمد سے بہی ہی اور معتبر راتکی رہنی مین اکثر رات ہی یعنی آدہی رات سی زیادہ اور ایسا ہی حکم اوس جگہہ کا ہی کہ قیام راتکا وان مستحب ہے مانند لیلۃ القدر وغیرہ کی کہ اکثر رات قیام کرنا مستحب ہی اور جو کہ سنت کہتی ہین وہان راتکی رہنی کو دلیل اونکی یہی حدیث ہی کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرت اجازت دیتی راتکی رہنی کی مکی مین اور کہا بعض علما ہمارے کہ نی کہ جائز ہی اوسکو کہ مشغول ہو پانی پلانیمین مانند عباس کی اور اوسکو کہا وعذر شدید ہو یہہ کہ کہ کرسی راتکو رہنا منا مین منا کی شبلو مین انتہی پس اشارہ کیا طرف اسکی کہ نہین جائز ہی ترک کرنا سنت کا مگر ساتہہ عذر اور ساتہہ عذر کی وہ ہوسکتی ہی کہ اشغال مہمہ دینی کی ہون جیسا کہ پانی پلانا زمزم کا ع وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء الی السقایۃ فاستسقی فقال العباس یا فضل اذہب الی امک فات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشراب من عندھا فقال اسقنی فقال یا رسول اللہ انہم یجعلون ایدیہم فیہ فقال اسقنی فشرب منہ ثم اتی زمزم وہم یسقون ویعملون فیہا فقال اعملوا فانکم علی عمل صالح ثم قال لولا ان تغلبوا لنزلت حتی اضع الحبل علی ہذہ واشار الی عاتقہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی طرف سبیل کی پس کہا عباس نی اپنی بیٹی کو ای فضل جا تو اپنی ماکی پاس اور لی آ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی پانی اپنی ماکی پاس سے پینے پانی خاص کہ نہ مستعمل ہو پس فرمایا حضرت نی پلا مجکو یعنی اسمین سی پس کہا حضرت عباس نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتی ہین ہاتہہ اپنی اسمین فرمایا پلا مجکو یعنی اسمین سی پس پیا حضرت نی اوس پانی مین سی پہر آئی کوئین زمزم کی پاس اور لوگ یعنی اولاد عبد المطلب پلاتی تہی لوگونکو اور محنت کرتی تہی پلانی مین پہر فرمایا کام کیی جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کے ہو پہر فرمایا اگر نہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کیی جاوگی تم یعنی غالب آوینگی تمپر لوگ پانی کہینچنے مین بسبب اتباع سنت میری کی اور نہین کہینچنے دینگی تمکو پانی کہینچنے سے جاتا رہیگا البتہ اوتارتا مین یعنی اونٹنی پر سے کہ حضرت

سوار رہی اور سپہ تاکہ لوگ دیکھیں اور احکام سیکھیں یہانتک کہ کہا میں نے سنا اور اشارہ کیا طرف منہ کی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی ف لوگ دا ہیں ہیں ۱۲ اپنی الخ یعنی گمان یہہ ہے کہ اکثر لوگوں کی ناتہہ تہری نہیں ہوتی اور ۱۲ ہیں ناتہہ ڈلیہ میں سیلی آپکی واسطے الگ کہی ہوئی پانی میں سے سینگ ہی حضرت نی فرمایا کہ کیا مضائقہ ہی ہیں سے پلاؤں پیادوں سے اور موافق اسکی ہی وہ روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی تہی پینا بقیہ پانی وضو لوگوں کی سی ارسالہ تبرک کی اور متعول ہی انس سے بطریق مرفوع کی کہ تواضع سی ہی یہہ کہ پیوی آدمی جہوٹی بہائی اپنی کہسی اور حدیث سو المومن شفار غیر معروف ہی اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ حضرت اونٹنی پر سی اوتری نہیں پانی کہینچنے واسطے دودہ پنی کی لیی اور ایک روایت میں عطار سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ جب کر چکی تو کہینچا ڈول یعنی زمزم سی کہینچا ساتہہ اوزکی کہینی بس پیا پہر ڈالا پانی ڈول کا کوہین میں بس ہمہ تطبیق کی انہیں یہہ ہے کہ اول آنحضرت یہہ کو دیکہنے نہ اوتری ہونگی پہر دوبارہ تشریف لائی تو یہہ دیکہکر پانی کہینچا اور پیا ہو ع **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء ثم رقد رقدۃ بالمحصب ثم رکب الی البیت فطافہ رواہ البخاری ۱۲ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ظہر کی اور عصر کی اور مغرب کی اور عشا کی یہہ ہوئے تہوڑا سا سونا محصب میں پہر سوار ہوئی طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا اوسکا یعنی طواف الودع نقل کی یہہ بخاری نی ف محصب اصل میں اوس جگہہ کو کہتی ہین کہ جہان سنگریزی بہت ہون اور اب نام ایک جگہہ معین کا ہی متصل منا کی اور اوسکو ابطح اور خیف بنی کنانہ بہی کہتی ہین اسلیی اسمین کہا راوی نی کہ حضرت نی نماز پڑہی محصب ۱۲ میں اور دوسری حدیث میں کہا کہ نماز پڑہی ابطح میں اور اوتارنا محصب میں بعد نکلنی کی منا سے تہا تیرہ ۱۳ ویں ذیحجہ کو ع ح **وعن** عبد العزیز بن رفیع قال سألت انس بن مالک قلت اخبرنی بشیء عقلتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این صلی الظہر یوم الترویہ قال بمنی قال فاین صلی العصر یوم النفر قال بالابطح ثم قال افعل کما یفعل امراءک متفق علیہ اور روایت ہی عبد العزیز بن رفیع سی کہ کہا میں انس بن مالک سے کہا مجہکو ساتہہ اوسچیز کی کہ جانی تو نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہان نماز پڑہی ظہر کی ۱۲ ویں تاریخ ذیحجہ کی کہا انس نے کہ منا میں کہا عبد العزیز نی یعنی کہا میں انس سے کہ پس کہان پڑہی نماز عصر کی دن نفر کی یعنی چلنی کی کہ تیرہویں تاریخ ذیحجہ کی ہی کہا انس نے کہ پڑہی نماز ابطح میں پہر کہا انس نے کہ تو جیسا کہ کرتی ہین سردار تیری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی حضرت نی تو اسیطرح کیا اہل تو تو اسطرح کر جسطرح کرتی ہین امرا سے تیری مخالفت انکی تاکہ باعث فتنہ انگیز نکاہ ہو اور یہہ کہنا ضروری ہی نہین اوپلی حدیث سی معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت نی محصب میں پڑہی اور اسمین سکوت ہی ظہر کی نماز سی یعنی اس سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منا میں پڑہی یا محصب میں کہ اوسکو ابطح بہی کہتی ہین اس تعارض نہین دونو مین ۱۲ مولانا رح ع **وعن** عائشۃ قالت نزول الابطح لیس بسنۃ انما نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ کان اسمح لخروجہ اذا خرج متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اوترنا ابطح میں نہیں ہے سنت نہین اوتری نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مگر اسواسطی کہ اوترنا اوسمین تہا بہت آسان واسطی نکلنی حضرت کی جب نکلی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی ابطح میں حضرت اسلیے اوتری تہی کہ تا جہوڑ جاویں وہان اسباب اپنا اور نکلی مین جا کر طواف الوداع کرین پہر جب وہانسی نکل کر مدینہ کو انکی لگیں تو آسان ہو نکلنا کہ سکبار ہون اور جانا چاہی کہ اختلاف ہی اسمین کہ تحصیب یعنے اوترنا محصب مین سنت ہی یا نہین بعضی کہتی ہین کہ وہ سنن حج سی ہی اور تتمہ افعال حج سی ہے یہہ قول ابن عمر کا ہی اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منا مین فرمایا کہ ہم اوترنیوالی ہین انشاء اللہ کل کو خیف بنی کنانہ مین کہ وہان شرک کرون نی اسمین عہد کیا تہا اور قسم کہائی تہی کہ ساتہہ بنی ہاشم کی اور بنی عبد المطلب کے منا کحت اور خرید و فروخت اور ملاقات نہین کرینگی تہا تک

کر محمد کو ہماری بہو دنیین کر نکلی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ظاہر کرین اسلام کی نشانیون کو اوس مکان مین کہ ظاہر کی تہین کافرون نے نشانیان کفر کی اور شکر نعمت خدا تعالی کا ادا کرین اور طبرانی اوسط مین عمر بن الخطاب سے لایا ہی کہ اونہون نے فرمایا کہ جملہ سنت سی ہی اور تزنا الطہر مین پنج رات یوم النفر کی اور حکم کرتی تہی لوگون کو اسکا اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہے کہ اوترنا آنحضرت کا مخصب مین بقصد اسکی تہا کہ دکہا دین شہر ونکو قدرت بار تعالی پس سنت ہی وہان اوترنا انہی اور تبضون نے کہا کہ سنت نہین ہی بلکہ ایک امر اتفاقی تہا کہ ابو رافع ہولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ در رفع اسباب کا تہا وہان اوترا اور حمیہ آنحضرت کا وہان کہڑا کیا بسبب اتفاق وراستی کی زبسبب امر حضرت کی اور یہہ قول ابن عباس اور عائشہ کا ہی جلیسا کر اس حدیث مین کہا جاتا چاہیے کہ بسبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان اوتری اگرچہ بطریق اتفاق کی تہا اوترنا تو ایسا ہی وہان اوترنا اوصحابہ اور خلفای راشدین ہی اسپر عمل کرتی تہی اور اگر زاوتری تو کچہہ لازم نہین تا مرح وعنہا قالت حرمت من التنعیم بعمرۃ فدخلت فقضیت عمرتی وانتظرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالابطح حتی فرغت فامر الناس بالرحیل فخرج فمررت بالبیت فطافت قبل صلوۃ الصبح ثم خرج الی المدینۃ ہذا الحدیث ما وجدتہ بروایۃ الشیخین بل بروایۃ ابی داود مع اختلاف یسیر فی اخرہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا احرام باندہا مینی تنعیم سی ساتہہ عمرہ کی پس داخل ہوئی مین یعنی مکہ مین اور ادا کیا مینی عمرہ اپنا یعنی جو کرہ گیا تہا بسبب ہونی حیض کی اوسکی قضا کی جیسا کہ پیچہے بالتصریح حجۃ الوداع سے گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی الابطح مین یہانتک کہ فارغ ہوا مین پہر حکم فرمایا لوگون کو ساتہہ کوچ کرنیکی پہر نکلی حضرت یعنی ابطح سی اور گذری خانہ کعبہ پر پس طواف کیا اوسکا پہلی فجر کی نماز سی یعنی طواف وداع پہر نکلی طرف مدینہ کی کہا مولف نی کہ یہہ حدیث نہین پائی مینی ساتہہ روایت بخاری اور مسلم کی یعنی ایک کے اون دونون مین سی بلکہ ساتہہ روایت ابو داود کی ساتہہ تہوڑی سی اختلاف کی پیچہے اخراوسکی ف پہر نکلی طرف مدینہ کی احتمال ہی کہ پہلی نماز فجر کی نکلین ہون یا بعد نماز کی اور ساتہہ تہوڑے سے اختلاف کی یعنی ابو داود کی روایت مین اور مصابیح کی روایت مین تہوڑا اختلاف ہی پس اسمین اعتراضات ہین صاحب مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث فصل اول مین اور مخالفت کی ابو داود کی واللہ اعلم بغ وعن ابن عباس قال کان الناس ینصرفون من کل وجہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفرن احدکم حتی یکون اخر عہدہ بالبیت الا انہ خفف عن الحائض متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا ہی آدمی پہرتی تہی ہر طرف مین یعنی بعد حج کرنیکی لوگ اپنی اپنی ملک کیطرف چلی جاتی تہی خواہ طواف کرتی خواہ نکرتی یعنی متعید اسکی نہ تہی کہ مکہ مین آوین اور طواف وداع کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نکلی ایک تمہارا یعنی آفاقی یہانتک کہ ہو آخر وقت اوسکا ساتہہ خانہ کعبہ کے یعنی طواف کری مگر موقوف کیا گیا ہی یعنی طواف وداع عورت حائضہ سی یعنی اور ہیطرح نفاس والی سی نقل کی ہر بخاری اور مسلم نی ف اس طواف کو طواف وداع بہی کہتی ہین اور طواف الصدر بہی یہہ طواف ہی واجب اور مضائقہ نہین سے اسکا کہ اقامت کری بعد اسکی جسقدر چاہی لیکن افضل یہہ ہے کہ وقت نکلنے کے کری چنانچہ منقول ہی امام ابو حنیفہ سی کہ کہا اگر طواف الوداع کری کوئی پہر اقامت کری جتنا تو معہود ہے تہوڑی سی نزدیک یہہ کہ اوطواف کری اور نہین ہے یہہ طواف اہل مکہ پر اور نہ اوسپر کہ جو میقات کی اندر رہتا ہو اور ہیطرح اوسپر بہی نہین ہے کہ جو مکی مین آرہا اور پہر منظور ہو اوسکو نکلنا اور ہیطرح نہ فوت کرنیوالی حج پر ہی اور نہ عمرہ کرنیوالی پر ہی اور اس طواف مین رمل یعنی اکڑکر چلنا نہین اور نہ بعد اوسکی سعی ہی بغ وعن عائشۃ قالت حاضت صفیۃ لیلۃ النفر فقالت ما اراني الا حابستکم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عقری حلقی اطافت یوم النحر قیل نعم قال فانفری متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہا حائض ہوئی صفیہ رات روز نفر کی مین پس کہا نہین گمان کرتی مین اپنی کو مگر روکونگی تمکو یعنی کوچ کرنیسی مدینہ کو اسلیے کہ مین حائضہ ہوئی اور طواف

وداع کیا ہی نہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کری اوسکو اللہ اور تمی کری کیا طواف کیا ہی دن نحر کی یعنی طواف الزیارۃ کہا گیا کہ ان فرمایا پس چل نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** رات روز نفر سی مراد وہی رات ہی کہ جسمین حضرت مصعب مین ہی تھی یعنی تیرہوین کی رات اور رات آخر الحج مین منسوب ہوتی ہی ساتھہ روز سابق کی تا آیندہ کی پس رات روز نفر کی یعنی تیرہوین کی وہ ہی کہ بعد تیرہوین دن کی آتی ہی اور حضرت صفیہ نے یہہ گمان کیا تھا کہ طواف وداع مانند طواف زیارت کی ہی کہ ترک اوسکا نہین جائز بسبب غلبے کی اور حضرت نے جانا کہ انہون نے طواف الزیارۃ نہین کیا ہی اب تیہر نا پڑیگا اسلیے یہہ فرمایا کہ ہلاک کری الخ اور یہہ اصل مین بد دعا تھا لیکن یہان ارادہ دعا بد کا نہین بلکہ عادت عرب کے ہی کہ ایسی کلمات از راہ پیار کی بولتی ہین اور پس چل یعنی مدینہ کو بغیر طواف وداع کی اسلیے کہ وجوب ساقط ہی بسبب غلبے کی اور طواف الزیارۃ کر ہی چکی ہی والا یہہ نا پڑتا ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ

روایت ہی عمرو بن احوص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تھا حجۃ الوداع مین یعنی دن نحر کی کہ کونسا دن ہی یہہ عرض کیا صحابہ نے کہ دن ہی حج اکبر کا فرمایا پس تحقیق خون تمہاری اور مال تمہاری اور آبرو مین تمہارے درمیان تمہاری حرام کی گئی ہین مانند حرمت اس دن تمہارے کی حج اس شہر تمہارے کی خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا مگر اپنی جان پر یعنی جو کوئی کسیپر ظلم کرتا ہی وبال اوسکا اوسیپر پڑتا ہی کہ وہ ماخوذ ہوتا ہی اسکی کرتوت سی اور نہین پکڑا جاتا خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی بیٹی پر اور نہ بیٹا اپنی باپ پر خبردار ہو تحقیق شیطان ناامید ہوا اس سے کہ عبادت کیا جاوی پیچ اس شہر تمہارے کی یعنی کبھی کی ہمیشہ ولیکن ہوگی شیطان کی فرمان بردار پیچ اون چیزونکی کہ حقیر جانوگی اپنی علوسی پس خوش ہوگا ساتھہ اوسکی یعنی گناہونکی کہ حقیر جانوگی اونکو تھل کی یہہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور صحیح کیا ترمذی نے اسکو **ف** دن سے حج اکبر کا حج اکبر نام ہے مطلق حج کا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہی واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ کہا بیضاوی نے کہ وہ دن عید کا ہی اسلیے کہ اوسدن حج تمام ہوتا ہی اور بڑی بڑی افعال حج کی اوسمین ہوتی ہین اور صحیح آبی گیدی کہ حضرت کہڑی ہوئے دن نحر کی نزدیک جمرۃ کی حجۃ الوداع مین اور فرمایا کہ یہہ دن حج اکبر کا ہی اور حج کی صفت اکبر اسلیے لائی کہ عمرہ کو حج اصغر کہتی ہین اور اوپر کی حاشیہ مین جواب صحابہ کا تھا اللہ ورسولہ اعلم اور اسمین یہہ جواب مذکور ہوا کہ یہہ دن حج اکبر کا ہی شاید کہ بعضون نے وہ جواب پایا ہو اور بعضون نے یہہ اور تحقیق خون تمہاری الخ یعنی جیسا اسدن اور اس شہر مین اسمہینہ مین خون کرنیکو اور مال یعنی کو اور بی ابروئی کرنیکو حرام و برا سمجھتی ہو ایسطرحسی ہر جگہہ اور ہر وقت حرام و برا ہی اور نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی بیٹی پر الخ ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ نفی ہی یعنی نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی فرزند پر اور نہ فرزند اپنی باپ پر یعنی کوئی کسیکی ظلم کرنیسی ماخوذ نہین ہوتا پس موافق ہی یہہ قول اللہ تعالی کی ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی نہین بوجھہ اوٹھاتا کوئی بوجھہ اوٹھانیوالا یوجہہ دو یہہ یکا اور خاص یہہ دونو ذکر کی گئی اسلیے کہ قریب تر اقربا کی ہین پس جب نہین ماخوذ ہوتی ساتھہ فعل اسکے تو غیر کی بطریق اولی نہین ماخوذ ہونگی پس گویا یہہ تاکید ہی پہلی جملہ کی اور عبادۃ کیا جاوے یعنی فرمان بردار کیا جاوے پیچ عبادہ غیر اللہ تعالی کی یعنی کو شیطان کی ہیکا یسی عبادۃ غیر اللہ کی نہین کریگا کبھی مین اور مراد یہہ ہے کہ ظاہر مین نہین کریگا اسلیے کہ کبھی جاتی ہین کفار کی مین خفیہ دعملون ایسے یعنے

قتل کرنا اور توڑنا اور مانند اسکے اور حقیر جاننا صغائر کا مرادہے کہ گناہ کرتی ہو اور اوکو حقیر جانتی ہو اور علماء مین فرمان بردار کے شیطان کی ہی کہ اسکے ہوتا ہی شیطان ولیکن اور وہ عمل باعث فتنہ و فساد کی ہوتی ہین ع ح قولہ الا یعنی جان علی نفسہ کو شارحین رح فی بدون لفظ الا کی نقل کیا ہی اور لکھا ہی کہ یہ نفی ہی یعنی نہی کی یعنی ظلم کرے کوئی ظلم کرنیوالا اپنی نفس پر مراد یہ ہے کہ کوئی کسیپر ظلم نکرے اسلیے کہ جو کوئی کسیپر ظلم کرتا ہی حقیقت مین اپنی نفس پر کرتا ہی کہ مستحق عذاب کرتا ہی اوسکو پس یہ لکھکر لکھا ہی کہ ایک روایت مین یہہ جملہ ساتھ لفظ الا کی آیا ہی یعنی لا یجنی جان الا علی نفسہ لیکن اس عاجز نے جو ابن ماجہ مین دیکھا تو لفظ الا کا موجود ہی اور مولانا صاحب رحمۃ اللہ شرف کی نسخہ مین ہی لفظ الا کا ہی اسلیے ترجمہ موافق اوسکی کیا گیا مولف **وعن** رافع بن عمرو المزنی قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس بمنی حین ارتفع الضحی علی بغلۃ شہباء وعلی یعبر عنہ والناس بین قائم وقاعد رواہ ابوداود اور روایت ہی رافع بیٹی عورت کی کیسی کہ کہا دیکھا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی ہی لوگون کو منا مین اوسوقت کہ بلند ہوا وقت چاشت کا یعنی اول دن بخرکی اور چڑھکر کی سہری اوسکی بالو کی سرخ تہی اور مدرسی سفید اور حضرت علی بیان کرتی تہی حضرت کی طرفسی یعنی جو لوگ کہ دور تہی اونکو حضرت علی سمجھاتی تہی جو کچھہ کہ حضرت فرماتی تہی اور لوگ بعضی کھڑی تہی و بعضی بیٹہی نقل کی یہہ ابوداود نے **وعن** عائشۃ وابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف الزیارۃ یوم النحر الی اللیل رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن بخرکی رات تک نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** تاخیر کی یعنی جائز کیا تاخیر طواف زیارۃ کو یا تو اسکو یا تو اسکی لمبی یا عورتونکی لمبی اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے طواف زیارت کیا دن بخرکی پہر نماز پڑہی ہی مین یا منا مین کہا طیبی نے اول وقت اوسکا نزدیک شافعی کی عید کی آدہی رات کی بعد ہی اور نزدیک ابوحنیفہ کی بعد طلوع ہونی فجر عید کی ہی اور آخر وقت اوسکا جب طواف کری جائز ہی اگرچہ لیکن واجب ہے ابوحنیفہ کی نزدیک یہہ کہ ہو ایام نحر مین پس اگر تاخیر کریگا اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا لازم آویگا اور سپر دم یعنی جانور ذبح کرنا **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل فی السبع الذی افاض فیہ رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رمل کیا ہی طواف زیارت کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** رمل کہتی ہین اسکو جلدی چلنا چھاتی تنکا کر مونڈہی ہلاتی ہوئی پس یہہ حضرت نے طواف زیارت مین کہ فرض ہی نہین کیا اسلیے کہ طواف القدوم مین کر چکی ہتی **مسئلہ** طواف الزیارت کری یعنی بغیر رمل و سعی کی اگر سعی اور رمل کر چکا ہی پہلی اس طواف کی اور اگر یہہ دونو چیزین نہین کی ہین تو طواف الزیارۃ مین کری ۱۲ و مختار **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رمی احدکم جمرۃ العقبۃ فقد حل لہ کل شیء الا النساء رواہ فی شرح السنۃ وقال اسنادہ ضعیف وفی روایۃ احمد والنسائی عن ابن عباس قال اذا رمی الجمرۃ فقد حل لہ کل شیء الا النساء اور روایت ہی عائشہؓ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ کنکریان مارے ایک تمہارا جمرۃ العقبہ کو یعنی اور سر منڈاوی اور بال کتروا دے پس حلال ہوئی اوسکی لیی ہر چیز سوائے عورتونکی یعنی عورتونسی صحبت کرنی ہی نہین حلال ہوئی یہہ بعد طواف زیارت کی حلال ہوگی نقل کی یہہ بیہقی صاحب مصابیح نے شرح السنۃ مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی اور بیچ روایت احمد اور نسائی کی ابن عباسؓ سے یون ہی کہ کہا جسوقت کہ ماری کنکریان جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اوسکی ہر چیز سوائے عورتونکی **وعنہا** قالت افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخر یومہ حین صلی الظہر ثم رجع الی منی فمکث بہا لیالی ایام التشریق یرمی الجمرۃ اذا زالت الشمس کل جمرۃ بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ویقف عند الاولی والثانیۃ فیطیل القیام ویتضرع ویرمی الثالثۃ فلا یقف عندہا رواہ ابوداود

دمصرع دیرمی الثالثۃ فلا یقف عندھا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا کہ طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آخر دن نحر کی یعنی عید قربانکی آخر روز مین اوسوقت کہ نماز ظہر کی پڑہی پہر پہر کر آئی طواف منا کی پہر ٹہہری منا مین راتون دن تشریق کی یعنی گیارہون بارہون تیرہون تاریخ کی مارتی تہی کنکریان جمرۂ کو جسوقت ڈہلتی دوپہر ہر جمرہ کو یعنی منار یکو سات سات کنکریان پگیہ کہتی ساتہہ ہر کنکر کی اوٹہاتے نزدیک پہلی منار یکی اور دوسرے یعنی وسطی کی اور دراز کرتی ٹہیرا یعنی اذکار کی لمبی اور زاری کرتی یعنی ساتہہ طرح طرح کی دعاؤن اور عرض حاجات کی اور مارتی تیسری منار یکو اور نہ ٹہیرتی پاس اوسکی نقل کی ہیلہ بودا ودنی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ حضرت ظہر کی نماز دن نحر کو مکی ہی مین پڑہی اور طواف افاضہ ظہر کی کیا اور نہ ٹہیرتی تہی پاس اوسکی یعنی دعا کی لمبی نہ یہہ کہ دعا نکرتی تہی پاس اوسکی یعنی ٹہیر کر دعا نکرتی تہی چلتی مین کرتی تہی ع **وعن** أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوهُ فِي أَحَدِهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ابی البداح بن عاصم بن عدی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وسطی چرانیوالی اونٹونکی بیچ ترک کرنی شب باشی کی منا مین اور یہہ کہ کنکریان مارین یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کی یعنی پہلی دن نحر کی پہر جمع کرین مارنا دو دنکا پیچہی دن نحر کی پس مارین دونو دنکا مارنا بیچ ایک کی اون دونو مین سے نقل کرے یہہ مالک اور ترمذی نی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** کہا طیبی نی مراد یہہ ہی کہ اجازت دی چرانیوالونکو یہہ کہ راتکو نرہین منا مین تشریق کی راتو نہین اسلیی کہ مشغول ہوتی ہین چرانی مین اور اجازت دی یہہ کہ کنکریان مارین دن عید کی جمرۃ العقبہ پر فقط پہر نہ مارین عید کی دوسرے دن بلکہ مارین تیسری دن دونو دنکا مارنا قضا اور ادا اور نہین جائز ہی ایمہ کی نزدیک تقدیم رمی کی دو سہرے دن عید کی یعنے تیسری دن کی بدلی ہی اگر دوسری دن مین مارین نہین درست اور تاخیر درست ہی کہ دوسری دن کی بدلی ہی تیسری دن مارین بدع

باب ما یجتنبہ المحرم

باب ہی بیچ بیان اون چیزون کی کہ بچی اوسی محرم **ف** یعنی اس باب مین بیان ہی اون چیزونکا کہ حرام ہی کرنا اونکا محرم کو خواہ واجب ہو اسی دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو گہہرا اور بیان ہی اونکا کہ مباح ہی محرم کو کرنا اونکا اور صدقہ اسمین یہہ ہی کہ آدہی صاع یعنی دو سیر گیہون دی یا ایک صاع جو یا کہجہ ٹہوڑ سی چیز غیر معین ہر ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا پہنی محرم قسم کپڑونکی سی یعنی اور کیا نہ پہنی فرمایا نہ پہنو کرتی اور نہ باندہو پگڑیان اور نہ پہنو پاجامی اور نہ اوڑہو ہار انیان اور نہ پہنو موزی مگر وہ شخص کہ نہ پاوی پاپوشین پس پہنی موزی اور چاہیی کہ کاٹ ڈالی موزی دونون ٹخنون کی نیچی سی اور نہ پہنو کپڑون سے اچہیم کو کہ لگی ہو اوسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اوسکو ورس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی ایک روایت مین اور نہ نقاب ڈالی عورت احرام والی اور پہنی دستانی **ف** مراد ساتہہ پہننی کرتون اور پاجامونکی پہننا اونہی ہو طرح پر کہ معمول ہی پہننی کا جیسی کرتی کو گلی مین پہنتی ہین اور پاجامہ کو پاوُن مین پس اسطرح پہننا منع ہی اور اگر انکو بدن پر ڈالے مانند چادر کی تو نہین منع اسلیی کہ اس صورت مین یہہ نہین کہین گی کہ

کرتا پہننا اور پاجامہ پہننا اور نہ پاجامہ مراد اس سی ہے کہ ایسی چیز نہ اوڑھی کہ سر کو ڈھانپے خواہ ٹوپی ہو خواہ پاجامہ اور کچھ بگڑ جو چیز ایسی ہو کہ عرف میں اوسکو پہننا اور اوڑھنا نہ کہتے ہوں مانند کمبل کے نہ کہیں گے ٹوپی کو سر پر تو مضائقہ نہیں اور مراد ٹخنہ سے اس جگہ مذہب حنفی میں وہ ہڈی ہے کہ پشت پا کی بیچ میں ہوتی ہے اور امام شافعی کے نزدیک ہی ٹخنہ مراد ہے جسکا دھونا فرض ہے اور اختلاف کیا ہے جس پاس جوتی نہ ہو اور وہ موزہ پہن لی تو آیا واجب آتا ہے اوسپر فدیہ یا نہیں پس کہا مالک اور شافعی نے کہ نہیں ہے اوسپر کچھ اور کہا ابو حنیفہ اور علماء راقی نے کہ اوسپر فدیہ ہے جیسیکہ جب احتیاج ہو سر منڈانیکی تو سر منڈا دیا اور فدیہ دیوی اور ورس ایک قسم کہانس کے ہے زرد رنگ مشابہ زعفران کی اور زعفران اور ورس کی رنگ سے منع اسلیے فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہے نہیں اور نہ نقاب لی یعنی موزہ کو برقع اور نقاب سے نہ ڈھانکی اور موزہ پر کوئی چیز اسطرح ڈھانکی کہ الگ ہی موزہ سی نہ جائز ہے وہ کہ ہی موزہ ڈھانکنا حرام ہے مانند عورت کی ہماری نزدیک اور یہی کہا مالک نے اور احمد نے ایک روایت میں اور خلاف ہے اسمیں امام شافعی کا اور ہو وجہ اگر سر کو لگی تو اوسمیں بیٹھنا منع ہے اور نہیں تو نہیں اور اسطرح پر وہ کعبہ کا اور خیمہ سر کو لگی تو منع ہے اوسکی نیچی کھڑا ہونا والا نہیں ح ع وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب وھو یقول اذا لم یجد المحرم نعلین لیس خفین واذا لم یجد ازارا لیس سراویل متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتی اور وہ فرماتی تھی کہ جسوقت نہ پاوے محرم پاپوشیں تو پہنی موزے اور جسوقت کہ نہ پاوے تہبند پہنی پاجامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پہنی موزے یعنی ٹخنوں کی نیچی سی کاٹ کر جیسا کہ اوپر کی حدیث میں گذرا اور جس صورتمیں تہبند نہ ہو اور ازار پہن لی تو نہیں ہے اوسپر فدیہ امام شافعی کی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک ہے کہ پاجامہ کو پھاڑ کر تہبند کرلی اور اگر فقیہ پھاڑی پہنی گا تو دم آویگا اوسپر یعنی جانور ذبح کری ع وعن یعلی بن امیۃ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجعرانۃ اذ جاءہ رجل اعرابی علیہ جبۃ وھو متضمخ بالخلوق فقال یا رسول اللہ انی احرمت بالعمرۃ وھذہ علی فقال اما الطیب الذی بک فاغسلہ ثلث مرات واما الجبۃ فانزعھا ثم اصنع فی عمرتک کما تصنع فی حجک متفق علیہ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جعرانہ میں کہ ناگاہ آیا ایک شخص گنوار اوسپر تہا کرتہ اور وہ شخص اثر ہوا تہا خلوق میں کہ ایک قسم خوشبو کی ہے زعفران وغیرہ سی بنتی ہے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں احرام باندہا تہا عمرہ کا اسحالمیں کہ یہ کرتہ میری بدن پر تہا پس فرمایا تو خوشبو کی کہ تجھہ پر ہے پس دھو ڈال سکو تین بار اور کرتہ پس قطار ڈال اوسکو پھر کر عمرہ اپنی میں یعنی احرام عمرہ کی میں جیسا کرتا ہے تو بیچ احرام حج اپنی کی نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جعرانہ نام ہے ایک جگہہ کا کہ ایک منزل ہے مکہ کی سی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام عمرہ کا وانسی باندہا تہا اور ہو ڈال دھونیکو اسلیے فرمایا کہ استعمال زعفران کا حرام ہے مرد کو نکو تین بار دھونیکو اسلیے فرمایا کہ خوب طرح چھوٹ جاوے والا واجب چہٹا ڈالنا اصل خلوق کا تہا جسطرح کہ ہو اور پھر کر تو الخ یعنی پہر کر احرام عمرہ کی میں اون چیزوں سی کہ پرہیز کرتا ہے احرام حج میں اور محرم اگر سہو سے یا غیر خوشبو کا لگا دی پس گزر منت کی لی لگا دیگا تو مکروہ ہی اور نہیں تو نہیں پہر جانا چاہیے کہ جو چیز میں احرام میں حرام ہیں اگر قصداً متکب ہوا ہو گا تو واجب ہو گا اوسمیں فدیہ سب علماء کی نزدیک اور اگر بھول کر متکب ہو گا تو نہیں لازم آنیکا اور سپر فدیہ نزدیک شافعی اور ثوری اور احمد اور اسحق کی اور واجب ہو گا نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے ح ع وعن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب رواہ مسلم اور روایت ہے عثمان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لاوے کہ نکاح کری محرم اور نہیں لاوے کہ نکاح کردی محرم کیکا یعنی ولایت یا وکالت اور نہیں لاوے کہ منگنی کری محرم نفل کی یہ مسلم نے ف امام شافعی اور جمہور علماء کی نزدیک یہی دونو نہیان تحریمی ہیں اور تیسری تنزیہی پس نہیں دست اوسکی نزدیک بنا نکاح کرنا اور نہ اوسکا نکاح کردینا اور امام

اعظم رح کی نزدیک تینون نہیان بنزر ہی ہین اور دلیل انکی یہہ ہے کہ آنحضرت فی حالت احرام مین حضرت میمونہ سی نکاح کیا ع رح **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سی الحالین کہ وہ احرام باندہی ہوئی تہی یعنی عمرۃ القضا کا نفل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** یزید بن الاصم ابن اخت میمونۃ عن میمونۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجہا وھو حلال رواہ مسلم قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ والاکثرون علی انہ تزوجہا حلالا وظہر امر تزویجہا وھو محرم ثم بنی بہا وھو حلال یسر فی طریق مکۃ اور روایت ہی یزید بیٹی اصم بہانجی میمونہ کیسی نفل کی میمونہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیا میمونہ سی الحالین کہ وہ احرام مین نہ تہی نفل کی یہہ مسلم نی کہا شیخ امام محی السنہ رح نی رحمت کری اونکو اللہ کا اکثر یعنی تینون امام اور تابعین اونکی اسپر ہین کہ حضرت نی نکاح کیا میمونہ سی بغیر حالت احرام مین اور ظاہر ہوا امر نکاح اونکی کا اور سوقت کہ وہ احرام مین تہی پہر ہم بستر ہوئی ساتہہ اونکی یعنی صحبت کی بغیر حالت احرام مین سرف مین کی راہ مین **ف** نکاح میمونہ کا اوصحبت ہوئی اونسی سرف مین ہوئی اور سرف نام ایک جگہہ کا ہی کہ ۹ مین دس کوس کری اور عجائب اتفاقات سی یہہ ہے کہ وفات میمونہ کی بہی سرف ہی مین ہوئی اور جانا چاہیی کہ حدیث ابن عباس کے اور حدیث یزید بن اصم کی متعارض ہین حدیث ابن عباس کے دلالت کرتی ہی اسپر کہ نکاح میمونہ کا حالت احرام مین ہوا اور حدیث یزید کی اسپر دلالت کرتی ہی کہ نکاح اونکا غیر حالت احرام مین ہوا پس ہمکو علمائی ترجیح دی ہی ابن عباس کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اسلیی کہ ابن عباس یزید سی افضل و اکمل ہین حفظ و فقہ مین اور حدیث ابن عباس کے بخاری اور مسلم مین ہے اور رہا یہہ کہ حدیث عثمان کی مین کہ نہی وارد ہوئی ہی اپنی نکاح کرنی اور غیر کی نکاح کرنیسی وہ تاویل کی گئی ہی کہ مراد یہہ ہے کہ نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان محرم سی اور مناسب حال اوسکی نہین اسلیی کہ مشغول ہی عبادت مین یہہ کہ مراد تحریم ہی چنانچہ اوس حدیث کی فائدہ مین بیان اسکا گذر چکا ہی اور یہہ جو حمل کیا ہی شافعیہ نے حدیث ابن عباس کے کیونکر اسپر کہ ظاہر ہوا امر نکاح حضرت کا احرام مین باین اعتبار کہا کہ نکاح کیا اس حالمین کہ وہ محرم تہی پس یہہ تکلف ہی بلا ضرورت اور ملا علی قاری رح نی اس مقام کو خوب تفصیل سے لکہا ہی نجوف درازگی کی اور نہ سمجہہ مین آیا عوام کی اسپر اکتفا کیا **وعن** ابی ایوب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغسل راسہ وھو محرم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ایوب سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی دہوتی سر اپنا حالت احرام مین نفل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جائز ہی بلا خلاف محرم کی لیی دہونا سر کا اسطرح کہ نہ ٹوٹی بال اور اگر سر خطمی سی دہووی تو اوسپر دم آتا ہی یعنی سالوز ج کرنا نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے اسلیی کہ خوشبو کی قسم ہی ہی اور اگر سر دہووی صابون یا پہر کی تون اور مانند اسکی سی تو نہین ہے اوسپر کچہہ بھی نزدیک ع رح **وعن** ابن عباس قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا پہری ہوئی سینگی کیجوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حالت احرام مین نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جائز ہی جمہور علما کی نزدیک سینگے لینی اگر بال نہ ٹوٹی ع **وعن** عثمان حدثت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل اذا اشتکی عینیہ وھو محرم ضمدھما بالصبر رواہ مسلم اور روایت ہی عثمان رضی کہ حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حق ایک شخص کی کہ جب دکہین آنکہین اوسکی یا ضعف بصارت ہوا ور وہ محرم ہو لیپ کری اونکو ساتہہ ایلوئی نفل کے یہہ مسلم نی **ف** تاج المصادر مین تو تضمید کے معنے لیپ کے کرنیکی لکہی ہین اور اور علمائی آنکہونکی اندر لگانیکی لکہی ہین بطور سرمہ کی اور طیبی نی کہا کہ تضمید اصل مین کہتی ہین پٹی باندہنی کو زخم پر اور زخم پر دوا لگانیکو بہی کہتی ہین اگرچہ باندہنا نجاوی پہر جانا چاہیی کہ اگر سرمہ لگاوی محرم اسطرح کا کہ اوسمین کچہہ خوشبو ہو تو اوسپر صدقہ

لازم ہوگا اور اگر بہت ہو تو شبو تو دم آویگا اوسپر اور اگر ایسا سرمہ لگاوی کہ اوسمین خوشبو ہو تو کچھ مضائقہ نہین و نہین لازم ہوگا اوسپر کچھ اور اگر پٹی باندھی کسی عضو پر سوائے سر اور منہہ کے نہین لازم آویگا اوسپر کچھ لیکن مکروہ ہی اور اگر ڈاکی گا چوتھائی سر یا منہہ اپنا تو اوسپر دم لازم ہوگا اور کم چوتھائی سے کم ہوگا تو صدقہ آویگا ع **وعن** اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ رَاَیْتُ اُسَامَۃَ وَبِلَالًا وَاَحَدُھُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ یَسْتُرُہٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ماں حصین کی کہ کہا دیکھا مینی اسامہ اور بلال کو اس حالمین کہ ایک انمین سے یعنی بلال پکڑی ہوئی تہا مہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اوٹہا ہوا تہا کپڑا اپنا سایہ کرتا تہا گرمی قافلہ سے یہانتک کہ مارین کنکر یان جمرۃ العقبہ کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سایہ کرتا تہا یعنی ساتہہ کپڑے کی کہ اوپنچا تہا سر مبارک سی کہ سر کو نہ لگتا تہا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اوٹہا ہوئی تہا مانند مرج کی ایک چیز سر مبارک پر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جاڑی محرم کو سایہ کرنا اپنی سر پر بشرطیکہ سایہ کرنیوالی چیز سر کو نہ لگی ورہی قول اکثر علما کا ہی اور مالک و احمد کہ وہ کہتی ہین اسکو ع **وعن** کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِہٖ وَھُوَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَ مَکَّۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَھُوَ یُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَنَاثَرُ عَلٰی وَجْھِہٖ فَقَالَ اَتُؤْذِیْکَ ھَوَامُّکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَکَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَیْنَ سِتَّۃِ مَسَاکِیْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَۃُ اٰصُعٍ اَوْ صُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اَوِانْسُکْ نَسِیْکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوسپر اور وہ تہا حدیبیہ مین پہلی داخل ہونی مکی کی اور تہا کعب محرم اور وہ جلاتا ہا آگ نیچی ہانڈی کی اور جوئین جہڑتی تہین اوسکی منہہ پر پس فرمایا حضرت نی کیا ایذا دیتی ہین تجکو جوئین تیری کہا ہان فرمایا پس منڈا اوّل سر اپنا اور کہلا قدر فرق کی درمیان چہہ مسکینون کی اور فرق تین صاع کا ہوتا ہی یا روزی رکہہ تین دن یا ذبح کر جانور لایق ذبح کرنیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کعب صحابی ہین انصاری اصحاب بیعۃ شجرہ سی اونکی پاس ایک بت تہا کہ پوجا کرتی تہی اوسکو اور عبادۃ بن صامت یا اونکی تہی ایکروز عبادۃ کعب کے پاس لی دیکہا کعب بت کو پوجکر گہر سی نکلی عبادۃ گہر مین گئی اور بت کو توڑ ڈالا جب کعب گہر مین آئی تو دیکہا کہ بت ٹوٹا ہوا پہاسی غصہ مین آئی اور چاہا کہ عبادۃ کو برا کہین پہر سوچی اور دلمین کہا کہ اگر اس بت مین کچہہ قدرت ہوتی تو اپنی تئین بچا تا یہہ سوچکر مسلمان ہوئی اللہ تعالی جب ہدایت کرتا ہی تو یون کرتا ہی اور پہلی داخل ہوئی مکی کی یعنی اور وہ متوقع تہی کہ مکی مین جاوینگی جبتک مخالفت نہوئی تہی داخل ہونی سی مکی مین بعد ازان مشرکین نی منع کردیا اسکو صلح حدیبیہ کہتی ہین اور صلح چار برس رہتا ہی پس فوق بارہ سہ کا ہوا حاصل یہہ کہ آدہا آدہا صلح یعنی دو دو سیر گیہون ہر مسکین کو دی یا تین روزی رکہہ یا جانور ذبح کر اور یہہ حدیث تفسیر ہی اس آیۃ کی **فلا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الہدی محلہ** الخ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھَی النِّسَاءَ فِی اِحْرَامِھِنَّ عَنِ الْقُفَّازَیْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّیَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِکَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّیَابِ مُعَصْفَرًا اَوْ خَزًّا اَوْ حُلِیًّا اَوْ سَرَاوِیْلَ اَوْ قَمِیْصًا اَوْ خُفًّا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتی تہی عورتونکو بیچ احرام اونکی پہنچی دستانونکی یعنی ڈالنی نقاب کے سی یعنی اسطرح کی نقاب کے منہہ کو لگی اور پہنچی اوس کپڑے کو کہ لگی ہو اوسکو ورس اور زعفران اور چاہیئی کہ پہنی بعد اسکی جو چاہی انواع کپڑونسی کسنبا کپڑا ہو یا خز ہو یا زیور ہو یا پاجامہ ہو یا کرتا ہو یا موزہ بقل کے یہہ ابوداؤد نی **ف** بعد اسکی یعنی بعد تکلیف کے احرام سے حضرت شیخ رح نی تو یہہ معنی لکہین ہین اور ملا علی قاری رح نی یہہ معنی لکہی ہین کہ بعد اوسچیز کی کہ ذکر کی گئی یعنی سوائے چیزون مذکورہ کی جو چاہی اقسام کپڑونسی پہنی ولکہا ہی کہ ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی درمیان زعفرانی کپڑی اور کسنبی کی اور سمجہا نہ سبب بین دونو منع معلوم ہوتی ہین خزانۃ الاکمل و رد المحتار وغیرہما مین لکہا ہی کہ اگر پہنی محرم رنگا ہوا کسنب کا یا ورس کا

یا زعفران کا چھپانا اگر کم از زیادہ تو اوسپر دم لازم ہوتا ہی اور اگر کم ایکدن سی بہتی تو صدقہ دینا آتا ہی پس لایق یہہ ہی کہ تامل کیا جاوی یہہ حدیث اوپر گذری وہوئی ہوئی کی کہ حسین خوشبو ہو اور کہا طیبی نے کہ زیور کو کپڑونمین کہا مجازاً **وعن** عائشۃ قالت کان الرکبان یمرون بنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرمات فاذا جاروا بنا سدلت احدنا جلبابہا من راسہا علی وجہہا فاذا جاوزونا کشفناہ رواہ ابوداود ورواہ ابن ماجۃ معناہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا قافلہ گذرتا ہمپہ یعنی عورتونپر اور ہوتمین ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احرام باندہی ہوی یعنی اور بسبب احرام کی مونہہ کہلی ہوتی پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہماری آگی سی ڈالتی ایک ہماری چادر اپنی سر سی اوپر مونہہ اپنی کی یعنی اسطرح کہ مونہہ کو لگتی پس جسوقت کہ بڑہ جاتا قافلہ ہمسی کہولدیتین ہم مونہہ اپنا نقل کی یہہ ابوداود نے اور واسطی ابن ماجہ کی معنی اسکی **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدہن بالزیت وہو محرم غیر المقتت یعنی غیر الطیب رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی استعمال کرتی تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مقتت اوس تیل کو کہی ہین کہ پہول خوشبو کی اوسمین ڈالکر پکایا جاوی تا خوشبودار ہوجاوے یا ملا جاوے اوسمین تیل خوشبو کا پہر جانا چاہیی کہ محرم اگر ساری حضور پر تیل لگاوی خوشبو کا مانند تیل بنفشہ اور گلاب کے اور موتیہ وغیرہ کی تو اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا لازم آتا ہی اتفاقا اور اگر تیل لگاوی زیتون کا یا تلونکا کہ اوسمین خوشبو نہ ملی ہو اور بہت لگاوی تو اوسپر دم لازم آویگا نزدیک ابوحنیفہ کی اور صدقہ نزدیک صاحبین کے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ اختلاف اس صورت مین ہی کہ ہون دو تیل خالص خوشبو سی بغیر پکائی ہوئی پس جو خوشبودار ہو کہ جسمین پہول گلاب وغیرہ کی ڈال کر خوشبودار کیا ہو واجب ہوگا دم بسبب استعمال وسکی اتفاقا اور اسیطرح جبکہ ہو زیت پکایا ہوا پس اوسمین بہی دم دینا آویگا بالاتفاق اور یہی اختلاف اس صورت مین ہی کہ تیل بہت لگاوی اور اگر کم لگاویگا تیل زیتون یا تلونکا تو اوسپر صدقہ آویگا اتفاقا یہہ یہہ دم وغیرہ دونو تیلونکی استعمال سی جب لازم ہوتا ہی کہ استعمال کری اونکو بطور خوشبو لگانیکی اور اگر استعمال کری اونکو بطور دوا کی تو نہین آنیکا اوسپر کچہہ بالاجماع بخلاف استعمال کرنی مشک وادر خوشبوئونکی کہ اونکی استعمال سی ہر نوع دم لازم آتا ہی خواہ بطور خوشبو کی استعمال کری خواہ بطور دوا کی ع ح ہ ودرمختار **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** نافع ان ابن عمر وجد القر فقال ائتونی علی نوبا یا نافع فالقیت علیہ برنسا فقال ائتونی علی ہذا وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبسہ المحرم رواہ ابوداود روایت ہی نافع سی یہہ کہ ابن عمر نی پائی سردی پس کہا ڈال مجہپر کوئی کپڑا ای نافع پس ڈالی مینی اوپر ہمارا نی پس فرمایا ڈالتا ہی تو مجہپر یہہ اوتحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ پہنی اوسکو محرم نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ہمارے مذہب مین یہہ ہے کہ اگر سی ہوئی کپڑے کو اوسطرح استعمال کری کہ معمول ہی دوکی استعمال کرنیکا تو منع ہی والا نہین پس ہارانی کو بدن پر ڈال لینا منع نہین چنانچہ بیان اسکا اوپر ہوچکا ہی اور ابن عمر نی اس سی منع کیا پس یا تو مذہب ونکا یہی ہوگا کہ مطلق سی ہوئی کی استعمال سی پرہیز کرتی ہونگی اور یا اسلیی منع کیا کہ سر ڈانکا ہوا ہوگا ح ہ مولانا **وعن** عبداللہ بن مالک ابن بحینۃ قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو محرم بلحی جمل من طریق مکۃ فی وسط راسہ متفق علیہ اور روایت ہی عبداللہ بن مالک کیسی ایسا عبداللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہی کہا سینگی کی کچہوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچون بیچ سر اپنی مین حالت احرام مین بیچ مکان لحی جمل کی راہ مکہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابن بحینہ دوسری صفت ہی عبداللہ کی سہلی لفظ مالک کو ساتہہ نونین کی پڑہتی ہین اور ابن بحینہ مین الف لکہا جاتا ہی اور بحینہ نام تہین عبداللہ کی اور بیوی مالک کی اور سر مین پچہنی یعنی سی بال ضرور ٹوٹی ہونگی پس یہہ محمول ہی حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہہ پچنی لی کہ وہان بال نہون تو جائز ہی بغیر فدیہ کی ح م **مسئلہ** جو تہائی سری کہ منڈا دی یا بہنون وغیرہ کی سبب بال جو تہا ہی

سری کم کی تو ٹین تو صدقہ دی یعنی ایک بھوکی کو کھلا دی یا دو سیر گیہون دی اور چوتھائی سری زیادہ منڈاوی یا غذ یا پھنی بلا غذ دی اور اوس سے ہال اسقدر تو ٹین تو دم آتا ہی یعنی ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کری اور اگر بسبب بغیر کی چوتھائی یا چوتھائی سری زیادہ منڈاوی یا بسبب جا رضہ کی پھنسی سے اور اسقدر بال ٹوٹین تو انتیا ہی محرم کو کہ تین پیر وغیرہ سے ایک چیز کری ذبح کری بکری یا چھ مسکینو کو تین صاع گیہون دی ہر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزی رکھی متصل یا متفرق اور اگر محاجم یعنی اگر پھنسی کی جگہ سے بال منڈواوی پھنسی کی لبی تو دم آتا ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور صدقہ صاحبین کی نزدیک اور پھنسی کی جگہہ سی مراد ہی دو نو کناری گردن کی اور گدی اور اگر ساری گردن منڈواوی تو دم آتا ہی اتفاقا اور اگر سا لیسی کم منڈواوے تو صدقہ مذکورہ آتا ہی اور آپ سے بال ٹوٹین تو کچھہ نہین آتا ف مناسک ملا علی **وعن** اَنَسٍ قَالَ اَحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی انس سے کہا سینگی کچھوائی یعنی بہری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وہ بھی محرم پشت قدم پر بسبب درد کی کہ تہا اوکی نقل کی ہیہ ابو داود اور نسائی نی ف یہہ پچھنی یعنی متصور ہین بغیر ٹوٹنی یا لوکی بس نہین اسکال اسمین اور معہذا عذر بھی تہا **وعن** اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میمونہ سی اوسوقت کہ تہی بغیر احرام کی اور بنا کیا ساتہہ اوکی یعنی تصرف مین لائی اور وہ تہی بغیر احرام کی اور تہا مین پیغام پہچانیوالا درمیان حضرت کی اور میمونہ کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہے ف اوپر کی حدیث ابن عباس کی گذری اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نی حالت احرام مین میمونہ سی نکاح کیا اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام مین کیا جانا چاہیے کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم مین ہے ہی اور یہہ دونو مین سی ایک مین بھی نہین ہے پس نہین پہنچتی ہی یہہ اوسکی درجہ کو رع در شرح حدیث یزید کہ بالا گذشت **باب المحرم یجتنب الصید** باب ہی بیچ بیان محرم کی کہ بچی شکار سی ف محرم کو شکار کرنا اور راہ دکہانی اور کوا اور اوسکی طرف شکار کی حرام ہی سب علما کی نزدیک اور اگر ان افعال مین سی کچھہ بھی کریگا لازم ہوگا اوپر بدلہ یعنی قیمت شکار کی ساتہہ تخصیص وصاحبین کے بسبب قیمت اوس جگہہ کے کہ شکار کیا ہی یا بسبب قیمت اس موضع کی کہ قریب ہوا اوس سے اگر موضع شکار مین نہوا اوسکی قیمت پہر اگر چاہی خریدی ساتہہ قیمت اوسکی ہدی اگر اسکی اوسمین پس ذبح کری اوسکو حرم مین یا اگر چاہی خریدی ساتہہ قیمت اوسکی غلہ اور دیوی ہر فقیر کو آدا آدا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کجھور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دی کم اس سے ندی اور اگر چاہی روزہ رکھی بدلی اناج ہر فقیر کی ایک ایک روزہ ہہ اگرچہ رہی کم طعام فقیر سی سدہ دی اوسکو یا ایک روزہ رکھی بدلی وسکی اور قصدا شکار کرنیوالا اور بہول کر کرنیوالا برابر ہین ما اور اگر زخمی کری شکار کو یا کاٹ ڈالے اوسکا یا کہاڑی بال وسکی بدلہ دی اوسچیز کا کہ ناقص ہوگی قیمت اوسکی سی اور اگر اوکپڑی پر اوسکی یا کاٹی ہاتہہ یا نون اوسکی پس ایسا ہو جاوے کہ بچا نہ سکی اپنی کو بلی وغیرہ سی پس اوسپر قیمت پوری ہی اور اگر دودہ دوہی اوسکا پس قیمت دی اوسکی دودہ کی اور اسیطرح اگر انڈا توڑی تو اوسکی قیمت دے اور بیچ کہانی محرم کی شکار کو تفصیل ہی کہ اگر محرم آپ شکار کری یا کوئی اور محرم شکار کری کہانا اوسکا محرم کو حرام ہی بالاتفاق اور اگر غیر محرم شکار کری اپنی لیی یا محرم کی لیی باذن اوسکی یا بغیر اذن اوسکی لیکن کئی مذاہب اور اقوال ہین علما کی مذہب بعضی صحابہ کا کہ حضرت علی ہی اثنین ہین اور بعضی تابعین کا یہ ہے کہ حرام ہی محرم پر کہانا شکار کا مطلق اور دلیل اوکی حدیث صعب بن جثامہ کی ہی اور مذہب امام شافعی اور احمد کا یہ ہے کہ اگر محرم آپ شکار کری یا کوئی اور اوسکی لیی شکار کری ساتہہ اذن اوسکی یا بغیر اذن اوسکی تو حرام ہی اور اگر غیر محرم شکار کری اپنی لیی اور کہلا دیوے محرم کی لیی بطریق ہدیہ کی تو بھی حلال ہی اور مذہب امام ابو حنیفہ اور علما راوکی کا یہ ہے کہ حلال ہی کہانا گوشت شکار کا محرم کو جبتک کہ آپ شکار نکرے

اور حکم کرنا ساتھ اوسکی اور راہ نہ بتاوی اوسکو شکار کی طرف اوسکی اور مدد کرنی شکار کرنی پر وہ یا کوئی اور محرم اگر یہ اوسکی لیی شکار کیا جاوی چنانچہ حدیث
ابی قتادہ کی دلالت کرتی ہی اسپر اور مراد شکار رسی ہے حیوان وحشی بسبب اصل خلقت کی کہ پیدائش فسل اوسکی جنگل مین ہو پس خارج
ہی محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور گائین اور اونٹ اور مرغ اور بطخ گھر کی پلی ہوئی کا اور محرم پر بدلہ آتا ہی بسبب ذبح کرنی کبوتر کی اور ہرن
پلی ہوی کی اور شکار کرنا جانور دریائی کا حلال ہی محرم وغیر محرم کو خواہ اوسکو کہاتی ہون یا نکہاتی ہون بسبب اس آیہ شریفہ کی احل لکم صید البحر وطعامہ
آخر آیۃ تک پھر جنگل کی جانور جو کہائی جاتی ہین حرام ہی شکار کرنا اوسکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کہائی نہین جاتی ہین یا نکو تقسیم کیا ہی صاحب الم فی
دو قسم پر ایک تو وہ ہین کہ ایذا دیتی ہین طبعا اور ابتدا کرتی ہین ایذا دینے اور پھاڑنے کی اکثر اوقات اور پھیڑی اور مانند اسکی پس جائز ہی محرم کو قتل کرنا اوسکا اور نہین آتا اوسپر کچھ
اور ایک وہ ہین کہ ابتدا نہین کرتی ساتھ ایذا کی اکثر مانند چمگ وغیرہ کی پس حلال نہی محرم کو مارنا اونکا اگر چوٹ کرین یا وسپر اور نہین آتا اوسپر کچھ یا دم اگر چوٹ نکرین
تو نہین مباح محرم کو ابتدا کرنی ساتھ مارنیکی اگر ماریگا اونکو ابتدا تو لازم ہوگا اوسپر بدلہ جو متقی

الفصل الاول فصل پہلی **عن**

الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ
فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاٰیت ہی صعب بن جثامہ سی ہی کہ اونہون نی بطریق تحفہ کی بھیجا واسطی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی گورخر اور حضرت نہی ابواء مین یا ودان مین پس پھیر دیا حضرت نی اونپر پس جبکہ دیکھی حضرت نی وہ چیز کہ تہی پنچ چہرہ اوسکی یعنی ناخوشی اوم
غم معلوم کیا بسبب قبول کرنیکی فرمایا تحقیق ہمنی نہین پھیر دیا اوسکو تمپر مگر اسلیی کہ تہی ہم حرام باندہی ہوئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابواء اور ودان
نام ہی جگہونکا درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ظاہر اً یہہ حدیث دلیل ہی اونکی کہ جو مطلق شکار کی گوشت کہا یکو حرام کہتی ہین محرم کی لیی اور مذہب ہمارے
مذہب حضرت عمر اور ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا ساہی پس ہمارے نزدیک مراد یہہ ہے کہ گو خرزندہ شکار کر کر بھیجا تہا اوسکا لینا
محرم کو درست نہین اسلیی پھیر دیا لیکن ایک روایت مین آیا ہی کہ گوشت گورخر کا بھیجا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ران گورخر کی بھیجی اور ایک روایت مین آیا
ہی کہ ٹکڑا اوسکا بھیجا اون روایتونسی معلوم ہوتا ہی کہ یہان ہی گوشت اوسکا مراد ہو **جواب** یہہ کہ اول زندہ گورخر بھیجا ہوگا وہ نہ لیا پھر ران اور
گورخر کی کہ اوسکو بعضون نی گوشت کر تصور کیا اور بعضون نی ٹکڑا اوسکا کہا بھیجی اور بڑی دلیل ہماری یہہ حدیث ہی کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس موضع عرج مین حالت احرام مین حضرت نی حکم کیا ابو بکر کو کہ بانٹ دو اوسکو ہمراہیونکو اور شافعیہ کہتی ہین کہ پہلے گمان اسکی کہ میری لیی شکار کیا گیا
ہی ع **وعن** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ
فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَآهُ أَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسَهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ حَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَنَدِمُوا فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ
شَيْءٌ قَالُوا مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا فَلَمَّا أَتَوْا
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا
اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ وہ نکلے ساتھہ ہمراہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سال حدیبیہ مین پس پیچھے رہ گئی وہ بعضی اپنی یارونکی ساتھہ درپاردی
محرم تہی اور ابو قتادہ تہی غیر محرم پس دیکہا اونکی یارون نی گورخر پہلی اونکی دیکھنی سی پس جب دیکہا یارون اونکی نی گورخر کو چھوڑ دیا اوسکو یہانتک
کہ دیکہا اوسکو ابو قتادہ نی پس سوار ہوئی اپنی گھوڑی مین پر پھر مانگا یارونسی یہہ کہ دیویں اوسکو کوڑا اوسکا پس نہ دیا اونہون نی کوڑا پھر لیا ابو قتادہ نی کورا
یعنے گھوڑیسی اوتر کر پھر حملہ کیا گورخر پر پس مارا اوسکو پھر کہایا اور کہایا ساتھہ والون نی پھر شبہان ہوی یعنی گمان اسکی کہ محرم کو مطلق شکار کا کہانا

درست نہین پس جبکہ ملی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا اپنی یعنی حکم اوسکا کہ آیا کہا نا اوسکا درست تہا ہکو یا نہین فرمایا کہ ہی تمہاری پاس اوسین سے کچھ کہا اونہون نی ہماری ساتہہ ہی یا نون اوسکا پس لیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت اون دونو کی یہہ ہی کہ پس جب آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خبر دیا حضرت نی کہ ہم مین سی کسنی حکم کیا تہا ابو قتادہ کو یہہ کہ حملہ کری گدہی پر یا اشارہ کیا تہا طرف اوسکی کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا پس کہاؤ جو باقی رہا ہوا اوسکی گوشت مین سی **ف** کہایا اوسکو اور ایک روایت صحیحین مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہا یا اوس سے تطبیق انمین یون دیجاوی کہ اول حضرت نی نہ کہایا ہوگا بخوف اسکی کہ کسی محرم نی حکم کیا ہوگا یا مدد کی ہوگی جب یہہ امر تحقیق ہوگیا فرمایا اور حکم کیا تہا یعنی صریح حکم کیا تہا یا دلالت کی تہی یعنی راہ بتائی تہی اوسکیطرف اور فرق دلالت اور اشارت مین یہہ ہی کہ دلالت زبان سی ہوتی ہی اور اشارۃ ہاتہہ سی اور بعضون نی کہا کہ دلالت غائب مین ہوتی ہی اور اشارۃ حاضر مین اور دلالت حرام ہی محرم کو حل مین اور حرم مین اور غیر محرم کو حرام ہی حرم مین حل مین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مباح ہی محرم کو کہانا گوشت شکار کا اگر آپ اوسکا نہ کیا ہوا اور دلالت اور اشارۃ اور مدد کی ہوا اور اسمین روہی اونکا کہ جو مطلق شکار کی گوشت کہانیکو منع کرتی ہین ح ع **وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس لا جناح علی من قتلهن فی الحرم او الاحرام الفارۃ والغراب والحدأۃ والعقرب والکلب العقور متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پانچ جانور ہین گناہ اوسپر کہ ماری اونکو حرم مین اور احرام مین چوہا اور کوا اور چیل اور بچہو اور کتا کٹ کہنا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کو لیسی مرد کو سیاہ و سفید ہی کہ وہ اکثر مردار نجاست کہاتا ہی جیسا کہ روایت آیندہ مین آیا ہی اس سے نکل گیا کوا کہ ابقمی کہا نیوالا کہ رنگ اوسکا سیاہ ہوتا ہی اور چونچ اور پانون اوسکی سرخ اور کتی کٹ کہنے کی حکم مین ہین سب جانور درندی حملہ کرنیوالی ع **وعن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس فواسق یقتلن فی الحل والحرم الحیۃ والغراب الابقع والفارۃ والکلب العقور والحدیا متفق علیہ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پانچ جانور موذی ماری جاوین حل مین ہی اور حرم مین ہی یعنی بغیر احرام کی ہو مارنیوالا یا احرام باندہی ہو سانپ کو ابقع اور چوہا اور کتا کٹ کہنا اور چیل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حرام ہی مارنا اوس کتی کا کہ جسمین منفعت ہو اور ایسی ہی مارنا اوس کتی کا کہ جسمین منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانورونکا کہ مذکور ہوا حصر انمین پر نہین ہی بلکہ یہی حکم ہی سب موذی جانورونکا مانند چیونٹی اور مچہر اور پسو اور چیچڑی اور کہٹ مل اور مانند انکی اور اگر ماری جون اسدی جو چاہی ع ح **متفق الفصل الثانی** فصل دوسری **عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لحم الصید لکم فی الاحرام حلال مالم تصیدوہ او یصاد لکم رواہ ابوداود والترمذی والنسائی** اور روایت ہی جابر سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطے تمہاری بیچ احرام کی حلال ہی جبتک کہ نہ کیا ہو تمہاری شکار یا نہ کیا گیا ہو واسطے تمہاری نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نی **ف** یعنی اگر تم حالت احرام مین شکار کروگی یا تمہاری لیی کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنیوالا محرم نہو تو نہین درست ہوگا کہانا اوسکا دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی مالک و شافعی نی اسپر کہ حرام ہی گوشت اوس شکار کا کہ شکار کیا ہوا سکو غیر احرام والینی واسطے حرام والیکی اور ابو حنیفہ نی یہہ معنی لیی ہین کہ اگر بطریق تحفہ کی بہیجا جاوی طرف تمہاری شکار تو اوسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بہیجی تو نہین حرام ہوگا معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر شکار کیا جاوی بہوجہ حکم تمہارکی تو نہین درست کہانا اسکا پس نہین حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کری اوسکو غیر محرم احرام والیکی لیی بغیر امر یا دلالت یا اشاری اوسکیطرف **وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجراد من صید البحر رواہ ابوداود والترمذی**

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ٹڈی شکار دریا کیسی ہی نقل کی ہیہ ابوداؤد اور ترمذی نی ف کہا علما ہماری نی کہ ٹڈی کیونکہ شکار دریا کا اسلیی کہا کہ یہہ مشابہ ہی شکار دریا کی اس بات مین کہ بغیر ذبح کی درست ہی پس نہین جائز ہی محرم کو مارنا ٹڈیکا اور لازم آویگا اوپر بسبب مارنی اوسکیکی تصدق یعنی صدقہ دینی جو چاہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ ٹڈی شکار جنگل کیسی ہے کہا ابن ہمام نی کہ اسی پر مین اکثر علما انتہی اور بعضے علمانی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جائز ہی شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو اسلیی کہ یہہ شکار دریا کا ہی اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہی بموجب اس قول اللہ تعالی کی واحل لکم صید البحر اور متم رجاع ح وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نقتل المحرم السبع العادی رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا مارڈالے محرم درندی حملہ کرنیوالی کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی ف حملہ کرنیوالیکو یعنی جو کہ قصد کری مارڈالنی اور زخمی کرنیکا مانند شیر اور بہیڑیی اور چیتی وغیرہ کی ع وعن عبد الرحمن بن ابی عمار قال سالت جابر بن عبد اللہ عن الضبع اصید ہی فقال نعم قلت ایوکل فقال نعم قلت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم رواہ الترمذی والنسائی والشافعی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمار سی کہا پوچھا مینی جابر بن عبد اللہ سی حال جانور چرنع کا کیا شکار ہی پس کہا ہان پس کہا مینی کہا یا جاوی کہا کہ ہان پھر کہا مینی کہ سنا ہی تنی اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ہان نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف شکار ہی وہ یعنی شکار ہی کہ کہانا اوسکا محرم کو حرام ہی یا نہین اور کہانا گوشت چرنع کا نزدیک امام شافعی کی درست ہی بموجب اس حدیث کی اور امام مالک اور امام اعظم کی نزدیک نہین درست بموجب حدیث کی کہ اگلی آتی ہی ع وعن جابر قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضبع قال ہو صید ویجعل فیہ کبشا اذا اصابہ المحرم رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال جانور چرنع کا فرمایا کہ وہ شکار ہی اور دیوی بیچ اوسکی دنبہ یا مینڈھ جسوقت کہ پہنچی اوسکو محرم نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنے اگر محرم نی احرام کی حالت مین چرنع کو شکار کیا یا خریدا اوسکو اوسکی بدلی ایک دنبہ یا مینڈھا دینا آتا ہی ع وعن خزیمۃ بن جزی قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الضبع قال اویاکل الضبع احد وسالتہ عن اکل الذئب قال او یاکل الذئب احد فیہ خیر رواہ البزار مبنی وقال لیس اسنادہ بالقوی اور روایت ہی خزیمہ بن جزی سے کہا پوچھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال کہانی چرنع کیسی فرمایا کیا کہاتا ہی چرنع کو کوئی یعنی نہ چاہیی کیسکو کہانا اور پوچھا مینی حضرت سے حال کہانی بہیڑیی کا فرمایا کیا کہاتا ہی بہیڑیی کو وہ کوئی کہ اوسمین ہو بھلائی یعنی ایمان یا تقوی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا نہین اسناد اسکی قوی ف یہہ حدیث نفس الامر مین صحیح ہی اگرچہ ضعیف ہی باعتبار سند کی اور قوتہ دی ہی اسکو روایت ابن ماجہ کی نی کہ لفظ اوسکی یہہ ہین من اکل الضبع اور موید ہی اسکی یہہ حدیث کہ حضرت نی منع فرمایا ہی کہانی ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیون کیسی کہ درندہ ہین سی ہو اور یہہ ہی ذی ناب درندہ پس بسبب تعارض دلیلونکی بیچ تحریم اور اباحت کی مکروہ تحریمی ہی یہہ نزدیک بوحنیفہ کی ع **الفصل الثالث** فصل تیسرے

عن عبد الرحمن بن عثمان التیمی قال کنا مع طلحۃ بن عبید اللہ ونحن حرم فاہدی لہ طیر وطلحۃ راقد فمنا من اکل ومنا من تورع فلما استیقظ طلحۃ وافق من اکلہ فقال اکلناہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم

روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سی کہ کہا تھی ہم ساتھہ طلحہ بن عبید اللہ کی اور ہم تھی محرم پس ہدیہ لایا گیا ایک جانور پرندہ یعنی پکا ہوا

اور طلحہ سوئی تھی پس بعضون نے ہم مین سے کہا یا یعنی اسلیے کہ جائز ہی محرم کو کہانا گوشت شکار کا اگر حکم وغیرہ نکیا ہو اور بعضون نے ہم مین سی پرہیز کیا یعنی اس گمان پر کہ محرم کو کہانا اسکا درست نہین پس جب جاگی طلحہ موافقت کی اون شخصون سے کہ کہا یا تھا اور سکو کہا طلحہ نے پس کہا یا ہمنے اسکو یعنی مثل اسکے کہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** موافقت کی یعنی ساتھہ قول کی یا فعل کی یعنی یا تو یہہ زبانی کہا کہ ایسا کیا یا آپ ہی باقی رہا ہو کہانا یا اور مراد جانور سی یا تو جنس ہی کہ کئی قسم کا جانور بڑا تھا کہ کفایت کیا جماعت کو ع **باب الاحصار وفوت الحج**

باب ہے بیچ بیان روکنی محرم کی اور فوت ہوجانی حج کی **ف** روکنی محرم کی ہمارے نزدیک جب باز رکھی محرم کو حج سی بیماری یا دشمن یا خرچ ہوچکی یا محرم عورۃ کا یا خاوند اوسکا راہ مین مرجاوی تو چاہی اوسکو یہہ کہ بھیجی ایک بکری کہ ذبح کیجاوی اوس کیطرف سی حرم مین بیچ وقت معین کی اور احرام سی نکلی بعد ذبح ہونی اوسکی بغیر سر منڈانی اور بال کتروانی کی اور قارن ہو تو دو جانور بھیجی اور تینون امامونکے نزدیک رکنا بسبب دشمن ہی کی ہوتا ہی پس مریض اونکے نزدیک باقی رہتا ہی احرام پر اور اگر عذر جاتا رہی اور حج فوت ہو نکلی احرام سی ساتھہ عمل عمرہ کی اور فوت ہونی حج کی بعد احرام باندہی ہوی تھا اور نہ پایا مکان وقوف کا یعنی عرفات بیچ زمانہ وقوف کی کہ وہ بعد زوال عرفہ سی تا طلوع فجر نحر کی ہی اگرچہ ایک ساعت ہو اور یہان ایک عجیب مسئلہ ہی کہ اگر کوئی پہنچی وہان اخیر رات نحر کیمین اور نہار عرفہ کی پڑہی نہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاؤنگا عرفہ اتکو تو فوت ہوگی عشا اور ٹھہرا ہوؤنگا عشا مین تو فوت ہوگا وقوف پس بعضون نے تو کہا ہی کہ مشغول ہو عشا مین اگرچہ فوت ہو اوس سے وقوف اور بعضون نے کہا کہ چھوڑدی نماز اور جاوے طرف عرفہ کی ح ع **مسئلہ** درمختار مین لکہا ہی کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چھوڑدی نماز اور جاوی عرفات کو **الفصل**

الاول فصل پہلی **عن** ابن عباس قال قد حصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحلق رأسہ وجامع نساءہ ونحر ھدیہ حتی اعتمر عاما قابلا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا روکی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوا سر اپنا اور صحبت کی بیبی عورتونسی یعنی بعد حلال ہونی کامل کی اور ذبح کی ہدی اپنی یہانتک کہ عمرہ کیا اگلی سال نقل کی یہہ بخاری نے **ف** روکی گئی ہمنے عمرہ کیا احرام باندہ کر کی کوچلی تھی مشرکون نے روکا حدیبیہ مین حضرت احرام سی نکل آئی اور واوجامع نساءہ اچ مین مطلق جمع کی لیی ہی یعنی منڈانا وغیرہ ترتیب سی نہین مذکور ہی اور صحیحین مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب نے احرام سی نکلی حدیبیہ مین جبکہ روکا اونکو مشرکون نے اور حضرت تھی احرام باندہی ہوئی عمرہ کیا پس نحر کیا یعنی ہدی ذبح کی پہر سر منڈایا پہر فرمایا اپنی اصحاب کو کہ کھڑی ہو پس نحر کر و پہر سر منڈاؤ اور ہدایہ مین ہی کہ پہر احرام سی نکلی کہا ابن ہمام نے کہ اس قید نے یہہ فائدہ دیا کہ نہین احرام سی نکلنا محصر پہلی ذبح ہونی ہدی کی پس اگر محصر یعنی روکنی والی نے ہدی بہیجی اور کہدیا کہ فلانی دن ذبح کرنا اور اسنے گمان کیا کہ روز موعود مین ذبح کی گئی پس کی اسنے کوئی چیز ممنوع احرام کی پہر معلوم ہوا کہ اوس روز نہ ذبح ہوئی تھی لازم ہوگا اوسپر بدلہ یعنی جانور ذبح کرنا وغیرہ ذلک اور اسیطرح اگر ذبح کی حل مین اس گمان پر کہ یہہ حرم ہی اور جائز ہی امام شافعی کے نزدیک ذبح کرنا ہدی رکنی کا جہان روکا جاوی اور حنفیہ کہتی ہین کہ نہ ذبح کری محصر ہدی کو مگر حرم مین اور باقی ہدایا مین اتفاق ہی دونو کا کہ نہ ذبح کیجاوین مگر حرم مین اور جو کہ رکنی کی جگہہ ذبح کرنیکو کہتی ہین دلیل اونکی یہہ ہی کہ حضرت نبی اور صحابہ رضی حدیبیہ ہی مین ہدی ذبح کی باوجودیکہ وہ زمین حل مین سے اور حنفیہ یہہ جواب دیتی ہین کہ ممکن نہا ہدی کا پہنچنا حرم مین پس بصورت وہین ذبح کی اور بعضی کہتی ہین کہ کچھہ حدیبیہ حل مین ہے اور کچھہ حرم مین پس شاید کہ ذبح حرم مین کی ہوگی اور اگلی سال یعنی ساتوین برس ہجری مین اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی محصر ہو یعنی رک جاوی تو قضا اوسکی کری ہمارے نزدیک قضا اوسکی واجب ہے اور شافعی کی نزدیک وسپر قضا نہین اور اگلی سال کی عمریکا نام عمرۃ القضا ہونا مودی ہی ہمارے مذہب کا ح ع **وعن** عبد اللہ ابن عمر قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحال

کفار قریش دون البیت فحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھدیاہ وحلق وقصر اصحابہ رواہ البخاری

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا نکلے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عمرہ کی لہی پس روکا کفار قریش نی ورہی خانہ کعبہ کی پس ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور ہدی اپنی کی اور سر منڈوایا اور کتروای بال یارون اونکی نی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یارون اونکی نی یعنی بعضی یارون نی بال کتروائی اور بعضون نی سر منڈای اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہین لازم ہی سر منڈانا بال کتروانی محصر پر نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد رح کی اور ابو یوسف نی کہا کہ کرنا چاہیی ایک چیز کو نہین سی اور اگر نہ کریگا تو احرام سی نکل آویگا اور نہین آویگا اوسپر کچہہ ع **وعن المسور** بن مخرمۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر قبل ان یحلق وامر اصحابہ بذلک رواہ البخاری

اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نحر کیا پہلی سر منڈانی کی اور حکم کیا اپنی صحابیونکو ساتہہ اسکی یعنی نحر کی پہلی سر منڈانی کی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن ابن عمر** انہ قال لیس حسبکم سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حبس احدکم عن الحج طاف بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم حل من کل شیء حتی یحج عاما قابلا فیھدی او یصوم ان لم یجد ھدیا رواہ البخاری

اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی کہا کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یعنی قول ونکا کہ اگر روکا جاوی ایک تمہارا حج کرنیسی یعنی مانع ہوکو ئی عذر بڑی رکن حج کیسی کہ وہ وقوف عرفہ ہی اوالغ ہو طواف اور سعی سی تو طواف کری خانہ کعبہ کا اور سعی کری صفا اور مروہ مین پہر حلال ہووی ہر چیز سی یعنی جو کچہہ احرام مین کر احرام تہا وہ درست ہوا یہانتک کہ حج کری اگلی سال پہر ہدی ذبح کری یا روزہ رکہی اگر نہ پاوی ہدی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** جانا چاہیی کہ فائت یعنی جسکا حج فوت ہوا گر وہ مفرد ہو تو اوسپر قضا ہی حج کی سال آیندہ مین اور نہ عمرہ ہی اوسپر اور نہ دم یعنی جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کہ اگر حج کرنیسی روکا جاوی راستی مین تو حرم مین ہدی بہیجی جب وہان ذبح ہو تو احرام سی نکل جاوی اور سال آیندہ قضا کری حج کی اور ایک عمرہ کری اگر مفرد ہی اور اگر قارن ہی تو دو عمرہ کری اور اگر وہان نہیچ کر روکا جاوے یعنی وقوف عرفہ کا بسبب غلبے کی نہ میسر ہو اور طواف اور سعی کر سکتا ہی تو طواف اور سعی کری یعنی عمرہ کر کر احرام سی نکل آوی اور سال آیندہ مین قضا حج کی کری پہر ہدی ذبح کری یا روزہ رکہی اگر ہدی نپاوی اور اس حدیث مین ہی صورت مذکور ہی اور اگر وقوف قارن یعنی حج اور عمرہ کی نیت کی ہو تو وہ طواف کری واسطے عمرہ کی اور سعی کری اوسکی لیی پہر دوسرا طواف کری واسطے فوت ہونی حج کی اور سعی کری اوسکی لیی اور سر منڈاوی یا بال کتروادی اور باطل ہوگا اوسسے دم قران کا اور اگر ہوگا متمتع تو باطل ہوگا تمتع اوسکا اور ساقط ہوگا اوسسے دم اور اگر نہ لایا ہو ہدی کری اوسکو جو چاہی اور ان سب فوت کرنیوالونپر نہین واجب ہوگا سال قضا مین مگر حج ع ح **وعن عائشۃ** قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ضباعۃ بنت الزبیر فقال لھا لعلک اردت الحج قالت واللہ لا اجدنی الا وجعۃ فقال لھا حجی واشترطی وقولی اللھم محلی حیث حبستنی متفق علیہ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا داخل ہوئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کی پس فرمایا اوسکو شاید کہ تو ارادہ کرتی ہی حج کا یعنی ہماری ساتہہ پس ہم ہی چاہتی ہین کہ چلو تو حج کی لیی ہماری ساتہہ کہا اوسنی یعنی ہان ارادہ رکہتی ہون ولیکن قسم ہی اللہ کی نہین پاتی مین اپنی تئین گر بیمار یعنی اپنی مین ضعف پاتی ہون بسبب بیماری کی نہین جانتی کہ حج پورا کر سکونگی پس فرمایا اوسکو کہ حج کر تو یعنی احرام حج کا باندہ اور شرط کر تو کہہ کہ اے اللہ میرا مکان نکلنی کا احرام سی اور جگہہ ہوگا کہ روکی تو مجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جس جگہہ مجکو مرض پیدا ہو اور نہ چل سکو نہین خانہ کعبہ کیطرف پس اوس جگہہ احرام سے باہر نکل آوگی مین اور تینون امام جو کہتی ہین کہ احصار یعنی رکنا بسبب مرض کے نہین ہوتا وہ دلیل پکڑتی ہین ساتہہ اس حدیث کی کہ اگر بسبب مرض کی بیمار

ہونا احرام سی باہر نکلنا تو یہ حکم کرنی حضرت اوسکو ساتھہ شرط کرنیکی کیونکہ بیفایدہ تہی اور امام اعظم جو کہتی ہین کہ احصار بسبب مرض کی بہی ہوتا ہی دلیل پکڑتی ہین ساتھہ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کی کہ آگی آتی ہی اور اور دلیل اونکی یہہ ہے کہ ابن عمر منکر تہی شرط کرنیکی اور کہتی کہ کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت تمہاری نبی کی اور یہہ بہی کہتی ہین کہ فائدہ شرط کرنیکا یعنی اس عورۃ کی حق مین یہہ تہا کہ جلدی احرام سی نکل آوی اسلیی کہ اگر وہ شرط نکرتی تو دیر تکلتی یعنی جب پہنچتی ہدی اپنی جگہہ پر اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا محصر کو درست نہین کہ احرام سی باہر نکلی یہانتک کہ ذبح کیجاوی ہدی اوسکی حرم مین مگر یہہ کہ شرط کری یعنی اگر شرط کرلی کہ جہانمین روکون وہان احرام سی نکل اؤن تو بیحرج ورکنی کی حلال ہوجاتا ہی بغیر ذبح ہونی ہدی کی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عباسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر اصحابہ ان یبدلوا الہدی الذی نحروہ عام الحدیبیۃ فی عمرۃ القضاء رواہ **ف** یعنی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اپنی اصحاب کو یہہ کہ بدلین ہدی کی جانورونکو وہ جانور کہ ذبح کیی تہی سال حدیبیہ کہمین بیچ عمرۃ القضا کی نقل کی **ف** یعنی پہلی وقت احصار یعنی روکنی کی کہ جانور ہدی کی ذبح کیی تہی سال ینده کہ عمرہ قضا کا بجا لاوین اور جانور بدلی اونکی ذبح کرین تا ذبح کرنا حرم مین واقع ہو اسلیی کہ ہدی احصار ذبح نہین کیجاتی ہی مگر حرم مین جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اور یہہ جس صورتمین کہ ذبح کرنا حدیبیہ مین غیر حرم مین تہا ظاہر ہی اور اگر ہم کہین حدیبیہ مین ہی حرم مین تہا اسلیی کہ اکثر حدیبیہ حرم مین ہے پس بدل کرنا وسطی احتیاط اور حاصل کرنی فضیلت کی تہا اور امر وسطی استحباب کے اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مشکوۃ کہمین سفیدی چہوٹی ہوی ہی اور ایک نسخہ مین لاحق کردیا ہی لفظ ابوداؤد کا اور ایک نسخہ مین یہہ عبارت زیادہ ہی وفیہ قصۃ وفی سندہ محمد بن اسحٰق ح بع ع **وعن** الحجاج بن عمرو الانصاریؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کسر او عرج فقد حل وعلیہ الحج من قابل رواہ الترمذیؒ وابوداؤد والنسائیؒ وابن ماجۃ والدارمیؒ ومراد ابوداؤد فی روایۃ اخری او مرض وقال الترمذی ہذا حدیث حسنؒ وفی المصابیح ضعیفؒ اور روایت ہی حجاج بن عمرو انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ ٹوٹ جاوے یعنی پانون اوسکا یا لنگڑا ہوجاوی پس تحقیق ہوگیا حلال یعنی جائز ہی اوسکو ترک کری احرام کو اور پہر آوی بی بی اوسکی طرف اور لازم ہے اوسپر حج اگلی سال نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور زیادہ کیا ابوداؤد نی ایک روایت مین یا بیمار ہوجاوی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہے اور مصابیح مین کہا بغوی نی کہ یہہ ضعیف ہی **ف** یا بیمار ہو یعنی جسکو حادث ہو بعد احرام کی کوئی مانع سوائی احصار دشمن کے تو یہی جائز ہی ترک کرنا احرام کا یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ احصار یعنی روکنا بغیر دشمن کے بہی ہوتا ہی جیسا کہ مذہب ابوحنیفہ کا ہی اور یہہ ضعیف ہے یعنے سند بغوی کی ضعیف ہی پس اسکی سند ضعیف ہونیسی یہہ نہین لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بہی ضعیف ہو اور بر تقدیر تعارض کی ترجیح ہوگی حسن کیلیے ترمذی کو اور ضعیف کہنی بغوی کی اور ایک نسخہ مین بعد لفظ حسن کی صحیح بہی ہی اور تورپشتی نی کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہی ع ح **وعن** عبد الرحمن بن یعمر الدیلیؓ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحج عرفۃ من ادرک عرفۃ لیلۃ جمع قبل طلوع الفجر فقد ادرک الحج ایام منی ثلثۃ فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائیؒ وابن ماجۃ والدارمیؒ وقال الترمذیؒ ہذا حدیث حسنؒ صحیحؒ اور روایت ہی عبد الرحمن بن یعمر دیلی سی کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حج عرفہ ہی یعنی بڑا رکن حج کا تو ین تاریخ ذیحجہ کی وقوف عرفات کا ہی جسنی کہ پایا وقوف عرفات کا رات فرولقہ کہمین یعنی دسوین رات ذیحجہ کہمین پہلی طلوع ہونی فجر کی پس تحقیق پایا اوسنی حج دن منی کے تین ہین یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کہ جنکو ایام تشریق کہتی ہین ان تین دنون مین منا مین رہتی ہین اور رمی کرتی ہین پس جو شخص جلدی

کری بیچ دو دنکی پس نہین گناہ ہے پھر اور جو شخص کہ تاخیر کری پس نہین گناہ اوپر اسکے اور بلوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہے ہی ف یا باب حج یعنی حج فوت نہوا اور امن مین رہا فساد سی اگر جماع نکیا ہی وقوف کی اوجنسی وقوف نکیا یعنی ٹہہرکر فات مین یہانتک کہ فجر ہوگئی واجب ہے اوپر یہہ کہ نکلے آدمی احرام سی ساتھہ افعال عمرہ کی اور حرام ہی اوپر ہمیشہ احرام باندہی رہنا سال آیندہ تک اور جو شخص جلدی کری ایسے جو شخص کنکریان تینون مناروں پر ماروین تاریخ پچہی دوپہر کی ار کچلا آیا کی مین پس نہین اوپر اسکے گناہ اور ساقط ہوا اوسی سے تیروین رات کا رہنا اور کنکریان مارنی تیروین کی اور جو کوئی یا روین تاریخ منارہ تنکو کنکریان مار کر منا ہی مین ٹہیرا رہا یہانتک کہ تیروین تاریخ ہی تینون منارہ تنکو کنکریان مارین تو اوسپر ہی گناہ نہین یعنی دو نو باتین برابر ہین جائز ہونی مین اگرچہ تاخیر افضل ہی بسبب کثرت عبادت کی اور آباہی کہ اہل جاہلیت دو فریق تہی بعضی تعجیل کرتے جانتی تہی اور بعضی تاخیر کو پس یہہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل اور تاخیر دونو برابر ہین اور کسیپر گناہ نہین ع ہ پنجم

باب حرم مکۃ حرسہا اللہ تعالیٰ

باب ہی پنج بیان حرمۃ حرم مکی کی محفوظ رکہی اوسکو اللہ تعالیٰ آفات سی ف حرم کہتی ہین اوس زمین کو کہ گرد کعبہ اور مکی کی ہی بسبب تعظیم کعبہ کی حرم کو بہی اللہ تعالیٰ نی معظم و مکرم کیا ہی اور حرم اوسکا نام سلیمی ہوا کہ بسبب بزرگی اوسیکی حرام کی ہین اللہ تعالیٰ نی زمین بہت سی پیرامون کو وہ حرام نہین ہین اور جگہہ و بسبب حرم ہونیکا بعضون نی یہہ کہا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین مین بہیجا تو وہ ڈرتی تہی شیاطین سے کہ ہلاک کرینگے مجکو پس بہیجا اللہ تعالیٰ نی ملائکہ کو تا نگہبانی اونکی کرین پس جہان جہان حد ین حرم کی ہین وان فرشتی کہڑی ہوئی ہر طرف پس جتنی زمین درمیان کعبہ اور جگہہ کہڑی رہنی فرشتو کی تہی وہ حرم ہوئی اور بعضون نی کہا جب حجر اسود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نی وقت بنائی کعبہ کی رکہا روشن ہوگئی اوس سے زمین ہر طرف سی پس جتنی زمین روشن ہوئی بسبب روشنی حجر اسود کی وہ حرم ہوئی اور حدون حرم کی اوپر منارہی بنی ہوئی ہین علامت کی لیے ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کی نہین ہین ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عباس **قال** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ لا ہجرۃ ولکن جہاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا وقال یوم فتح مکۃ ان ہذا البلد حرمہ اللہ یوم خلق السموت والارض فہو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیمۃ وانہ لم یحل القتال فیہ لاحد قبلی ولم یحل لی الا ساعۃ من نہار فہو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیمۃ لا یعضد شوکہ ولا ینفر صیدہ ولا یلتقط لقطتہ الا من عرفہا ولا یختلی خلاہا فقال العباس یا رسول اللہ الا الاذخر فانہ لقینہم ولبیوتہم فقال الا الاذخر متفق علیہ وفی روایۃ ابی ہریرۃ لا یعضد شجرہا ولا ینفر صیدہا ولا یلتقط ساقطتہا الا منشد ف روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فتح مکہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن فتح مکہ کی کہ نہین ہے ہجرت ولیکن جہاد اور نیت خالص کی نی عمل مین باقی ہی اور جسوقت کہ بلائی جاؤ تمہارا کی لیی یعنی حکم کری امام جہاد کی لیی نکلنی کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کی کہ تحقیق یہہ شہر یعنی ساری زمین حرم حرام کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نی یعنی حرام کی لوگو پر تنکہ اوسکی اور واجب کیے اوپر تعظیم اوسکی اوسدنی کہ پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو یعنی حرمت اسکی قدیم سی سے پس وہ حرام کیا گیا ہی ساتھہ حرمت اللہ تعالیٰ کی قیامت تنک اور تحقیق ہرگز نہین حلال ہوا قتال دہین کسیکی لیی پہلی مجہسی اور نہین حلال ہوا قتال میری لیی مگر ایک ساعت دن سے یعنی دن فتح مکہ کی پس وہ حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اس ساعت کی ساتھہ حرمت اللہ کی روز قیامت تنک یعنی نہیں ملک نہ کاٹا جاوی درخت خاردار اوسکا یعنی اگرچہ ایذا ہوا وس سی اور نہ پہینکا جاوی شکار اوسکا یعنی نہ متعرض ہوا وس سے ساتھہ شکار کرنی اور وحشت دلانی اور برانگیختہ کرنکی اور نہ اوٹہایا جاوی لقطہ اوسکا مگر جو شخص کہ تعریف کری اوسکو یعنی اوسکو جانکر ہی اوٹہانا اوسکا اور نہ کاٹی جاوی گہاس اوسکی پس کہا عباس نی یا رسول اللہ مگر اذخر یعنی اذخر کہ نام ایک گہاس کا ہی وسکی اجازت دیجیی اہلیمی کو وہ واسطی گہاروان اور سنارون اونکیلی ہی یعنی اونکو حاجت ہی

ف ۱۲ منہ

پڑتی ہی اسکی بیچ گلانی لوہی اور سونے چاندی کی اور داخلی گہرونکی یعنی گہرونکی جیسی نہین کام آتی ہی پس فرمایا مگر اذخر یعنی اوسکو اکھاڑنا جائز ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور یہہ روایت ابی ہریرہ کی یہہ ہی کہ نہ کاٹا جاوی درخت اوسکا اور نہ اوٹھاوی گری چیز اوسکی مگر تلاش کرنیوالا ف نہین ہجرۃ الخ یعنی جب حضرت ہجرۃ کر کی سی مدینہ کو تشریف لائی تو ہجرۃ فرض تہی اوسپر کہ استطاعت رکھتا تہا پہر جب مکہ فتح ہوا تو منقطع ہوئی ہجرۃ کہ فرض تہی اسلیے کہ مکہ دار الحرب نرہا پس نہین حاصل ہوتا اب بسبب ہجرۃ کی وہ درجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن حاصل ہوتا ہی اجر بسبب جہاد کی اور اہی نیت سے اور باقی ہی قیامت تک وہ ہجرۃ کہ ہوتی ہی واسطی محافظت دین کی اور احکام اسلام کی اور نہ کاٹا جاوی درخت خاردار اوسکا چہ جای ویسا درخت اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جو کوئی کاٹی گہانس حرم کی یا درخت اوسکا مملوک نہین اور آپسی اوگا ہوا وسپر لازم ہوتی ہی قیمت اوسکی مگر خشک گہانس کے کاٹنے مین قیمت نہین دینی آتی لیکن کاٹنا اوسکا ہی درست نہین اور چرائی ہی نجاوی گہانس حرم کی مگر اذخر کہ اوسکا کاٹنا اوچرانا جائز ہی اور کہا ہ یعنی کہیئے ہی مشتبی ہی اسلیے کہ نباتات سی نہین ہے اور امام شافعی کی نزدیک جائز ہی چرانا جانور وکا حرم کی گہانس مین اور لقطہ اوس چیز کو کہتی ہین کہ پڑی پاوی اور مالک اوسکا معلوم نہو تو حکم اوسکا غیر حرم مین یہہ ہے کہ تعریف کری یعنی لوگون کی مجمع مین کہتا پہری کہ کسکی چیز ہمنی پائی ہی پہر اگر مالک ملی اور یہہ فقیر ہو تو اپنی کام مین لاوی اور اگر غنی ہو تو لہدیدی بعد ازان اگر مالک آجاوی تو اوسکو قیمت اوسکی دیوی اور حرم کی لقطہ مین نہین ہی مگر تعریف جیسا کہ احادیث مین فرمایا یہانتک کہ مالک ملی پس خرچ نکری اوسکو اور نہ تصدق کری اور نہ مالک ہوتا ہی اور یہہ مذہب شافعی کا ہی اور اکثر علما نے فرق نہین کیا ہی درمیان لقطہ حرم اور غیر اوسکی اور مذہب ہمارا ہی یہی ہے اور وہ جو احادیث مین ہین کہ مطلق آئی ہین چنانچہ باب لقطہ کہ آوینگی انشاء اللہ تعالیٰ اور معنی اس حدیث کی انکی نزدیک یہہ ہین کہ ایک برس کامل تک ملی ہین یہی تعریف کری جیسی کہ اور جاہی کرتی ہین اور مخصوص ساتہہ ایام موسم کی نہین ہے حاصل یہہ کہ اسطرح اسلیے فرمایا کہ کوئی وہم یہہ نہ لیجاوی کہ وہان تعریف مخصوص ایام موسم ہی ہے واللہ علم ح ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین حلال واسطی کسیکی تم مین سے یہہ کہ اوٹھاوی مکہ مین ہتیار نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی ہتیار اوٹھانا کی مین بدون ضرورۃ کی نہین درست یہہ قول جمہور علما کا ہی اور حسن نی کہا کہ مطلق ہتیار اوٹھانا کی مین مکروہ ہی یعنے خواہ بضرورت ہو خواہ بلا ضرورت ع **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی مکی مین دن فتح مکہ کی اور اوپنی سر مبارک پر تہا خود پس جبکہ اوتارا اوسکو آیا ایک شخص یعنی فضل بن عبید اور کہا کہ تحقیق ابن خطل پکڑی ہوئی ہی پردی کعبے کی فرمایا مارڈالو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نے حضرت جو خود پہنی ہوئی مکی مین داخل ہوی اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکی مین بغیر احرام کی جائز ہی اوسکو کہ نہ ارادہ رکہتا ہو نسک یعنی حج یا عمرہ کا اور یہہ صحیح ترقول شافعی کا ہی اور ہمنی نی کہا کہ دلیل ہمارا یہہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ تجاوز کرو میقات سی بغیر احرام کی اور یہہ بہی ہی کہ احرام واسطی تعظیم اوس جگہہ کی ہی پس برابر ہی حج کرنیوالا اور عمرہ کرنیوالا اور غیر انکا اور حضرت جو بغیر احرام کی داخل ہوئی دن فتح مکی کی تو حلال ہو گیا تہا حضرت کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کی جیسا کہ سمجہا جاتا ہی حدیث سی انہا لم تحل لاحد قبلی الخ اور مارڈالنا اوسکو کہا طیبے نی کہ مرتد ہو گیا تہا ابن خطل اور مارڈالا تہا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تہا اوسکی اور ایک لڑکی گانین سدائی ہتی کہ ہجو کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام انکی اور احکام اسلام کی پس حکم کیا اوسکی مارڈالنی کا اسسے مالک اور شافعی رح دلیل پکڑتی ہین اسپر کہ جائز ہی قتل

کرنا حدود اور قصاص کا پیچ حرم مکی کی اور ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ جائز نہیں وہ کہتے ہیں کہ اسکو مار اسبب مرتد ہونیکی اور نا کہ اگر قتل قصاص اسکے کی لیے کیا تو حل کرینگی اسپر قتل اور سکا پیچ ساعت مباح ہوئی حرم کی ہوا ہوع ح **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوی یعنی کی مین دن فتح کی کی بغیر احرام کی اور اوپر ہی پگڑی سیاہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر اسیہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت خود پہنی ہوی ہونگی اور اوسپر عمامہ باندہا ہوگا اور احرام نہ باندہی کی تقریر اسی گذر چکی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے پہنانا رنگ سیاہ کا جیسا کہ مذہب حنفی ہی ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قصد کریگا ایک لشکر خراب کرنی کعبہ کا پس جسوقت کہ پہنچیگا پیچ میدان ایک زمین کی دہسایا جاویگا ساتہہ اول اپنی کی اور آخر اپنی کی یعنی سبکے سب ساتہہ جاوینگی کہا مینی یا رسول اللہ کسطرح سی دہسایا جاویگا ساتہہ اول اپنی کی اور آخر اپنی کی اور اونمین ہونگی بازاری اونکی اور وہ شخص کہ نہیں اونمین سے یعنی کفر مین اور پیچ قصد خراب کرنی کعبہ کی شریک اونکی نہین ہونگی بلکہ ضعیف اور قیدی اونکی ہونگی فرمایا دہنسائی جاوینگی ساتہہ اول اپنی کی اور آخر اپنی کی پہر اوٹہائی جاوینگی اپنی نیتون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ خبر دی ہی حضرت نی اخری زمانیکی حال کی کہ حضرت امام مہدی کی وقت مین یہہ لشکر بادشاہ مصر کا نام اوسکا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا اور فرمایا کہ دہنسائی جاوینگی الخ یعنی وہ دہنسائی جاوینگی پس داخل ہونگی اونمین یہہ بہی اگرچہ قصد انکا اونکا ساتہہ نہونیکا اسلیے کہ انہون نی بڑہائی بہیڑ اونکی اور مدد کی اونکی فساد اونکی پر پہر اوٹہائی جاوینگی سب ہی بہیڑون پر کہ جو نیت اسلام کی رکہتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت کفر کی رکہتا ہوگا دوزخی ہوگا ع ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو پنڈلیون چہوٹی اور پتلی کا حبشیون مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مقدر یون ہی کہ خرابی کعبہ کی حبشی کی ہاتہہ ہوگی اور یہہ جای عجزہ ہی کہ کعبہ باوجود اس قدر عظمت کی ایک حقیر آدمی کی ہاتہہ سی خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قایم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کہ بعد اوربادی عالم کی متعلق ہی ساتہہ وجود اس خانہ مبارک کی ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا گویا کہ مین دیکہتا ہون خراب کرنوالی کعبہ کیلیو ایک شخص ہوگا سیاہ رنگ پہنڈلیان اوکہاڑیگا خانہ کعبہ کو پتہر پتہر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** افحج ساتہہ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نیچی اوسکی ایسمین دیکہ ہون وار باہر کی اور پنڈلیان دور دور ہون **علی الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بند کرنا غلہ کا حرم مین کجروی ہی اوسمین نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** بند کرنا الخ یعنی خریدی غلہ گرانی مین اس نیت سی کہ جب بہت گران ہوگا تو بیچونگا یہہ حرام ہی ہر شہر مین اور حرم مین شدت حرام ہی جیسا کہ فرمایا کجروی ہی یعنی میل کرنا ہی حق سی طرف باطل کی جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم ع **مسئلہ** مکروہ ہی احتکار یعنی بند کر رکہنا قوت آدمیون و رب اوونکی

نیت مذکورہ سی اوس شہر مین کہ ضرر کرے شہر والونکو ملتقی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمکۃ ما اطیبک من بلد و احبک الی ولولا ان قومی اخرجونی منک ما سکنت غیرک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث صحیح غریب اسنادا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے مکے کی یعنی جبکہ رخصت ہوئی وہانسی دن فتح مکی کی کیا خوب شہر ہی تو اور بہت محبوب ہے تو طرف میری اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش نہ نکالتی مجکو تجھسے نہ رہتا مین کہین سوا تیرے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کی **ف** یہہ دلیل ہی جمہور کی اسپر کہ افضل ہی مدینہ سی اور امام مالک کے نزدیک مدینہ افضل ہی مکہ سی **وعن** عبد اللہ ابن عدی بن حمراء قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقفا علی الحزورۃ فقال واللہ انک لخیر ارض اللہ والحب ارض اللہ الی اللہ ولولا انی اخرجت منک ما خرجت رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بٹی عدی بٹی حمرا کیسی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑی اوپر حزورہ کی پس فرمایا قسم ہی اللہ کی تحقیق تو البتہ بہترین زمین خدا کی ہی اور بہت محبوب زمین خدا طرف خدا کی اور اگر نہ نکالا جاتا مین تجھی نہ نکلتا مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** حزورہ نام ایک جگہہ کا ہی مکی مین وہان حضرت نی کہڑی رہ کر کی کو خطاب کر کر فرمایا قسم اللہ کی الخ اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ لائق ہی مومن کو یہہ کہ نہ نکلی کی سی مگر جبکہ نکالا جاوی اوس سے حقیقۃ یا حکما اور حکما سی مراد ہی ضرورت دینی یا دنیوی اور ایسی کہا گیا ہی کہ داخل ہونا مکی مین سعادت ہی اور نکلنا اوس سے شقاوت بدع **ف** اس مسئلہ مین جو علمانی اختلاف کیا ہی ملا علی رح نی اس حدیث کی شرح مین خوب تفصیل سے اسکو ذکر کیا ہی اور در مختار مین لکہا ہی کہ نہین مکروہ ہی مجاورہ مکی اور مدینہ کی یعنی رہنا انمین اوسکی لیی کہ اعتماد رکہتا ہو اپنی نفس پر یعنی جانتا ہو کہ مجھسی گناہ نہین ہونیکا تو وہان رہی والا نہ رہی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی شریح العدوی انہ قال لعمرو بن سعید وھو یبعث البعوث الی مکۃ ائذن لی ایہا الامیر احدثک قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی وابصرتہ عیناہ حین تکلم بہ حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان مکۃ حرمہا اللہ ولم یحرمہا الناس فلا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یسفک بہا دما ولا یعضد بہا شجرۃ فان احد ترخص بقتال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہا فقولوا لہ ان اللہ قد اذن لرسولہ ولم یاذن لکم وانما اذن لی فیہا ساعۃ من نہار وقد عادت حرمتہا الیوم کحرمتہا بالامس ولیبلغ الشاہد الغائب فقیل لابی شریح ما قال لک عمرو قال قال انا اعلم بذلک منک یا ابا شریح ان الحرم لا یعید عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربۃ متفق علیہ وفی البخاری الا الفارۃ بالجنایۃ

روایت ہی ابی شریح عدوی سی یہہ کہ انہون نی کہا واسطے عمرو بن سعید کی اصالمین کہ وہ بہیجتا تہا لشکر طرف مکہ کی پروانگی دی واسطے میری ای امیر تا بیان کرونین روبرو تیری ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگلی دن فتح مکہ کی سنا اوسکو کانون میری نی اور یاد رکہا اوسکو دل میری نی اور دیکہا اوسکو انکہون میری نی جسوقت کہ فرمایا اوسکو تعریف کرنیکے اللہ تعالی کی اور ثنا کی اوسپہ پہر فرمایا تحقیق مکہ بزرگ کی ہی اوسکو اللہ نی اور نہین بزرگی دی اوسکو لوگون نی پس نہین حلال واسطے اوس شخص کی کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ اور دن آخرۃ کی یہہ کہ خونریزی کرے اوسمین یعنی اگر چہ لائق قتل کی ہو اور جو کہ لائق قتل کی ہو اوسکو ہر جگہہ قتل کرنا حرام ہی خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہین حلال کہ کاٹی اوسمین درخت پس اگر کوئی حضرت ڈہونڈی بسبب لڑنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمین پس کہہ واسطے اوسکی تحقیق اللہ نی اذن دیا واسطے رسول اپنے کی

ور نہیں اذن دیا مگر اوسے سوال اسکی نہیں کہ اذن دیا واسطے میری اوسمیں ایکساعت دنہیں سی اور ہوگئی تعظیم اوسکی آجکی دن یعنی دن خطبۂ کورہ فرمانیکو مانند تعظیم اوسکیکی بیچ کل گذری ہوئی کی یعنی سے اسساعت مذکورہ کی اور چاہیی کہ پہنچادی حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطے ابی شریح کی کیا جواب دیا تمکو عمرو نی کہا ابو شریح بی کی کہا عمرو نی میں خوب جانتا ہوں اسکو یعنی احدیث کو تحسبی ای ابو شریح تحقیق حرم نہیں پناہ دیتی گنہ گار کو اور نہ بہاگنی والیکو ساتھ خون کی اور نہ بہاگنی والیکو ساتھہ تعصیہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ بخاری کی معنی خربۃ کی قصوصکی ہیں **ف** عمرو بن سعید حاکم تہا مدینہ کا عبد الملک بن مروان کیطرفسی پس وہ لشکر بہیجتا تہا طرف مکی کی واسطے قتل کرنی عبد اللہ بن زبیر کی اوسکو ابو شریح صحابی نی کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہ گار کو کہ خروج کری خلیفہ پر یعنی اوسکی گمان میں عبد الملک خلیفہ برحق تہا اور سپہ خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نی حالانکہ وہ خلیفہ باطل تہا اور نہ بہاگنی والیکو ساتھہ خون کی یعنی جو کوئی کسیکا خون کر کر حرم میں چلا آوی تو حرم اوسکو یہی پناہ نہیں دیتی اور نہ بہاگنی والیکو ساتھہ تعصیہ کی یعنی اگر کوئی فساد دین میں کری یا اور کوئی قصور کری جیسیکہ مال کسیکا تلف کری یا حق کسیکا ضائع کری اور پہر حرم میں بہاگ کر چلا آوی بدلہ اوسکا اوس سے ساقط نہیں ہونیکا حاصل یہہ کہ عبد اللہ بن زبیر گنہ گار ہی کہ اطاعت امام سی نکل گیا ہی اگر حرم سی نکل آویگا وہاں سزا اوسکو دونگا اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی میں اوسکو مارونگا ح ع **وعن** عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيمِهَا فَإِذَا ضَيَّعُوا ذٰلِكَ هَلَكُوا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی یہہ امت ساتھہ بہلائیکی جب تک کہ تعظیم کرینگی اس حرمت کی یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکیکی حق تعظیم اوسکیکی اور جسوقت کہ ضائع کرینگی اس تعظیم کو ہلاک ہوجاوینگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسمیں کچہہ مسائل متعلق حج کی ہیں لکہی جاتی ہیں حج غنی کا افضل ہی حج فقیہ کیسی اور حج فرض ولی ہی فرمان برداری والدین کیسی بخلاف حج نفل کی کہ اس سے فرمان برداری والدین کی افضل ہی اور بنا سہ اکا افضل ہی حج نفل سی اور اختلاف کیا گیا ہی صدقہ میں یعنی صدقہ افضل ہی یا حج نفل نزدیک میرے ترجیح دی ہی افضلیت حج کو اسلیے کہ اوسمیں مال ہی خرچ ہوتا ہی اور مشقت بدن کی ہی ہوتی ہی اور قوف جمعہ کو زیادتی ہی ستر حجوں پر اور مغفرت کی جاتی ہی اسمیں ہر شخص کے بلا واسطہ اور سہیں اختلاف ہی کہ حج سی بڑی گناہ ہی تحقیق میں نہیں پہچانتا میں بعضوں نی کہا کہ ان چیزوں میں جسیسے مسلمان ہوتا ہے تو اوسکی سب گناہ جہڑتی ہیں اور بعضوں نی کہا کہ اللہ تعالیٰ کی گناہ جہڑتی ہیں اور بندوں کی حق نہیں معاف ہوتی جسیسی ذمی مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی گناہ معاف ہوتی ہیں نہ بندوں کی اور کہا قاضی عیاض نی کہ اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ بڑی گناہ ہو کو نہیں جہاڑتی ہی مگر توبہ اور نہیں کوئی قائل ہی ساتھہ ساقط ہوتی دین کی اگرچہ حق اللہ تعالیٰ کا ہو مانند دین نماز اور زکوٰۃ کی مگر ان گناہ دیر کرنا اور فرض کا اور تاخیر کرنی نماز کا اور مانند انکی کا ساقط ہوجاتا ہی اور جو کہ جہڑتی گناہ کی قائل ہوئی ہیں مراد انکی یہی ہی اور سب سے داخل ہونا کعبہ جسیسے ہو انیدا اوسکو یا اور کو اور نہیں جائز خریدنا کعبہ کی غلاف اور پردہ کا نی شیبہ سی بلکہ لیوی تو امام سی لیوی یا اوسکی نائب سے اور جائز ہی اسکو پہننا انکا اگرچہ جنبی ہو یا حائض ہو اور اگر کہیں سے کوئی کسیکو قتل کر کر حرم میں آن بیٹہی تو اوسکو قتل نکری جبتک کہ وہ ان ہی باہر نکلی مگر جبکہ حرم سے حرم میں قتل کری تو قاتل کو وہاں مارنا جائز ہے اور اگر قتل کری خانہ کعبہ میں تو اوسمیں قتل نہ کیا جاوی اور مکروہ ہی اشنجی کرنا آب زمزم سی نہانا اور مکہ افضل ہی مدینہ سی مگر جس قطعہ میں پر کہ لگی ہیں اعضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یعنی دفن کیی گئی ہیں اوسپر وہ مطلق افضل ہی حتیٰ کہ کعبہ سی اور عرش کرسی سی ہی اور زیارت حضرت کی قبر کی مستحب ہے بلکہ بعضوں نی کہا ہی کہ واجب ہے اوسکی لیی کہ وا ثعت رکہتا ہو تو سرحج پہلی کری زیارت سی اگر حج فرض ہو اور نفل ہو تو اختیار رکہتا ہی چاہی حج پہلے کرے چاہی زیارت جبتک کہ نگذری مدینہ پر سی اور اگر مدینہ پر سی گذری تو پہلی حضرت

کی زیارت ہی کری بالضرور اور چاہیی کہ نیت کری ساتھہ زیارت حضرتؐ کی زیارت حضرتؐ کے مسجد کی ہی سی کی فرمایا ہی حضرتؐ نی کہ نماز اوسمین بہتر ہزار نماز دنسی پیچ خیر اوسکیکی سوا مسجد حرام کی یعنی اوسمین لاکھہ نماز و نکا ثواب ہوتا ہی اور مسجد حرام کی طرح اور عبادتونکا ہی ثواب ان زیادہ ہوتا ہی یہہ مسائل مختصرا مین سی لکھی گئی یہر چاہتا ہی کہ ترکیب حج کی و مسائل ضروری اوسکی ایک جا لکھون اگرچہ ترکیب اور اکثر مسائل حدیثون کی فائدہ نہین مغفر لکھے جا چکی ہین مگر ایک جا سی اکٹھی لکھنی مین عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہی پس اس حصہ مین سالہ فارسی حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحق صاحب ادام اللہ شرفاکا کہ اسمین مسائل ضروری حج کی مختصر کتابونسی بہت اچھی ترتیب سے لکھی ہین اس عاجز کی ہاتہہ لگ گیا اوسکو سنہی زبان مین کرکر ایک فصل مین لکھتا ہون **فصل** جانا چاہیی کہ جو کوئی ارادہ حج کا کری اوسکو چاہیی کہ اول نیت درست کری کہ محض اللہ کے رضامندی اور ادائی فرض کا ارادہ کری کچہہ خیال نام نمود کا نہو والا سب محنت برباد جاویگی پہر اگر یہہ ہندوستان کے رہنی والا ہی تو جب جہاز مین بیٹہہ کر طرف مکہ معظمہ کی جانی لگی احرام کے میلم سی احرام باندہی اور باندہنا احرام کا چار طرح پر ہی اول فقط احرام حج کا باندہنا کہ اوسکو افراد کہتی ہین دوسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہی پہر اور مکہ معظمہ مین پہنچ کر افعال عمرہ کی حج کی مہینونمین کرکر احرام سی نکل آوی پہر احرام باندہ کر حج اوا کری ساتہہ قسم کو تمتع کہتی ہین تیسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہی غیر مہینون حج کی مین اور افعال عمرہ کی کرکر احرام سی نکل آوی چوتہی یہہ کہ میقات پر یا محاذی اوسکی پہنچکر احرام حج اور عمرہ کا ساتہہ باندہی پس اس صورت مین مکہ شریف مین پہنچ کر افعال عمرہ کی بجالاوی اور احرام سی نہ نکلی جیسکہ امام حج کی کرکر احرام سی نکلی اسکو قران کہتے ہین اور یہہ امام اعظم رح کی نزدیک افراد و تمتع سی بہتر ہی پس جب ارادہ احرام باندہنی کا کری تو مستحب ہی کہ ناخن ناہتہ پانو کی اور بال بغلون اور زیر ناف کی دور کری اور لبین لاوی اور اگر عادت سر منڈانیکی ہو تو سر ہی منڈاوی والا کنگہی کری اور اگر بیوی یا لونڈی ساتہہ ہووے تو صحبت کری پہر وضو کری یا نہاوی اور نہانا افضل ہی اور باندہی لنگ اور اوڑہی چادر نئی یا دہلی سفید اور یہہ افضل ہی اور اگر دونو دہلی ہوئی ہون یا پہنی ایک کپڑا کر اوس سی ستر ڈہنک جا دی تو بہی جائز ہی اور خوشبو لگا دی اور پڑہی دو رکعت نفل پہر اگر ارادہ قران کا رکہتا ہی تو یون کہی اللھم انی اریدالحج و العمرۃ فیسرھما لی و تقبلھما منی اور اگر ارادہ تمتع کا کری تو یون کہی اللھم انی اریدالعمرۃ فیسرھا لی و تقبلھا منی اور اگر ارادہ افراد کا کری تو یون کہی اللھم انی اریدالحج فیسرہ لی و تقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سی کری تو بہی کافی ہی پہر لبیک کہی پس جب لبیک کہی بہ نیت حج یا عمرہ کی تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کی یہہ ہین لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد و النعمۃ لک و الملک لا شریک لک ان اقل الفاظ سی کم نہ کہی اور زیادہ کہنا جائز ہی چنانچہ یہہ الفاظ بہی منقول ہین لبیک وسعدیک و الخیر بیدیک لبیک و الرغبا ء الیک و العمل لبیک لبیک ارا الخلق لبیک بعد اذان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سی کہتا رہی خصوصا بعد نماز کی خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کی اور وقت منی کی قافلہ سی اور وقت چڑہنی کی بلندی پر اور وقت اوترنی کی بلند سی جنگل مین غرض کہ اس سفر کو حکم نماز کا ہی جیسکہ نماز مین وقت مقتضا لات کی تکبیر کہتی ہین ایسی ہی اس سفر مین وقت اوترنی چڑہنی کی بلند دبلی سی لبیک کو ورد زبان کری اور جبکہ محرم ہو تو لازم ہی کہ کرکتنی چیز و بلنسی پرہیز کری سیا ہوا کپڑا نہ پہنی مانند کرتہ اور انگرکہی اور جامہ اور فرغل و جبہ اور قبا اور پائجامہ اور ہاراني اور موزی اور دستانہ اور ٹوپی اور مانند انکیکی اور مرد پہنی نسی اوسطرح کا پہناہی کہ جسطرح عادت ہی اوسکی پہنتی کی اگر خلاف عادت پہنی تو کچہہ مضایقہ نہین مثلا کرتی یا پائجامہ کو بدلین نہ پہنی اور اگر انکو اوڑہ لی یا بطور لنگ کی باندہی تو کچہہ مضایقہ نہین اور محرم نہ پہنی کپڑا رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبو دار رنگ سی مانند زعفرانی اور کسنبی اور مانند انکیکی لیکن دہویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہی اور اپنی بیوی سی جماع اور وہ چیزین کہ باعث جماع کی ہین نکری مانند بوسہ لینی اور ہاتہہ لگانیکی شہوت سی اور باتین بیہودہ کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتون کی نہ کری اور

فسق و فجور نکری اور کسی سی جنگ جدل نکری اور شکار صحرائی وحشی نکری حتی کہ اشارہ بھی نکری شکار کیطرف اور نہ بتاوی اوسکو اور نہ مدد کرکر شکار کرنیوالیکی اور شکار دریائی مانند مچھلی کی دسکتے ہو اور استعمال خوشبو کا نکری اور ناخن اور بال سر اور ڈاڑھی کی بلکہ تمام بدن کی دور نکری نہ منڈوادی اور نہ کتروادی اور نہ اوکھیڑی اور بال سر و ڈاڑھی کی خطمی وغیرہ سی نہ دھوی اور جائز ہی سرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام مین اور گھر کی اور کجاوہ کی سایہ مین بیٹھنا اور باندھنا ہمیانی کا کمر مین اور لڑنا دشمن سی اپنی سی اور موذیہ اور سر کسی چیز سی نہ ڈھانکی اور پہون نہ ماری اور سارنا کتنی ایک جانور ونکا حالت احرام مین جائز ہی نہ دم واجب ہوتا ہی اور نہ صدقہ وہ یہہ مین کوا اور چیل و سانپ و بچھو اور چوہا اور چیڑی اور کچوا اور بھیڑیا اور گیدڑ اور پروانہ اور کھی اور چیونٹی اور گوگٹ اور بھڑ اور لیوا و سہ اور مچھر اور درندہ خلہ کرنیوالا اور جانور موذی اور فرائض حج کی چار ہین اول احرام دوسری وقوف عرفات دن عرفہ کی اور وقت اوسکا بعد زوال سی فجر عید الضحی تک ہے اور تیسری طواف الزیارۃ کہ روز عید الضحی کی کرنا بہتر ہی اور ایام نحر سی تاخیر کرنی مین دم لازم آتا ہی اور چوتھی ترتیب ان افعال مین یعنی اول احرام باندھی اور بعد ازان وقوف عرفہ کری و بعد ازان طواف الزیارت اگر ایک بھی انمین سی فوت ہوگا حج نہین ہوسکا اور واجبات حج کی یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی اور کنکریان مارنی منارونپر اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی جو کہ کی کا رہنے والا نہو اور سر منڈانا یا بال کتروانی اور احرام میقات سی باندھنا اور وقوف عرفات آفتاب کی غروب ہونی تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سی اور بعضون نی اسکو سنت کہا ہی اور طواف شروع کرنا دائین طرفسی اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچھہ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف مین ستر ڈھانکنا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی صفا پر سی شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکی کا قارن و متمتع کو اور بعد ہر سات شوط کی دو کمتین پڑہنین آور ترتیب درمیان رمی اور حلق اور ذبح کی اسطرح کہ اول رمی کری پھر ذبح پھر حلق پھر طواف زیارت کری اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اطراف کرنا کہ حطیم طواف کی اندر آجاوی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی بعد طواف کے کرنی اور حلق مکان معین اور زمان معین مین کرنا یعنی حرم مین اور ایام نحر مین آور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کی اور جو چیزین کہ اونکی ترک سی دم لازم اوی وہ بھی واجب ہین اور سوائی انکی سنتین اور آداب اور مستحبات ہین اور دم عبارت ہے جانور ذبح کرنی سی خواہ اونٹ ہو یا گائین یا بکری یا مانند انکی اور بکری اور مانند اسکی ہر جگہہ کفایت کرتی ہی مگر جبکہ طواف الزیارت کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد وقوف عرفہ کی پہلی سر منڈانی کی تو انمین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور اہدی قران اور تمتع اور ہدی نفل اور قربانی مین سی کہانا مستحب ہے اور سوائے انکی مین سی کہانا نہین جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع کی عاجز ہو تو اوپر دس روزی لازم ہین تین روزی پہلی دن نحر کی اور افضل یہہ ہے کہ اخیر روزہ دن عرفہ کی واقع ہو اور سات روزی بعد از فراغ حج کی گھر کی جہان چاہی کری اور اگر پہلی سر منڈانی کی ہدی پر قادر ہو تو اوپر ہدی ہی لازم ہی اوسوقت روزہ بدل نہین ہوسکا اور جبوقت کہ ارادہ کی مین جانیکا کری تو نہادی اور یہہ مستحب ہے اور جانب بلندی مکہ معظمہ سی کہ مقابلہ علیا ہی داخل ہوی اور دن کو جانا مکہ مین بہتر ہی رات کی جانی سی اور جبکہ شہر مین داخل ہوی تو اول مسجد الحرام مین جاوے بعد ازان جہان رہنا ہے رہنا مستحب ہو اور بہتر اور مستحب ہے کہ وقت داخل ہونی مسجد الحرام کی لبیک کہی اور دروازہ بنی شیبہ کی سی کہ اوسکو باب السلام بھی کہتی ہین مسجد مین جاوی اس حال سی کہ متواضع اور خشوع کرنیوالا اور ذلیل جاننی والا اپنی کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ کرنیوالا اور رحم کرنیوالا موجب بیت اللہ کو دیکھی تو تکبیر و تہلیل کری اور جب مسجد الحرام مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور مفرد وغیرہ کی کی لیی سنت ہی بجا لاوی اسطرح کہ اول موجہ حجر اسود کیطرف ہو کر تکبیر و تہلیل کری اور حجر اسود کو بوسہ دی اور وقت بوسہ دینی کی دونو ہاتہہ اوٹھاوی جیسیکہ وقت تکبیر تحریمہ کی اوٹھاتی ہین اور بوسہ دینا اوس

صورت میں ہی کہ سکے اذا نہ ہو پس اگر بسبب اژدحام کی بوسہ نہ دی سکی تو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومی اور اگر یہ بھی نہ کر سکی تو لکڑی کو لگا کر چومی اور اگر یہ بھی نہ کر سکی تو دونو ہتھیلیوں ہی اشارہ کر کر اکو چومی اور تکبیر و تہلیل و تحمید کری اور درود پڑہی اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کری اور سات بار گرد خانہ کعبہ کی پہرکی اور طواف بہ ہیات اضطباع کری یعنی چادر داہنی بغل کی نیچی سی نکال کر بائیں مونڈہی پر ڈالی اور سات بار مع حکیم کی طواف کری اور اول میں پہیرو نہیں رمل ہی کری یعنی جلد چلی مونڈہی ہلا کر اور سینہ نکالکر جیسی باںکی چلتی ہیں اور جبکہ حجر اسود پر گذری وسیطرح کری کہ جو پہلی کیا تہا یعنی بوسہ وغیرہ دی اور تکبیر و غیرہ پڑہی اور طواف کو ختم بہی حجر اسود کی بوسہ دیتی پر کری اور رکن یمانی کو کہ سامنی حجر اسود کی ہی بوسہ ندی بلکہ ہاتھ ہی لگائی بعد ازاں دو رکعت نماز ادا کری کہ حنفیہ کی نزدیک واجب ہے اور بہتر نماز نزدیک مقام ابراہیم کی پڑہی اور اگر بسبب اژدحام کی وہاں نہ پڑہ سکی تو مسجد میں جہاں چاہی وہاں پڑہی اور اول رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کی قل یا پڑہی اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ اور بعد نماز کی دعا مانگی جو چاہی اور چاہ زمزم پر جاکر پانی پیٹ بہر کر پیوی اور پہر مقام ملتزم پر آوی اور حجر اسود کو بوسہ دی اور تکبیر و تہلیل اور درود پہر پڑہی اور مفرد کو بہتری کہ بعد طواف زیارت کی سعی میان صفا و مروہ کی کری اور اگر بعد طواف قدوم کی کری تو بہی جائز ہی پس مسجد الحرام سی باہر نکلکر طرف صفا کی آوی اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ نظر پڑی اور بیت اللہ کی طرف منہ کری اور ہاتھ اوٹہا دی دعا کی لمبی اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑہی اور جو چاہی دعا کری پہر طرف مروہ کی اوسی اپنی چال اور جب بطن وادی میں پہنچی تو میل اخضری سی میل دوسری تک جلد چلی اور پہر اپنی چال مروہ پر چڑہی اور سامنی قبلہ کی کہڑا ہو کر جیسی تکبیر وغیرہ صفا پر کی تہی مروہ پر بہی کری سیطرح سات بار آمد و رفت کری شروع صفا سی اور ختم مروہ پر اور شرط سعی کی یہہ ہے کہ بعد طواف کی ہو اگر پہلی طواف سی سعی کی پہر کرنا سعی کا لازم نہی اور طہارت اس سعی کی لیے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کی لیی شرط نہیں ہے لیکن اولی ہی اور طواف کی لیی طہارت ضرور ہے اور بہت طواف اور سعی کر لینی کی بات کرنی مکروہ ہے اور جب سعی سے فارغ ہو پہر مسجد الحرام میں جاکر دو رکعت نماز پڑہی اور یہہ نہیں بعید ہے کہ واجب نہیں کیونکہ مطلق نہیں ہے اور طواف نفل جیسقدر چاہے کری اور سائرین ذبیحہ کو کہ میں امام خطبہ بتلاتے ہیں بیان ہوا احکام حج کا مانند نکلنی کی طرف منا کی اور وقوف عرفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبیحہ اور طواف اور سعی کی منا میں فرق کرنا اوسکو سنی کہ بہتر ہے اور اسطرح روز عرفہ کی عرفات میں اور گیارہویں کو منا میں احکام حج کی خطیب میں بیان ہوا تو اب ہمیں فی بجکو احرام حج کا باندہ کر بعد طلوع آفتاب کے منا میں آوی اور اگر ظہر پڑہ کر آوی تو بہی مضائقہ نہیں اور رات کو منا میں رہے اور روز عرفہ کی نماز فجر کی تاریکی میں مسجد کی طرف عرفات کے جاوے اور اگر الہوں تو بیچ منا میں نہ آوی اور دن عرفہ کی عرفات کو جاوی تو بہی جائز ہی لیکن خلاف سنت ہی اور عرفات میں جس جگہ کہ چاہی اوتری سوائے بطن عرنہ کی اور افضل جبل عرفات کی افضل ہی اور اسدن بعد زوال کی نہا دی کر سنت سے اور عرفات میں وقوف کری کہ فرض ہے بدون اوسکی حج ادا نہیں ہوتا اور خطبہ امام کا سنی اور ہمراہ امام کی بشرط احرام کی نماز ظہر اور عصر کی جمع کری اور تہا ظہار اور لبیک و تہلیل اور تسبیح و ثنا اور درود ساتہہ عاجزی اور تذلل و اخلاص کی بہت پڑہی اور اپنی حاجت مانگی اور وقت غروب ہونی آفتاب کے ہمراہ امام کی مزدلفہ میں آوی اور درمیان راہ میں تہا ظہار اور لبیک و حمد اور درود اور اوکا بہت پڑہنا ہی اور مزدلفہ میں آنکر ہمراہ امام کی نماز مغرب اور عشا کی جمع کری اور رات کو وہیں رہی کہ رات کو وہان رہنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا میں مشغول رہی اور بعد دہونی فجر کی تاریکی میں نماز ادا کری اور پہر وقوف کری مزدلفہ میں جہاں چاہی سوائے وادی محسر کے بلکہ جب وس وادی سی گذری تو جلد وہان سی گذری اور بعد فجر کی وقوف کری روشنی ہونی تک و بعد روشنی کی پہلے طلوع ہونی آفتاب کی منا کو روانہ ہو اور وہان پہنچکر جمرۂ العقبہ پر سات سنگریزی ماری اور جب قبل سنگریزہ ماری تو لبیک موقوف کری پہر جانور ذبح کری پہر سر منڈا دی یا بال کتروا دی بعد ازاں مکہ میں آنکر طواف الزیارۃ کری اگر سعی پہلی کی ہی پس اسوقت حاجت سعی کی نہیں اور اگر پہلی سعی نہیں کی ہی تو بعد طواف الزیارت کی سعی کری جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانیکی مستحب ہے کہ ناخن کتروا دی اور بغلیں لوا دی اور استرہ لیوی اور بعد سر منڈانیکی جو چیز کہ

حرام ہوئی تھی محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف الزیارت کی حلال ہوونگی و ربعد طواف الزیارت کی منا مین
آکر راتکو رہی پھر آیام منا مین دنکو مین جاکر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہی اور راتکو منا مین رہی اور دوسری دن نحر کی یعنی گیاروین کو تینون
جمرات یعنی منارون پر رمی کری پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کی ہی اوسکو جمرہ اولی اور جمرہ ادنی کہتی ہین اوسپر سات سنگریزی ماری اور بعد
ازان اوس جمرہ پر کہ متصل اوسکی ہی اوسکو جمرہ وسطی کہتی ہین اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزی ماری اور وقت ماننی ہر سنگریزی کیطرح
کہتا رہی اور اسیطرح تیسری دن یعنی باروین کو تینون جمرات پر سات سات سنگریزی ماری اور چوتھی دن یعنی تیروین کو اگر وہان رہی تو اوسپر رمی
تینون جمرات کی لازم ہی اور اگر کوچ کیا تو رمی اوس سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارہوین بارہوین تیرہوین مین بعد زوال کی ہی لیکن تیرہوین کو
اگر پہلی زوال سی اور بعد طلوع ہونی فجر کی رمی کری تو جائز ہی اگرچہ سنون بعد زوال کی ہی اور گیارہوین و بارہوین مین پہلی زوال سی رمی
کرنی جائز نہین ہی و مستحب ہے کہ سنگریزی چھوٹی ہون بہت بڑی نہون اور پاک ہون اور نزدیک جمرات سی سنگریزی نہ لیوی بلکہ فرد لفہ سی یا راہ مین
سی لیوی اور کنکھی مین پکڑکر پھینکی اور وقت رمی کی فاصلہ جمرات سی کہ پانچ ہاتھ سی نہو اگر زیادہ ہو تو مضایقہ نہین اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی ہے
یعنی رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کی پیادہ پا کری اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی نہین یعنی رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اوسمین یکسان ہی اور نشیب
نالہ مین کھڑی ہو کر طرف بلندی کی رمی کری اور اوسوقت منہ اہین ہاتھہ کیطرف ہو اور کعبہ بائین ہاتھہ کیطرف اور اگر سنگریزی منار دسی زور پڑین
تو درست نہین منار و پہر نزدیک پڑین اور سنگریزی دائین ہاتھہ سی پھینکی اور ہر سنگریزی علیحدہ علیحدہ پھینکی اگر ایک ہی دفعہ سبکی سب ماری
جائز نہین اگر ڈالی گا تو وہ ایک ہی کنکر پھینکنا گنا جاویگا اور بعد ان افعال کی وادی محصب مین آکر ایک دو ساعت ٹہیرکر کی مین طواف الصدر
کی لیی جاؤ اگر وہانسی آنا منظور ہو اور اگر کہ مین ٹہیرنا منظور ہو تو وقت چلنے کی پھر طواف کری پھر طواف واجب ہے اور اس طواف مین رمل اور سعی نہین ہی اور بعد
طواف کی چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بہر کر پیوی کئی بار کر کر اور ہر بار نظر کعبہ کیطرف کرتا رہی اور وہ پانی مونہہ اور سر اور بدن پر بہی ملی اور پھر طرف بیت اللہ
کی آوی اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکی تو آسمانہ کعبہ کو بوسہ دی اور سینہ اور مونہہ اپنا ملزم سی لگاوی اور کعبہ کی پردون کو پکڑ کر گریہ و زاری
بہت سی کری اور اسوقت بہی ساتھہ تکبیر و تہلیل اوراد و اذکار و اشغال و حمد و ثنا کی مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالی سی طلب کری اور مونہہ اپنا
کعبہ کیطرف کر کر پہلی پاؤن مسجد سی باہر نکلی اور طرف چاہی روانہ ہو اور عمرہ سنت ہی واجب نہین ہی اور ایک سال مین کرا دا ہوتا ہی اور وقت اوسکا
تمامسال ہی مگر ایام حج مین مکروہ ہی غیر قارن کو اور ایام حج کی یہ ہین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور کن عمرہ کا طواف ہی اور واجب ہے تین
دو چیزین ہین ایک سعی درمیان صفا اور مروہ کی دوسری سر منڈانا یا بال کترونی اور شرائط اور سنن اور آدابہ اسکی وہی ہین جو حج مین ہین و احکام
جنایات کی یہہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کری یا خضاب سے سر پر جمد یکا کری یا استعمال زینت کا کری یا پہنی کپڑا سیا ہوا تمام و روز یا
کہ عادت ہو اسکی پہنی کی یا ڈاکی پہنی سر کو تمام روز یا منڈاوی سر چوتہائی یا زیادہ اوس سے یا ایک فصل یا بال زیر ناف کی لی یا گردن کی یا تر خواہی ناخن
دونو ہاتہون کی یا دونو پاؤن کی یا ایک ہاتہہ یا ایک پاؤن کی یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت مین کری یا طواف فرض بی وضو کری یا عمرہ کا
سے پہلی احرام سے پہری یا سعی ترک کری یا وقوف مزدلفہ ترک کری یا سب سے یا ذبح ایک روز کی یا رمی دو روز اول کی ترک کری یا سر منڈاوی خارج حرم ہو یا حالت
احرام مین بوسہ لیوی ہو یکا یا چھوئی اوسکو ساتھہ شہوۃ کی یا تاخیر کری سر منڈانیکو یا طواف زیارت کو ایام نحر سی یا متعدم کری فعل حج کو دوسرے فعل
حج پر مثلا سر منڈاوی پہلی ذبح سی پس ان سب صورتون مین دم واجب ہوتا ہی اور اگر تلبید کری یعنی گوند وغیرہ سی بال سر کی جماوی یا قارن سر منڈائے
پہلے نو بجہ سی پس پہر دو دم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کری خوشبو کو ایک عضو سی کم یا ڈاکی سر اپنا یا پہنی کپڑا سیا ہوا کم ایک روز سے یا منڈاوی

کم چوتھائی سی یا ترش یا دہی یا خن کم یا بیچ سی یا پانچ ترش یا دہی متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف الصدر یا وضو کری یا ترک کری رکے
ایک منار کی تینون منارون مین سی بعد دن بخری یا غیر بنی کا سر مونڈی پس ان صورتون مین صدقہ واجب ہوتا ہی اور صدقہ آدا صاع گیہون ہی یعنی دو مد
اور اگر محرم استعمال کری خوشبو کو یا سر مونڈا دی یا پہنی کپڑا سیا ہوا سا تہہ غدر کی یا بیچا کی پس ان صورتون مین محرم لازم ہی کہ ایک چیز کری تین چیز نکون
سے ذبح بکری کرنا چہ مسکینو کو تین صاع گیہون دی ہر مسکین کو آدا آدا صاع یا تین روزی رکہی متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کری یا تباہ دی شکار کو یا
اشارہ کری اوسکیطرف پس اوسپر بدلہ لازم آتا ہی یعنی قیمت شکار کی ساتہہ تشخیص دو عادلون کی بحسب قیمت اوس جگہہ کی کہ شکار کیا ہی یا بحسب
قیمت اوس موضع کی کہ قریب ہو اوس سے اگر موضع شکار مین نہو اوسکی قیمت پہر اگر چاہی خریدی ساتہہ قیمت اوسکیکی ہدی اگر آسکی تو مین پس ذبح
کری اوسکو حرم مین اور اگر چاہی خریدی اوسکا غلہ اور دیوی ہر ہر فقیر کو آدا آدا صاع اگر گیہون ہون اور اگر جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی
چار چار سیر دی اور اگر چاہی روزہ رکہی بدلی اناج ہر فقیر کی ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصداً کرنیوالا اور بہول کر کرنیوالا اور عالم اور
جاہل اور رغبت کرنیوالا اور بجبر کرنیوالا یکسان ہین اور اگر محرم خالص خوشبوئی بہت سے کہاوی تو دم لازم آتا ہی اور سونگہنی خوشبوئی اور پہول خوشبو
دار اور میوہ خوشبو دار کیسی محرم پر کچہہ واجب نہین ہوتا مگر بہلہ فعال مکروہ ہین اور مارنی جون کیسی قدری طعام تصدق کری مانند ایک مٹہی کی درہم
اوس صورت مین ہی کہ اپنی بدن ہی یا سری یا کپڑی سی پکڑ کر ماری اور اگر زمین سے پکڑ کر ماری کچہہ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑ کو آفتاب مین ڈالی
اس نیت سی کہ جون مرجاوین اور جون بہت مرین تو سپر لازم ہوتا ہی تصدق کرنا آدا صاع گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونیکی نیت سی ڈالی اور نیت
جوؤن کی مرنیکی نہو اور وہ مرین تو اوسپر کچہہ لازم نہین ہوتا الحمد للہ تمام ہوئی مسائل حج کی اب کہی جاتی ہین دعائین حج کی **فصل** پڑہی وقت احرام کے
لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور اگر زیادہ اس سے کہی تو نہین ضرر لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ اور پڑہی بعد احرام کے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْاَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اَحْرِمْ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَدَمِيْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ
وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى اَدَاءِ الْعُمْرَةِ لِيْ عَلٰى اَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهَا
مِنِّيْ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِيْنَ رَضِيْتَ عَنْهُمْ وَاَرْضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَ اللّٰهُمَّ قَدْ اَحْرَمْتُ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ
وَعِظَامِيْ اور پڑہی وقت داخل ہونے مکہ مکرمہ کے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعِظَامِيْ عَلَى
النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور پڑہی جبکہ دیکہی مکہ کو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ بِهَا قَرَارًا وَ
رِزْقًا طَيِّبًا حَلَالًا رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ
مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور پڑہی وقت دیکہنی بیت اللہ کے اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّبِرًّا وَّمَهَابَةً اور پڑہی وقت داخل ہونی مسجد الحرام کی اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا
رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور پڑہی جبکہ قریب ہو حجر اسود کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور پڑہی
اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور پڑہی وقت

دروازہ بیت اللہ کے اللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَھٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُکَ وَھٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ
اور نزدیک رکن عراقی کے اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالْکُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَالسِّقَامِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ وَالنَّظَرِ
فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اور پرسے نزدیک میزاب کے یعنی پرنالہ کعبہ کے اللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ اللّٰھُمَّ اسْقِنِیْ
بِکَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً لَا اَظْمَأُ بَعْدَھَا اَبَدًا اور پرسے نزدیک رکن شامی کے اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْیًا
مَشْکُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَتِجَارَۃً لَنْ تَبُوْرَ وَاَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ
اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اور پرسے نزدیک رکن یمانی کے اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَ
اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور پرسے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً تک اللّٰھُمَّ فَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ
فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِیْ بِخَیْرٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور پرسے بہ ہر جا
مذکور تمام طواف میں ہے اور نزدیک حطیم کے اللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ وَقِنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ
وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ اور پرسے نزدیک رکن عراقی کے اور وقت چڑھنے کوہ صفا کے اور وقت چڑھنے کوہ مروہ کے یَا وَاحِدُ یَا مَاجِدُ لَا تَزَالُ عَنِّیْ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ اِلٰھِیْ وَقَفْتُ بِبَابِکَ وَ
الْتَزَمْتُ بِعُبُوْدِیَّتِکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عِقَابَکَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَجَسَدِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنْ سُجُوْدٍ لِغَیْرِکَ
وَصُنْ وَجْھِیْ عَنْ مَسْاَلَۃِ غَیْرِکَ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ یَا کَرِیْمُ یَا غَفَّارُ یَا عَزِیْزُ
یَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور پرسے نزدیک مقام ابراہیم کے وَاتَّخِذُوْا مِنْ
مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی اور پرسے بعد دو رکعتوں طواف کی اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ
سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ
اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور پرسے وقت پینے پانی زمزم کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً
مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ سَقَمٍ وَاَرِدْ فِیَّ الْاِخْلَاصَ وَالْیَقِیْنَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
اور پرسے جب چڑھے صفا پر اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ
وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ
الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اور پرسے درمیان دونوں میلوں کے اور مروہ پر رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ
اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور پرسے ہر دن عرفہ کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ
فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ
الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ
بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اور پرسے اکثر مواضع اس مسجد کے یعنی مسجد خیف کی اور ہر دعا کے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَیْرًا

مما نقول اللھم لک صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی ولک ربی تراثی اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر ووسوسۃ الصدر وشتات الامر اللھم انی اسالک من خیر ما تجیء بہ الریح واعوذ بک من شر ما تجیء بہ الریح اللھم اھدنا بالھدی وزکنا بالتقوی واغفر لنا فی الاخرۃ والاولی اللھم انا نسالک رزقا طیبا مبارکا اور پڑھے ہر روز کی رات میں دس کلمہ ہر ایک سبحان الذی فی السماء عرشہ سبحان الذی فی الارض موطئہ سبحان الذی فی البحر سبیلہ سبحان الذی فی النار سلطانہ سبحان الذی فی الجنۃ رحمتہ سبحان الذی فی القبر قضاءہ سبحان الذی فی الھواء روحہ سبحان الذی رفع السماء سبحان الذی وضع الارض سبحان الذی لا ملجأ ولا منجا منہ الا الیہ اور پڑھے جبکہ کوچہ کرے یا اترے مدینہ منورہ کے اللھم ھذا حرم رسولک فاجعلہ لی وقایۃ من النار وامانا من العذاب وسوء الحساب اور پڑھے جبکہ داخل ہو مدینہ میں اے رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا اور کہے جبکہ کھڑا ہو زیارت روضہ مبارک کے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا صفوۃ اللہ السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا سید ولد آدم السلام علیک یا سید المرسلین وخاتم النبیین ورسول رب العلمین السلام علیک وعلی اھلک واصحابک الطاھرین وازواجک الطاھرات امہات المؤمنین جزاک اللہ عنا افضل ما جزی نبیا عن امتہ وصل علی محمد کلما ذکرک الذاکرون وغفل عن ذکرک الغافلون

باب حرم المدینۃ حرسہا اللہ تعالیٰ

باب ہی بیچ بیان حرم یعنی گردی مدینہ کی محفوظ رکھی اوسکو اللہ تعالیٰ ف حدیثین بیچ حرام ہونی مدینہ اور گردی اوسکی کی من ابراہیم اور اختلاف کیا ہی علمانی اسمین ہماری نزدیک معنی اوسکی حرام ہونیکی یہہ ہین کہ اوسکی تعظیم تمکریم کری نہ یہہ کہ وہ حرام ہی مانند مکی کی پس ہماری نزدیک حرام نہین درخت کاٹنی مدینہ اور گردی اوسکی اور شکار کرنا اوسمین اور تینون امامونکی نزدیک یہہ چیزین حرام ہین وہان ہی بغیر ضمان کی یعنی بدلا نہین آتا ح ع الفصل الاول فصل پہلی عن علی قال ما کتبنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا القرآن وما فی ھذہ الصحیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرام ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل ذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بھا ادناھم فمن اخفر مسلما فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل ومن والی قوما بغیر اذن مواليہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل متفق علیہ وفی روایۃ لھما من ادعی الی غیر ابیہ او تولی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہا نہین لکھا یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سوا قرآن کی اور اوسچیز کی کہ اس صحیفہ مین ہی کہا حضرت علی نی صحیفہ مین یہہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدینہ حرام ہی درمیان عیر کی ثور تک پس جو شخص کہ پیدا کری مدینہ مین بدعت یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کتاب و سنت کی یا کہا نادی بدعتی کو پس واسطے اوسکے لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب لوگونکی نہین قبول کی جاتی اوسسے یعنی کامل قبول نہین ہوتی فرض اور نہ نفل عہد مسلمانونکا

ایک ہی سعی حاصل کرسکتا ہی ساتھہ اوسکی ادنا اون کا پس جوشخص کی توڑی مسلمان کی عہد کو پس اوپر ہی ہی لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب آدمیونکی نہین قبول کی جاتی اوسسے فرض اور نہ نفل اور جوشخص کہ موالات کری ایک قوم سی بغیر اذن صاحبون اپنی کی پس اوپر ہی لعنت خدا کی اور فرشتونکی اور سب آدمیونکی نہین قبول کی جاتی اوسسے فرض اور نہ نفل نفل کی یہہ بخاری اور مسلم فی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کہ مین یہہ ہی ہی کہ جوشخص کی دعوی کری طرف غیر باپ اپنے کی یعنی کہی کہ مین فلانیکا بیٹا ہون اور واقع مین اوسکا ہی نہین یا نسبت کری اپنی کو طرف غیر مالکون اپنی کی پس اوپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب لوگونکی نہین قبول کی جاتی اوسسے فرض اور نہ نفل ف اوپھر کی کہ اس صحیفہ مین ہی آیا ہی کہ لوگون فی امیرمین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی مخصوص کیا ہی حضرت علی کو ساتھہ اوسکے صحیفہ کی یعنی کتاب کے سوائی قرآن کی اوسکی جواب مین حضرت علی فی یہہ فرمایا کہ نہین لکھا ہی مینی حضرت سی سوائے قرآن کی اور اوس چیز کی صحیفہ مین ہی اور صحیفہ سی مراد ورق کاغذ ہی کہ اوسمین احکام دیات کی اور اور بعضے احکام لکھی ہی اور وہ حضرت علی کی تلوار کی غلاف مین رہتا تھا اور اون احکام مین یہہ حکم مدینہ کا ہی تھا کہ بیان کیا آور مدینہ حرام ہی یعنی بزرگ قدر ہی اور منع ہی اسمین ایسے چیز کرنی کہ باعث اوسکی حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کی حرام یعنی حرم مکی کے یعنی مدینہ مانند حرم مکی کی ہی جو چیزین کہ حرم مکی مین کرنی حرام ہین مدینہ مین یہی حرام ہین اور حداس حرم کی درمیان عیر اور ثور کی ہی کہ یہہ دو پہاڑ ہین دو نو طرف مدینہ مطہرہ کی اور صرف کی معنی ہین فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کی معنی ہین نفل یا فدیہ اور بعضون فی کہا شفاعت اور بعضون فی کہا توبہ اور عہد مسلمان نو نکا ایک ہی الخ یعنی ایک یہہ ہی حکم لکھا ہوا تھا اوس صحیفہ مین کہ عہد وامان مسلمانونکا مانند شی واحد کی ہی سعی حاصل کرسکتا ہی ساتھہ اوسکی ادنا اونکا یعنی ادنا ہی اختیار عہد امان دینی کا کہتا ہی اور اوسکی امان نیچی سی اور ونکو سعی کرنی اوسکی عہد پورا کرنی مین لازم ہوتی ہی حاصل یہہ کہ جو کوئی مسلمان نو نہین ہے اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کی امان دیوی کسی کافر کو اور عہد کری اوسسے اور اپنی پناہ مین لاوی تو نہین جایز کسی کو توڑنا اوسکا اور جو کوئی توڑی مسلمانکی عہد کو یعنی قتل کری اوس کافر کو یا لیلیوی مال اوسکا تو اوسپر ہی لعنت ہی الخ اور جوشخص کہ موالات کری یعنی دوستی کری جانا چاہیے کہ دو قسم پر ہی ایک تو ولاء و قسم پر ہی ایک تو ولاء موالات وہ یہہ ہے کہ عادت عرب کے تھی کہ آپسمین دوستی رکھتی تھی اور عہد باندھتی تھی اور قسم کہاتی تھی کہ نیک و بد مین آپسمین شریک اور مدد و معاون رہین گی آور آپسمین ایک دوسرے کی دوست سی دوستی رکھین گی اور دشمن سی دشمنی اور ایام جاہلیت مین امر حق و باطل پر ہی مدد کرتی تھی اور اسلام مین امر حق ہی پر مدد کرتی تھی اور اکثر اہل عجم عرب مین آکر صحابہ سی عہد موالات باندھتی تھی اور دوسری ولاء عتاقہ ہی کہ جسنی غلام آزاد کیا ہی اوس غلام پر حق ولاء ثابت ہوا کہ وقت نہونی عصبہ اوس غلام کی وہ آزاد کرنیوالا وارث اوسکا ہوتا ہی کہ ذوی الفروض سی جو کچھہ بچتا ہی وہ لیتا ہی پس احتمال ہی کہ مراد موالات سی یہان قسم اول ہو پس معنی یہہ ہونگی کہ ایک شخص کے موالی یعنی دوست مذکور ہون تو چاہیے کہ اور قوم کو موالی ٹھیراوی بغیر اذن موالی اپنی کی اسلیے کہ آپسمین یک طرفی عہد شکنی اور بیاد دینی ہی مسلمانون کو اور احتمال یہہ ہے ہی کہ ولاء عتاقہ مراد ہو پس اس صورت مین معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی نسبت کری اپنی آزاد کو غیر آزاد کرنیوالے اپنی کیطرف تو مستحق لعنت ہوتا ہی جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہی غیر باپ کیطرف نسبت کرنیمین اسصورت مین قید بغیر اذن موالیہ کی بنا بر غالب کے ہی کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ اگر غلام آزاد اون چاہتا ہی اپنی مالک سے اس بات کا تو وہ اذن نہین دیتا پس اسسے کوئی یہہ نہ سمجھی کہ اگر مالک اون دیدی تو نسبت کرنا غیر کیطرف درست ہوا سلیے کہ جھوٹ لازم آویگا اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ حضرت علی فی کچھہ نہین لکھا حضرت سی سوای قرآن کی اور صحیفہ مذکورہ کی پس حضرت علی کی قرار سے صریح باطل ہوتا ہی افترا شیعہ کا کہ حضرت علی کو آنحضرت فی وصیت کی تھی ساتھہ خلافت کی اور اور اسرار کی اور خاص اہلبیت کو ایسی چیزین بتائین کہ اور ونکو نہین بتائین پس یہہ سب دعوی باطل ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے لکھنا علم کا ع ح ☆ وعن

سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّسَعْدٍ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ سی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین حرام کرتا ہون درمیان دو لوکنارون سنگستان مدینہ کی یہہ کہ کاٹی جاوین درخت خاردار اوسکی یا مارا جاوی شکار اوسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہی واسطی اونکی اگر ہوتے واسطی رہنی والون مومنین اوسکی دنیا اور عقبی مین اگر جانین یعنی اسکی بھلائیکو تو نہ چھوڑین اوسکو اور نہ جاوین وہانسی اور کہین واسطی فراغت دنیا کی نہ چھوڑیگا اوسکو کوئی بی رغبتی سی مگر بدلیگا اللہ اوسمین اوس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اوس سے یعنی نہین ضرر کریگا مدینہ کو نہ ونا اوسکا بلکہ مفید ہوگا اوسکو اور نہین ثابت رہیگا یعنی نہین صبر کریگا کوئی اوسکی سختی اور بھوک پر اور اوسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطی اوسکی شفاعت کرنیوالا یا فرمایا کہ گواہ ہونگا یعنی اوسکی طاعت کا دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نی ف نہ کاٹا جاوی الخ حمل کیا ہی اسکو علما ہماری نی نہی تنزیہی پر اور بی رغبتی سی یعنی جو کوئی بضرورت چھوڑیگا وہ اسمین نہین داخل ہی اور آخیر حدیث مین بشارت ہی اوپر خاتمہ بخیر ہونی رہنی والون مدینہ کی اور تنبیہ ہی اسپر کہ لائق ہے مومن کو یہہ کہ ہو صابر و شاکر اوپر رہنی کی حرمین شریفین مین اور نہ نظر کری طرف ظاہر کی نعمتون اور جگہہ کیکی ایسی کہ اصل نعمت نعمت آخرۃ کی ہی بسبب اس حدیث کی اللھم الا عیش الا عیش الاخرۃ **وعن ابی هريرة** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بھوک پر اور اوسکی محنت پر کوئی امت میرسی مگر کہ ہونگا مین واسطی اوسکی شفاعت کرنیوالا دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نے **وعنه** قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَآءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وِلْدٍ لَّهٗ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تھی لوگ جسوقت دیکھتے نیا پہل لاتی اوسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جسوقت کہ لیتے اوسکو حضرت کہتی یا الٰہی برکت دی واسطی ہمارے پھل ہمارے اور برکت دی واسطی ہمارے شہر ہمارے اور برکت دی واسطی ہمارے صاع ہمارے اور برکت دی واسطی ہمارے مد ہمارے یا الٰہی تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور جانی دوست تیرا اور نبی تیرا تھا اور تحقیق مین بندہ تیرا اور نبی تیرا ہون اور تحقیق ابراہیم نی دعا کی تھی تجھسی واسطی مکی کی یعنی جو کہ اس آیت مین مذکور ہی فاجعل افئدۃ من الناس الخ اور مین دعا کرتا ہون تجھسی واسطی مدینہ کی مانند اوس چیز کی کہ دعا کی ابراہیم نی تجھسی واسطی مکی کی اور مثل اوسکی ساتھہ اوسکی یعنی دوچند اوسکی کہ دعا کی ابراہیم نی پھر کہا ابو ہریرہ نی بلاتی حضرت بہت چھوٹی لڑکیکو اپنی اہل بیت مین سی پس دیتی اوسکو وہ پھل نقل کی یہہ مسلم نی ف برکت کی معنی مین زیادہ ہونیکی اور ہمیشگی کے پس برکت میوہ کی تو ظاہر ہی اور برکت شہر کی یہہ ہے کہ دولت ہو شہر مین اور لوگ دیندار بہت سی ہون سو قبول ہوئی دعا حضرت کی کہ مسجد ہی بڑہائی گئی اور شہر ہی بڑہا اور خوب آباد ہوا مسلمانونسی اور صلاح اور مدام میانونکی ہین اونکی برکت سی مراد یہہ ہے کہ فراخی ہو رزق مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تعالیٰ کے ہین اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہی جلیل سی لیکن حضرت نی یہہ صفت اپنی بیان نہ فرمائی اور اپنی کو فقط بندہ اور نبی ہی کہا واسطی تواضع کی اور حضرت نیا پہل لڑکیکو ایسی دیتی تھی کہ تا وہ خوش ہو جاوی بترغ ح **وعن ابی سعيد** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا اَنْ لَّا يُهْرَاقَ فِيْهَا دَمٌ وَّلَا يُحْمَلَ

فیہا

فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطُ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلَفٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق ابراہیم نی بزرگی دی مکی کو یعنی ظاہر کی بزرگی اوسکو حرام اور تحقیق مینی بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونو طرفون اوسکیکی ساتھہ اسکی کہ نہ خونریزی کیجاوی اوسمین اور نہ اوٹھایا جاوی اوسمین ہتیار واسطی لڑائیکی اور نہ جہاڑا جاوی اوسمین درخت پیتی درخت کی مگر واسطی کہانی جانورون کی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا تو پیشتی نی کہ حرمت المدینہ جو فرمایا مراد اس تحریم سی تعظیم ہی نہ اور احکام کہ متعلق ہین ساتھہ حرم کی اور دلیل پر یہہ قول حضرت کا ہی کہ نہ جہاڑا جاوے اوسمین درخت مگر واسطی کہانی جانورونکی آور حرم مکہ کی جو درخت ہین اونکی پتی جہاڑنی کسی حالمین درست نہین اور شکار کرنا مدینہ مین بعضی صحابہ نی حرام جانا ہی اور جمہور صحابہ نی نہین انکار کیا ہی پرند جانور شکار کرنیکا مدینہ مین اور نہین پہنچی ہی حکم اسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی نہی ایسی طریق سی کہ اعتماد کیا جاوی اوپر انہی کلام ۃ ع ملا علی رحمۃ اللہ نی اس مقام کو خوب تفصیل سی لکھا ہی جو چاہی اونکی شرح مین دیکھہ لے وعن عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عامر بن سعد سی یہہ کہ سعد سوار ہوئی طرف محل اپنی کی کہ عقیق مین تہا پس پایا ایک غلام کو کہ کاٹتا تہا درخت یا جہاڑتا تہا پتی اوسکی پس چہینا لیی سعد نی کپڑی اوس غلام کی پس جب پہرے سعد یعنی طرف مدینہ کی آئی اونکی پاس مالک غلام کی پس گفتگو کی اونسی یہہ کہ پہیرے اونکی غلام پر یا اونپر اوس چیز کو کہ لی ہی غلام اونکی سی یعنی کپڑی اوسکی پس کہا سعد نی پناہ خدا کی یہہ کہ پہیرون مین اوس چیز کو کہ دلوائی ہی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نہ مانا یہہ کہ پہیرے دین اونپر نقل کی یہہ مسلم نی ف سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہی عشرہ مبشرہ سی ہی اور عقیق نام ہی جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی اور یا اونپر یہہ شک راوی ہی کہ اون مالکون نی سلی غلامہم کہا یا بجائی علی غلامہم کی علیہم کہا یعنی حکم دیدو جو کچہہ کہ لیا ہی ہمارے غلام سی آور دلوائی ہی یعنی اذن دیا ہی اسکا کہ جو کوئی دیکہی کسیکو شکار کرتی یا درخت کاٹتی مدینہ مین جہین لیوی کپڑی اوسکی یہہ حدیث منسوخ ہی یا تاویل کی گئی ہی کہ یہہ امر بارز جر و تنبیہ کی تہا اور کہا طیبی نی کہ مشہور مذہب مالک اور شافعی مین یہہ ہی کہ نہین لازم آتا بدلہ پیچ شکار مدینہ کی اور کاٹنی درخت اوسکیکے بلکہ یہہ ہی لازم ہی بغیر لازم ہونے بدلہ کے اور کہا بعضون نی کہ وجوب بدلہ کا لازم ہی کل مدینہ کو اور کہا طیبی نی کہ حرام ہی نہین انہی یہہ مذہب ہمارے لیکن مکروہ ہی ۴ وعن عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تپ مین مبتلا ہوئے ابوبکر اور بلال پہر آئی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی مینی اونکو پس فرمایا الہی دوست کر تو طرف ہماری مدینہ کی مانند دوستی ہمارے مکہ کو بلکہ زیادہ تر اوس سی اور درست کر تو آب و ہوا مدینہ کو اور برکت دی واسطی ہماری پیچ صاع اسکیکی اور مد اسکیکے اور نکال اسکی تپ کو یعنی شدت و کثرت تپ کو اور اوسکی وبا کو اور رکہہ اوسکو جحفہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف آیا ہی کہ حضرت عائشہ نی حضرت ابوبکر کی حالت تپ مین پوچہا کہ کیا حال ہی آپکا وہ اوسوقت آواز بلند سی ذکر مکہ کا اور اوسکی ہوای موافق کا اور مکانات کا اور لطافت پہاڑونکا وغیرہ ذلک کرنی لگی حضرت عائشہ نی یہہ حال حضرت سی عرض کیا اوسپر حضرت نی دعائی مذکور مانگی اور جحفہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی اوس زمانہ مین وہان یہود رہتی تہی اور آیا ہی کہ زمین مدینہ مین پہلی ہجرت سیدالبشر صلی اللہ علیہ وسلم سی وبا اور بیماری بہت تہی پس حکم کیا

حضرت نبی اوسکو کزرمین کفار مین جا دی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی بد دعا کرنی کفار پر ساتھہ مرض موت و ہلاک کی اور خراب کرنی
شہرون انکی ۱۲ ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُءْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۱۳ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی ہی حدیث خواب دیکہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مقدمہ مدینہ کی کہ دیکہی مینے ایک عورت کالی پراگندہ بال نکلی مدینہ سی یہانتک کہ اوتری مہیعہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پس تعبیر ٹہہرائی مینی اوسکی یہہ کہ تعین وبا مدینہ کی نقل کی گیا طرف مہیعہ کے کہ نام جحفہ کا ہی نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سفیان بن ابی زہیر سی کہ کہا سنا مینی ہمنے خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہی فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچہ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین مینی بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چہوڑین اوسکو اور فتح کیجاویگی شام پہر آویگی ایک قوم چلینگی پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو اور فتح کیجاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلینگی پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی یہہ شہر اسلام مین فتح ہوون گی اور لوگ واسطی طلب معیشت اور فائدہ دنیا اور لذتون فانیہ اونکی مدینہ سی مع اہل وعیال اور تابعدارون کی نکل کر وہان جاکر رہین گی اور اگر جانین حقیقت حال کے اور سعادت سرمدی و سعادکی تو واسطی نہ نکلین ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امر کیا گیا ہون مین ساتہہ ہجرت کرنیکی ایسی بستی مین کہ غالب آنے ہی سب بستیون پر کہتے ہین اوسکو یثرب اور وہ مدینہ ہے دور کرتا ہی مدینہ بری آدمیونکو جیسی دور کرتی ہی بہٹی میل لوہیکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** غالب آتی ہی سب بستیون پر یعنی جو کوئی اوسمین رہتا ہی غالب ہوتا ہی اور فتح کرتا ہی اور ٹہہرونگا یہہ خاصیت ہی اوس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی اوسمین آتا ہی اکثر شہرون پر غالب ہوتا ہی پہلی قوم عمالقہ آئی اوسمین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتونکو بعد ازان یہود آئی وہ غالب ہوئے عمالقہ پر پہر انصار پہنچی وہ غالب ہوئے یہود پر پہر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجر رضی اللہ عنہم آئی اونکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو مشرق سے مغرب تک لی لیا اور اس شہر کا نام پہلی یثرب اور اثرب تہا اور پڑزن مسجد کی جب حضرت وہان تشریف لائی تو اوسکا نام مدینہ رکہا سبب تسمیہ کا اور اجتماع لوگونکی اوسمین اور منع فرمایا کہ اوسکو یثرب نہ کہا کرین یا تو اسلیی کہ وہ نام جاہلیت کا تہا یا اسلیی کہ وہ مشتق ہی ثرب سی بمعنی ہلاک وفساد کی یا اسلیی کہ ثرب باصل مین نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تہا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہی کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہے چاہیی کہ دس بار مدینہ کہی تا تدارک وتلافی اوسکی کری اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ استغفار کری اور مراد بری آدمیونسی اہل کفر و شرک ہین کہ والنفی بسبب قوۃ اسلام کی نکالی گئی تہی ۱۴ ح **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی سَمَّی الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھے تحقیق اللہ تعالیٰ نی نام رکھا مدینہ کا طابہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالیٰ نی نام اسکا رکھا اوپر زبان حبیب اپنی کی طابہ اور ایک روایت مین ہی طیبہ یعنی پاک وخوش کی کہ پاک ہی نجاستون شرک کیسی اور موافق ہی ہوا اوسکی طبیعتون سلیم کو اور خوش ہین ہنی والی اوسکی ؛ ح **وعن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَہَا وَیَنْصَعُ طِیْبُہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر بن عبداللہ سی کہ تحقیق ایک اعرابی نی بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی رہنی پر پاس حضرت کی پس پہنچی اعرابی کو تپ مدینہ مین یعنی شدت کی تپ ہوئی کہ مرہ جانا اوسنی رہنا مدینہ کا اور جاہا نکلنا واسطے پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای محمد پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پھر آیا حضرت کی پاس اور کہا پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پھر آیا حضرت کی پاس اور کہا کہ پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا حضرت نی پھر نکل گیا اعرابی یعنی مدینہ سی بغیر اذن حضرت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوای اسکی نہین کہ مدینہ مانند بہٹی کی ہی دور کرتا ہی میل اپنی کو اور خالص کرتا ہی اچھی اپنی کو یعنی نکال دیتا ہی بری آدمی کو اور خالص کرتا ہی آدمی پاک کو آدمی پلید سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت نی انکار کیا بیعت کی پھیرنی کا اسلیی کہ نہین جائز رہنا پھیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پھیر دینا بیعت افاقت کا ساتھ حضرت کی اور لکھا ہی علمای کہ پھیر نکالنا مدینہ کا بری آدمیونکو اور خالص کرنا اچھونکو یا حضرت کی زمانہ مین تھا یا اخیر زمانہ مین ہوگا کہ جب دجال نکلی گا تو بلایا اور بھیجا اوسکا مدینہ مین ہارس باہر نکلی گا اور جاویگا طرف دجال کی ہر کافر و منافق اور احتمال پھیر بھی ہی کہ ہر زمانہ مین ہو ؛ ع ؛ ح **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَۃُ شِرَارَہَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کریگا مدینہ شریرون اپنی کو جیسیکہ دور کرتی ہی بہٹی میل لوہیکا نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلَائِکَۃٌ لَا یَدْخُلُہَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر راہون یا دروازون مدینہ کی فرشتی نگہبان ہین نہین داخل ہوگی اوسمین ہمارہ ... اون اور نہ دجال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** طاعون نام ایک بیماری کا ہی خیر وبا کی وہ ہماری حضرت کی ... ی مدینہ مین نہین ہوتی یہہ صریح معجزہ ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ؛ شیخ ولی الدین المسوی ؛ اور حضرت شیخ رح نی طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہی اور لکھا ہی کہ ذکر ہوا ہمارا وبا کا وقت نکلنی دجال کی ہوگا یا ہمیشہ **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُہُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ لَیْسَ لَہٗ مِنْ اَنْقَابِہَا اِلَّا عَلَیْہِ الْمَلٰئِکَۃُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَہَا فَیَنْزِلُ السَّبْخَۃَ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَۃُ بِاَہْلِہَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ کُلُّ کَافِرٍ وَمُنَافِقٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شہر مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال سوای مکہ اور مدینہ کی نہین کوئی راہ راہون مدینہ کیسی یا ہر ایک مکہ اور مدینہ کیسی مگر کہ اوسپر ہین فرشتی صف باندہی ہوئی نگہبانی کرتی ہین اوسکی پس اوتریگا دجال زمین شور مین کہ باہر ہی مدینہ سے

پس ہی گا مدینہ ساتھ رہنی والون اپنی کی تین بار ہلنا پس نکلیگا طرف دجال کی ہر کافر و منافق نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **وعن** سعد رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَکِیْدُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مکر کریگا مدینہ والونسی کوئی مگر کہ گہل جاویگا جیسا کہ گہلتا ہی نمک پانی مین نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** یزید پلید کا ایسا ہی حال ہوا کہ چند روز بعد واقعہ حرہ کی بیماری دق اور سل کیسی ہلاک ہوگیا ہ

وعن اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَابَّۃٍ حَرَّکَھَا مِنْ حُبِّھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ؎ اور روایت ہی انس سی ہیہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جسوقت کہ آتی سفر سی پس دیکہتی طرف دیوارون مدینہ کی دوڑاتی اونٹ اپنی کو اور اگر ہوتی دابہ یعنی گہوڑی یا خچر یا مانند انکی پر جلد چلاتی اوسکو بسبب محبت مدینہ کی نقل کی ہیہ بخاری نی **وعنہ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَہٗ اُحُدٌ فَقَالَ ھٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی ہیہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ احد پس فرمایا ہیہ پہاڑ ہی دوست رکہتا ہی ہمکو اور دوست رکہتی ہین ہم اسکو یا الٰہی تحقیق ابراہیم نے کہ حرام کیا مکہ کو یعنی ظاہر کیا حرام ہونا اوسکا اور تحقیق ہین حرام کرتا ہون اس جگہہ کو کہ درمیان دو نوطرفون سنگستان مدینہ کی ہی نقل کی

ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** تحقیق ہیہ ہے کہ یہہ محمول ہی ظاہر پر اسلیے کہ پیدا کیا ہی اللہ تعالیٰ نی علم اور فہم اور محبت و عداوت جمادات مین بہی جیسیکہ لایق حال انکیلی ہین خصوصًا محبت انکی انبیا اور اولیا کی ساتھہ خصوصًا سید انبیا اور سلطان اولیا سی کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کی ہین اور جسکو خدا دوست رکہتا ہی اوسکو سب چیز دوست رکہتی ہی اسلیے کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اوسکی ہین چنانچہ روانہ کیجو کا حصہ ات کی مفارقت سی دلیل صریح ہی اس دعوی کی اور مین حرام کرتا ہون یعنی بزرگ کرتا ہون پس حرام سے یہہ نہین مراد ہی کہ مانند مکہ کی حرام ہی یعنی اوسکی درخت کاٹنی وغیرذلک درست نہین خوح ع **وعن** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی احد پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور دوست رکہتی ہین ہم اوسکو نقل کی ہیہ بخاری نی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** سُلَیْمِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَکِبَ اِلٰی قَصْرِہٖ فِی الْعَرْصَۃِ الَّذِیْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَہٗ ثِیَابَہٗ فَجَاءَ مَوَالِیْہِ فَکَلَّمُوْہُ فِیْہِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَکَانَکُمْ ھٰذَا وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا یَصِیْدُ فِیْہِ فَلْیَسْلُبْہُ فَلَا اَرُدُّ عَلَیْکُمْ طُعْمَۃً اَطْعَمَنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَیْکُمْ ثَمَنَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہی سلیمان بن ابی عبداللہ سے کہ کہا دیکہا مینی سعد بن ابی وقاص کو کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تہا بیچ حرم یعنی گردی مدینہ کی وہ حرم کہ حرام ٹہہرایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پس ہین لیی سعد نی کپڑی اوسکی پس آئی مالک وسکی اور کلام کیا سعد سی بیچ مقدمہ اوسکیلی پس کہا سعد نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حرام ٹہہرائی ہی یہہ حرم اور فرمایا ہی کہ جو شخص پکڑی اوس کسیکو کہ شکار کرتا ہوا وسمین پس چاہیی کہ چہین لی اسباب اوسکا پس نہین ہیہ روا نگا مین تمپر وہ بخشش کہ دوائی ہی محکو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ولیکن اگر چاہو تم دونگا تمکو مول اوسکا یعنی ازراہ احسان کی نقل کی ہیہ ابوداود نی **وعن** صَالِحٍ مَوْلَی السَّعْدِ اَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِیْدًا مِنْ

عَيْبِدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِي لِمَوَالِيهِمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ أَخَذَهُ سَلَبُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی صالح سی کہ غلام آزاد تہا سعد کا یہہ کہ تحقیق سعد نی پائی کہ تہی ایک غلام غلامون مدینہ کیسی کہ کاتتی تہی درخت مدینہ کا پس لیا سعد نی اسباب ونکا اور کہا یعنی غلامونکی مالکون کو کہ سنا یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتی تہی یہہ کہ کاٹا جاوی درخت مدینہ کیسی کہیا اور فرمایا جو کاٹی اوسمین سی کچہہ پس اسباب وسکا واسطے اوس شخص کے ہی کہ پکڑی اوسکو نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف صواب یہہ ہے عن صالح عن مولی لسعد لفظ عن مولی سعد لکہنی والو نسی رہ گیا ہی یا مصنف کو سہو ہوا اسلیی کہ صالح غلام سعد کا نہین ہے بلکہ صالح مولی توامہ کا ہی اونی مولی سعد کیسی روایت کی ہے ش ع وعن الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن صيد وج وعضاهه حرم محرم لله رواه أبو داود وقال محي السنة وج ذكروا أنها من ناحية الطائف قال الخطابي أنه بدل أنها اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شکار وج کا اور درخت خاردار اوسکی حرام ہین حرام کیی گئی ہین واسطی اللہ کی نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا محی السنۃ نی کہ وج ذکر کیا علمارنی کہ تحقیق وہ ایک جانب ہی طائف کی اور کہا خطابی نی لفظ انہ بدل انہا کی ف واسطی اللہ کی یعنی بموجب حکم اللہ تعالیٰ کی یا واسطی دوستون اوسکی کے یعنے غازیونکی اور لکہا ہی علمانی کہ حرمت وج کی بطریق ہمی کی تہی یعنی اوسمین روندرکی ہوئی تہی غازیونکی گہوڑونکی اسلیی حرام تہا اوسمین جانا شکار کی لیی اور اوسمین سی درخت وغیرہ کا کاٹنا غیر غازیونکو نہ یہہ کہ حرمت اوسکی بطریق حرم کی تہی اور اگر بطریق حرم کی تہی تو ایک وقت مخصوص مین تہی پہر منسوخ ہوئی اور کہا شافعی نی کہ نہ شکار کیا جاوی اوسمین اور نہ درخت اوسکا کاٹا جاوی لیکن ضمان یعنی بدلا اوسمین نہین ذکر کیا ہی ش ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع أن يموت بالمدينة فليمت بها فإني أشفع لمن يموت بها رواه أحمد والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب إسنادا اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کو طاقت رکہی یہہ کہ مری مدینہ مین پس چاہیی کہ مری مدینہ مین پس تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطی اوس شخص کی کہ مری مدینہ مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کی ف اول جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ جو کوئی رہ سکی مدینہ مین یہانتک کہ آوی اوسکو موت پس چاہیی کہ رہی اوسمین یہانتک کہ مری اوسمین کہ مین شفاعت اوسکی کرونگا اگر گہنگار ہوگا گنہ بخشوا ونگا اور اگر نیک کار ہوگا تو درجہ اوسکی بلند کرواونگا اور مراد شفاعت سی خاص شفاعت ہے کہ جیسی وانکی رہنی والونکی لیی ہوگی ویسی اورونکی لیی نہین ہونگی والا شفاعت عام حضرت کی سب مسلمانونکی لیی ہوگی پس افضل یہہ ہے کہ جسکی عمر بڑی ہو یا کشف وغیرہ سی معلوم ہو کہ موت قریب پہنچی تو وہ مدینہ منورہ مین جاوی تا اس نعمت عظمی کو پہنچی کیا خوب دعا ہی حضرت عمر کی اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک یا الٰہی یہہ دولت ہمسی بی زوبی پر کو ہی نصیب کیجین یا ارحم الراحمین ش ع وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أخرب قرية من قرى الإسلام خراب المدينة رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آخر بستی اسلام کیسی خراب ہوگی مین مدینہ ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف یعنے قریب قیامت کی شب شہر وغیرہ ویران ہونگی اور مدینہ سبکی تہی ویران ہوگا یہہ فضیلت حضرت کی برکت سی مدینہ کو حاصل ہوئی ش ع وعن جبير بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله أدى إلي أي هؤلاء الثلثة تزلف فهي دارهجرتك المدينة أو البحرين أو قنسرين رواه الترمذي

اور روایت ہی جسر بن بطی عبد اللہ کیسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نی وحی کی طرف میرے کہ جو بسی ان بستو نمین سی اوترو گی تم یعنی رہنی کی لبی پس وہی ہی گھر ہجرت تمہارے یکا مدینہ یا بحرین یا قنسرین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بحر ایک جزیرہ ہے دریای عمان مین اور قنسرین نام ہی ایک شہر کا شام کی شہرونمین سی اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نی مجھی اختیار دیا کہ ان تمین جگہون مین سی جہان چاہو رہو اور تاریخ مدینہ مین لکھا ہی کہ پہلی ہجرت کرنی ہی حضرت اختیار دیی گئی ان جگہون مذکورہ کی رہنی مین پہر آخر کو مدینہ معین ہوا۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لھا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان رواہ البخاری روایت ہی ابی بکرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین داخل ہونیکا مدینہ مین خوف کانی دجال کا اور مدینہ کی اوسدن یعنی دن نکلنی دجال کی سات دروازی ہونگی یعنی سات راہین ہونگی ہر دروازی پر دو دو فرشتی ہونگی یعنی دائمن بائمن محافظت کی لیی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من البرکۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ الہی گردان مدینہ مین دوچند اوس برکت سی کہ گردانی تو نی مکی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مدینہ کی قوۃ مین بہ نسبت قوۃ مکی کی دوچند برکت دی اور یہہ منافی نہین ہی ہوتی مکی کی افضل اوس سی باعتبار زیادہ ہونی حسنات کی ۱۲ **وعن** رجل من ال الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیمۃ ومن سکن المدینۃ وصبر علی بلائھا کنت لہ شھیدا وشفیعا یوم القیمۃ ومن مات فی احد الحرمین بعثہ اللہ من الامنین یوم القیمۃ رواہ ایک شخص سے۔ کہ اولاد خطاب کیسی تہا نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جس شخص نے زیارت کی میری قصد کر کر ہوگا ہمسایگی اور پناہ میرکی دن قیامت کی اور جو شخص کی رہنا مدینہ مین اور صبر کیا اوسکی سختیون پر ہونگا مین اوسکی لیی گواہ اور شفاعت کرنیوالا یعنی اوسکی گناہونکی دن قیامت کی اور جو شخص مریگا بیچ ایک کے دو نو حرمون سے لینے مکہ و مدینہ کی اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالیٰ امن والون سے یعنی امن مین ہوگا خوف بڑے سی دن قیامت کے **ف** قصد کر کر یعنی خاص میرے زیارت ہی کی لیی پا بنظر ثواب کے۔ دوسری تجارت اور سنانی اور دکہانی اور مانند اوسکی کے حاصل ہم کو اس حدیث سی غرض دو چیز ہے محض میرے زیارت کی لیی یا ہم **وعن** ابن عمر مرفوعا من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیوتی رواھما البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی بطریق مرفوع کی کہ جس شخص نے حج کیا پہر زیارت کی میری قبر کی یعنی مرنی میرکی ہوگا مانند اوس شخص کے زیارت کی میرے بیچ زندگی میرکی نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی اس لیی کہ حضرت حیاتا للبنی مین اور دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوپر کو مناسب ہے یہہ ہی کہ زیارت بعد حج کی کری اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی زیارت کری قبر شریف میری واجب ہے میرے ہی اوسکی لیی شفاعت میرے اور اور روایت مین آیا ہی کہ جس نے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری مرے بیچ میرے ظلم کیا مجھپر اور اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ جس نے قصد کیا طرف میری کی یعنی حج کر کی یہر قصد کیا میرے زیارت کا اور مشرف ہونیکا میرے مسجد مین تو اوسکی یہی وجہ ہوسکتی ہے معقول کہی جاتی ہے ۱۲ ع جذب القلوب **وعن** یحیی بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان جالسا وقبر یحفر بالمدینۃ فاطلع رجل فی القبر فقال بئس مضجع المؤمن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئسما قلت قال الرجل انی لم ارد ھذا انما ارد القتل فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مثل القتل فی سبیل اللہ ما علی الارض بقعۃ احب الی ان یکون قبری بھا منھا ثلث مرات رواہ مالک مرسلا روایت ہے یحیی بن سعید سے یہہ کہ تحقیق ہم خدمت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور ایک قبر کھودی جاتی ہی مدینہ مین پس جہانکا ایک شخص نے قبر مین اور کہا کیسی برا ٹھکانا مومن کے ہی یعنی یہہ قبر فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مرجاے اور وہ چیز نگہی تو نے کہا اور اس شخص نے کہ تحقیق میں نہیں ارادہ کیا اسکا سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کیا میں نے قتل فی سبیل اللہ کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی چیز مانند قتل فی سبیل اللہ کے نہیں ہے زمین پر کوئی جگہ کہ محبوب تر ہو نزدیک بندہ کے تر کہ ہو قبر میری اور میں مدینہ سے نہیں باز فرمائی حضرت نے ہجرت سے مگر اسکی وجہ سے کہ وہ جگہ محبوب تر ہو نزدیک اللہ کے اور اسکے رسول کے ف ہے ہی وہ چیز یعنی اس سے کہ نہ کہا تو نے قبر مومن کو باوجود یکہ قبر اسکی باغ ہی باغوں جنت کا یعنی کیسی ہوتی ہے کہ یہ ارادہ میں نہیں کیا کہ قبر مطلق ہے خواہ جگہ ہو بلکہ یہ ارادہ کیا ہے یعنی کہ شہید ہونا اللہ کے راہ میں بہتر ہے اگر مدینہ میں مرے حضرت نے اوسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ نہیں ہے کوئی چیز مانند شہید ہونے کے راہ خدا میں پھر ذکر کی فضیلت اوسکے کہ مرے اور دفن کیا جاے مدینہ میں یا رہے شہید ہو یا غیر شہید ہو یا تحقیق عبارت کی کہ نہیں ہے میں سے رہنے ہو **وعن** ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بوادی العقیق یقول اتانی اللیلۃ آت من ربی فقال صل فی ھذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ وفی روایۃ وقل عمرۃ حجۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا عمر بن خطاب نے سنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ بوادی عقیق کی فرماتا تھا میرے پاس آنیوالا ایک آنیوالا پروردگار میرے کی طرف سے یعنی فرشتہ اور کہا نماز پڑھ اس جنگل مبارک میں اور کہہ عمرہ حج میں اور ایک روایت میں ہے کہ کہہ عمرہ اور حج یعنی نماز اوسمیں مانند عمرہ اور حج کی ہی فضل کی ہے نماز کی پروردگار میرے کی ف وادی عقیق نام ایک جنگل کا ہے مدینہ کی جنگلوں میں سے اور کہہ عمرہ حج میں یعنی ثواب کی نماز لوگوں کو ادا کرنا عمرہ کے کہ حج میں ہو مقصود بیان کرنا فضیلت نماز کا ہی اوس جنگل میں کہ حکم عمرہ اور حج کا کہنی ہی اور فضائل مدینہ منورہ کی سو اسے فضائل مذکورہ کی اور بہت منقول ہیں لکھا علماء نے کہ حکیم مطلق جل وعلی نے فرج مٹی اور مقبول اس شہر پاک کی شفا کہنی ہی کہ ہر بیماری میں شفا ہی ہر بیماری اور بعضی طرف آبا ہی کہ شفا ہی جذام اور برص سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی اصحاب کو حکم فرمایا کہ علاج پر ساتھ دس عجوہ کے یعنی مدینہ کی کھجور میں شفا ہی ہر بیماری اور بعضی طرف آبا ہی کہ شفا ہی جذام اور برص سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی اصحاب کو حکم فرمایا کہ علاج پر ساتھ دس عجوہ کے یعنی کھجور مدینہ کی کریں اور مدینہ منورہ میں صحابہ و تابعین سے بہت روایات ارتنا جلی آئی ہی اور بہت سے اطبا نے اس کی واسطے دوا کے آثار وارد ہوئے ہیں اور اکثر علمائی نے اس علاج کو تجربہ کیا ہی شیخ محمد بن عبد الباقی زرقانی نے کہ یہ علاج ہر زمانہ میں صحیح ہا بعد زمانہ کے یہ ب

اور ہمیشہ یہ تصور رکھے کہ کس خطاب میں حاضر ہوں اور اگر کوئی محل اوسکی اوقات کا ہو اوس سے کنارہ کش ہوے اور اکتفا کرے کلام مختصر پر بقدر ضرورت کی اور آواز سے کہ کی
اوپر گذر چکی ہیں مثل تہوک وغیرہ اذانی کی اوان حضور ملحوظ رکھی اور مسجد میں نفی پہلی مرتبہ کی مسجد میں جانے کی بلکہ اگر شوق حاصل کرنی
فضیلت کا ہو سب سے پہلی وان آدی اور بیٹھی اوپیچ ختم کرنی قرآن کی اوس مسجد میں کہ جہاں اور قرآن ختم ہوتی ہے اگر ایک بار ہو تو بھی اگر کئی دفعہ ہو تو بھی اچھا
مطالعہ کرے یا کسی سنی اون کتابوں کو بھی پیچ خصلتوں اور فضیلتوں حضرت سید کائنات کے ہیں علیہ افضل الصلوات والتسلیمات شوق عبادت اور شوق ملاقات
حضرت کا ہو اور بعد زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بقیع کی کرے اوہیں قبرات صحابہ کرام اور آل اہل بیت رضی اللہ عنہم وغیرہم کے ہیں کرے اور زیارت سید الشہداء حضرت
امیر حمزہ چچا حضرت کے کرے اور زیارت مسجد قبا اور مساجد اور کوہ اوحد اور تمام مکانات حضرت کے کہ کرے اگر زیارت بقیع کی ہر روز بعد از زیارت حضرت کی
کرے یا روز جمعہ کے فقط جیسا کہ عادت ہوئی ہے آنا سب نوبتے اور ما لعین کے نفی کہ ہر روز کرے اور ہر بار کہ قبر شریف گذرے اگرچہ باہر سے ہو کہ آرہے اور سلام وصلوٰۃ بھیجے حضرت پر اگرچہ
بی بار گذر واقع ہو اور اگر ساتھ قبر شریف کے اوی آواز بلند کی زیارت کی بجا لاوے اور وہابیوں کو کہ محبت و تعظیم ضرور محفوظ رکھی اگرچہ ساتھ فسق و بدعت کے منسوب و مطعون ہوں اس لیے کہ شرف حضرت
بائی کا کافی ہے اور بہرہ شرف ساتھ کسی گناہ و بدعت کے جاتا ہیں اور حسن خاتمہ اور مغفرت سے محروم نہ ہوں اور بعد فارغ ہونے کی زیارات سے جلد از دہ وطن کے آنیکا کرے چاہکر حضرت
ہوئے مسجد نبوی ہاتھ نماز اور دعا صحیح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باقرب ہے کی بعد از ان زیارت قبر مقدس کے ساتھ ادب زیارت کے کرے اور وسیلے حاصل ہو سعادت کو بہ کے ایک
کی یہ چاہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور قبول ہونا اعمال عبادات کا اوپر ہیچنا اہل عیال میں سلامتی سے کی طلب کرے اور یہ دعا پڑھے اللھم انا نسالک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل
اور حصول مقصود تحمید و نیکا ہی ادو
ہر گام اوقات ہیں باعث ذوق اور نشان امید وار ہی ہے ابن لہم باعث چشم بروشن ابر گرید باغ خندہ
شاد و خوش
طلب نکری سے تکلف سے ہیں کرے اور جو مضمون کہ ذوق و رقت لاوین ہو گر دنا اس مقام میں ہر وجہ علامت قبولیت
کی ہی اور بعد از ان
اور آنکھ دونوں کی مفارقت سی ہے اور وقت رخصت
کعبہ ہی کی ہے اور وقت حضرت کے حسقدر ہو سکی تصدق کرے
اور وقت پہر نکی آواز کے وقت پہر نکی سفر سے آئی ہیں عبادت کرے اور جب
فی امانک خیرا وخیرا لہا وخیرا فیہا واعوذ بک من شرہا وشر اہلہا
وشر ما فیہا اللھم اجعل
قرار اور زقا حسنا اور جب شہر میں آوی پڑہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر آئبون تائبون عابدون
ساجدون لربنا حامدون لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ واخر جنازہ فلانی بعدہ اور پہلی آنکی خوشخبری کی خبر بہ سی اہل کی پہنچا کے
اور یکایک گھر میں نہ چلا آوی اور نہ آنکو آوی بہتیں اوقات وقت چاشت ہی یا آخر روز پہلی رات کے اور پہلی گھر میں آنیسی قصد مسجد کا کرے اور دو رکعت نماز پڑہے
اگر وقت مکروہ نہو اور دعا کرے
بعد سلامتی سی پہنچنی کا بجا لاوی اور کہی الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور جو کوئی آگی آوے مصافحہ کرے
اور اگر گلی ملی تو بھی جائز ہی
مرد نہو اور جب گھر میں آوی دو رکعت نماز پڑہی اور شکر اور دعا اور حمد و ثنا ہی مولی بجا لاوی اور گھر والونکی
خبر پوچھے کہ مسجد یا کسی اور
ہر کی انکو بیٹھی تا لوگ ملنی کو آوین پس جو کوئی ملنی کو آوی اوس سی تواضع اور خوشی سی پیش آوی اور
دعا کرے خصوصاً شہر مین
مسافر کی خصوصاً حاجی کی پہلی پہنچنی سی شہر مین مستحب ہے اور اگر کوئی خلاف شرع چیز دیکھی نہ بجا نی دوے
مزاحمت کے منع کرے اور خلاصتاً تمام افعال حج کی اور فضول وضاع بہ سے کہ بعد پہر نکی اس سفر مبارک سے قصد کرے اوپر تجدید توبہ کی اور لازم کرے تقوے کو اور کوشش
کرے ہر حال کرنی نیکیون
کہ کہا ہی عالم نے کہ علامت حج مبرور کی یہ ہے کہ جب حالت سے گیا ہتر اوس سے ہو کر پہری اور دلیل اور علامت اوسکی
یہ ہے کہ حرص ہوا و پر اتباع سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سرد دل ہو محبت دنیا اور اہل وسکیلی اور سرگرم ہو محبت آخرۃ اور اہل وسکی میں ہر نی الترجمہ وجذب القلوب
طلبہ تمام ہوا
ونوفق وقوۃ اللہ تعالیٰ کی صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین جنتک یا ارحم الراحمین آمین